تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اِلْہَامِکَ وَ وَحْیِکَ وَ رُؤْیَاکَ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام، تیری وحی اور تیری رؤیا میں برکت دی۔

(الہام ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۶ء منقول از بدر ۲۰ر ستمبر ۱۹۰۶ء)

ایڈیشن اول ۱۹۳۵ء

ایڈیشن دوم ۱۹۶۵ء

ایڈیشن سوم ۱۹۶۹ء

ایڈیشن چہارم ۲۰۰۴ء

عرضِ حال

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج نظارت تالیف و تصنیف جماعتِ احمدیہ قادیان اس کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشوف و رؤیا کو جمع کرا کر شائع کرنے کے فرض سے سبکدوش ہو رہی ہے۔ ابتداء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے متعلق ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی تھی جس نے باہمی مشورہ سے ضروری اصول طے کئے۔ اس کے بعد جمع و ترتیب کا عملی کام مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور شیخ عبدالقادر صاحب مبلّغِ سِلسلہ احمدیہ کے سپرد کیا گیا جنہوں نے کمیٹی مذکورہ بالا کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت اِس مجموعہ میں مندرجہ ذیل امور کو مدِّنظر رکھا ہے :-

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، کشوف اور رؤیا جو حضورؑ کی زندگی میں ہی آپ کی کتب اور اشتہارات اور تقاریر اور ڈائریوں میں بذریعہ اخبارات و رسائل شائع ہو گئے تھے مع حوالجات درج کئے گئے ہیں۔

۲۔ حضورؑ کے وہ الہامات اور مکاشفات اور رؤیا جو حضورؑ کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے مگر حضور کے مکتوبات میں درج ہیں وہ بھی مع اسناد شامل کئے گئے ہیں۔

۳۔ حضورؑ کے وہ الہامات جن کے الفاظ حضور نے بیان نہیں فرمائے لیکن مفہوم بیان فرمایا ہے وہ بھی درج کئے گئے ہیں۔

۴۔ حضورؑ نے اپنے الہامات، کشوف اور رؤیا کی جو تفسیر و تشریح یا تعبیر بیان فرمائی ہے اسے بھی حتّی الامکان تلاش کر کے درج کیا گیا ہے۔

۵۔ الہامات، کشوف و رؤیا کا شانِ نزول بھی حتّی الوسع ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔

۶۔ جو تفسیر کسی الہام یا کشف و رؤیا کی واقعات سے ثابت ہوئی ہے اسے بھی برعایت اختصار بصورت حاشیہ درج کیا گیا ہے۔

۷۔ تاریخی ترتیب کو جہاں تک وہ معلوم ہوسکی یا قیاس کی جاسکی ہے ملحوظ رکھا گیا ہے اور جن الہامات وغیرہ کا زمانہ نزول معلوم نہیں ہوسکا ان کے متعلق جہاں تک ہوسکا ہے عمومی طور پر زمانہ کا اندراج کر دیا گیا ہے اور اسی ترتیب سے انہیں اِس مجموعہ میں درج کیا گیا ہے۔

۸۔ الہامات، کشوف و رؤیا کو الگ الگ نہیں درج کیا گیا بلکہ صورت و ترتیب نزول کو ملحوظ رکھتے ہوئے مخلوط طور پر درج کیا ہے تا تاریخی تسلسل قائم رہے۔

۹۔ حضورؑ کے جو الہامات عربی، فارسی یا انگریزی وغیرہ میں تھے اُن کا اُردو ترجمہ بھی جہاں تک ممکن تھا درج کیا گیا ہے۔ جو ترجمہ خود حضور کا کیا ہؤا ہے اُسے متن کے اندر درج کیا گیا ہے اور دوسرا ترجمہ حاشیہ کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ حاشیہ میں دو قسم کا ترجمہ ہے ایک عملہ تالیف کی طرف سے اور دوسرا وہ ترجمہ جو اسی زمانہ میں ایڈیٹرانِ اخبارات وغیرہ کی طرف سے درج کیا جاتا رہا ہے۔ مؤخر الذکر ترجمہ کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ عموماً حضرت اقدسؑ کی نظر سے گذرتا ہوگا۔

۱۰۔ الہامات وغیرہ کا اندراج سلسلہ وار جُدا جُدا نمبروں کے ماتحت کیا گیا ہے اور نمبروں کا سلسلہ شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی رکھا گیا ہے۔

۱۱۔ عربی الہامات پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱۲۔ حضورؑ نے اپنی بعض کتب میں اپنے بعض الہامات کو مجموعی صورت میں مختلف ترتیبوں کے ساتھ درج فرمایا ہے یعنی کسی جگہ کوئی ترتیب ہے اور کسی جگہ اَور ترتیب ہے ان کو اِس مجموعہ میں اپنے اپنے موقعہ پر اسی ترتیب کے ساتھ بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے درج کیا گیا ہے جو حضور نے لکھا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۷ کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اِس بات کو واضح فرمایا ہے کہ ان مجموعوں کو سابقہ الہامات کی نقل نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ ان کو بھی مستقل طور پر بہ حیثیت مجموعی الہامات میں شامل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اِن الہامات کی ترتیب بوجہ بار بار کی تکرار کے مختلف ہے کیونکہ یہ فقرے وحیِ الٰہی کے کبھی کسی ترتیب سے اور کبھی کسی ترتیب سے مجھ پر نازل ہوئے ہیں اور بعض فقرے ایسے ہیں کہ شاید سَو سَو دفعہ یا اس سے بھی زیادہ دفعہ نازل ہوئے ہیں پس اِس وجہ سے ان کی قرأت ایک ترتیب سے نہیں اور شاید آئندہ بھی یہ ترتیب محفوظ نہ رہے کیونکہ عادۃ اللہ اسی طرح واقع ہے کہ اس کی پاک وحی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زبان پر جاری ہوتی اور دل سے جوش مارتی ہے پھر خدا تعالیٰ ان متفرق ٹکڑوں کی ترتیب آپ کرتا ہے اور کبھی ترتیب کے وقت پہلے ٹکڑہ کو عبارت کے پیچھے لگا دیتا ہے

اور یہ ضروری سُنّت ہے کہ وہ تمام فقرے کسی ایک خاص ترتیب پر نہیں رکھے جاتے بلکہ ترتیب کے لحاظ سے ان کی قرأت مختلف طور پر کی جاتی ہے اور بعض فقرے مکرّر وحی میں پہلے الفاظ سے کچھ بدلائے جاتے ہیں۔ یہ عادت صرف خدا تعالیٰ کی خاص ہے۔ وہ اپنے اسرار بہتر جانتا ہے۔‘‘

پس جب کہ تکرارِ نزول ثابت ہے اور ہر مجموعہ کی ترتیب بھی خدا کی طرف سے ہے تو مجموعہ کے کسی حصّہ کو تکرار کی بناء پر ترک نہیں کیا جاسکتا۔

بعض جگہ حوالہ اِس طرح پر درج کیا گیا ہے۔ الحکم ۶/۳۸ ۱۰۔ پرچہ ۱۰/۱۹۰۲ ۲۴۔ اِس کو اِس طرح پر سمجھنا چاہیئے الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۱۰ تاریخ پرچہ ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ شروع کتاب میں اختصار کے خیال سے اِس طرز پر حوالے درج کئے گئے تھے مگر بعد میں اسے مشکل اور مغلق سمجھ کر ترک کر دیا گیا لیکن باوجود کوشش کے ابتدائی کاپیوں میں بعض جگہ اصلاح نہیں کی جاسکی۔

اِس مجموعہ کی تالیف میں بہت سے دوستوں نے حصّہ لیا ہے مگر ان میں سے تین دوست خاص طور پر قابلِ شکریہ ہیں، اعنی اوّل مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ جو گویا اِس کام کے اصل انچارج اور ذمّہ دار تھے۔ دوم شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلّغ سلسلہ احمدیہ جو مولانا موصوف کے دست و بازو تھے اور سوم مولوی عبدالرشید صاحب زیروی مولوی فاضل جنہوں نے بعد میں تالیف کے بقیہ مراحل سرانجام دینے اور کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ یہ ہر سہ دوست اپنی مخلصانہ خدمت کی وجہ سے خاص شکریہ اور دُعا کے مستحق ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

آخر میں احباب سے گزارش ہے کہ اگرچہ اِس مجموعہ کی ترتیب و تالیف میں حتی المقدور پوری کوشش کی گئی ہے اور ہر ممکن احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن یہ کام چونکہ بہت نازک اور دشوار تھا اور آخری مرحلہ پر قربِ جلسہ کی وجہ سے بہت جلدی میں کام کرنا پڑا ہے اِس لئے ممکن ہے کہ بعض نقائص رہ گئے ہوں لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ اگر وہ کوئی امر قابلِ اصلاح دیکھیں یا کوئی مشورہ دینا چاہیں تو نوٹ کرکے دفتر نظارت تالیف میں روانہ کر دیں تا اگلے ایڈیشن میں اسے ملحوظ رکھا جاسکے۔

والسّلام

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

پیش لفظ

ایڈیشن دوم

پہلی بار ’’تذکرہ‘‘ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳۵۴ھ میں شائع ہوا تھا۔ اب اسے دوسری بار شائع کیا جارہا ہے۔ موجودہ ایڈیشن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اصولی ہدایات کے ماتحت بعض جگہ تشریحات میں اور بعض جگہ الہامات کا جو پہلے ایڈیشن کے مرتبوں کی نظر سے اوجھل ہو گئے تھے اضافہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں بعض ان نوٹوں سے بھی مدد لی گئی ہے جو استاذی المکرّم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحومؓ مرتب تذکرہ ایڈیشن اول اور حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحومؓ کے رقم فرمودہ تھے اور جہاں کہیں الہام یا اس کی تشریح محض تکرار کے طور پر درج تھی، اسے حذف کر دیا گیا ہے اور جہاں الہام کی تاریخ کے تعین میں غلطی نظر آئی اسے احمدیہ لٹریچر کی سند سے درست کر دیا گیا ہے ورنہ عام طور پر پہلے ایڈیشن کی ترتیب قائم رکھی گئی ہے۔

دوسرے ایڈیشن کی تیاری کا سارا کام درحقیقت فاضل عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی مساعی کا رہین منّت ہے۔ آپ نے صیغہ تالیف وتصنیف اور ’’الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ‘‘ کے ماتحت عرصہ دو سال میں اس کام کو سرانجام دیا۔ اس کے لئے آپ کو سلسلہ کی ہزار ہا اخبارات ورسائل وکتب و روایاتِ صحابہ کا جائزہ لینا پڑا اور جو رؤیا، کشوف اور الہامات روایاتِ صحابہ سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں بصورت ضمیمہ ’’تذکرہ‘‘ کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔ روایات کو بہر حال روایات کے اصول سے

آزاد نہیں سمجھنا چاہئے۔ روایات میں جو اُمور زیادہ تحقیقات کے مقتضی تھے انہیں فی الحال چھوڑ دیا گیا ہے۔ جب مولوی عبداللطیف صاحب دوسرے ایڈیشن کی ترتیب مکمل کر چکے اور اس پر نظر ثانی کا سوال پیدا ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور خاکسار مل کر اس پر نظر ثانی کریں۔ بعض دوستوں کی رائے تھی کہ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ چونکہ تذکرہ کی طباعت میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی اور کتاب مدت سے نایاب تھی اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ علیل تھے۔ اس لئے میں نے یہ معاملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ خود اس کام کو کریں۔ چنانچہ میں نے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے بعض جگہ مناسب تبدیلیاں کر کے ’’تذکرہ‘‘ چھپوانا شروع کر دیا۔ بعض اُمور کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے استصواب کیا گیا اور بعض وقت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ سے مشورہ لیا گیا۔ تین ساڑھے تین سو صفحات کے قریب چھپ چکے تھے کہ میں بعارضہ پلورسی بیمار ہو گیا اور میری جگہ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ متعین ہوئے جن کی نگرانی میں بقیہ حصہ تذکرہ کا طبع ہوا۔ بیماری سے افاقہ پانے پر میں نے تذکرہ کے آخری سو ڈیڑھ سو صفحات کی بھی نظر ثانی کی اور ضمیمہ میری نگرانی میں طبع ہوا۔ مگر تذکرہ کی بنیادی جمع و ترتیب وہی ہے جو پہلے ایڈیشن کی تھی۔

اس ایڈیشن میں باوجود احتیاط کے بعض جگہ اعراب کی غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی آخر میں علیحدہ ’’صحت نامہ‘‘ کی صورت میں تلافی کر دی گئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اس ایڈیشن کی ’’کلید تذکرہ‘‘ بھی عنقریب شائع کی جائے گی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اگر وہ آئندہ کے لئے کوئی مشورہ دینا چاہیں تو اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

ایڈیشن سوم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے رؤیائے صادقہ، کشوف والہامات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے حسب ذیل مقاصد بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا یقین اور معرفت کے سچے طالب فائدہ حاصل کریں اور اپنی حالت میں کشائش پائیں اور ان کے دل پر سے وہ پردے اٹھیں جن سے ان کی ہمت نہایت پست اور ان کے خیالات نہایت پرظلمت ہو رہے ہیں.........

۲۔ تا جو لوگ فی الحقیقت راہ راست کے خواہاں اور جویاں ہیں ان پر بکمال انکشاف ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوار اسلام میں محدود اور محصور ہیں اور تا جو اس زمانہ کی ملحد ذریت ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر ایک منصف پر ظاہر ہو کہ جو ظلمت سے دوستی اور نور سے دشمنی رکھ کر حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت پرخبث کلمات منہ پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق کی تہمتیں لگاتے ہیں اور بباعث غایت درجہ کی کور باطنی کے اور بوجہ نہایت درجہ کی بے ایمانی کے اس بات سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جس کا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہا ہے اور ہمیشہ ڈالتا رہے گا۔

۳۔ نیز ان کشوف اور الہامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ تا اس سے مومنوں کی قوتِ ایمان بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو اور وہ اس حقیقتِ حقہ کو بہ یقین کامل سمجھ لیں کہ صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اعلیٰ اور افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۴۔ اور ایک باعث ان کشوف اور الہامات کی تحریر اور پھر غیر مذاہب والوں کی شہادتوں سے اس کے ثابت کرنے پر یہ بھی ہے کہ تا ہمیشہ کے لئے ایک قوی حجت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے اور جو سفلہ اور ناخدا ترس اور سیاہ دل آدمی ناحق کا مقابلہ اور مکابرہ مسلمانوں سے کرتے ہیں ان کا مغلوب اور لاجواب ہونا ہمیشہ لوگوں پر ثابت اور آشکار ہوتا رہے اور جو ضلالت اور گمراہی کی ایک زہرناک ہوا آجکل چل رہی ہے اس کے زہر سے زمانہ حال کے طالب حق اور نیز آئندہ کی نسلیں محفوظ رہیں کیونکہ ان الہامات میں ایسی بہت سی باتیں آئیں گی جن کا ظہور آئندہ زمانوں پر موقوف ہے پس جب یہ زمانہ گزر جائے گا اور ایک نئی دنیا نقاب پوشیدگی سے اپنا چہرہ دکھائے گی اور ان باتوں کی صداقت کو جو اس کتاب (براہین احمدیہ۔ ناقل) میں درج ہے بچشم خود دیکھے گی تو ان کی تقویت ایمان کے لئے یہ پیشین گوئیاں بہت فائدہ دیں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(براہین احمدیہ ۴۶۵۔۴۶۸/۵۳۳۔۵۳۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

مذکورہ مقاصد کے پیش نظر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جملہ الہامات، رؤیا و کشوف کو ''تذکرہ'' کے نام سے پہلی بار حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب کی نگرانی میں مرتب کیا گیا۔ یہ مجموعہ ۱۹۳۵ء (۱۳۵۴ ہجری) میں شائع ہوا۔ تذکرہ کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۶ء میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس کی نگرانی میں شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کے طبع ہو جانے کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے دست مبارک سے رقم فرمودہ بعض الہامات و کشوف مل گئے تھے جنہیں تتمہ کی صورت میں تذکرہ کے آخر میں درج کر دیا گیا تھا۔

تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن میں ایڈیشن دوم کے تتمہ کے الہامات و کشوف اصل مجموعہ میں مناسب مقامات پر شامل کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ جو الہامات۔ کشوف اور رؤیا محض روایاتِ صحابہ سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں ضمیمہ کے طور پر موجودہ ایڈیشن کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔

ایڈیشن دوم اور موجودہ ایڈیشن کی جمع و ترتیب اور سلسلہ کے لٹریچر سے ان الہامات، رؤیا اور کشوف کی تلاش کا کام محترمی نے نہایت محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

ایڈیشن چہارم

تذکرہ کے زیرنظر ایڈیشن چہارم کی کتابت مکمل ہونے کے بعد جب نظارت اشاعت نے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں اس کی اشاعت کے لئے اجازت مانگی تو حضور رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۷؍اگست ۱۸۹۴ء سے لے کر ۲۱؍دسمبر ۱۸۹۴ء تک کے وہ الہامات، رؤیا اور کشوف شامل کئے جائیں جو حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے ایک نوٹ بک میں درج فرمائے تھے۔

یہ نوٹ بک کاغذات میں اِدھر اُدھر ہوگئی اور اس میں درج الہامات و رؤیا سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آ سکے۔ پہلی بار یہ نوٹ بک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ۱۹۳۸ء میں ملی۔ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍اگست ۱۹۳۸ء میں فرمایا:

> ”کل اتفاقاً میں بعض شہادتوں کے متعلق پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا کہ کاغذات کی پڑتال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی ایک کاپی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مجھے مل گئی۔ اس میں ۱۸۹۴ء کے الہامات درج ہیں ....
>
> جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ الہامات چھپے ہوئے نہیں اور چونکہ یہ تمام کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا کہ یہ بعد میں بنالی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو پہچاننے والے سینکڑوں دوست اب بھی موجود ہیں اور وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ یہ تمام کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں

۱۷راگست ۱۸۹۴ء سے لے کر ۲۱ردسمبر ۱۸۹۴ء تک کے الہامات درج ہیں۔
(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰۰ مورخہ ۳۱راگست ۱۹۳۸ء)

اس کے بعد یہ نوٹ بک پھر کاغذات میں گم ہوگئی تھی اور تقسیم ملک کے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے تلاش کر کے ۱۹۸۲ء میں عطا فرمائی تھی۔ اور الہامات کے علاوہ اس میں ۱۸رستمبر ۱۸۹۴ء کی تاریخ کے تحت ''داغ ہجرت'' کا الہام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے درج فرمایا ہے۔ یہ الہام اس سے قبل تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷ جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء اور ریویو اردو جون ۱۹۱۴ء کے حوالہ سے تذکرہ ایڈیشن دوم کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے۔

اگلے صفحات میں اس نوٹ بک کی فوٹوسٹیٹ شامل اشاعت ہے اور یہ الہامات اور رؤیا تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن کے صفحات ۲۱۵ تا ۲۲۵ میں درج کئے گئے ہیں اور انہیں نمایاں کرنے کے لئے ان پر سٹار کے نشان لگا دیئے گئے ہیں۔

ب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ ارشاد بھی فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی ایسی تشریح اور حواشی کی نشان دہی کی جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے بیان فرمودہ نہیں بلکہ تذکرہ کے مرتبین نے مختلف مواقع پر شامل کئے ہیں۔ چنانچہ ان تمام حواشی کو مرتب کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور رحمہ اللہ نے باوجود اپنی جملہ مصروفیات اور کمزور صحت کے ان تمام حواشی کو ملاحظہ فرمایا اور انہیں یا تو حذف کروا دیا یا ان کی بجائے نئے حواشی تحریر کروائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تمام مقامات ملاحظہ فرما لئے ہیں۔

کاپی الہامات ۲

(۱۷؍اگست ۱۸۹۴ تا ۲۱؍دسمبر ۱۸۹۴)

۱۳ صفحات

(7)

١٧ ربیع الاول ١٣٠٩

الہام — رَبِّی رَبُّنا الودود ذو العرش الکریم

١٩ ربیع الاول ١٣٠٩ — ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

٢٣ ربیع الآخر ١٣٠٩ — وفی ذٰلکم بلاء من ربکم عظیم

٢٥ جمادی الاول ١٣٠٩ — ان الناس کانوا بآیاتنا یجحدون

= ظن المؤمنون بانفسہم خیرا

٢٦ ... ١٣٠ — یومئذ یفرح المؤمنون ، ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین

۲۴ اگست ۴۲ء انا نکشف السر عن ساقہ

(الہام) ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون انکم مومنین —

=

انک انت الاعلیٰ

۲۷ اگست ۱۹۴۲ء رؤیا میں کی رؤیا سید من —

=

الحمد بیت

میں نے دیکھا کہ ایک طرف مسجد اقصیٰ اور ایک طرف

اور بیچ میں کھڑا ہوں —

=

میں نے دیکھا کہ ... میرے سر پہ رنگ

اور ایک کیڑا میں نے حاملہ کی گود

(٩)

٩ محرم ١٤٩٢ — لن تجد لسنت الله تبديلا

دسمبر ١٩٩١ (٢١) — الطابع الله على قلوبهم وغيرهم

١٠ دسمبر ٩١ (١) يا ٢٢ محرم ١٤١٢ (بحوالہ) فردین للاعوران حرکیہ

اطبع الله على قلوبهم وغيرهم — ولن تجد لسنت الله تبديلا — ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين — وأنا نكلف الشر من ساعتهم

ومن نجر الأمور كل أمرٍ ويومئذ يفرح المؤمنون — ... من الأولين و... من الآخرين

إن هذه تذكرة فمن شاء اتخذ إلى ربه سبيلا

سکہ کسے شعر ۹ السار — الحمد سے الست اپنے علی الحال

ہر کس ۲ — جیسے دیکھا کر گئے انار میرے پاس

[illegible] رکھی ہیں اور ایک انار نیچے

اپنے ہاتھ میں لیا ہے

السار — دیکھا اولیک ہیں ہیور —

ای لیلیک سید ہوئی ج بجستا —

وکوت سعبہ حیاتنا فی الحین الماکن

السار — کمانک ورد الفاتح

(۱۱)

الہام عسی ان تکرہوا شیئاً وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئاً
وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون —

۱۳ مارچ ۹۲ء - الہام — وقت الابتلاء ووقت الاصطفاء والذکر و وقت العذاب
عن القوم المجرمین —

۱۸ مارچ ۹۲ء الہام — لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا

〃 〃 دزع بحرت

〃 〃 ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین ثم یتبعہ علی الا

〃 رؤیا زیوتہ المروایح — تالوسا وکدابہ

السا رسو رستوس ربك ٥ ٢ بشيرى على اذن تكم ورسما وسم
ونحى اذن تجبورا شيا وسم سنك ورالمه معلم ذاسم للشكر

١٢ — دورتى رملكوس اولى البشرى —

— خذ ولا تخف سنعيدها سيرتها الاولى —

— اليوم اكملت لكم دينكم

٣ ... ١٩ آنا فتحنا لك فتحا مبينا

= انت منى ومن منك —

٥ اكتوبر ٩١١ يانوح واستر روياك

٢٣ اكتوبر ٩١١ قد جاءنا الفتح

۲۷ اگست ۴۲ء [illegible] سبت — لینبذن فی الحطمۃ

۱۴ اکتوبر ۴۲ء ان النصاریٰ حرقوا اللہ

۴ نومبر ۴۲ء اس تاریخ نے پہلا [illegible] کاشت پہلے مثل [illegible]

اور ایک کاشت کے نیچے [illegible]

۵ نومبر ۴۲ء اس تاریخ نے الہام کو [illegible]

پر [illegible] الوزراء [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور [illegible]

ان معی ربی سیھدین

۲۲ سمت کشتواڑ کو سیدھے محمد اصل سے شریف

۰ موضع کھیرا وغیرہ سے گوار لگیں کر ادل کیا ۱۳ لالکیاہ

الکھ لگی ۶ اور نیچے کہ بعد سے اور ہم الکیا اور کھنڈر

الکھ لگی اور نیچے کا نوشہ اور ہم گوار

دیگر لگا دیے مرد نیچے آکر گیا اور اس کیا ہے

اور لگا کر نیچے سیاہ لورا سا ۱۸۹

کر اس سے اور ادھر ہم سے ادھر ادھر الی الم

٢٨ ديسمبر ١٩٩٢

وقت بزاخت دوكيشي

بيرم اسلناي

وشيئ في هذا الوقت بالذات جاء على وحل في عتمة حجرة

وفي يده خنجر. محذرا من شيء يسلو قتم

منفرض ابرنا الى الله وتسليم حبه وعافيتنا

انا انتحولنا ولو بنا و اصطفا من كل بلاد

وحقيقتنا من خرب الولوا والام

(16)

سہ شنبہ ۱۲ دسمبر ۹۲ء

سن ۱۴۱۳ھ

رأيت في هذه الليلة كأني على مكان محمد حسين بتاؤيه وأنا مصليًا
وحده وطلبت إلى الإمام وأخطأت في جهر الفاتحة ثم لحقت
الحاضرين ويتركون لم يحسنوني من ما لعلي ثم طلبت إلى بكرت جهرًا وبالجهر
الفاتحة وما أذكر أن محمد حسين كان مصافحا للصلاة أو ورد في
مثلا للصلاة ثم أوزرنا من الصلاة كشفت جانبًا
على ... محمد حسين وأظن أنه كان في هذه الركعات ... اللوح
... وكان يقول بالله ... [illegible] فأخذني الحياء أن ...
... [illegible] ... وأظن أنه ... [illegible]

ادركت الصالحين وتميل الى السلام قال ثم فدلني بني حتى ما تعقلنا حالا (٦)

فعلمت التعذر قال كلما تلبث في سامك من كلمات تتودك

قال بشت فاعذر واريد ان لا يتبعك عقل ومن ثراح

يوم المحشر ونعما امام الله تعالى قال عرفت لك فقلت فالله

الحي [illegible] عرفت لك كل حرا على الانعام بكبير

ومكرر بيد وعن والك ثم تحكت وتذكرت رؤيا في المنام

وقلت يسمع الحاضرون من ابنائي الذي ارسلت من قبل في ١٢ الناس

ثم [illegible] نادرا فماء ان رجلا المسمى سلطان في الكتاب

فعلمت بصحة ورست ان المصالحة تكون في كريم صوته

ارسلت من قلوبهم ... الا من حلاوات الصالحين

نزعوت لبلاد البدن فتشيع محمد حسين [illegible]

[illegible] وقال [illegible] من اتى

بين تعرات فيما استغفروا [illegible]

من بلاد الى بلاد اخرى ... بيت والهم فتعدت

على اللسان [illegible] تحية ... كان حنين

بلغت القلوب الهم فاعتذر ... حقا

... قبل وقال ساجد . وتلك الاوقات

وان الصالحين يكون . ... والا يكون

رسالہ ماہیت

وسبک اسمہ ودرشتہ عند المعانقۃ کامہ الحق صحیح (9)

السرور اللون

ام مجرس ١٥ ٩٢ الساہل فاجاء ہا المخاض الی جذع النخلہ x

قالت یالیتنی مت قبل ہذا — فوقاہم اللہ من شر

ذالک الیوم — اسوقت میں دیکھا کر تیری

جیسی کری اسد کی دالان میں گرا سے درد زہ ہے

اصلاً سیر کی ہوئی بیٹی جاریا ہے تک مہری تھی ہے

ماسیح الحلق عقود انا —

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تذکرہ

یعنی

وحیٔ مقدّس

و

رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

زمانہ تحصیلِ علم

(۱[۱]) رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَّ اَنَا غُلَامٌ حَدِیْثُ السِّنِّ کَاَنِّیْ فِیْ بَیْتٍ لَطِیْفٍ نَّظِیْفٍ یُذْکَرُ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَقُلْتُ اَیُّھَا النَّاسُ اَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَاَشَارُوْا اِلٰی حُجْرَۃٍ۔ فَدَخَلْتُ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ۔ فَبَشَّ بِیْ حِیْنَ وَافَیْتُہٗ۔ وَحَیَّانِیْ بِاَحْسَنِ مَا حَیَّیْتُہٗ وَمَا اَنْسٰی حُسْنَہٗ وَجَمَالَہٗ وَمَلَاحَتَہٗ وَتَحَنُّنَہٗ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا۔ شَغَفَنِیْ حُبًّا وَّجَذَبَنِیْ بِوَجْہٍ حَسِیْنٍ۔ قَالَ مَا ھٰذَا بِیَمِیْنِکَ یَا اَحْمَدُ۔ فَنَظَرْتُ فَاِذَا کِتَابٌ بِیَدِی الْیُمْنٰی وَخَطَرَ بِقَلْبِیْ

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اوائل ایامِ جوانی میں ایک رات مَیں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ مَیں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ مَیں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ مَیں دوسرے لوگوں کے ساتھ مِل کر اُس کے اندر چلا گیا۔ اور جب مَیں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا۔ تو حضورؐ بہت خوش ہوئے۔ اور آپؐ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپؐ کا حُسن و جمال اور ملاحت اور آپؐ کی پُرشفقت و پُرمحبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے۔ اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا۔ اور آپؐ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اُس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب مَیں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہؤا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ اور وہ مجھے

اَنَّهٗ مِنْ مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کِتَابٌ مِّنْ مُّصَنَّفَاتِیْ۔ قَالَ مَا اسْمُ کِتَابِکَ فَنَظَرْتُ اِلَی الْکِتَابِ مَرَّةً اُخْرٰی وَاَنَا کَالْمُتَحَیِّرِیْنَ۔ فَوَجَدْتُہٗ یُشَابِہُ کِتَابًا کَانَ فِیْ دَارِ کُتُبِیْ وَاسْمُہٗ قُطْبِیٌّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْمُہٗ قُطْبِیٌّ۔ قَالَ اَرِنِیْ کِتَابَکَ الْقُطْبِیَّ فَلَمَّا اَخَذَہٗ وَمَسَّتْہُ یَدُہٗ فَاِذَا ھِیَ ثَمَرَةٌ لَّطِیْفَةٌ تَسُرُّ النَّاظِرِیْنَ۔ فَشَقَّقَھَا کَمَا یُشَقَّقُ الثَّمَرُ فَخَرَجَ مِنْھَا عَسَلٌ مُّصَفًّی کَمَآءٍ مَّعِیْنٍ۔ وَرَاَیْتُ بِلَّةَ الْعَسَلِ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی مِنَ الْبَنَانِ اِلَی الْمِرْفَقِ کَانَ الْعَسَلُ یَتَقَاطَرُ مِنْھَا۔ وَکَاَنَّہٗ یُرِیْنِیْ اِیَّاہُ لِیَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُتَعَجِّبِیْنَ۔ ثُمَّ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ عِنْدَ اُسْکُفَّةِ الْبَیْتِ مَیِّتٌ قَدَّرَ اللّٰہُ اِحْیَاءَہٗ بِھٰذِہِ الثَّمَرَةِ وَقَدَّرَ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔ فَبَیْنَمَا اَنَا فِیْ ذٰلِکَ الْخَیَالِ فَاِذَا الْمَیِّتُ جَآءَنِیْ حَیًّا وَّھُوَ یَسْعٰی وَقَامَ وَرَآءَ ظَھْرِیْ وَفِیْہِ ضُعْفٌ کَاَنَّہٗ مِنَ الْجَآئِعِیْنَ۔ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ مُتَبَسِّمًا وَّجَعَلَ الثَّمَرَةَ قِطْعَاتٍ وَّاَکَلَ قِطْعَةً مِّنْھَا وَاٰتَانِیْ کُلَّ مَا بَقِیَ وَالْعَسَلُ یَجْرِیْ مِنَ الْقِطْعَاتِ کُلِّھَا وَقَالَ یَا اَحْمَدُ اَعْطِہٖ قِطْعَةً مِّنْ ھٰذِہٖ لِیَاْکُلَ وَیَتَقَوّٰی فَاَعْطَیْتُہٗ فَاَخَذَ یَاْکُلُ عَلٰی مَقَامِہٖ کَالْحَرِیْصِیْنَ۔ ثُمَّ رَاَیْتُ اَنَّ کُرْسِیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رُفِعَ حَتّٰی قَرُبَ مِنَ السَّقْفِ وَرَاَیْتُہٗ فَاِذَا وَجْھُہٗ یَتَلَاْلَاُ۔ کَاَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ذُرَّتَا عَلَیْہِ

اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ مَیں نے عرض کیا حضورؐ یہ میری ایک تصنیف ہے۔ آپؐ نے پوچھا اِس کتاب کا کیا نام ہے۔ تب مَیں نے حیران ہوکر کتاب کو دوبارہ دیکھا۔ تو اسے اس کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانہ میں تھی اور جس کا نام قطبی ہے۔ مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ اس کا نام قطبی ہے۔ فرمایا اپنی یہ کتاب قطبی مجھے دکھا۔ جب حضورؐ نے اسے لیا تو حضورؐ کا مبارک ہاتھ لگتے ہی وہ ایک لطیف پھل بن گیا۔ جو دیکھنے والوں کے لئے پسندیدہ تھا۔ جب حضورؐ نے اسے چیرا۔ جیسے پھلوں کو چیرتے ہیں تو اس سے بہتے پانی کی طرح مصفّا شہد نکلا۔ اور مَیں نے شہد کی طراوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ پر انگلیوں سے کہنیوں تک دیکھی اور شہد حضورؐ کے ہاتھ سے ٹپک رہا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا مجھے اِس لئے وہ دکھا رہے ہیں تا مجھے تعجب میں ڈالیں۔ پھر میرے دِل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مُردہ پڑا ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اس پھل کے ذریعہ مقدّر کیا ہوُا ہے اور یہی مقدّر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زندگی عطا کریں۔ مَیں اِسی خیال میں تھا کہ دیکھا کہ اچانک وہ مُردہ زندہ ہوکر دوڑتا ہوُا میرے پاس آگیا اور میرے پیچھے کھڑا ہوگیا مگر اس میں کچھ کمزوری تھی گویا وہ بھُوکا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسکرا کر میری طرف دیکھا اور اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا ان میں سے حضورؐ نے خود کھایا اور باقی سب مجھے دے دئے ان سب ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا۔ اور فرمایا۔ اے احمد اِس مُردہ کو ایک ٹکڑا دے دو تا اسے کھا کر قوت پائے مَیں نے دیا تو اس نے حریصوں کی طرح اسی جگہ ہی اسے کھانا شروع کر دیا۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کُرسی اُونچی ہوگئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ اس وقت آپؐ کا چہرۂ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج

وَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَبَرَاتِيْ جَارِيَةٌ ذَوْقًا وَّوَجْدًا۔ ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا مِنَ الْبَاكِيْنَ۔ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ الْمَيِّتَ هُوَ الْاِسْلَامُ۔ وَسَيُحْيِيْهِ اللّٰهُ عَلٰى يَدِيْ بِفُيُوْضٍ رُوْحَانِيَّةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكُمْ لَعَلَّ الْوَقْتَ قَرِيْبٌ فَكُوْنُوْا مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ وَفِيْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا رَبَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَكَلَامِهٖ وَاَنْوَارِهٖ وَهَدِيَّةِ اَثْمَارِهٖ۔[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۸، ۵۴۹)

(ب) "اِس اَحقر نے ۱۸۶۴ء[2] یا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حِصّہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اُس وقت اِس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اِس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پُوچھا کہ تُو نے اِس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام مَیں نے **قطبی** رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اَب اِس اشتہاری کتاب[3] کے تالیف ہونے پر یہ کُھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مُستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اِشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربُوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اُس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اِس قدر اُس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے

اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ مَیں آپؐ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد کی وجہ سے میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر مَیں بیدار ہوگیا۔ اور اس وقت بھی مَیں کافی رو رہا تھا تب اللہ تعالیٰ نے میرے دِل میں ڈالا کہ وہ مُردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اَب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔ اور تمہیں کیا پتہ شاید یہ وقت قریب ہو۔ اِس لئے تم اس کے مُنتظر رہو۔ اور اِس رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے پاک کلام سے اپنے انوار سے اور اپنے (باغِ قدس کے) پھلوں کے ہدیہ سے میری تربیت فرمائی تھی۔

[1] یہ رؤیا براہین احمدیہ میں بھی مذکور ہے مگر اس میں اس کے شروع کا اور آخر کا حصّہ اس تفصیل سے بیان نہیں ہُوا اِس لئے اسے آئینہ کمالاتِ اسلام میں سے لے کر درج کیا گیا ہے۔ (مرتّب)

[2] یہ تاریخ غالباً سرسری طور پر ایک موٹے اندازہ کی بناء پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ رؤیا حضور کے زمانہ آغازِ جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھے جس کے بعد کچھ عرصہ آپ سیالکوٹ تشریف فرما رہے۔ اور تریاق القلوب صفحہ ۵۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ تیجا سنگھ صاحب کی وفات (جو ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ دیکھئے کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب) کا واقعہ انہی ایّام کا ہے جب حضور سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ پس یہ رؤیا دراصل ۱۸۶۴ء سے کئی سال قبل کا ہے۔ واللہ اَعلم بالصواب۔ (مرتّب)

[3] براہین احمدیہ۔ (مرتّب)

بھر گیا تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے مُعجزہ سے زندہ ہوکر اِس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہؤا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مُستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرتؐ بڑے جاہ وجلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کُرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اِس غرض سے دی کہ تا مَیں اُس شخص کو دُوں کہ جو نئے سِرے زندہ ہؤا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش مَیں نے اُس نئے زندہ کو دے دی اور اُس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو مَیں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کُرسیٔ مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اُونچی ہوگئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھُوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مُبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دینِ اسلام کی تازگی اور ترقّی کی طرف اشارت تھی۔ تب اُسی نُور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھُل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔"

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ ۱)

نوجوانی کے زمانہ میں "وَرَأَيْتُ فِيْ غُلَوَاءِ شَبَابِيْ وَعِنْدَ دَوَاعِي التَّصَابِيْ كَأَنِّيْ دَخَلْتُ فِيْ مَكَانٍ وَفِيْهِ حَفَدَتِيْ وَخَدَمِيْ فَقُلْتُ طَهِّرُوْا فِرَاشِيْ فَإِنَّ وَقْتِيْ قَدْ جَاءَ ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَخَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ وَذَهَبَ وَهْلِيْ إِلٰى أَنَّنِيْ مِنَ الْمَائِتِيْنَ۔" ۱ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۸)

۱۸۶۱ء (تخمیناً) "مجھے یاد ہے کہ شاید چونتیس برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ شیطان سیاہ رنگ اور بدصورت کھڑا ہے۔ اوّل اس نے میری طرف توجّہ کی اور مَیں نے اس کو مُنہ پر طمانچہ مار کر کہا کہ دُور ہو اَے شیطان تیرا مجھ میں حِصّہ نہیں اور پھر وہ ایک دوسرے کی طرف گیا اور اس کو اپنے ساتھ کرلیا، اور جس کو ساتھ کرلیا اُس کو مَیں جانتا تھا۔ اِتنے میں آنکھ کھُل گئی۔

اسی دن یا اس کے بعد اُس شخص کو مرگی پڑی جس کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ شیطان نے اُس کو ساتھ کرلیا تھا اور

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے ایک دفعہ اوائل ایّامِ جوانی میں اور جب کہ کھیل کُود کے اسباب کی طرف طبائع کا میلان ہوتا ہے رُویا میں دیکھا کہ مَیں ایک مکان کے اندر داخل ہؤا ہوں جس میں میرے خادم اور نوکر چاکر موجود ہیں مَیں نے انہیں کہا کہ میرے مکان کو درست اور میرے بستر کو پاک وصاف کرو کیونکہ اَب میرا وقت آگیا ہے۔ اِس کے بعد میری آنکھ کھُل گئی۔ اُس وقت مجھ پر اپنی جان کے متعلق خطرہ واندیشہ کی حالت طاری ہوئی اور میرا خیال اِس طرف گیا کہ اَب میری موت کا وقت آگیا ہے۔ خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ "فَإِنَّ وَقْتِيْ قَدْ جَاءَ" سے حضور نے اُس وقت یہ تعبیر لی تھی کہ میرے مرنے کا وقت آگیا ہے مگر جیسا کہ بعد کے حالات سے ظاہر ہؤا اِس سے مراد یہ تھی کہ میری بعثت کا وقت آگیا ہے اور اس کی تائید آپ کے دوسرے الہام بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید سے بھی ہوتی ہے۔ واللہ اَعلم بالصّواب۔

صرع کی بیماری میں گرفتار ہوگیا۔اس سے مجھے یقین ہؤا کہ شیطان کی ہمراہی کی تعبیر مرگی ہے۔"

(معیار المذاہب حاشیہ ص۱۸ ملحقہ رسالہ نور القرآن مطبوعہ اپریل ۱۸۹۶ء)

۱۸۶۲ء "لالہ بھیم سین صاحب کو جو سیالکوٹ میں وکیل ہیں۔ایک مرتبہ میں نے خواب کے ذریعہ سے راجہ تیجا سنگھ کی موت کی خبر پاکر اُن کو اطلاع دی کہ وہ راجہ تیجا سنگھ جن کو سیالکوٹ کے دیہات جاگیر کے عوض میں تحصیل بٹالہ میں دیہات مع اس کے علاقہ کی حکومت کے ملے تھے' فوت ہوگئے ہیں اور انہوں نے اس خواب کو سُن کر بہت تعجب کیا اور جب قریب دو بجے بعد دوپہر کے وقت ہؤا تو مسٹر پرنسب صاحب کمشنر امرتسر ناگہانی طور پر سیالکوٹ میں آگئے اور انہوں نے آتے ہی مسٹر مکنیب صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ہدایت کی کہ راجہ تیجا سنگھ کے باغات وغیرہ کی جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں بہت جلد ایک فہرست تیار ہونی چاہیئے کیونکہ وہ کل بٹالہ میں فوت ہوگئے تب لالہ بھیم سین نے اِس خبر موت پر اطلاع پاکر نہایت تعجب کیا کہ کیونکر قبل از وقت اس کے مرنے کی خبر ہوگئی اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۵۶۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۵۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ حصّہ سوم صفحہ ۲۸۴)

۱۸۶۵ء (قریباً) "تیس برس کا عرصہ ہؤا کہ مجھے صاف صاف مکاشفات کے ذریعہ سے اُن[1] کے حالات دریافت ہوئے تھے۔ اگر میں جزماً کہوں تو شاید غلطی ہو مگر میں نے اُسی زمانہ میں ایک دفعہ عالم کشف میں اُن سے ملاقات کی یا کوئی ایسی صورتیں تھیں جو ملاقات سے مشابہ تھیں چونکہ زمانہ بہت گذر گیا ہے اِس لئے اصل صورت اُس کشف کی میرے ذہن سے فرو ہوگئی ہے۔"

(ست بچن طبع اوّل صفحہ ۲۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۱)

۱۸۶۵ء (قریباً) "چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا اِس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا:۔

ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْقَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ ۔ اَوْتَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا ۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا

یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ' اور تُو اِس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ اور یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ برس سے ہوچکا ہے۔"

(اربعین ۳ صفحہ ۲۹، ۳۰ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹ طبع اوّل، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۶)

---

[1] باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ۔ (مرتّب)

۱۸۶۸ء

"ایک مقدمہ میں کہ اِس عاجز کے والد مرحوم کی طرف سے اپنے زمینداری حقوق کے متعلق کسی رعیت پر دائر تھا اِس خاکسار پر خواب میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اِس مقدمہ میں ڈگری ہو جائے گی چنانچہ اِس عاجز نے وہ خواب ایک آریہ[1] کو کہ جو قادیان میں موجود ہے بتلا دی۔

پھر بعد اِس کے ایسا اتفاق ہؤا کہ اخیر تاریخ پر صرف مدّعا علیہ مع اپنے چند گواہوں کے عدالت میں حاضر ہؤا اور اِس طرف سے کوئی مختار وغیرہ حاضر نہ ہؤا۔ شام کو مدّعا علیہ اور سب گواہوں نے واپس آکر بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہوگیا۔ اِس خبر کو سُنتے ہی وہ آریہ تکذیب اور استہزاء سے پیش آیا۔ اُس وقت جس قدر قلق اور کرب گذرا، بیان میں نہیں آسکتا کیونکہ قریبِ قیاس معلوم نہیں ہوتا تھا کہ ایک گروہِ کثیر کا بیان جن میں بے تعلق آدمی بھی تھے خلافِ واقعہ ہو۔ اِس سخت حُزن اور غم کی حالت میں نہایت شدت سے الہام ہؤا کہ جو آہنی میخ کی طرح دل کے اندر داخل ہوگیا اور وہ یہ تھا:

ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے!

یعنی کیا تُو باور نہیں کرتا اور باوجود مسلمان ہونے کے شک کو دخل دیتا ہے۔

آخر تحقیق کرنے سے معلوم ہؤا کہ فی الحقیقت ڈگری[2] ہی ہوئی تھی اور فریقِ ثانی نے حکم کے سُننے میں دھوکہ کھایا تھا۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم طبع اوّل صفحہ ۵۵۱، ۵۵۳ حاشیہ در حاشیہ ۳، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۸، ۶۵۹)

۱۸۶۸ء

"ایک مرتبہ جب انہوں[3] نے اس ضلع[4] میں وکالت کا امتحان دیا تو مَیں نے ایک خواب کے ذریعہ سے اُن کو بتلایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مقدر ہے کہ اِس ضلع کے کُل اشخاص جنہوں نے وکالت یا مختاری کا امتحان دیا ہے فیل ہو جائیں گے مگر سب میں سے صرف تم ایک ہو کہ وکالت میں پاس ہو جاؤ گے، اور یہ خبر مَیں نے تیس[5] کے قریب اَور لوگوں کو بھی بتلائی۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا اور سیالکوٹ کی تمام جماعت کی جماعت جنہوں نے وکالت یا مختار کاری کا اِمتحان دیا تھا فیل کئے گئے

---

[1] لالہ شرمپت (تریاق القلوب صفحہ ۳۷، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۶۔ (مرتب)

[2] "حاکم مجوز نے جس کا نام حافظ ہدایت علی تھا صرف مدّعا علیہ کے بیان پر کہ ہمیں حسبِ فیصلہ صاحب کمشنر درخت کاٹ لینے کا حق حاصل ہے مقدمہ کو خارج کر دیا اور مدّعا علیہ کو حکم سُنا کر مع اس کے گواہوں کے رخصت کر دیا۔ اِس پر انہوں نے گاؤں میں آکر مشہور کر دیا کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے لیکن جب وہ عدالت کے کمرہ سے نکل گئے تو اُس وقت مثل خواں نے جو اتفاقاً باہر گیا ہؤا تھا حاکم کو کہا کہ آپ نے اِس مقدمہ میں دھوکہ کھایا ہے اور جو فریقِ ثانی نے نقل روبکار صاحب کمشنر پیش کی ہے وہ حکم تو فنانشل صاحب کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور اس نے روبکار دکھلا دی۔ تب ہدایت علی کی عقل نے چکر کھایا اور اُسی وقت اپنی روبکار پھاڑ دی اور ڈگری کی۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)

[3] لالہ بھیم سین صاحب وکیل سیالکوٹ (مرتب)

[4] سیالکوٹ (مرتب)

اور صرف لالہ بھیم سین پاس ہو گئے ..... اور یہ نشان آج سے بیسؔ برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۵۶"۔
(تریاق القلوب صفحہ ۷۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۶)

۱۸۶۸ء (قریباً) "ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بھائی غلام قادر صاحب سخت بیمار ہیں سو یہ خواب بہت سے آدمیوں کو سُنایا گیا چنانچہ اس کے بعد وہ سخت بیمار ہو گئے۔

تب مَیں نے ان کے لئے دُعا شروع کی تو دوبارہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے ایک بزرگ فوت شُدہ اُن کو بُلا رہے ہیں۔ اِس خواب کی تعبیر بھی موت ہُوا کرتی ہے چنانچہ ان کی بیماری بہت بڑھ گئی اور وہ ایک مُشتِ استخواں سے رہ گئے۔ اِس پر مجھے سخت قلق ہُوا اور مَیں نے ان کی شفا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجّہ کی ..... سو جب مَیں دُعا میں مشغول ہُوا تو مَیں نے کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھا کہ برادر مذکور پُورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں۔ چنانچہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو شفا بخشی اور وہ اِس واقعہ کے بعد پندرہؔ برس تک زندہ رہے۔"[1]
(نزول المسیح صفحہ ۲۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۵)

۱۸۶۸ء (تخمیناً) "ایک شخص سہج رام نام امرتسر کی کمشنری میں سر رشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سر رشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث کیا کرتا تھا اور دینِ اسلام سے فطرتاً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اِتفاق ہُوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے اُنہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیّدوار تھے۔ ایک دِن مَیں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ جب مَیں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُٹھانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور مَیں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آکھڑا ہُوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرا دو۔ مَیں نے اُس کو کہا کہ اَب رحم کا وقت نہیں، اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دِل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اِس کے مَیں نیچے اُترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے۔ مَیں نے کہا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سُنکر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے یا تیسرے دن خبر آگئی کہ اُسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اِس دُنیا سے گذر گیا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۶، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹)

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء (۱) "۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اُردو میں ہُوا تھا..... اور تقریب اِس

---

[1] میرزا غلام قادر صاحب کی وفات ۱۸۸۳ء میں ہوئی تھی۔ (کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب) (مرتّب)

الہام کی یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے، جب نئے نئے مولوی ہوکر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو اُن کے خیالات گراں گذرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اِس ناچیز کو بہت مجبور کیا چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اُس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو مع ان کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔

پھر خلاصہ یہ کہ اِس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اُس وقت کی تقریر کو سُنکر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابلِ اعتراض ہو اِس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اُسی ترکِ بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

تیرا خدا تیرے اِس فعل سے راضی ہؤا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ[1] تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

پھر بعد اس کے عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔

چونکہ خالصًا خدا اور اُس کے رسول کے لئے انکسار اور تذلّل اختیار کیا گیا اِس لئے اُس محسنِ مطلق نے نہ چاہا کہ اُس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔" (براہینِ احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰، ۵۲۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱، ۶۲۲)

(ب) "مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا۔ اور مجھے اُس نے فرمایا کہ

"مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ[2] تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۳۰ طبع اوّل، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵)

(ج) "یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔

پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱ کالم نمبر ۲، ۳)

---

[1] "عالمِ کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوأ اُٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ طبع اوّل)

[2] نیز تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹ و ۴۱۰۔

(د) "اِنِّی[۱] رَاَیْتُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا جَمَاعَۃً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ وَالْمُلُوْکِ الْعَادِلِیْنَ الصَّالِحِیْنَ۔ بَعْضُھُمْ مِّنْ ھٰذَا الْمُلْکِ وَبَعْضُھُمْ مِّنَ الْعَرَبِ وَبَعْضُھُمْ مِّنْ فَارِسَ۔ وَبَعْضُھُمْ مِّنْ بِلَادِ الشَّامِ۔ وَبَعْضُھُمْ مِّنْ اَرْضِ الرُّوْمِ۔ وَبَعْضُھُمْ مِّنْ بِلَادٍ لَّا اَعْرِفُھَا۔ ثُمَّ قِیْلَ لِیْ مِنْ حَضْرَۃِ الْغَیْبِ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ یُصَدِّقُوْنَکَ وَیُؤْمِنُوْنَ بِکَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ وَیَدْعُوْنَ لَکَ وَ اُعْطِیْ لَکَ بَرَکَاتٍ حَتّٰی یَتَبَرَّکَ الْمُلُوْکُ بِثِیَابِکَ وَاُدْخِلُھُمْ فِی الْمُخْلِصِیْنَ ھٰذَا رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ وَاُلْھِمْتُ مِنَ اللّٰہِ الْعَلَّامِ"

(تحفۃ النور صفحہ ۳، ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

سنہ ۱۸۷۰ء

(د) "عرصہ تخمیناً بارہ برس کا ہوا ہے کہ ایک ہندو[۲] صاحب کہ جو اب آریہ سماج قادیان کے ممبر اور صحیح و سلامت موجود ہیں، حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آنجناب کی پیشین گوئیوں سے سخت منکر تھا......
اس ہندو صاحب کا ایک عزیز[۳] کسی ناگہانی پیچ میں آکر قید ہوگیا اور اُس کے ہمراہ ایک اور ہندو[۴] بھی قید ہوا اور اُن دونوں کا چیف کورٹ میں اپیل گذرا۔ اُس حیرانی اور سرگردانی کی حالت میں ایک دن اُس آریہ صاحب نے مجھ سے یہ بات کہی کہ غیبی خبر اسے کہتے ہیں کہ آج کوئی یہ بتلا سکے کہ اِس ہمارے مقدمہ کا انجام کیا ہے.... تب میرے دل میں خدا کی طرف سے یہی جوش ڈالا گیا کہ خدا اس کو اسی مقدمہ میں شرمندہ اور لاجواب کرے اور مَیں نے دُعا کی کہ اے خداوند کریم! تیرے نبی کریمؐ کی عزّت اور عظمت سے یہ شخص سخت منکر ہے اور تیرے نشانوں اور پیشین گوئیوں سے جو تُو نے اپنے رسولؐ پر ظاہر فرمائیں سخت انکاری ہے اور اِس مقدمہ کی آخری حقیقت کُھلنے سے یہ لاجواب ہوسکتا ہے، اور تُو ہر بات پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی اَمر تیرے علمِ محیط سے مخفی نہیں۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے ایک مبشّر خواب میں مخلص مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اِسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے۔ بعض فارس کے اور بعض شام کے۔ بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو مَیں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر دُرُود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور مَیں تجھے بہت برکتیں دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور مَیں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔ یہ وہ خواب ہے جو مَیں نے دیکھی اور وہ اِلہام ہے جو خدائے علّام کی طرف سے مجھے ہوا۔

[۲] لالہ شرمپت (مرتّب)   [۳] لالہ بشمبر داس (مرتّب)   [۴] خوشحال چند نامی (مرتّب)

تب خدانے جو اپنے سچے دینِ اسلام کا حامی ہے اور اپنے رسولؐ کی عزت اور عظمت چاہتا ہے رات کے وقت رؤیا میں کُل حقیقت مجھ پر کھول دی اور ظاہر کیا کہ تقدیرِ الٰہی میں یُوں مقدر ہے کہ اس کی مثل چیف کورٹ سے عدالتِ ماتحت میں پھر واپس آئے گی اور پھر اُس عدالتِ ماتحت میں نصف قید اُس کی تخفیف ہو جائے گی مگر بَری نہیں ہوگا اور جو اُس کا دوسرا رفیق ہے وہ پوری قید بھگت کر خلاصی پائے گا اور بَری وہ بھی نہیں ہوگا۔

پس مَیں نے اِس خواب سے بیدار ہو کر اپنے خداوندِ کریم کا شُکر کیا جس نے مخالف کے سامنے مجھ کو مجبور ہونے نہ دیا اور اُسی وقت مَیں نے یہ رؤیا ایک جماعتِ کثیر کو سُنا دیا اور اُس ہندو صاحب کو بھی اُسی دن خبر کر دی۔"

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲ حاشیہ در حاشیہ ۱؎، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۷، ۲۷۹)

(ب) " بشمبر داس بقید ایک سال مقیّد ہو گیا تھا اور اس کے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دُعا کی اِلتجا کی تھی اور نیز یہ پُوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ مَیں نے دُعا کی اور کشفی نظر سے مَیں نے دیکھا کہ مَیں اُس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی مَیں نے اُس مثل کو کھولا اور برس کا لفظ کاٹ کر اس کی جگہ چھ مہینے لکھ دیا۔

اور پھر مجھے الہامِ الٰہی سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہ جائے گی لیکن بَری نہیں ہوگا۔ چنانچہ مَیں نے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جو اب تک زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلادئیے۔ اور جب مَیں نے بتلایا اور بعینہٖ وہ باتیں ظہور میں آگئیں تو اُس نے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اِس لئے اُس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کر دیں۔"

(سراجِ منیر صفحہ ۳۵ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۷)

۱۸۷۰ء (تخمیناً) (د) "اِس رؤیا صادقہ میں کہ ایک کشفِ صریح کی قسم تھی، یہ معلوم کرایا گیا تھا کہ ایک کھتری ہندو بشمبر داس نامی جو اَب تک قادیان میں بقیدِ حیات موجود ہے مقدمہ فوجداری سے بَری نہیں ہوگا مگر آدھی قید تخفیف ہو جائیگی، لیکن اُس کا دوسرا ہم قید خوشحال نامی کہ وہ بھی اَب تک قادیان میں زندہ موجود ہے، ساری قید بھگتے گا۔ سو اِس جُزو کشف کی نسبت یہ اِبتلا پیش آیا کہ جب چیف کورٹ سے حسبِ پیشگوئی ایں عاجز مثل مقدمۂ مذکورہ واپس آئی تو متعلقینِ مقدمہ نے اُس واپسی کو بریت پر حمل کر کے گاؤں میں یہ مشہور کر دیا کہ دونوں مُلزم جُرم سے بَری ہو گئے ہیں مجھ کو یاد ہے کہ رات کے وقت میں یہ خبر مشہور ہوئی اور یہ عاجز مسجد میں عشاء کی نماز پڑھنے کو تیار تھا کہ ایک نے نمازیوں میں سے بیان کیا کہ یہ خبر بازار میں پھیل رہی ہے اور ملزمان گاؤں میں آگئے ہیں۔ سو چونکہ یہ عاجز علانیہ لوگوں میں کہہ چکا تھا کہ دونوں مجرم ہرگز جُرم سے بَری نہیں ہوں گے اِس لئے جو کچھ غم اور قلق اور کرب اُس وقت گذرا سو گذرا، تب خدا نے کہ جو اس عاجز بندہ کا ہر یک حال میں حامی ہے، نماز کے اوّل یا عین نماز میں بذریعہ الہام یہ بشارت دی

لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی[1]

اور پھر فجر کو ظاہر ہوگیا کہ وہ خبر بَری ہونے کی سراسر جھوٹی تھی اور انجام کار وہی ظہور میں آیا کہ جو اس عاجز کو خبر دی گئی تھی جس کو شرمپت نامی ایک آریہ اور چند دوسرے لوگوں کے پاس قبل از وقوع بیان کیا گیا تھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۷، ۶۵۸)

(ب) "جب بشمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا تو نمازِ عشاء کے وقت جب میں اپنی بڑی مسجد[2] میں تھا علی محمد نام ایک مُلّاں ساکن قادیان نے جو اَب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہوگئی اور بشمبر داس بَری ہوگیا اور کہا کہ بازار میں اِس خوشی کا ایک جوش برپا ہے تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے۔ اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا تب اسی حالت میں نماز شروع کی گئی۔ جب میں سجدہ میں گیا تب مجھے یہ الہام ہوا:۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی

یعنی غم نہ کر تجھ ہی کو غلبہ ہوگا۔

تب میں نے شرمپت کو اس سے اِطلاع دی اور حقیقت یہ کُھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بشمبر داس بَری کیا گیا ہے۔"

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۲۸، ۲۹ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۶)

۱۸۷۱ء (تخمیناً) "تیس[3] برس سے زیادہ عرصہ ہؤا جب میں تپ سے سخت بیمار ہؤا۔ اِس قدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اِس اثنائے میں مجھے اِلہام ہؤا:۔

وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ[3]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲)

۱۸۷۲ء (تخمیناً) فرمایا کہ "شاید کوئی تیس برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ میں نے بھی ایک خواب دیکھا کہ اَب جس مقام پر مدرسہ کی عمارت ہے وہاں بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے۔

بجلی چمکنے کی یہ تعبیر ہوتی ہے کہ وہاں آبادی ہوگی۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۸ کالم نمبر ۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خوف مت کر تُو ہی غالب رہے گا۔ [2] مسجد اقصیٰ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور جو وجود لوگوں کے لئے نفع رساں ہو وہ زمین پر زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔

aaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaa

۱۸۷۲ء (تخمیناً)

"تخمیناً دس۱۰ برس کا عرصہ ہوا ہے جو مَیں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا اور مسیحؑ نے اور مَیں نے ایک جگہ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور کھانے میں ہم دونوں ایسے بے تکلف اور با محبت تھے کہ جیسے دو۲ حقیقی بھائی ہوتے ہیں اور جیسے قدیم سے دو۲ رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں اور بعد اس کے اِسی مکان میں جہاں اَب یہ عاجز اس حاشیہ کو لکھ رہا ہے مَیں اور مسیحؑ اور ایک اَور کامل اور مکمل سیّد آلِ رسولؐ دالان میں خوش دلی سے ایک عرصہ تک کھڑے رہے اور سیّد صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اُس میں بعض افرادِ خاصّہ اُمّتِ محمدیہ کے نام لکھے ہوئے تھے اور حضرتِ خداوند تعالیٰ کی طرف سے اُن کی کچھ تعریفیں لکھی ہوئی تھیں چنانچہ سیّد صاحب نے اس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسیحؑ کو اُمّتِ محمدیہ کے اُن مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ جو عنداللہ اُن کے لئے مقرر ہیں اور اُس کاغذ میں عبارت تعریفی تمام ایسی تھی کہ جو خالص خدائے تعالیٰ کی طرف سے تھی سو جب پڑھتے پڑھتے وہ کاغذ اخیر تک پہنچ گیا اور کچھ تھوڑا ہی باقی رہا تب اِس عاجز کا نام آیا جس میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی:۔

هُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ

یعنی وہ مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ سو عنقریب لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔

یہ اخیر فقرہ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ اسی وقت بطورِ الہام بھی القا ہوا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد۱ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

۱۸۷۲ء (تخمیناً)

(ا) "ایک دفعہ مَیں نے باوا نانک صاحب کو خواب میں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کیا ہے[1] اور مَیں نے دیکھا کہ ایک ہندو ان کے چشمہ سے پانی پی رہا ہے پس مَیں نے اُس ہندو کو کہا کہ **یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمے سے پانی پیو**۔ تیس۳۰ برس کا عرصہ ہوا ہے جبکہ مَیں نے یہ خواب یعنی باوا نانک صاحب کو مسلمان دیکھا۔ اُسی وقت اکثر ہندوؤں کو سُنایا گیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس کی کوئی تصدیق پیدا ہو جائے گی چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ پیشگوئی بکمال صفائی پُوری ہو گئی اور تین سَو برس کے بعد وہ چولہ ہمیں دستیاب ہو گیا کہ جو ایک صریح دلیل

---

[1] "میری خواب میں جو باوا نانک صاحب نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اس سے یہی مراد تھی کہ ایک زمانہ میں ان کا مسلمان ہونا پبلک پر ظاہر ہو جائے گا چنانچہ اِس امر کے لئے کتاب سَت بچن تصنیف کی گئی تھی اور یہ جو مَیں نے ہندوؤں کو کہا کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمہ سے پانی پیو اس سے یہ مراد تھی کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اہلِ ہنود اور سکھوں پر اسلام کی حقانیت صاف طور سے کھل جائے گی اور باوا صاحب کا چشمہ جس کو حال کے سکھوں نے اپنی کم فہمی سے گدلا بنا رکھا ہے وہ میرے ذریعہ صاف کیا جائے گا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۵ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۳)

باوا صاحب کے مسلمان ہونے پر ہے۔ یہ چولہ جو ایک قسم کا پیراہن ہے بمقام ڈیرہ نانک[1] باوا نانک صاحب کی اولاد کے پاس بڑی عزت اور حرمت سے بطور تبرک محفوظ ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ طبع اول۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۱، ۵۸۲)

(ب) "یہ بھی یاد رہے کہ میں نے دو مرتبہ باوا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے اور ان کو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اسی نور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خواروں کا کام ہے میں وہی کہتا ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں باوا نانک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اس چشمہ سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔" (از اشتہار مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۹۶)

۱۸۷۲ء (قریباً) "مارٹن کلارک والے مقدمہ سے قریباً پچیس سال پہلے میں ایک دفعہ خواب میں دیکھ چکا تھا کہ میں ایک عدالت میں کسی حاکم کے سامنے حاضر ہوں اور نماز کا وقت آ گیا ہے تو میں نے اس حاکم سے نماز کے لئے اجازت طلب کی تو اس نے کشادہ پیشانی سے مجھے اجازت دے دی۔

چنانچہ اس کے مطابق اس مقدمہ میں عین دورانِ مقدمہ میں جبکہ میں نے کپتان ڈگلس سے نماز کے لئے اجازت چاہی تو اس نے بڑی خوشی سے مجھے اجازت دی۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

۱۸۷۲ء (قریباً) "میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ بٹالہ[2] کے مکانات میں ایک حویلی ہے اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح کا پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد میرزا غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ میں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرارِ دینی اور حقائق اور معارف میں بہت دخل ہے، یہ تعریف سُنکر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اس نے آسمان کی طرف مُنہ کیا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اُوپر تھی اور ایک نیچے، اور اُس کے مُنہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔

"تہید ستانِ عشرت را"

اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اُوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے۔

اس مقام پر عرب[2] صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑھا جس میں یہ کلمہ مُنسلک تھا

---

[1] ضلع گورداسپور (مرتب) [2] ابوسعید صاحب (مرتب)

کہ مے خواہد نگارِ من تہید ستانِ عشرت را[1]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۹ کالم ۳ و الحکم جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ کالم ۱)

۱۸۷۳ء (تخمیناً) "مَیں مرزا صاحب (والد صاحب) کے وقت میں زمینداروں کے ساتھ ایک مقدمہ پر امرتسر میں کمشنر کی عدالت میں تھا فیصلہ سے ایک دن پہلے کمشنر زمینداروں کی نہایت رعایت کرتا ہوُا اور ان کی شرارتوں کی پرواہ نہ کرکے عدالت میں کہتا تھا کہ یہ غریب لوگ ہیں تم ان پر ظلم کرتے ہو۔ اس رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ وہ انگریز ایک چھوٹے سے بچّہ کی شکل میں میرے پاس کھڑا ہے اور مَیں اُس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا ہوں۔

صبح کو جب ہم عدالت میں گئے تو اُس کی حالت ایسی بدلی ہوئی تھی کہ گویا وہ پہلا انگریز ہی نہ تھا۔ اُس نے زمینداروں کو بہت ہی ڈانٹا اور مقدمہ ہمارے حق میں فیصلہ کیا اور ہمارا سارا خرچہ بھی ان سے دلایا۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

۱۸۷۴ء (قریباً) "مَیں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اُونچے چبوترے پر بیٹھا ہوُا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا[2] وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ مَیں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اَب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دُنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہوکر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آ آباد ہوئے ہیں۔

اور نان سے مَیں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفّل ہوگا اور رزق کی پریشانی ہم کو پراگندہ نہیں کرے گی۔

چنانچہ سالہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کیونکہ میرا محبوب آرام طلبی کی زندگی سے الگ رہنے والے لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

[2] اور بہت بڑا تھا گویا چار نان کے مقدار پر تھا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۰)

۱۸۷۴ء (قریباً) "مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے کہ جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اُس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اِس طرح پر کہ بھیڑوں کا سَر نالی کے کنارہ پر ہے اِس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت اُن کا خون نالی میں پڑے اور باقی حصہ اُن کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور اُن تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چُھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف اُن کی نظر ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور مَیں اس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے تب مَیں ان کے نزدیک گیا اور مَیں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی :-

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سُنو۔

اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہو گئی۔ گویا میرے مُنہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے[1]۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چُھریاں پھیر دیں اور چُھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک (طور پر) تڑپنا شروع کیا تب اُن فرشتوں نے سختی سے اُن بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا کہ

تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔

مَیں نے اِس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہو گی اور اس سے بہت لوگ اپنی شامتِ اعمال سے مریں گے۔ اور مَیں نے یہ خواب بہتوں کو سُنا دی جن میں سے اکثر لوگ اَب تک زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

پھر ایسا ہی ظہور میں آیا اور پنجاب اور ہندوستان اور خاص کر امرتسر اور لاہور میں اِس قدر ہیضہ پھوٹا کہ لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوئیں اور اِس قدر موت کا بازار گرم ہوا کہ مُردوں کو گاڑیوں پر لاد کر لے جاتے تھے اور مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا مشکل ہو گیا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳، ۲۶۴)

۱۸۷۵ء (قریباً) "فطرتاً بعض طبائع کو بعض طبائع سے مناسبت ہوتی ہے۔ اسی طرح میری رُوح اور سیّد عبد القادر کی رُوح کو خمیرِ فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے جس پر کشوفِ[2] صحیحہ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ اِس

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خلیفہ جو ہوتا ہے وہ آسمان سے ہوتا ہے اِس لئے مَیں نے جو آواز دی تو انہوں نے سمجھا کہ حکم ہو گیا اور جو آواز آسمان سے آئی تھی وہ مَیں نے کہی۔" (البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

[2] اِس جگہ ان کشوف کا تفصیلی ذکر نہیں ہے بلکہ ان کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (مرتّب)

بات پرتیسؔ برس کے قریب زمانہ گذرگیا ہے کہ جب **ایک رات مجھے خدا نے اطلاع دی کہ اُس نے مجھے اپنے لئے اختیار کرلیا ہے**۔ تب یہ عجیب اِتّفاق ہؤا کہ اُسی رات ایک بڑھیا کو خواب آئی جس کی عمر قریباً اسّیؔ برس کی تھی اور اُس نے صبح مجھ کو آکر کہا کہ مَیں نے رات سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے اور ساتھ اُن کے ایک اَور بزرگ تھے اور دونوں سبز پوش تھے اور رات کے پچھلے حصّہ کا وقت تھا۔ دوسرا بزرگ عمر میں اُن سے کچھ چھوٹا تھا۔ پہلے اُنہوں نے ہماری جامع مسجد میں نماز پڑھی اور پھر مسجد کے باہر کے صحن میں نکل آئے اور مَیں اُن کے پاس کھڑی تھی۔ اتنے میں مشرق کی طرف سے ایک چمکتا ہؤا ستارہ نکلا تب اُس ستارہ کو دیکھ کر سیّد عبدالقادر بہت خوش ہوئے اور ستارہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا السّلام علیکم۔ اور ایسا ہی اُن کے رفیق نے السّلام علیکم کہا۔ اور وہ ستارہ مَیں تھا۔ اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی وَیُرٰی لَہٗ۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۶۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۴)

۱۸۷۵ء (تخمیناً)[۱] "اِس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ[۲] نمازِ مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غَیبتِ حِسّ سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہؤا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسے بسُرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جُوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حَسَنَین و فاطمہ زَہراء رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبّت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اِس عاجز کا سَر اپنی ران پر رکھ لیا۔

پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیرِ قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اَب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸، ۵۹۹ نیز دیکھئے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱)

---

[۱] کتاب البریۃ کے صفحہ ۱۶۶ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے کسی قدر قبل کا ہے۔ (مرتّب)

[۲] حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اِس کشف کی بعض تفصیلات جو دوسری جگہ بیان فرمائی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔ (مرتّب)

(الف) رَاَیْتُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُرِیْنِیْ کِتَابًا وَّیَقُوْلُ ھٰذَا تَفْسِیْرُ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَلَّفْتُہٗ وَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْٓ اَنْ اُعْطِیَکَ۔ فَبَسَطْتُ اِلَیْہِ یَدِیْ وَ اَخَذْتُہٗ۔ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرٰی وَیَسْمَعُ وَلَا یَتَکَلَّمُ کَاَنَّہٗ حَزِیْنٌ لِاَجْلِ بَعْضِ اَحْزَانِیْ۔ وَرَاَیْتُہٗ فَاِذَا الْوَجْہُ ھُوَالْوَجْہُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ

۱۸۷۶ء (قریبًا) ”حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانۂ وفات بہت نزدیک تھا، ایک مرتبہ ایسا اِتّفاق ہؤا کہ ایک بزرگ معمّر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اُس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی

قَبْلَ اَنَارَتِ الْبَيْتُ مِنْ نُوْرِهٖ۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ النُّوْرِ وَالنُّوْرَانِيِّيْنَ۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۵۰۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰)

(ترجمہ از مرتّب) مَیں نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ مجھے ایک کتاب دکھاتے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی تفسیر ہے جس کو مَیں نے تالیف کیا ہے اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ مَیں آپ کو دوں تب مَیں نے ہاتھ بڑھا کر اسے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اور سُن رہے تھے مگر آپؐ بولتے نہیں تھے گویا آپؐ میرے بعض غموں کی وجہ سے غمگین تھے، اور مَیں نے جب آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کا وہی چہرہ تھا جو مَیں نے پہلے دیکھا تھا۔ آپؐ کے نُور سے گھر روشن ہو گیا۔ پس پاک ہے وہ خدا جو نُور اور نورانی وجودوں کا خالق ہے۔

(ب) ”فَاَعْطَانِيْ تَفْسِيْرَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَلَّامِ وَقَالَ هٰذَا تَفْسِيْرِيْ۔ وَالْاٰنَ اُوْلِيْتَ فَهُنِّيْتَ بِمَا اُوْتِيْتَ فَبَسَطْتُ يَدِيْ وَاَخَذْتُ التَّفْسِيْرَ وَشَكَرْتُ اللّٰهَ الْمُعْطِيَ الْقَدِيْرَ۔ وَوَجَدْتُّهٗ ذَا خَلْقٍ قَوِيْمٍ وَّخُلُقٍ صَمِيْمٍ وَّمُتَوَاضِعًا مُّنْكَسِرًا وَّمُتَهَلِّلًا مُّنَوَّرًا۔ وَاَقُوْلُ حَلْفًا اَنَّهٗ لَاقَانِيْ حُبًّا وَّاُلْفًا۔ وَاُلْقِيَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّهٗ يَعْرِفُنِيْ وَعَقِيْدَتِيْ وَيَعْلَمُ مَا اُخَالِفُ الشِّيْعَةَ فِيْ مَسْلَكِيْ وَمَشْرَبِيْ وَلٰكِنْ مَا شَمَخَ بِاَنْفِهٖ عَنْفًا وَّمَا نَاٰ بِجَانِبِهٖ اَنْفًا بَلْ وَافَانِيْ وَصَافَانِيْ كَالْمُحِبِّيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ۔ وَاَظْهَرَ الْمَحَبَّةَ كَالْمُصَافِيْنَ الصَّادِقِيْنَ۔ وَكَانَ مَعَهُ الْحُسَيْنُ بَلِ الْحَسَنَيْنِ وَسَيِّدُ الرُّسُلِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ وَكَانَتْ مَعَهُمْ فَتَاةٌ جَمِيْلَةٌ صَالِحَةٌ جَلِيْلَةٌ مُّبَارَكَةٌ مُّطَهَّرَةٌ مُّعَظَّمَةٌ مُّوَقَّرَةٌ بَاهِرَةُ السُّفُوْرِ ظَاهِرَةُ النُّوْرِ۔ وَوَجَدْتُّهَا مُمْتَلِئَةً مِّنَ الْحُزْنِ وَلٰكِنْ كَانَتْ كَاتِمَةً۔ وَاُلْقِيَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّهَا الزَّهْرَاءُ فَاطِمَةُ فَجَاءَتْنِيْ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ فَقَعَدَتْ وَوَضَعَتْ رَاْسِيْ عَلٰى فَخِذِهَا وَتَلَطَّفَتْ۔ وَرَاَيْتُ اَنَّهَا لِبَعْضِ اَحْزَانِيْ تَحْزُنُ وَتَضْجَرُ وَتَتَحَنَّنُ وَتَقْلَقُ كَاُمَّهَاتٍ عِنْدَ مَصَائِبِ الْبَنِيْنَ۔ فَعُلِّمْتُ اَنِّيْ نَزَلْتُ مِنْهَا بِمَنْزِلَةِ الْاِبْنِ فِيْ عُلَقِ الدِّيْنِ۔ وَخَطَرَ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ حُزْنَهَا اِشَارَةٌ اِلٰى مَا سَاَرٰى ظُلْمًا مِّنَ الْقَوْمِ وَاَهْلِ الْوَطَنِ وَالْمُعَادِيْنَ۔ ثُمَّ جَاءَ نِيْ الْحَسَنَانِ وَكَانَا يُبْدِ اِنِ الْمَحَبَّةَ كَالْاِخْوَانِ۔ وَوَافَيَانِيْ كَالْمُوَاسِيْنَ۔ وَكَانَ هٰذَا كَشْفًا مِّنْ كُشُوْفِ الْيَقْظَةِ وَقَدْ مَضَتْ عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِّنْ سِنِيْنَ“

(سِرّ الخلافہ صفحہ ۳۵،۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۹،۳۵۸)

(ترجمہ از مرتّب) پس (حضرت علیؓ نے) مجھے کتاب اللہ کی تفسیر دی اور کہا کہ یہ میری تفسیر ہے اور اب آپ اس کے مستحق ہیں آپ کو اِس کتاب کا ملنا مبارک ہو۔ پھر مَیں نے ہاتھ بڑھا کر تفسیر لے لی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ مَیں نے آپ کو خوب تنومند اور اعلیٰ اخلاق کا مالک پایا، متواضع، مُنکسر المزاج، چمکتے ہوئے روشن چہرہ والا۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ آپ مجھ سے بڑی محبت اور شفقت سے ملے اور میرے

کی پیشوائی کے لئے رکھنا سُنّتِ خاندانِ نبوّت ہے اِس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مَیں اس سُنّتِ اہلِ بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔
سومَیں نے کچھ مدّت تک اِلتزامِ صَوم کو مناسب سمجھا.....اور اِس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اُس زمانہ میں میرے پرکھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اَولیاء اِس اُمّت میں گذر چکے ہیں اُن سے ملاقات ہوئی.....اور علاوہ اس کے انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سُرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سُرخ تھے ان کو دِل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دِل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دُنیا میں کوئی بھی ایسی لذّت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دِل اور رُوح کو لذّت آتی تھی۔
میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبّت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دِل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اُوپر سے نازل ہوُا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دُنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دُنیا کی آنکھوں سے بہت دُور ہیں لیکن دُنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔
غرض اِس مدّت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع اقسام کے مکاشفات تھے.....لیکن مَیں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ مَیں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا.....یاد رہے کہ مَیں نے کشفِ صریح کے ذریعہ سے خداتعالیٰ سے اطلاع پاکر جسمانی سختی کشی کا حصّہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھُوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا۔"

(کتاب البریّہ صفحہ ۱۹۴-۱۶۷ حاشیہ- روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۰/۱۹۷ حاشیہ)

دِل میں ڈالا گیا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں اور آپ کو میرے عقیدہ کا بھی علم ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میرا مسلک اور مشرب شیعوں کے مخالف ہے لیکن آپ اسے بُرا نہیں مناتے بلکہ آپ مجھ سے مخلص محبّوں کی طرح ملے اور بڑی محبّت کا اظہار کیا۔ آپ کے ساتھ حسنین اور سیّد الرسل خاتم النّبیّینؐ بھی تھے اور ان کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان عورت بھی جو صالحہ اعلیٰ مرتبہ نیک سیرت اور باوقار تھی جس کے چہرہ سے نور ٹپک رہا تھا اور مَیں نے اس کو غم سے بھرا ہوُا پایا جسے وہ چھپا رہی تھی۔ میرے دِل میں ڈالا گیا کہ یہ بی بی فاطمۃ الزہراؓ ہیں۔ آپ میرے پاس آئیں مَیں لیٹا ہوُا تھا۔ آپ بیٹھ گئیں اور میرا سر اپنی ران پر رکھا اور شفقت فرمانے لگیں مَیں نے دیکھا کہ میرے بعض غموں کی وجہ سے آپ غمگین اور پریشان تھیں جیسے مائیں اپنے بیٹوں کے مصائب کے وقت پریشان ہوتی ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میری حیثیت دینی تعلق کے لحاظ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے اور میرے دِل میں یہ خیال آیا کہ آپ کے غم میں اس ظلم کی طرف اشارہ ہے جو مجھے قوم اور اہلِ وطن اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والا ہے۔ پھر حسنین میرے پاس آئے اور دونوں مجھ سے بھائیوں کی طرح محبّت کا اظہار کرتے تھے اور شفیق ہمدردوں کی طرح مجھے ملے۔ اور یہ کشف بیداری والے کشوف میں سے تھا جس پر کئی سال گذر چکے ہیں۔

۱۸۷۶ء " ایک دفعہ مَیں نے فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھا۔ یاد نہیں کہ دو تھے یا تین۔ آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تُو کیوں اِس قدر مشقت اُٹھاتا ہے۔ اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جائے۔ مَیں نے سمجھا کہ یہ جو چھ ماہ کے روزے رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔"[1]

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

جون ۱۸۷۶ء[2] " جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا، مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ مَیں اُس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا۔ تب مَیں جلدی سے قادیان میں پہنچا اور ان کو مرضِ زحیر میں مبتلا پایا لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہو جائیں گے کیونکہ مرض کی شدت کم ہو گئی تھی اور بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدّتِ دوپہر کے وقت ہم سب عزیز اُن کی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اِس وقت تم ذرا آرام کر لو کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور گرمی سخت پڑتی تھی مَیں آرام کے لئے ایک چوبارہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا:۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ

یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اُس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا۔ اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزاپُرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا ..... اور میرے والد صاحب اسی دن بعد غروبِ آفتاب فوت ہو گئے۔"[3]

(کتاب البریّہ صفحہ ۱۵۹، ۱۶۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲، ۱۹۵)

جون ۱۸۷۶ء " جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریّت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاء ہمیں پیش آئے گا تب اُسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا:۔

---

[1] اِس مقام پر حضرت اقدس نے اپنا واقعہ مجاہدہ اور ششماہی روزہ کا بیان فرمایا ..... (اور) فرمایا:۔
" ان روزوں کو مَیں نے مخفی طور پر رکھا۔ بعض دفعہ اظہار میں سلبِ رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے۔"
(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

[2] دیکھئے ذکرِ حبیبؑ مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۲۲۴ (مرتّب)

[3] حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب کی وفات ۳ جون ۱۸۷۶ء کو ہوئی تھی۔ (مرتّب)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔ اور اِس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا پس مجھے اُس خدائے عزّوجلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے اپنے اس مبشّرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچّا کرکے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفّل ہؤا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفّل نہیں ہوگا۔"

(کتاب البریّہ صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵ حاشیہ)

۱۸۷۶ء "بعض اَوقات خواب یا کشف میں روحانی امور جسمانی شکل پر متشکل ہوکر مثلِ انسان نظر آجاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میرے والد صاحب غفر اللہ لہٗ جو ایک معزز رئیس اور اپنی نواح میں عزّت کے ساتھ مشہور تھے اِنتقال کر گئے تو اُن کے فوت ہونے کے بعد دوسرے یا تیسرے روز ایک عورت نہایت خوبصورت خواب میں مَیں نے دیکھی جس کا حلیہ ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور اس نے بیان کیا کہ میرا نام رانی ہے اور مجھے اشارات سے کہا کہ مَیں اِس گھر کی عزّت اور وجاہت ہوں اور کہا کہ مَیں چلنے کو تھی مگر تیرے لئے رہ گئی۔" [1]

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۳۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶) [1]

"رؤیا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۳)

۱۸۷۶ء "اُنہیں دنوں میں مَیں نے ایک نہایت خوبصورت مرد دیکھا اور مَیں نے اُسے کہا کہ تم ایک عجیب خوبصورت ہو تب اُس نے اشارہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ **مَیں تیرا بختِ بیدار ہوں۔**
اور میرے اِس سوال کے جواب میں کہ تو عجیب خوبصورت آدمی ہے اُس نے یہ جواب دیا کہ ہاں مَیں درشنی آدمی ہوں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶) [2]

۱۸۷۷ء "مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بے دخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائیداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالش دائر کی اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتحیابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے۔ مَیں نے جب اِس بارہ میں دُعا کی تو خدائے علیم کی طرف سے مجھے

---

[1] دیکھئے الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔

[2] البدر جلد ۳ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۶ رجولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ و الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔

الہام ہوُا کہ

اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ[1]

پس مَیں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سُنا دیا کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اِس مقدمہ میں ہرگز فتحیاب نہ ہوگے اِس لئے اس سے دستبردار ہو جانا چاہیئے لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اور اپنی فتحیابی کو متیقن خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالتِ ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہوگئی لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اِس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہوگئی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

۱۸۷۷ء

"[2] مَیں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴)

" اُردو میں بھی الہام ہوُا تھا جو یہی فقرہ ہے۔ اِس الہام میں جس قدر خدا نے اپنے اِس عاجز بندہ کو عزت دی ہے وہ ظاہر ہے۔ ایسا فقرہ مقامِ محبت میں استعمال ہوتا ہے اور خاص شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے ہر ایک کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۳ حاشیہ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴)

۱۸۷۷ء

"تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اِس عاجز نے اِسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رَلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اُس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا، ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھُلی تھیں، بھیجا، اور اُس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اِسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اِس لئے وہ عیسائی مخالفتِ مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوُا اور اتفاقاً اُس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اِس عاجز کو کچھ بھی اِطلاع نہ تھی اور ایسے جُرم کی سزا میں قوانینِ ڈاک کے رُو سے پانسو روپیہ جُرمانہ یا چھ ماہ

---

[1] انجامِ آتھم صفحہ ۱۸۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱ میں یہ الہام یُوں مرقوم ہے یَا اَحْمَدُ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ۔ (مرتّب)

[2] "یہی" کے لفظ سے مراد الہام اُجِیْبُ کُلَّ دُعَآئِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَآئِکَ کا ترجمہ ہے جسے حضورؑ نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۴۳، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴ کے متن میں درج فرمایا ہے اور وہیں سے لے کر یہاں درج کیا گیا ہے۔ (مرتّب)

تک قید ہے۔ سو اُس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اِس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔

اور قبل اِس کے جو مجھے اِس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور مَیں نے اُسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔

غرض مَیں اِس جُرم میں صدر ضلع گورداسپورہ میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا اُنہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اَور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اِس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلّی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریّت ہو جائے گی ورنہ صورتِ مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر مَیں نے اُن سب کو جواب دیا کہ مَیں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا تب اُسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہؤا۔ اُس وقت حاکمِ عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے؟ تب مَیں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور مَیں نے اِس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر مَیں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ مَیں نے اِس خط کو اِس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اِس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اِس بات کو سُنتے ہی خدا تعالیٰ نے اِس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو مَیں نہیں سمجھتا تھا مگر اِس قدر مَیں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبانِ انگریزی میں وہ حاکم نو۔ نو کر کے اُس کی سب باتوں کو رَدّ کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سُنکر مَیں عدالت کے کمرہ سے باہر ہؤا اور اپنے محسنِ حقیقی کا شُکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اُس بلا سے مجھ کو نجات دی۔

مَیں نے اُس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اُتارنے کے لئے ہاتھ مارا مَیں نے کہا کیا

لہ ڈاکخانہ کا یہ قانون آجکل نہیں ہے لیکن جس زمانہ کا یہ واقعہ ہے اُس زمانہ میں یہ قانون تھا۔ دیکھئے ۱۸۶۶ء کے ایکٹ نمبر ۱۴ دفعہ ۱۲، ۵۶ اور نیز گورنمنٹ آف انڈیا کے نوٹیفکیشن نمبر ۲۴۴۲ مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۳۔ (مرتّب)

کرنے لگا ہے۔ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۹۷، ۲۹۹۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۹۷، ۲۹۹)

۱۸۷۷ء (تخمیناً) "ایک پُرانا الہام کوئی تیس سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سُنایا ہے اور آج پھر سُنایا....

فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا وَ وُهِبَ لَهُ الْجَنَّةُ[1]

اتنے میں طاقتِ بالا اُس کو کھینچ کر لے گئی

یہودا اسکریوطی۔[2]"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۱۸۷۷ء (قریباً) "سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہو گا کہ خدا اُن کو شکست دے گا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔ یہ الہام مدّت دراز کا ہے جس پر قریباً تیس[۳۰] برس کا عرصہ گذرا ہے جس سے اس جگہ کے ایک آریہ یعنی لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی تھی۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۷)

۱۸۷۸ء (قریباً) "عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہؤا کہ مَیں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ مَیں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اُتار دوں چنانچہ مَیں نے اُن کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اُتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوگئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور مَیں چارپائی پر بیٹھا رہا تب مَیں نے اُن سب سے کہا کہ مَیں دُعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو تب مَیں نے یہ دُعا کی:

رَبِّ[3] اَذْهِبْ عَنِّى الرِّجْسَ وَ طَهِّرْنِىْ تَطْهِيْرًا

اِس دُعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اِس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اُڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنّت عطا کی گئی۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے ربّ مجھ سے ناپاکی کو دُور رکھ اور مجھے بالکل پاک کر دے۔

آنکھ کُھلتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب[1] ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر مَیں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحیٔ الٰہی کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوگئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہوسکتی تھی[2]
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھنچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو حافظ محمد یوسف اور اُن کے بھائی محمد یعقوب نے بھی بیان کیا مگر پھر دُنیا کی محبت اُن پر غالب آگئی۔
اور مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں میرے دعویٰ کی تصدیق کی اور مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اے قادر خدا! مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا اُن کے مُرید یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار ورنہ مجھے غالب کر اور ان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے مُنہ کے یہ لفظ تھے کہ **آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے دلائل کی تلوار دی گئی ہے اور جب مَیں دُنیا پر تھا تو اُمّید رکھتا تھا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دُنیا میں بھیجا جائے گا۔** یہ میری خواب ہے۔ اِلْعَنْ مَنْ كَذَّبَ وَ اَيِّدْ مَنْ صَدَّقَ۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۶-۲۳۸ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۴-۶۱۶)

۱۸۷۸ء (تخمیناً) " اور انہی[3] دنوں میں شاید اس رات سے اوّل یا اس رات کے بعد مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہُوا کہ اس کا نام

شیر علی

ہے۔ اُس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور مَیل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفّا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہُوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہوگیا

---

[1] مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی وفات بروز منگل ۱۵ ربیع الاوّل ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی۔ دیکھئے اشاعۃ السنۃ نمبر ۱، ۲ جلد ۴ (مرتّب)

[2] یہ خواب تریاق القلوب صفحہ ۹۴، ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲ میں بھی درج ہے۔ (مرتّب)

[3] یعنی جب رؤیا مذکورہ بالا دیکھا تھا۔ (مرتّب)

اور مَیں اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۹۵ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۲)

۱۸۷۸ء " ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خوان ملنے کو آیا اُس کے رُوبرو ہی یہ الہام ہوا :-

دِش اِز مَائی اَینیمی[1]

یعنی یہ میرا دشمن ہے۔

اگرچہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اُسی کی نسبت ہے مگر اُسی سے یہ معنے بھی دریافت کئے گئے اور آخر وہ ایسا ہی آدمی نکلا اور اُس کے باطن میں طرح طرح کے خبث پائے گئے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۸۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۳، ۵۷۴)

۱۸۷۹ء " تین سال کے قریب عرصہ گذرا ہو گا کہ مَیں نے اِسؔ کتاب[2] کے لئے دُعا کی کہ لوگ اِس کی مدد کی طرف متوجہ ہوں تب ..... الہام شدید الکلمات ..... اِن لفظوں میں ہوا :-

بالفعل نہیں

..... اور پھر اُسی کے مطابق ..... لوگوں کی طرف سے عدمِ توجہی رہی۔"

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۲۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

۱۸۸۰ء " ایک مرتبہ مَیں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سُنائی جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سُنائی گئی تو مَیں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اَب وہ دُنیا سے گذر بھی گئے، دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اَور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہیٔ ملکِ بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اُس دن بکلّی حالاتِ یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سُنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دُعا سکھلائی اور وہ یہ ہے :-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

---

[1] This is my enemy. [2] براہین احمدیہ (مرتّب)

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلماتِ طیّبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پُشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور مُنہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تُو شفا پائیگا چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور مَیں نے اُسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اِس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلماتِ طیّبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ بیماری بکلّی مجھے چھوڑ گئی اور مَیں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا :۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ

یعنی اگر تمہیں اُس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اُس کی نظیر کوئی اَور شفا پیش کرو۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۷، ۳۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹)

۱۸۸۰ء (تخمیناً) "کوئی ۲۵، ۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اُس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم نمبر ۳)

۱۸۸۰ء (تخمیناً) (ا) "سردار حیات خاں (جج)[1] ایک دفعہ کسی مقدمہ میں معطّل ہو گیا تھا۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم نے مجھے کہا کہ ان کے لئے دُعا کرو۔ مَیں نے دُعا کی تو مجھے دکھایا گیا کہ یہ کُرسی پر بیٹھا ہؤا عدالت کر رہا ہے۔ مَیں نے کہا کہ یہ تو معطّل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ اُس جہان میں معطّل نہیں ہؤا۔ تب مجھے معلوم ہؤا کہ یہ بحال ہو جائیگا چنانچہ اس کی اطلاع دی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ پھر بحال ہو گیا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۹ کالم نمبر ۳)

---

[1] نواب سردار محمد حیات خان صاحب جج تھے جن پر گورنمنٹ کی طرف سے کئی الزام قائم کئے گئے تھے اور انہیں معطّل کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس موقع پر مرزا غلام قادر صاحب مرحوم نے ان کے لئے دعا کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا چنانچہ جب حضور نے ان کے لئے دُعا کی تو حضور کو اُن کے متعلق بذریعہ کشف یہ بشارت ملی۔ (مرتّب)

(ب) ”سردار محمد حیات خاں .... جو گورنمنٹ کے حکم سے ایک عرصۂ دراز تک معطّل رہے ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اُس سے زیادہ کچھ عرصہ گذر گیا ہوگا کہ جب طرح طرح کی مصیبتیں اور مشکلیں اور صعوبتیں اِس معطّلی کی حالت میں اُن کو پیش آئیں اور گورنمنٹ کا منشاء بھی کچھ برخلاف سمجھا جاتا تھا۔ اُنہیں دنوں میں اُنکے بَری ہونے کی خبر ہم کو خواب میں ملی اور خواب میں مَیں نے اُن کو کہا کہ **تم کچھ خوف مت کرو خدا ہر یک چیز پر قادر ہے وہ تمہیں نجات دے گا**۔ چنانچہ یہ خبر اُنہیں دنوں میں بیسیوں ہندوؤں اور آریوں اور مسلمانوں کو سُنائی گئی جس نے سُنا بعید از قیاس سمجھا اور بعض نے ایک امرِ محال خیال کیا اور مَیں نے سُنا ہے کہ اُنہیں ایّام میں محمد حیات خان صاحب کو بھی یہ خبر کسی نے لاہور میں پہنچا دی تھی۔ سو الحمدللہ والمنّت کہ یہ بشارت بھی جیسی دیکھی تھی ویسی ہی پوری ہوئی۔“

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۵۲ حاشیہ درحاشیہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

۱۸۸۰ء

”اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ یعنی مَیں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ یہ ایک نہایت پُرشوکت وحی اور پیشگوئی ہے جس کا ظہور مختلف پیرایوں اور مختلف قوموں میں ہوتا رہا ہے اور جس کسی نے اِس سلسلہ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی وہ خود ذلیل اور ناکام ہوا۔“

(نزول المسیح صفحہ ۱۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۷)

۱۸۸۱ء

”ایک بزرگ ..... جن کا نام نامی عبداللہ غزنوی تھا ایک مرتبہ مَیں نے اِس بزرگ باصفا کو خواب میں ان کی وفات[1] کے بعد دیکھا کہ سپاہیوں کی صورت پر بڑی عظمت اور شان کے ساتھ بڑے پہلوانوں کی مانند مسلّح ہونے کی حالت میں کھڑے[2] ہیں تب مَیں نے کچھ اپنے الہامات کا ذکر کرکے اُن سے پُوچھا کہ مجھے ایک خواب آئی ہے اُس کی تعبیر فرمائیے۔ مَیں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ ایک تلوار[3] میرے ہاتھ میں ہے جس کا قبضہ میرے پنجہ میں اور نوک آسمان

---

[1] حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی وفات بروز منگل ۱۵ ربیع الاوّل ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی تھی۔ دیکھئے اشاعۃ السنّۃ جلد ۴ نمبر ۱، ۲۔ (مرتّب)

[2] حضور نزول المسیح میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”وہ ایک بازار میں کھڑے ہیں جو ایک بڑے شہر کا بازار ہے اور پھر مَیں ان کے ساتھ ایک مسجد میں آگیا ہوں اور اُن کے ساتھ ایک گروہِ کثیر ہے اور سب سپاہیانہ شکل پر نہایت جسیم مضبوط وردیاں کسے ہوئے اور مسلّح ہیں اور اُنہیں میں سے ایک مولوی عبداللہ صاحب ہیں کہ جو ایک قوی اور جسیم جوان نظر آتے ہیں۔ وردی کسے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے اور تلوار میان میں لٹک رہی ہے اور مَیں دل میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ لوگ ایک عظیم الشّان حکم کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ باقی سب فرشتے ہیں مگر تیاری ہولناک ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ ۲۳۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶)

[3] اس تلوار کی تعریف میں حضور کے الفاظ آئینہ کمالاتِ اسلام میں یُوں ہیں ولہ برق ولمعان یخرج منہ نور کقطراتٍ

تک پہنچی ہوئی ہے۔ جب مَیں اُس کو دائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں مخالف اُس سے قتل ہوجاتے ہیں اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزارہا دشمن اُس سے مارے جاتے ہیں۔

تب حضرت عبداللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس میری خواب کو سُنکر بہت خوش ہوئے اور بشاشت اور انبساط اور انشراحِ صدر کے علامات و امارات اُن کے چہرہ میں نمودار ہوگئے اور فرمانے لگے کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا۔ اور یہ جو دیکھا کہ دائیں طرف تلوار چلا کر مخالفوں کو قتل کیا جاتا ہے اِس سے مراد وہ اتمامِ حجّت کا کام ہے کہ جو روحانی طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا۔ اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر ہزارہا دشمنوں کو مارا جاتا ہے اِس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے عقلی طور پر خدائے تعالیٰ الزام و اسکاتِ خصم کرے گا اور دُنیا پر دونوں طور سے اپنی حجّت پوری کر دے گا۔ پھر بعد اس کے اُنہوں نے فرمایا کہ جب مَیں دُنیا میں تھا تو مَیں امیدوار تھا کہ خدائے تعالیٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کرے گا۔ پھر حضرت عبداللہ صاحب مرحوم مجھ کو ایک وسیع مکان کی طرف لے گئے جس میں ایک جماعت راستبازوں اور کامل لوگوں کی بیٹھی ہوئی تھی لیکن سب کے سب مسلّح اور سپاہیانہ صورت میں ایسی چُستی کی طرز سے بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کوئی جنگی خدمت بجالانے کیلئے کسی ایسے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں جو بہت جلد آنے والا ہے ..... یہ رؤیا صالحہ جو درحقیقت ایک کشف کی قسم ہے استعارہ کے طور پر اُنہیں علامات پر دلالت کر رہی ہے جو مسیح کی نسبت ہم ابھی بیان کر آئے ہیں یعنی مسیح کا خنزیروں کو قتل کرنا اور علی العموم تمام کفّار کو مارنا اِنہیں معنوں کی رُو سے ہے کہ وہ حجّتِ الٰہی اُن پر پُوری کرے گا اور بیّنہ کی تلوار سے ان کو قتل کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۳-۹۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۳، ۱۴۷ حاشیہ)

۱۸۸۱ء (قریباً)

(ل) " خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس بیت اللہ کو مخالف گرانا چاہیں گے اس میں سے معارف اور آسمانی نشانوں کے خزانے نکلیں گے۔ چنانچہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ہر یک ایذاء کے وقت ضرور ایک خزانہ نکلتا ہے اور اِس بارے میں الہام یہ ہے :۔

متنازلة حینًا بعد حین۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶) (ترجمہ از مرتّب) اور وہ نہایت چمکدار ہے۔ اس سے نور اس طرح نکل رہا ہے گویا قطرے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اُتر رہے ہیں۔ اور حضور نزول المسیح میں فرماتے ہیں" اور اس تلوار میں سے ایک نہایت تیز چمک نکلتی ہے جیسا کہ آفتاب کی چمک ہوتی ہے اور مَیں اسے کبھی اپنے دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف چلاتا ہوں اور ہر ایک وار سے ہزارہا آدمی کٹ جاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلوار اپنی لمبائی کی وجہ سے دُنیا کے کناروں تک کام کرتی ہے اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے جو ایک دَم میں ہزاروں کوس چلی جاتی ہے۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ تو میرا ہی ہے مگر قوّت آسمان سے اور مَیں ہر ایک دفعہ اپنے دائیں اور بائیں طرف اس تلوار کو چلاتا ہوں اور ایک مخلوق ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرتی جاتی ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷)

"یکے پائے من مے بوسید و من مے گفتم کہ حجرِ اسود منم"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۴-۴۴۵)

(ب) ایک پُرانا الہام قریباً پچیس سال کا:۔

"شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگِ اسود منم"[1] (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

aaaaaaaaaaaaaaaaaaa

۱۸۸۱ء (تخمیناً)

"عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر چند آدمیوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اِس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

مَیں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سُنایا جو اَب تک زندہ ہے اور باعث میرے دعویٔ مسیحیّت کے مخالفوں میں سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سُنایا اور دو ہندوؤں کو جو آمد و رفت رکھتے تھے یعنی شرمپت اور ملاوامل ساکنانِ قادیان کو بھی سُنایا اور لوگوں نے اِس الہام سے تعجب کیا کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اِس سے قریباً تین برس کے بعد ...... دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اَور عطا کئے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

aaaaaaaaaaaaaaaa

۱۸۸۱ء (تخمیناً)

اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَئَيْتَ خَدِيْجَتِيْ

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۵۵۸۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶)

ترجمہ: میرا شکر کر کہ تُو نے میری خدیجہ کو پایا۔

"یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اِس نکاح کی طرف تھی جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا ...... اور خدیجہ اِس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اِس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہو گی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۴، ۵۲۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چُوما اور مَیں نے (اُسے) کہا کہ حجرِ اسود میں ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "قَالَ الْمُعَبِّرُوْنَ اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِيْ عِلْمِ الرُّؤْيَا اَلْمَرْءُ الْعَالِمُ الْفَقِيْهُ الْحَكِيْمُ" (الاستفتاء عربی صفحہ ۱) (ترجمہ از مرتّب) معبّرین (خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والے علماء) نے کہا ہے کہ علمِ رؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم فقیہ اور حکیم ہوتا ہے۔

aaaaaaaaaaaaaaa

۱۸۸۱ء (قریباً) قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَالنَّسَبَ[1]

ترجمہ :- وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سیّد تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکّب ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)

۱۸۸۱ء (قریباً) ایک مرتبہ مسجد میں بوقت عصر یہ الہام ہوا کہ

مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اَور شادی کروں۔ یہ سب سامان مَیں خود ہی کروں گا اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی۔

اس میں یہ ایک فارسی فقرہ بھی ہے

ہرچہ باید نوعروسی راہماں ساماں کنم
وانچہ مطلوبِ شما باشد عطائے آں کنم[2]

اور الہامات میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ وہ قوم کے شریف اور عالی خاندان ہوں گے چنانچہ ایک الہام میں تھا کہ خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا اور پھر اچھے خاندان سے دامادی تعلق بخشا۔ سو قبل از ظہور یہ تمام الہام لالہ شرمپت کو سُنا دیا گیا۔ پھر بخوبی اسے معلوم ہے کہ بغیر ظاہری تلاش اور محنت کے محض خدا تعالیٰ کی طرف سے تقریب نکل آئی یعنی

---

[1] "صہر اور نسب اس الہام میں ایک ہی جَعَلَ کے نیچے رکھے گئے ہیں اور ان دونوں کو قریباً ایک ہی درجہ کا امر قابلِ حمد ٹھہرایا گیا ہے اور یہ صریح دلیل اِس بات پر ہے کہ جس طرح صہر یعنی دامادی کو بنی فاطمہ سے تعلق ہے اسی طرح نسب میں بھی فاطمیت کی آمیزش والدات کی طرف سے ہے اور صہر کو نسب پر مقدم رکھنا اسی فرق کے دکھلانے کے لئے ہے کہ صہر میں خالص فاطمیت ہے اور نسب میں اُس کی آمیزش۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۷)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں :-

"مَیں نے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں تب یہ الہام ہوا کہ

ہرچہ باید نوعروسی راہمہ ساماں کنم
وانچہ درکارِ شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اُس کا مَیں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہیگی آپ دیتا رہوں گا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۷)

نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب ..... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اِس عاجز کو پیدا ہؤا اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔" (شحنۂ حق صفحہ ۴۳، ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴)

۱۸۸۱ء (قریباً) "اِس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اَور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اُس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سُنائی گئی تھی..... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانِ سیادت میں میری شادی ہوگئی..... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بُنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا اِس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اُس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴، ۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳، ۲۷۵)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) "تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنّۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہؤا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہؤا ہے؟ مَیں نے اُس کو یہ الہام سُنایا جس کو مَیں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ

جس کے یہ معنے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مَیں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دوعورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہوگیا اور اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے[1]۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

---

[1] خاکسار کی رائے میں یہ الہامِ الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت امّاں جان کی ذات میں ہی پورا ہؤا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیّب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ واللّٰہ اَعلم۔ (مرتّب)

۱۸۸۱ء (ل) ” ایک ہندو آریہ ..... ایک مدّت سے بہ مرضِ دِق مبتلا تھا اور رفتہ رفتہ اُس کی مرض انتہا کو پہنچ گئی اور آثار مایوسی کے ظاہر ہو گئے۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر اور اپنی زندگی سے نااُمید ہو کر بہت بیقراری سے رویا۔ میرا دِل اُس کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور مَیں نے حضرتِ احدیّت میں اُس کے حق میں دُعا کی۔ چونکہ حضرتِ احدیّت میں اس کی صحت مقدر تھی اِس لئے دُعا کرنے کے ساتھ ہی یہ الہام ہوًا :-

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا

یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تُو سرد اور سلامتی ہو جا چنانچہ اُسی وقت اُس ہندو اور نیز کئی اَور ہندوؤں کو کہ جو اَب تک اِس قصبہ میں موجود ہیں اور اِس جگہ کے باشندہ ہیں اُس الہام سے اطلاع دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کر کے دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا اور اِس بیماری سے ہرگز نہیں مَرے گا چنانچہ بعد اِس کے ایک ہفتہ نہیں گزرا ہو گا کہ ہندو مذکور اُس جانگداز مرض سے بکلّی صحت پا گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ “

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸ حاشیہ در حاشیہ ۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳)

(ب) ” ملاوامل کو دِق کی بیماری ہو گئی۔ جب وہ خطرہ کی حالت میں پڑ گیا تو اُس کے لئے دعا کی گئی۔ الہام ہوًا :-

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا

یعنی اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا۔

۱۸۸۱ء ” پھر خواب میں دکھایا گیا کہ مَیں نے اس کو قبر سے نکال لیا ہے۔ یہ الہام اور خواب دونوں قبل از وقوع اس کو بتلائے گئے۔“ (شحنۂ حق صفحہ ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۱)

۱۸۸۱ء ” جب پہلے الہام[1] کے بعد ..... ایک عرصہ گذر گیا اور لوگوں کی عدمِ توجہی سے طرح طرح کی دِقتیں پیش آئیں اور مشکل حد سے بڑھ گئی تو ایک دن قریب مغرب کے خداوند کریم نے یہ الہام کیا :-

هُزِّ[2] اِلَیْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْكَ رُطَبًا جَنِیًّا[3]

---

[1] ” بالفعل نہیں “ صفحہ ۳۱ (مرتّب) [2] یعنی کھجور کے تنہ کو ہلا تیرے پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۶۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۹) [3] یہ حضرت مریم کو اس وقت وحی ہوئی تھی کہ جب ان کا لڑکا عیسٰی علیہ السّلام پیدا ہوًا تھا اور وہ کمزور ہوئی تھیں اور خدا تعالیٰ نے اِسی کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بھی مریم رکھا اور مریم صدیقہ کی طرح مجھے بھی حکم دیا کہ وَکُنْ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ الصِّدِّیْقِیْنَ۔ دیکھو صفحہ ۲۴۲ براہین احمدیہ۔ پس یہ میری وحی یعنے هُزِّ اِلَیْكَ اِس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صدّیقیت کا جو حمل تھا اس سے بچہ پیدا ہوًا جس کا نام عیسٰی رکھا گیا اور جب تک وہ کمزور رہا صفاتِ مریمیہ اس کی پرورش کرتی رہیں اور جب وہ اپنی طاقت میں آیا تو اس کو پکارا گیا یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ۔ دیکھو صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ یہ وہی وعدہ تھا جو سورۃ تحریم میں کیا

سوئیں نے سمجھ لیا کہ یہ تحریک اور ترغیب کی طرف اشارہ ہے اور یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ بذریعہ تحریک کے اِس حصّۂ کتاب کے لئے سرمایہ جمع ہوگا ..... اِس الہام کے بعد مَیں نے حسب الارشاد حضرتِ احدیّت کسی قدر تحریک کی تو تحریک کرنے کے بعد ..... جس قدر اور جہاں سے خدا نے چاہا اُس حصّہ کے لئے جو چھپتا تھا مدد پہنچ گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ۔" (براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ حاشیہ در حاشیہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱)

۱۸۸۱ء "ایک دن صبح کے وقت کچھ تھوڑی غنودگی میں یک دفعہ زبان پر جاری ہؤا :-

عبداللہ خان ڈیرہ اسمٰعیل خان

چنانچہ چند ہندو کہ جو اُس وقت میرے پاس تھے اور ابھی تک اسی جگہ موجود ہیں اُن کو بھی اُس سے اطلاع دی گئی اور اُسی دن شام کو جو اتفاقاً اُنہیں ہندوؤں میں سے ایک شخص[۱] ڈاکخانہ کی طرف گیا تو وہ ایک صاحب عبداللہ خان[۲] نامی کا ایک خط لایا جس کے ساتھ ہی کسی قدر روپیہ بھی آیا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷ حاشیہ در حاشیہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲)

۱۸۸۱ء "ایک دفعہ کشفی طور پر مجھے ۲۲ یا ۲۴ روپیہ دکھائے گئے اور پھر یہ الہام ہؤا کہ :-

ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں

پھر بعد اس کے کارڈ آیا جس میں لکھا تھا کہ ۲۲ ماجھے خان کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور ۲ روپئے شمس الدین پٹواری کی طرف سے ہیں۔ پھر اسی تشریح سے روپے آئے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۰)

نومبر ۱۸۸۱ء "محرم ۱۲۹۹ھ ہجری کی پہلی[۳] یا دوسری تاریخ میں ہم کو خواب میں یہ دکھائی دیا کہ کسی صاحب نے مددِ کتاب کے لئے پچاس روپیہ روانہ کئے ہیں۔ اُسی رات ایک[۴] آریہ صاحب نے بھی ہمارے لئے خواب دیکھی کہ کسی نے مددِ کتاب کیلئے ہزار روپیہ روانہ کیا ہے اور جب اُنہوں نے خواب بیان کی تو ہم نے اُسی وقت اُن کو اپنی خواب بھی سُنادی اور یہ

گیا اور ضرور تھا کہ اس وعدہ کے موافق اس اُمت میں سے کسی کا نام مریم ہوتا اور پھر اس طرح پر ترقی کر کے اس سے عیسیٰ پیدا ہوتا اور وہ ابنِ مریم کہلاتا سو وہ مَیں ہوں۔ وحی هُزِّیْ اِلَیْكِ مریمؑ کو بھی ہوئی اور مجھے بھی مگر باہم فرق یہ ہے کہ اُس وقت مریمؑ ضعفِ بدنی میں مبتلا تھی اور مَیں ضعفِ مالی میں مبتلا تھا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۶۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۱)

[۱] بشنداس برہمن (مرتّب)   [۲] ای۔اے۔سی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان (مرتّب)

[۳] مطابق ۲۳ یا ۲۴ نومبر ۱۸۸۱ء   [۴] لالہ شرمپت (مرتّب)

بھی کہہ دیا کہ تمہاری خواب میں انیسؔ حصّے جھوٹ مِل گیا ہے اور یہ اُسی کی سزا ہے کہ تم ہندو اور دینِ اسلام سے خارج ہو۔ شاید اُن کو گراں ہی گزرا ہو گا مگر بات سچی تھی جس کی سچائی پانچویں یا چھٹے محرّم میں ظہور میں آ گئی یعنی پنجم یا ششم محرّم الحرام میں مبلغ پچاس روپیہ جن کو جُوناگڈھ سے شیخ محمد بہاؤ الدین صاحب مدار المہام ریاست نے کتاب کے لئے بھیجا تھا کئی لوگوں اور ایک آریہ کے رُوبرو پہنچ گئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ۔“

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶ حاشیہ درحاشیہ ۱؎۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۴)

۱۸۸۲ء ”ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملأ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملأ اعلیٰ پر شخص مُحیی کے تعیّن ظاہر نہیں ہوئی اِس لئے وہ اختلاف میں ہے۔“

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم حاشیہ درحاشیہ ۳؎ صفحہ ۵۰۲۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸)

۱۸۸۲ء ”اِسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اِس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا:۔

هٰذَا رَجُلٌ يُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبّت رکھتا ہے۔

اور اِس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اِس عہدہ کی محبّتِ رسول ہے سو وہ اِس شخص میں متحقق ہے۔“

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۵۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸)

۱۸۸۲ء ”وَكُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَكْتُبُ شَيْئًا۔ فَنِمْتُ بَيْنَ ذَالِكَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهُهٗ كَالْبَدْرِ التَّامِّ فَدَنَا مِنِّيْ كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَانِقَنِيْ فَكَانَ مِنَ الْمُعَانِقِيْنَ۔ وَ رَاَيْتُ اَنَّ الْاَنْوَارَ قَدْ سَطَعَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ وَنَزَلَتْ عَلَيَّ۔ كُنْتُ اَرَاهَا كَالْاَنْوَارِ الْمَحْسُوْسَةِ حَتّٰى اَيْقَنْتُ اَنِّيْ اُدْرِكُهَا بِالْحِسِّ لَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ وَمَا رَاَيْتُ اَنَّهُ انْفَصَلَ مِنِّيْ بَعْدَ الْمُعَانَقَةِ

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اور ایک رات مَیں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثنا میں مجھے نیند آگئی اور مَیں سو گیا۔ اس وقت مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ کا چہرہ بدرِ تام کی طرح درخشاں تھا۔ آپؐ میرے قریب ہوئے اور مَیں نے ایسا محسوس کیا کہ آپؐ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپؐ نے مجھ سے معانقہ کیا اور مَیں نے دیکھا کہ آپؐ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں مَیں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ مَیں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد

وَمَارَاَیْتُ اَنَّہٗ کَانَ ذَاھِبًا کَالذَّاھِبِیْنَ۔ ثُمَّ بَعْدَ تِلْکَ الْاَیَّامِ فُتِحَتْ عَلَیَّ اَبْوَابُ الْاِلْھَامِ وَخَاطَبَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ

یَآ اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ" الخ

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۵۰۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰)

مارچ ۱۸۸۲ء یَآ اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔ مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ۔ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ[1]۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَکَ

(ترجمہ☆) اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا یہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔ اور تاکہ مجرموں کی راہ کُھل جائے۔ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ

نہ ہی مَیں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر الہامِ الٰہی کے دروازے کھول دیئے گئے اور میرے ربّ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔

☆ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے لیا گیا ہے۔ (مرتّب)

[1] ای اوّل تائب الی اللّٰہ بامر اللّٰہ فی ھٰذا الزمان۔ او اوّل من یؤمن بھٰذا الامر۔ واللّٰہ اعلم۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۹ حاشیہ[1]۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۲۶۵)

(ترجمہ از مرتّب) یعنی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر اس کی طرف سب سے پہلا رجوع کرنیوالا یا یہ کہ اس فرمانِ الٰہی پر سب سے پہلے ایمان لانے والا۔

(ا) مجھ کو یاد ہے کہ ابتدائے وقت میں جب مَیں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں مندرج ہے یا احمد بارک اللّٰہ فیک (تا) وانا اوّل المؤمنین (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۰۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۰۹) (ب) "ناگہاں عنایتِ ازلی سے مجھے یہ واقعہ پیش آیا کہ یکدفعہ شام کے قریب..... مجھے خدائے تعالیٰ کی طرف سے کچھ خفیف سی غنودگی ہو کر یہ وحی ہوئی۔" (نصرۃ الحق صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۶) (ج) "جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تُو اس صدی کا مجدد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (تا) وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔" (کتاب البریّہ صفحہ ۱۶۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۱)

(د) اِس الہام کے رُو سے خدا نے مجھے علومِ قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اوّل المؤمنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفتِ الٰہی اور کوئی محبّتِ الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲)

مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ قُلْ[9] اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ هُوَ[10] الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ[1]۔ لَامُبَدِّلَ[11] لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ ظُلِمُوْا[12]
وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ اِنَّا[13] كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ يَقُوْلُوْنَ[14] اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔
اَنّٰى[15] لَكَ هٰذَا۔ اِنْ[16] هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ وَاَعَانَهٗ[17] عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ اَفَتَاْتُوْنَ[18]
السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ هَيْهَاتَ[19] هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔ مِنْ[20] هٰذَا الَّذِيْ
هُوَ مَهِيْنٌ۔ وَلَا[21] يَكَادُ يُبِيْنُ۔ جَاهِلٌ[22] اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ[23] هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ کہہ[9] اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے خدا[10] وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے خدا[11] کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ان[12] پر ظلم ہوا اور خدا ان کی مدد کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ[13] لوگ جو تیرے پر ہنسی کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں اور[14] لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوگیا۔ یہ[15] مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوگیا۔ یہ[16] جو الہام کرکے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے اور[17] دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ اے[18] لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو۔ جو[19] کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔ پھر[20] ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے[2]۔ یہ[22] تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے۔ کہہ[23] اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو یعنی مقابلہ کرکے دکھلاؤ۔ یہ[24]

---

[1] "اَیْ لِیُظْهِرَ دِیْنَ الْاِسْلَامِ بِالْحُجَجِ الْقَاطِعَةِ وَالْبَرَاهِیْنِ السَّاطِعَةِ عَلٰی كُلِّ دِیْنٍ مَا سِوَاهُ۔ اَیْ یَنْصُرُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ بِاِشْرَاقِ دِیْنِهِمْ وَاِتْمَامِ حُجَّتِهِمْ۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۹ حاشیہ نمبر ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)

(ترجمہ از مرتب) یعنی اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کے ساتھ دیگر تمام ادیان پر غالب کرے اور اس کی حجّت دوسرے لوگوں پر قائم کرکے مظلوم مومنوں کی نصرت فرمائے گا۔ اِس وحیِ الٰہی کی تفسیر رسالہ اربعین نمبر ۲ کے صفحات ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ پر بیان ہوئی ہے اور اس کے ظہور کی تفصیل تریاق القلوب کے صفحات ۴۷، ۵۴ پر درج ہے۔ (مرتب)

[2] نمبر ۲۱ کا ترجمہ سہواً رہ گیا ہے (ترجمہ از مرتب) اور یہ بولنا بھی نہیں جانتا۔

صَادِقِیْنَ۔ [۲۴] هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ۔ [۲۵] يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ۔ [۲۶] لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔
[۲۷] اَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ۔ [۲۸] فَبَشِّرْ وَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ [۲۹] قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ [۳۰] اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ [۳۱] هَلْ اُنَبِّئُكُمْ
عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ۔ [۳۲] تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ [۳۳] قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ [۱] مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ۔ [۳۴] اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ [۳۵] رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ [۳۶] رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
مِّنَ السَّمَآءِ۔ [۳۷] رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ۔ [۳۸] رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔
[۳۹] رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ۔ [۴۰] وَقُلِ اعْمَلُوْا
عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ [۴۱] وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ
غَدًا۔ [۴۲] وَيُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ [۴۳] اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔ [۴۴] سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ [۴۵] يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ

مرتبہ تیرے ربّ کی رحمت سے ہے۔ [۲۵] وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا [۲۶] تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ [۲۷] تُو
خدا کی طرف سے کُھلی کُھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہؤا ہے۔ [۲۸] پس تُو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تُو دیوانہ نہیں
ہے۔ [۲۹] کہہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ [۳۰] وہ لوگ جو
تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ [۳۱] کہہ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان
اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ [۳۲] اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس
کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ [۳۳] اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔
[۳۴] میرے ساتھ میرا ربّ ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ [۳۵] اے میرے ربّ مجھے دکھلا کہ تُو کیونکر
مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ [۳۶] اے میرے ربّ مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ [۳۷] اے میرے ربّ مجھے اکیلا
مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔ [۳۸] اے میرے ربّ اُمّتِ محمدیہ کی اِصلاح کر۔ [۳۹] اے ہمارے ربّ ہم میں اور
ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے [۴۰] اور ان کو کہہ کہ تم اپنے طور
پر اپنی کامیابی کے لئے عمل میں مشغول رہو اور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی
ہے [۲] [۴۲] اللہ کے سوا تجھے اَوروں سے ڈراتے ہیں۔ [۴۳] تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ [۴۴] مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ [۴۵] خدا

---

[۱] "یہ فقرہ دو مرتبہ فرمایا گیا ..... اس میں ایک شہادت سے مراد کسوفِ شمس ہے اور دوسری شہادت سے مراد خسوفِ
قمر ہے۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) [۴۱] اور تُو کسی کام کے متعلق یہ بات ہرگز نہ کہہ کہ میں کل اسے ضرور کروں گا۔

عَرْشِہٖ۔ [۴۶] نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ۔ [۴۷] یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ، وَاللّٰهُ مُتِمُّ
نُوْرِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ [۴۸] سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ [۴۹] اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
وَانْتَهٰی اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَیْنَا اَلَیْسَ [۵۰] هٰذَا بِالْحَقِّ۔ [۵۱] هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ
جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا۔ [۵۲] وَقَالُوْآ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ [۵۳] قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ
یَلْعَبُوْنَ۔ [۵۴] قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ [۵۵] وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ
كَذِبًا۔ [۵۶] وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی۔ [۵۷] وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنَاتٍۭ بِغَیْرِ
عِلْمٍ۔ [۵۸] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ۔ [۵۹] وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ۔ [۶۰] اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا
صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ [۶۱] وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔ [۶۲] وَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ۔ [۶۳] وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ [۶۴] اِنِّیْ مَعَكَ

عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ [۴۶] ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر دُرود بھیجتے ہیں۔ [۴۷] لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بُجھا دیں مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پُورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ [۴۸] ہم عنقریب ان کے دلوں میں رُعب ڈالیں گے۔ [۴۹] جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تو [۵۰] کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا[۱] اور [۵۲] کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک بناوٹ ہے۔ [۵۳] کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ [۵۴] کہہ اگر میں نے اِفترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے [۵۵] اور اِفترا کرنیوالے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ [۵۶] پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں ہوں گے۔ [۵۷] اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں انہوں نے بنا رکھی ہیں[۲]۔ [۵۸] ان کو کہہ دے کہ خدا وہی ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے۔ نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا ہم کفو۔ اور [۵۹] یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا[۳]۔ [۶۰] ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اُولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ [۶۱] اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ۔ [۶۲] اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ ان کو اپنا کرشمۂ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیویں۔ [۶۳] اور خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تُو ہے[۴]

۱؎ (ترجمہ از مرتب) [۵۱] یہ میری پہلے کی رؤیا کی حقیقت ہے جسے میرے رب نے پُورا کرکے سچّا ثابت کر دیا۔

۲؎ (بقیہ ترجمہ از مرتب) [۵۷] بغیر کسی ثبوت کے۔ ۳؎ ترجمہ از مرتب) [۵۹] اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے۔
حضورؑ رسالہ دافع البلاء میں اِس الہام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ "عیسائی لوگ ایذا رسانی کیلئے مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ کہ خدایا پاک زمین میں مجھے جگہ دے"۔ (دافع البلاء صفحہ ۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱)

۴؎ اَیْ مَاكَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِعَذَابٍ كَامِلٍ وَّاَنْتَ سَاكِنٌ فِیْهِمْ۔ (براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۴۱ حاشیہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۶)
(ترجمہ از مرتب) یعنی ان کے اندر تمہاری موجودگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر کامل عذاب ہرگز نہیں بھیجے گا۔

وَكُنْ مَّعِيَ اَيْنَمَا كُنْتَ۔ كُنْ مَّعَ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَ اَفْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَلَا تَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَّ قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا۔ اَشْجَعُ النَّاسِ۔ وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ۔ يَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ۔ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَوَجَدَكَ[۲] ضَآلًّا فَهَدٰى۔ وَنَظَرْنَآ اِلَيْكَ وَقُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ خَزَآئِنُ[۳] رَحْمَةِ رَبِّكَ۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ يَآ اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ

ان کو عذاب کرے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں سو تُو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے نکالے گئے ہو۔ تم مومنوں کا فخر ہو اور تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار رہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار رہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اور اِس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ہم ایک کُھلی کُھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ وَلی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قُرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلّق ہوتا تو وہیں سے جا کر اسکو لے لیتا۔ خدا اس کی حُجّت روشن کرے گا۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دُنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کریگا۔ اور ہم نے

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) تُو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم لوگ جدھر بھی رُخ کرو گے اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کی توجّہ ہوگی۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اور اس نے تجھے طالبِ ہدایت پایا پس اس نے تیری رہنمائی کی۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) تیرے ربّ کی رحمت کے (ہر قسم کے) خزانے (تجھے دیئے جائیں گے) اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ اور (لوگوں کو آنے والے خطرات سے) ڈرا اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر۔

وَلَا يَتِمُّ اسْمِیْ[1]۔ كُنْ[87] فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ۔ وَكُنْ[88] مِنَ الصَّالِحِيْنَ
الصِّدِّيْقِيْنَ۔ وَاْمُرْ[89] بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔
اَلصَّلٰوةُ[90] هُوَالْمُرَبِّیْ۔ اِنِّیْ[91] رَافِعُكَ اِلَیَّ۔ وَاَلْقَيْتُ[92] عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ۔ لَا اِلٰهَ[93]
اِلَّا اللّٰهُ۔ فَاكْتُبْ[94] وَلْيُطْبَعْ وَلْيُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ۔ خُذُوا[95] التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا
اَبْنَآءَ الْفَارِسِ۔ وَبَشِّرِ[96] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ وَاتْلُ[97]
عَلَيْهِمْ مَّآ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔ وَلَا تُصَعِّرْ[98] لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔

تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔ اے[86] احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔[1] اور[92] اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ وہ[93] خدا حقیقی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں[2]۔ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سُنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو ان کو وہ وحی سُنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخُلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے

---

[1] (الف) ای انت فان۔ فینقطع تحمیدك۔ ولا ینتھی محامد اللّٰہ۔ فانھا لا تعد ولا تحصی۔

(براہین احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۴۲ بقیہ حاشیہ در حاشیہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

(ترجمہ از مرتّب) یعنی تم چونکہ فانی ہو اس لئے تمہاری تحمید محدود ہے مگر اللہ تعالیٰ کے محامد غیر متناہی ہیں کیونکہ وہ بے شمار اور بے انتہا ہیں۔

(ب) وَاِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّهٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدْرِ الْكِفَايَةِ فَحِيْنَئِذٍ يَتِمُّ اسْمُهٗ وَيَدْعُوْهُ رَبُّهٗ وَيُرْفَعُ رُوْحُهٗ اِلٰى نُقْطَتِهِ النَّفْسِيَّةِ۔

(ترجمہ) اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بُلاتا ہے اور اس کی رُوح اس کے نقطۂ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۱)

[2] (ترجمہ از مرتّب) تو[87] دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے۔ اور[88] صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ اور[89] نیکی کی تحریک کر اور بُری باتوں سے روک اور محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔ درود[90] ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔ میں[91] تجھے رفعت دے کر اپنا خاص قُرب بخشنے والا ہوں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) پس[94] تو لکھ اور اسے چھپوایا جائے اور تمام دُنیا میں بھیجا جائے۔

اَصْحَابُ[99] الصُّفَّةِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَآ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ۔ رَبَّنَآ[100] اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ اٰمِنُوْا[101]۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۸)

۱۸۸۴ء

"براہین کے صفحہ ۲۴۲ میں مرقوم ہے..... وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ..... اور اس کے بعد الہام ہوا:۔

وَوَسِّعْ مَكَانَكَ

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔

اِس پیشگوئی میں صاف فرمادیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا پس تُو نے اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اُس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اِس سے کیسا علمِ غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے۔"

(سراجِ منیر صفحہ ۶۳-۶۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۳)

---

[99] تیرے حُجروں میں آکر آباد ہوں گے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصُّفّہ کہلاتے ہیں اور تُو کیا جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہوں گے جو اصحاب الصُّفّہ کے نام سے موسوم ہیں۔ وہ بہت قوی الایمان ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درُود[ط] بھیجیں گے۔ اور[100] کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سُنی جو ایمان کی طرف بُلاتا ہے اور ایک چمکتا ہُوا چراغ ہے سو ہم ایمان لائے۔ ان[101] تمام پیشگوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہوں گی۔

[ل] "خدا تعالیٰ نے انہی اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا اُس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے اور یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں آ کر بُود و باش کریں گے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

[ط] "انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کرشمۂ قدرت کے وقت درُود بھیجتا ہے۔ سو اس يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ کے فقرہ میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ہر دَم پاس رہیں گے وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے رہیں گے پس اُن نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات ان کے آنسو جاری ہو جائیں گے اور شدّتِ ذوق اور رِقّت سے بے اختیار درُود اُن کے مُنہ سے نکلے گا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آرہا ہے اور یہ پیشگوئی بار بار ظہور میں آرہی ہے۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۰)

۱۸۸۲ء یا اس سے قبل "ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظرِ کشفی میں سُورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اِس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سُورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سُرخ سُرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اِس قدر لدا ہؤا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں۔ اور جب یہ عاجز اِس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اُس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کر کے اُوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سُندر اور تروتازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اُوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطّر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالمِ مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دُنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔

اِس مکاشفہ سے معلوم ہؤا کہ گلاب کے پھول کو سُورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۳۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۹۵، ۳۹۶ حاشیہ نمبر ۱۱)

۱۸۸۲ء کچھ عرصہ گذرا ہے کہ ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی جس ضرورت کا ہمارے اِس جگہ کے آریہ ہم نشینوں کو بخوبی علم تھا..... اِس لئے بلا اختیار دل میں اِس خواہش نے جوش مارا کہ مشکل کشائی کے لئے حضرتِ احدیّت میں دُعا کی جائے تا اُس دُعا کی قبولیت سے ایک تو اپنی مشکل حل ہو جائے اور دوسرے مخالفین کے لئے تائیدِ الٰہی کا نشان پیدا ہو، ایسا نشان کہ اُس کی سچائی پر وہ لوگ گواہ ہو جائیں۔ سو اُسی دن دُعا کی گئی اور خدائے تعالیٰ سے یہ مانگا گیا کہ وہ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے تب یہ الہام ہؤا:۔

دس دن کے بعد مَیں مَوج دکھاتا ہوں۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ فِیْ شَآئِلٍ مِقْیَاسٍ۔ دن وِل یُو گو ٹو امرت سر[1]

یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔ خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جَننے کے لئے اُونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اُس کا بچہ جَننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مددِ الٰہی بھی قریب ہے۔ اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم اَمرت سر بھی جاؤ گے۔

تو جیسا اِس پیشگوئی میں فرمایا تھا ایسا ہی ہندوؤں یعنی آریوں مذکورۂ بالا کے رُوبرو وقوع میں آیا یعنی حسبِ منشاء پیشگوئی دس دن تک ایک خرمُہرہ نہ آیا اور دس دن کے بعد یعنی گیارھویں روز محمد افضل خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سَو دس روپیہ بھیجے اور بیست روپیہ ایک اَور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری ہو گیا جس کی امید نہ تھی اور اُسی روز کہ جب دس دن کے گذرنے کے بعد محمد افضل خان صاحب

---

[1] Then will you go to Amritsar.

وغیرہ کا روپیہ آیا امرتسر بھی جانا پڑا کیونکہ عدالتِ خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے اِس عاجز کے نام اُسی روز ایک سمن آگیا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۶۸۔ ۴۷۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۹۔ ۵۶۱)

۱۸۸۲ء "کچھ عرصہ ہؤا ..... ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں بلکہ شاید کچھ عربی دان بھی ہیں اور واعظِ قرآن ہیں اور خاص امرتسر میں رہتے ہیں اِتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سَیر کرتے کرتے یہاں بھی آ گئے ..... چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اِس عاجز پر اُنہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارے میں اُن کے دل میں تھی[1] مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی اِس لئے دِل میں بہت رنج گذرا۔ ہرچند معقولی طور پر سمجھایا گیا کچھ اثر مترتب نہ ہؤا۔ آخر توجہ اِلی اللہ تک نوبت پہنچی اور اُن کو قبل از ظہور پیشگوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دُعا کی جائے گی کچھ تعجب نہیں کہ وہ دُعا بہ پایۂ اجابت پہنچ کر کوئی ایسی پیشگوئی خداوند کریم ظاہر فرماوے جس کو تم بچشم خود دیکھ جاؤ۔ سو اُس رات اِس مطلب کے لئے قادرِ مطلق کی جناب میں دُعا کی گئی علی الصباح بہ نظرِ کشفی ایک خط دکھلایا گیا جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے۔ اُس خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہؤا ہے:۔

آئی ایم کوئرلر[2]

اور عربی میں یہ لکھا ہؤا ہے:۔

هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ

اور یہی الہام حکایۃً عن الکاتب القا کیا گیا اور پھر وہ حالت جاتی رہی۔

چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا۔ اِس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اُس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر اور اُس آنے والے خط سے مطلع کر کے پھر اُسی وقت ایک انگریزی خوان سے اُس انگریزی فقرہ کے معنے دریافت کئے گئے تو معلوم ہؤا کہ اُس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں جھگڑنے والا ہوں سو اُس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنے والا ہے اور هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ کہ جو کاتب کی طرف سے دوسرا فقرہ لکھا ہؤا دیکھا تھا اُس کے یہ معنے کھلے کہ کاتبِ خط نے کسی مقدمہ کی شہادت کے بارہ میں وہ خط لکھا ہے۔

اُس دن حافظ نور احمد صاحب بہ باعثِ بارشِ باران امرتسر جانے سے روکے گئے اور درحقیقت ایک سماوی سبب سے اُن کا روکا جانا بھی قبولیتِ دُعا کی ایک خبر تھی تا وہ جیسا کہ اُن کے لئے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی گئی

---

[1] کہ الہام انسان کے دماغی خیالات ہی کا نام ہے۔ (مرتّب)

[2] I am quarreler.

تھی پیشگوئی کے ظہور کو بچشمِ خود دیکھ لیں۔ غرض اُس تمام پیشگوئی کا مضمون ان کو سُنا دیا گیا۔ شام کو اُن کے روبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم و مالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امرتسر سے آیا جس سے معلوم ہؤا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اسی کتاب کا کاتب ہے عدالتِ خفیفہ میں نالش کی ہے اور اِس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے اور ساتھ اُس کے ایک سرکاری سمن بھی آیا اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ الہامی یعنی هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے، اِن معنوں پر محمول معلوم ہؤا کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دِل میں بہ یقینِ کامل یہ مرکوز تھا کہ اِس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہوگی باعث وثاقت اور صداقت اور نیز باعتبار اور قابلِ قدر ہونے کی وجہ سے فریقِ ثانی پر تباہی ڈالے گی اور اِسی نیّت سے مہتمم مذکور نے اِس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی اور سمن جاری کرایا۔

اور اتّفاق ایسا ہؤا کہ جس دن یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور امرتسر جانے کا سفر پیش آیا وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے رُوبرو پُوری ہوگئی یعنی اُسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا۔ روپیہ آگیا اور امرتسر بھی جانا پڑا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۱ - ۴۷۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ - روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۲ - ۵۶۵)

۱۸۸۲ء

"ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہؤا کہ

آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے

یہ پیشگوئی بھی بدستورِ معمول اُسی وقت چند آریوں کو بتلائی گئی اور یہ قرار پایا کہ اُنہیں میں سے ڈاک کے وقت کوئی ڈاک خانہ میں جاوے۔ چنانچہ ایک آریہ ملاوامل نامی اُس وقت ڈاک خانہ میں گیا اور یہ خبر لایا کہ ہوتی مردان سے دس روپیہ آئے ہیں اور ایک خط لایا جس میں لکھا تھا کہ یہ دس روپیہ ارباب سرور خان نے بھیجے ہیں۔ چونکہ ارباب کے لفظ سے اتّحادِ قومی مفہوم ہوتا تھا اِس لئے اُن آریوں کو کہا گیا کہ ارباب کے لفظ میں دونوں صاحبوں کی شراکت ہونا پیشگوئی کی صداقت کے لئے کافی ہے مگر بعض نے اُن میں سے اِس بات کو قبول نہ کیا اور کہا کہ اتّحادِ قومی شئے دیگر ہے اور قرابت شئے دیگر۔ اور اِس انکار پر بہت ضِد کی۔ ناچار اُن کے اصرار پر خط لکھنا پڑا اور وہاں سے یعنی ہوتی مردان سے کئی روز کے بعد ایک دوست منشی الٰہی بخش نامی نے جو اُن دنوں میں ہوتی مردان میں اکونٹنٹ تھے خط کے جواب میں لکھا کہ ارباب سرور خاں ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے چنانچہ اُس خط کے آنے پر سب مخالفین لاجواب اور عاجز رہ گئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ - روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶)

۳۰؍ دسمبر ۱۸۸۲ء (الف) ''ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو ۳۰؍ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ یک دفعہ ہؤا۔ آپ[1] کے شہر[2] کی طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص[3] نامعلوم الاسم کی ارادتِ صادقہ خدا نے میرے پر ظاہر کی جو باشندۂ لدھیانہ ہے۔ اِس عالمِ کشف میں اُس کا تمام پتہ و نشان سکونت بتلا دیا جو اَب مجھ کو یاد نہیں رہا۔ صرف اِتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لدھیانہ اور اُس کے بعد اُس کی صفت میں یہ لکھا ہؤا پیش کیا گیا:

سچّا ارادتمند۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ[4]

یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔

(از مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۴ خط بنام میر عباس علی صاحب)

(ب) مَیں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا اُس پر لکھا ہے کہ

''ایک ارادتمند لدھیانہ میں ہے''

پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتلایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوتِ ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔

''اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ''

---

[1] میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ [2] لدھیانہ۔ [3] ''لودھیانہ میں ایک صاحب میر عباس علی نام تھے جو بیعت کرنے والوں میں داخل تھے۔ چند سال تک انہوں نے اخلاص میں ایسی ترقی کی کہ اُن کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک دفعہ الہام ہؤا اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔ اِس الہام سے صرف اِس قدر مطلب تھا کہ اس زمانہ میں وہ راسخ الاعتقاد تھے اور ایسے ہی انہوں نے اُس زمانہ میں آثار ظاہر کئے کہ ان کے لئے بجز میرے ذکر کے اَور کوئی وِرد نہ تھا اور ہر ایک میرے خط کو نہایت درجہ متبرک سمجھ کر اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور اگر ایک خشک ٹکڑا بھی دسترخوان کا ہو تو متبرک سمجھ کر کھا جاتے تھے اور سب سے پہلے لدھیانہ سے وہی قادیان میں آئے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا کہ عبّاس علی ٹھوکر کھائے گا اور برگشتہ ہو جائے گا۔ وہ میرا خط بھی انہوں نے میرے ملفوظات میں درج کر لیا۔ بعد اس کے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مجھ کو کہا کہ مجھ کو اس کشف سے جو میری نسبت ہؤا بڑا تعجب ہؤا کیونکہ مَیں تو آپ کے لئے مرنے کو تیار ہوں۔ مَیں نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے لئے مقدر ہے وہ پُورا ہو گا۔ بعد اس کے جب وہ زمانہ آیا کہ مَیں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ اُن کو ناگوار گذرا۔ اوّل دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے رہے۔ بعد اس کے اس مباحثہ کے وقت کہ جو مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سے لدھیانہ میں میری طرف سے ہؤا تھا اور اس تقریب سے چند دن اُن کو مخالفوں کی صُحبت بھی میسّر آ گئی تو نوشتۂ تقدیر ظاہر ہو گیا اور وہ صریح طور پر بگڑ گئے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۷)

[4] (ترجمہ از مرتّب) اس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں۔

مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون شخص ہے مگر مجھے شک پڑتا ہے کہ شاید خداوندِ کریم آپؐ[1] ہی میں وہ حالت پیدا کرے یا کسی اور میں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔" (مکتوب مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸؍جنوری ۱۸۸۳ء بنام نواب علی محمد خان صاحب جھجرؒ)
(مندرجہ الفضل جلد ۲ نمبر ۹۰ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۸ کالم نمبر ۱)

۱۸۸۳ء "آنمخدوم کی تحریرات کے پڑھنے سے بہت کچھ حالِ صداقت و نجابتِ آنمخدوم ظاہر ہوتا ہے اور ایک مرتبہ بنظرِ کشفی بھی کچھ ظاہر ہوا تھا۔ شاید کسی زمانہ میں خداوندِ کریم اس سے زیادہ اور کچھ ظاہر کرے۔"
(از مکتوب مورخہ ۷؍فروری ۱۸۸۳ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶)

۱۸۸۳ء "جس روز آپؐ کا خط آیا اُسی روز بعض عبارتیں آپ کے خط کی کسی قدر کمی بیشی سے بصورتِ کشفی ظاہر کی گئیں اور وہ فقرات زیادہ آپ کے دل میں ہوں گے۔ یہ خداوندِ کریم کی طرف سے ایک رابطہ بخشی ہے۔"
(از مکتوب مورخہ ۳؍مارچ ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶)

۱۸۸۳ء[3] "وقت ملاقات ایک گفتگو کے اثناء میں بنظرِ کشفی آپ[4] کی حالت ایسی معلوم ہوئی کہ کچھ دل میں انقباض[5] ہے اور نیز آپ کے بعض خیالات جو آپ بعض اشخاص کی نسبت رکھتے تھے حضرتِ احدیّت کی نظر میں درست نہیں تو اس پر یہ الہام ہوا:۔

aaaaaaaaaaaaaaaaaa

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔[6]

..... اس وقت یہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا مگر بہت ہی سعی کی گئی کہ خداوندِ کریم اُس کو دُور کرے مگر تعجب

۱؎ مراد نواب علی محمد خان صاحب جھجر۔ (مرتّب)

۲؎ میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ (مرتّب) ۳؎ کتاب حیاتِ احمد جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۶۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوائل ۱۸۸۳ء کا مکاشفہ ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ (مرتّب) ۴؎ میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ ۵؎ اِس کشف کے مطابق میر عباس علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے مسیحیت و مہدویت کے وقت برگشتہ ہو گئے اور اس حالت پر اُن کا انجام ہوا۔ اِس مکتوب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲؍ستمبر ۱۸۸۳ء کے مکتوب میں بھی اُنہیں اس آنے والے اِبتلاء سے آگاہ کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"خداوندِ کریم آپ کی تائید میں رہے اور مکروہاتِ زمانہ سے بچاوے۔ اِس عاجز سے تعلق اور ارتباط کرنا کسی قدر ابتلاء کو چاہتا ہے سو اس ابتلاء سے آپ بچ نہیں سکتے۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۵)

۶؎ (ترجمہ از مرتّب) کہہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔

نہیں کہ آئندہ بھی کوئی ایسا انقباض پیش آوے۔ جب انسان ایک نئے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے ضرور ہے کہ اس گھر کی وضع قطع میں بعض امور اُس کو حسبِ مرضی اور بعض خلافِ مرضی معلوم ہوں۔ اِس لئے مناسب ہے کہ آپ اس محبت کو خدا سے بھی چاہیں اور کسی نئے امر کے پیش آنے میں مضطرب نہ ہوں تا یہ محبت کمال کے درجہ تک پہنچ جائے۔ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک حالت رکھتا ہے جو زمانہ کی رسمیات سے بہت ہی دُور پڑی ہوئی ہے اور ابھی تک ہر ایک رفیق کو یہی جواب رُوح کی طرف سے ہے۔ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۔ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا۔[1] (مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵ مکتوب بنام میر عباس علی صاحب لدھیانوی)

۱۸۸۳ء

"پنڈت شیونارائن نے جو برہمو سماج کا ایک منتخب معلّم ہے لاہور سے میری طرف ایک خط لکھا کہ مَیں حصہ سوم[2] کا رَدّ لکھنا چاہتا ہوں۔ ابھی وہ خط اِس جگہ نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے بطور مکاشفات مضمون اس خط کا ظاہر کر دیا چنانچہ کئی ہندوؤں کو بتلایا گیا اور شام کو ایک ہندو کو ہی جو آریہ ہے ڈاک خانہ میں بھیجا گیا تا گواہ رہے۔ وہی ہندو اُس خط کو ڈاکخانہ سے لایا۔ پھر مَیں نے پنڈت شیونارائن کو لکھا کہ جس الہام کا تم رَدّ لکھنا چاہتے ہو خدا نے اُسی کے ذریعہ سے تمہارے خط کی اطلاع دی اور اُس کے مضمون سے مطلع کیا۔ اگر تم کو شک ہے تو خود قادیان میں آ کر اُس کی تصدیق کر لو کیونکہ تمہارے ہندو بھائی اس کے گواہ ہیں۔ رَدّ لکھنے میں بہت سی تکلیف ہوگی اور اِس طرح جلدی فیصلہ ہو جائے گا۔"

(از مکتوب ۳ مارچ ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۷۶)

اپریل ۱۸۸۳ء

"ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور ...... اُس روپیہ کے روانہ ہونے کے بارہ میں جہلم سے کوئی خط نہیں آیا تھا ...... اور ابھی پانچ روز نہیں گذرے تھے جو پینتالیس[۴۵] روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آگیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک ٹھیک اُسی دن منی آرڈر روانہ ہوا تھا جس دن خداوندِ عالم الغیب نے اُس کے روانہ ہونے کی خبر دی تھی۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۵، ۴۷۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۷، ۵۶۸)

۱۸۸۳ء

"ایک مرتبہ اِس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے، اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اِس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح

---

[1] الکہف: ۶۸-۶۹

[2] مراد براہین احمدیہ حصہ سوم (مرتّب)

ہے۔ اِتنے میں ایک اَردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو۔

پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایاتِ الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں اور یقین کامل ہے کہ اُس قوتِ ایمان اور اخلاص اور توکّل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا کہ ہر یک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۹، ۲۰)

۱۸۸۳ء چند روز ہوئے کہ خداوند کریم کی طرف سے ایک اَور الہام ہوا تھا .....

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔ وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ[1]

اور یہ آیت کہ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ بار بار الہام ہوئی اور اِس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے' اور اِس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اِس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم اُن سب دوستوں کو جو اِس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا اور اُن کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اِس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اِس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اُس کو خدا تباہ کرے گا اور اُس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔"

(مکتوب مورخہ ۱۲؍جون ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴)

۱۲؍جون ۱۸۸۳ء "آج قبل تحریر اِس خط کے یہ الہام ہوا:۔

کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْخَبِیْثُ۔ کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْخِنْزِیْرُ۔ عِنَایَتُ اللّٰہِ حَافِظُکَ۔ اِنِّیْ مَعَکَ اَسْمَعُ وَ اَرٰی۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ مَیں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے مُنکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ کہہ وہ خدا عجیب ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چن لیتا ہے۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

وَجِیْهًا۔[1]

اِن الہامات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی ناپاک طبع آدمی[2] اِس عاجز پر کچھ جھوٹ بولے گا یا جھوٹ بولا ہو مگر عنایتِ الٰہی حافظ ہے۔"

(مکتوب مورخہ ۱۲ رجون ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل "کئی دفعہ اِس عاجز کو نہایت صراحت سے الہام ہُوا ہے کہ

وید گمراہی سے بھرا ہُوا ہے۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۸)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل کچھ عرصہ ہُوا ہے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدرآباد سے نواب اقبال الدّولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اُس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے..... پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدرآباد سے خط آگیا اور نواب صاحب موصوف نے سَو روپیہ بھیجا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۷۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۸، ۵۶۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تم پر اس ناپاک نے جھوٹ باندھا ہے۔ تم پر اس خنزیر نے جھوٹ باندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری نگہبان ہے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بَری ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔

[2] (نوٹ از مرتّب) یہ اس مقدمہ کی طرف اشارہ ہے جو مارٹن کلارک نے اگست ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھڑا کیا تھا چنانچہ حضور اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

اسی مقدمہ کے ذریعہ سے جو خون کے الزام کا مقدمہ تھا وہ الہامی پیشگوئی پُوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں اس مقدمہ سے ۲۰ برس پہلے درج تھی اور وہ الہام یہ ہے:۔

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا

یعنی خدا اس شخص کو اس الزام سے جو اس پر لگایا جائے گا بَری کر دے گا کیونکہ وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا ایک بھاری نشان ہے کہ باوجودیکہ قوموں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے اتفاق کر لیا تھا مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب تھے، ہندوؤں کی طرف سے لالہ رام بھجدت وکیل تھے اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب مع اپنی تمام جماعت آئے اور جنگِ احزاب کی طرح ان قوموں نے بالاتفاق میرے پر چڑھائی کی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے سب کو ذلیل کیا اور مجھے بَری کیا..... تا وہ بات پُوری ہو جس کی طرف اِس الہامی پیشگوئی میں اشارہ تھا کہ بَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا" (نزول المسیح صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۸، ۵۷۹)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ” ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اوّل یہ الہام ہؤا :-

آئی لَو یُو[1]

یعنی مَیں تم سے محبت رکھتا ہوں

پھر یہ الہام ہؤا :-

آئی اَیم وِدْ یُو[2]

یعنی مَیں تمہارے ساتھ ہوں

پھر الہام ہؤا :-

آئی شَیل ہَیلپ یُو[3]

یعنی مَیں تمہاری مدد کروں گا

پھر الہام ہؤا :-

آئی کَین وَہٹ آئی وِل ڈُو[4]

یعنی مَیں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا

پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہؤا :-

وُئی کَین وَہٹ وُئی وِل ڈُو[5]

یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے

اور اُس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفّظ معلوم ہؤا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہؤا بول رہا ہے اور باوجود پُر دہشت ہونے کے پھر اُس میں ایک لذّت تھی جس سے رُوح کو معنے معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلّی اور تشفّی ملتی تھی اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔“

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱ حاشیہ در حاشیہ ۳ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ” ایک دفعہ صبح کے وقت بنظرِ کشفی چند ورق چھپے ہوئے دکھائے گئے کہ جو ڈاکخانہ

---

1. I love you.
2. I am with you.
3. I shall help you.
4. I can what I will do.
5. We can what we will do.

سے آئے ہیں اور اخیر پر اُن کے لکھا تھا:۔

آئی ایم بائی عیسٰے[1]
یعنی مَیں عیسٰے کے ساتھ ہوں

چنانچہ وہ مضمون کسی انگریزی خوان سے دریافت کرکے ڈو ہندو آریہ کو بتلایا گیا جس سے یہ سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص عیسائی یا عیسائیوں کی طرز پر دینِ اسلام کی نسبت کچھ اعتراض چھپوا کر بھیجے گا چنانچہ اُسی روز ایک آریہ کو ڈاک آنے کے وقت ڈاک خانہ میں بھیجا گیا تو وہ چند چھپے ہوئے ورق لایا جس میں عیسائیوں کی طرز پر ایک صاحب خام خیال نے اعتراضات لکھے تھے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۱،۴۸۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۴،۵۷۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل "ایک دفعہ کسی امر میں جو دریافت طلب تھا خواب میں ایک درم نُقرہ جو بشکل بادامی تھا اس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس میں ڈو سطریں تھیں۔ اوّل سطر میں یہ انگریزی فقرہ لکھا تھا

یَس آئی ایم ہیپی[2]

اور دوسری سطر جو خطِ فارق ڈال کر نیچے لکھی ہوئی تھی وہ اُسی پہلی سطر کا ترجمہ تھا یعنی یہ لکھا تھا کہ

ہاں مَیں خوش ہوں"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۲،۴۸۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۴،۵۷۵)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل "ایک دفعہ کچھ حُزن اور غم کے دن آنے والے تھے کہ ایک کاغذ پر بہ نظرِ کشفی یہ فقرہ انگریزی میں لکھا ہؤا دکھایا گیا:۔

لائف آف پین[3]
یعنی زندگی دُکھ کی"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۵)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل "ایک دفعہ بعض مخالفوں کے بارہ میں جنہوں نے عناد دلی سے خواہ نخواہ قرآن شریف کی توہین کی تھی اور عداوتِ ذاتی سے جس کا کچھ چارہ نہیں، دینِ متین اسلام پر بےجا اعتراضات اور بیہودہ تعرضات کئے

---

1. I am by Isa.
2. Yes, I am happy.
3. Life of pain.

تھے، دو فقرے انگریزی میں الہام ہوئے :-

گاڈ اِز کمنگ بائی ہز آرمی[1]۔ ہی اِز وِد یو ٹو کِل اینیمی[2]

یعنی خدا تعالیٰ دلائل اور براہین کا لشکر لے کر چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۳، ۴۸۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷)

۱۸۸۳ء " بُوْرِكْتَ يَا اَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ

اے احمد تُو مبارک کیا گیا ہے اور خدا نے جو تجھ میں برکت رکھی ہے وہ حقانی طور پر رکھی ہے۔"

شَأْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِيْبٌ

تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ نزدیک ہے

اِنِّيْ رَاضٍ مِّنْكَ۔ اِنِّيْ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ اَلْاَرْضُ

وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ۔

مَیں تجھ سے راضی ہوں۔ مَیں تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔

هُوَ کا ضمیر واحد بتاویل مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اور ان کلمات کا حاصل مطلب تلطّفات اور برکاتِ الٰہیہ ہیں جو حضرت خیر الرّسل کی متابعت کی برکت سے ہر یک کامل مومن کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۶ تا ۴۸۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۹، ۵۸۰)

۱۸۸۳ء " پھر بعد اس کے فرمایا :-

اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ

تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے مَیں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا۔

---

1. God is coming by his army.

2. He is with you to kill enemy.

نوٹ :- انگریزی زبان میں لفظ بائی by بمعنی togather with اور in company with یعنی معیّت اور ساتھ ہونے کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھئے

Dialect Dictionary by Joseph wright P.470

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید سو وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔

کیا انسان پر یعنی تجھ پر وہ وقت نہیں گذرا کہ تیرا دُنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تُو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔

یہ گذشتہ تلطفات و احسانات کا حوالہ ہے تا محسن حقیقی کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ۔ یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔

سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے۔ اُس نے تیرے مجد کو زیادہ کیا۔ تیرے آباد کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گا یعنی بطور مستقل اُن کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔

نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ۔ نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ

تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔ تو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں یعنی امدادِ الٰہی اُس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دِل ٹوٹ جائیں گے اور اُن کے دلوں پر یاس مستولی ہو جائے گی اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ

اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث اور طیّب میں صریح فرق نہ کرلے۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

لہ "فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص بمنزلہ توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے زمانہ میں آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کی جاتی ہو۔ اس شخص مامور شدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھ کر توحید کے قائم کرنے میں خود ایک مجسّم توحید ہو جاتا ہے۔ اس کے اُٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توحید کی لو اُسے لگی ہوئی ہوتی ہے۔ دُنیا میں لوگوں نے اپنے اپنے مقاصد کو بُت بنا رکھا ہے مگر جب تک خدا کسی کو یہ سوز و گداز توحید کے واسطے نہ لگائے تب تک نہیں لگ سکتا۔ جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بیقرار ہوتے ہیں حتّٰی کہ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں اسی طرح وہ توحید کے لئے بیقرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آویں۔ اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۱ کالم نمبر ۲)

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَ تَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ
جب مدد اور فتحِ الٰہی آئے گی اور تیرے ربّ کی بات پُوری ہو جائے گی تو کفار اِس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
یعنی مَیں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا سو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ مَیں زمین پر کرنے والا ہوں۔ یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اُس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اِس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مُراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بَین اللہ وبَین الخلق واسطہ ہو۔ خلافتِ ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں ہے ..... بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابُوالبشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے۔ گویا وہ روحانی زندگی کے رُو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے اور یہ ایک عظیم الشّان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ اُس سلسلہ کا نام ونشان نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۸۹ تا ۴۹۳ حاشیہ درحاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۶)

۱۸۸۳ء

" پھر بعد اِس کے اُس روحانی آدم کا روحانی مرتبہ بیان فرمایا اور کہا:
دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

جب یہ آیتِ شریفہ جو قرآن شریف کی آیت ہے الہام ہوئی تو اس کے معنے کی تشخیص اور تعیین میں تامّل تھا اور اسی تامّل میں کچھ خفیف سی خواب آگئی اور اُس خواب میں اِس کے معنے حل کئے گئے۔ اِس کی تفصیل یہ ہے کہ دنوسے مُراد قُربِ الٰہی ہے ..... اور تَدَلّٰی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلّق باخلاق اللہ حاصل کرکے اُس ذاتِ رحمٰن ورحیم کی طرح شفقۃً علی العباد عالمِ خلق کی طرف رجوع کرے۔ اور چونکہ کمالات دنو کے کمالات تدلّی سے لازم ملزوم ہیں پس تدلّی اُسی قدر ہو گی جس قدر دنو ہے اور دنو کی کمالیّت اس میں ہے کہ اسماء اور صفاتِ الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلب میں ظہور ہو اور محبوبِ حقیقی بے شائبہ ظلیّت اور بے توہم حالیّت ومحلیّت اپنے تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ اُس میں ظہور فرمائے اور یہی استخلاف کی حقیقت اور رُوح اللہ کے نفخ کی ماہیّت ہے اور یہی تخلّق باخلاق اللہ کی اصل بُنیاد ہے اور جب کہ تدلّی کی حقیقت کو تخلّق باخلاق اللہ لازم ہوا اور کمالیّت فی التخلّق اِس بات کو چاہتی ہے کہ شفقت علی العباد اور اُن کے لئے بمقامِ نصیحت کھڑے ہونا اور اُن کی بھلائی کے لئے بدل وجان مصروف ہو جانا اِس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادت متصوّر نہیں اِس لئے واصلِ تام کو مجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رُو بخدا بھی ہو اور پھر کامل طور پر رُو بخلق بھی۔ پس وہ اُن دونوں قوسوں الوہیّت اور انسانیّت میں ایک وتر کی طرح واقعہ ہے جو دونوں سے

تعلقِ کامل رکھتا ہے..... پس جاننا چاہیئے کہ اِس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نیّت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا ایک خدائے تعالیٰ کی طرف جو وجودِ قدیم ہے اور ایک اُس کے بندوں کی طرف جو وجودِ مُحدَث ہے اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلیٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اُس دائرہ کے درمیان میں انسان کامل بوجہ دُنو اور تدلّی کے دونوں طرف سے اِتّصال مُحکم کر کے یُوں مثالی طور پر صورت پیدا کرلیتا ہے جیسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے۔ پہلے اس کو دُنو اور قُربِ الٰہی کی خلعتِ خاص عطا کی جاتی ہے اور قُرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اُس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس جامع التعلّقین انسانِ کامل اُن دونوں قوسوں میں قابِ قوسین کی طرح ہوتا ہے اور **قاب** عرب کے محاورہ میں کمان کے چِلّہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظ یہ معنے ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے۔ پھر اُترا یعنی خلقت پر۔ پس اپنے اِس صعود اور نزول کی وجہ سے **دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔**

اور چونکہ اُس کا رُو بخلق ہونا چشمۂ صافیہ تخلّق باخلاق اللہ سے ہے اِس لئے اُس کی توجّہ بمخلوق توجّہ بخالق کے عین ہے یا یُوں سمجھو کہ چونکہ مالکِ حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اِس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے پس جبکہ سالک سیر اِلی اللہ کرتا کرتا اپنی کمال سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اُس کو لَوٹ کر آنا پڑا۔ پس اِس وجہ سے کمال دُنو یعنی قُربِ تام اُس کی تدلّی یعنی ہبوط کا موجب ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۲ تا ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ ۳ –
روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء

يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ[1] اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تُو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنّت میں یعنی نجاتِ حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ مَیں نے اپنی طرف سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونک دی ہے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔ "مریم سے مریم اُمّ عیسےٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اِس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی اِن الہامات کے تمام مقامات

اِس آیت میں بھی روحانی آدم کا وجہ تسمیہ بیان کیا گیا یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسط اسباب ظاہر یہ نفخ رُوح ہوتا ہے۔

اور یہ نفخ رُوح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السّلام سے خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افرادِ خاصہ اُمّتِ محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶، ۴۹۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

۱۸۸۳ء

(الف) فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ. قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔ [1] (کشتی نوح صفحہ ۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(ب) " میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحیِ الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہُوا تھا:۔

بقیہ حاشیہ:۔

ہیں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں اُن ناموں سے بھی وہ انبیاء مُراد نہیں ہے بلکہ ہر یک جگہ یہی عاجز مُراد ہے اب جبکہ اِس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مؤنث مراد نہیں ہے بلکہ مذکر مُراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لئے صیغہ مذکر ہی لایا جائے۔ یعنی یٰمَرْیَمُ اسْکُنْ کہا جائے ..... اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور قرباء مُراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لُغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنّت کا لفظ اِس عاجز کے الہامات میں کبھی اُسی جنّت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دُنیا کی خوشی اور فتحیابی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۸۲، ۸۳ مکتوب مورخہ ۲۱ فروری ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

[1] کشتی نوح میں جو ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:" اِس جگہ ایک اَور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ مَیں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں لیکن یہ یاد رہے کہ صدہا لوگوں کو مَیں نے سُنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اُس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ رُوح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہُوا تھا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ. قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا یعنی پھر مریم کو جو مُراد اِس عاجز سے ہے دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنی عوام النّاس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش مَیں اِس سے پہلے مَرجاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں مولویوں کی طرف سے بہیئتِ مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا تب اُس وقت جو کرب اور قلق ناسمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اُس کا اِس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷، ۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

فَاَجَآءَهُ الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَ یَا لَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔

مخاض سے مراد اس جگہ وہ امور ہیں جن سے خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں اور جِذْعِ النَّخْلَةِ سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی اولاد مگر صرف نام کے مسلمان ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ یہ ہے کہ درد انگیز دعوت جس کا نتیجہ قوم کا جانی دشمن ہو جانا تھا اس مامور کو قوم کے لوگوں کی طرف لائی جو کھجور کی خشک شاخ یا جڑ کی مانند ہیں۔ تب اُس نے خوف کھا کر کہا کہ کاش مَیں اس سے پہلے مَر جاتا اور بھولا بسرا ہو جاتا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۸، ۶۹)

۱۸۸۳ء

"اور اس کے متعلق اَور بھی الہام تھے۔ جیسا

لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا۔ مَا کَانَ اَبُوْكِ امْرَءَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا۔

...... اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم! تُو نے یہ کیا مکروہ اور قابلِ نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دُور ہے۔ تیرا باپ[1] اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔" (کشتی نوح صفحہ ۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

۱۸۸۳ء

"پھر بعدہٗ اس کے فرمایا:۔

نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ

تُو مدد[2] دیا گیا اور انہوں نے کہا کہ اَب کوئی گریز کی جگہ نہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَیْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ شَکَرَ اللّٰهُ سَعْیَهٗ۔

جن[3] لوگوں نے کُفر اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ کے مزاحم ہوئے اُن کا ایک مرد فارسی الاصل نے رَدّ لکھا ہے اُس[4] کی سعی کا خدا شاکر ہے۔

---

[1] "اِس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سیّد تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا، ان کا باپ تو نیک مزاج اور افتراء کے کاموں سے دُور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا۔ ایسا ہی بہتوں نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱، ۵۲)

[2] یعنی الہام " نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ" براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۶ حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱۔ (مرتّب)

كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُوالْفَقَارِ عَلِيٍّ[1]

ولیؔ کی کتاب علیؓ کی تلوار کی طرح ہے یعنی مخالف کو نیست ونابُود کرنے والی ہے اور جیسے علیؓ کی تلوار نے بڑے بڑے خطرناک معرکوں میں نمایاں کار دکھلائے تھے ایسا ہی یہ بھی دکھلائے گی۔

اور یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ جو کتاب[2] کی تاثیراتِ عظیمہ اور برکاتِ عمیمہ پر دلالت کرتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۷ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲)

۱۸۸۳ء

پھر بعد اس کے فرمایا:۔

وَلَوْكَانَ الْإِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ

اگر ایمان ثریا سے لٹکتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اُٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر اُس کو پالیتا۔

يَكَادُ زَيْتُهٗ يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔

عنقریب ہے کہ اُس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے اگرچہ آگ اُس کو چھُو بھی نہ جائے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

---

[1] (ا) "ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرّم اللہ وجہہٗ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اس امام کو دے گا۔ اِس طرح پر کہ اُس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی۔ سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرّم اللہ وجہہٗ ہے جو پھر ظاہر ہو گئی ہے۔

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اُس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔ (نعمت اللہ ولی کی) یہ پیشگوئی کہ (یدِ بیضاء کہ با او تابندہ۔ باز با ذوالفقار مے بینم۔ مرتّب) بعینہٖ اِس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اِس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے:۔ كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُوالْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ یعنی کتاب اِس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے۔ یہ اِس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اِسی بناء پر بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اِسی کی طرف اشارہ ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

(ب) "یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلے میں۔ اِس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہمرنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اُسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہیئے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کا نام سُلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقارِ علی فرمایا۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۲)

[2] براہین احمدیہ (مرتّب)

يُعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۔ وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ ۔ وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ عَلَيْهِمْ ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں۔ جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائیگی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے حالانکہ اُنکے دِل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں اُنہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اَب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تُو ان پر نرم ہؤا۔ اور اگر تُو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔

یہ آیات اُن بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اَور لوگ بھی نکل آویں جو اِس قسم کی باتیں کریں اور بدرجۂ یقینِ کامل پہنچ کر پھر مُنکر رہیں۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲-۵۹۳)

۱۸۸۳ء

پھر بعد اس کے فرمایا:-

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ[1]۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ[2]۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔
وَكَانَ[3] اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

یعنی ہم نے اِن نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اِس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔ اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورتِ حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اُس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

یہ آخری فقرات اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس سے اِعراض کرتے۔ اور

[2] "اِس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اِس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا ..... اَب جو ایک نئے الہام سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اُس پہلے الہام کے معنے بھی اس سے کُھل گئے ..... اس کی تفسیر یہ ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ دِمَشْقَ بِطَرَفٍ شَرْقِيٍّ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ۔
کیونکہ اِس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳-۷۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

[3] ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یُوں ہے وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳)

حدیث ..... میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلامِ مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ حصّہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اِس آیت میں ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳)

۱۸۸۳ء "جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہؤا تھا اُس روز کشفی طور پر مَیں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر[1] میرے قریب بیٹھ کر بآوازِ بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے اِن فقرات کو پڑھا کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ تو مَیں نے سُنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہؤا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہؤا ہے۔ تب مَیں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہؤا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور مَیں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکّہ اور مدینہ اور **قادیان**۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۶، ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

۱۸۸۳ء پھر بعد اس[2] کے جو الہام ہے وہ یہ ہے:-

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

اور درُود بھیج محمّدؐ اور آلِ محمّدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اُسی کے طفیل سے ہیں اور اُسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے ..... اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اِس میں بھی یہی سِرّ ہے کہ افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبتِ اہلِ بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیّت کے مقرّبین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں اُن کا وارث ٹھہرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۰۲، ۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۴۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷، ۵۹۸)

---

[1] اِس میں یہ بھید مخفی ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا کہ اُن کے نام سے اِس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے یعنی اُن کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے اس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ قادرِ مطلق کا کام ہے اِس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے عجائباتِ قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرما ہوتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزّت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معزّزوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۷، ۷۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

[2] یعنی الہام "وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا" مندرجہ صفحہ ۵۹ (مرتّب)

۱۸۸۳ء

"اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکّل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اِس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقعہ ہوئی ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدّی اتحاد ہے کہ نظرِ کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یُوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشّان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادمِ دین تھا اور اُس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اُس جلیل الشّان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سیّد الرّسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔ اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔"

aaaaaaaaaaaaaa

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۹ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳، ۵۹۴)

۱۸۸۳ء

وَمِنْ جُمْلَتِهَا اِلْهَامٌ اٰخَرُ خَاطَبَنِیْ رَبِّیْ فِیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ خَلَقْتُكَ مِنْ جَوْهَرِ عِیْسٰی وَاِنَّكَ وَعِیْسٰی مِنْ جَوْهَرٍ وَّاحِدٍ وَكَشَیْءٍ وَّاحِدٍ [1]

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۹۲)

۱۸۸۳ء

(الف) "اِس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اِس عاجز نے اِس کثرت سے درُود شریف پڑھا کہ دل وجان اُس سے معطّر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اِس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۰۲ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸)

(ب) "ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درُود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت اِستغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مِل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔ تب ایک مدّت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل

---

[1] (نوٹ از مرتب) اِس الہام کو یہاں اِس لئے درج کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اِسی جگہ حمامۃ البشریٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ الہام براہین احمدیہ کی اشاعت سے پہلے کا ہے۔ [2] (ترجمہ از مرتب) اور منجملہ ان کے ایک اَور الہام بھی درج ہے جس میں مجھے اللہ مخاطب کر کے کہتا ہے کہ مَیں نے تجھ کو عیسیٰ کے جوہر سے پیدا کیا ہے اور تُو اور عیسیٰ ایک ہی جوہر سے اور ایک ہی شَے کی مانند ہو۔

ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ[1][2]
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱)

۱۸۸۳ء

پھر بعد اس[3] کے یہ الہام ہوا:۔

اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ

تُو سیدھی راہ پر ہے۔ پس جو حکم کیا جاتا ہے اُس کو کھول کر سُنا اور جاہلوں سے کنارہ کر۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ۔ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَۃِ۔ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔

اور کہیں گے کہ کیوں نہیں یہ اُترا کسی بڑے عالم فاضل پر اُن شہروں میں سے اور کہیں گے کہ یہ مرتبہ تجھ کو کہاں سے ملا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم نے شہر میں باہم مل کر بنا لیا ہے۔ تیری طرف دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے یعنی تو انہیں نظر نہیں آتا۔

تَاللّٰہِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطَانُ

ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے اُمتِ محمدیہ میں کئی اَولیاء کامل بھیجے پر شیطان نے اُن کی تابع کی راہ کو بگاڑ دیا یعنی طرح طرح کی بدعات مخلوط ہوگئیں اور سیدھا قرآنی راہ اُن میں محفوظ نہ رہا۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ وَمَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ۔

کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو سو میری پیروی کرو یعنی اتباعِ رسولِ مقبول کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ نئے سرے زمین کو زندہ کرتا ہے۔ اور جو شخص خدا کے لئے ہو جائے خدا اُس کے لئے ہو جاتا ہے۔ کہہ اگر مَیں نے یہ افتراء کیا ہے تو میرے پر جُرم شدید ہے۔

اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ وَاِنَّ عَلَیْکَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ۔ وَاِنَّکَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔

آج تُو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے۔ اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے۔ اور تُو مدد دیا گیا ہے۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یہ برکات اُس درُود کی وجہ سے ہیں جو تُو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا تھا۔

[2] یعنی الہام "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" الخ - (مرتّب)

[3] نقل مطابق اصل۔ لفظ 'دو' چاہیئے تھا۔ (مرتّب)

[15] يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ

[15] خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے

[16] اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

[16] خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے

[17] سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

[17] پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سَیر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے، مقاماتِ معرفت اور یقین تک لدُنّی طور سے پہنچایا۔

[18] خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ

[18] پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اُس کا

[19] جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ

[19] جرّی اللہ نبیوں کے حُلّوں میں

اِس فقرۂ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورِدِ وحیُ الٰہی ہونے کا دراصل حُلّۂ انبیاء ہے اور اُن کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلّۂ انبیاء اُمّتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرضِ تکمیلِ ناقصین عطا ہوتا ہے اور اُسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کو سپرد کیا جاتا ہے۔

[20] وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا

[20] اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارے پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی۔ یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

[21] عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَ عَلَيْكُمْ[1]۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا

[21] خدا تعالیٰ کا ارادہ اِس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنّم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے.....

[22] تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

[22] توبہ کرو اور فسق اور فجور اور کُفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اِصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُس پر توکّل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دُور ہو جاتی ہیں۔

[23] بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِيْ۔ [24] اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ [25] غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ۔

---

[1] حضرت اقدس نے اِس الہام کو اربعین ۲ کے ص۸ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۲) پر اور اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی بحوالہ براہین احمدیہ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ درج فرمایا ہے (روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۸۰) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عَلٰى کا لفظ سہوِ کتابت ہے۔ (مرتّب)

خوشخبری[٢٣] ہو تجھے اے میرے احمدؐ۔ تو میری[٢٤] مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ مَیں[٢٥] نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔[١]

قُلْ[٢٦] لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذَالِكَ اَزْكٰى لَهُمْ

مؤمنین[٢٦] کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی سترگاہوں کو اور کانوں کو نالائق اُمور سے بچاویں۔ یہی اُن کی پاکیزگی کے لئے ضروری اور لازم ہے۔

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر یک مومن کے لئے منہیات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضاء کو ناجائز افعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اُس کی پاکیزگی کا مدار ہے.....

وَاِذَا[٢٧] سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ وَمَآ[٢٨] اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔

اور[٢٧] جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو مَیں نزدیک ہوں دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ اور[٢٨] مَیں نے تجھے اِس لئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔

لَمْ[٢٩] يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ وَكَانَ كَيْدُهُمْ عَظِيْمًا۔

اور[٢٩] جو لوگ اہلِ کتاب اور مُشرکوں میں سے کافر ہوگئے ہیں یعنی کُفر پر سخت اصرار اختیار کر لیا ہے وہ اپنے کُفر سے بجز اِس کے باز آنے والے نہیں تھے کہ اُن کو کُھلی نشانی دکھلائی جاتی اور اُن کا مکر ایک بھارا مکر تھا۔

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے آیاتِ سماوی اور دلائلِ عقلی سے اِس عاجز کے ہاتھ پر ظاہر کیا ہے وہ اتمامِ حُجّت کے لئے نہایت ضروری تھا اور اِس زمانہ کے سیاہ باطن جن کو جہل اور خُبث کے کیڑے نے اندر ہی اندر کھا لیا ہے ایسے نہیں تھے جو بجز آیاتِ صریحہ و براہینِ قطعیہ اپنے کُفر سے باز آجاتے بلکہ وہ اُس مکر میں لگے ہوئے تھے کہ تا کسی طرح باغِ اسلام کو صفحۂ زمین سے نیست و نابُود کر دیں۔

اگر[٣٠] خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے جو دُنیا کو ان آیاتِ بیّنات کی نہایت ضرورت تھی اور دُنیا کے لوگ جو اپنے کُفر

---

[١] مکتوب مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی صاحب میں اس الہام کو ذکر کر کے اس کے بعد فارسی زبان کا یہ فقرہ درج کیا گیا ہے جو اس الہام کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ "بشارت باد ترا یا احمدِ من۔ تو مرادِ منی و با منی نشاندم درخت بزرگی ترا بدستِ خود" اور اس الہام کے ذکر سے پہلے لکھا ہے:۔

"چونکہ یہ عاجز اعلان کا اذن بھی پاتا ہے اِس لئے کتاب میں یعنی حصّہ چہارم میں درج بھی کیا جائے گا"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۵، ۵۶) (مرتّب)

اور خُبث کی بیماری سے مجذوم کی طرح گداز ہوگئے ہیں وہ بجُز اِس آسمانی دوا کے جو حقیقت میں حق کے طالبوں کے لئے آبِ حیات تھی تندرستی حاصل نہیں کرسکتے تھے۔

[۳۱] وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ اَلَآ اِنَّهُمْ
هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ [۳۲] قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ۔

[۳۱] اور جب اُن کو کہا جائے کہ تم زمین میں فساد مت کرو اور کُفر اور شرک اور بدعقیدگی کو مت پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ہی راستہ ٹھیک ہے اور ہم مُفسد نہیں ہیں بلکہ مصلح اور ریفارمر ہیں۔ خبردار رہو۔ یہی لوگ مُفسد ہیں جو زمین پر فساد کر رہے ہیں۔ [۳۲] کہہ مَیں شرِ مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

یعنی یہ زمانہ اپنے فسادِ عظیم کے رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔ سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اِس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔

[۳۳] اِنِّىْ نَاصِرُكَ۔ [۳۴] اِنِّىْ حَافِظُكَ۔ [۳۵] اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ [۳۶] اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ [۳۷] قُلْ
هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ [۳۸] يَجْتَبِىْ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ [۳۹] لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ۔
[۴۰] وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔

[۳۳] مَیں تیری مدد کروں گا۔ [۳۴] مَیں تیری حفاظت کروں گا۔ [۳۵] مَیں تجھے لوگوں کے لئے پیش رو بناؤں گا۔ [۳۶] کیا لوگوں کو تعجب ہؤا۔ [۳۷] کہہ خدا ذوالعجائب ہے ہمیشہ عجیب کام ظہور میں لاتا ہے۔ [۳۸] جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ [۳۹] وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا اور لوگ پُوچھے جاتے ہیں۔ [۴۰] اور ہم یہ دن لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

یعنی کبھی کسی کی نوبت آتی ہے اور کبھی کسی کی، اور عنایاتِ الٰہیہ نوبت بہ نوبت اُمّتِ محمدیہ کے مختلف افراد پر وارد ہوتی رہتی ہیں۔

[۴۱] وَقَالُوْٓا اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ [۴۲] وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ [۴۳] اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ
لَهٗ الْحَاسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ۔ [۴۴] فَالنَّارُ مَوْعِدُهُمْ۔ [۴۵] قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ۔

اور کہیں [۴۱] گے کہ یہ تجھ کو کہاں سے؟ [۴۲] اور یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ [۴۳] خدائے تعالیٰ جب مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر کئی اُس کے حاسد بنا دیتا ہے۔ [۴۴] سو جو لوگ حسد پر اصرار کریں اور باز نہ آویں تو جہنّم اُن کا وعدہ گاہ ہے۔ [۴۵] کہہ یہ سب کاروبار خدا کی طرف سے ہیں۔ پھر اُن کو چھوڑ دے تا اپنے بے جا خوض میں کھیلتے رہیں۔

تَلَطَّفْ[٣٦] بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ۔ اَنْتَ[٣٧] فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰی وَاصْبِرْ[٣٨] عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ۔

لوگوں[٣٦] کے ساتھ رفق اور نرمی سے پیش آ اور اُن پر رحم کر۔ تُو اُن[٣٧] میں بمنزلہ موسٰی کے ہے اور[٣٨] اُن کی باتوں پر صبر کر۔ حضرت موسٰی بُردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا نہیں ہوا جو حضرتِ موسٰی کے مرتبۂ عالیہ تک پہنچ سکے۔ توریت سے ثابت ہے جو حضرتِ موسیٰ رِفق اور حلم اور اخلاقِ فاضلہ میں سب اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تر تھے جیسا کہ گنتی باب دوازدہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰؑ سارے لوگوں سے جو رُوئے زمین پر تھے، زیادہ بُردبار تھا۔ سو خدا نے توریت میں موسیٰؑ کی بُردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے۔ ہاں جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰؑ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تُو خُلقِ عظیم پر ہے ...... اور چونکہ اُمّتِ محمدیّہ کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں اِس لئے الہام متذکرہ بالا میں اِس عاجز کی تشبیہہ حضرتِ موسیٰؑ سے دی گئی اور یہ تمام برکات حضرت سیّد الرّسل کے ہیں جو خداوندِ کریم اُس کی عاجز اُمّت کو اپنے کمال لُطف اور احسان سے ایسے ایسے مخاطباتِ شریفہ سے یاد فرماتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ تا ۵۰۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۹ تا ۶۰۷)

۱۸۸۳ء

”پھر بعد اِس کے یہ الہامی عبارت ہے:۔

وَاِذَا[١] قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ۔ وَیُحِبُّوْنَ[٢] اَنْ تُدْهِنُوْنَ۔ قُلْ[٣] یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔ قِیْلَ[٤] ارْجِعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ فَلَا تَرْجِعُوْنَ۔ وَقِیْلَ[٥] اسْتَحْوِذُوْا فَلَا تَسْتَحْوِذُوْنَ۔ اَمْ[٦] تَسْئَلُهُمْ مِّنْ خَرْجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ۔ بَلْ[٧] اٰتَیْنَاهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ۔ سُبْحَانَهٗ[٨] وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ اَحَسِبَ[٩] النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یُحِبُّوْنَ[١٠] اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا۔ وَلَا[١١] یَخْفٰی عَلَى اللّٰهِ خَافِیَةٌ۔ وَلَا[١٢] یَصْلَحُ شَیْءٌ قَبْلَ اِصْلَاحِهٖ۔ وَمَنْ[١٣] رُدَّ مِنْ مَّطْبَعِهٖ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔

اور جب[١] اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ہی ایمان لاویں

جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں۔خبردار ہو۔ وہی بیوقوف ہیں مگر جانتے نہیں۔اور یہ چاہتے ہیں کہ تم اُن سے مداہنہ کرو۔ کہہ اے کافرو! مَیں اُس چیز کی پرستش نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو۔تم کو کہا گیا کہ خدا کی طرف رجوع کرو سو تم رجوع نہیں کرتے۔ اور تم کو کہا گیا جو تم اپنے نفسوں پر غالب آجاؤ سو تم غالب نہیں آتے۔کیا تو اِن لوگوں سے کچھ مزدوری مانگتا ہے پس وہ اِس تاوان کی وجہ سے حق کو قبول کرنا ایک پہاڑ سمجھتے ہیں۔بلکہ اُن کو مُفت حق دیا جاتا ہے اور وہ حق سے کراہت کر رہے ہیں۔خدائے تعالیٰ اُن عیبوں سے پاک و برتر ہے جو وہ لوگ اُس کی ذات پر لگاتے ہیں۔کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بے امتحان کئے صرف زبانی ایمان کے دعویٰ سے چھوٹ جاویں گے۔چاہتے ہیں جو ایسے کاموں سے تعریف کئے جائیں جن کو انہوں نے کیا نہیں۔اور خدائے تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ اور جب تک وہ کسی شئے کی اِصلاح نہ کرے اِصلاح نہیں ہوسکتی۔اور جو شخص اُس کے مطبع سے رَدّ کیا جائے اسکو کوئی واپس نہیں لا سکتا۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ عَبْدٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَّمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ۔

کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔جس چیز کا تجھے علم نہیں اُس کے پیچھے مت پڑ۔اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔وہ غرق کئے جائیں گے۔ اے ابراہیم اِس سے کنارہ کر۔یہ صالح آدمی نہیں۔ تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔اِن پر داروغہ نہیں۔

یہ چند آیات جو بطورِ الہام القا ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۹، ۵۱۰ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸)

۱۸۸۳ء

" پھر آگے اِس کے یہ الہام ہے :۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد چاہو اور ابراہیم کے مقام سے نماز کی جگہ پکڑو۔

---

[1] براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس وحیِ الٰہی کی دوسری قرأت اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ہے۔ (مرتب)

[2] "اِس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اُسکے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰، ۲۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۸)

اِس جگہ مقامِ ابراہیم سے اخلاقِ مرضیہ و معاملہ باللہ مُراد ہے۔ یعنی محبتِ الٰہیہ اور تفویض اور رضا اور وفا۔ یہی حقیقی مقامِ ابراہیم کا ہے جو اُمّتِ محمدیہ کو بطور تبعیّت و وراثت عطا ہوتا ہے اور جو شخص قلبِ ابراہیم پر مخلوق ہے اُس کی اتباع بھی اسی میں ہے۔

یُظِلُّ رَبُّكَ عَلَيْكَ وَيُغِيْثُكَ وَيَرْحَمُكَ۔ وَاِنْ لَّمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ فَيَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ۔

خدا تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریادرس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا۔ اور اگر تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا اگرچہ تمام لوگ دریغ کریں۔ یعنی خدا تجھے آپ مدد دے گا اور تیری سعی کے ضائع ہونے سے تجھے محفوظ رکھے گا اور اُس کی تائیدیں تیرے شاملِ حال رہیں گی۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِىْ كَفَرَ۔ اَوْقِدْ لِىْ يَا هَامَانُ لَعَلِّىْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۔

یاد کر جب مُنکر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا تا میں موسیٰ کے خدا پر یعنی اِس شخص کے خدا پر مطلع ہو جاؤں کہ کیونکر وہ اُس کی مدد کرتا ہے اور اُس کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔

aaaaaaaaaaaaaaaaa

یہ کسی واقعہ آئندہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو بصورت گذشتہ بیان کیا گیا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا۔ وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ

ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ بھی ہلاک ہوا۔ اور اُس کو لائق نہ تھا کہ اِس کام میں بجز خائف اور ترساں ہونے کے یونہی دلیری سے داخل ہو جاتا۔ اور جو تجھ کو پہنچے وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

لہ (ا) ”یہ لفظ کفَرَ اور کفَر دونوں قرائتیں ہیں کیونکہ کافر کہنے والا بہرحال مُنکر بھی ہوگا اور جو شخص اِس دعویٰ سے مُنکر ہے وہ بہرحال کافر ٹھہرائیگا اور ھامان کا لفظ ہیمان کے لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ہیمان اُسے کہتے ہیں جو کسی وادی میں اکیلا سرگردان پھرے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۲)

(ب) ”یاد رہے کہ اِس وحیِ الٰہی میں دونوں قرائتیں ہیں کَفَرَ بھی اور کُفِّرَ بھی۔ اور اگر کُفِّرَ کی قرأت کی رُو سے معنے لئے جائیں تو یہ معنی ہونگے کہ پہلے شخص مُستفتی میرے پر اعتماد رکھتا ہوگا اور معتقدین میں داخل ہوگا اور پھر بعد میں برگشتہ اور مُنکر ہو جائے گا اور یہ معنی مولوی محمد حسین بٹالوی پر بہت چسپاں ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کے ریویو میں میری نسبت ایسا اعتقاد ظاہر کیا کہ اپنے ماں باپ بھی میرے پر فدا کر دیئے۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۸ حاشیہ)

یہ کسی شخص کے شر کی طرف اشارہ ہے جو بذریعہ تحریر یا بذریعہ کسی اَور فعل کے اُس سے ظہور میں آوے۔[1] واللہ اَعلم بالصّواب۔

اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ اَلَاۤ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِیُحِبَّ حُبًّا جَمًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْاَكْرَمِ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔

اِس جگہ فتنہ ہے پس صبر کر جیسے اولوا العزم لوگوں نے صبر کیا ہے۔ خبردار ہو یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے۔ وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں۔

شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

دو بکریاں[2] ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا یعنی ہر یک کے لئے قضا و قدر درپیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں ۔ ۔ ۔ ۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا۔

اور سست مت ہو اور غم مت کرو۔ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر

---

[1] ”یہ پیشگوئی قریباً فتویٰ تکفیر سے بارہ برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے یعنی جبکہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے یہ فتویٰ تکفیر لکھا اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کو کہا کہ سب سے پہلے اس پر مُہر لگا دے اور میرے کُفر کی نسبت فتویٰ دیدے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا شائع کر دے۔ سو اس فتویٰ اور میاں صاحب مذکور کے مُہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب تمام پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس کے بعد اوّل المکفّرین بنے بانی تکفیر کے وہی تھے اور اِس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام مُلک میں سُلگانے والے میاں نذیر حسین صاحب دہلوی تھے۔ اِس جگہ سے خدا کا علمِ غیب ثابت ہوتا ہے کہ ابھی اِس فتویٰ کا نام و نشان نہ تھا بلکہ مولوی محمد حسین صاحب میری نسبت خادموں کی طرح اپنے تئیں سمجھتے تھے اس وقت خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی جس کو کچھ بھی حصہ عقل اور فہم سے ہے وہ سوچے اور سمجھے کہ کیا انسانی طاقتوں میں یہ بات داخل ہو سکتی ہے کہ جو طوفان بارہ برس کے بعد آنے والا تھا جس کا پُر زور سیلاب مولوی محمد حسین جیسے مدعیٔ اخلاص کو درجۂ ضلالت کی طرف کھینچ لے گیا اور نذیر حسین جیسے مخلص کو جو کہتا تھا کہ براہین احمدیہ جیسی اسلام میں کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی اِس سیلاب نے دبا لیا۔“ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۵ - روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

[2] یہ پیشگوئی حضرت شہزادہ مولٰنا سیّد عبد اللطیف صاحب کابلی شہید و مولوی عبد الرحمٰن صاحب کابلی شہید رضی اللہ عنہما کی شہادت سے پوری ہوئی۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب تذکرۃ الشہادتین۔ (مرتّب)

ہے۔ اور[۱۸] خدا ان لوگوں پر تجھ کو گواہ لائے گا۔

اٰوفٰی[۱۸] اللّٰہُ اَجْرَکَ ۔ وَیَرْضٰی[۱۹] عَنْکَ رَبُّکَ وَیُتِمُّ اسْمَکَ وَعَسٰی[۲۰] اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

خدا[۱۸] تیرا بدلہ پُورا دے گا۔ اور[۱۹] تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اسم کو پُورا کرے گا۔ اور ممکن[۲۰] ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور خدائے تعالیٰ عواقبِ امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

کُنْتُ[۲۱] کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ۔ اِنَّ[۲۲] السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا ۔ وَ[۲۳] اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا ۔ اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ ۔ قُلْ[۲۴] اِنَّمَا بَشَرٌ[۱] مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۔ وَ[۲۵] الْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ لَا[۲۶] یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

مَیں[۲۱] ایک خزانہ[۲] پوشیدہ تھا سو مَیں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ آسمان[۲۲] اور زمین دونوں بند تھے سو ہم نے اِن دونوں کو کھول دیا اور تیرے[۲۳] ساتھ ہنسی سے ہی پیش آئیں گے اور ٹھٹھا مار کر کہیں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے اصلاحِ خلق کے لئے مقرر کیا۔ یعنی جن کا مادّہ ہی خُبث ہے اُن سے صلاحیت کی اُمید مت رکھ۔

اور پھر فرمایا[۲۴] کہہ مَیں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہیئے۔ اور تمام[۲۵] خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اُس کے اَور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔ اور[۲۶] قرآنی حقائق صرف اُنہیں لوگوں پر کُھلتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ

---

[۱] یہ وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اربعین نمبر۲ کے صفحہ ۳ پر بحوالہ براہین احمدیہ یُوں نقل فرمائی ہے:۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ"

اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ میں بَشَرٌ سے پہلے "اَنَا" کا لفظ سہوِ کتابت سے رہ گیا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۴) (مرتّب)

[۲] پیر سراج الحق صاحب نعمانی ؓ فرماتے ہیں: "مَیں نے ایک روز حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کُنْتُ کَنْزًا الخ.... کے معانی میں صوفیاء نے اور نیز دیگر علماء نے بہت کچھ زور لگائے آپ فرمائیں کہ اس جملہ مبارک کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا آسان معنی اسکے یہی ہیں کہ جب دُنیا میں ضلالت اور گمراہی اور کفر و شرک اور بدعات و رسومات مخترعات پھیل جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور اُس تک پہنچنے کی راہیں گم ہو جاتی ہیں اور دِل سخت اور خشیت اللہ سے خالی ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت اور ایسے زمانہ میں خدا تعالےٰ

اپنے ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے۔ اور[۲۷] میں ایک[لے] عمر تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ کیا تم کو عقل نہیں .....

قُلْ[۲۸] اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی وَ[۲۹]اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ رَبِّ[۳۰] اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ
رَبِّ[۳۱] اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اِیْلِیْ[۳۲] اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ۔ اِیْلِیْ اٰوس۔

کہہ[۲۸] ہدایت وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے اور[۲۹] میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔
اے[۳۰] میرے خدا آسمان سے رحم اور مغفرت کر۔ میں[۳۱] مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔ اے میرے[۳۲] خدا۔ اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

آخری فقرہ اِس الہام کا یعنی ایلی اٰوس بباعث سُرعتِ ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اُس کے کچھ معنے کُھلے۔ وَاللّٰہُ

(بقیہ حاشیہ)

مخفی خزانہ کی طرح ہو جاتا ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ مَیں پھر دُنیا پر ظاہر ہوؤں اور دُنیا مجھے پہچانے تو خدا تعالیٰ کسی اپنے بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے اور اُس کو خلعتِ خلافت عطا فرماتا ہے اُس کے ذریعہ سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ پسندیدہ اور برگزیدہ بندہ خدا تعالیٰ کی محبّت از سرِ نَو خالی دلوں میں بھرتا اور اُس کی معرفت کے اسرار لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک زمانہ میں ابتدائے آفرینش سے یہی سُنّت اللہ اور یہی طریقہ اللہ رہا ہے۔ بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہؤا کہ لوگ معرفتِ الٰہی کو کھو بیٹھے۔ صفاتِ الٰہی میں کچھ کا کچھ اپنی طرف سے تصرّف کیا۔ اسماء اللہ سے غافل ہو گئے۔ اُس کی کتابوں اور صحیفوں کو ترک کر بیٹھے۔ اُس کے نِدّ اور شریک بنا لئے۔ پس خدا تعالیٰ پوشیدہ خزانہ کی طرح ہو گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت اور محبت دے کر بھیجا تا کہ دُنیا کو راہِ راست پر لگایا جاوے۔ پس اسی واسطے ہم تحریر سے، تقریر سے، توجہ سے، دُعا سے، اپنے چال چلن سے پُر ہیبت پیشگوئیوں اور اسرارِ غیب سے جو خدا نے ہمیں عطا کئے اور معارف وحقائق و دقائقِ قرآنی سے رات دن لگے ہوئے ہیں اور رہم کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سب کاروبار اور اعضاء اور ہاتھ اور زبان اور ہر ایک حرکت و سکون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوتی ہے وہ ہمیں چلاتا ہے اور ہم اُسی طرح چلتے ہیں ہمارا اس میں کچھ اختیار نہیں۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

لے "قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اِس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دُور یا نزدیک رہنے والا ہماری گذشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا بلکہ گذشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت پُر زور الفاظ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں کئی بار ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اس کے خاندان کی نسبت مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیّت کے تعریفیں کی ہیں۔ پس ایک ایسا مخالف جو تکفیر کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ کا مصدق ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰)

اَعْلَمُ بِالصَّوَاب .....

یَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّیْ مَعَکَ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ۔ وَنَجَّیْنَاکَ
مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ لَیَاْتِیَنَّکُمْ مِنِّیْ هُدًی اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ وَمَا
کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھ کو خالص کیا۔ اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ خبردار ہو لشکر خدا کا ہی غالب ہوتا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں جو اُن کو عذاب پہنچاوے جب تک تو اُن کے درمیان ہے یا جب وہ استغفار
aaaaaaaaaaaaa
کریں۔

اَنَا بُدُّکَ اللَّازِمُ۔ اَنَا مُحْیِیْکَ نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ
مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ۔

میں تیرا چارہ لازمی ہوں۔ میں تیرا زندہ کرنے والا ہوں۔ میں نے تجھ میں سچائی کی رُوح پھونکی ہے اور اپنی طرف سے تجھ میں محبت ڈال دی ہے تاکہ میرے رُوبرو تجھ سے نیکی کی جائے۔ سو تو اس بیج کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا پھر موٹا ہوتا گیا یہاں تک کہ اپنی ساقوں پر قائم ہو گیا۔

اِن آیات میں خدائے تعالیٰ کی اُن تائیدات اور احسانات کی طرف اشارہ ہے اور نیز اُس عروج اور اقبال اور عزّت اور عظمت کی خبر دی گئی ہے کہ جو آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے یعنی عطا فرمائیں گے۔ اور درمیان میں جو بعض مکروہات اور شدائد ہیں وہ اس لئے ہیں تا خدائے تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرماوے۔
یعنی اگر خدائے تعالیٰ چاہتا تو قادر تھا کہ جو کام مدّنظر ہے وہ بغیر پیش آنے کسی نوع کی تکلیف کے اپنے انجام کو پہنچ جاتا اور بآسانی فتح عظیم حاصل ہو جاتی لیکن تکالیف اِس جہت سے ہیں کہ تا وہ تکالیف موجب ترقی مراتب و مغفرت خطایا ہوں۔.....

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ۔ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ
عَبْدَهٗ۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا۔ وَاللّٰهُ مُوْهِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ۔ بَعْدَ الْعُسْرِ
یُسْرٌ۔ وَلِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰیَةً
لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ تَمْتَرُوْنَ۔

کیا[47] خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ پس[48] خدا نے اُس کو اُن الزامات سے بَری کیا جو اُس پر لگائے گئے تھے اور خدا کے نزدیک وہ وجیہ[1] ہے۔ کیا[49] خدا اپنے بندے کو کافی نہیں۔ پس[50] جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلّی کی تو اُس کو پاش پاش کر دیا یعنی مشکلات کے پہاڑ آسان ہو گئے۔ اور[51] خدا ئے تعالیٰ کافروں کے مکر کو شکست کر دے گا اور اُن کو مغلوب اور ذلیل کر کے دکھلائے گا۔ تنگی[52] کے بعد فراخی ہے۔ اَور[53] پہلے بھی خدا کا حکم ہے اور پیچھے بھی خدا کا ہی حکم ہے۔ کیا[54] خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ اور[55] ہم اُس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔ یہ[56] وہ سچّی بات ہے جس میں تم شک کرتے ہو۔

مُحَمَّدٌ[57] رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔ رِجَالٌ[58] لَّاتُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ۔ مَتَّعَ[59] اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَرَکَاتِھِمْ۔ فَانْظُرُوْٓا[60] اِلٰٓی اٰثَارِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ وَ[61] اَنْبِئُوْنِیْ مِنْ مِّثْلِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ وَمَنْ[62] یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا لَّنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

محمد[57] صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے اور جو لوگ اُس کے ساتھ ہیں وہ کفّار پر سخت ہیں یعنی کفّار اُن کے سامنے لاجواب اور عاجز ہیں اور اُن کی حقّانیّت کی ہیبت کافروں کے دلوں پر مستولی ہے اور وہ لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ وہ[58] ایسے مرد ہیں کہ اُن کو یادِ الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔ یعنی محبّتِ الٰہیّہ میں ایسا کمالِ تام رکھتے ہیں کہ دُنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں اُن کے حال میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں۔ خدا[59] ئے تعالیٰ اُن کے برکات سے مسلمانوں کو متمتّع کرے گا۔ سو[60] اُن کا ظہور رحمتِ الٰہیّہ کے آثار ہیں سو اُن آثار کو دیکھو۔ اور اگر[61] اِن لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے یعنی اگر تمہارے ہم مَشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اِسی طرح تائیداتِ الٰہیّہ سے مؤید ہوں سو تم اگر سچّے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔ اَور[62] جو شخص بجُز دینِ اسلام کے کسی اَور دین کا خواہاں اور جویاں ہو گا وہ دین ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ زیاں کاروں میں ہو گا۔

یَآ[63] اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّآ[64] اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ[2] فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

---

[1] "یہ پیشگوئی اِس طرح پر پُوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت میں میرے پر خون کا اِلزام لگایا گیا خدا نے اُس سے مجھے بَری کر دیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر اِلزام لگایا گیا اُس سے بھی خدا نے مجھے بَری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا اِلزام لگایا۔ سو مخالف مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی۔ اور پھر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونے کا اِلزام لگایا سو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔"
(نزول المسیح صفحہ ۱۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

[2] حضرت اقدس نزول المسیح میں اِس کا ترجمہ یُوں فرماتے ہیں :۔ "ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جاوے گی۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

وَاَقِمِ[۶۵] الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ. اَنْتَ[۶۶] مَعِىْ وَاَنَا مَعَكَ. سِرُّكَ[۶۷] سِرِّىْ وَضَعْنَا[۶۸] عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. اِنَّكَ[۶۹] عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. وَجِيْهًا[۷۰] فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ.

اے[۶۳] احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ ہم[۶۴] نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اُس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ اور میری[۶۵] یاد کے لئے نماز کو قائم کر۔ تو میرے[۶۶] ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا[۶۷] بھید میرا بھید ہے۔ ہم[۶۸] نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اُتار دیا ہے۔ اور تیرے ذکر کو اُونچا کر دیا ہے۔ تو[۶۹] سیدھی راہ پر ہے۔ دُنیا[۷۰] اور آخرت میں وجیہ اور مقرّبین میں سے ہے۔

حَمَاكَ[۷۱] اللّٰهُ. نَصَرَكَ[۷۲] اللّٰهُ. رَفَعَ[۷۳] اللّٰهُ حُجَّةَ الْاِسْلَامِ. جَمَالٌ[۷۴]. هُوَ[۷۵] الَّذِىْ اَمْشَاكُمْ فِىْ
كُلِّ حَالٍ. لَا[۷۶] تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِيَاءِ.

خدا[۷۱] تیری حمایت کرے گا۔ خدا[۷۲] تجھ کو مدد دے گا۔ خدا[۷۳] حجّتِ اسلام کو بلند کرے گا۔ جمالِ[۷۴] الٰہی ہے جس[۷۵] نے ہر حال میں تمہارا تنقیہ کیا ہے۔ خدائے[۷۶] تعالیٰ کو جو اپنے ولیوں میں اسرار ہیں وہ احاطہ سے باہر ہیں۔ کوئی کسی راہ سے اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور کوئی کسی راہ سے ......

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدائے تعالیٰ میں دو صفتیں ہیں جو تربیتِ عباد میں مصروف ہیں۔ ایک صفت رِفق اور لُطف اور احسان ہے اس کا نام جمال ہے اور دوسری صفت قہر اور سختی ہے اِس کا نام جلال ہے۔ سو عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جو لوگ اُس کی درگاہِ عالی میں بُلائے جاتے ہیں اُن کی تربیت کبھی جمالی صفت سے اور کبھی جلالی صفت سے ہوتی ہے اور جہاں حضرتِ احدیت کے تلطّفاتِ عظیمہ مبذول ہوتے ہیں وہاں ہمیشہ صفتِ جمالی کے تجلّیات کا غلبہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی بندگانِ خاص کی صفاتِ جلالیہ سے بھی تادیب اور تربیت منظور ہوتی ہے۔ جیسے انبیاء کرام کے ساتھ بھی خدائے تعالیٰ کا یہی معاملہ رہا ہے کہ ہمیشہ صفاتِ جمالیہ حضرتِ احدیّت کے اُن کی تربیت میں مصروف رہے ہیں لیکن کبھی کبھی اُن کی استقامت اور اَخلاقِ فاضلہ کے ظاہر کرنے کے لئے جلالی صفتیں بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اُن کو شریر لوگوں کے ہاتھ سے انواع اقسام کے دُکھ ملتے رہے ہیں تا اُن کے وہ اخلاقِ فاضلہ جو بغیر تکالیفِ شاقہ کے پیش آنے کے ظاہر نہیں ہو سکتے وہ سب ظاہر ہو جائیں اور دُنیا کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کچّے نہیں ہیں بلکہ سچّے وفادار ہیں۔

وَقَالُوْا[۷۷] اَنّٰى لَكَ هٰذَا. اِنْ[۷۸] هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ. لَنْ[۷۹] نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً. لَا
يُصَدِّقُ[۸۰] السَّفِيْهُ اِلَّا سَيْفَةَ الْهَلَاكِ. عَدُوٌّ[۸۱] لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّكَ. قُلْ[۸۲] اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا
تَسْتَعْجِلُوْهُ. اِذَا[۸۳] جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى.

اور کہیں[۷۷] گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ تو ایک[۷۸] سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم[۷۹] ہرگز نہیں مانیں گے

جب تک خدا کو بچشمِ خود دیکھ نہ لیں۔ سفینہ[80] بجز ضربۂ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا۔ میرا[81] اور تیرا دشمن ہے۔ کہ[82] خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو۔ جب[83] خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائے گا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں کہیں گے کہ کیوں نہیں۔

[84] اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ
وَلَا[85] تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ وَكَانَ[86] اللّٰهُ بِكُمْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا۔ اَلَآ[87] اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ تَمُوْتُ[88] وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ فَادْخُلُوا[89] الْجَنَّةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِیْنَ۔ سَلَامٌ[90] عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا اٰمِنِیْنَ۔ سَلَامٌ[91] عَلَیْكَ جُعِلْتَ[92] مُبَارَكًا سَمِعَ[93] اللّٰهُ
اِنَّهٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ اَنْتَ[94] مُبَارَكٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَمْرَاضُ[95] النَّاسِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اِنَّ
رَبَّكَ[96] فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اُذْكُرْ[97] نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكَ وَاِنِّیْ[98] فَضَّلْتُكَ عَلَی
الْعَالَمِیْنَ۔ یَآ اَیَّتُهَا[99] النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ
عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ مَنَّ[100] رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ وَاَحْسَنَ[101] اِلٰٓی اَحْبَابِكُمْ وَعَلَّمَكُمْ[102] مَّا لَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ[103] تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

میں[84] تجھ کو پوری[1] نعمت دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں اُن کو اُن کے مخالفوں پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کے رُو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے اور صدق اور راستی کے انوارِ ساطعہ اُنہیں کے شاملِ حال رہیں گے۔ اور سست[85] مت ہو اور غم مت کرو۔ خدا[86] تم پر بہت ہی مہربان ہے۔ خبردار[87] رہو بہ تحقیق جو لوگ مقربانِ الٰہی ہوتے ہیں اُن پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔ تو اُس[88] حالت میں مرے گا کہ جب خدا تجھ پر راضی ہوگا۔ پس[89] بہشت میں داخل ہو انشاء اللہ امن کے ساتھ۔ تم پر[90] سلام ہو۔ تم شرک سے پاک ہو گئے سو تم امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ تجھ پر[91] سلام۔ تو مبارک[92] کیا گیا۔ خدا[93] نے دُعا سُن لی۔ وہ دعاؤں کو سُنتا ہے۔ تو دُنیا[94] اور آخرت میں مبارک ہے ...... لوگوں[95] کی بیماریاں اور خدا کی برکتیں یعنی مبارک کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اِس سے لوگوں کی رُوحانی بیماریاں دُور

---

[1] ’’میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفّی کے معنے ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں میں مانتا ہوں کہ وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہیں میں بشر ہوں اور بشریّت کے عوارض مثلاً جیسا کہ سہو اور نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں۔ گو میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریّت ہے۔‘‘ (ایّام الصلح صفحہ ۴۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲۔ نیز دیکھئے براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۲۰۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۳)

ہوں گی اور جن کے نفس سعید ہیں وہ تیری باتوں کے ذریعہ سے رُشد اور ہدایت پا جائیں گے اور ایسا ہی جسمانی بیماریاں اور تکالیف جن میں تقدیر مبرم نہیں[1]۔

اور[96] پھر فرمایا کہ تیرا ربّ بڑا ہی قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا[97] کی نعمت کو یاد رکھ۔ اور میں[98] نے تجھ کو تیرے وقت کے تمام عالموں پر فضیلت دی۔

اِس جگہ جاننا چاہیئے کہ یہ تفضیل طفیلی اور جُزوی ہے یعنی جو شخص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل طور پر متابعت کرتا ہے اُس کا مرتبہ خدا کے نزدیک اُس کے تمام ہمعصروں سے برتر و اعلیٰ ہے۔ پس حقیقی اور کُلّی طور پر تمام فضیلتیں حضرت خاتم الانبیاء کو جنابِ احدیّت کی طرف سے ثابت ہیں اور دوسرے تمام لوگ اُس کی متابعت اور اُس کی محبت کے طفیل سے علیٰ قدرِ متابعت و محبت مراتب پاتے ہیں۔ فَمَا اَعْظَمَ شَأْنَ کَمَالِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ۔

اَب بعد اِس کے بقیہ ترجمہ الہام یہ ہے۔ اے[99] نفس بحق آرام یافتہ اپنے ربّ کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ پر راضی اور تُو اُس پر راضی۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو اور میری بہشت میں اندر آجا۔ خدا[100] نے تجھ پر احسان کیا اور تیرے[101] دوستوں سے نیکی کی اور[102] تجھ کو وہ علم بخشا جس کو تُو خود بخود نہیں جان سکتا تھا۔ اور[103] اگر تُو خدا کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ تیرے لئے غیر ممکن ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۰ تا ۵۲۱ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۸ تا ۶۲۳)

سنہ ۱۸۸۳ء "پہلے اِس[2] سے چند مرتبہ الہامی طور پر خدائے تعالیٰ نے اِس عاجز کی زبان پر یہ دُعا جاری کی تھی کہ

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُمَا کُنْتُ

یعنی اے میرے ربّ مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ مَیں بُود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لُطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی۔ اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اوّل آپ ہی

---

[1] حضرت اقدس الہام اَفْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَکَاتُہٗ کی تشریح یُوں فرماتے ہیں:۔"یعنی لوگوں میں مرض پھیلے گی اور اِس کے ساتھ ہی خدا کی برکتیں نازل ہوں گی اور وہ اِس طرح پر کہ وہ بعض کو نشان کے طور پر اس بَلا سے محفوظ رکھے گا اور دوسرے یہ کہ یہ بیماریاں جو آئیں گی یہ دینی برکات کا موجب ہو جائیں گی اور بہتیرے لوگ اُن خوفناک دنوں میں دینی برکات سے حصّہ لیں گے اور سلسلہ حقّہ میں داخل ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور طاعون کا خوفناک نظّارہ دیکھ کر بڑے بڑے متعصب اِس سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۸)

[2] یعنی الہام جُعِلْتَ مُبَارَکًا مندرجہ صفحہ ۷۵۔ (مرتّب)

الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱)

۱۸۸۳ء

"پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اُردو میں اور ایک انگریزی میں ہؤا ...... اور وہ یہ ہے:-

بخرام[1] کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک[2] محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ اِس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ جنابِ الٰہی کے احسانات کا دروازہ کُھلا ہے اور اُس کی پاک رحمتیں اِس طرف متوجہ ہیں۔ دی ڈیز شل کم وہن گاڈ شل ہیلپ یُو۔ گلوری بی ٹو دِس لارڈ گوڈ میکر اوف اَرتھ اینڈ ہیون[3]

وہ دِن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذو الجلال آفرینندۂ زمین و آسمان۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

---

[1] (ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام) "اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اَب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑے گا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے "قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے منہ کی باتیں" اس الہام الٰہی میں "میرے" کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔

فرمایا:- خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۲۸۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

[3] 9. The days shall come when God shall help you.

10. Glory be to this Lord God Maker of earth and heaven.

۱۸۸۳ء " ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یک دفعہ بعض امور میں تین طرح کا غم پیش آگیا تھا جس کے تدارک کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی اور بجز ہرج ونقصان اُٹھانے کے اور کوئی سبیل نمودار نہ تھی۔ اُسی روز شام کے قریب یہ عاجز اپنے معمول کے مطابق جنگل میں سَیر کو گیا اور اُس وقت ہمراہ ایک آریہ ملاوامل نامی تھا جب واپس آیا تو گاؤں کے دروازہ کے نزدیک یہ الہام ہوا :۔

نُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ

پھر دوبارہ الہام ہوا :۔

نُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یعنی ہم تجھے اِس غم سے نجات دیں گے۔ضرور نجات دیں گے۔کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

چنانچہ اُسی قدم پر جہاں الہام ہوا تھا اُس آریہ کو اُس الہام سے اطلاع دی گئی تھی اور پھر خدا نے وہ تینوں طور کا غم دُور کر دیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ "

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۳، ۵۵۴ حاشیہ در حاشیہ ۳ ۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۹، ۶۶۰)

۱۸۸۳ء دوہ آل[1] مین شڈ بی اینگری بٹ گوڈ از وِدیُو۔ہی[2] شیل ہیلپ یُو۔ ورڈس[3] اوف گوڈ کین ناٹ ایکس چینج۔

یعنی اگرچہ تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۴ حاشیہ در حاشیہ ۳ ۔روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۰، ۶۶۱)

۱۸۸۳ء اَلْخَيْرُ[1] كُلُّهٗ فِى الْقُرْاٰنِ كِتَابُ[2] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ اِلَيْهِ[3] يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ

یعنی تمام[1] بھلائی قرآن میں ہے جو[2] اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہی اللہ جو رحمٰن ہے۔ اُسی[3] رحمٰن کی طرف کلماتِ طیّبہ صعود کرتے ہیں۔

لہ 1. Though all men should be angry but God is with you.

2. He shall help you.

3. Words of God can not exchange.

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ

اللہؐ وہ ذات کریم ہے کہ جو نا امیدی کے پیچھے مینہہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو دُنیا میں پھیلاتا ہے۔ یعنی عین ضرورت کے وقت تجدید دین کی طرف متوجّہ ہوتا ہے۔

یَجْتَبِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

جس کو چاہتا ہے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ مَنَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ۔ وَلِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ۔

اورؐ اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا تا ہم اُس سے بدی اور فحش کو روک دیں اورؐ تا تُو اُن لوگوں کو ڈرا وے جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا۔ سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اِس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے کہ جو باعتبار کسی روحانی مناسبت کے اطلاق پایا۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۴، ۵۵۵ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۱، ۶۶۲)

۱۸۸۳ء

بعد اس کے فرمایا:۔

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ رَبُّنَا عَاجٌ۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ۔ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیْ۔ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ۔ **کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔**

کہہؐ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرارِ غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دُعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہامات بالا کا (ترجمہ[1]) یہ ہے کہ بہ تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے راہ بتلائے گا۔ اے میرے ربّ میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر۔ ہمارا ربّ عاجی ہے (اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) جن ناّلائق باتوں کی طرف مجھ کو بُلاتے ہیں اُن سے اے میرے ربّ مجھے زندان بہتر ہے۔ اےؐ میرے خدا مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔ اےؐ میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں جن کا علم حضرتِ عالم الغیب کو ہے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۵، ۵۵۶ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۲ تا ۶۶۴)

---

[1] "ترجمہ" کا لفظ اصل میں موجود نہیں۔ یہ مرتب کی طرف سے ہے۔

۱۸۸۳ء

پھر بعد اِس کے فرمایا:۔

هُوَ شَعْنَا۔ نَعْسَا

یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور اِن کے معنے ابھی تک اِس عاجز پر نہیں کُھلے۔"[1]

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۶ حاشیہ درحاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴)

"پھر بعد اِس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعثِ سُرعتِ الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں:۔

آئی لَوْ یُو۔ آئی شَیل گِو یُو ءِ لارج پارٹی آوف اِسلام[2]

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۶ حاشیہ درحاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴)

(ترجمہ) "مَیں تم سے محبّت کرتا ہوں۔ مَیں تمہیں ایک بڑا گروہ اِسلام کا دوں گا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۸۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۵)

۱۸۸۳ء

پھر بعد اِس کے یہ الہام ہے:۔

يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ[3] وَرَافِعُكَ إِلَيَّ (وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا)[4] وَجَاعِلُ

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں اس الہام کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے۔
هُوَ شَعْنَا نَعْسَا۔ اے خدا مَیں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دیدی۔ یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی اور پھر دعا کا قبول ہونا ظاہر کیا گیا اور اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو موجودہ مشکلات ہیں یعنی تنہائی، بیکسی، ناداری، کسی آئندہ زمانہ میں وہ دُور کر دی جائیں گی چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اس زمانہ میں ان مشکلات کا نام و نشان نہ رہا۔" (براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۸۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۴)
(نوٹ از مرتّب) فقرہ هُوَ شَعْنَا متی ۲۱/۹ میں بھی آیا ہے جس کا ترجمہ حاشیہ میں یُوں لکھا ہے 'کرم کرکے نجات دے' دیکھئے زبور ۱۱۸/۲۵۔
نَعْسَا کا ترجمہ عبرانی میں ہے "قبول ہوئی۔" (عربی عبرانی ڈکشنری)

[2] I love you. I Shall give you a large party of Islam.

[3] "الہام إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ اِس قدر ہوا ہے جس کا خدا ہی شمار جانتا ہے بعض اوقات نصف شب کے بعد فجر تک ہوتا رہا ہے۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۷ مکتوب مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

[4] "یہ فقرہ سہوِ کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔" (براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۷۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۴، ۹۵)

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔

اے عیسٰی[1] مَیں تجھے کامل اَجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا۔ یا دُنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا مُنکروں کے ہر ایک الزام اور تُہمت سے تیرا دامن پاک کر دوں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو مُنکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مَشربوں کو حُجّت اور بُرہان اور برکات کے رُو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ[2] ہے۔ اِس جگہ عیسٰی کے نام سے بھی یہی عاجز مُراد ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶، ۵۵۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴، ۶۶۵)

سنہ ۱۸۸۳ء

(ا) "اور پھر بعد اِس کے اُردو میں اِلہام فرمایا:-

مَیں اپنی چمکار[3] دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر۴ ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵)

(ب) "دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ اِس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دُنیا میں ایک نبی آیا۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷)

(ج) "دُنیا میں ایک نبی آیا مگر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔" نوٹ:- "ایک قرأت اِس الہام میں یہ بھی ہے کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ اور یہی قرأت براہین میں درج ہے۔ اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قرأت درج نہیں کی گئی۔" (مکتوب مورخہ ۷ ؍اگست ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ ؍اگست ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

---

۱ اِس کے متعلق دیکھئے حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۷۵ (مرتّب)

۲ یعنی اِس سلسلہ میں داخل ہونے والے دو فریق ہوں گے۔ ایک پُرانے مسلمان جن کا نام اوّلین رکھا گیا جو اَب تک تین لاکھ کے قریب اِس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور دوسرے نئے مسلمان جو دوسری قوموں میں سے اِسلام میں داخل ہوں گے یعنی ہندوؤں اور سکھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے۔ اور وہ بھی ایک گروہ اِس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۲ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۸)

۳ "یہ وہی چمکار ہے جو کوہِ طُور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے اور اس سے مراد جلالی معجزات ہیں جیسا کہ کوہِ طُور پر بنی اسرائیل کو جلالی معجزات دکھائے گئے تھے۔" (ضمیمہ چشمۂ معرفت صفحہ ۲۷ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۸)

۱۸۸۳ء

اَلْفِتْنَةُ ھٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ
اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا
قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ
یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنیٔ مُطلق ظاہر کرے گا۔
مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّى الْعَبْدُ فِيْهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔
یعنی عبداللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبتِ خاص عطا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

يَا دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ یُو مَسْٹ ڈُو وہاٹ آئی ٹولڈ یُو[1] تم کو وہ کرنا چاہیئے جو مَیں نے فرمایا ہے۔ اُشْكُرْ نِعْمَتِيْ رَاَيْتَ خَدِيْجَتِيْ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِيْكَ مَادَّةٌ فَارُوْقِيَّةٌ۔

اَے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے۔ اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تُو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظِ عظیم ہے۔ تُو محدّث اللہ ہے۔ تجھ میں مادّہ فاروقی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ۔ بَيْتُ الْفِكْرِ وَبَيْتُ الذِّكْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تُو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوستِ خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔ یعنی یہ اُسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں

---

[1] You must do what I told you.

کھولا؟ کیا[21] ہم نے ہر یک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی؟ کہ تجھ کو بَیتُ الفِکر اور بَیتُ الذِکر عطا کیا۔ اور جو شخص[22] بیت الذکر میں باخلاص وقصد تعبّد وصحت نیّت وحُسن ایمان داخل ہوگا وہ سُوءِ خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔

بَیتُ الفِکر سے مُراد اِس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بَیتُ الذِکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اُس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ اور آخری فقرہ مذکورہ بالا اسی مسجد[لہ] کی صفت میں بیان فرمایا ہے جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے :-

مُبَارِكٌ[23] وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ۔

یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اِس میں کیا جائے گا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۸ تا ۵۵۹ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵ تا ۶۶۶)

۱۸۸۳ء " پھر بعد اِس کے اِس عاجز کی نسبت فرمایا :-

لہ (الف) "اِس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا منجملہ ان کے ایک نہایت عظیم الشان الہام ہے .... فِيْهِ بَرَكَاتٌ لِّلنَّاسِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا" (مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۵)

(ب) "ایک مرتبہ مَیں نے اس مسجد کی تاریخ ...... الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارك ومبارك وكل امر مبارك يجعل فيه" (ازالہ اوہام حصّہ اوّل صفحہ ۱۸۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ج) اِس الہام میں تین قسم کے نشان ہیں (۱) اوّل یہ کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مادۂ تاریخ بنائے مسجد ہے (۲) دوم یہ کہ یہ پیشگوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اسی مسجد میں ہوں گے۔ چنانچہ اب تک اسی مسجد میں بیٹھ کر ہزارہا آدمی بیعتِ توبہ کر چکے ہیں۔ اسی میں بیٹھ کر صدہا معارف بیان کئے جاتے ہیں اور اسی میں بیٹھ کر کتبِ جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہِ کثیر مسلمانوں کا پنج وقت نماز پڑھتا ہے اور وعظ سُنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں اور بنائے مسجد کے وقت میں اِن باتوں میں سے کسی بات کی علامت موجود نہ تھی۔ (۳) سوم یہ کہ یہ الہام دلالت کر رہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں کوئی آفت آنے والی ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ اس میں داخل ہوگا وہ اس آفت سے بچ جاوے گا اور براہین احمدیہ کے دوسرے مقامات سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ آفت طاعون ہے۔ سو یہ پیشگوئی بھی اِس سے نکلتی ہے کہ جو شخص پوری ارادت اور اخلاص سے جس کو خدا پسند کر لیوے اس مسجد میں داخل ہوگا وہ طاعون سے بھی بچایا جائے گا یعنی طاعونی موت سے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶)

رُفِعْتَ وَجُعِلْتَ مُبَارَکًا
تُو[1] اُونچا کیا گیا اور مبارک بنایا گیا۔
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ۔
یعنی جو لوگ اُن برکات و انوار پر ایمان لائیں گے کہ جو تجھ کو خدائے تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور ایمان اُن کا خالص اور وفاداری سے ہوگا تو ضلالت کی راہوں سے امن میں آجائیں گے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ۔ قُلِ اللّٰهُ حَافِظُهٗ عِنَایَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ۔ نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ اَللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَیُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ یَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ اِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ۔ نَصَرْتُكَ مِنْ لَّدُنِّیْ۔ اِنِّیْ مُنَجِّیْكَ مِنَ الْغَمِّ۔ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَكَ۔ خَلَقْتُ لَكَ لَیْلًا وَّنَهَارًا۔ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔
مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نُور کو بُجھا دیں۔ کہہ خدا اُس نور کا آپ حافظ ہے۔ عنایت الٰہیہ تیری نگہبان ہے۔ ہم نے اُتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں۔ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ اور تجھ کو اَور اَور چیزوں سے ڈرائیں گے۔ یہی پیشوایانِ کُفر ہیں۔ مت خوف کر تجھی کو غلبہ ہے یعنی حُجّت اور بُرہان اور قبولیت اور برکت کے رُو سے تُو ہی غالب ہے۔ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا۔ یعنی مناظرات و مجادلات بحث میں تجھ کو غلبہ رہے گا۔
پھر فرمایا کہ میرا دن حق اور باطل میں فرقِ بیّن کرے گا۔ خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال دے۔ یہ خدا کے کام دین کی سچائی کے لئے حُجّت ہیں۔ مَیں اپنی طرف سے تجھے مدد دوں گا۔ مَیں خود تیرا غم دُور کروں گا۔ اور تیرا خدا قادر ہے۔ تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے مَیں نے رات اور دن پیدا کیا۔ جو کچھ تُو چاہے کر کہ مَیں نے تجھے بخشا۔ تُو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔

---

[1] سہوِ کاتب سے لفظ "اس کو" ترجمہ سے رہ گیا ہے۔ (مرتّب)

اِس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیاتِ شرعیہ تجھے حلال ہیں بلکہ اِس کے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے وہ بندہ کی مرضی بنائی گئی اور سب ایمانیات اِس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئیں۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

[۲۳]وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ (اِلَّا)[۱] اِفْكٌ اِفْتَرٰى۔ [۲۴]وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔ [۲۵]وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِیْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ [۲۶]اِجْتَبَيْنَاهُمْ وَاصْطَفَيْنَاهُمْ [۲۷]كَذَالِكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ [۲۸]اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا۔ [۲۹]قُلْ
هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ [۳۰]كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ [۳۱]فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ۔ [۳۲]وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ
اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا۔ [۳۳]سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ [۳۴]قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فَلَا
تَكْفُرُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ [۳۵]سَلَامٌ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ۔ [۳۶]صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔
[۳۷]تَفَرَّدْنَا بِذَالِكَ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ[۳۸] مُصَلًّى۔

اور کہیں[۲۳] گے کہ یہ جھوٹ بنا لیا ہے۔ ہم[۲۴] نے اپنے بزرگوں میں یعنی اولیاءِ سلف میں یہ نہیں سنا حالانکہ[۲۵] بنی آدم یکساں پیدا نہیں کئے گئے بعض کو بعض پر خدا نے بزرگی دی ہے اور[۲۶] اُن کو دوسروں میں سے چُن لیا ہے۔ یہی[۲۷] سچ ہے تا مومنوں کے لئے نشان ہو۔ کیا[۲۸] تم خیال کرتے ہو کہ ہمارے عجیب کام فقط اصحابِ کہف تک ہی ختم ہیں۔ نہیں بلکہ خدا[۲۹] تو ہمیشہ صاحبِ عجائب ہے اور اُس کے عجائبات کبھی منقطع نہیں ہوتے۔ ہر[۳۰] یک دن میں وہ ایک شان میں ہے پس[۳۱] ہم نے وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اِس عاجز کو۔ اور[۳۲] لوگوں نے محض ظلم کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُن کے دل یقین کر گئے۔ سو[۳۳] عنقریب ہم اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیں گے۔ کہہ[۳۴] خدا کی طرف سے نور اُترا ہے سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ ابراہیم[۳۵] پر سلام۔ ہم[۳۶] نے اُس کو خالص کیا۔ اور غم سے نجات دی۔ ہم[۳۷] نے ہی یہ کام کیا سو تم ابراہیم[۳۸] کے نقشِ قدم پر چلو یعنی رسولِ کریم کا طریقہ حقّہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مُشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اِس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اُس پر چلیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۹ تا ۵۶۲ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۷ تا ۶۷۱)

---

[۱] اِس الہام میں اِلَّا کا لفظ سہوِ کتابت سے رہ گیا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اربعین نمبر ۲ طبع اوّل صفحہ ۷ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۳ میں بحوالہ براہین احمدیہ یہی الہام درج فرمایا ہے اور اس میں لفظ اِلَّا موجود ہے۔ (مرتّب)

اگست ۱۸۸۳ء (ا) "اُن کے سفرِ آخرت کی خبر بھی کہ جو اُن کو تیس ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء میں پیش آیا۔ تخمیناً تین ماہ پہلے خداوندِ کریم نے اِس عاجز کو دے دی تھی۔ چنانچہ یہ خبر بعض آریہ کو بتلائی بھی گئی تھی۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۳۵ حاشیہ ۱۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۴۰ حاشیہ نمبر ۱۱)

(ب) "پنڈت دیانند کی بابت اس کی موت سے دو مہینے پہلے لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی کہ اَب وہ بہت ہی نزدیک مرے گا بلکہ کشفی حالت میں مَیں نے اُس کو مُردہ پایا۔" (شحنۂ حق صفحہ ۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(ج) "اِس ملک پنجاب میں جب دیانند بانی مبانی آریہ مذہب نے اپنے خیالات پھیلائے اور سفلہ طبع ہندوؤں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر اور ایسے ہی دوسرے انبیاءؑ کی توہین پر چالاک کر دیا اور خود بھی قلم پکڑتے ہی اپنی شیطانی کتابوں میں جا بجا خدا کے تمام پاک اور برگزیدہ نبیوں کی تحقیر اور توہین شروع کی اور خاص اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بہت کچھ جھوٹ کی نجاست کو استعمال کیا اور بزرگ پیغمبروں کو گندی گالیاں دیں تب مجھے اس کی نسبت الہام ہؤا کہ

خدا تعالیٰ ایسے موذی کو جلد تر دُنیا سے اُٹھا لے گا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۷)

۲۸ اگست ۱۸۸۳ء "شاید پرسوں کے دن یعنی بروز سہ شنبہ مسجد کی طرف نظر کی گئی تو اُسی وقت خداوندِ کریم کی طرف سے ایک اَور فقرہ الہام ہؤا اور وہ یہ ہے :-

فِيْهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ

یعنی اِس میں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں۔" (از مکتوب مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۸۳ء مکتوبات جلد اوّل صفحہ ۴۵)

۶ ستمبر ۱۸۸۳ء بتاریخ ۶ ستمبر ۱۸۸۳ء روز پنج شنبہ خداوندِ کریم نے عین ضرورت کے وقت میں اِس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلامِ مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ

بست و یک ۲۱ روپیہ آنے والے ہیں

چونکہ اِس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنے والے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دی گئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذاتِ غیب دان کا خاصہ ہے کسی اَور کا کام نہیں ہے۔ دوسری عجیب بر عجیب یہ بات تھی کہ یہ تعداد غیر معہود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اِس تعداد کو کچھ تعلق نہیں پس اِنہیں عجائبات کی وجہ سے

---

[1] پنڈت دیانند صاحب۔ (مرتب)

یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا۔

۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء پھر ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء کو تاکیدی طور پر سہ بارہ الہام ہوا کہ

بست ۲۱ ویک روپیہ آئے ہیں

جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیشگوئی کا ظہور ہو جائے گا چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہوگا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیماردار آیا اور اس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا۔ ہر چند علاج معالجہ اس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آجاوے تو اگر اس کی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے للّٰہ فی اللہ دی جاتی ہے لیکن وہ روپیہ اُس سے لیا گیا کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اُس پیشگوئی کی ایک جزو ہے۔ پھر بعد اسکے ڈاک خانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جز بذریعہ ڈاک خانہ پوری ہو۔ ڈاک خانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے جواب میں یہ کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے ڈیرہ غازیخان سے آیا ہے سو ابھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں جب آئے گا تو دوں گا۔ اس خبر کے سُننے سے سخت حیرانی ہوئی اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردد میں سر بزانو تھا اور اس تصور میں تھا کہ پانچ اور ایک مل کر چھ ہوئے اب اکیس کیونکر ہوں گے۔ یا الٰہی یہ کیا ہوا۔ سو اسی استغراق میں تھا کہ یک دفعہ یہ الہام ہوا:۔

بست و یک آئے ہیں۔ اس میں شک نہیں

اس الہام پر دو پہر نہیں گذرے ہوں گے کہ اُسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سُن چکا تھا ڈاک خانہ میں گیا اور اس کو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر دی کہ دراصل بست ۲۱ روپے آئے ہیں اور پہلے یونہی مُنہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہہ دیا۔ چنانچہ وہی آریہ بیس ۲۰ روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی طرف سے تھا لے آیا اور معلوم ہوا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ آیا ہوا تھا اور نیز منشی الٰہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کی رسید کے تھی یہ بھی معلوم ہوا کہ منی آرڈر ۶ ستمبر ۱۸۸۳ء کو یعنی اُسی روز جب الہام ہوا قادیان میں پہنچ گیا تھا پس ڈاک منشی کا سارا املا انشاء غلط نکلا اور حضرت عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہوا۔ پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی لے کر بعض آریوں کو بھی دی گئی۔ فالحمد للہ علیٰ اٰلائہ ونعمائہ ظاھرھا و باطنھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۲-۵۲۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۴-۶۲۶)

۹؍اکتوبر ۱۸۸۳ء

"آج رات کیا عجیب خواب آئی کہ بعض اشخاص ہیں جن کو اس عاجز نے شناخت نہیں کیا وہ سبز رنگ کی سیاہی سے مسجد[1] کے دروازہ کی پیشانی پر کچھ آیات لکھتے ہیں۔ ایسا سمجھا گیا ہے کہ فرشتے ہیں اور سبز رنگ اُن کے پاس ہے جس سے وہ بعض آیات تحریر کرتے ہیں اور خطِ ریحانی میں جو پیچان اور مسلسل ہوتا ہے لکھتے جاتے ہیں

تب اس عاجز نے اُن آیات کو پڑھنا شروع کیا جن میں سے ایک آیت یاد رہی اور وہ یہ ہے :-

لَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ

اور حقیقت میں خدا کے فضل کو کون روک سکتا ہے جس عمارت کو وہ بنانا چاہے اس کو کون مسمار کرے اور جس کو وہ عزت دینا چاہے اس کو کون ذلیل کرے۔"

(از مکتوب مورخہ ۹؍اکتوبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۱)

۲۲؍اکتوبر ۱۸۸۳ء

"آج اِس موقع کے اثنا میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالمِ کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا نقّارہ بجے

پھر ایک نے مُسکرا کر اُن ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

جب اِس عاجز نے دیکھا تو وہ اِسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلّح فتحیاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں

حُجّۃ اللہ القادر و سُلطانِ احمد مختار

لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز اُنیسویں ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲؍اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرم ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۵)

۲۴؍اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل

"ایک مرتبہ اِس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

---

[1] یعنی مسجد مبارک (مرتّب)

اگرتمام لوگ مُنہ پھیرلیں تو مَیں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اُوپر سے مدد کرسکتا ہوں۔"

(ازمکتوب ۲۴؍ اکتوبر ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۲)

۲۹؍ اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل " بارہا اِس عاجز کو حضرتِ احدیّت کے مخاطبات میں ایسے کلمات فرمائے گئے ہیں جن کا ماحصل یہ تھا کہ سب دُنیا پنجۂ قدرتِ احدیّت میں مقہور اور مغلوب ہے اور تصرّفاتِ الٰہیّہ زمین و آسمان میں کام کر رہے ہیں۔"

(ازمکتوب مورخہ ۲۹؍ اکتوبر ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۳)

۲۹؍ اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل " چند روز کا ذکر ہے کہ یہ الہام ہُوا:۔

اِنْ يَّمْسَسْكَ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ۔ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔[1]
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔"

(ازمکتوب مورخہ ۲۹؍ اکتوبر ۱۸۸۳ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۳)

۱۹، ۲۰؍ نومبر ۱۸۸۳ء " رات کو ایک اَور عجیب الہام ہُوا اور وہ یہ ہے:۔

قُلْ لِّضَيْفِكَ[2] اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ۔ قُلْ لِّاَخِيْكَ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ

یہ الہام بھی چند مرتبہ ہُوا۔ اِس کے معنے ..... ہیں .... جو تیرا موردِ فیض یا بھائی ہے اس کو کہہ دے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اگر وہ (خداوندکریم) تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی بھی اُسے دُور نہیں کرسکتا اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو رَدّ بھی نہیں کرسکتا۔ کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا۔

(نوٹ از مرتّب) مکتوباتِ احمدیہ ۲۹؍ اکتوبر ۱۸۸۳ء صفحہ ۶۳ میں لفظ ان یمسسك کی بجائے ان تمسسك لکھا ہے جو سہوِ کاتب معلوم ہوتا ہے۔

[2] حیاتِ احمدؑ (مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی) جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۲۷ پر یہ الہام واضح طور پر بالفاظ قُلْ لِّضَيْفِكَ الخ درج ہے لیکن مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۷ مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب ۲۰؍ نومبر ۱۸۸۳ء میں یہ لفظ ایسا صاف نہیں لکھا بلکہ کچھ ایسا لکھا (لضیفمك) ہے کہ لِضَيْفِكَ کی بجائے لِفَيْضِكَ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور ترجمہ کے الفاظ "موردِ فیض" اِس احتمال کو اَور بھی قوّت دیتے ہیں۔ گو ضَیف کے معنے بھی موردِ فیض سمجھے جاسکتے ہیں۔ واللّٰہ اَعلم بالصّواب۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ انہی ایّام میں حضور کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات ہوئی تھی۔ (مرتّب)

کہ مَیں ...... (تجھے) وفات دوں گا۔

معلوم نہیں کہ یہ شخص کون ہے۔ اِس قسم کے تعلقات کے کم و بیش کوئی لوگ ہیں۔ اِس عاجز پر اِس قسم کے الہامات اور مکاشفات اکثر وارد ہوتے رہتے ہیں جن میں اپنی نسبت اور بعض احباب کی نسبت۔ اُن کے عُسر یُسر کی نسبت۔ اُنکے حوادث کی نسبت۔ ان کی عمر کی نسبت ظاہر ہوتا رہتا ہے۔"

(از مکتوب مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۸۳ء۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۷، ۶۸)

aaaaaaaaaaa

۱۸۸۳ء " پندرہ[1] برس کے بعد جب میرے بھائی[2] کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو مَیں امرتسر تھا۔ مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ اَب قطعی طور پر ان کی زندگی کا پیالہ پُر ہو چکا اور بہت جلد فوت ہونے والے ہیں۔ مَیں نے وہ خواب حکیم محمد شریف کو جو امرتسر میں ایک حکیم تھے سُنائی اور پھر اپنے بھائی کو خط لکھا کہ آپ امورِ آخرت کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ مجھے دکھلایا گیا ہے کہ آپ کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں۔ انہوں نے عام گھر والوں کو اس سے اطلاع دے دی اور پھر چند ہفتہ میں ہی اِس جہانِ فانی سے گذر گئے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲)

۱۸۸۳ء " اِکسٹھواں نشان اپنے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کی نسبت پیشگوئی ہے جس میں میرے ایک بیٹے کی طرف سے بطور حکایت عن الغیر مجھے یہ الہام ہُوا:-

aaaaaaaaaaaa

اے عمّی بازیٔ خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی۔[3]

یہ پیشگوئی بھی اسی شرمپت آریہ کو قبل از وقت بتلائی گئی تھی اور اِس الہام کا مطلب یہ تھا کہ میرے بھائی کی بے وقت اور ناگہانی موت ہوگی جو موجبِ صدمہ ہوگی ...... اور بعد اس کے میرے پر کھولا گیا کہ یہ الہام میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میرا بھائی دو تین دن کے بعد ایک ناگہانی طور پر فوت ہو گیا اور

---

[1] ۱۸۶۸ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم سخت بیمار ہو گئے تھے اور بالکل ایک مُشتِ استخواں سے رہ گئے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے ان کے لئے دعا کی تو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ ایک پُورے تندرست انسان کی طرح بغیر کسی سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں۔ چنانچہ حضورؑ نے لکھا ہے کہ برادر مذکور اِس خواب کے پندرہ برس بعد تک زندہ رہے۔ مفصّل دیکھئے رؤیا نمبر ۱۰، ۱۲۔ تذکرہ صفحہ ۸، ۹۔ (مرتّب)

[2] مراد مرزا غلام قادر صاحب برادر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے چچا! تُو اپنی جان پر کھیل گیا اور مجھے بہت افسوس میں چھوڑ گیا۔

میرے اُس لڑکے کو اس کی موت کا صدمہ پہنچا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳)

۱۸۸۳ء " ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے الہام ہوا :۔

"جنازہ"

اور مَیں نے اِس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دے دی۔ چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہوئے۔"[۱]

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

دسمبر ۱۸۸۳ء " اِس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں ...... اور وہ کلمات یہ ہیں :۔

پریشن[۲]۔ عمر۔ براطوس یا پلاطوس

یعنے پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے بباعث سُرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اِس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کِس زبان کے یہ لفظ ہیں ؟ پھر دو لفظ اور ہیں۔

ھُوْ شَعْنَا نَعْسَا

معلوم نہیں کِس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اوّل عربی فقرہ ہے۔

یَادَاؤُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا

یُوْمَسْٹ ڈُووَہاٹ آئی ٹولڈیُو۔[۳] تم کو وہ کرنا چاہیئے جو مَیں نے فرمایا ہے۔

---

[۱] خاکسار مرتّب کے عرض کرنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت اُمّ المؤمنین سے دریافت کیا کہ مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کِس سَنہ میں ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی سے (جو ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی) ایک سال قبل اُن کی وفات ہو چکی تھی۔ نیز کتاب پنجاب چیفس میں بھی سَنہ وفات ۱۸۸۳ء ہی لکھا ہے۔

[۲] (ا) "یہ ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں نجات دینے۔ فرمایا کہ یا مسیح الخلق عدوانا کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ پرچہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲ کالم نمبر ۳) (ب) "چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہامِ الٰہی میں ایک سُرعت ہوتی ہے اِسلئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا یا کسی اور زمانہ کے متروکہ محاورہ کو اختیار کرتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض جگہ انسانی گریمر یعنی صرف و نحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اِس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ آیت اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ انسانی نحو کی رُو سے اِنْ هٰذَيْنِ چاہیئے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

[۳] You must do what I told you.

یہ اُردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اَور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں...
....فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہوجاتا ہے ....
.....اور وہ الہام یہ ہیں :-

دَوْ آل مَن شُڈ بِی اَنگری بَٹ گاڈ اِز وِدْ یُو۔ ہِی شَل ہلپ یُو۔ وَارڈس آف گاڈ ناٹ
کَین☆ ایکس چینج[1]

ترجمہ :- اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔

پھر بعد اِس کے ایک دو اَور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے :-

آئی شَل ہلپ یُو[2]

مگر بعد اِس کے یہ ہے :-

یُو ہَیو ٹُو گو اَمرت سَر[3]

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنے معلوم نہیں اور وہ یہ ہے :-

ہِی ہَلٹس اِن دِی ضلع پشاور[4]

(مکتوب ۱۲ر دسمبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۸، ۶۹)

جنوری ۱۸۸۴ء " ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اِس کی کوئی اَور صورت تھی۔ پھر بعد اُس کے قدرتِ الٰہیہ کی ناگہانی تجلّی نے اِس احقرِ عباد کو موسٰی کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابنِ عمران کی طرح اپنے خیالات کی شبِ تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردۂ

---

[1] 8. Though all men should be angry but God is with you.
9. He shall help you.
10. Words of God not can exchange.

☆ یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ یہی الہام صفحہ ۸۷ پر بھی درج ہے جہاں Can not کے الفاظ ہیں۔ (مرتّب)

[2] مَیں تیری مدد کروں گا۔ I shall help you.

[3] تمہیں امرتسر جانا ہوگا۔ You have to go Amritsar.

[4] وہ ضلع پشاور میں قیام کرتا ہے۔ He halts in the Zilla Peshawar.

Zilla :- "ضلع" کا لفظ انگریزی زبان میں استعمال ہوتا ہے دیکھو Public Service Inquiries Act Section 8 (دی پبلک سروِسز انکوائریز ایکٹ دفعہ ۸) نیز دی پنجاب کورٹس ایکٹ شائع کردہ شمیر چند ۱۹۲۳ء صفحہ ۸۳ زیر دفعہ ۳۲ The Punjab Court Act.
نیز آکسفورڈ ڈکشنری زیر لفظ "ضلع" (مرتّب)

غیب سے اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ کی آواز آئی اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اِس کتاب کا متوّلی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت ربّ العٰلمین ہے۔"

(ہم اور ہماری کتاب۔ آخری صفحۂ ٹائیٹل براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۷۳)

۱۸۸۴ء
فرمایا یہ میرا ایک پُرانا الہام ہے۔

" اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ اَمْرَکَ۔ وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا"[۱]

(البدر جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۷)

جنوری ۱۸۸۴ء
"کچھ دن گذرے ہیں کہ اِس عاجز کو ایک عجیب خواب آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مجمع زاہدین اور عابدین ہے اور ہر ایک شخص کھڑا ہو کر اپنے مشرب کا حال بیان کرتا ہے اور مشرب کے بیان کرنے کے وقت ایک شعر موزون اُس کے مُنہ سے نکلتا ہے جس کا اخیر لفظ قعود اور سجود اور شہود وغیرہ آتا ہے جیسے یہ مصرع

تمام شب گذرانیم در قیام و سجُود

چند زاہدین اور عابدین نے ایسے ایسے شعر اپنی تعریف میں پڑھے ہیں۔ پھر اخیر پر اِس عاجز نے اپنے مناسبِ حال سمجھ کر ایک شعر پڑھنا چاہا ہے مگر اس وقت وہ خواب کی حالت جاتی رہی اور جو شعر اس خواب کی مجلس میں پڑھنا تھا وہ بطور الہام زبان پر جاری ہو گیا اور وہ یہ ہے ؎

طریقِ زہد و تعبّد ندانم اے زاہد
خدائے من قدمم راند برہِ داؤد"[۲]

(از مکتوب مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۴ء بنام میر عباس علی صاحب مکتوبات جلد اوّل صفحہ ۷۰)

۳ جنوری ۱۸۸۴ء
(ا) " آپ کے مبلغ پچّاس روپیہ عین ضرورت کے وقت پہنچے۔ بعض آدمیوں کے بے وقت تقاضا سے بالفعل پچّاس روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ دعا کے لئے یہ الہام ہُوا :-

بحسن قبولیٔ دعاء بنگر کہ چہ زود دُعاء قبول میکنم

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) کیا یہ لوگ تیرے معاملہ میں غور نہیں کرتے۔ اور اگر یہ معاملہ اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں وہ بہت اختلاف پاتے۔ (نوٹ) چونکہ البدر میں لکھا ہوا ہے کہ یہ پُرانا الہام براہین احمدیہ کے زمانہ کا ہے اِس لئے اسے براہین کے بعد رکھا جاتا ہے۔ (مرتّب)۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اے زاہد! میں تو کوئی زہد و تعبّد کا طریق نہیں جانتا میرے خدا نے خود ہی میرے قدم کو داؤد کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔

۳۰ جنوری ۱۸۸۴ء کو یہ الہام ہؤا ۲۰ تاریخ کو آپ کا روپیہ آگیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔"

(از مکتوب مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۴ء بنام میر عباس علی صاحب مکتوبات جلد اوّل صفحہ ۶۲)

(ب) "ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہلِ فقر اور توکّل پر کبھی کبھی ایسی حالت گذرتی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سَیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اِس جنگل میں دعا کریں پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارہ پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقع ہے۔ جب ہم دعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہؤا جس کا ترجمہ یہ ہے:-

دیکھ مَیں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہُوں

تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رُخ کیا تا کہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اُسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

<u>جنوری ۱۸۸۴ء</u> "ایک رات خواب میں دیکھا کہ کسی مکان پر جو یاد نہیں رہا یہ عاجز موجود ہے اور بہت سے نئے نئے آدمی جن سے سابق تعارف نہیں، ملنے کو آئے ہوئے ہیں، اور آپؐ بھی ان کے ساتھ موجود ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اَور مکان ہے۔ اُن لوگوں نے اِس عاجز میں کوئی بات دیکھی ہے جو اُن کو ناگوار گذری ہے سو اُن سب کے دل منقطع ہو گئے۔ آپ نے اُس وقت مجھ کو کہا کہ وضع بدل لو۔ مَیں نے کہا کہ نہیں بدعت ہے۔ سو وہ لوگ بیزار ہو گئے اور ایک دوسرے مکان میں جو ساتھ ہے جا کر بیٹھ گئے۔ تب شاید آپ بھی ساتھ ہیں مَیں اُن کے پاس گیا تا اپنی امامت سے ان کو نماز پڑھاؤں۔ پھر بھی انہوں نے بیزاری سے کہا کہ ہم نماز پڑھ چکے ہیں۔ تب اِس عاجز نے اُن سے علیحدہ ہونا اور کنارہ کرنا چاہا اور باہر نکلنے کے لئے قدم اُٹھایا معلوم ہؤا کہ اُن سب میں سے ایک شخص پیچھے چلا آتا ہے جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو آپ ہی ہیں۔ اب اگرچہ خوابوں میں تعیّنات معتبر نہیں ہوتے اور اگر خدا چاہے تو تقدیراتِ معلقہ کو مبدّل بھی کر دیتا ہے لیکن اندیشہ گذرتا ہے کہ خدانخواستہ وہ آپ ہی کا شہر نہ ہو۔ لوگوں کے شوق اور ارادت پر آپ خوش نہ ہوں۔ حقیقی شوق اور ارادت کہ جو لغزش اور ابتلاء کے مقابلہ پر کچھ ٹھہر سکے۔ لاکھوں میں سے کسی ایک کو ہوتا ہے..... بہتر ہے کہ آنمخدوم ابھی اِس عاجز کی تکلیف کشی کے لئے بہت زور نہ دیں کہ کئی اندیشوں کا محل ہے۔ یہ عاجز معمولی زاہدوں اور عابدوں کے مشرب پر نہیں اور نہ ان کی رسم اور عادت کے مطابق اوقات رکھتا ہے بلکہ ان کے پیرایہ سے نہایت بیگانہ

لہ میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ (مرتّب)

اور دُور ہے۔ سیفعل اللہ ما یشآء۔"

(از مکتوب مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۸۴ء بنام میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۷۲، ۷۳)

تخمیناً فروری ۱۸۸۴ء "مجھ کو یاد ہے اور شاید عرصہ تین ماہ یا کچھ کم و بیش ہؤا ہے کہ اِس عاجز کے فرزند[1] نے ایک خط لکھ کر مجھ کو بھیجا کہ جو مَیں نے امتحان تحصیلداری کا دیا ہے اُس کی نسبت دعا کریں کہ پاس ہو جاؤں[2] اور بہت کچھ انکسار اور تذلّل ظاہر کیا کہ ضرور دعا کریں۔ مجھ کو وہ خط پڑھ کر بجائے رحم کے غصہ آیا کہ اِس شخص کو دُنیا کے بارے میں کس قدر ہمّ اور غم ہے۔ چنانچہ اِس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت و کراہت چاک کر دیا اور دل میں کہا کہ ایک دُنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کروں۔ اِس خط کے چاک کرتے ہی الہام ہؤا کہ

"پاس ہو جاوے گا"

اور وہ عجیب الہام بھی اکثر لوگوں کو بتلایا گیا۔ چنانچہ وہ لڑکا پاس ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔"

(از مکتوب مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۸۴ء بنام نواب علی محمد خان صاحب جھجر۔ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۱، ۲)

۱۸۸۴ء "ایک دفعہ نواب علی محمد خاں[3] مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امورِ معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کُھل جائیں۔ جب مَیں نے دعا کی تو مجھے الہام ہؤا کہ

کُھل جائیں گے

مَیں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہِ معاش کُھل گئے اور اُن کو بشدّت اعتقاد ہو گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷)

---

[1] خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم مراد ہیں۔ (مرتّب)

[2] الحکم میں "پاس ہو جاوے" لکھا ہے جو سہوِ کاتب ہے۔ (مرتّب)

[3] نواب علی محمد خاں صاحب مرحوم کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ دراصل جھجر کے رئیس تھے مگر لدھیانہ میں رہائش رکھتے تھے اور آپ حضرت اقدس سے بہت اخلاص رکھتے تھے اور اکثر حضور سے اپنی مشکلات کے حل کروانے کے لئے دعا کروایا کرتے تھے۔ ان کے متعلق جن نشانات کا اِس جگہ ذکر کیا گیا ہے ان میں نہ تو کوئی ترتیب مدِّنظر ہے اور نہ ہی سوائے ایک دو کے کہ جن میں تاریخ درج ہے صحیح طور پر تاریخ کا کوئی اندازہ لگایا جا سکتا ہے ہاں صرف قیاس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ واقعات ۱۸۸۴ء کے قریب قریب کے ہیں۔ (مرتّب)

۱۸۸۴ء "پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض[1] اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا۔ اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اُسی گھڑی مجھے الہام ہؤا کہ اِس مضمون کا خط اُن کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب مَیں نے بلا توقف اُن کی طرف یہ خط لکھا کہ اِس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا۔ اور جب میرا خط اُن کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی اور اُن کا اعتقاد اِس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دئے اور ہمیشہ اُن کو پاس رکھتے تھے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷، ۲۵۸)

تخمیناً ۱۸۸۴ء "عالمِ کشف میں اُن[2] کا دوسرا خط مجھ کو ملا جس میں بہت بیقراری ظاہر کی گئی تھی تو مَیں نے..... اُن کے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہؤا کہ

کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اُٹھا دی جاوے گی اور اُن کو اس غم سے نجات دی جائے گی

یہ الہام ان کو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تعجب کا موجب ہؤا۔ چنانچہ وہ الہام جلد تر پُورا ہؤا اور تھوڑے دنوں کے بعد اُن کی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہو گئی اور روک اُٹھ گئی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷)

۱۲؍فروری ۱۸۸۴ء "شاید پرسوں مکرر الہام ہؤا تھا۔

يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ۔ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى۔[3]

یہ آخری فقرہ پہلے بھی الہام ہو چکا ہے۔"

(از مکتوب مورخہ ۱۵؍فروری ۱۸۸۴ء بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۴۷)

---

[1] علی محمد خاں صاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی۔ کسی شخص کی شرارت کے سبب اُن کی منڈی بے رونق ہو گئی اور بہت نقصان ہونے لگا تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا لیکن پیشتر اس کے کہ نواب صاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اِس خاص امر کے لئے دعا کے بارہ میں آتا مَیں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اِس مضمون کا خط نواب موصوف کی طرف سے آرہے گا۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۶)

[2] نواب علی محمد خاں صاحب آف جھجر۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے یحییٰ اِس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اسے پکڑ لے اور خوف نہ کر۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت کی طرف لَوٹا دیں گے۔

۱۵ فروری ۱۸۸۴ء آج حضرت خداوند کریم کی طرف سے یہ الہام ہؤا :-

یَا عَبْدَ الرَّافِعِ اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ ۔ اِنِّیْ مُعِزُّکَ لَا مَانِعَ لِمَا اُعْطِیْ[1]

(از مکتوب مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۸۴ء بنام میر عباس علی صاحب ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۴۷)

۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء اس خط کی تحریر کے بعد یہ شعر کسی بزرگ کا الہام ہؤا :-

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما[2]

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام منشی احمد جانؓ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق ۲۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۱ھ ۔ مندرجہ الحکم جلد ۳۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰)

۹ مئی ۱۸۸۴ء حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپؐ[3] کی توجہات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالتِ کشفی میں دکھلایا گیا اور پھر آں مخدوم کے خط سے اِس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا ۔ اس میں بہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے ۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا ۔ ازاں بعد آں مخدوم کا منی آرڈر اور خط بھی آ گیا ۔"

(از مکتوب مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۸۴ء بنام نواب علی محمد خاں صاحب آف جھجر ۔ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے رفعت بخشنے والے خدا کے بندے ! میں تجھے اپنی جناب میں رفعت بخشوں گا ۔ میں تجھے عزّت اور غلبہ دوں گا ۔ جو کچھ میں دوں اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) وہ شخص ہرگز نہیں مرتا جس کا دل عشق سے زندہ ہوگیا ۔ صفحۂ عالم پر ہمارا دوام ثابت ہے ۔

[3] نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر مراد ہیں ۔ (مرتّب)

مئی ۱۸۸۴ء ”ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ نوابؔ[1] صاحب کی حالت غم سے خوشی کی طرف مبدّل ہوگئی ہے اور آسودہ حال اور شکرگذار ہیں اور نہایت عمدگی اور صفائی سے یہ خواب آئی اور یہ خواب بطور کشف تھی چنانچہ اسی صبح کو نواب صاحب کو اس خواب سے اطلاع دی گئی۔“

(مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

مئی ۱۸۸۴ء ”پھر ایسا اِتفاق ہوا کہ ایک صاحب الٰہی بخش نام اکوٹنٹ نے کہ جو اِس کتابؔ[2] کے معاون ہیں کسی اپنی مشکل میں دعا کے لئے درخواست کی اور بطور خدمت پچاس روپیہ بھیجے۔ اور جس روز یہ خواب آئی اُس روز سے دو چار دن پہلے ان کی طرف سے دعا کے لئے الحاح ہوچکا تھا مگر یہ عاجز نوابؔ[3] صاحب کے لئے مشغول تھا اِس لئے اُن کے لئے دعا کرنے کو کسی اَور وقت پر موقوف رکھا اور جس روز نواب صاحب کے لئے بشارت دی گئی تھی تو اُس دن خیال آیا کہ آج مُنشی الٰہی بخش کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ سو بعد نمازِ عصر جب وقتِ صفا پایا اور دعا کا ارادہ کیا گیا تو پھر بھی دِل نے یہی چاہا کہ اِس دعا میں بھی نواب صاحب کو شامل کر لیا جائے۔ سو اس وقت نواب صاحب اور مُنشی الٰہی بخش دونوں کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا اسی جگہ الہام ہوا:۔

نُنَجِّيْهِمَا مِنَ الْغَمِّ

یعنی ہم ان دونوں کو غم سے نجات دیں گے ... پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آگیا کہ سرائے کا کام جاری ہوگیا ہے۔“

(مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۸ و نمبر ۱۴ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

نومبر ۱۸۸۴ء ”ایک اِبتلا مجھ کو اِس شادیؔ[4] کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اِس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور مَیں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا..... میری حالتِ مَردی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اِس لئے میری اِس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا..... کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اِس لائق نہ تھے ..... غرض اِس اِبتلا کے وقت مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی اور مجھے اُس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں اور مَیں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے

---

[1] مراد نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر۔ (مرتّب)

[2] براہین احمدیہ۔ (مرتّب)

[3] نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر۔ (مرتّب)

[4] جو ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو دہلی میں ہوئی۔ (مرتّب)

مُنہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دوا مَیں نے تیار کی اور اس میں خدا نے اِس قدر برکت ڈال دی کہ مَیں نے دِلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پُرصحت طاقت جو ایک پُورے تندرست انسان کو دُنیا میں مِل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۵، ۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲، ۲۰۴)

۱۸۸۴ء

اِنَّ اللّٰہَ بَشَّرَنِیْ فِیْ اَبْنَائِیْ بَشَارَۃً بَعْدَ بَشَارَۃٍ۔ حَتّٰی بَلَّغَ عَدَدَھُمْ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّ اَنْبَأَنِیْ بِھِمْ قَبْلَ وُجُوْدِھِمْ بِالْاِلْھَامِ۔[1]

(انجامِ آتھم صفحہ ۱۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

۳۰ردسمبر ۱۸۸۴ء

اِنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ قُلْ اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔[2]

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۸۸۴ء مندرجہ الحکم جلد ۱۹ نمبر ۳ مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۳)

اوائل مارچ ۱۸۸۵ء "مصنّف کو اِس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدّدِ وقت ہے اور روحانی طور پر اسکے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدّت مناسبت ومشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء ورُسل کے نمونہ پر محض بہ برکتِ متابعت حضرتِ خیر البشر افضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اُس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اُس کے قدم پر چلنا موجبِ نجات وسعادت وبرکت اور اس کے برخلاف چلنا موجبِ بُعد وحرمان ہے۔"

(اشتہار ضمیمہ سُرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۹)

۸ر مارچ ۱۸۸۵ء "عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادرِ مطلق جلّ شانہٗ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی (مسیح) کی طرز پر کمال مسکینی، فروتنی وغربت وتذلّل وتواضع سے اصلاحِ خلق کے لئے کوشش کرے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بیٹوں کے بارہ میں بشارت کے بعد بشارت دی یہاں تک کہ ان کی تعداد تین تک پہنچائی اور مجھے ان کی پیدائش سے پہلے الہام کے ذریعہ ان کی خبر دی۔ (نوٹ از مرتّب) اس کے متعلق حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے۔ فرمایا "جب میری شادی ہوئی اور مَیں ایک مہینہ قادیان ٹھیر کر پھر واپس دہلی گئی تو ان ایام میں حضرت مسیح موعود نے مجھے ایک خط لکھا کہ مَیں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۳)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ کہہ مَیں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

"......اِس لئے یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل بغرضِ اتمامِ حُجّت یہ خط.....معہ اشتہار انگریزی[1]..... شائع کیا جائے اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان.....اور بخدمت معزز برہمو صاحبان و آریہ صاحبان و نیچری صاحبان و حضرات مولوی صاحبان.....ارسال کی جاوے۔

یہ تجویز نہ اپنے فکر و اجتہاد سے قرار پائی ہے بلکہ حضرت مولیٰ کریم کی طرف سے اس کی اجازت ہوئی ہے اور بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مخاطب (جو خط پہنچنے پر رجوع بحق نہ کریں گے) ملزم و لاجواب و مغلوب ہو جائیں گے۔"

(از چٹھی مطبوعہ مورخہ ۸ ؍ مارچ ۱۸۸۵ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۱ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۰)

۶ ؍ اپریل ۱۸۸۵ء "آج اسی وقت مَیں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور مَیں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مواخذہ کرتا ہے مَیں نے اُس کو کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اُس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں اپنے خداوند تعالیٰ جلّ شانہٗ کے تصرّف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ الہام ہوا:-

یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ

یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔[2]

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اِس کا ظہور ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔"

(از مکتوب مورخہ ۶ ؍ اپریل ۱۸۸۵ء۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۸۶)

۱۰ ؍ جولائی ۱۸۸۵ء "ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ مَیں نے عالمِ کشف میں دیکھا[3] کہ بعض احکام قضاء و قدر مَیں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اُس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادرِ مُطلق جلّ شانہٗ کے

---

[1] یعنی اشتہار ضمیمہ سُرمہ چشم آریہ جو اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہُوا۔ (مرتّب)

[2] آج چالیس سال کے بعد خطۂ شام اور ملکِ عرب اس الہام کی تصدیق شہادت بصدائے عام کر رہا ہے اور آج وہاں سلسلہ کی کئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں جو حضورِ اقدس کے کام میں ہاتھ بٹاتیں اور حضور پر درود اور سلام بھیجتی ہیں۔ (مرتّب)

[3] اِس واقعہ کے متعلق حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی روایت جو انہوں نے شہادت کے طور پر اخبار الفضل جلد ۴ نمبر ۲۴ مورخہ ۲۶ ؍ ستمبر ۱۹۱۶ء میں شائع کرائی تھی درج ذیل ہے:-

"رمضان شریف میں یہ عاجز حاضرِ خدمت سراپا برکت تھا کہ آخری عشرہ میں ۲۷ ؍ تاریخ کو جمعہ تھا۔ اس جمعہ کی صبح کی نماز پڑھ کر

سامنے پیش کیا ہے۔ (اور یاد رکھنا چاہئے کہ مکاشفات اور رؤیا صالحہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفات جمالیہ یا جلالیہ الٰہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہو کر صاحبِ کشف کو نظر آجاتے ہیں اور مجازی طور پر وہ یہی خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادرِ مطلق ہے اور یہ امر اربابِ کشوف میں شائع و متعارف و معلوم الحقیقت ہے جس سے کوئی صاحبِ کشف انکار نہیں کر سکتا) غرض وہی صفتِ جمالی جو بعالم کشف قوتِ متخیلہ کے آگے ایسی دکھلائی دی تھی جو خداوند قادرِ مطلق ہے اُس ذاتِ بیچون و بیچگون کے آگے وہ کتابِ قضاء و قدر پیش کی گئی اور اُس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنے قلم کو سُرخی کی دوات میں ڈبو کر اوّل اُس سُرخی کو اِس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سُرخی کا قلم کے

بقیہ حاشیہ :۔

حضرت اقدس حسبِ معمول حجرہ مذکور (یعنی مسجد مبارک کے ساتھ مشرق والا چھوٹا حجرہ) میں جا کر چارپائی پر لیٹ گئے اور یہ عاجز پاس بیٹھ کر حسبِ معمول پاؤں مبارک دبانے لگ گیا حتّٰی کہ آفتاب نکل آیا اور حجرہ میں بھی روشنی ہو گئی۔

حضرت اقدس اس وقت کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے اور مُنہ مبارک پر اپنا ہاتھ کُہنی کی جگہ سے رکھا ہوا تھا میرے دل میں اس وقت بڑے سرور اور ذوق سے یہ خیالات موجزن تھے کہ مَیں کیا خوش نصیب ہوں۔ کیا ہی عمدہ موقعہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے کہ مہینوں میں مہینہ مبارک رمضان شریف کا ہے اور تاریخ بھی ۲۷ ہے مبارک ہے اور عشرہ بھی مبارک ہے اور دن بھی جمعہ ہے جو نہایت مبارک ہے اور جس شخص کے پاس بیٹھا ہوں وہ بھی نہایت مبارک ہے۔ اللہ اکبر کس قدر برکتیں آج میرے لئے جمع ہیں۔ اگر خداوند کریم اِس وقت کوئی نشان حضرت اقدس کا مجھے دکھا دے تو کیا بعید ہے۔ مَیں اسی سرور میں تھا اور پاؤں ٹخنہ کے قریب سے دبا رہا تھا کہ یکایک حضرت اقدس کے بدنِ مبارک پر لرزہ سا محسوس ہوا اور اس لرزہ کے ساتھ ہی حضور نے اپنا ہاتھ مبارک مُنہ پر سے اُٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس وقت آپ کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے شاید جاری بھی تھے اور پھر اسی طرح مُنہ پر ہاتھ رکھ کر لیٹے رہے جب میری نظر ٹخنہ پر پڑی تو اُس پر ایک قطرہ سُرخی کا جو پھیلا ہوا نہیں بلکہ بستہ تھا مجھے دکھلائی دیا۔ مَیں نے اپنی شہادت کی اُنگلی کا پھول اس قطرہ پر رکھا تو وہ پھیل گیا اور سُرخی میری اُنگلی کو بھی لگ گئی۔ اس وقت مَیں حیران ہوا اور میرے دِل میں یہ آیت گذری صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ نیز یہ بھی دل میں گذرا کہ اگر یہ اللہ کا رنگ ہے تو اس میں شاید خوشبو بھی ہو۔ چنانچہ مَیں نے اپنی اُنگلی سُونگھی مگر خوشبو وغیرہ کچھ نہ تھی۔ پھر مَیں ٹخنہ کی طرف سے کمر کی طرف دبانے لگا تو حضرت اقدس کے کرتہ پر بھی چند داغ سُرخی کے گیلے گیلے دیکھے۔ مجھ کو نہایت تعجب ہوا اور مَیں وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور حجرہ کی ہر جگہ کو خوب اچھی طرح دیکھا مگر مجھے سُرخی کا کوئی نشان حجرہ کے اندر نہ ملا۔ آخر حیران سا ہو کر بیٹھ گیا اور بدستور پاؤں دبانے لگ گیا۔ حضرت صاحب مُنہ پر ہاتھ رکھے لیٹے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور اُٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر مسجد مبارک میں آکر بیٹھ گئے۔ یہ عاجز بدستور پھر کمر وغیرہ دبانے لگ گیا۔

اُس وقت مَیں نے حضور سے عرض کی کہ حضور پر یہ سُرخی کہاں سے گری۔ پہلے تو ٹال دیا پھر اِس عاجز کے اصرار پر وہ سارا واقعہ بیان فرمایا جس کو حضرت اقدس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج فرما چکے ہیں مگر بیان کرنے سے پہلے اِس عاجز کو رویت باری تعالیٰ کا مسئلہ اور کشفی امور کا خارج میں وجود پکڑنا حضرت محی الدین عربی کے واقعات سُنا کر خوب اچھی طرح سے

مُونہہ میں رہ گیا اُس سے اُس کتاب پر دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالتِ کشفیہ دُور ہو گئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سُرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے۔ چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اُس وقت اِس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے دُو یا تین قطرہ سُرخی کے اُن کی ٹوپی پر پڑے۔ پس وہ سُرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔ اِسی طرح اَور کئی مکاشفات میں جن کا لکھنا موجب تطویل ہے مشاہدہ کیا گیا ہے۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰)

۱۸۸۵ء "مَیں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہوں اور مُنتظر ہوں کہ میرا مقدمہ بھی ہو اتنے میں جواب مِلا:۔ اِصْبِرْ سَنَفْرُغُ یَا مِرْزَا [2]

پھر ایک بار دیکھا کہ کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر عدالت کی کُرسی پر بیٹھا ہے اور ایک

بقیہ حاشیہ:۔

ذہن نشین کرا دیا تھا کہ اِس جہان میں کاملین کو بعض صفاتِ الٰہیہ جمالی یا جلالی متمثّل ہو کر دکھلائی دی جاتی ہیں۔ پھر حضرت اقدس نے مجھے فرمایا کہ آپ کے کپڑوں پر بھی کوئی قطرہ گرا۔ مَیں نے اپنے کپڑے اِدھر اُدھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضرت میرے پر تو کوئی قطرہ نہیں ہے۔ فرمایا اپنی ٹوپی پر (جو سفید ململ کی تھی) دیکھو۔ مَیں نے ٹوپی اُتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا۔ مجھے اس وقت بہت ہی خوشی ہوئی کہ میرے پر بھی ایک قطرہ خدا کی روشنائی کا گرا۔ اِس عاجز نے وہ کُرتہ جس پر سُرخی گری تھی تبرکاً حضرت اقدس سے باصرار تمام لے لیا اِس عہد پر کہ مَیں وصیت کر جاؤں گا کہ میرے کفن کے ساتھ دفن کر دیا جاوے کیونکہ حضرت اقدس اِس وجہ سے اُسے دینے سے انکار کرتے تھے کہ میرے اور آپ کے بعد اس سے شرک پھیلے گا اور لوگ اِس کو زیارت گاہ بنا لیں گے، اور اس کی پُوجا شروع ہو جائے گی۔ غرض کہ بہت ردّ و قدح کے بعد دیا جو میرے پاس اِس وقت تک موجود ہے اور سُرخی کے نشان اِس وقت تک بلا کم و کاست بعینہٖ موجود ہیں۔

یہ ہے سچّی عینی شہادت! اگر مَیں نے جُھوٹ بولا ہو تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید کافی ہے۔ مَیں خدا کو حاضر ناظر جان کر اور اُسی کی قَسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ مَیں نے لکھا ہے سراسر سچ ہے۔ اگر جُھوٹ ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت! لعنت!! لعنت!!! مجھ پر خدا کا غضب! غضب!! غضب!!!

عاجز عبداللہ سنوری"

---

[1] "چونکہ عین آریہ صاحبوں کے مقابل پر یہ نشان تھا اِس لئے میرے خیال میں یہ پنڈت لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ تھا اور طاعون کے وقوع کی طرف بھی اشارہ تھا۔" (نسیمِ دعوت صفحہ ۶۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۷)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مرزا! ذرا ٹھہرو ہم ابھی فارغ ہوتے ہیں۔

سررشتہ دار کے ہاتھ میں ایک مثل ہے جو وہ پیش کر رہا ہے۔حاکم نے مثل دیکھ کر کہا کہ مرزا حاضر ہے۔ تو مَیں نے غور سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک خالی کُرسی پڑی ہے مجھے اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر مَیں بیدار ہو گیا۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ کالم نمبر ۲ و البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۲ کالم نمبر ۱)

۵؍اگست ۱۸۸۵ء "مرزا امام الدین و نظام الدین کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے کہ اکتیس ماہ تک اُن پر ایک سخت مصیبت پڑے گی یعنی ان کے اہل و عیال و اولاد میں سے کسی مرد یا کسی عورت کا اِنتقال ہو جائے گا جس سے اُن کو سخت تکلیف اور تفرقہ پہنچے گا۔ آج ہی کی تاریخ کے حساب سے جو تئیس ۲۳ ساون سمت ۱۹۴۲ مطابق ۵؍اگست ۱۸۸۵ء ہے یہ واقعہ ظہور میں آئے گا۔[1] مرقوم ۵؍اگست ۱۸۸۵ء"

(اعلان ۲۰؍مارچ ۱۸۸۶ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۰۲)

۱۸۸۵ء

(الف) "قریباً چودہ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اِس بیوی[2] کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے اور تین پہلے موجود ہیں، اور یہ بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اس پسر چہارم کا عقیقہ بروز دوشنبہ یعنی پیر ہوا ہے۔ اور جس وقت یہ خواب دیکھی تھی اُس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا۔ یعنی کوئی بھی نہیں تھا اور خواب میں دیکھا تھا کہ اِس بیوی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں اور چھوٹے لڑکے کا عقیقہ پیر کو ہوا ہے۔

اب جبکہ یہ لڑکا یعنی مبارک احمد پیدا ہوا تو وہ خواب بھُول گئے اور عقیقہ اتوار کے دن مقرر ہوا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اِس قدر بارش ہوئی کہ اتوار میں عقیقہ کا سامان نہ ہو سکا اور ہر طرف سے حارج پیش آئے۔ ناچار پیر کے دن عقیقہ قرار پایا۔ پھر ساتھ یاد آیا کہ قریباً چودہ برس گذر گئے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ تب وہ اضطراب ایک خوشی کے ساتھ مبدّل ہو گیا کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے اپنی بات کو پورا کیا اور ہم سب زور لگا رہے تھے کہ عقیقہ اتوار کے دن ہو مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور عقیقہ پیر کو ہوا۔ یہ پیشگوئی بڑی بھاری تھی کہ اِس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور پھر چہارم کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس مدّت تک کہ چار لڑکے پیدا ہو سکیں، زندہ بھی رہیں یہ خدا

---

[1] "چنانچہ عین اکتیسویں مہینہ کے درمیان مرزا نظام الدین کی دختر یعنی مرزا امام الدین کی بھتیجی بعمر ۲۵ سال ایک بہت چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی۔"

(اعلان مورخہ ۲۰؍مارچ ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۰۳۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

[2] حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (مرتّب)

کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کر لیتی ہے۔"

(مکتوب مورخہ ۲۷ جون ۱۸۹۹ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۲۶، ۲۷)

(ب) "عرصہ چودہ برس کا ہوا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔" (از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مورخہ ۲۶ جون ۱۸۹۹ء)

۱۸۸۵ء

"میاں عبداللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش آیا جس کے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے ہو جانے کی امید بھی ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی۔ ہم نے جب دعا کی تو بلا توقف الہام ہوا:۔

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

تب مَیں نے اُن کو کہہ دیا کہ یہ کام ہر گز نہیں ہوگا اور وہ الہام سُنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء

"۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اُس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے اِس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو مَیں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اِس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اُس رنگ کا دُنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا مَیں اُس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اُس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ

مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[1]

سو اُس رمی کو رمیِ شہب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شہبِ ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اِس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اُٹھانے والا مَیں ہی تھا میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو مَیں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اُس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔

---

[1] "جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳)

میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ ستارہ بھی تیری صداقت کے لئے ایک دوسرا نشان ہے۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱)

نومبر ۱۸۸۵ء

(ا) "ہم پر خود اپنی نسبت، اپنے بعض جدّی اقارب کی نسبت، اپنے بعض دوستوں کی نسبت، اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کہ گویا نجم الہند ہیں[1] اور ایک دیسی امیر نو وارد[2] پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلاء اور کسی کی موت و فوت اعزّہ اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ القدیر بعد تصفیہ لکھی جائیں گی منجانب اللہ منکشف ہوئی ہیں۔"
(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

(ب) "دلیپ سنگھ کی نسبت پیش از وقوع اُس[3] کو بتلایا گیا کہ مجھے کشفی[4] طور پر معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کا آنا اُس

---

[1] (ا) وہ پیشگوئی بھی بڑی ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی اور یک دفعہ ناگہانی طور سے ایک شریر انسان کی خیانت سے ڈیڑھ لاکھ روپے کے نقصان کا آپ کو صدمہ پہنچا ...... آپ نے اس غم سے تین دن روٹی نہیں کھائی ..... ایک مرتبہ غشی بھی ہوگئی۔" (اشتہار ۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۴۱، ۳۴۲) اس اشتہار میں سر سید احمد خان صاحب مخاطب ہیں۔ (مرتّب)۔
(ب) "اخیر عمر میں سیّد صاحب کو ایک جوان بیٹے کی موت کا جانکاہ صدمہ پہنچا" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۹)۔

[2] (ا) "ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے لیکن اس ارادہ سکونتِ پنجاب میں وہ ناکام رہے گا بلکہ اس سفر میں اُس کی عزّت و آسائش یا جان کا خطرہ ہے ..... بالآخر اُس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور سُبکی اور خجالت اُٹھانی پڑی اور اپنے مدّعا سے محروم رہا۔"
(اشتہار محکّ اخیار و اشرار ضمیمہ سرمہ چشم آریہ صفحہ آتا م۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۸۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۹۰۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۳۱)
(ب) "دلیپ سنگھ عدن سے واپس[5] ہوا اور اس کی عزّت و آسائش میں بہت خطرہ پڑا جیسا کہ میں نے صدہا آدمیوں کو خبر دی تھی۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۴)
(ج) "وہ فقرہ اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء جس میں لکھا ہے کہ ایک امیر نو وارد پنجابی الاصل کی نسبت متوحش خبریں، اس سے مراد دلیپ سنگھ ہے۔ ایسا ہی یہ خبر جا بجا صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو جو پانچ سو سے کسی قدر زیادہ ہی ہوں گے کئی شہروں میں پیش از وقوع بتلائی گئی تھی اور اشتہارات ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء بھی دُور دُور ملکوں تک تقسیم کئے گئے تھے۔ پھر آخر کار جیسا کہ پیش از وقوع بیان کیا گیا اور لکھا گیا تھا وہ سب باتیں دلیپ سنگھ کی نسبت پوری ہوگئیں۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۸۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

[3] یعنی لالہ شرمپت کو۔ (مرتّب)

[4] (نوٹ از مرتّب) مولوی جمال الدین صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور کی روایت

---

[5] اخبار ریاضِ ہند امرتسر مطبوعہ ۳؍مئی ۱۸۸۶ء میں صفحہ ۱۴۲ کالم نمبر ۱ پر مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کے عدن میں رہ جانے کی خبر شائع ہوئی۔ (مرتّب)

کے لئے مقدر نہیں۔ یا تو یہ مَرے گا اور یا ذلّت اور بے عزّتی اُٹھائے گا اور اپنے مطلب سے ناکام رہے گا۔"
(شحنۂ حق صفحہ ۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

۱۸۸۶ء

(الف) "خداوند کریم جلّ شانہٗ نے اُس شہر کا نام بتا دیا ہے کہ جس میں کچھ مدّت بطور خلوت رہنا چاہیئے اور وہ ہوشیارپور ہے[لہ]۔ (مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ ۱۔ مکتوب نمبر ۲ بنام چوہدری رستم علی صاحبؓ)

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے۔ بایں الفاظ یا بایں معنی

"ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہو گی۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰)

جنوری ۱۸۸۶ء

اِعْلَمْ اَنَّ زَوْجَۃَ اَحْمَدَ وَ اَقَارِبَھَا کَانُوْا مِنْ عَشِیْرَتِیْ۔ وَکَانُوْا لَا یَتَّخِذُوْنَ فِیْ سُبُلِ الدِّیْنِ وَتِیْرَتِیْ۔ بَلْ کَانُوْا یَجْتَرِءُوْنَ عَلَی السَّیِّئَاتِ۔ وَاَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ۔ وَکَانُوْا فِیْھَا مُفْرِطِیْنَ۔ فَاُلْھِمْتُ مِنَ الرَّحْمَانِ اَنَّہٗ مُعَذِّبُھُمْ لَوْ لَمْ یَکُوْنُوْا تَائِبِیْنَ۔ وَقَالَ لِیْ رَبِّیْ اِنَّھُمْ اِنْ لَّمْ یَتُوْبُوْا وَلَمْ یَرْجِعُوْا فَنُنَزِّلُ ☆

☆ (ترجمہ از مرتّب) جاننا چاہیئے کہ احمد بیگ کی بیوی اور اس کے دیگر اقارب میرے رشتہ داروں میں سے تھے اور دینی امور کی راہوں میں میرا طریقہ اختیار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ ہر قسم کی بدکرداریوں اور گوناگوں بدعتوں کا بڑی دلیری سے اِرتکاب کرتے تھے اور اِس بات میں حد سے بڑھے ہوئے تھے پس

بقیہ حاشیہ:۔

سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف حضور کو ماہِ نومبر ۱۸۸۵ء میں ہوا تھا۔ لکھتے ہیں:۔

"یہ خاکسار درماہ نومبر ۱۸۸۵ء کو واسطے ملاقات جناب مرزا صاحب موصوف (حضرت مسیح موعود علیہ السّلام) کے گیا اور اسی روز منجانب اللہ بابت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے مُنکشف ہوا تھا وہ میرے پاس اور نیز کئی آدمی جو اس وقت موجود تھے ظاہر کیا کہ یہ لوگ آمدن دلیپ سنگھ صاحب کے (باعث) سرور و خوشی کر رہے ہیں یہ ان کو سرور حاصل نہ ہو گا۔ مجھ کو آج خدا کی طرف سے ظاہر ہوا ہے کہ جب وہ آئے گا بہت شدائد و مصائب اُٹھائے گا۔ بلکہ یہاں تک اُس وقت مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس کی لاش ایک صندوق میں مجھ کو دکھلائی گئی ہے۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۵ روایت مولوی جمال الدین صاحب سیکھوانیؓ)

لہ میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ کی روایت ہے کہ پہلے حضورؑ کا ارادہ چلّہ کشی کے لئے سوجان پور ضلع گورداسپور میں جانے کا تھا مگر بعد میں الہام ہوا کہ "تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہو گی۔"
دیکھئے سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۶۹ (مرتّب)

عَلَيْهِمْ رِجْسًا مِّنَ السَّمٰوَاتِ۔ وَنَجْعَلُ دَارَهُمْ مَمْلُوَّةً مِّنَ الْاَرَامِلِ وَالثَّيِّبَاتِ۔ وَنَتَوَفّٰهُمْ اَبَاتِرَ مَخْذُوْلِيْنَ وَاِنْ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا فَنَتُوْبُ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ۔ وَنُغَيِّرُ مَا اَرَدْنَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ۔ فَيَظْفَرُوْنَ بِمَا يَبْتَغُوْنَ فَرِحِيْنَ۔ فَنَصَحْتُ لَهُمْ اِتْمَامًا لِّلْحُجَّةِ۔ وَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ذِى الْمَغْفِرَةِ۔ فَمَا سَمِعُوْا كَلِمَاتِىْ۔ وَزَادُوْا فِىْ مُعَادَاتِىْ۔ فَبَدَا لِىْ اَنْ اُشِيْعَ الْاِشْتِهَارَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ وَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى طُرُقِ الصَّوَابِ۔ وَلَعَلَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ۔

فَاَشَعْتُ الْاِشْتِهَارَ۔ وَاَنَا فِىْ هُشْيَارَ۔ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ غَيْرَ مُبَالِيْنَ۔

(انجامِ آتھم صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۳ - روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۳)

۱۸۸۶ء

(الف) فَلَمَّا[1] لَمْ يَنْتَهُوْا بِهٰذَا الْاِشْتِهَارِ۔ وَلَمْ يَتْرُكُوْا طَرِيْقَ التَّبَارِ۔ فَكَشَفَ اللّٰهُ عَلَىَّ اُمُوْرًا لِتِلْكَ الْفِئَةِ وَاَنَا بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقَظَةِ۔ وَكَانَ هٰذَا الْكَشْفُ تَفْصِيْلَ ذَالِكَ الْاِلْهَامِ فِى الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ۔ وَبَيَانُهٗ اَنِّىْ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَرْقُدَ۔ فَاِذَا تَمَثَّلَتْ لِىْ اُمُّ زَوْجَةِ اَحْمَدَ۔ وَرَاَيْتُهَا فِىْ شَانٍ اَحْزَنَنِىْ وَاُرْجِدَ۔ وَهُوَ اَنِّىْ

مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اِلہاماً بتایا گیا کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب نازل کرے گا اور مجھے میرے پروردگار نے کہا کہ اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی اور اپنی بے راہیوں سے باز نہ آئے تو ہم اُن پر آسمان سے عذاب نازل کریں گے اور ان کے گھروں کو بیواؤں سے بھر دیں گے۔ اور اگر انہوں نے توبہ کی اور اپنی اِصلاح کی تو ہم رحمت کے ساتھ اُن کی طرف رجوع کریں گے اور سزا کے ارادہ کو تبدیل کر دیں گے۔ پس جو کچھ وہ چاہتے ہیں بخوشی خاطر دیکھیں گے. اور مَیں نے اُن کو اتمامِ حُجّت کے لئے نصیحت کی اور کہا کہ خداوند غفور سے مغفرت چاہو مگر انہوں نے میری کوئی بات نہ سُنی اور دشمنی میں اَور بھی بڑھ گئے۔ پھر میرے دل میں آیا کہ اِس بارہ میں اشتہار شائع کروں تا یہ لوگ ڈریں اور راہِ صواب کی طرف رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے بخشش چاہیں۔

پس مَیں نے اشتہار شائع کر دیا اور مَیں اس وقت ہوشیار پور میں تھا مگر انہوں نے اس اشتہار کو بے پرواہی سے پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) پھر جب وہ اس اشتہار سے نہ رُکے اور ہلاکت کی راہ کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس خاندان کے متعلق چند امور ظاہر فرمائے جبکہ مَیں نیند اور بیداری کے بَین بَین تھا۔ اور یہ کشف دوبارہ اس الہام کی تفصیل تھا جس کا واقعہ یُوں ہے کہ جب مَیں سونے لگا تو احمد بیگ کی خوشدامن میرے سامنے متمثّل ہوئی مَیں نے اُسے جس حال میں دیکھا دیکھتے ہی مَیں غمگین ہو گیا

وَجَدْتُهَا فِیْ فَزَعٍ شَدِیْدٍ عِنْدَ التَّلَاقِ۔ وَعَبَرَاتُهَا یَتَحَدَّرْنَ مِنَ الْمَاقِ۔ فَقُلْتُ اَیَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِكِ۔ اَیْ عَلٰی بِنْتِكِ وَبِنْتِ بِنْتِكِ۔ ثُمَّ تَنَزَّلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ۔ وَفُهِّمْتُ مِنْ رَّبِّیْ اَنَّهٗ تَفْصِیْلُ الْاِلْهَامِ السَّابِقِ مِنَ اللّٰهِ الْعَلَّامِ۔

وَاُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ فِیْ مَعْنَی الْعَقِبِ مِنَ الدَّیَّانِ۔ اَنَّ الْمُرَادَ هٰهُنَا بِنْتُهَا وَ بِنْتُ بِنْتِهَا لَا اَحَدٌ مِّنَ الصِّبْیَانِ۔ وَنُفِثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ الْبَلَآءَ بَلَآءَانِ۔ بَلَآءٌ عَلٰی بِنْتِهَا وَبَلَآءٌ عَلٰی بِنْتِ الْبِنْتِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَ اِنَّهُمَا مُتَشَابِهَانِ مِنَ اللّٰهِ اَحْكَمِ الْحَاكِمِیْنَ۔"

(انجامِ آتھم صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴)

(ب) " جنوری ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیار پور ایک اور الہام عربی مرزا احمد بیگ[1] کی نسبت ہوا تھا جس کو ایک مجمع میں جس میں بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ و مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی موجود تھے ، سنایا گیا تھا۔ جس کی عبارت یہ ہے :۔

رَئَیْتُ[2] هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَاَثَرُ الْبُكَآءِ عَلٰی وَجْهِهَا فَقُلْتُ اَیَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَآءَ عَلٰی عَقِبِكِ وَالْمُصِیْبَةُ نَازِلَةٌ عَلَیْكِ یَمُوْتُ وَیَبْقٰی مِنْهُ كِلَابٌ مُّتَعَدِّدَةٌ۔"

(اشتہار پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ تبلیغ رسالت صفحہ ۱۲۰، مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۶۲)

اور میرا بدن لرز گیا۔ بوقت ملاقات میں نے اُسے سخت گھبراہٹ میں پایا اور دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے تب میں نے اُسے کہا اے عورت! توبہ کر۔ توبہ کر کیونکہ تیری نسل پر مصیبت آنے والی ہے یعنی تیری بیٹی اور نواسی پر۔ پھر مجھ پر سے وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مجھے اپنے رب کی طرف سے تفہیم ہوئی کہ یہ خدائے علام کی طرف سے پہلے الہام کی تفصیل ہے۔ اور عقب کے معنی کے متعلق میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ یہاں مراد اس کی بیٹی اور نواسی ہے نہ کوئی اور بچہ۔ اور میرے دل میں یہ پھونکا گیا کہ بلا سے مراد دو مصیبتیں ہیں ایک وہ مصیبت جو اس کی بیٹی پر آنے والی ہے اور دوسری وہ جو اُس کی نواسی پر آئے گی۔ اور یہ دونوں خدائے احکم الحاکمین کی طرف سے باہم مشابہ ہیں۔

[1] یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چچازاد بہن بیاہی گئی تھیں۔ جن کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئیں۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتب) میں نے اس عورت (یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ساس کو جو محمدی بیگم کی نانی اور مرزا امام الدین وغیرہ کی والدہ تھی) کو ایسے حال میں دیکھا کہ اس کے منہ پر گریہ و بکا کے آثار تھے۔ تب میں نے اُسے کہا کہ اے عورت! توبہ کر توبہ کر کیونکہ بلا تیری نسل کے سر پر کھڑی ہے اور یہ مصیبت تجھ پر نازل ہونے والی ہے۔ وہ شخص (یعنی مرزا احمد بیگ) مرے گا اور اس کی وجہ سے کئی سگ سیرت لوگ (پیدا ہو کر) پیچھے رہ جائیں گے۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء "خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ

مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کردیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفّر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفٰےؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت ونسل ہوگا۔

خوبصورت پاک[1] لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدّس رُوح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

---

[1] یہ عبارت کہ خوبصورت، پاک لڑکا تمہارا مہمان ..... جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت ..... چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہوجائے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اسی کی تعریف ہے ..... بیس فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی ..... دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں ..... الہام نے اس غلطی کو رفع کردیا"

(مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ ۴۳، ۴۴)

اس کے ساتھ فضل[1] ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا[2]۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دَولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اِس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاۤءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے

---

[1] "بذریعہ الہام صاف طور پر کُھل گیا ہے کہ ..... مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اِس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۷۔ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۱)

(نوٹ از مرتّب) اِس الہامی فقرہ کے مطابق مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے ۷ راگست ۱۸۸۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جو چند روزہ زندگی گذار کر نومبر ۱۸۸۸ء میں اِس دُنیا کو چھوڑ گیا اور اپنے خدا سے جا ملا اور اِس پیشگوئی کے اِس فقرہ کے مطابق کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا اس کے بعد وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اِس پیشگوئی میں فضل رکھا گیا تھا اور جس کا دوسرا نام الہامِ الٰہی نے محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بتایا تھا اور جس کا ایک نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اور ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصبِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

[2] رسالہ التبلیغ ملحقہ کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں مصلح موعود کے متعلق مزید اوصاف کا ذکر ہے:۔

"والفضل ينزل بنزوله وهو نور ومبارك وطيّب ومن المطهّرين. يُفشي البركات ويغذي الخلق من الطيّبات وينصر الدّين ..... وانّه اٰية من اٰياتي وعلمٌ لتائيداتي ليعلم الّذين كذّبوا انّي معك بفضلي المبين ..... وهو فهيم وذهين وحسين. قد ملئ قلبه علمًا. وباطنه حِلمًا وصدره سلمًا. واعطي لهٗ نفس مسيحي وبورك بالرّوح الامين. يوم الاثنين فواهًا لك يا يوم الاثنين ياتي فيك ارواح المباركين." (آئینہ کمالاتِ اسلام (التبلیغ) صفحہ ۵۷۷، ۵۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۷، ۵۷۸)

(ترجمہ از مرتّب) اور فضل اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا اور وہ نور ہے اور مبارک اور پاک اور پاکبازوں میں سے ہے۔ برکتیں پھیلائے گا اور مخلوق کو پاکیزہ غذائیں دے گا اور دین کا مددگار ہوگا ..... اور وہ میرے نشانوں میں سے ایک نشان اور میری تائیدوں کا عِلم ہوگا تا وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں جان لیں کہ مَیں اپنے کُھلے فضل سے تیرے ساتھ ہوں ..... اور وہ فہیم اور ذہین اور حسین ہوگا۔ اس کا دل علم سے اور باطن حلم سے اور سینہ سلامتی سے بھرپور ہوگا اور اسے مسیحی نفس عطا کیا گیا اور رُوحِ امین سے برکت دیا گیا ہوگا۔ دوشنبہ! اے مبارک دوشنبہ تجھ میں مبارک روحیں آئیں گی۔

ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں[1] اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۵۹، ۶۰ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

۱۸۸۶ء

"پھر خدائے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ

تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہوجائے گی[2] اگر وہ توبہ نہ

---

[1] "یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشّان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کرکے ایک رُوح واپس منگوایا جاوے ..... جس کے ثبوت میں مُعترضین کو بہت سی کلام ہے ..... مگر اِس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اِس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ مَوتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردوں کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے مگر ان رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵)

[2] "جس وقت حضور نے دعویٰ کیا اُس وقت آپ کے خاندان میں ستّر کے قریب مرد تھے لیکن اب ان کے سوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جسمانی یا روحانی اولاد ہیں ان ستّر میں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ الحکم نمبر ۱۹ تا ۲۲ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی و ۷/۱۴ جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۰)

کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُنکے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِرد گرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہؤا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراتا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دُنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بُلالوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذِلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپَے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اَجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبّت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچّا نشان پیش کرو اگر تم سچّے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے۔ فقط"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۰، ۶۲ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳)

۱۸۸۶ء

"شاید چار ماہ کا عرصہ ہؤا کہ اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اُس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزندِ مبارک اسی اہلیہ

سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اِس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اَور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ
الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اِس
میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہؤا تو ایک کشفی عالَم میں چار پھل مجھ کو دئیے گئے تین ان میں سے توآم کے تھے
مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اِس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر
میرے دِل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اِس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک 1
نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل
دئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۔"

(از مکتوب مورخہ ۸ر جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵، ۶)

۱۸۸۶ء

ان دنوں میں اتفاقاً نئی شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلّت و محتاجگی و بے عزتی ہے اور اِس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اشارہ ہؤا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت و صاحبِ سیرت لڑکا جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارسا طبع سے پَیدا ہو سکتا ہے۔ واللّٰہ اعلم بالصّواب ۔"

(از مکتوب ۸ر جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۶)

مارچ ۱۸۸۶ء

" اِس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء ..... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولّد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا ..... ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس[1] کے عرصہ تک ضرور

---

[1] (ا) "جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اُس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔" (اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۵، ۷۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

(ب) "وہ ...... خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" (سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۷ حاشیہ۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۲۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۰)

(ج) "مَیں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی

پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اِس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"
(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۲۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۳)

۸ اپریل ۱۸۸۶ء (ا) بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اِس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے اِس عاجز پر اِس قدر کھُل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدّتِ حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اُس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اَب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اَور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔" (اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۷)

(ب) "عربی الہام کے یہ دو فقرہ ہیں :-

نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

جو نزول یا قریب النزول پر دلالت کرتے ہیں۔"
(حاشیہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۷)

(ج) پھر بعد میں اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ
"اُنہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔"
(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۷)

۱۸۸۶ء "جن دنوں[۲] لڑکی پیدا ہوئی تھی اور لوگوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے شور مچایا کہ پیشگوئی غلط نکلی اُن

بقیہ حاشیہ:

رہ جائے گا تو خدائے عزّوجلّ اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔"
(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۸ حاشیہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱)

[۱] اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء۔ (مرتب)

[۲] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عصمت رکھا گیا۔ اِس لڑکی کی پیدائش پر مخالفین نے یہ شور مچایا کہ لڑکے کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ غلط نکلی کیونکہ موجودہ حمل سے لڑکی پیدا ہوئی ہے نہ کہ لڑکا۔ مگر یہ اعتراض بالکل غلط تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہیں نہیں لکھا تھا کہ موجودہ حمل سے ہی ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ بلکہ الہام ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی ذیل میں یہ صراحت کی گئی تھی کہ عنقریب ایک لڑکا ہوگا خواہ موجودہ حمل سے ہو یا اس کے قریب آئندہ حمل سے۔ چنانچہ عصمت کی پیدائش کے بعد دوسرے حمل سے بشیر اوّل پیدا ہوگیا۔ (مرتب)

دنوں میں یہ الہام ہُوا تھا:۔

دشمن کا بھی خوب وار نکلا پر تِس پہ بھی وہ وار پار نکلا

یعنی مخالفوں نے تو یہ شور مچایا ہے کہ پیشگوئی غلط نکلی مگر جلد فہیم لوگ سمجھ جائیں گے اور ناواقف شرمندہ ہوں گے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۷ مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

۲۶؍اپریل ۱۸۸۶ء "شیخ مہر علی کی نسبت ضرور قادیان میں ۲۶۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں ایک خطرناک خواب آئی تھی جس کی یہی تعبیر تھی کہ ان پر ایک بڑی بھاری مصیبت نازل ہوگی چنانچہ ان ہی دنوں میں ان کو اطلاع بھی دی گئی تھی۔ خواب یہ تھی کہ اُن کی فرشِ نشست کو آگ لگ گئی اور ایک بڑا تہلکہ برپا ہُوا اور ایک پُرہول شعلہ آگ کا اُٹھا اور کوئی نہیں تھا جو اُس کو بُجھاتا۔ آخر میں نے بار بار پانی ڈال کر اس کو بُجھا دیا[2] پھر آگ نظر نہیں آئی مگر دھواں رہ گیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس قدر اُس آگ نے جلا دیا مگر ایسا ہی دل میں گذرا کہ کچھ تھوڑا نقصان ہُوا۔ یہ خواب تھی۔ یہ

---

[1] چنانچہ اِس بشارت کے مطابق عصمت کی پیدائش کے بعد، ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکا پیدا ہُوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ جس کی پیدائش سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام کا یہ فقرہ پُورا ہُوا کہ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے" نیز ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کا یہ الہام پورا ہُوا کہ "ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے" (مرتّب)

[2] "اسی وقت میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بیقینِ کامل یہ تعبیر ڈالی گئی کہ شیخ صاحب پر اور اُن کی عزّت پر سخت مصیبت آئے گی۔ اور میرا پانی ڈالنا یہ ہوگا کہ آخر میری ہی دعا سے نہ کسی اور وجہ سے وہ بَلا دُور کی جائے گی..... آخر قریبًا چھ ماہ گذرنے پر ایسا ہی ہُوا اور مَیں انبالہ چھاؤنی میں تھا کہ ایک شخص محمد بخش نام شیخ صاحب کے فرزند جان محمد کی طرف سے میرے پاس پہنچا اور بیان کیا کہ فلاں مقدمہ میں شیخ صاحب حوالات میں ہوگئے۔ مَیں نے اُس شخص سے اپنے خط کا حال دریافت کیا جس میں چھ ماہ پہلے اس بَلا کی اطلاع دی گئی تھی تو اُس وقت محمد بخش نے اِس خط کے پہنچنے سے لاعلمی ظاہر کی لیکن آخر خود شیخ صاحب نے رہائی کے بعد کئی دفعہ اقرار کیا کہ وہ خط ایک صندوق میں سے مِل گیا۔ پھر شیخ صاحب تو حوالات میں ہو چکے تھے لیکن اُن کے بیٹے جان محمد کی طرف سے شاید محمد بخش کے دستخط سے جو ایک شخص ان کے تعلقداروں میں سے ہے کئی خط اِس عاجز کے نام دعا کیلئے آئے اور اللہ جلّ شانہٗ جانتا ہے کہ کئی راتیں نہایت مجاہدہ سے دعائیں کی گئیں اور اوائل میں صورت قضا و قدر کی نہایت پیچیدہ اور مُبرم معلوم ہوتی تھی لیکن آخر خدا تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ان کے بارے میں رِہا ہونے کی بشارت دے دی اور اُس بشارت سے اُن کے بیٹے کو مختصر لفظوں میں اطلاع دی گئی......

دعا بہت کی گئی اور آخر فقرہ میں بریّت اور فضلِ الٰہی کی بشارت دی گئی تھی۔ وہ الفاظ اگرچہ بہت کم تھے مگر قَلَّ وَ دَلَّ تھی۔"
(ضمیمہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶ از اشتہار ۲۵ فروری ۱۸۹۳ء مع حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۳، ۶۵۴)

خط[1] شیخ صاحب کے حوالات میں ہونے کے بعد اُن کے گھر سے اُن کے بیٹے کو ملا۔ پھر بعد اس کے بھی ایک دو خواب ایسے ہی آئے جن میں اکثر حصّہ وحشتناک اور کسی قدر اچھا تھا۔ مَیں تعبیر کے طور پر کہتا ہوں کہ شاید یہ مطلب ہے کہ درمیان میں سخت تکالیف ہیں اور انجام بخیر ہے مگر ابھی انجام کی حقیقت مجھ پر صفائی سے نہیں کھلی جس کی نسبت دعوے سے بیان کیا جائے۔ واللّٰہ اعلم بالصّواب ‘‘

(مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحب۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصّہ سوم صفحہ ۲۲)

۱۸۸۶ء

’’ نواب صدیق حسن خان[2] ..... نے غیر قوموں کو صرف مہدی کی تلوار سے ڈرایا اور آخر پکڑے گئے اور نواب ہونے سے معطّل کئے گئے اور بڑے انکسار سے میری طرف خط لکھا کہ مَیں اُن کے لئے دعا کروں۔ تب مَیں نے اُس کو قابلِ رحم سمجھ کر اُس کے لئے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

سرکوبی سے اُس کی عزّت بچائی گئی

..... آخر کچھ مدّت کے بعد اُن کی نسبت گورنمنٹ کا حکم آگیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب قائم رہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۰)

---

[1] یعنی جو خط اِس خواب کی اطلاع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کو لکھا تھا۔ (مرتّب)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ کے بعض شروع کے حصّے نواب صدیق حسن خان کو بھیج کر انہیں تحریک کی تھی کہ وہ اِس کتاب کی اشاعت میں حصّہ لیں جس کے جواب میں نواب صاحب نے لکھا کہ دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا اُن میں کچھ مدد دینا خلافِ منشاء گورنمنٹ انگریزی ہے اِس لئے اِس ریاست سے خرید وغیرہ کی کچھ اُمید نہ رکھیں۔ نواب صاحب کے اِس جواب کو ذکر کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصّہ چہارم کے ضمیمہ اشتہار ’’مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ‘‘ میں تحریر فرمایا ’’ہم بھی نواب صاحب کو اُمیدگاہ نہیں بناتے بلکہ اُمیدگاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے (خدا کرے گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی رہے)‘‘ جس کے بعد نواب صاحب پر گورنمنٹ انگریزی کسی معاملہ میں ناراض ہوئی اور ان سے نوابی کا خطاب واپس لے لیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’ نواب صاحب صدیق حسن خان پر جو یہ ابتلاء پیش آیا وہ بھی میری ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ انہوں نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کرکے واپس بھیج دیا تھا مَیں نے دعا کی تھی کہ اُن کی عزّت چاک کر دی جائے سو ایسا ہی ظہور میں آیا‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۰) نواب صاحب کو جب اپنے اِس قصور کا احساس ہوا تو حضرت اقدس کی خدمت میں خط کے ذریعہ دعا کی درخواست کی۔ (مرتّب)

۱۸۸۶ء
"مرزا امام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکھرام پشاوری اور صدہا دوسرے لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسکے متعلق مجملاً ایک پیشگوئی کی تھی یعنی یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونے والا ہے۔"
(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۵۹، ۱۶۰)

۳ اگست ۱۸۸۶ء
"ہم پر آج بھی جو تیسری اگست ۸۶ء ہے منجانب اللہ اُس کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اُس کی بے راہیوں کا وبال جلد تر اُسے درپیش ہے اور اگر یہ معمولی رنجوں میں سے کوئی رنج ہو تو اُس کو پیشگوئی کا مصداق مت سمجھو لیکن اگر ایسا رنج پیش آیا جو کسی کے خیال گمان میں نہیں تھا تو پھر سمجھنا چاہیئے کہ یہ مصداق پیشگوئی ہے لیکن اگر وہ باز آنے والا ہے تو پھر بھی انجام بخیر ہوگا یا تنبیہ کے بعد راحت پیدا ہو جائے گی۔"
(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱ - روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹)

۱۳ فروری ۱۸۸۷ء
"آج مجھے فجر کے وقت یُوں القا ہوا یعنی بطور الہام

عبدالباسط

معلوم نہ تھا کہ یہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ آج آپ کے خط میں عبدالباسط دیکھا۔ شاید آپ کی طرف اشارہ ہو۔ واللہ اعلم۔"
(از مکتوب ۱۳ فروری ۱۸۸۷ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲۰)

اپریل ۱۸۸۷ء
"چند روز ہوئے مَیں نے اس قرضہ کے تردّد میں خواب میں دیکھا تھا کہ مَیں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اُوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندۂ خدا آیا اُس نے اُوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور مَیں اُس کے ہاتھ کو پکڑ کر اُوپر کو چڑھ گیا اور مَیں نے چڑھتے ہی کہا کہ خدا تجھے اِس خدمت کا بدلہ دیوے۔
آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دِل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے رفع تردّد ہوا آپ ہی ہیں کیونکہ جیسا کہ مَیں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کی ایسا ہی برقّتِ قلب خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے مُنہ سے دِلی دعا نکل گئی۔ مُستَجَابٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔"
(مکتوب ۲ مئی ۱۸۸۷ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲۷)

---

۱ یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری۔ (مرتّب) ۲ اِس پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیارپور فوت ہوگیا۔ (مرتّب) ۳ یعنی مرزا امام الدین۔ (مرتّب)
۴ (نوٹ از عرفانی صاحبؓ) حضرت حکیم الاُمّت نے بارہا فرمایا کہ میرا الہامی نام عبدالباسط ہے۔ (مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲۰)

۱۸۸۷ء
"ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک دوست انگریزی خواں نجف علی نام (جو کہ کابل میں بھی گیا تھا اور شاید اَب بھی وہاں ہے) میرے پاس آیا اور اُس کے ہمراہ مجبی مرزا خدا بخش؁ صاحب بھی تھے۔ ہم تینوں سَیر کے لئے باہر گئے تو راستہ میں کشفی طور پر مجھے معلوم ہوُا کہ نجف علی نے میری مخالفت اور نفاق میں کچھ باتیں کی ہیں چنانچہ یہ کشف اُس کو سُنایا گیا تو اُس نے اقرار کیا کہ یہ بات صحیح ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴)

۱۸۸۷ء
"ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوُا:۔

"نصف ترا نصف عمالیق را"

اور اس کے ساتھ یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی؁ جو ہمارے جدّی شرکاء میں سے ایک عورت تھی، مر جائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو مل جائے گی۔

یہ الہام اُن دوستوں کو جو اُس وقت ہمارے ساتھ تھے سُنا دیا گیا تھا چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوُا کہ عورت مذکور مر گئی اور اس کی نصف زمین ہمیں اور نصف بعض دیگر شرکاء کو ملی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲)

۱۸۸۷ء (قریباً)
"ایک دفعہ ہمیں موضع کنجراں ضلع گورداسپور کو جانے کا اتفاق ہوُا اور شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی ہمارے ساتھ تھا۔ جب صبح کو ہم نے جانے کا قصد کیا تو الہام ہوُا کہ

اِس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا

؁ پیغامِ صلح جلد ۲۳ نمبر ۲ صفحہ ۴ سے مرزا خدا بخش صاحب کے اپنے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اور مولوی نجف علی قادیان آئے تو اُن دِنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امریکہ کے ایک باشندہ الیگزنڈر رسل وِب کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی تھی۔ حضورؑ نے سَیر میں یہ خواب سُنائی اور مولوی نجف علی نے اقرار کیا کہ واقعی مولوی محمد حسین بٹالوی سے اُن کی باتیں سُنکر آپ کا سخت مخالف ہو گیا تھا اور مَیں نے ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کی کوئی بات قبول نہ کروں گا اور شحنۂ حق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۱۸۸۶ء کا ہے کیونکہ اس میں الیگزنڈر رسل وِب کی خط و کتابت درج ہے۔ (مرتب)

؁ امام بی بی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ہمشیرہ تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک چچا زاد بھائی کی جو مفقود الخبر ہو چکا تھا، بیوہ تھی۔ (مرتب)

چنانچہ راستہ میں شیخ حامد علی کی ایک چادر اور ہمارا ایک رُومال گُم ہوگیا۔ اس وقت حامد علی کے پاس وہی چادر تھی۔"
(نزول المسیح صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸)

۱۸۸۶ء

" بیجناتھ برہمن ولد بھگت رام کو کشفی طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ ایک برس کے عرصہ تک تجھ پر مصیبت نازل ہونے والی ہے اور کوئی خوشی کی تقریب بھی ہوگی۔ چنانچہ اس پیشگوئی پر اس کے دستخط کرائے گئے جو اَب تک موجود ہیں۔ پھر بعد ازاں ایک برس کے عرصہ میں اس کا باپ جوانی کی عمر میں ہی فوت ہوگیا اور اسی دن ان کی شادی کی تقریب بھی پیش تھی یعنی کسی کا بیاہ تھا۔"
(شحنہ حق صفحہ ۴۴، ۴۵۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

۱۱؍ جولائی ۱۸۸۶ء

" مَیں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر موجود ہیں۔ دِل میں خیال آیا کہ ان کو کیا کھلائیں آم تو خراب ہوگئے ہیں۔ تب اَور آم غیب سے موجود ہوگئے۔ واللہ اعلم اِس کی کیا تعبیر ہے۔"
(مکتوب ۱۱؍ جولائی ۱۸۸۶ء بنام چودھری رستم علی صاحب۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر ۳ صفحہ ۴۲)

۷؍ اگست ۱۸۸۶ء

اِنَّآ اَرْسَلْنَاہُ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْہِ ظُلُمَاتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ کُلُّ شَیْءٍ تَحْتَ قَدَمَیْہِ۔

یعنی ہم نے اِس بچّہ کو شاہد اور مبشّر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اُس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اُس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔[1]"
(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۶۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۳۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۸)

---

[1] " الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے یعنی جیسا کہ اُس عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفّی کے قدم اُٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی اور پھر رعد اور برق۔ اِسی ترتیب کے رُو سے اِس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے اِبتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اُس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائے گی جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مُردہ دلوں کے مُنہ سے نکلے ہیں ان کو نابُود اور ناپدید کر دے گی ...... سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اِس کے بعد اَب روشنی آئے گی۔"
(سبز اشتہار صفحہ ۱۶، ۱۷۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹-۱۸۰)

۱۸۸۸ء

(الف) "اُس لڑکے[1] کی پیدائش کے بعد اس کی طہارتِ باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاک نوراللہ اور یداللہ اور مقدّس اور بشیر اور خدا با ماست اس کا نام رکھا گیا .... خدا تعالیٰ نے پسر متوفّی کے اپنے الہام میں کئی نام رکھے ان میں سے ایک بشیر اور ایک عموانئیل اور ایک خدا با ماست و رحمتِ حق اور ایک یداللہ بجلالٍ و جمالٍ ہے۔"

(مکتوب مورخہ ۴ ؍ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۵ صفحہ ۴۱، ۵۰)

(ب) "خدا تعالیٰ نے بعض الہامات میں یہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا[2] جو فوت ہوگیا ہے ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دُنیوی جذبات بکلّی اس کی فطرت سے مسلوب، اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اور اُس کا نام بارانِ رحمت اور مبشّر اور بشیر اور یداللہ بجلالٍ و جمالٍ وغیرہ اسماء بھی ہیں۔ سو جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اُس کی صفات ظاہر کیں یہ سب اُس کی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں۔"

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۷، ۸۔ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۶۹)

۱۸۸۸ء

"اور اُس[3] کی تعریف میں ایک الہام ہوا

جَآءَكَ النُّوْرُ وَهُوَ اَفْضَلُ مِنْكَ

یعنی کمالاتِ استعدادیہ میں وہ تجھ سے افضل ہے۔"

(مکتوب مورخہ ۴ ؍ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ ۵۰)

۵ ؍ جنوری ۱۸۸۸ء

"چند روز کا ذکر ہے کہ پُرانے کاغذات کو دیکھتے دیکھتے ایک پرچہ نکل آیا جو مَیں نے اپنے ہاتھ سے بطور یادداشت کے لکھا تھا۔ اُس میں تحریر تھا کہ یہ پرچہ ۵ ؍ جنوری ۱۸۸۸ء کو لکھا گیا ہے۔ مضمون یہ تھا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے کسی امر میں مخالفت کر کے کوئی تحریر چھپوائی ہے اور اُس کی سُرخی میری نسبت "کمینہ" رکھی ہے۔ معلوم نہیں اس کے کیا معنے ہیں اور وہ تحریر پڑھ کر کہا ہے کہ آپ کو مَیں نے منع کیا تھا پھر آپ نے کیوں ایسا مضمون چھپوایا۔ هٰذَا مَا رَاَيْتُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِتَاْوِيْلِهٖ۔"

(مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوبات جلد چہارم صفحہ ۴)

---

[1] بشیر اوّل جو ۷ ؍ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ ؍ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہوگیا۔ (مرتب)

[2] [3] یعنی بشیر اوّل۔ (مرتب)

۱۴ ؍فروری ۱۸۸۸ء "۱۳، ۱۴ ؍فروری ۱۸۸۸ء کی گذشتہ رات مجھے آپ کی نسبت دو ہولناک خوابیں آئی تھیں جن سے ایک سخت ہم وغم مصیبت معلوم ہوتی تھی۔ مَیں نہایت وحشت و تردّد میں تھا کہ یہ کیا بات ہے اور غنودگی میں ایک الہام بھی ہؤا کہ جو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ چنانچہ کل سُندر داس کی وفات اور انتقال کا خط پہنچ گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ معلوم ہوتا ہے یہ وہی غم تھا جس کی طرف اشارہ تھا۔"

(مکتوب مورخہ ۱۵؍فروری ۱۸۸۸ء بنام چودھری رستم علی صاحب۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر سوم صفحہ ۷۲، ۷۳)

۱۸۸۸ء (قریباً) "ایک دفعہ ہمیں لدھیانہ سے پٹیالہ جانے کا اتفاق ہؤا۔ روانہ ہونے سے پہلے الہام ہؤا کہ

اِس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم وغم پیش آئے گا

اِس پیشگوئی کی خبر ہم نے اپنے ہمراہیوں کو دے دی چنانچہ جبکہ ہم پٹیالہ سے واپس آنے لگے تو عصر کا وقت تھا ایک جگہ ہم نے نماز پڑھنے کے لئے اپنا چوغہ اُتار کر سیّد محمد حسن خان صاحب وزیر ریاست کے ایک نوکر کو دیا تاکہ وضو کریں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو کر ٹکٹ لینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہؤا کہ جس رومال میں روپے باندھے ہوئے تھے وہ رومال گر گیا ہے۔ تب ہمیں وہ الہام یاد آیا کہ اِس نقصان کا ہونا ضروری تھا۔

پھر جب ہم گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک اسٹیشن دوراہہ پر ہمارے ایک رفیق کو کسی مسافر انگریز نے محض دھوکہ دہی سے اپنے فائدہ کے لئے کہہ دیا کہ لدھیانہ آگیا ہے چنانچہ ہم اُس جگہ سب اُتر پڑے اور جب ریل چل دی تب ہم کو معلوم ہؤا کہ یہ کوئی اَور اسٹیشن تھا اور ایک بیابان میں اُترنے سے سب جماعت کو تکلیف ہوئی اور اِس طرح پر الہام مذکورہ کا دوسرا حصّہ بھی پُورا ہوگیا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۱، ۲۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۹، ۶۱۰)

مئی ۱۸۸۸ء "ایک بار فتح مسیح نام ایک عیسائی نے کہا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ مَیں نے جب اُسے کہا کہ تو پیشگوئی کر تو گھبرایا اور مجھے کہا کہ ایک مضمون بند لفافہ میں رکھا جاوے اور آپ اس کا مضمون بتا دیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی کہ

"تُو اُس کو قبول کرلے"

جب مَیں نے اس کو بھی قبول کر لیا تو کئی سَو آدمیوں کے مجمع میں آخر پادری وائٹ بریخت نے کہا کہ یہ فتح مسیح جھوٹا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۵ مورخہ ۷۔فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ کالم نمبر ۳)

مئی ۱۸۸۸ء

(۱) "اِنَّ اللّٰهَ رَاٰی اَبْنَآءَ عَمِّیْ وَغَیْرَهُمْ مِنْ شُعُوْبِ اَبِیْ وَاُمِّیْ الْمَغْمُوْرِیْنَ فِی الْمُهْلِکَاتِ ..... وَالْمُنْکِرِیْنَ لِوُجُوْدِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ..... وَرَاٰی اَنَّهُمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَالشُّرُوْرِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ..... وَلَا یَتُوْبُوْنَ مِنْ سَبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بَلْ کَانُوْا عَلَیْهِ مِنَ الْمُدَاوِمِیْنَ ..... وَبَیْنَمَا هُمْ کَذٰلِکَ اِذِ اصْطَفَانِیْ رَبِّیْ لِتَجْدِیْدِ دِیْنِهٖ ..... وَرَزَقَنِیْ مِنَ الْاِلْهَامَاتِ وَالْمُکَالَمَاتِ وَالْمُخَاطَبَاتِ وَالْمُکَاشَفَاتِ رِزْقًا حَسَنًا ..... فَطَغَوْا وَبَغَوْا وَاسْتَدْعَوُا الْاٰیَاتِ اِسْتِهْزَآءً وَّقَالُوْا لَا نَعْلَمُ اِلٰهًا یُّکَلِّمُ اَحَدًا ..... فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ ..... وَکَذٰلِکَ سَدَرُوْا فِیْ غَلَوَاتِهِمْ وَجَمَحُوْا فِیْ جَهَلَاتِهِمْ وَسَدَلُوْا ثَوْبَ الْخُیَلَآءِ یَوْمًا فَیَوْمًا۔ حَتّٰی بَدَا لَهُمْ اَنْ یُّشِیْعُوْا خُزَعْبِلَاتِهِمْ وَیَصْطَادُوا السُّفَهَآءَ بِتَلْبِیْسَاتِهِمْ۔ فَکَتَبُوْا کِتَابًا کَانَ فِیْهِ سَبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَبُّ کَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِنْکَارُ وُجُوْدِ الْبَارِیْ عَزَّ اسْمُهٗ۔ وَمَعَ ذٰلِکَ طَلَبُوْا فِیْهِ اٰیَاتِ صِدْقٍ مِنِّیْ وَاٰیَاتِ وُجُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَرْسَلُوْا کِتَابَهُمْ فِی الْاٰفَاقِ وَالْاَقْطَارِ وَاَعَانُوْا بِهَا کَفَرَةَ الْهِنْدِ وَعَتَوْا عُتُوًّا کَبِیْرًا مَّا سُمِعَ مِثْلُهٗ فِی الْفَرَاعِنَةِ الْاَوَّلِیْنَ۔ فَلَمَّا بَلَغَنِیْ کِتَابُهُمُ الَّذِیْ کَانَ قَدْ صَنَّفَهٗ کَبِیْرُهُمْ فِی الْخُبْثِ وَالْعُمُرِ

لہ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے میرے جدّی بھائیوں اور قریبیوں کو دیکھا کہ وہ مُہلک امور میں مُنہمک ہیں ..... اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہیں اور مُفسد لوگ ہیں ..... اور اس نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو بدیوں اور شرارتوں کی طرف بُلاتے اور نیکی کے کاموں سے روکتے ہیں ..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بدزبانی سے باز نہیں آتے بلکہ اس پر اصرار کرتے ہیں ..... اسی دَوران میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے دین کی تجدید کے لئے چُن لیا ..... اور اپنے الہامات، مخاطبات اور مکاشفات سے مجھے بہرہ ور کیا ..... جس پر اُنہوں نے سرکشی کی اور تمسخر کے طور پر مجھ سے نشانات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ہمیں ایسے معبود کا کوئی علم نہیں جو کسی سے کلام کرتا ہو ..... اور اگر یہ شخص سچا ہے تو ہمیں کوئی نشان دکھائے ..... اِسی طرح یہ لوگ اپنی حد سے بڑھتے گئے اور اپنی جہالتوں میں سرکش ہوتے گئے اور ان کا تکبّر روز بروز بڑھتا گیا حتّٰی کہ انہوں نے اپنے گندے خیالات کی اشاعت شروع کر دی اور کم عقل لوگوں کو اپنے فریبوں کا شکار بنانے لگے۔ چنانچہ انہوں نے ایک گندہ اشتہار نکالا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں اور قرآن کریم کے متعلق بدزبانی کی ہے اور اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انکار کیا ہے اور ساتھ ہی مجھ سے میری سچائی کے متعلق نشانات کا مطالبہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت مانگا ہے اور انہوں نے اپنا یہ اشتہار تمام اطرافِ عالَم میں شائع کیا ہے اور اِس طرح سے ہندوستان بھر کے غیرمسلم لوگوں کو اسلام کے خلاف مدد دی ہے اور اِس قدر تکبّر کیا ہے جو پہلے فراعنہ نے بھی نہیں کیا ہوگا۔ سو جب ان کے سرغنہ کا جو خباثت میں بھی اُن کا بڑا ہے جیسا کہ عمر میں بڑا ہے، لکھا ہُوا یہ اشتہار مجھے ملا

..... فَإِذَا الْكَلِمَاتُ كَلِمَاتٌ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهَا ..... فَغَلَّقْتُ الْأَبْوَابَ وَدَعَوْتُ الرَّبَّ الْوَهَّابَ۔ وَطَرَحْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَرْتُ أَمَامَهُ سَاجِدًا ..... وَقُلْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ انْصُرْ عَبْدَكَ وَاخْذُلْ أَعْدَائَكَ۔ إِسْتَجِبْنِيْ يَا رَبِّ اسْتَجِبْنِيْ۔ إِلَامَ يُسْتَهْزَأُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ۔ وَحَتَّامَ يُكَذِّبُوْنَ كِتَابَكَ وَيَسُبُّوْنَ نَبِيَّكَ۔ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مُعِيْنُ۔

فَرَحِمَ رَبِّيْ عَلٰى تَضَرُّعَاتِيْ وَزَفَرَاتِيْ وَعَبَرَاتِيْ وَنَادَانِيْ وَقَالَ

إِنِّيْ رَأَيْتُ عِصْيَانَهُمْ وَطُغْيَانَهُمْ فَسَوْفَ أَضْرِبُهُمْ بِأَنْوَاعِ الْآفَاتِ أُبِيْدُهُمْ مِنْ تَحْتِ السَّمٰوَاتِ۔ وَسَتَنْظُرُ مَا أَفْعَلُ بِهِمْ وَكُنَّا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَادِرِيْنَ۔ إِنِّيْ أَجْعَلُ نِسَآءَهُمْ أَرَامِلَ وَأَبْنَآءَهُمْ يَتَامٰى وَبُيُوْتَهُمْ خَرِبَةً لِيَذُوْقُوْا طَعْمَ مَا قَالُوْا وَمَا كَسَبُوْا۔ وَلٰكِنْ لَّا أُهْلِكُهُمْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً بَلْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وَيَكُوْنُوْنَ مِنَ التَّوَّابِيْنَ إِنَّ لَعْنَتِيْ نَازِلَةٌ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى جُدْرَانِ بُيُوْتِهِمْ وَعَلٰى صَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ وَنِسَآئِهِمْ وَرِجَالِهِمْ وَنَزِيْلِهِمُ الَّذِيْ دَخَلَ أَبْوَابَهُمْ۔ وَكُلُّهُمْ كَانُوْا مَلْعُوْنِيْنَ۔ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ وَبَعُدُوْا مِنْ مَّجَالِسِهِمْ فَأُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَرْحُوْمِيْنَ۔

..... تو مَیں نے دیکھا کہ وہ الفاظ ایسے تھے کہ قریب تھا کہ آسمان ان کی وجہ سے پھٹ جائیں ..... اس پر مَیں نے دروازوں کو بند کر لیا اور خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر کر دعا کی ..... اور کہا کہ اے میرے رَبّ! اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رُسوا کر۔ اے میرے ربّ! میری دعا سُن اور اُسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جائے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے اَزلی اَبدی۔ اے مددگار خدا! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

تب میرے رَبّ نے میری گریہ وزاری اور میری آہوں کو سُن کر مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے پکار کر فرمایا :

مَیں نے اُن کی نافرمانی اور سرکشی کو دیکھا ہے مَیں اُن پر طرح طرح کی آفات ڈال کر انہیں آسمان کے نیچے سے نابُود کر دوں گا۔ اور تم جلد دیکھو گے کہ مَیں اُن کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں اور ہم ہر ایک بات پر قادر ہیں۔ مَیں اُن کی عورتوں کو بیوہ، اُن کے بچوں کو یتیم اور اُن کے گھروں کو ویران کر دوں گا اور اِس طرح سے وہ اپنی باتوں کا اور اپنی کارروائیوں کا مزہ چکھیں گے۔ لیکن مَیں انہیں یکدم ہلاک نہیں کروں گا بلکہ تدریجًا پکڑوں گا تاکہ اُنہیں رجوع اور توبہ کا موقعہ ملے۔ میری لعنت اُن پر۔ اُن کے گھروں پر، اُن کے چھوٹوں اور بڑوں پر، اُن کی عورتوں اور مردوں پر، اور اُن کے اُس مہمان پر جو اُن کے گھر میں داخل ہوگا پڑے گی اور اُن تمام پر لعنت برسے گی سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائیں اور اچھے عمل کریں اور اُن سے اپنے تعلّقات منقطع کر لیں اور اُن کی مجالس سے دُوری اختیار کریں۔ پس وہی لوگ ہیں جن پر رحم کیا جائے گا۔

هٰذِهٖ خُلَاصَةُ مَا اَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ۔ فَبَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّيْ فَمَا خَافُوْا وَمَا صَدَّقُوْا۔ بَلْ زَادُوْا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا وَّظَلُّوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ كَاَعْدَآءِ الدِّيْنِ۔ فَخَاطَبَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ

اِنَّا سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتٍ مُّبْكِيَةً وَّنُنَزِّلُ عَلَيْهِمْ هُمُوْمًا عَجِيْبَةً۔ وَاَمْرَاضًا غَرِيْبَةً۔ وَنَجْعَلُ لَهُمْ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔ وَنَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَصَآئِبَ فَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ اَحَدٌ مِّنَ النَّاصِرِيْنَ۔

فَكَذَالِكَ فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمْ وَاَنْقَضَ ظُهُوْرَهُمْ بِاَثْقَالِ الْهُمُوْمِ وَالدُّيُوْنِ وَالْحَاجَاتِ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ وَفَتَحَ عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ الْمَوْتِ وَالْوَفَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اَوْ يَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُتَنَبِّهِيْنَ۔ وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ فَمَا فَهِمُوْا وَمَا تَنَبَّهُوْا وَمَا كَانُوْا مِنَ الْخَآئِفِيْنَ۔

وَلَمَّا قَرُبَ وَقْتُ ظُهُوْرِ الْاٰيَةِ اِتَّفَقَ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْ اَعِزَّ اَعِزَّتِهِمُ الَّذِيْ كَانَ اسْمُهٗ اَحْمَدْ بِيْك اَرَادَ اَنْ يَّمْلِكَ اَرْضَ اُخْتِهِ الَّتِيْ كَانَ بَعْلُهَا مَفْقُوْدَ الْخَبَرِ مِنْ سِنِيْنَ۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۶-۵۷۰)

(ب) ”نامبردہ[۱] کی ایک ہمشیرہ ہمارے چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس[۲۵] سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذاتِ سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی

یہ میرے ربّ کی اس وحی کا خلاصہ ہے جو اُس نے مجھ پر نازل کی پس میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات اُن کو پہنچا دیئے لیکن نہ تو وہ ڈرے اور نہ ہی انہوں نے تصدیق کی بلکہ سرکشی اور انکار میں بڑھتے گئے اور استہزاء میں دشمنانِ دین کا سا شیوہ اختیار کر لیا۔ پس میرے ربّ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

ہم اُنہیں رُلانے والے نشانات دکھائیں گے اور اُن پر عجیب عجیب ہموم و امراض نازل کریں گے اور اُن کی معیشت تنگ کر دیں گے اور اُن پر مصائب پر مصائب ڈالیں گے اور کوئی انہیں بچانے والا نہیں ہوگا۔

پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ سلوک کیا۔ غموں، قرضوں اور حاجات کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں توڑ دیں اور ان پر قسم قسم کے مصائب اور آفات نازل کئے اور موت فوت کے دروازے ان پر کھول دیئے تاکہ وہ باز آئیں اور غفلت کو چھوڑ دیں لیکن ان کے دل سخت ہو گئے۔ پس وہ نہ سمجھے اور نہ بیدار ہوئے اور نہ ہی اُنہیں کوئی خوف لاحق ہوا۔

اور جب نشان کے ظہور کا وقت قریب آیا تو ان ایام میں ایسا اتفاق ہوا کہ ان لوگوں کے ایک نہایت ہی قریبی رشتہ دار نے جس کا نام احمد بیگ تھا ارادہ کیا کہ اپنی ہمشیرہ کی زمین پر قبضہ کر لے جس کا خاوند کئی سالوں سے مفقود الخبر ہو گیا تھا۔

---

۱ یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری۔ (مرتب)

ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں چنانچہ اُن کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا اِس لئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں' اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا۔ گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اُس خدائے قادر و حکیم مُطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دُختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور اُن کو کہہ دے

لہ وَاُنْبِئْتُ مِنَ اَخْبَارٍ مَا ذَهَبَ وَهْلِيْ قَطُّ اِلَيْهَا وَمَا كُنْتُ اِلَيْهَا مِنَ الْمُسْتَدْنِيْنَ۔ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنِ اخْطُبْ صَبِيَّتَهُ الْكَبِيْرَةَ لِنَفْسِكَ۔ وَقُلْ لَهُ لِيُصَاهِرَكَ اَوَّلًا ثُمَّ لِيَقْتَبِسْ مِنْ قَبَسِكَ۔ وَقُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ لِاَهَبَكَ مَا طَلَبْتَ مِنَ الْاَرْضِ وَاَرْضًا اُخْرٰى مَعَهَا وَاُحْسِنَ اِلَيْكَ بِاِحْسَانَاتٍ اُخْرٰى عَلٰى اَنْ تُنْكِحَنِيْ اِحْدٰى بَنَاتِكَ الَّتِيْ هِيَ كَبِيْرَتُهَا۔ وَذَالِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ۔ فَاِنْ قَبِلْتَ فَسَتَجِدُنِيْ مِنَ الْمُتَقَبِّلِيْنَ۔ وَاِنْ لَّمْ تَقْبَلْ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اِنْكَاحَهَا رَجُلًا اٰخَرَ لَا يُبَارِكُ لَهَا وَلَا لَكَ فَاِنْ لَّمْ تَزْدَجِرْ فَيُصَبُّ عَلَيْكَ مَصَائِبُ وَاٰخِرُ الْمَصَائِبِ مَوْتُكَ فَتَمُوْتُ بَعْدَ النِّكَاحِ اِلٰى ثَلَاثِ سِنِيْنَ۔ بَلْ مَوْتُكَ قَرِيْبٌ وَّيَرِدُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَكَذَالِكَ يَمُوْتُ بَعْلُهَا الَّذِيْ يَصِيْرُ زَوْجَهَا اِلٰى حَوْلَيْنِ وَسِتَّةِ اَشْهُرٍ قَضَاءً مِّنَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ مَا اَنْتَ صَانِعُهُ وَاِنِّيْ لَكَ لَمِنَ النَّاصِحِيْنَ..... ثُمَّ كَتَبْتُ اِلَيْهِ مَكْتُوْبًا بِاِيْمَاءِ مَنَّانِيْ وَاِشَارَةِ رَحْمَانِيْ..... وَمَا اَنَا كَتَبْتُ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ لَا عَنْ اَمْرِيْ فَاحْفَظْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا فِيْ صَنْدُوْقِكَ فَاِنَّهُ مِنْ صَدُوْقٍ اَمِيْنٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّنِيْ فِيْهِ صَادِقٌ وَكُلُّ مَا وَعَدْتُّ فَهُوَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا قُلْتُ اِذْ قُلْتُ وَلٰكِنْ اَنْطَقَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاِلْهَامِهٖ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۲ تا ۵۷۴)

(ترجمہ از مرتّب) مجھے ایسے امور پر اطلاع دی گئی جن کی طرف کبھی میرا وہم بھی نہ گیا تھا اور نہ اُن کا مجھے کچھ پتہ تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ سے حکم دیا کہ اس شخص کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے تحریک کر اور اُسے کہہ کہ پہلے وہ تم سے مصاہرت کا تعلق قائم کرے اور اس کے بعد تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے۔ نیز اُسے کہہ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو زمین تم نے مانگی ہے وہ مَیں تمہیں دے دوں اور اس کے علاوہ کچھ اَور زمین بھی۔ نیز تم پر اَور کئی رنگ میں احسانات کروں بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا رشتہ مجھ سے کر دو' اور یہ تمہارے اور میرے درمیان ایک عہد و پیمان ہے جسے اگر تم قبول کرو گے تو مجھے بہترین طور پر اسے قبول کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم نے قبول نہ کیا تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا

کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجبِ برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے اِنحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اُس دُختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ تین سال تک فوت ہونا روزِ نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں، نزدیک[1] پایا جاتا ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دُختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجّہ کی گئی تو معلوم ہُوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دُختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دُور کرنے کے بعد انجام کار اِسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا۔ چنانچہ عربی الہام اِس بارے میں یہ ہے:۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ط اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۔ اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدائے تعالیٰ اُن سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کی اِس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا ربّ وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے

بقیہ حاشیہ:۔

ہے کہ اِس لڑکی کا کسی اَور شخص سے نکاح نہ اِس لڑکی کے حق میں مبارک ہوگا نہ تمہارے حق میں۔ اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو تم پر مصائب نازل ہوں گے اور آخر میں تمہاری موت ہوگی اور تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مَر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور وہ موت ایسے حال میں آئے گی کہ تُو غافل ہوگا اور ایسا ہی اُس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مَر جائے گا۔ یہ قضاءِ الٰہی ہے پس تم جو چاہو کرو مَیں نے تم کو نصیحت کر دی ہے..... پھر مَیں نے اُسے اللّٰہ تعالیٰ کے اشارہ سے خط لکھا...... (اور اُسے یہ بھی لکھا کہ) لو مَیں نے یہ خط خدا کے حکم سے لکھا ہے اپنی رائے سے نہیں لکھا پس اِس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھ کہ یہ نہایت ہی سچے امین کی طرف سے ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں اِس معاملہ میں سچا ہوں اور جو وعدہ مَیں نے کیا ہے وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مَیں نے نہیں کیا بلکہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھے بلوایا ہے۔

[1] اِس پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور فوت ہوگیا۔ (مرتب)

ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدائے تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔"

(اشتہار ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۵۷ تا ۱۵۹)

(ج) " فَمِنْهَا[لہ] مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ عَشِیْرَتِیَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُکَذِّبُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ وَ کَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۔ وَیَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ وَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلَی اللّٰهِ وَلَا اِلٰی کِتَابِهٖ وَلَا اِلٰی رَسُوْلِهٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ وَقَالُوْا لَا نَتَقَبَّلُ اٰیَةً حَتّٰی یُرِیَنَا اللّٰهُ اٰیَةً فِیْ اَنْفُسِنَا وَاِنَّا لَا نُؤْمِنُ بِالْفُرْقَانِ وَلَا نَعْلَمُ مَا الرِّسَالَةُ وَمَا الْاِیْمَانُ وَاِنَّا مِنَ الْکَافِرِیْنَ۔ فَدَعَوْتُ رَبِّیْ بِالتَّضَرُّعِ وَالْاِبْتِهَالِ وَمَدَدْتُ اِلَیْهِ اَیْدِی السُّؤَالِ فَاَلْهَمَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ

سَاُرِیْهِمْ اٰیَةً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

وَاَخْبَرَنِیْ وَقَالَ

اِنَّنِیْ سَاَجْعَلُ بِنْتًا مِّنْ بَنَاتِهِمْ اٰیَةً لَّهُمْ

فَسَمَّاهَا وَقَالَ

اِنَّهَا سَیُجْعَلُ☆ ثَیِّبَةً وَّیَمُوْتُ بَعْلُهَا وَاَبُوْهَا اِلٰی ثَلٰثِ سَنَةٍ مِّنْ یَّوْمِ النِّکَاحِ۔

ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَیْکَ بَعْدَ مَوْتِهِمَا وَلَا یَکُوْنُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْعَاصِمِیْنَ۔

لہ (ترجمہ از مرتّب) پس منجملہ ان نشانات کے ایک وہ نشان ہے جو میرے ربّ نے میرے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وعدہ کیا۔ وہ الٰہی نشانات کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے اور کہتے کہ ہمیں اللہ اور اس کی کتاب کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کے رسول خاتم النبیینؐ کی حاجت ہے۔ اور یہ بھی کہتے کہ ہم کوئی نشان اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک کہ خدا ہمیں اپنے آدمیوں میں کوئی نشان دکھائے اور ہمیں تو ان پر کوئی ایمان نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ رسالت اور ایمان کیا ہے۔ ہم ان کے منکر ہیں۔ تب مَیں نے اپنے ربّ سے تضرّع اور عاجزی کے ساتھ دعا کی اور اس کی طرف سوال کا ہاتھ بڑھایا تو میرے ربّ نے الہام کیا اور فرمایا

مَیں انہیں اُن کے اپنے آدمیوں میں نشان دکھاؤں گا

اور بتایا کہ مَیں اُن کی ایک لڑکی کو اُن کے حق میں نشان بناؤں گا اور اس کی تعیین کی اور فرمایا کہ وہ بیوہ ہو جائے گی اور اس کا خاوند اور اس کا باپ روزِ نکاح سے تین سال کے اندر اندر مَر جائیں گے اور اُن کی موت کے بعد ہم اُسے تیری

☆ غالباً سہوِ کاتب ہے سَتُجْعَلُ چاہیئے۔ واللہ اعلم۔ (مرتّب)

وَقَالَ

"اِنَّا رَآدُّوْهَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔"

(کرامات الصّادقین ٹائیٹل پیج آخری ورق۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۲)

۱۸۸۸ء "اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۶ء[1] کی پیشگوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام تھے[2]:۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ۔ زَوَّجْنَاکَهَا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِیْ۔ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

اور تجھ سے پُوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رَبّ کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اِس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقدِ نکاح[3] باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر مُنہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکّا فریب یا پکّا جادو ہے۔"

(اشتہار ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء ملحق بہ آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰ نیز تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۵۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۱)

جولائی ۱۸۸۸ء "الہام..... فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰهُ..... کی تفصیل مکرّر توجہ سے یہ کُھلی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے کُنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بے دینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے، اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور ان سے لڑے گا اور انہیں انواع اقسام کے عذابوں میں مُبتلا کر دے گا اور وہ مصیبتیں اُن پر اُتارے گا جن کی ہنوز اُنہیں خبر نہیں۔ اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہو گا جو

طرف لَوٹائیں گے اور ان میں سے کوئی اسے بچا نہیں سکے گا اور فرمایا کہ ہم اسے تیری طرف لَوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں تمہارا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

---

[1] دراصل جولائی ۱۸۸۸ء ہے اور ۱۸۸۶ء سہوِ کتابت ہے۔ (مرتّب)

[2] "یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اِس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اُسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ اَیَّتُهَا الْمَرْأَةُ تُوْبِیْ تُوْبِیْ فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِكِ۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پُورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۰)

[3] مندرجہ اشتہار مورخہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ (مرتّب)

اِس عقوبت سے خالی رہے کیونکہ انہوں نے نہ کسی اَور وجہ سے بلکہ بے دینی کی راہ سے مقابلہ کیا۔"

(اشتہار پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

۱۸۸۸ء "ہمیں اِس[1] رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پُورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور اُن میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ[2] ہوگا بلکہ ایک اَور لڑکا ہونے کا قریب مدّت تک وعدہ دیا جس کا نام **محمود احمد** ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔"

(اشتہار ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲)

اگست ۱۸۸۸ء "اللہ جلّ شانہٗ نے مجھے خبر دی ہے کہ

يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ صُلَحَاءُ الْعَرَبِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ۔ وَتُصَلِّيْ عَلَيْكَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ۔ وَ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ عَنْ عَرْشِهٖ[3]۔"

(از مکتوب حضرت اقدسؑ اگست ۱۸۸۸ء مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۶ کالم نمبر ۲)

۱۸۸۸ء "بارہا غوث اور قطب وقت میرے پر مکشوف کئے گئے جو میری عظمتِ مرتبت پر ایمان لائے ہیں اور لائیں گے۔"

(از مکتوب حضرت اقدسؑ اگست ۱۸۸۸ء مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۶ کالم نمبر ۲)

---

[1] یعنی محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے رشتہ کی۔ (مرتّب)

[2] یعنی بشیر اوّل جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہوگیا اور اس کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "دین کا چراغ" لکھا ہے یہ اُس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ ابھی آپ پر یہ بات نہیں کُھلی تھی کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام میں دراصل دو لڑکوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک وہ لڑکا جو مہمان کے طور پر آنے والا تھا اور اُس نے دوسرے لڑکے کیلئے بطور ارہاص کے ہونا تھا اور دوسرا وہ جو عمر پانے والا تھا اور بشیر اوّل کے لئے دین کے چراغ کا لفظ اُس کی ذاتی استعدادات کی بناء پر استعمال کیا گیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیم کے متعلق فرماتے ہیں لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا یعنی اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو وہ ایسی استعداد رکھتا تھا کہ نبی ہو جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام کی تشریح اپنے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء والے "سبز اشتہار" میں فرما دی ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر دُرود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

۱۸۸۸ء " اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔"

(مکتوب حضرت اقدس اگست ۱۸۸۸ء مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۶)

۱۸۸۸ء " یہ بات کھلی کھلی الہامِ الٰہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بے فائدہ نہیں آیا تھا بلکہ اُس کی موت اُن سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہو گی جنہوں نے محض لِلّٰہ اُس کی موت سے غم کیا اور اُس ابتلاء کی برداشت کر گئے کہ جو اُس کی موت سے ظہور میں آیا۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۶، ۱۷ حاشیہ۔ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹)

۱۸۸۸ء " اس[1] موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ قَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھَالِکِیْنَ۔ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ فَتَوَلَّ عَنْھُمْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ اِنَّ الصَّابِرِیْنَ یُوَفّٰی اَجْرُھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

اَب خدا تعالیٰ نے اِن آیات میں صاف بتلا دیا کہ بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا۔ جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے نا اُمید ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ تُو اِسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب مرگ ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ایسوں سے اپنا مُنہ پھیرے جب تک وہ وقت پہنچ جائے اور بشیر کی موت پر جو ثابت قدم رہے اُن کے لئے بے اندازہ اجر کا وعدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور کوتاہ بینوں کی نظر میں حیرت ناک۔"

(مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۵ صفحہ ۴۹، ۵۰)

۱۸۸۸ء " اِنَّ[2] لِیْ کَانَ اِبْنًا صَغِیْرًا وَّکَانَ اسْمُہٗ بَشِیْرًا فَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ

---

[1] یعنی بشیر اوّل کی موت۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہو گیا اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے طریق کو اختیار کر لیا ہو اُن کی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے (یعنی اس کا مثیل عطا ہو گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

وَ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوْا سُبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْہِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔ اِنَّا نَرُدُّہٗ اِلَیْکَ تَفَضُّلًا عَلَیْکَ۔"

(سرّ الخلافہ صفحہ ۵۳۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱)

۱۸۸۸ء (الف) "خدا تعالیٰ نے اِس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ۔"

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۷ حاشیہ۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹)

(ب) "ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ

دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا

یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔"

(مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبرہ صفحہ ۵۰)

(ج) "خدائے عزّوجلّ نے ..... اپنے لُطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اِس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱)

۱۸۸۸ء "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہُوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور مَیں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہُوا یہ پایا کہ

محمود

تب مَیں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۴)

۱۸۸۸ء "مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہُوا تھا ؎

اے فخرِ رُسل قرب تو معلومم شد ❊ دیر آمدۂ زراہِ دُور آمدۂ [1]

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقامِ قُرب مجھے معلوم ہوگیا ہے۔ تُو دیر سے آیا ہے (اور) دُور کے راستہ سے آیا ہے۔

۱۸۸۸ء

(ل) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اِس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہؤا اور اِس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۷ حاشیہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۳۷، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹)

(ب) "اور یہ دھوکہ کھانا نہیں چاہیئے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہؤا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کُھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفّی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا **محمود** اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرضِ التواء میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اِس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔"[1]

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

---

[1] مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی پیدائش کی اطلاع اس اشتہار کے ذریعہ جس کا عنوان "تکمیلِ تبلیغ" تھا یوں شائع فرمائی:-

"خدائے عزّ و جلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اِس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کُھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اَور ہے لیکن مَیں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّ و جلّ اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پُورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہؤا تھا ؎

اے فخرِ رُسل قُربِ تو معلومم شد ☆ دیر آمدۂ ز راہِ دُور آمدۂ

۱۸۸۸ء

(د) "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبتِ مَولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے

بقیہ حاشیہ:- پس اگر حضرت باری جلّ شانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۴۷-۱۴۹ حاشیہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

اِس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی قرار دیا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود رکھا مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔ سو حضور علیہ السلام ایفائے عہد فرماتے ہیں اور اِس امر کے متعلق مختلف کتب میں اطلاع دیتے ہیں۔

(ل) "محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اِس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۷ء ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹)

(ب) "پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اُس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اَب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۸۹۷ء ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

(ج) "محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا...... پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا...... پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی ...... تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۲ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹)

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے حاشیہ میں خیال ظاہر فرمایا تھا اور بعض دوسرے مقامات پر بھی اشارات کئے ہیں، حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پوری ہوئی چنانچہ جملہ واقعات اور کوائف اس پر شاہد ہیں اور خود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے صراحت کے ساتھ اپنے اُوپر چسپاں کیا ہے چنانچہ حضور نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء

بیعتؔ کریں۔

پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں اُنہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں اُن کا غمخوار ہوں گا اور اُن کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج مَیں نے پہنچا دیا ہے۔ اِس بارہ میں عربی الہام یہ ہے:۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ؔ"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۴۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۵۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۸۸)

(ب) "اُس نے اِس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تو اِس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اِس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اُس کے لئے موت درپیش ہے۔

اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔" (فتح اسلام صفحہ ۴۲، ۴۳ مطبوعہ بار اوّل دسمبر و جنوری ۹۱-۱۸۹۰ء۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۴، ۲۵)

۱۸۸۹ء

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ..... کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر

بقیہ حاشیہ

بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(ا) "خدا تعالیٰ نے اپنی مشیّت کے ماتحت آخر اِس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔"

(ب) "آج پہلی دفعہ مَیں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔" (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۶)

---

[1] بیعتِ اُولیٰ لدھیانہ میں ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بروز شنبہ کو ہوئی۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کر لیا تو خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے روبرو اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵)

ہوجاؤ اور اپنے ربِّ کریم کو اکیلا مت چھوڑو جو شخص اُسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔"
(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

مارچ ۱۸۸۹ء "مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد و منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدّر ہیں اِس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیّت و سکونت مستقل و عارضی طور مع کسی قدر کیفیّت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پاویں۔"
(اشتہار گذارش ضروری مورخہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مشمولہ ازالہ اوہام حصّہ دوم صفحہ ۸۴۵، ۸۴۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۸ ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۳)

۱۸۸۹ء "یہ انتظام جس کے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہِ کثیر ایک ہی سِلک میں مُنسلک ہو کر وحدتِ مجموعی کے پَیرایہ میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا۔ اور اپنی سچّائی کی مختلف المخرج شعاعوں کو ایک ہی خطِ ممتد میں ظاہر کرے گا۔ خداوند عزّوجلّ کو بہت پسند آیا ہے۔"
(اشتہار گذارشِ ضروری مورخہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مشمولہ ازالہ اوہام حصّہ دوم صفحہ ۸۴۷۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۹ ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۴)

۱۸۸۹ء "خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اِس عاجز کی دعاؤں اور اِس ناچیز کی توجّہ کو ان کی[1] پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔"
(اشتہار گذارشِ ضروری مورخہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مشمولہ ازالہ اوہام حصّہ دوم صفحہ ۸۵۰۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۲ ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۷)

مارچ ۱۸۸۹ء "منجملہ ان نشانوں کے جو پیشگوئی کے طور پر ظہور میں آئے وہ پیشگوئی ہے جو مَیں نے اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی ضلع گوجرانوالہ کے متعلق کی تھی ...... اور وہ یہ ہے ...... کہ قاضی صاحب آپ کو ایک سخت

---

[1] یعنی بیعت کرنے والوں کی۔ (مرتّب)

اِبتلاء پیش آنے والا ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۵۳ نشان ۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۲)

۱۸۸۹ء

"ایک دفعہ مجھے علی گڈھ میں جانے کا اتفاق ہؤا اور مرضِ ضعفِ دماغ کی وجہ سے جس کا قادیان میں بھی کچھ مدّت پہلے دَورہ ہو چکا تھا مَیں اِس لائق نہیں تھا کہ زیادہ گفتگو یا اَور کوئی دماغی محنت کا کام کر سکتا۔۔۔۔ اِس حالت میں علی گڈھ کے ایک مولوی صاحب محمد اسمٰعیل نام مجھ سے ملے اور اُنہوں نے نہایت انکساری سے وعظ کے لئے درخواست کی۔۔۔۔ مَیں نے اس درخواست کو بشوقِ دل قبول کیا اور چاہا کہ لوگوں کے عام مجمع میں اِسلام کی حقیقت بیان کروں۔۔۔۔ **لیکن بعد اس کے مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے روکا گیا۔**

مجھے یقین ہے کہ چونکہ میری صحت کی حالت اچھی نہیں تھی اِس لئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ زیادہ مغز خواری کر کے کسی جسمانی بَلا میں پڑوں اِس لئے اُس نے وعظ کرنے سے مجھے روک دیا۔

ایک دفعہ اِس سے پہلے بھی ایسا ہی اتفاق ہؤا تھا کہ میری ضُعف کی حالت میں ایک نبی گذشتہ نبیوں میں سے کشفی طور پر مجھ کو ملے اور مجھے بطور ہمدردی اور نصیحت کے کہا کہ اِس قدر دماغی محنت کیوں کرتے ہو اِس سے تو تم بیمار ہو جاؤ گے۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۷، ۲۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷، ۱۸)

دسمبر ۱۸۹۰ء

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اِس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

(ٹائیٹل رسالہ فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱)

۱۸۹۰ء

"حضرت عالی سیّدنا و مولانا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بطور پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ اِس اُمّت پر ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں وہ یہودیوں سے سخت درجہ کی مشابہت پیدا کرے گی۔۔۔۔ تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریّا میں معلّق ہوتا تو وہ اُسے اس جگہ سے بھی پا لیتا۔ یہ پیشگوئی

لے یہ پیشگوئی حضورؑ نے اس وقت فرمائی جبکہ قاضی صاحب لدھیانہ میں حضورؑ کی بیعت سے مشرّف ہوئے اور پھر جس طرح یہ ابتلاء پیش آیا اور پیشگوئی پوری ہوئی اس کی تفصیل قاضی صاحب موصوف نے اپنے خط میں درج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجی۔ چنانچہ حضورؑ نے اس خط کو بھی اسی کتاب تریاق القلوب میں درج فرما دیا۔ تفصیل وہاں دیکھ لی جاوے۔ (مرتّب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس کی حقیقت الہامِ الٰہی نے اِس عاجز پر کھول دی اور تصریح سے اُس کی کیفیت ظاہر کر دی، اور مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے کھول دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد پیدا ہوا..... پس جبکہ اس اُمّت کو بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عہد پر چودہ سو برس کے قریب مدّت گذری تو وہی آفات اِن میں بھی بکثرت پیدا ہوگئیں جو یہودیوں میں پیدا ہوئی تھیں تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو اُن کے حق میں کی گئی تھی پس خدا تعالیٰ نے اِن کے لئے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینے والا مثیلِ مسیح اپنی قدرتِ کاملہ سے بھیج دیا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۳۔ ۱۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۹، ۱۰)

۱۸۹۰ء

"خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ

مَوت کے بعد مَیں پھر تجھے حیات بخشوں گا

اور فرمایا کہ

جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مَرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ

مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔

پس میری اِس دوبارہ زندگی سے مُراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۲۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶ حاشیہ)

۱۸۹۰ء

"اس حکیم و قدیر نے اِس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر..... دُنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں[1] پر امر تائیدِ حق اور اشاعتِ اسلام کو منقسم کر دیا..... یہ پانچ طور کا سلسلہ جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا..... خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں، اور جس اصلاح کے لئے اُس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہوسکتی۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۷، ۱۸، ۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱، ۱۲، ۲۵، ۲۶)

---

[1] یہ پانچ شاخیں ہیں جن کی تفصیل حضور اقدس نے آگے اِسی کتاب میں فرمائی ہے۔ ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے۔ دوسری اشتہارات۔ تیسری مہمان خانہ اور مہمانوں کی خاطر مدارات۔ چوتھی مکتوبات اور پانچویں شاخ سلسلہ بیعت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فتح اسلام صفحہ ۱۸ تا ۴۱۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲ تا ۲۵)۔ (مرتّب)

۱۸۹۰ء

"مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک سخت بے دین ہندو سے اِس عاجز کی گفتگو ہوئی اور اس نے حد سے زیادہ تحقیرِ دینِ متین کے الفاظ استعمال کئے۔ غیرتِ دینی کی وجہ سے کسی قدر اِس عاجز نے وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ پر عمل کیا مگر چونکہ وہ ایک شخص کو نشانہ بنا کر درشتی کی گئی تھی اِس لئے الہام ہوا کہ

تیرے بیان میں سختی بہت ہے۔ رِفق چاہیئے رِفق"

(مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۶)

جنوری ۱۸۹۱ء

توضیح مرام[1]

(توضیح مرام ٹائیٹل پیج)

۱۸۹۱ء

"فضل[2] الرحمٰن کی نسبت اِس عاجز کو پہلے سے ظنِ نیک ہے۔ ایک دفعہ اس کی نسبت

سَيُهْدٰى[3]

کا الہام ہو چکا ہے۔" (از مکتوب مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۱ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۹۷)

۱۸۹۱ء

"اللہ جلّ شانہٗ کی وحی اور الہام سے مَیں نے مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارہ میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیثِ نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔"

(از مکتوب بنام مولوی عبدالجبار صاحب مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء۔ تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۵۹۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۷)

۱۸۹۱ء

"کل مَیں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ

مَیں اکیلا ہوں، اور خدا میرے ساتھ ہے۔"

---

[1] اِس رسالہ توضیح مرام کا نام الہامی ہے۔ (مرتّب) [2] مفتی فضل الرحمٰن صاحب داماد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) وہ ضرور سیدھے راستہ پر ڈالا جائے گا۔

(نوٹ از عرفانی صاحب) مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے رشتہ نکاح کے متعلق حضرت مولوی صاحب نے مشورہ پوچھا تھا.... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشورہ دیا اور الہامِ الٰہی نے اس کی تائید فرمائی۔ (مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۹۸، ۹۹)

اور اس کے ساتھ مجھے الہام ہؤا :۔

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ [1]

سو مَیں جانتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی حجت ظاہر کر دے گا۔"

(مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بمکتوباتِ احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۳)

۱۱ مارچ ۱۸۹۱ء شاید ایک ہفتہ ہؤا مَیں نے آپ [2] کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ مجھ سے پُوچھتے ہیں کہ مَیں کیا کروں۔ تو مَیں نے آپ کو یہ کہا ہے :

"خدا سے ڈر۔ پھر جو چاہے کر۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنام شیخ فتح محمد مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۱ء مندرجہ الفضل جلد ۲۱ نمبر ۹ مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۳ء صفحہ ۲)

۱۸۹۱ء " ہماری ایک لڑکی عصمت بی بی نام تھی ایک دفعہ اُس [3] کی نسبت الہام ہؤا :۔

کَرْمُ الْجَنَّةِ دَوْحَةُ الْجَنَّةِ [4]

تفہیم یہ تھی کہ وہ زندہ نہیں رہے گی۔ سو ایسا ہی ہؤا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۱۵ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۳)

۱۸۹۱ء "ایک دفعہ ایسا اتفاق ہؤا کہ مَیں نعمت اللہ ولی کا وہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہے اور بتلایا ہے کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ ؎

مہدیٔ وقت و عیسیٔ دَوراں ٭ ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی وہ آنے والا مہدی بھی ہوگا اور عیسٰی بھی ہوگا۔ دونوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کرے گا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ ضرور میرے لئے راستہ پیدا کر دے گا۔

[2] یعنی شیخ فتح محمد صاحب کو۔ (مرتّب)

[3] نوٹ :۔ سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۵۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادی عصمت بی بی کی وفات ۱۸۹۱ء میں ہوئی تھی اور یہ الہام اُس کی وفات سے پہلے کا ہے۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ از مرتّب) انگور کی جنّتی بیل جنّت کا بڑا درخت۔

پس اس اثناء میں کہ مَیں یہ شعر پڑھ رہا تھا عین پڑھنے کے وقت مجھے یہ الہام ہوا:-

از پئے آں محمد احسن را ٭ تارکِ روزگار مے بینم [1]

یعنی مَیں دیکھتا ہوں کہ مولوی سیّد محمد احسن امروہی اسی غرض کے لئے اپنی نوکری سے جو ریاست بھوپال میں تھی علیحدہ ہو گئے تا خدا کے مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اس کے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجا لاوے، اور یہ ایک پیشگوئی تھی جو بعد میں نہایت صفائی سے ظہور میں آئی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴۴-۳۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

۱۸۹۱ء

"جب یہ آیتیں اُتریں کہ مشرکین رِجس ہیں، پلید ہیں، شرّ البریّہ ہیں، سفہا ہیں اور ذرّیتِ شیطان ہیں اور اُن کے معبود وقود النّار اور حصبِ جہنّم ہیں تو ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے! اب تیری دُشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے اُن کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور اُن کے بزرگوں کو شرّ البریّہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ہیزمِ جہنّم اور وقود النّار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رِجس اور ذرّیتِ شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ مَیں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آ جا ورنہ مَیں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہارِ واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے، اور یہی تو کام ہے جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔

اور اے چچا! اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں مَیں احکامِ الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رُکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہاء لذّت ہے کہ اس کی راہ میں دُکھ اُٹھاؤں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیّت سے بھری ہوئی رِقّت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ مَیں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اَور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے جا اپنے کام میں

---

[1] یہ الہامی شعر نمونہ پرچہ القادیان یکم ستمبر ۱۹۰۲ء میں بھی درج ہے لیکن پہلے مصرعہ میں "از پئے آں محمد احسن را" کی بجائے "از برائیش محمد احسن را" لکھا ہے۔ اگر یہ راوی کے حافظہ کی غلطی نہیں ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس الہامی شعر کی دو قرائتیں ہیں۔ واللّٰہ اَعلم۔ (مرتّب)

لگا رہ جب تک مَیں زندہ ہوں، جہاں تک میری طاقت ہے مَیں تیرا ساتھ دوں گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۶-۱۸- روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱)

"یہ سب مضمون ابوطالب کے قصّہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خدا تعالیٰ نے اِس عاجز کے دل پر نازل کی۔ صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کے لئے اِس عاجز کی طرف سے ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸، ۱۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس اُتریں گے ..... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اِس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پَیرو ہیں .... مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اُترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رُو سے مسیح سے اور نیز امام حسینؑ سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے ..... سو خدا تعالیٰ نے اُس دمشق کو جس سے ایسے پُرظلم احکام نکلتے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ دروں لوگ پیدا ہو گئے تھے اِس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیلِ دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہو گا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳ تا ۷۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۴-۱۳۶ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ

اُخْرِجَ مِنْہُ الْیَزِیْدِیُّوْنَ

یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

(۱) "ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث[1] آنے والا جو

---

[1] حارث کے معنے زمیندار کے ہیں اور حرّاث سے مراد بڑا زمیندار ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ (مرتّب)

ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رُو سے ایک ہی ہیں یعنی اِن دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۳۵ حاشیہ)

(ب) "یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنے حرّاث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آلِ رسول کو تقویّت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔ الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

" پھر وہ منصورؒ مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ

خوشحال ہے۔ خوشحال ہے

مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمتِ خفیہ نے میری نظر کو اُس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امّید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۸، ۹۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

" اِس عبارت تک یہ عاجز پہنچا تھا کہ یہ الہام ہوا:۔

قُلْ لَوْكَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ قُلْ لَوِاتَّبَعَ اللّٰهُ اَهْوَآءَكُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَبَطَلَتْ حِكْمَتُهٗ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ قُلْ لَّوْكَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْجِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔[2]

---

[1] جس کا ذکر ابوداؤد کی حارث والی حدیث میں آتا ہے یعنی حارث کی فوج کے مقدمۃ الجیش کا سردار جس کا نام حدیث میں منصور بیان ہوا ہے۔ اِس کشف میں غالباً منصور سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ واللہ اَعلم۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) کہہ کہ اگر یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا بلکہ غیر اللہ کی بناوٹ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ کہہ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے خیالاتِ باطلہ کی پیروی کرتا تو آسمان و زمین اور ان کے اندر رہنے والی مخلوق میں فساد برپا ہو جاتا اور حکمتِ الٰہی باطل ہو جاتی۔ اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ کہہ کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کے لئے روشنائی بن جاتے تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جاتے اگرچہ ہم اتنے ہی اَور (سمندر) ان میں شامل

پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ

اِن علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں اِن کے چُولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چُوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کُتر رہے ہیں۔

(ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستانی میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانۂ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دُنیا سے بھرے ہوئے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۵، ۷۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"کشفی حالت میں اِس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب مَیں نے اُس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چُپ رہا اور اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب مَیں نے اُس دوسرے کی طرف رُخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اُسے مَیں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سُنکر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اُس وقت مَیں نے یہ آیت پڑھی کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ "

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۷، ۹۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

"اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو بات اِس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رَدّ کی جائے وہ کسی اَور ذریعہ سے قبول نہیں ہو سکتی اور جو دروازہ اِس عاجز کے ذریعہ سے کھولا جائے وہ کسی اَور ذریعہ سے بند نہیں ہو سکتا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ حاشیہ)

۱۸۹۱ء

" اَنْتَ اَشَدُّ مُنَاسَبَةً بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ خُلُقًا وَّخَلْقًا وَّ زَمَانًا۔"[1]

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶۵)

بقیہ حاشیہ:۔

کر کے انہیں بڑھاتے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتب) تو کیا بلحاظ اخلاق کیا بلحاظ صورت وخلقت اور کیا بلحاظ زمانہ عیسٰی ابن مریم کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے۔

۱۸۹۱ء

"خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور اُن کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند[1] دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء

"چند روز کا ذکر ہے کہ اِس عاجز نے اِس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے:

غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰)

اِس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اِس قصبہ قادیان میں بجز اِس عاجز کے اَور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اِس وقت بجز اِس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اِس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ بعض اسرار اعداد حروفِ تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

۱۸۹۱ء

(ا) "ایک دفعہ مَیں نے آدم کے سِنِ پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ب) "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہدِ نبوت ہے یعنی تیئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) فرزند دلبند۔ بزرگ اور اقبال مند۔ حق اور رفعت کا مظہر۔ گویا کہ خدا آسمان سے اُترا آیا ہے۔

علیہ وسلم کے روزِ وفات تک قمری حساب[۱] سے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳۔ ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲)

۱۸۹۱ء "ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعدادِ تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ

کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ

یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مرے گا جو باون[۵۲] سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اس کی عمر باون[۵۲] سال سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا تب اسی سال کے اندر اندر راہیٔ ملکِ بقا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

۱۸۹۱ء "ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں کہ ایک مدقوق اور قریب الموت انسان مجھے دکھائی دیا اور اس نے ظاہر کیا کہ میرا نام دین محمد ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ دین محمدی ہے جو مجسّم ہو کر نظر آیا ہے اور میں نے اس کو تسلی دی کہ تو میرے ہاتھ سے شفا پا جائے گا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶)

۱۸۹۱ء "اور یہ جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب[۲] نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے

---

[۱] اور شمسی حساب کے رو سے ۴۵۹۸ برس بعد آدم صفی اللہ حضرت نبینا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۷)

[۲] ترب کے معنی لغت میں ہم عمر یا مثیل کے لکھے ہیں مگر اس لفظ میں تراب کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

" واما التراب فاعلم ان ھذا اللفظ ماخوذ من لفظ التِّرب۔ وترب الشیٔ الذی خلق معہ ذالک الشیٔ عند اھل العرب۔ وقال ثعلب ترب الشیٔ مثلہ وماشابہہ شیئًا فی الحسن والبھاء۔ فعلی ھٰذین المعنیین سمی التراب ترابًا لکونھا فی خلقھا ترب السمآء۔ فان الارض خلقت مع السمآء فی ابتداء الزمان۔ وتشابھا فی انواع صنع اللہ المنّان۔" (انجامِ آتھم صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

(ترجمہ از مرتب) "لفظ تراب تِرب سے ماخوذ ہے اور عربوں کے نزدیک ترب الشیٔ کے معنی ہیں وہ چیز جو اس کے ساتھ پیدا ہو۔ اور ثعلب کا قول ہے کہ کسی چیز کی ترب وہ ہے جو خوبی میں اس کی مانند ہو۔ پس ان دونوں معنوں کی رو سے مٹی کا نام تراب اس لئے رکھا گیا کہ وہ پیدائش میں آسمان کی ہم عمر یا مثیل ہے کیونکہ زمین ابتدائی زمانہ میں آسمان کے ساتھ ہی پیدا ہوئی ہے اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی صنعت کے اقسام میں مشابہ ہیں۔"

تھے۔ یہ الہامی نام ہے اور خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے اور اِس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا:۔

هٰذَا هُوَ التِّرْبُ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُوْنَ

یعنی یہ وہ عمل الترب ہے جس کی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۹)

۱۸۹۱ء

"اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی اور اسی وقت کشفی طور پر یہ صداقت[۲] مذکورہ بالا میرے پر ظاہر کی گئی ہے اور اسی مُعلّمِ حقیقی کی تعلیم سے مَیں نے وہ سب لکھا ہے جو ابھی لکھا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۱۸۹۱ء

"اِس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اُس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اَب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب مَیں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اَور معنے ہوں گے جو مَیں سمجھ نہیں سکا تب اُسی حالتِ قریب الموت میں مجھے الہام ہوا:۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ

یعنی یہ بات تیرے رَبّ کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۸۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

بقیہ حاشیہ:۔ پس اِس رُو سے وحی الٰہی میں اِس طرف اشارہ ہے کہ یہ علم زمینی ہے نہ کہ آسمانی۔ اسے وہی لوگ استعمال کرتے ہیں جو روحانیت سے کم حصہ رکھتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اولیاء اور اہلِ سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اَور نیت سے اِن مشغلوں میں مُبتلا ہوگئے تھے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۷ حاشیہ)

[۱] یعنی مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کی تفسیر۔ (مرتّب)

[۲] یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری والی پیشگوئی۔ (مرتّب)

۱۸۹۱ء

"خدا تعالیٰ نے آپ اپنے پاک کلام میں میری طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے :-

نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگانِ خدا کو بہت صاف کر رہا ہے اُس سے زیادہ کہ کبھی جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۲ - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

۱۸۹۱ء

"ایک[1] مدت کی بات ہے جو اِس عاجز نے خواب میں دیکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ پر مَیں کھڑا ہوں اور کئی لوگ مَر گئے ہیں یا مقتول ہیں اُن کو لوگ دفن کرنا چاہتے ہیں۔ اِسی عرصہ میں روضہ کے اندر سے ایک آدمی نکلا اور اُس کے ہاتھ میں ایک سرکنڈہ تھا اور وہ اُس سرکنڈہ کو زمین پر مارتا تھا اور ہر ایک کو کہتا تھا کہ تیری اِس جگہ قبر ہوگی۔ تب وہ یہی کام کرتا کرتا میرے نزدیک آیا اور مجھ کو دکھلا کر اور میرے سامنے کھڑا ہو کر روضۂ شریفہ کے پاس کی زمین پر اُس نے اپنا سرکنڈہ مارا اور کہا کہ تیری اِس جگہ قبر ہوگی۔ تب آنکھ کھل گئی۔

اور مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ معیت معادی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جو شخص فوت ہونے کے بعد روحانی طور پر کسی مقدس کے قریب ہو جائے تو گویا اُس کی قبر اُس مقدس کی قبر کے قریب ہو گئی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَحْکَمُ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۰، ۴۷۱ - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۲)

۱۸۹۱ء

"طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اُس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اِس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالکِ مغربی جو قدیم سے ظلمتِ کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے اور اُن کو اِسلام سے حصہ ملے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵ - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

۱۸۹۱ء

"مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اِسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اِس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔

سو مَیں نے اِس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں اِن لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز

---

[1] چونکہ مدت کی مقدار معلوم نہیں ہو سکی اِس لئے اسے اس کے وقتِ ذکر کی رعایت سے ۱۸۹۱ء کے نیچے ہی رکھا جاتا ہے۔ (مرتب)

صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔“ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۶،۵۱۵ ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۱۸۹۱ء

”اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابنِ مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اُس کا الہام یہ ہے کہ

”مسیح ابنِ مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔[1] اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ۔ اَنْتَ مُصِيْبٌ وَّمُعِيْنٌ لِّلْحَقِّ۔“ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱، ۵۶۲ ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

۱۸۹۱ء

”خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تُو مغلوب[1] ہو کر یعنے بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا۔ اور[2] ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اُتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا[3] تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالیت پھیلا وے۔ خدا[4] تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دُنیا[5] میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب[6] اُسے ایک مُلکِ عظیم دیا جائے گا (.....) اور خزائن اُس پر کھولے جائیں گے (.....) یہ خدا[7] تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب[8] تم میں ہی اور تمہارے اِردگرد نشان دکھلاویں گے۔ حجت[9] قائم ہو جائے گی اور فتح کُھلی کُھلی ہوگی۔ کیا یہ[10] لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اگرچہ لوگ[11] تجھے چھوڑ دیں گے پر مَیں نہیں چھوڑوں گا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر مَیں تجھے بچاؤں گا۔ مَیں[12] اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ اَے[13] ابراہیم تجھ پر سلام۔ ہم[14] نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چُن لیا۔ خدا[15] تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ تو مجھ[16] سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔ خدا[17] ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیّب سے جُدا نہ کرے۔ وہ[18] تیرے مجد کو

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

زیادہ کرے گا اور تیری ذرّیت کو بڑھائے گا اور مِن بَعْد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتداء قرار دیا جائے گا۔ مَیں[۱۹] تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور[۲۰] تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جَعَلْنَاكَ[۲۱] الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابنِ مریم بنایا) اِن کو کہہ دے[۲۲] کہ مَیں عیسٰی کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ[۲۳] کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سُنا۔ سو تُو اِن کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے۔ تم ظاہر[۲۴] لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں۔ جو[۲۵] شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصّہ ہے۔ ایک[۲۶] اولی العزم پیدا ہوگا۔ وہ حُسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ[۲۷] تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند[۲۸] دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ يَأْتِيْ[۲۹] عَلَيْكَ[۱] زَمَانٌ مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔ وَتَرٰى[۳۰] نَسْلًا بَعِيْدًا۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ[۳۱] حَيٰوةً طَيِّبَةً ۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۲ - ۶۳۵ ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۱ - ۴۴۳)

۱۸۹۱ء

"یہ وہ زمانہ ہے جو اِس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا۔ جو کمال طغیان اس کا اُس سَن ہجری میں شروع ہوگا جو آیت وَ اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقَادِرُوْنَ[۲] میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴ھ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۷ ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۵۵)

۱۸۹۱ء

"خدا تعالیٰ نے اپنے کشفِ صریح سے اِس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابنِ مریم کے آنے کا ذکر ہے[۳]۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۷ ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۰)

۱۸۹۱ء

"اُس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے اُس ابنِ مریم کو رُوحانی پیدائش اور رُوحانی

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) تجھ پر مختلف ازواج (یعنی رفقاء) کے ساتھ مختلف زمانے آئیں گے اور تُو دُور کی نسل دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی نصیب کریں گے اسّی سال یا اس کے قریب۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) یقیناً ہم اُس کو لے جانے پر قادر ہیں۔

۳؎ دیکھئے آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ۔ (الزخرف: ۵۸)

زندگی بخشی جیسا کہ اُس نے خود اُس کو اپنے الہام میں فرمایا:

ثُمَّ اَحْیَیْنَاکَ بَعْدَ مَآ اَهْلَکْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی وَجَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ

یعنی پھر ہم نے تجھے زندہ کیا۔ بعد اس کے جو پہلے قرنوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور تجھے ہم نے مسیح ابنِ مریم بنایا۔ یعنی بعد اس کے جو عام طور پر مشائخ اور علماء میں موتِ روحانی پھیل گئی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۴۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۴)

۱۸۹۱ء

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْحَزَنَ وَاٰتَانِیْ مَا لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ[1]

اَحد من العالمین سے مراد زمانہ حال کے لوگ یا آئندہ زمانہ کے ہیں۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)

ترجمہ:۔ "اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰)

۱۸۹۱ء

"جب لوگ مسیح موعود کے دعویٰ سے سخت ابتلاء میں پڑ گئے یہ الہامات ہوئے:۔

[1]اَلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ [2]اُمَمٌ یَّسَّرْنَا لَهُمُ الْهُدٰی وَ اُمَمٌ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْعَذَابُ [3]وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ [4]وَلَکَیْدُ اللّٰهِ اَکْبَرُ۔ [5]وَاِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ [6]قُلْ اَیُّهَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصَّادِقِیْنَ۔ [7]فَانْتَظِرُوْٓا اٰیَاتِیْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ [8]سَنُرِیْهِمْ اٰیَاتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ [9]حُجَّةٌ قَائِمَةٌ وَّفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ [10]اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ [11]یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ۔ [12]نُرِیْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَیْکَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ وَ نُمَزِّقَ الْاَعْدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مَا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ۔ سَلَّطْنَا کِلَابًا عَلَیْکَ وَغَیَّظْنَا سِبَاعًا مِّنْ قَوْلِکَ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ [13]فَلَا تَحْزَنْ عَلَی الَّذِیْ قَالُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ [14]حُکْمُ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ لِخَلِیْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ [15]یُؤْتٰی لَهُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَیُفْتَحُ عَلٰی یَدِهِ الْخَزَآئِنُ وَتُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ [16]ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ

---

[1] یہ الہام انجامِ آتھم صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷ پر یوں درج ہے "وَاَعْطَانِیْ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ۔" (مرتب)

وَفِیْ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔

یعنی جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کرلیں گے تب مَیں بھی اُن کی طرف رجوع کروں گا اور مَیں تواب اور رحیم ہوں بعض گروہ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے ہدایت کو آسان کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہؤا۔ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الماکرین ہے اور اس کا مکر بہت بڑا ہے۔ اور تجھے ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں۔ کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے۔ ان کو کہہ دے کہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں اور کچھ عرصے کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ہم اُنہیں اُن کے اِردگرد اور خود اُنہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کُھلی کُھلی ہوگی۔ خدا تم میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ کسی جھوٹے حد سے بڑھنے والے کا رہنما نہیں ہوتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھادیں مگر خدا اُسے پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہ باتیں دکھاویں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم نے کتوں کو تیرے پر مسلط کیا اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلایا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا سو تو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا ربّ گھات میں ہے۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اُس کو ایک مُلکِ عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رَبّ کے نور سے روشن ہوجائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۵، ۸۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶)

۱۸۹۱ء

"جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کُفر کا فتویٰ دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں۔ ان کے جنازے درست نہیں، اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اُس وقت چونکہ بغض وعداوت بڑھ گئی تھی۔ ہم گویا تنہا رہ گئے۔ اُس وقت مَیں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ مَیں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا کہ

جِئْتُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ

مَیں جنابِ باری سے آیا ہوں۔ مَیں نے کہا کہ کیوں؟ اُس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہوگئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ مَیں نے اُس کو الگ ہوکر ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ الگ ہؤا تو مَیں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہوگئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہوگئے ہو؟ اُس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ مگا میری حالتِ کشف اس پر جاتی رہی۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۔ البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶؍ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۷)[1]

---

[1] نیز دیکھئے انوار الاسلام صفحہ ۵۲۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۵۴

۱۸۹۱ء ”چونکہ میری توجہ پر مجھے ارشاد ہو چکا ہے کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

اور مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ[1] تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی[2] کریں گے اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا کُھلا کُھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔“

(از اشتہار ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۳۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۴۹)

نومبر ۱۸۹۱ء ”رَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ☆ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ وَلَمْ یَبْقَ لِیْ اِرَادَۃٌ وَّلَا خَطْرَۃٌ وَّلَا عَمَلٌ مِّنْ جِھَۃِ نَفْسِیْ وَصِرْتُ کَاِنَاءٍ مُّنْثَلِمٍ بَلْ کَشَیْءٍ تَأَبَّطَہٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَاَخْفَاہُ فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ مِنْہُ اَثَرٌ وَّلَا رَائِحَۃٌ وَّصَارَ کَالْمَفْقُوْدِیْنَ۔

وَاَعْنِیْ بِعَیْنِ اللّٰہِ رُجُوْعَ الظِّلِّ اِلٰی اَصْلِہٖ وَغَیْبُوْبَتَہٗ فِیْہِ کَمَا یَجْرِیْ مِثْلُ ھٰذِہِ الْحَالَاتِ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَلَی الْمُحِبِّیْنَ۔ وَتَفْصِیْلُ ذَالِکَ اَنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا مِّنْ نِّظَامِ الْخَیْرِ جَعَلَنِیْ مِنْ تَجَلِّیَاتِہِ الذَّاتِیَّۃِ بِمَنْزِلَۃِ مَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ وَجَوَارِحِہٖ وَتَوْحِیْدِہٖ وَتَفْرِیْدِہٖ لِاِتْمَامِ مُرَادِہٖ وَتَکْمِیْلِ مَوَاعِیْدِہٖ کَمَا جَرَتْ عَادَتُہٗ بِالْاَبْدَالِ وَالْاَقْطَابِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔

☆ (مضمون بالا کا مفہوم بزبانِ اُردو حضورؑ کے الفاظ میں)

”مَیں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ مَیں خود خدا[3] ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور مَیں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اُس شَے کی طرح جسے کسی دوسری شَے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اِس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے

---

[1] مولوی سیّد نذیر حسین صاحب دہلوی۔ (مرتب) ؛ [2] یعنی ”ایک مجلس میں میرے تمام دلائل وفاتِ مسیح سُن کر اللہ جلّ شانہٗ کی تین مرتبہ قسم کھا کر یہ کہہ دیجئے کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور صحیح اور یقینی امر یہی ہے کہ حضرت مسیح ابنِ مریم زندہ بجسدہٖ العنصری آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں۔“

(اشتہار ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۳۸۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

[3] خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا بن گیا ہے تو اس کی یہ تعبیر ہوگی ”اِھْتَدٰی اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ۔“ (تعطیر الانام فی تعبیر المنام باب الالف از ابنِ سیرین مصری صفحہ ۹) کہ اس شخص کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت ملی۔ (مرتب)

فَرَاَيْتُ اَنَّ رُوْحَهٗ اَحَاطَ عَلَیَّ وَاسْتَوٰی عَلٰی جِسْمِیْ وَلَفَّنِیْ فِیْ ضِمْنِ وُجُوْدِهٖ حَتّٰی مَا بَقِیَ مِنِّیْ ذَرَّةٌ وَّكُنْتُ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ـ وَنَظَرْتُ اِلٰی جَسَدِیْ فَاِذَا جَوَارِحِیْ جَوَارِحُهٗ وَعَیْنِیْ عَیْنُهٗ وَ اُذُنِیْ اُذُنُهٗ وَلِسَانِیْ لِسَانُهٗ ـ اَخَذَنِیْ رَبِّیْ وَاسْتَوْفَانِیْ وَاَكَّدَ الْاِسْتِیْفَآءَ حَتّٰی كُنْتُ مِنَ الْفَانِیْنَ ـ وَوَجَدْتُ قُدْرَتَهٗ وَقُوَّتَهٗ تَفُوْرُ فِیْ نَفْسِیْ وَاُلُوْهِیَّتَهٗ تَتَمَوَّجُ فِیْ رُوْحِیْ وَضُرِبَتْ حَوْلَ قَلْبِیْ سُرَادِقَاتُ الْحَضْرَةِ وَدَقَّقَ نَفْسِیْ سُلْطَانُ الْجَبَرُوْتِ ـ فَمَا بَقِیْتُ وَمَا بَقِیَ اِرَادَتِیْ وَلَا مُنَایَ ـ وَانْهَدَمَتْ عِمَارَةُ نَفْسِیْ كُلُّهَا وَتَرَاءَتْ عِمَارَاتُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ـ وَمَحَتْ اَطْلَالُ وُجُوْدِیْ وَعَفَتْ بَقَایَا اَنَانِیَّتِیْ وَمَا بَقِیَتْ ذَرَّةٌ مِّنْ هُوِیَّتِیْ وَالْاُلُوْهِیَّةُ غَلَبَتْ عَلَیَّ غَلَبَةً شَدِیْدَةً تَامَّةً وَّجُذِبْتُ اِلَیْهَا مِنْ شَعْرِ رَاْسِیْ اِلٰی اَظْفَارِ اَرْجُلِیْ فَكُنْتُ لُبًّا بِلَا قِشْرٍ وَّدُهْنًا بِغَیْرِ ثُفْلٍ وَّبُذُوْرٍ وَّبُوْعِدَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِیْ فَكُنْتُ كَشَیْءٍ لَّا یُرٰی اَوْ كَقَطْرَةٍ رَّجَعَتْ اِلَی الْبَحْرِ فَسَتَرَهُ الْبَحْرُ بِرِدَآئِهٖ وَكَانَ تَحْتَ اَمْوَاجِ الْیَمِّ كَالْمَسْتُوْرِیْنَ ـ فَكُنْتُ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ لَآ اَدْرِیْ مَا كُنْتُ مِنْ قَبْلُ وَمَا كَانَ وُجُوْدِیْ وَكَانَتِ الْاُلُوْهِیَّةُ نَفَذَتْ فِیْ عُرُوْقِیْ وَاَوْتَارِیْ وَاَجْزَآءِ اَعْصَابِیْ وَرَاَیْتُ وُجُوْدِیْ كَالْمَنْهُوْبِیْنَ ـ وَكَانَ اللّٰهُ اسْتَخْدَمَ جَمِیْعَ جَوَارِحِیْ وَمَلَكَهَا بِقُوَّةٍ لَّا یُمْكِنُ زِیَادَةٌ عَلَیْهَا فَكُنْتُ مِنْ اَخْذِهٖ وَتَنَاوُلِهٖ كَاَنِّیْ لَمْ اَكُنْ مِّنَ الْكَآئِنِیْنَ ـ وَكُنْتُ اَتَیَقَّنُ اَنَّ جَوَارِحِیْ لَیْسَتْ جَوَارِحِیْ بَلْ جَوَارِحُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَكُنْتُ اَتَخَیَّلُ اَنِّی انْعَدَمْتُ بِكُلِّ وُجُوْدِیْ وَانْسَلَخْتُ مِنْ كُلِّ هُوِیَّتِیْ ـ

پنہاں کرلیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور مَیں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُس کے اعضاء اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اُس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رَبّ نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ مَیں بالکل اس میں محو ہو گیا اور مَیں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوّت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اُس کی اُلوہیّت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرتِ عزّت کے خیمے میرے دِل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطانِ جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رَبّ العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔

اور اُلوہیّت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور مَیں سر کے بالوں سے ناخنِ پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر مَیں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی مَیل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جُدائی ڈال دی گئی پس مَیں اُس شَے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھُپا لے۔ اس حالت میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا اُلوہیّت میرے رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے

وَالْاٰنَ لَامُنَازِعَ وَلَا شَرِيْكَ وَلَا قَابِضَ يُزَاحِمُ ـ دَخَلَ رَبِّيْ عَلٰى وُجُوْدِيْ وَكَانَ كُلُّ غَضَبِيْ وَ حِلْمِيْ وَحُلْوِيْ وَمُرِّيْ وَحَرَكَتِيْ وَسُكُوْنِيْ لَهٗ وَمِنْهُ ـ وَصِرْتُ مِنْ نَّفْسِيْ كَالْخَالِيْنَ ـ وَبَيْنَمَا اَنَا فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ كُنْتُ اَقُوْلُ اِنَّا نُرِيْدُ نِظَامًا جَدِيْدًا وَّ سَمَآءً جَدِيْدَةً وَّ اَرْضًا جَدِيْدَةً فَخَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَوَّلًا بِصُوْرَةٍ اِجْمَالِيَّةٍ لَّا تَفْرِيْقَ فِيْهَا وَلَا تَرْتِيْبَ ـ ثُمَّ فَرَّقْتُهَا وَ رَتَّبْتُهَا بِوَضْعٍ هُوَ مُرَادُ الْحَقِّ وَكُنْتُ اَجِدُ نَفْسِيْ عَلٰى خَلْقِهَا كَالْقَادِرِيْنَ ثُمَّ خَلَقْتُ السَّمَآءَ الدُّنْيَا وَقُلْتُ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ثُمَّ قُلْتُ الْاٰنَ نَخْلُقُ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ـ ثُمَّ انْحَدَرْتُ مِنَ الْكَشْفِ اِلَى الْاِلْهَامِ فَجَرٰى عَلٰى لِسَانِيْ

اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ
وَكُنَّا كَذٰلِكَ خَالِقِيْنَ ـ

مَیں بالکل معدوم ہوگیا اور مَیں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں اور مَیں خیال کرتا تھا کہ مَیں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہُوِیّت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اَب کوئی شریک اور مُنازِع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں مَیں یُوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو مَیں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر مَیں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور مَیں دیکھتا تھا کہ مَیں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر مَیں نے آسمانِ دُنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ۔ پھر مَیں نے کہا اَب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا
اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔[1]"

(کتاب البریّہ صفحہ ۷۸، ۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵)

(ب) ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اَب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اَب اِس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اُس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہوجائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۵۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ یقیناً ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔

وَأُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ فَيَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّيَخْلُقُ كُلَّ مَا لَابُدَّ مِنْهُ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرَضِيْنَ۔ ثُمَّ فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ السَّادِسِ يَخْلُقُ اٰدَمَ۔ وَكَذَالِكَ جَرَتْ عَادَتُهٗ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَأُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ اَنَّ هٰذَا الْخَلْقَ الَّذِيْ رَاَيْتُهٗ اِشَارَةٌ اِلٰى تَائِيْدَاتٍ سَمَاوِيَّةٍ وَّاَرْضِيَّةٍ وَّجَعْلِ الْاَسْبَابِ مُوَافِقَةً لِّلْمَطْلُوْبِ وَخَلْقِ كُلِّ فِطْرَةٍ مُّنَاسِبَةٍ مُّسْتَعِدَّةٍ لِّلُحُوْقِ بِالصَّالِحِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ۔

وَأُلْقِيَ فِيْ بَالِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُنَادِيْ كُلَّ فِطْرَةٍ صَالِحَةٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ كُوْنِيْ عَلٰى عُدَّةٍ لِّنُصْرَةِ عَبْدِيْ وَارْحَلُوْا اِلَيْهِ مُسَارِعِيْنَ۔

وَرَاَيْتُ ذَالِكَ فِيْ رَبِيْعِ الثَّانِيْ سَنَةَ ۱۳۰۹ھ۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَصْدَقُ الْمُوْحِيْنَ۔ وَلَا نَعْنِيْ بِهٰذِهِ الْوَاقِعَةِ كَمَا يُعْنٰى فِيْ كُتُبِ اَصْحَابِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ وَمَا نَعْنِيْ بِذَالِكَ مَا هُوَ مَذْهَبُ الْحُلُوْلِيِّيْنَ بَلْ هٰذِهِ الْوَاقِعَةُ تُوَافِقُ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْنِيْ بِذَالِكَ حَدِيْثَ الْبُخَارِيِّ فِيْ بَيَانِ مَرْتَبَةِ قُرْبِ النَّوَافِلِ لِعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔"[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۶)

سنہ ۱۸۹۱ء

"مَیں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ایک آسمانی فیصلہ[2] کے لئے مَیں مامور ہوں اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے مَیں نے ۲۷؍ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو چھ دنوں کے اندر آسمانوں اور زمین کو اور ان تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے جن کا آسمان یا زمین میں پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اور چھٹے دِن کے اخیر میں آدم کو پیدا کرتا ہے اور یہی اس کی سُنّتِ مُستمرہ ہے۔ اور یہ بات بھی میرے دل میں ڈالی گئی کہ نئے آسمان اور زمین کا پیدا کیا جانا جو مَیں نے رؤیا میں دیکھا ہے اس میں تائیداتِ سماوی و اَرضی کی طرف اور اصل مقصود کے مناسبِ حال اسباب پیدا کرنے اور ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے جو صالحین طیّبین میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ نیز میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک فطرتِ قابلہ کو آسمان سے حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کی نصرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس بندے کی طرف دوڑ کر آؤ۔

اور یہ رؤیا مَیں نے ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ میں دیکھی تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔ اور اس سے مراد وحدتِ وجودی لوگوں والا عقیدہ یا حلولیوں والا عقیدہ نہیں بلکہ یہ واقعہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے مطابق ہے جس میں نوافل کے ذریعہ سے اللہ کے صالح بندوں کو حاصل ہونے والے مرتبۂ قُرب کا ذکر ہے۔

[2] "آسمانی فیصلہ" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اسلام کی برکات اَب بھی جاری ہیں اور آپ اس مدّعا کے ثابت کرنے کے لئے مامور ہیں۔ (مرتّب)

ہوں گے۔"

(مکتوب مورخہ ۲۲؍ دسمبر ۱۸۹۱ء بنام نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ صفحہ ۹)

۱۸۹۱ء

"ایک دُعا کے وقت کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ آپ[1] میرے پاس موجود ہیں اور ایک دفعہ گردن اُونچی ہو گئی اور جیسے اقبال اور عزت کے بڑھنے سے اِنسان اپنی گردن کو خوشی کے ساتھ اُبھارتا ہے ویسی ہی صورت پیدا ہوئی۔

مَیں حیران ہوں کہ یہ بشارت کِس وقت اور کِس قِسم کے عروج سے متعلق ہے۔ مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے ظہور کا زمانہ کیا ہے مگر مَیں کہہ سکتا ہوں کہ کسی وقت میں کسی قِسم کا اقبال[2] اور کامیابی اور ترقی عزت اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے آپ کے لئے مقرر ہے۔ اگر (چہ) اس کا زمانہ نزدیک ہو یا دُور ہو۔ سو مَیں آپ کے پیش آمدہ ملال سے گو پہلے غمگین تھا مگر آج خوش ہوں کیونکہ آپ کے مآل کار کی بہتری کشفی طور پر معلوم ہو گئی۔"

(مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب ۲۲؍ دسمبر ۱۸۹۱ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ صفحہ ۸، ۹)

۱۸۹۱ء

"کِتَابٌ سَجَّلْنَاهُ مِنْ عِنْدِنَا"

ترجمہ :۔ "یہ وہ کتاب ہے جس پر ہم نے اپنے پاس سے مُہر لگا دی ہے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۳ مطبوعہ بار سوم نومبر ۱۹۰۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

۱۸۹۱ء

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے :۔

اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَکَ۔ تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا وَّ یَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ جَلَابِیْبُ الصِّدْقِ۔ فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ۔ اَلْخَوَارِقُ تَحْتَ مُنْتَھٰی صِدْقِ الْاَقْدَامِ۔ کُنْ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّ مَعَ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

یعنی مَیں فتّاح ہوں تجھے فتح دوں گا۔ ایک عجیب مدد تُو دیکھے گا اور مُنکر یعنی بعض اُن کے جن کی قسمت میں ہدایت مقدّر

---

[1] مراد نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ۔ (مرتّب)

[2] خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ یہ بشارت ۱۹۰۸ء میں اِس طرح سے پُوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی دامادی کا شرف بخشا اور حضورؑ کی بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے نکاح میں آئیں۔ اِس سے بڑھ کر آپ کی اقبال مندی، خوش نصیبی اور ترقی عزت اَور کیا ہو سکتی ہے۔ (مرتّب)

ہے اپنے سجدہ گاہوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رَبّ! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ یہ صدق کے جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ سو تُو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر۔ خوارق یعنی کرامات اُس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ تُو سارا خدا کے لئے ہو جا۔ تُو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ خدا تجھے اُس مقام پر اُٹھائے گا جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۷ مطبوعہ بار سوم نومبر ۱۹۰۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

۱۸۹۱ء

ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلافِ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ

"میں تجھے عزّت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۷ مطبوعہ بار سوم نومبر ۱۹۰۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

۲۸-۲۷-۱۴-۲-۲۷-۲-۲۶-۲-۲۸-۱-۲۳-۱۵-۱۱

۱-۲-۲۷-۱۴-۱۰-۱-۲۸-۲۷-۴۷-۱۶-۱۱-۲۴-۱۴-۱۱

۷-۱-۵-۳۴-۲۳ ۳۴-۱۱-۱۴-۷-۲۲-۱۴-۱۰-۱

۱۴-۵-۲۸-۷-۳۴-۱-۷-۲۴-۱۱-۱۶-۱-۱۴-۷-۲-۱-۶-۵-۱-۱۴-۱

۱۴-۲-۲۸-۱-۷ [1]

(اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء ملحق بہ آسمانی فیصلہ و تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۵۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

۱۸۹۲ء

"دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے۔ اِسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہالِ خونی کی سخت بیماری ہوئی۔۔۔۔ لیکن اِس نازک حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک عجیب طور سے شفا بخشی۔۔۔۔ ایسا ہی اِس دوسری بیماری میں بھی جب حال قریب موت نہ ہوا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا:۔

اَلْاِبْرَآءُ

سو یقین رکھتا ہوں کہ خداوند کریم اس بیماری سے نجات بخشے گا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مورخہ ۷ اپریل ۱۸۹۲ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۱۹)

---

[1] یہ اعداد اوران کے اندر کی چابی سب الہام کا حصہ ہیں جس کی حقیقت خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر انشاء اللہ العزیز اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوگی۔ (مرتّب)

۱۸۹۲ء "بارہا اِس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

۱۸۹۲ء "یہ عاجز خدائے تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اِس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اِس زمانہ کے علماء کی آوازیں آ رہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ ندا ہے کہ

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ [1]

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْكَ الدَّوَآئِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ [2]

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اِس شخص کو سخت ذلیل اور رُسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے:

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُكَ۔ اَللّٰهُ یُعْطِیْكَ جَلَالَكَ [3]

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اِس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اِس الہام پر بتواتر زور دے رہا ہے۔

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" [4]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹)

۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء "۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ۔" آج مَیں نے بوقت

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کہہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور مَیں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بُری گردش اُنہی پر پڑے گی۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) جو تیری ذلّت چاہے مَیں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا اجلال عطا کرے گا۔

نوٹ از مرتّب:۔ الہام اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ حضرت اقدس کو ۱۸۹۲ء میں بمقام لاہور شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت بھی ہوا تھا۔ (دیکھئے الحکم جلد ا نمبر ۶ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۲)۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اسی طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب مَیں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اُٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لاکر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ مَیں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکایک سُرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پَیروں سے سَر تک سُرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ مَیں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ مَیں آگئی ہوں مَیں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کُھل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اِس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آکھڑی ہوئی ہے اور مَیں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب مَیں نے کہا کہ آ۔ روشن بی بی اندر آجا۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں صفحہ ۳۳ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہِ اگست ۱۸۹۲ء "مجھے تین چار روز ہوئے ایک متوحش خواب[۱] آئی تھی جس کی یہ تعبیر تھی کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے اور کچھ ضرر پہنچایا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی کام تمام ہو گیا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۹۲ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۲)

---

[۱] (نوٹ از مرتّب) یہ متوحش خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے متعلق تھی اور اس میں ایک دوست سے مراد بھی آپ ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ اِسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"کل کی ڈاک میں آں مکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی مگر ساتھ ہی دِل پھر کُھل گیا۔ یہ خداوند حکیم و کریم کی طرف سے ایک ابتلاء ہے۔ انشاء اللہ القدیر کوئی خوف کی جگہ نہیں ...... مجھے معلوم نہیں کہ ایسا پُر اشتعال حکم کسی اشتعال کی وجہ سے دیا گیا۔ کیا بدقسمت وہ ریاست ہے جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت اور سچے خیرخواہ نکالے جائیں اور معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔"

(مکتوب مذکور۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۳)

حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اِس پُر اشتعال حکم کے سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت حکیم الامّت اور مولوی محرم علی چشتی مرحوم پر ایک سیاسی الزام آپ کے دشمنوں نے لگایا تھا۔ راجہ امر سنگھ صاحب کو حضرت حکیم الامّت سے بہت محبّت تھی اور وہ آپ کی عملی زندگی اور صداقت پسندی کا عاشق تھا اور وہ ایک مدبّر اور صائب الرائے نوجوان تھا۔ وہ سیاسی

ماہِ اگست ۱۸۹۲ء "مَیں نے رات کو جس قدر آں مکرم کے لئے دعا کی اور جس حالتِ پُرسوز میں دعا کی اُس کو خداوندِ کریم خوب جانتا ہے..... دعا کی حالت میں یہ الفاظ منجانب اللہ زبان پر جاری ہوئے :۔

لَوٰی عَلَیْہِ (اَوْ) لَا وَلِیَّ عَلَیْہِ[1]

اور یہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا اور اُسی کی طرف سے تھا۔"

(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۹۲ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۲)

۱۴ اگست ۱۸۹۲ء ۱۴ اگست ۱۸۹۲ء مطابق ۲۰ محرم ۱۳۰۹ھ۔ "آج خواب میں مَیں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید مُنڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔ مَیں نے اُس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سرمُنڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور مَیں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اُتارے ہیں اور پھر خواب میں مَیں نے یہی تعبیر کی ہے۔ اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ مہران کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں صفحہ ۱۴ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۲۰ اگست ۱۸۹۲ء "آج رات بوقت ۲ بجے مَیں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاحب جان مرحومہ کے گھر میں پھرتا ہے۔ پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور محمد سعید نے اس کے سر پر اُنگلی رکھی تا اس کو قتل کرے۔ پھر مَیں نے بھی اُنگلی رکھ دی تب اس کے سر میں آگ لگ گئی مگر مجھے معلوم ہوا کہ میری اُنگلی کو اس نے کاٹا ہے۔ اُنگلی دہنی طرف کی سبابہ تھی متورم ہو گئی اور اندیشہ رہا کہ اس کا اثر دل کو نہ پہنچے مگر پہنچنا معلوم نہیں ہوا اور اسی خواب میں معلوم ہوا کہ کچھ تکلیف

بقیہ حاشیہ:۔

جماعت جو مہاراجہ پرتاب سنگھ کی حالت سے واقف اور ان پر قابو یافتہ تھی اُنہیں یہ شُبہ تھا کہ کسی بھی وقت مہاراجہ پرتاب سنگھ کو معزول کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ مہاراجہ امر سنگھ ہو جائیں گے۔ یہ دراصل سیاسی اور اقتداری جنگ تھی اور اس کو مذہب کا رنگ دیا گیا کہ حضرت مولوی صاحب راجہ امر سنگھ کو جب وہ مہاراجہ ہو جائیں گے مسلمان کر لیں گے۔ اِس قسم کی سازش کر کے آپ کو اور مولوی محرم علی چشتی کو جموں سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ آپ نے حضرت اقدس کو اطلاع دی۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے..... خط لکھا۔" (حیاتِ احمد جلد چہارم صفحہ ۲۲۴)

[1] (ترجمہ از مرتب) اس پر مہربان ہوا (یا) اس کے مقابلہ میں کوئی دوست نہیں۔

محمود کو بھی پہنچی ہے مگر بظاہر خیریت ہے۔ الٰہی ہر یک تکلیف سے بچا۔ آمین۔
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۲۶؍اگست ۱۸۹۲ء "آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ

عید کل تو نہیں پر پرسوں ہو گی۔

معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔"
(مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مورخہ ۲۶؍اگست ۱۸۹۲ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱۲۲)

۱۸۹۲ء "خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلاء اور فکر اور غم میں مُبتلا تھے۔ ان کی طرف سے متواتر دُعا کی درخواست ہوئی۔ اتفاقاً ایک دن الہام ہوا:۔

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی ٭ جو دُعا کیجئے قبول ہے آج"

اُس وقت مجھے یاد آیا کہ آج اِنہیں کے لئے دُعا کی جائے چنانچہ دُعا کی گئی اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی، اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔"
(نزول المسیح صفحہ ۲۲۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

۱۸۹۲ء "مَیں نے اُس[1] کی وفات کے بعد اُس کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہے (جو سر سے پَیر تک سیاہ ہیں) اور مجھ سے قریباً سَو قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور مجھ سے مدد کے طور پر کچھ مانگتا ہے۔ مَیں نے جواب دیا کہ اب وقت گذر گیا اب ہم میں اور تم میں بہت فاصلہ ہے تُو میرے تک نہیں پہنچ سکتا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹)

۱۸۹۲ء

"طُوْبٰی لِمَنْ سَنَّ وَسَارَ"[2]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲)

۱۸۹۲ء "لَاتَخَفْ اِنَّنِیْ مَعَكَ۔ وَمَاشٍ مَّعَ مَشْیِكَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّایَعْلَمُ الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُكَ مَا وَجَدْتُكَ۔ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ وَاِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ۔

---

[1] میر عباس علی صاحب لُدھیانوی۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) جس شخص نے اِس طریق کو اختیار کر لیا اور اس پر چل پڑا وہ بہت ہی خوش نصیب ہے۔

اَنْتَ مِنِّیْ وَ سِرُّكَ سِرِّیْ وَ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔"[1]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۱۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱)

سنہ ۱۸۹۲ء

ے "مَنِہ دل در تنعّمہائے دُنیا گر خُدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را"[2]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵)

سنہ ۱۸۹۲ء

"مصفّا قطرۂ باید کہ تا گوہر شود پیدا
کُجا بیند دلِ ناپاک رُوئے پاکِ حضرت را"[3]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵)

سنہ ۱۸۹۲ء

" اب اِس عاجز پر خداوندِ کریم نے جو کچھ کھولا اور ظاہر کیا وہ یہ ہے کہ اگر ہیئت دانوں اور طبعی والوں کے قواعد کسی قدر شہبِ ثاقبہ اور مُدار ستاروں کی نسبت قبول بھی کئے جائیں تب بھی جو کچھ قرآن کریم میں اللہ جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ نے اِن کائنات الجَوّ کی روحانی اغراض کی نسبت بیان فرمایا ہے اُس میں اور ان ناقص العقل حکماء کے بیان میں کوئی مزاحمت اور جھگڑا نہیں کیونکہ ان لوگوں نے تو اپنا منصب صرف اِس قدر قرار دیا ہے کہ عللِ مادیہ اور اسبابِ عادیہ اِن چیزوں کے دریافت کرکے نظامِ ظاہری کا ایک باقاعدہ سلسلہ مقرر کر دیا جائے لیکن قرآن کریم میں روحانی نظام کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل اس کے دوسرے فعل کا مزاحم نہیں ہوسکتا۔پس کیا یہ تعجب کی جگہ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خوف نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہوں۔تُو میرے ہاں وہ منزلت رکھتا ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔میں نے تجھے پایا ہے جو مَیں نے تجھے پایا ہے جو تیری اہانت چاہے گا میں اُسے ذلیل و رُسوا کر دوں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اُس کا میں مددگار رہوں گا۔تُو میرا ہے اور تیرا راز میرا راز ہے اور تُو میرا مقصود ہے اور میرے ساتھ ہے۔تُو میری درگاہ میں صاحبِ وجاہت ہے مَیں نے تجھے اپنے لئے برگزیدہ کر لیا ہے۔

[2] اِس شعر کا صرف دوسرا مصرع الہامی ہے اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم خُدا کو چاہتے ہو تو دُنیا کی آسائشوں سے دِل مت لگاؤ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دُور رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (مرتّب)

[3] اِس شعر کا صرف پہلا مصرع الہامی ہے اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ موتی کے پیدا ہونے کے لئے صاف قطرہ چاہیئے۔ایک ناپاک دِل اس جنابِ عالی کے پاک چہرے کو کہاں دیکھ سکتا ہے۔

ہوسکتی ہے کہ جسمانی اور روحانی نظام خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہمیشہ ساتھ رہیں۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰)

۳؍ستمبر ۱۸۹۲ء "اقبال کے دن آئیں گے۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِہٖ۔ وَقَالُوْا مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ۔ قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ خَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا۔"[1]
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

۲۱؍ستمبر ۱۸۹۲ء "سَیُوْلَدُ لَکُمُ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکُمُ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔"[2]
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۲۴؍ستمبر ۱۸۹۲ء روز شنبہ "آج بوقت قریب دو بجے رات کے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف گئی ہوئی ہے مَیں نے ان کو بُلایا ہے اور کہا کہ چلو تمہیں وہ درخت دکھلاؤں۔ پس مَیں ان کو باہر کی طرف لے گیا۔ جب درخت کے قریب پہنچے جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو مَیں نے اپنی بیوی سے پُوچھا کہ محمود کہاں ہے اُس نے کہا کہ بہشت میں۔ پھر کہا کہ قبر کے بہشت میں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فِیْ عُمُرِیْ وَعُمُرِ اِبْنِیْ وَعُمُرِ زَوْجَتِیْ وَبَدِّلْ سُوْءَ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا بِالْحَسَنَۃِ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰمِیْن۔ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ۔"[3]
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۲۷؍ستمبر ۱۸۹۲ء[4] "ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سیّد محمد اسمٰعیل کا (جن کی عمر اُس وقت دس برس کی تھی)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔ یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو بھی۔ انہوں نے کہا یہ وعدہ کب تک۔ کہہ یقیناً خدا کا وعدہ سچ ہے۔ وہ اس کی خاطر سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) عنقریب تمہارے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تم سے نزدیک کیا جائے گا۔ یقیناً میرا نور قریب ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) اے اللہ! میری عمر میں زیادتی فرما اور میرے بیٹے کی عمر میں اور میری بیوی کی عمر میں بھی۔ اور اس خواب کی بُرائی کو بھلائی میں بدل دے اور تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین۔ مَیں نے تجھی پر توکّل کیا ہے۔

[4] یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متفرق یادداشتوں کے رجسٹر میں صفحہ ۴۴ پر درج ہے۔ یہ رجسٹر خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتب)

پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحٰق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہؤا تھا کہ اسحٰق بھی فوت ہوگیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آویں۔ اِس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے..... تب مجھے اس تشویش میں یک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہؤا:۔

اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ

یعنی اے عورتو! تمہارے فریب بہت بڑے ہیں ..... اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلافِ واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے۔ تب مَیں نے ..... شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحٰق اور اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۰، ۶۱۱)

۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء ظُلُمَاتُ الْاِبْتِلَآءِ۔ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ اَجِیْئُ مِنْ حَضْرَۃِ الْوِتْرِ۔[1]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ۔[2] اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اٰتِیْکَ غَدًا۔ جَآءَکَ رَبُّکَ الْاَعْلٰی۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ابتلاء کے اندھیرے۔ یہ سخت دن ہے۔ تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک ہوگا میرا نور قریب ہے۔ مَیں جنابِ باری سے آتا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تجھے معاف کرے ان کو تُو نے کیوں اجازت دی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو ہو جائے گی۔ تُو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ مَیں تیرے پاس کل آؤں گا۔ تیرا ربِّ اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ تُو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ تُو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بُزدلی سے۔ تُو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور

وَتَفْرِيْدِیْ اَنْتَ[۱] مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ اَلْبَیْتُ الْمُحَوَّفَۃُ مُلِئَتْ مِنْ بَرَکَاتٍ۔"
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۰؍اکتوبر ۱۸۹۲ء "مُرَادَاتُکَ حَاصِلَۃٌ[۱]۔ یہ الہام قرآن کریم میں لکھا ہؤا دکھلایا گیا۔"
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء ۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء مطابق ۲۸؍اسوج سمت ۱۹۴۰۔
"برسر[۲] سہ صد شمار ایں کار را۔ معلوم ہوتا ہے ایں کار سے مراد اشتہار زن موعودہ کا کام ہے۔ واللہ اعلم۔"
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء (۱) جَآءَکَ رَبُّکَ الْاَعْلٰی۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ فَتَرْضٰی۔
(۲) یَأْتِیْکَ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ یَتَأَتّٰی[۳]۔
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء "سُبحان[۴] اللہ! مخالفتِ قوم کثیر کارے است صعب۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُکَ مَا وَجَدْتُکَ۔ اَنْتَ مَخْلُوْقٌ مِّنْ مَّآءِنَا الْقَدِیْمِ وَھُمْ مِّنَ الْفَشَلِ۔"
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

تفرید۔ تُو[۱] مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ وہ[۲] گھر جو لوگوں کے ہجوم سے گھِرا ہؤا ہے برکتوں سے بھر دیا گیا ہے۔

[۱] (ترجمہ از مرتّب) تیری مُرادیں حاصل ہوں گی۔ [۲] (ترجمہ از مرتّب) اس کام کو تین سو کے سر پر شمار کر۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) تیرا[۱] ربِ اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ اور تجھے ایسا کچھ دے گا جس سے تُو راضی ہو جائے گا۔ تیرے[۲] پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ بہت سے لوگوں کی مخالفت مشکل کام ہے۔ یہ کام تجھ سے ہو سکتا ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہیں۔ تُو میری طرف سے ایسے مرتبہ پر ہے جسے لوگ نہیں جانتے۔ مَیں نے تجھے پایا جیسا کہ پایا۔ تُو ہمارے قدیم پانی سے پیدا شدہ ہے اور وہ بُزدلی سے ہیں۔

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء فَقُلْ لَهُمْ مَيْسُوْرًا۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ يَعْقِلُكَ رَبُّكَ بِالْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ۔ تَشَبَّهَ عَلَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْمُلْبَسِيْنَ۔[1] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۲ء محمد حسین۔ الہام (گورنمنٹ پنجاب میں شہادت مخفی ناانصافی سے بیچتا ہے) اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا۔[2] (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۱۸؍اکتوبر ۱۸۹۲ء "جب یہ عاجز نور افشاں کے جواب میں اِس بات کو دلائل شافیہ کے ساتھ لکھ چکا کہ درحقیقت روحانی قیامت کے مصداق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کسی قدر نعتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو درحقیقت احاطۂ بیان سے خارج ہے اِن عبارات میں درج کر چکا اور نیز بطور نمونہ کچھ مناقب و محامدِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی ثبوت کے ذیل میں تحریر کر چکا۔ تو وہ ۱۷؍اکتوبر ۱۸۹۲ء کا دن تھا۔ پھر جب مَیں رات کو بعد تحریر نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب و محامد صحابہ رضی اللہ عنہم سویا تو مجھے ایک نہایت مبارک اور پاک رؤیا دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں ایک وسیع مکان میں ہوں جس کے نہایت کشادہ اور وسیع دالان ہیں اور نہایت مکلّف فرش ہو رہے ہیں اور اُوپر کی منزل ہے اور مَیں ایک جماعتِ کثیر کو ربّانی حقائق و معارف سُنا رہا ہوں اور ایک اجنبی اور غیر معتقد مولوی اُس جماعت میں بیٹھا ہے جو ہماری جماعت میں سے نہیں ہے مگر مَیں اُس کا حُلیہ پہچانتا ہوں۔ وہ لاغر اندام اور سفید ریش ہے۔ اُس نے میرے اُس بیان میں دخل بے جا دے کر کہا کہ یہ باتیں کُنہ باری میں دخل ہے اور کُنہ باری میں گفتگو کرنے کی ممانعت ہے۔ تو مَیں نے کہا کہ اے نادان! اِن بیانوں کو کُنہ باری سے کچھ تعلق نہیں۔ یہ معارف ہیں اور مَیں نے اُس کے بیجا دخل سے دِل میں بہت رنج کیا اور کوشش کی کہ وہ چُپ رہے مگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا۔ تب میرا غصّہ بھڑکا اور مَیں نے کہا کہ اِس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ خدا اُن کی پردہ دری کرے گا اور ایسے ہی چند الفاظ اَور بھی کہے جو اَب مجھے یاد نہیں رہے۔ تب مَیں نے اِس کے بعد کہا کہ کوئی ہے کہ اِس مولوی کو اِس مجلس سے باہر نکالے؟ تو میرے ملازم حامد علی نام کی صورت پر ایک شخص نظر آیا۔ اُس نے اُٹھتے ہی اِس مولوی کو پکڑ لیا اور دھکے دے کر اُس کو اُس مجلس سے باہر نکالا اور زینہ کے نیچے اُتار دیا۔ تب مَیں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کے قریب ایک وسیع چبوترہ پر کھڑے ہیں اور یہ بھی

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پس انہیں آسان پہلو سے کہہ۔ اور ان کے لئے بخشش مانگ۔ تجھے تیرا ربّ کتاب اور حکمت کے ذریعہ عقل دے گا۔ یہ امر اس پر مشتبہ ہوگیا اور وہ شک میں پڑ گیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) جب زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔

گمان گزرتا ہے کہ چہل قدمی کر رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ جب مولوی کو نکالا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسی جگہ کے (قریب) ہی کھڑے تھے مگر اُس وقت نظر اُٹھا کر دیکھا نہیں۔ اَب جو دیکھا تو معلوم ہؤا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ہے یعنی یہی کتاب اور یہ مقام جو اُس وقت چھپا ہؤا معلوم ہوتا ہے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ مبارک اُس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامدِ مبارکہ کا ذکر اور آپؐ کی پاک اور پُر اثر اور اعلیٰ تعلیم کا بیان ہے اور ایک انگشت اُس مقام پر بھی رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمالات اور صدق وصفا کا بیان ہے اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لِاَصْحَابِیْ

یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لئے۔

اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنزّل ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہوگئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اِس مقام میں جو خدا تعالیٰ کی تعریف ہے اُس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اُس کی نسبت یہ الہام ہؤا کہ

هٰذَا الثَّنَآءُ لِیْ [1]

اور یہ رات منگل کی تھی اور تین بجے پر پندرہ منٹ گزرے تھے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۵، ۲۱۷ حاشیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۵ تا ۲۱۷)

۱۹ اکتوبر ۱۸۹۲ء

زرِ چندہ حیدر آباد [2] کشف میں نواب محمد علی سے ملاقات ہوئی۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۱۹ اکتوبر ۱۸۹۲ء

لَا تَيْئَسُوْا [3] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ. اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ. اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ. فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یہ تعریف میرے لئے ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) حیدر آباد کے چندے کا روپیہ۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت قریب ہے۔ مَیں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں تب مَیں نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ پھر جب مَیں اسے ٹھیک ٹھاک کروں اور اس میں اپنی رُوح پھونکوں تو تم اس کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔

۳ر نومبر ۱۸۹۲ء " تیرے کلام میں جو تیرے مُنہ سے نکلتا ہے برکت رکھی جاتی ہے کیونکہ وہ تیرے مُنہ سے نکلتا ہے۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

نومبر ۱۸۹۲ء " یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَمْرُکَ یَتَاَتّٰی [۱]"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۹ر نومبر ۱۸۹۲ء " مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں قادیان کی طرف آتا ہوں اور نہایت اندھیری اور مشکل راہ ہے اور مَیں رَجْمًا بِالْغَیْبِ قدم مارتا جاتا ہوں اور ایک غیبی ہاتھ مجھ کو مدد دیتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں قادیان پہنچ گیا اور جو مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے وہ مجھ کو نظر آئی۔ پھر مَیں سیدھی گلی میں جو کشمیریوں کی طرف سے آتی ہے چلا۔ اس وقت مَیں نے اپنے تئیں ایک سخت گھبراہٹ میں پایا کہ گویا اس گھبراہٹ سے بیہوش ہوتا جاتا ہوں اور اس وقت بار بار ان الفاظ سے دُعا کرتا ہوں کہ رَبِّ تَجَلَّ رَبِّ تَجَلَّ [۲]۔ اور ایک دیوانہ کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے اور وہ بھی رَبِّ تَجَلَّ کہتا ہے اور بڑے زور سے مَیں دعا کرتا ہوں۔

اور اس سے پہلے مجھ کو یاد ہے کہ مَیں نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اور اپنے لڑکے محمود کے لئے مَیں نے بہت دعا کی ہے۔ پھر مَیں نے دو کُتّے خواب میں دیکھے۔ ایک سخت سیاہ اور ایک سفید اور ایک شخص کہ وہ کُتّوں کے پنجے کاٹتا ہے۔ پھر الہام ہوا:۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [۳]"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۵)

۱۲ر نومبر ۱۸۹۲ء " اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ وَلَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ [۴]"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔

[۲] (ترجمہ از مرتب) اے میرے ربّ تجلّی فرما اے میرے ربّ تجلّی فرما۔

[۳] (ترجمہ از مرتب) تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے نکالی گئی ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتب) تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔

۱۳ر نومبر ۱۸۹۲ء

" قَدْ جَاءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ اَقْرَبُ " [1]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

یکم دسمبر ۱۸۹۲ء

" رَدَدْنَا اِلَيْكَ الْكَرَّةَ الثَّانِيَةَ ۔ وَقَالُوْٓا اَنّٰى لَكَ هٰذَا ۔ قُلْ هُوَاللّٰهُ عَجِيْبٌ ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۔ " [2]

(رجسٹرڈ متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶ ۔ خلافت لائبریری ربوہ)

۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء

" ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اَور رؤیا دیکھا ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ بن گیا ہوں ۔ یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں ، اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اَوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے ۔ سو اس وقت مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں علی مرتضٰی ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ [3] خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے ۔ تب مَیں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تَوَدُّد سے مجھے فرماتے ہیں کہ

يَا عَلِيُّ دَعْهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَزِرَاعَتَهُمْ

یعنی اے علی ! اِن سے اور اِن کے مددگاروں اور اِن کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے مُنہ پھیر لے ، اور مَیں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کیلئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تُو ہی حق پر ہے مگر اِن لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پَیروؤں کی وہ جماعت ہے جو اُن کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدّت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں ۔

پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے

aaaaaaaaaaaa

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) فتح کا وقت آ گیا ہے اور فتح قریب ہے ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ہم دوبارہ تیری طرف لوٹائیں گے ۔ اور انہوں نے کہا یہ تیرے لئے کیونکر ۔ کہہ وہ خدا عجیب ہے ۔ آج تم پر کوئی ملامت نہیں ۔ اللہ تمہیں بخش دے ۔ وہ رحم کرنے والوں میں سے بہت ہی رحیم ہے ۔

[3] " اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے بعد جو خلافت ہوگی اس کا انکار ایک جماعت کریگی اور فتنہ ڈالے گی " (برکاتِ خلافت صفحہ ۲۹)

یعنی مجھ کو چھوڑ دو تا مَیں موسیٰ کو یعنی اِس عاجز کو قتل کر دوں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ)

۱۸۹۲ء

(ل) "میرے پر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دُنیا میں پھیل گئی حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی تب اُن کی رُوح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اُس نے جوش میں آکر اور اپنی اُمت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اُس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہو سو اُس کو خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کی اور اس میں مسیح کی ہمّت اور سیرت اور رُوحانیت نازل ہوئی اور اس میں اور مسیح میں بشدّت اِتّصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے اور مسیح کی توجّہات نے اس کے دل کو اپنا قرارگاہ بنایا اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پُورا کرنا چاہا۔ پس اِن معنوں سے اُس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا اور مسیح کے پُرجوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

(ب) "جیسا کہ میرے پر کشفاً کھولا گیا ہے حضرت مسیح کی رُوح اِن افتراؤں کی وجہ سے جو اُن پر اس زمانہ میں کئے گئے اپنے مثالی نزول کے لئے شدّتِ جوش میں تھی اور خدا تعالیٰ سے درخواست کرتی تھی کہ اِس وقت مثالی طور پر اس کا نزول ہو۔ سو خدا تعالیٰ نے اُس کے جوش کے موافق اُس کی مثال کو دُنیا میں بھیجا تا وہ وعدہ پُورا ہو جو پہلے سے کیا گیا تھا ..... حضرت مسیح علیہ السّلام کو دو مرتبہ یہ موقعہ پیش آیا کہ اُن کی روحانیت نے قائم مقام طلب کیا۔ اوّل جبکہ اُن کے فوت ہونے پر چھ سو برس گذر گیا اور یہودیوں نے اِس بات پر حد سے زیادہ اصرار کیا کہ وہ نعوذ باللہ مکّار اور کاذب تھا اور اس کا ناجائز طور پر تولّد تھا اور اِسی لئے وہ مصلوب ہُوا اور عیسائیوں نے اِس بات پر غلو کیا کہ وہ خدا تھا اور خدا کا بیٹا تھا اور دُنیا کو نجات دینے کے لئے اس نے صلیب پر جان دی ..... تب بہ اعلامِ الٰہی مسیح کی روحانیت جوش میں آئی اور اُس نے ان تمام الزاموں سے اپنی بریّت چاہی اور خدا تعالیٰ سے اپنا قائم مقام چاہا۔ تب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ..... یہ مسیح ناصری کی روحانیت کا پہلا جوش تھا جو ہمارے سیّد ہمارے مسیح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے اپنی مراد کو پہنچا۔ فالحمد للہ۔

پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اُس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجّالیّت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آگئی ..... پس اِس زمانہ میں دوسری مرتبہ حضرت مسیح کی روحانیت کو جوش آیا اور انہوں نے دوبارہ مثالی طور پر دُنیا میں اپنا نزول چاہا اور جب ان میں مثالی نزول کے لئے اشد درجہ کی توجّہ اور خواہش پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے اُس خواہش کے موافق دجّال موجودہ کے نابود کرنے کے لئے ایسا شخص بھیج دیا جو ان کی روحانیت کا نمونہ تھا۔ وہ نمونہ مسیح

علیہ السلام کا رُوپ بن کر مسیح موعود کہلایا ..... موجودہ فتنوں کے لحاظ سے مسیح کا نازل ہونا ہی ضروری تھا کیونکہ مسیح کی ہی قوم بگڑی تھی اور مسیح کی قوم میں ہی دجالیت پھیلی تھی اس لئے مسیح کی روحانیت کو ہی جوش آنا لائق تھا۔

یہ وہ دقیق معرفت ہے کہ جو کشف کے ذریعہ اس عاجز پر کھلی ہے۔

اور یہ بھی کھلا کہ یُوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گذرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبۂ توحید کا زمانہ ہوگا پھر دُنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عَود کرے گا اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اِس آخری زمانہ کے آخری حصہ میں دُنیا میں پھیلیں گے تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی تب ایک قہری شبیہ میں اُس کا نزول ہو کر اُس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا تب آخر ہوگا اور دُنیا کی صَف لپیٹ دی جائے گی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اُمت کی نالائق کرتُوتوں کی وجہ سے مسیح کی روحانیت کے لئے یہی مقدر تھا کہ تین مرتبہ دُنیا میں نازل ہو۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۶)

دسمبر ۱۸۹۲ء "اَب مجھ کو بتلایا گیا کہ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے اور اُس کو اہلِ قبلہ اور کلمہ گو اور عقائدِ اسلام کا مُعتقد پاکر پھر بھی کافر کہنے سے باز نہیں آتا وہ خود دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سو مَیں مامور ہوں کہ ایسے لوگوں سے جو ائمۃ التکفیر ہیں اور مفتی اور مولوی اور محدّث کہلاتے ہیں اور ابناء اور نساء بھی رکھتے ہیں، مباہلہ کروں اور پہلے ایک عام مجلس میں ایک مفصّل تقریر کے ذریعہ سے ان کو اپنے دلائل سمجھا دوں اور اُسی مجلس میں ان کے تمام الزامات اور شبہات کا جو اِن کے دل میں غلجان کرتے ہیں جواب بھی دے دوں اور پھر اگر کافر کہنے سے باز نہ آویں تو اُن سے مباہلہ کروں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

دسمبر ۱۸۹۲ء "مباہلہ کی اجازت کے بارے میں جو کلامِ الٰہی میرے پر نازل ہوا وہ یہ ہے:۔

نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْکَ مُعَطَّرًا۔ وَقَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا۔ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قَالُوْا کِتَابٌ مُّمْتَلِیٌٔ مِّنَ الْکُفْرِ وَالْکَذِبِ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔

ترجمہ:۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک معطّر نظر سے تجھ کو دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تُو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کر دے گا کہ جو دُنیا میں فساد پھیلاوے تو خدا تعالیٰ نے اُن کو جواب دیا کہ جو مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور اُن لوگوں نے کہا کہ اِس شخص کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کُفر سے بھری ہوئی ہے سو اُن کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم معہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں۔ پھر اُن پر لعنت کریں جو

کاذب ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۶۳-۲۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۳-۲۶۵)

۱۸۹۲ء "مجھے حکم ہؤا ہے کہ مَیں مباہلہ کی درخواست کو کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام کے ساتھ شائع کروں۔"

(مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ صفحہ ۲۰)

دسمبر ۱۸۹۲ء "یہ وہ اجازتِ مباہلہ ہے جو اس عاجز کو دی گئی لیکن ساتھ اِس کے جو بطور تبشیر کے اَور الہامات ہوئے اُن میں سے بھی کسی قدر لکھتا ہوں اور وہ یہ ہیں:-

"[1] یَوْمَ یَجِیْٓءُ الْحَقُّ وَ یُکْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ [2] اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ وَلَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ [3] نَرُدُّ اِلَیْکَ الْکَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ وَ نُبَدِّلَنَّکَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِکَ اَمْنًا۔ [4] یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ [5] یَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَکَ وَیُنِیْرُ بُرْهَانَکَ۔ [6] سَیُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ [7] وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ هٰذَا قُلْ هُوَاللّٰهُ عَجِیْبٌ۔ [8] وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ [9] اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِهٖ۔ [10] قَدْ جَآءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ اَقْرَبُ۔ [11] یَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ [12] لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ [13] اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ نَجِیَّ الْاَسْرَارِ۔ [14] اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ یَوْمٍ مَّوْعُوْدٍ۔"

یعنی [1] اُس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا۔ اور جو لوگ خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔ [2] تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور اِس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ [3] ہم پھر تجھ کو غالب کریں گے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب صفحہ ۴۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۰ پر فرماتے ہیں:-

"میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالاتِ اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے ...... اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ۔ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ یَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَکَ۔ وَیُنِیْرُ بُرْهَانَکَ۔ سَیُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ۔ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ ..... یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل و شباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا اور میرا نُور قریب ہے۔ پھر..... ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو جیسا کہ اشتہار ۲۰ اپریل ۹۳ء سے ظاہر ہے اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہؤا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔" (مراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

(مرتّب)

اور خوف کے بعد امن کی حالت عطا کر دیں گے۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ خدا تیرے مُنہ کو بشاش کرے گا اور تیرے بُرہان کو روشن کر دے گا۔ اور تجھے ایک بیٹا عطا ہو گا۔ اور فضل تجھ سے قریب کیا جائیگا اور میرا نُور نزدیک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں ؟ اِن کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے اُس کے ایسے ہی کام ہیں جس کو چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے۔ اور میرے فضل سے نومیدمت ہو۔ یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو۔ فتح کا وقت آرہا ہے اور فتح قریب ہے۔ مخالف یعنی جن کے لئے توبہ مقدر ہے' اپنی سجدہ گاہوں میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں' خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ اَرحم الراحمین ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ ایک اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کروں تو مَیں نے آدم کو پَیدا کیا جو نجیُّ الاسرار ہے۔ ہم نے ایسے دن اُس کو پیدا کیا جو وعدہ کا دن تھا۔

یعنی جو پہلے سے پاک نبیؐ کے واسطہ سے ظاہر کر دیا گیا تھا کہ وہ فلاں زمانہ میں پیدا ہو گا اور جس وقت پیدا ہو گا فلاں قوم دُنیا میں اپنی سلطنت اور طاقت میں غالب ہو گی اور فلاں قسم کی مخلوق پرستی رُوئے زمین پر پھیلی ہوئی ہو گی۔ اُسی زمانہ میں وہ موعود پیدا ہُوا اور وہ صلیب کا زمانہ اور عیسیٰ پرستی کا زمانہ ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۶۶-۲۶۹۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶-۲۶۹)

سنہ ۱۸۹۲ء

"مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دُنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ ببرکت پَیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اُس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۷۶)

سنہ ۱۸۹۲ء

(ا) "مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالفِ دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئیگا تو مَیں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہو گا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

(ب) وَاَوْحٰی اِلَیَّ بِاَنَّنِیْ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ خَصِیْمٍ اَعْمٰی۔ وَقَالَ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۲)

(ج) "مجھے اُس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص مکالمہ سے شرف بخشا ہے اور مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مَیں جو سچا اور کامل خدا ہوں مَیں ہر ایک مقابلہ میں جو رُوحانی برکات اور سماوی تائیدات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ ہو گا۔" (جنگِ مقدس صفحہ ۵۵، ۵۶۔ بیان حضرت ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۳ء۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

سنہ ۱۸۹۲ء

"مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں ان مسلمانوں پر بھی اپنے کشفی اور الہامی علوم میں غالب ہوں۔ ان کے ملہموں کو چاہیئے کہ میرے مقابل پر آویں۔ پھر اگر تائیدِ الٰہی میں اور فیضِ سماوی میں اور آسمانی نشانوں میں مجھ پر غالب

ہو جائیں تو جس کاردسے چاہیں مجھ کو ذبح کر دیں مجھے منظور ہے' اور اگر مقابلہ کی طاقت نہ ہو تو کفر کے فتوے دینے والے جو الہامًا میرے مخاطب ہیں یعنی جن کو مخاطب ہونے کے لئے الہامِ الٰہی مجھ کو ہو گیا ہے پہلے لکھ دیں اور شائع کرادیں کہ اگر کوئی خارق عادت امر دیکھیں تو بلا چون وچرا دعویٰ کو منظور کرلیں میں اس کام کے لئے بھی حاضر ہوں اور میرا خداوندِ کریم میرے ساتھ ہے لیکن مجھے یہ حکم ہے کہ میں ایسا مقابلہ صرف ائمۃ الکفر سے کروں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۴۸۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

۱۸۹۲ء

"احاد النّاس..... کے لئے مجھے یہ حکم ہے کہ اگر وہ خوارق دیکھنا چاہتے ہیں تو صحبت میں رہیں۔ خدائے تعالیٰ ..... اِس عاجز کو ضائع نہیں کرے گا اور اپنی حُجّت دُنیا پر پوری کردے گا اور کچھ زیادہ دیر نہیں ہوگی کہ وہ اپنے نشان دکھاوے گا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۴۹۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۹)

۱۰ر دسمبر ۱۸۹۲ء

"یہی خطؑ لکھتے لکھتے یہ الہام ہؤا:۔

یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیُکْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

یعنی حق ظاہر ہوگا اور صدق کُھل جائے گا اور جنہوں نے بدظنّیوں سے زیان اُٹھایا وہ ذلّت اور رُسوائی کا زیان بھی اُٹھائیں گے۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

مگر میں نہیں جانتا کہ یہ کب ہوگا اور جو شخص جلدی کرتا ہے خدائے تعالیٰ کو اس کی ایک ذرہ بھی پرواہ نہیں۔ وہ غنی ہے دوسرے کا محتاج نہیں۔ اپنے کاموں کو حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے اور ہر ایک شخص کی آزمائش کر کے پیچھے سے اپنی تائید دکھلاتا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

۱۸۹۲ء

حضرت اقدس نے دیب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بیہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پُوری ہوئی۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۱ مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۸۹۲ء

"چند ماہ کا عرصہ ہؤا ہے جس کی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون میں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جس

ؑ یعنی خط بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۳۱۔۳۵۷۔ (مرتّب)

میں میری نسبت لکھا ہؤا تھا کہ یہ شخص کذّاب اور دجّال اور بے ایمان اور باایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علومِ دینیہ سے بے خبر ہے۔ تب مَیں جنابِ الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر۔ تو اس دعا کے بعد الہام ہؤا کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

یعنی دعا کرو کہ مَیں قبول کروں گا۔ مگر مَیں بالطبع نافر تھا کہ کسی کے عذاب کے لئے دعا کروں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۰۴۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)

۱۸۹۳ء

"میرا ارادہ تھا کہ یہ خط[1] اُردو میں لکھوں لیکن رات کو بعض اشاراتِ الہامی سے ایسا معلوم ہؤا کہ یہ خط عربی میں لکھنا چاہیئے اور یہ بھی الہام ہؤا کہ ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا۔ ہاں اتمامِ حجت ہوگا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۶۰۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۰)

۱۸۹۳ء

"قَدْ اَلْھَمَنِیْ[2] رَبِّیْ فِیْ اَمْرِکُمْ وَقَالَ
اِنَّھُمْ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۶۶، ۳۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۶، ۳۶۷)

۱۸۹۳ء

"ھُوَ[3] نَادَانِیْ وَقَالَ
قُلْ لِّعِبَادِیْٓ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶)

۱۸۹۳ء

نَادَانِیْ[4] رَبِّیْ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ
اِصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَقُمْ وَاَنْذِرْ فَاِنَّکَ مِنَ الْمَاْمُوْرِیْنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

---

۱ یعنی التبلیغ مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۴۔ (مرتّب)

۲ (ترجمہ از مرتّب) (اے فقراء ومشائخ) مجھے میرے ربّ نے آپ لوگوں کے متعلق الہام کے ذریعہ سے بتایا ہے کہ یہ لوگ دُور سے پکارے جاتے ہیں یعنی بہت دُور جا پڑے ہیں۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) اس نے مجھے پکار کر فرمایا کہ میرے بندوں سے کہہ دے کہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

۴ (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ نے مجھے آسمان سے پکار کر فرمایا کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی

اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ اِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ لِاُتِمَّ
حُجَّتِيْ عَلٰى قَوْمٍ مُّتَنَصِّرِيْنَ۔ قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّيْ۔ وَاِنِّيْ اُجَرِّدُ نَفْسِيْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ وَ
اُمِرْتُ مِنَ اللّٰهِ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اِنَّهٗ يَرَى الْاَوْقَاتَ وَيَعْلَمُ مَصَالِحَهَا۔ وَاِنْ
مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَهٗ خَزَآئِنُهٗ۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔
قُلْ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَعْجَبُ الْعَجِيْبِيْنَ۔ يَرْفَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَضَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ لَا يُسْئَلُ
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ مِّنَ الْمَسْئُوْلِيْنَ۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنِّي الْحَزَنَ وَ
اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ۔ وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكِذْبِ۔
قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ وَادْعُ عِبَادِيْ اِلَى الْحَقِّ وَبَشِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ
وَادْعُهُمْ اِلٰى كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

کے ماتحت یہ کشتی تیار کر اور اُٹھ اور (لوگوں کو آنے والے عذابوں سے) ڈرا کیونکہ تُو مامور ہے کہ اُن لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا اور تاکہ مجرموں کی راہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔ ہم نے تجھے مسیح ابنِ مریم بنایا ہے تاکہ نصرانیت کو اختیار کرنے والے لوگوں پر میں اپنی حُجّت پُوری کروں۔ تُو کہہ کہ یہ میرے رَبّ کا فضل ہے اور میں اپنے آپ کو ہر قسم کے خطابوں سے الگ رکھتا ہوں۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم ملا ہے اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ وہ اوقات کو دیکھتا اور ان کے مصالح کو جانتا ہے اور ہر چیز کے اس کے پاس خزانے ہیں۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ تو کہہ کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فعل پر تعجب کرتے ہو تو کہہ کہ اللہ کی شان نہایت عجیب ہے وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی جناب کا برگزیدہ بنا لیتا ہے۔ جو کچھ کرتا ہے اس کی بابت پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس کی بابت پوچھے جائیں گے تو کہہ کہ تمام تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھ سے غم دُور کر دیا اور مجھے وہ کچھ دیا جو تمام مخلوقات میں سے اَور کسی کو نہیں دیا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب کُفر اور جھوٹ سے پُر ہے۔ کہہ کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں، اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں اور اپنے آدمیوں اور تمہارے آدمیوں کو بُلا کر تضرّع کے ساتھ جُھوٹوں پر لعنت ڈالیں۔ اور میرے بندوں کو حق کی طرف بُلا اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کے (جلوہ نمائی کے) دنوں کی بشارت دے اور ایک روشن کتاب کی طرف اُنہیں بُلا۔ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ (تیری نہیں بلکہ) خدا کی بیعت کرتے ہیں۔

وَ[20]اللّٰهُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا كَانُوْا اِنْ كَانُوْا فِيْ بَيْعَتِهِمْ مِّنَ الصَّادِقِيْنَ۔ قُلْ[21] اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيَجْعَلْكُمْ مِّنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔ اِنَّ[22] اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

هٰذَا مَا اَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَمِنْ قَبْلُ يُنْعِمُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۷۲، ۲۷۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۷۲، ۲۷۵)

۱۸۹۳ء

"وَ¹بَشَّرَنِيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا۔ وَقَالَ
يَا عِيْسٰى سَاُرِيْكَ اٰيَاتِيَ الْكُبْرٰى۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۲)

۱۸۹۳ء

"اِنِّيْ² مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاِنِّيْ نَاصِرُكَ وَاِنِّيْ بُدُّكَ اللَّازِمُ وَعَضُدُكَ الْاَقْوٰى۔ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَدْعُوَ الْخَلْقَ اِلَى الْفُرْقَانِ وَدِيْنِ خَيْرِ الْوَرٰى۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۸۳۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۳)

اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ اور[20] وہ جہاں پر ہوں گے اللہ ان کے ساتھ ہوگا بشرطیکہ وہ اپنی بیعت میں سچے ہوں۔ تو کہہ[21] کہ اگر تم اللہ سے محبّت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالےٰ تم سے محبّت کرے گا اور وہ تمہیں اپنا خاص نُور عطا کرے گا اور تمہیں کوئی امتیازی نشان بخشے گا اور اپنے منصوروں میں داخل کر دے گا۔ اللہ[22] تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ ہیں وہ الہام جو میرے رَبّ نے مجھے اسی وقت اور اس سے قبل کئے۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب منعموں سے بہتر ہے۔

¹ (ترجمہ از مرتّب) اور خدا تعالیٰ نے مجھے اسی وقت بشارت دی۔ اور فرمایا ہے۔ اے عیسیٰ میں تجھے عنقریب بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔

² (ترجمہ از مرتّب) تُو جہاں بھی ہو مَیں تیرے ساتھ ہوں مَیں تیری مدد کروں گا اور مَیں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور مجھے حکم دیا کہ مَیں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دعوت دوں۔

سنہ ۱۸۹۳ء "اِنِّیْ جَاعِلُكَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا"[۱]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۴۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۲۶)

سنہ ۱۸۹۳ء "وَفَھَّمَنِیْ رَبِّیْ اَسْرَارَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ[۲] وَاخْتَصَّنِیْ بِھَا"[۳]

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

سنہ ۱۸۹۳ء "وَقَدْ اَنْبَأَنِیْ رَبِّیْ اَنَّنِیْ[۴] کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ لِّلْخَلْقِ فَمَنْ اَتَانِیْ وَ دَخَلَ فِی الْبَیْعَۃِ فَقَدْ نَجَا مِنَ الضَّیْعَۃِ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۴۸۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۸۶)

سنہ ۱۸۹۳ء "وَاِنِّیْ[۵] اَدْرَکْتُ بِالْکَشْفِ اَنَّ حَظِیْرَۃَ الْقُدْسِ تُسْقٰی بِمَآءِ الْقُرْاٰنِ وَھُوَ بَحْرٌ مَّوَّاجٌ مِّنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ۔ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَھُوَ یَحْیٰ۔ بَلْ یَکُوْنُ مِنَ الْمُحْیِیْنَ۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۵، ۵۴۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۵، ۵۴۶)

سنہ ۱۸۹۳ء "یَآ اَحْمَدُ[۶] بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور کہا کہ مَیں تجھے عیسٰی ابنِ مریم بناتا ہوں اور اللہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے اِس آیت کے اسرار سمجھائے ہیں اور انہیں مجھ سے مخصوص کیا ہے۔

[۳] یعنی آیت وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ۔ اِس آیت کی حضور نے آگے تفسیر فرمائی ہے دیکھئے آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۶۔ (مرتّب)

[۴] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں لوگوں کے لئے نوح کی کشتی کی طرح ہوں پس جو شخص میرے پاس آکر بیعت میں داخل ہوگا وہ ضائع ہونے سے بچ جاوے گا۔

[۵] (ترجمہ از مرتّب) مجھے کشف سے معلوم ہوا ہے کہ حظیرۃ القدس کی سیرابی قرآن کریم کے پانی سے ہو رہی ہے وہ ایک سمندر ہے جس میں آبِ حیات موجیں مار رہا ہے۔ جو اس میں سے پیتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے والا بن جاتا ہے۔

[۶] (ترجمہ از مرتّب) اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ خدائے رحمٰن نے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈرائے

اٰبَاؤُهُمْ۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔
يٰعِيْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ
تَوْحِيْدِیْ وَتَفْرِيْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ وَيُعَلِّمُكَ اللّٰهُ مِنْ
عِنْدِهٖ۔ تُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَتُحْيِی الدِّيْنَ۔ اِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ۔ وَاللّٰهُ يَنْصُرُكَ وَلَوْ لَمْ يَنْصُرْكَ النَّاسُ۔
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ يَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ اَنْتَ
وَجِيْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيَرْحَمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱)

۱۸۹۳ء ”تَضَرَّعْتُ[1] فِیْ حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَطَرَحْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَمَنِّيًا لِكَشْفِ
سِرِّ النُّزُوْلِ وَكَشْفِ حَقِيْقَةِ الدَّجَّالِ لِاَعْلَمَهٗ عِلْمَ الْيَقِيْنِ۔ وَاَرَاهُ عَيْنَ الْيَقِيْنِ۔

جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اے عیسیٰ مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کروں گا اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ تجھے اپنے پاس سے سکھائے گا۔ تو شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ہم نے تجھے مسیح بن مریم بنایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اگرچہ لوگ تیری مدد نہ کریں۔ یہ بات تیرے رَبّ کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور تم پر رحم کرے اور وہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور زاری کی اور اس کے سامنے اپنے آپ کو یہ تمنا کرتے ہوئے ڈال دیا کہ مجھ پر نزول کا راز کھلے اور دجّال کی حقیقت کا انکشاف ہو تاکہ علم الیقین کی رُو سے جانوں اور عین الیقین کی آنکھ سے

فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَتُهٗ لِتَعْلِيْمِيْ وَتَفْهِيْمِيْ۔ وَأُلْهِمْتُ وَعُلِّمْتُ مِنْ لَّدُنْهُ اَنَّ النُّزُوْلَ فِيْ اَصْلِ مَفْهُوْمِهٖ حَقٌّ وَّلٰكِنْ مَّا فَهِمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِيْقَتَهٗ..... فَاَخْبَرَنِيْ رَبِّيْ اَنَّ النُّزُوْلَ رُوْحَانِيٌّ لَّا جِسْمَانِيٌّ..... اَمَّا الدَّجَّالُ فَاسْمَعُوْا اُبَيِّنْ لَكُمْ حَقِيْقَتَهٗ مِنْ صَفَاءِ اِلْهَامِيْ وَزُلَالِيْ..... اَيُّهَا الْاَعِزَّةُ قَدْ كُشِفَ عَلَيَّ اَنَّ وَحْدَةَ الدَّجَّالِ لَيْسَتْ وَحْدَةً شَخْصِيَّةً بَلْ وَحْدَةٌ نَّوْعِيَّةٌ بِمَعْنَى اتِّحَادِ الْاٰرَاءِ فِيْ نَوْعِ الدَّجَّالِيَّةِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ لَفْظُ الدَّجَّالِ وَاِنَّ فِيْ هٰذَا الْاِسْمِ اٰيَاتٍ لِّلْمُتَفَكِّرِيْنَ۔ فَالْمُرَادُ مِنْ لَّفْظِ الدَّجَّالِ سِلْسِلَةٌ مُّلْتَئِمَةٌ مِّنْ هِمَمٍ دَجَّالِيَّةٍ بَعْضُهَا ظَهِيْرٌ لِّلْبَعْضِ كَاَنَّهَا بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ مِّنْ لَّبِنٍ مُّتَّحِدَةِ الْقَالِبِ كُلُّ لَبِنَةٍ تُشَارِكُ مَا يَلِيْهَا فِيْ لَوْنِهَا وَقِوَامِهَا وَمِقْدَارِهَا وَاسْتِحْكَامِهَا وَاُدْخِلَتْ بَعْضُهَا فِيْ بَعْضٍ وَّاُشِيْدَتْ مِنْ خَارِجِهَا بِالطِّيْنِ“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۵۲، ۵۵۵ ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۲، ۵۵۵)

۱۸۹۳ء ” رَاَيْتُ فِيْهَا[1] رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا رَاَيْتُهٗ فِيْ مُسْتَطْرَفِ الْاَيَّامِ فَجَعَلَنِيْ كَالْعِزْدَامِ وَاَعَدَّنِيْ لِلْاِصْطِخَامِ لِاُحَارِبَ الْفَرَاعِنَةَ وَالظَّالِمِيْنَ “

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۱)

دیکھوں۔ تب اس کی عنایت میری تعلیم و تفہیم کی خاطر متوجہ ہوئی۔ اور مجھے الہاماً بتلایا گیا کہ اصل مفہوم کے لحاظ سے تو نزول حق ہے مگر مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے..... پس میرے رب نے مجھے بتلایا کہ نزول روحانی ہے جسمانی نہیں۔..... اب دجال کے متعلق سنو جس کی حقیقت میں تمہیں صاف اور خالص الہام سے بتاتا ہوں ..... اے عزیزو! مجھے بتایا گیا ہے کہ دجال کو بصیغہ واحد ذکر کرنے سے مقصود اس کی وحدتِ شخصی کا اظہار نہیں بلکہ وحدتِ نوعی مراد ہے کہ اس کے تمام افراد دجالی خیالات میں ہمرنگ ہوں گے جیسا کہ اس لفظ دجال سے بھی ظاہر ہوتا ہے اور سوچنے سے یہ نام کئی رنگ میں اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے پس لفظ دجال سے مراد دجالی خیالات کی ایک زنجیر ہے جس کی کڑیاں ایک دوسری سے ایسی ملی ہوئی ہیں جیسے ایک قالب کی اینٹوں کی پختہ عمارت ہو جس کی اینٹیں رنگ، مقدار اور مضبوطی میں ایک جیسی ہوں اور ان کو باہم ملا کر اور باہر سے لیپ کر ایک کر دیا گیا ہو۔ (مرتب)

[1] (ترجمہ از مرتب) انہی ایام میں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اس سے پہلے بھی قریب عرصہ میں مجھے آپ کی زیارت ہو چکی تھی۔ آپ نے مجھے اپنا چابک بنایا اور مجھے مقابلہ کے لئے تیار کیا تاکہ مَیں فرعونی سیرت لوگوں اور ظالموں سے جنگ کروں۔

۱۸۹۳ء "وَهَنَّأَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ[1]
إِنَّا مُهْلِكُوْا بَعْلِهَا كَمَا أَهْلَكْنَا أَبَاهَا وَرَآدُّوْهَا إِلَيْكَ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ وَمَا نُؤَخِّرُهٗ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ۔ قُلْ تَرَبَّصُوا الْأَجَلَ وَإِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ۔ وَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْحَقِّ أَهٰذَا الَّذِيْ كَذَّبْتُمْ بِهٖ أَمْ كُنْتُمْ عَمِيْنَ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶)

۱۸۹۳ء (ل) "وَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّيْ أَسْرَجْتُ جَوَادِيْ لِبَعْضِ مُرَادِيْ وَمَا أَدْرِيْ أَيْنَ تَأَهُّبِيْ وَأَيُّ أَمْرٍ مَطْلَبِيْ۔ وَكُنْتُ أُحِسُّ فِيْ قَلْبِيْ أَنِّيْ لِأَمْرٍ مِّنَ الْمَشْغُوْفِيْنَ۔ فَامْتَطَيْتُ أَجْرَدِيْ بِاسْتِصْحَابِ بَعْضِ السِّلَاحِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ كَسُنَّةِ أَهْلِ الصَّلَاحِ۔ وَلَمْ أَكُنْ كَالْمُتَبَاطِئِيْنَ۔ ثُمَّ وَجَدْتُنِيْ كَأَنِّيْ عَثَرْتُ عَلٰى خَيْلٍ قَصَدُوْا مُتَسَلِّحِيْنَ دَارِيْ لِإِهْلَاكِيْ وَتَبَارِيْ وَكَأَنَّهُمْ يَجِيْئُوْنَ لِإِضْرَارِيْ مُنْخَرِطِيْنَ وَكُنْتُ وَحِيْدًا وَّمَعَ ذٰلِكَ رَأَيْتُنِيْ أَنِّيْ لَا أَلْبَسُ مِنْ خُوْذٍ غَيْرَ عُدَدٍ وَّجَدْتُهَا مِنَ اللّٰهِ كَعُوْذٍ۔ وَقَدْ أَنِفْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ وَالْمُتَخَلِّفِيْنَ الْخَائِفِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مُجِدًّا إِلٰى جِهَةٍ مِّنَ الْجِهَاتِ۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا۔ ہم اس کے خاوند کو (بھی) ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لَوٹائیں گے۔ تیرے ربّ کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدّت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو اور مَیں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا یا تم اندھے تھے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور (ایک مرتبہ) مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے اور یہ بات مَیں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ ہاں مَیں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ مَیں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں۔ اور مَیں نے کچھ ہتھیار لگا لئے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے چُستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو مسلّح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کر کے آئے ہیں اور مَیں تنِ تنہا ہوں اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دئے گئے تھے کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا۔ اور میدانِ مقابلہ سے پیچھے ہٹ رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھے رہنا بھی گوارا نہ ہؤا اس لئے مَیں اپنے اِس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیشِ نظر

مُسْتَفْرِيًا اِزْبِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَحْسِبُهٗ مِنْ اَكْبَرِ الْمُهِمَّاتِ وَاَعْظَمِ الْمَثُوْبَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ اِذْ رَاَيْتُ اُلُوْفًا مِّنَ النَّاسِ فَارِسِيْنَ عَلَى الْاَفْرَاسِ۔ يَاْتُوْنَ اِلَيَّ مُتَسَارِعِيْنَ۔ فَفَرِحْتُ بِرُؤْيَتِهِمْ كَالْخَبَّاسِ وَوَجَدْتُ فِيْ قَلْبِيْ حَوْلًا لِّلْجِحَاسِ۔ وَكُنْتُ اَتْلُوْهُمْ كَتِلْوِ الصَّيَّادِيْنَ۔ ثُمَّ اَطْلَقْتُ الْفَرَسَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ لِاُدْرِكَ مِنْ قَصِّ اَخْبَارِهِمْ۔ وَكُنْتُ اَتَيَقَّنُ اَنَّنِيْ لَمِنَ الْمُظَفَّرِيْنَ۔ فَدَنَوْتُ مِنْهُمْ فَاِذَا هُمْ قَوْمٌ دُرُوْسُ الْبَزَّةِ كَرِيْهُ الْهَيْئَةِ مِيْسَمُهُمْ كَمِيْسَمِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْفَاسِقِيْنَ۔ وَرَاَيْتُهُمْ مُطْلِقِيْنَ اَفْرَاسَهُمْ كَالْمُغِيْرِيْنَ۔ وَكُنْتُ اُقَيِّدُ لَحْظِيْ بِاَشْبَاحِهِمْ كَالرَّآئِيْنَ وَكُنْتُ اُسَارِعُ اِلَيْهِمْ كَالْكُمَاةِ۔ وَكَانَ فَرَسِيْ كَاَنَّهٗ يُزْجِيْهِ قَآئِدُ الْغَيْبِ۔ كَاِزْجَاءِ الْحَمُوْلَاتِ بِالْحُدَاةِ۔ وَكُنْتُ عَلٰى طَلَاوَةِ اَقْدَامِهٖ كَالْمُسْتَطْرِفِيْنَ۔ فَمَا لَبِثُوْا اَنْ رَّجَعُوْا مُتَدَهْدِهًا اِلٰى خَمِيْلَتِيْ۔ لِيُزَاحِمُوْا حَوْلِيْ وَحِيْلَتِيْ وَلِيُتْلِفُوْا ثِمَارِيْ وَيُزْعِجُوْا اَشْجَارِيْ۔ وَلِيَشُنُّوْا عَلَيْهَا الْغَارَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ۔ فَاَوْحَشَنِيْ دُخُوْلُهُمْ فِيْ بُسْتَانِيْ وَاَدْهَشْتُ بِاِغْرَاقِهِمْ وَوُلُوْجِهِمْ فِيْهَا فَضَجِرْتُ ضَجَرًا شَدِيْدًا وَّقَلِقَ جَنَانِيْ وَشَهِدَ تَوَسُّمِيْ اَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ اِبَادَةَ اَثْمَارِيْ وَكَسْرَ اَغْصَانِيْ۔ فَبَادَرْتُ اِلَيْهِمْ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْوَقْتَ

تھا اور دین و دُنیا کے حق میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا تھا اپنی پُوری طاقت اور کوشش کے ساتھ تیزی سے ایک طرف چل پڑا۔ اسی اثناء میں اچانک مجھے ہزار ہا شاہسوار نظر آئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور نہایت تیزی کے ساتھ میری طرف آرہے تھے میں انہیں دیکھ کر ایسا خوش ہُوا کہ گویا مجھے غنیمت ملی ہے۔ اور مجھے اپنے اندر دشمن کے مقابلہ کی طاقت محسوس ہونے لگی اور میں اس طرح پر ان کا پیچھا کرنے لگا جیسے شکاری لوگ شکار کا پیچھا کرتے ہیں۔ پھر میں نے اس کی حقیقتِ حال دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑایا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں کامیاب ہوں گا۔ پھر میں اُن کے قریب ہُوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں، ان کی شکلیں مکروہ ہیں اور ان کی ہیئت مُشرکوں کی سی اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور میں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں اور میں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حُدی خوان لوگ اُونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ میں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دِلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے، میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیخکنی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اُن پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لَوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گُھس جانے کی وجہ سے

مِنْ مَّخَاشِى اللَّاوَآءِ۔ وَصَارَتْ اَرْضِىْ مَوْطِنَ الْاَعْدَآءِ۔ وَاَوْجَسْتُ فِىْ نَفْسِىْ خِيْفَةً كَالضَّعِيْفِيْنَ الْمَزْءُوْدِيْنَ۔ فَقَصَدْتُّ الْحَدِيْقَةَ۔ لِاُفَتِّشَ الْحَقِيْقَةَ۔ فَلَمَّا دَخَلْتُ حَدِيْقَتِىْ۔ وَاسْتَشْرَفْتُ بِتَحْدِيْقِ حَدَقَتِىْ وَاسْتَطْلَعْتُ طَلْعَ مَقَامِهِمْ رَاَيْتُهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ فِىْ بُحْبُوْحَةِ بُسْتَانِىْ سَاقِطِيْنَ مَصْرُوْعِيْنَ كَالْمَيِّتِيْنَ۔ فَاَفْرَخَ كَرْبِىْ وَاَمِنَ سِرْبِىْ وَبَادَرْتُ اِلَيْهِمْ جَذِلًا وَّبِاِقْدَامِ الْفَرِحِيْنَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ وَجَدْتُّهُمْ اَصْبَحُوْا فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدٍ مَّيِّتِيْنَ ذَلِيْلِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ سُلِخَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ وَ شُجَّتْ رُءُوْسُهُمْ وَذُعِطَتْ حُلُوْقُهُمْ وَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَصُرِعُوْا كَالْمُمَزَّقِيْنَ۔ وَاغْتِيْلُوْا كَالَّذِيْنَ سَقَطَ عَلَيْهِمْ صَاعِقَةٌ فَكَانُوْا مِنَ الْمُحْرَقِيْنَ۔ فَقُمْتُ عَلٰى مَصَارِعِهِمْ عِنْدَ التَّلَاقِىْ وَعَبَرَاتِىْ يَتَحَدَّرْنَ مِنْ مَّاقِىْ وَقُلْتُ يَارَبِّ رُوْحِىْ فِدَآءُ سَبِيْلِكَ لَقَدْ تُبْتَ عَلَىَّ۔ وَنَصَرْتَ عَبْدَكَ بِنُصْرَةٍ لَّايُوْجَدُ مِثْلُهٗ فِى الْعَالَمِيْنَ۔ رَبِّ قَتَلْتَهُمْ بِاَيْدِيْكَ قَبْلَ اَنْ قَاتَلَ مِرْعَانِ۔ وَحَارَبَ حِتْنَانِ۔ وَبَارَزَ قِتْلَانِ۔ تَفْعَلُ مَاتَشَآءُ وَلَيْسَ مِثْلُكَ فِى النَّاصِرِيْنَ۔ اَنْتَ اَنْقَذْتَنِىْ وَنَجَّيْتَنِىْ وَمَا كُنْتُ اَنْ اُنْجٰى

مَیں گھبرایا اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی اور میری فراست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں اِس لئے مَیں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا اور مَیں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمنوں نے اپنا وطن بنا لیا ہے اور مَیں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اِس بناء پر مَیں حقیقتِ حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا اور جب مَیں اپنے باغ میں داخل ہؤا اور غور سے اُس میں نگاہ ڈالی اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا تو مَیں نے دُور ہی سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے درمیانی صحن میں گرے پڑے اور مُردوں کی طرح بچھڑے پڑے ہیں۔ اِس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور مجھے اطمینانِ خاطر حاصل ہو گیا اور مَیں نہایت خوشی کے ساتھ تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور جب مَیں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب یکدم ذِلّت کی حالت میں اور مَوردِ غضبِ الٰہی بن کر اس طرح پر مَر گئے جیسے ایک شخص کا مَرنا واقع ہوتا ہے اور اُنکے چمڑے اُتارے گئے اور اُنکے سروں کو کُچل دیا گیا اور اُنکے گلوں کو کاٹ دیا گیا اور اُنکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کر کے پھینک دیئے گئے اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسے کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دَم میں اُسے نابُود کر دیتی ہے اور وہ بھسم ہو گئے۔ اسکے بعد مَیں اُنکی ہلاکت کی جگہ پر جہاں وہ مقابلہ کیلئے اکٹھے ہوئے تھے کھڑا ہُوا اور میری آنکھوں سے آنسو کثرت سے بہ رہے تھے اور مَیں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا کہ اے میرے رَبّ میری جان تیری راہ پر فدا ہو تُو نے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے اور اپنے بندۂ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر اقوام میں نہیں مِل سکتی۔ اے میرے رَبّ تُو نے پیشتر اس کے کہ دُو فریق باہم جنگ کرتے اور دُو حریف کارزار کو عمل میں لاتے اور دُو مرد میدانِ کارزار میں کارفرما ہوتے، اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کر دیا۔ تُو جو چاہتا ہے

مِنْ هٰذِهِ الْبَلَايَا لَوْلَا رَحْمَتُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَكُنْتُ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ الْمُنِيْبِيْنَ. فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

وَاَوَّلْتُ هٰذِهِ الرُّؤْيَا اِلٰى نُصْرَةِ اللّٰهِ وَظَفَرِهٖ بِغَيْرِ تَوَسُّطِ الْاَيْدِيْ وَالْاَسْبَابِ. لِيُتِمَّ عَلَيَّ نَعْمَاءَهٗ وَيَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْعَمِيْنَ. وَالْاٰنَ اُبَيِّنُ لَكُمْ تَاْوِيْلَ الرُّؤْيَا لِتَكُوْنُوْا مِنَ الْمُبْصِرِيْنَ. فَاَمَّا شَجُّ الرُّءُوْسِ وَذَعْطُ الْحُلُوْقِ فَتَاْوِيْلُهٗ كَسْرُ كِبْرِ الْاَعْدَاءِ. وَقَصْمُ اِزْدِهَائِهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمُنْكَسِرِيْنَ. وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَيْدِيْ فَتَاْوِيْلُهٗ اِزَالَةُ قُوَّةِ الْمُبَارَاتِ وَالْمُمَارَاتِ وَاِعْجَازُهُمْ وَصَدُّهُمْ عَنِ الْبَطْشِ وَحِيَلِ الْمُقَاوَمَاتِ وَانْتِزَاعُ اَسْلِحَةِ الْهَيْجَاءِ مِنْهُمْ وَجَعْلُهُمْ مَخْذُوْلِيْنَ مَصْدُوْدِيْنَ وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَرْجُلِ فَتَاْوِيْلُهٗ اِتْمَامُ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَسَدُّ طَرِيْقِ الْمَنَاصِ وَتَغْلِيْقُ اَبْوَابِ الْفِرَارِ وَتَشْدِيْدُ الْاِلْزَامِ عَلَيْهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمَسْجُوْنِيْنَ وَهٰذَا فِعْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ. يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ. وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ. وَيَهْزِمُ مَنْ يَّشَاءُ. وَيَفْتَحُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَا كَانَ لَهٗ اَحَدٌ مِّنَ الْمُعْجِزِيْنَ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۸، ۵۸۱۔ روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۵۷۸، ۵۸۱)

کرتا ہے اور تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ تُو نے ہی مجھے بچایا اور مجھے نجات بخشی۔ اے ارحم الراحمین اگر تُو رحم نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ میں ان بلاؤں اور آفات سے نجات پاتا۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اُس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا اور اُس کی طرف میری رُوح جھکی ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو تمام مخلوق کا ربّ ہے۔

اور میں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے اور یہ کہ وہ مجھ پر اپنے انعام کو کامل کرنا اور مجھے اپنے فضلوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اب میں تمہاری بصیرت افزائی کے لئے اِس رؤیا کی تعبیر کھول کر بتاتا ہوں۔ اس میں سر کو کچلنے اور گلا کاٹنے سے مُراد دشمن کے تکبّر کو اور اُن کے فخر و غرور کو توڑنا اور اُن میں انکسار پیدا کرنا ہے۔ اور اُن کے ہاتھوں کو کاٹنے سے مُراد اُن کی مقابلہ کی قوت کو مٹانا۔ اُنہیں عاجز کر دینا اور چیرہ دستی سے اور مقابلہ کرنے سے روکنا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لینا اور انہیں بستگی اور بے چارگی کی حالت میں کر دینا ہے۔ اور پاؤں کاٹنے کے معنے اُن پر اتمامِ حجت کرنا اور بھاگ سکنے کی تمام راہیں اور فرار کے تمام دروازے بند کرنا اور انہیں پُورے طور پر ملزم کرنا اور قیدیوں کی طرح کر دینا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر ایک بات پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ جسے چاہتا

(ب) ”مدت کی بات ہے مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور مَیں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رِقّت طاری ہوئی اور مَیں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مُراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابُود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹا ہوا ہے اِس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبّر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مُراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کے تمام پَردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۸۹۳ء

الَا اے دشمنِ نادان و بے راہ ✤ بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ[1]

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۷۲۔ اشتہار مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹)

(ترجمہ) ”اے لیکھرام تُو کیوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ ترجمہ:۔ ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے۔ اور اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے اوّل اجمالی طور پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۹۸) میں اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ پھر برکات الدّعا (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۔۴) کرامات الصادقین ٹائیٹل پیج آخری صفحہ اور آئینہ کمالاتِ اسلام (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹) میں مفصّل طور پر اس کے متعلق الہاماتِ الٰہی بیان فرمائے جن میں صاف طور پر لکھ دیا گیا کہ لیکھرام اپنی شوخیٔ

کی اس تلوار سے جو تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی کیوں نہیں ڈرتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۱)

۱۸۹۳ء

(الف) "اِس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ..... لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو اُن کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد ..... لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا:۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اُس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹، ۶۵۰)

(ب) "یہ گوسالہ بیجان ہے جس میں روحانیت کی جان نہیں۔ صرف آواز ہی آواز ہے۔ پس وہ سامری کے گوسالہ کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ عبارت لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ کی تصریح موافق تفہیمِ الٰہی یہ ہے کہ لَهٗ كَمِثْلِهٖ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۰)

بقیہ حاشیہ:۔

شرارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کی سزا میں چھ سال کے اندر عید کے دوسرے دن بذریعہ قتل اِس دُنیا سے کُوچ کر جائے گا۔

اِس کے مقابل پر اُس نے بھی اپنی کتاب میں حضرت اقدس کی نسبت لکھا کہ میرے پرمیشر نے مجھے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مرتّب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا۔

لیکن نتیجہ یہ ہُوا کہ جس طرح حضرت اقدس نے اس کی نسبت پیشگوئی فرمائی تھی کہ بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ الخ اسی کے مطابق یہ شخص چھ برس کے عرصہ کے اندر بذریعہ قتل پنجۂ اجل میں گرفتار ہوگیا اور جس طرح فرمایا گیا تھا کہ گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا بالکل اسی طرح یہ گوسالہ سامری بھی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور جس طرح وہ جلایا گیا اور اس کی ہڈیاں دریا میں پھینکی گئیں اسی طرح یہ بھی جلایا گیا اور اس کی ہڈیاں بھی دریا ہی میں ڈالی گئیں۔ مفصل دیکھئے استفتاء اُردو، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵۔ سراجِ منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱۔ تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۰، ۱۹۱۔ نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۲، ۵۲۴۔ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۴۔ چشمۂ معرفت صفحہ ۱۲۵ وغیرہ۔ (مرتّب)

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء (الف) "آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اِس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اِس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں، عذابِ شدید میں مُبتلا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۰)

(ب) "لیکھرام کے متعلق ایک یہ پیشگوئی تھی کہ

یُقْضٰی اَمْرُہٗ فِیْ سِتٍّ

یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا..... اِس پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ایسا ہی ظہور میں آیا یعنی لیکھرام چھ مارچ کو زخمی ہؤا اور دن کے چھٹے گھنٹے میں زخمی ہؤا۔"

(استفتاء اُردو صفحہ ۷ احاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵)

۱۸۹۳ء "میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس[1] کے مرنے کے تھوڑی مدت کے بعد پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۳ء مندرجہ الفضل جلد ۳۹/۵ نمبر ۹۷ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۱ء صفحہ ۴)

۱۸۹۳ء "اِس کتاب[2] کی تحریر کے وقت دو دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ نے اِس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔

اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بُلاتا ہے اور کہتا ہے:-

ھٰذَا کِتَابٌ مُّبَارَکٌ فَقُوْمُوْا لِلْاِجْلَالِ وَالْاِکْرَامِ

یعنی یہ کتاب مبارک ہے اِس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(اشتہار کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

---

[1] یعنی لیکھرام پشاوری۔ (مرتب)

[2] یعنی آئینہ کمالاتِ اسلام۔ (مرتب)

۲۵ر فروری ۱۸۹۳ء "آج رات مَیں نے جو ۲۵ر فروری ۱۸۹۳ء کی رات تھی شیخ[1] صاحب کی اِن باتوں[2] سے سخت دردمند ہو کر آسمانی فیصلہ کے لئے دعا کی خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک دوکاندار کی طرف مَیں نے کسی قدر قیمت بھیجی تھی کہ وہ ایک عمدہ اور خوشبودار چیز بھیج دے۔ اُس نے قیمت رکھ کر ایک بدبُودار چیز بھیج دی۔ وہ چیز دیکھ کر مجھے غصہ آیا اور مَیں نے کہا کہ جاؤ دوکاندار کو کہو کہ وہی چیز دے ورنہ مَیں اس دغا کی اُس پر نالش کروں گا اور پھر عدالت سے کم سے کم چھ ماہ کی اُس کو سزا ملے گی اور اُمید تو زیادہ کی ہے۔ تب دوکاندار نے شاید یہ کہلا بھیجا کہ یہ میرا کام نہیں یا میرا اختیار نہیں' اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ ایک سودائی پھرتا ہے اور اُس کا اثر میرے دِل پر پڑ گیا اور مَیں بھول گیا اور اب وہی چیز دینے کو تیار ہوں۔

اِس کی مَیں نے یہ تعبیر کی کہ شیخ صاحب پر یہ ندامت آنے والی ہے اور انجام کار وہ نادم ہوں گے اور ابھی کسی دوسرے آدمی کا اُن کے دِل پر اثر ہے۔"

(اشتہار شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور صفحہ ۷، مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۵، ۶۵۶)

۱۸۹۳ء "پھر مَیں نے توجہ کی تو مجھے یہ الہام ہُوا:۔

اِنَّا نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ۔ نُقَلِّبُ فِی السَّمَآءِ مَا قَلَّبْتَ فِی الْاَرْضِ اِنَّا مَعَكَ نَرْفَعُكَ دَرَجَاتٍ۔

یعنی ہم آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ تیرا دل مہر علی کی خیراندیشی سے بددعا کی طرف پھر گیا سو ہم بات کو اُسی طرح آسمان پر پھیر دیں گے جس طرح تُو زمین پر پھیرے گا۔ ہم تیرے ساتھ ہیں تیرے درجات بڑھائیں گے۔"

(اشتہار شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور صفحہ ۸ مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۶)

---

[1] شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور۔ (مرتب)

[2] شیخ مہر علی صاحب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے قید ہونے سے چھ ماہ قبل بذریعہ ایک خواب اطلاع دی تھی کہ اس کی جائے نشست فرش کو آگ لگی ہوئی ہے اور حضرت نے اس پر پانی ڈال کر بجھایا ہے۔ اس ابتلاء اور مصیبت سے حضرت اقدس نے اُسی وقت شیخ صاحب کو خبر دے دی اور توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دلائی لیکن بعد رہائی شیخ صاحب نے حضرت کے اِس خط سے انکار کر دیا بلکہ اُلٹا یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ خط تو کوئی نہیں لکھا مگر اِس مضمون کا جھوٹا بیان مجھ سے لکھوانا چاہتے تھے۔ اِس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ صاحب کے اسی دِل آزار رویّہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (مرتب)

۱۸۹۴ء

"خواب میں مَیں نے دیکھا کہ اُس[1] کے گھر میں آگ لگ گئی اور پھر مَیں نے اُس کو بُجھایا..... بعد میں شیخ مہر علی کی نسبت ایک اَور پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ ایک اَور سخت بَلا میں مُبتلا ہو گا۔ چنانچہ بعد اس کے وہ مرضِ فالج میں مُبتلا ہو گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳)

۱۸؍ مارچ ۱۸۹۴ء

(ا) "آج جو ۲۹؍ شعبان ۱۳۱۰ھ ہے اِس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالیٰ نے دعا کیلئے دل کھول دیا۔ سو مَیں نے اس وقت اسی طرح سے رِقّتِ دل سے اس مقابلہ[2] میں فتح پانے کے لئے دعا کی اور میرا دل کُھل گیا اور مَیں جانتا ہوں کہ قبول ہو گئی اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہُوا تھا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وہ اسی موقع کے لئے ہُوا تھا۔ مَیں نے اس مقابلہ کے لئے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہُوا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۰۴ - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)

(ب) (خدا تعالیٰ نے) "مجھ کو بشارت دی کہ اگر میاں بٹالوی یا کوئی دوسرا اس کا ہم مشرب مقابلہ[3] پر آئے تو شکستِ فاش اُٹھا کر سخت ذلیل ہو گا۔" (کرامات الصادقین صفحہ ۴ - روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۴۶)

۱۹؍ مارچ ۱۸۹۴ء

"یکم رمضان المبارک۔ اِنَّنِیْ[4] مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ اِدْفَعْ[5] بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ نَجَّیْنَاکَ[6] مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ رسید[7] مژدہ کہ ایامِ غم نخواہد ماند۔ لِلّٰہِ[8] الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ اِنَّکَ[9] مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ لَنُبَدِّلَنَّکُمْ[10] مِّنْ بَعْدِ خَوْفِکُمْ اَمْنًا۔ یَضْرِبُوْنَ[11] وُجُوْھَھُمْ اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ یَوْمَ[12] تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ۔ یعنی زمین کے باشندوں کے خیالات اور رائیں بدلائی جائیں گی۔ اِنَّمَا[13] یُؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ اِنَّا[14] مُقْتَدِرُوْنَ وَاِنَّا قَادِرُوْنَ۔ رَبَّنَا[15] اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔" (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

---

[1] یعنی شیخ مہر علی ہوشیارپوری۔ (مرتّب)

[2] و [3] مقابلہ تفسیر نویسی۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ از مرتّب) [4] مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ مَیں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ [5] ایسے طریق سے مدافعت کر جو احسن ہو۔ [6] ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تیری خوب آزمائش کی۔ [7] خوشخبری پہنچی کہ غم کے دن نہیں رہیں گے۔ [8] خدا ہی کے لئے معاملہ ہے اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی۔ [9] تُو بھی مرے گا اور وہ بھی مریں گے۔ [10] یقیناً ہم تمہارے خوف کی حالت کو اس کے بعد امن کی حالت میں بدل دیں گے۔ [11] وہ اپنے مُنہ پیٹیں گے کہ کہاں بھاگیں۔ [12] اُس دن وہ زمین دوسری زمین میں تبدیل کر دی جائیگی۔ [13] اُن کو مقررہ میعاد تک ڈھیل دے رہا ہے۔ وہ میعاد قریب ہے۔ [14] ہم قادر و توانا ہیں۔ [15] اے ہمارے رب ہم کو بخش دے ہم خطاکار تھے۔

۲۵ / مارچ ۱۸۹۳ء " اب تک آپؐ کے لئے جہاں تک انسانی کوشش سے ہوسکتا ہے توجہ کی گئی ..... اور آخر جو بار بار کی توجہ کے بعد الہام ہوا وہ یہ تھا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قُلْ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ

یعنی اللہ جلّ شانہٗ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ انہیں کہہ دو ...[2] جائیں۔ اور یہ الہام ابھی ہوا ہے۔ اِس الہام میں جو میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فعلی طور پر کئے وہ یہی ہیں کہ ارادۂ الٰہی آپ کی خیر اور بہتری کے لئے مقدر ہے لیکن وہ اِس بات سے وابستہ ہے کہ آپ اسلامی صلاحیت اور التزام صَوم و صلوٰۃ و تقویٰ و طہارت میں ترقی کریں بلکہ اِن شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امر مخفی نہایت ہی بابرکت امر ہے جس کے لئے یہ شرائط رکھے گئے ہیں۔" (مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب۔ اصحابِ احمد جلد دوم صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷)

۲ / اپریل ۱۸۹۳ء[3] " حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ..... نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا ..... ابھی پُورے طور پر وہ مکان تیار نہ ہوا تھا ..... جاڑہ کا موسم تھا۔ مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے۔ رات کو حضرت امام کو وحی ہُوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیئے چنانچہ صبح کو مولوی صاحب کو سُنایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان نہ لایا۔ مکان خراب ہوا مگر یہ مردِ خدا نہیں گیا۔"[4]

(از خطبہ مولانا عبدالکریم صاحبؓ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۲ / اپریل ۱۸۹۳ء " آج جو ۲ / اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہِ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہُوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اِتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل، گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے، میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ مَیں نے

۱؎ یعنی نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ۔ (مرتّب)

۲؎ یہ جگہ اصل خط میں پھٹی ہوئی ہے۔ (اصحابِ احمد)

۳؎ یہ تاریخ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی جیبی بیاض میں (جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب شاکر کے پاس ہے) درج ہے۔ (مرتّب)

۴؎ اِس وحی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سوانح حیات میں جو اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی کو لکھوائی یوں فرمایا:۔ "مولوی عبدالکریم صاحب سے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے لا تصبون اِلی الوطن۔ فیہ تھان و تمتحن۔" (مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین)

(ترجمہ از مرتّب) تُو وطن کی طرف ہرگز رُخ نہ کرنا۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تجھے تکلیفیں اُٹھانی پڑیں گی۔

نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اُس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور مَیں اُس کو دیکھتا ہی تھا کہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک[1] اَور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب مَیں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اُس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص اُنہیں چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت مَیں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یک شنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ"

(برکات الدعا ٹائیٹل پیج صفحہ ۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۴۲)

۱۸۹۳ء "اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے الہام سے فرما دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اَور انسان ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مُرسل اور برگزیدہ ہے اور مجھ کو یہ بھی فرمایا کہ جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے اور تُو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہوگا۔" (حجۃ الاسلام صفحہ ۹۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۴۹)

۱۸۹۳ء "وَاِنِّیْ[2] رَئَیْتُ اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ یُؤْمِنُ بِاِیْمَانِیْ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَرَئَیْتُ کَاَنَّهٗ تَرَكَ

---

[1] (نوٹ از مرتّب) واقعات نے بتا دیا کہ یہ دوسرا شخص شردھانند تھا جو اِس پیشگوئی کے مطابق دسمبر ۱۹۲۶ء کو عبد الرشید کاتب دہلوی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ شردھانند کے واقعہ قتل کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔.... دو شخصوں کے قتل کی پیشگوئی تھی ان میں سے ایک لیکھرام صاحب تھے اور دوسرے کا نام آپ کو اُس وقت یاد نہ تھا۔ عجیب حکمت ہے کہ پہلے شردھانند صاحب کا نام منشی رام تھا اور مارے جانے کے وقت ان کا نام شردھانند تھا۔ اِسی وجہ سے حضرت صاحب کو اُن کا نام یاد نہ رہا۔ پھر وہ لیکھرام کے بھی قائم مقام ہیں۔ چنانچہ تیج نے لکھا ہے کہ جب لیکھرام کے قتل کی خبر جالندھر پہنچی تو سوامی شردھانند صاحب اپنا کام چھوڑ کر لاہور آ گئے اور سوامی لیکھرام صاحب کا کام انہوں نے سنبھال لیا۔ بہرحال آریوں میں سے بڑے پایہ کے لیڈر تھے۔ بہت سی باتیں ان کے قتل کی لیکھرام صاحب کے قتل سے ملتی ہیں۔ لیکھرام صاحب ہفتہ کے دن جمعہ و عید سے اگلے روز مارے گئے اور یہ جمعرات کو مارے گئے جو جمعہ کے ساتھ کا دن ہے۔ وہاں بھی قاتل کمبل پوش تھا اور یہاں بھی کمبل پوش ہی ہے۔ وہاں بھی قاتل کو پہلے روکا گیا لیکن اس کو اندر جانے کی اجازت دی گئی اور یہاں بھی اسی طرح ہوا۔"

(الفضل جلد ۱۴ نمبر ۵۵ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء صفحہ ۴)

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور مَیں نے دیکھا کہ یہ شخص یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی اپنے مرنے سے پہلے میرا مومن ہونا مان لے گا اور

قَوْلَ التَّكْفِيْرِ وَتَابَ۔ وَھٰذِہٖ رُؤْیَایَ وَاَرْجُوْاَنْ یَجْعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۹)

۵؍جون ۱۸۹۳ء "آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ مَیں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ تُو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث[1] میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُس کو سخت ذِلّت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اِس سے عزّت ظاہر ہو گی اور اس وقت جب پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔"[2]

(جنگِ مقدس صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹ مضمون حضرت اقدس ۵؍جون ۱۸۹۳ء۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

بقیہ حاشیہ:۔

مَیں نے دیکھا کہ گویا اُس نے مجھے کافر کہنا چھوڑ دیا ہے اور اِس خیال سے توبہ کر لی ہے اور یہ میری رؤیا ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میرا خدا اسے پورا کر دے گا۔

خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ اس پیشگوئی کے بیس برس بعد ۱۹۱۲ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مقدمہ کے دَوران میں منصف درجہ اوّل ضلع گوجرانوالہ کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے اور اسلام کے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھوایا کہ:۔

"یہ سب فرقے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور یہ سب فرقے قرآن کی مانند حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعوٰی مسیحیت اور مہدویت کا کیا ہے یہ فرقہ بھی قرآن کو اور حدیث کو یکساں مانتا ہے ..... کسی فرقہ کو جن کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔"

(مفصّل دیکھئے الفضل جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

[1] یعنی مناظرہ مابین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و ڈپٹی عبداللہ آتھم جو کتاب جنگِ مقدس میں درج ہے۔ (مرتب)

[2] اِس پیشگوئی میں صاف طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر آتھم حق کی طرف رجوع نہ کرے گا تو پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ سو چونکہ آتھم نے میعاد مقررہ کے اندر اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنی عادت کے خلاف بالکل خاموشی اختیار کر لی اور دیگر قرائن سے بھی ثابت کر دیا کہ وہ پیشگوئی کی عظمت سے ڈر گیا اور اسلام کی حقانیت سے مرعوب ہو گیا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ کے مطابق اس پر رحم کیا اور اُسے ہاویہ میں گرنے سے بچا لیا لیکن چونکہ بعد میں اُس نے حضرت اقدس کے بار بار متوجہ کرنے حتّٰی کہ چار ہزار روپیہ تک انعامی اشتہار شائع کرنے پر بھی اظہارِ حق سے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

۵؍جون ۱۸۹۳ء ”آج جلسہ مباحثہ سے واپس آنے کے بعد قریب ایک بجے دن کے حضرت اقدس کو اس مباحثہ کی فتح پر بشارت بخش الہام ہُوا جو حضور نے اسی وقت حاضرین کو آکر سُنایا اور وہ یہ ہے :-

هَنَّأَكَ اللّٰهُ

یعنی اللہ تعالیٰ تجھے مبارکباد دیتا ہے۔ (عبدالکریم[1])“

(جنگِ مقدس آخری مضمون حضرت اقدس۔ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۹۱ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳۴)

جون ۱۸۹۳ء (۱) يَمُوْتُ قَبْلَ اَرْ ثَمَانِيَةٍ[2]۔ ایک دشمن کی نسبت یہ الہام ہے۔ نام اس دشمن کا یاد نہیں۔

(۲) يَمُوْتُ بِغَيْرِ مَرَضٍ[3]۔ یہ کس کی نسبت ہے پتہ معلوم نہیں۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲؍اگست ۱۸۹۳ء خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں اپنی اسی کتاب میں یہ مصرع لکھتا ہوں۔

آؤ بُلبل چلیں کہ وقت آیا

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۶)

بقیہ حاشیہ:-

”اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیویں (کہ وہ پیشگوئی کے نتیجہ میں مرعوب نہیں ہوئے اور کسی جہت سے بھی رجوع نہیں کیا) تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مُبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفا کر کے دُنیا کو دھوکا دینا چاہا...... اور وہ دن نزدیک ہیں دُور نہیں۔“ (اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ۱۱ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۷۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۰۶) ”اگر آتھم کو عیسائی لوگ ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں اور ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ قسم نہیں کھائیں گے۔“ (انجامِ آتھم صفحہ ۳ بحوالہ اشتہار ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۵ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

مگر اس پر بھی آتھم نے قسم نہ کھائی۔ سو چونکہ آتھم نے سچی قسم سے مُنہ پھیرا اور نہ چاہا کہ حق ظاہر ہو اس لئے آخری اشتہار مورخہ ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۵ء پر، جو قسم دلانے کے لئے دیا گیا تھا ابھی سات مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آتھم صاحب مورخہ ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء بمقام فیروزپور اِس جہان سے رخصت ہوگئے۔ (مرتب)

[1] حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) آٹھ سے پہلے مَرے گا۔

[3] (ترجمہ از مرتب) بیماری کے بغیر مَرے گا۔

۲۲ر اگست ۱۸۹۳ء
۹ر صفر ۱۳۱۱ھ - ۸ر بھادوں سمت ۱۹۵۰ روز سہ شنبہ۔

"آج رات مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص مجھ کو کہتا ہے کہ تم ولی ہو۔مَیں نے کہا کہ کیونکر۔اس نے جواب دیا کہ مَیں تمہارے ملنے کے لئے آیا تھا۔راہ میں دریا تھا۔مَیں نے کہا کہ اگر یہ ولی ہے تو دریا کا یہ کنارہ گر پڑے۔تبھی وہ گر پڑا۔ اور پھر میری بیوی نے مجھ کو مبارکباد دی کہ تمہارے تیسرا لڑکا پیدا ہؤا۔ مبارک باد ہو۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۸)

۱۸۹۳ء " بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ

اِنِّیْ سَاُوْتِیْكَ بَرَكَةً وَّ اُجْلِیْ اَنْوَارَهَا حَتّٰی یَتَبَرَّكَ بِثِیَابِكَ الْمُلُوْكُ وَالسَّلَاطِیْنُ۔
وَقَالَ

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ وَ اِنَّا كَفَیْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ۔ یَآ اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔ وَقُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ اِنِّیْ مَعَكَ فَكُنْ مَّعِیْ اَیْنَمَا كُنْتَ كُنْ مَّعَ اللّٰهِ حَیْثُمَا كُنْتَ۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَفَخْرًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔

ؔ (ترجمہ از مرتب) مَیں تجھے برکت دوں گا اور اس کے انوار کو روشن کروں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔اور فرمایا مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اور وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ اَے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کُھل جائے۔ یعنے معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہہ اگر مَیں نے اِفترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ وہ لوگ بھی تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر ہوتی ہے اُسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ مَیں تیرے

وَ[۱۲]لَا تَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ يَاْتِيْكَ مِنْ
كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ وَ[۱۴]اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ وَ[۱۵]قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ وَ[۱۶]مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا۔ وَ[۱۷]اِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔

بُشْرٰى[۱۸] لَكَ يَاۤ اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ۔ اَكَانَ[۱۹] لِلنَّاسِ
عَجَبًا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ يَجْتَبِيْ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ
هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ وَ[۲۰]تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ وَ[۲۱]اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ
لَهُ الْحَاسِدِيْنَ۔ تَلَطَّفْ[۲۲] بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى
فَاصْبِرْ عَلٰى جَوْرِ الْجَآئِرِيْنَ۔ اَحَسِبَ[۲۳] النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا
يُفْتَنُوْنَ۔ اَلْفِتْنَةُ[۲۴] هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ۔ اَلَاۤ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ

ساتھ ہوں پس تُو میرے ساتھ ہو جہاں تُو ہووے خدا کے ساتھ ہو۔ جہاں تُو ہووے جس طرف تم رُخ کروگے اسی طرف اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔ تم[۱۱] بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے اور مؤمنین کے لئے موجبِ فخر بنا کر پیدا کی گئی۔ اور تُو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ اور[۱۴] تُو ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ ہے اور امین ہے۔ اور[۱۵] کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے کہ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے اور[۱۶] اُس سے زیادہ ظالم اَور کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جُھوٹ باندھے۔ اور[۱۷] تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے اور تُو یقیناً ان لوگوں میں سے ہے جن کے شاملِ حال نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔

تجھے بشارت[۱۸] ہو اے میرے احمد۔ تُو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ مَیں نے تیری عزت کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ کیا[۱۹] اُن لوگوں کو تعجب ہے تو کہہ خدا ذوالعجائب ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ اور[۲۰] یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور جب[۲۱] خدا مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔ لوگوں[۲۲] سے لطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر رحم کر تُو ان میں بمنزلہ موسٰی کے ہے اِس لئے ظالموں کے ظلم پر صبر کر۔ کیا[۲۳] لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ یُونہی چھوڑ دئے جائیں گے اور اُن کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ اِس[۲۴] جگہ ایک فتنہ ہے۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ خبردار وہ فتنہ (آزمائش) خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے محبت

حُبًّا جَمًّا ـ [٢٥] وَفّٰی اللّٰهُ اَجْرَكَ وَيَرْضٰی عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا
قُلْ اِنِّیْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔ فَانْتَظِرُوْٓا اٰيَاتِیْ حَتّٰی حِيْنٍ۔ [٢٦] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ [٢٧] قُلْ هٰذَا فَضْلُ رَبِّیْ وَاِنِّیْٓ اُجَرِّدُ نَفْسِیْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ.
وَاِنِّیْٓ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ [٢٨] يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ
يُتِمُّ نُوْرَهٗ وَيُحْيِی الدِّيْنَ۔ [٢٩] نُرِيْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَيْكَ اٰيَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَنُمَزِّقَ الْاَعْدَآءَ
كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ [٣٠] حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ۔ [٣١] فَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ
بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ وَ
[٣٢] اُمَمٌ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ وَيَمْكُرُوْنَ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ [٣٣] قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ
اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ [٣٤] اِنَّ
مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ۔ [٣٥] رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْيِی الْمَوْتٰی۔ [٣٦] رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ [٣٧] رَبِّ لَا
تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ [٣٨] رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ [٣٩] رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ [٤٠] وَيُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا سَمَّيْتُكَ

کرے۔ [٢٥] اللہ تعالیٰ تجھے تیرا اجر پُورا پُورا دے گا اور تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو کمال بخشے گا اور یہ لوگ تو تجھے محض تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ تُو کہہ کہ مَیں یقیناً راستباز ہوں۔ پس تم ایک وقت تک میرے نشانوں کا انتظار کرو۔ [٢٦] تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے مسیح ابنِ مریم بنایا۔ [٢٧] کہہ یہ میرے رب کا فضل ہے اور مَیں تو اپنے آپ کو تمام قِسم کے خطابات سے الگ رکھتا ہوں اور مَیں تو مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔ [٢٨] وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مُونہہ کی پھُونکوں سے بُجھا دیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ [٢٩] ہم تجھ پر آسمان سے نشانات اُتارنا چاہتے ہیں اور دشمنوں کو بالکل مُنتشر کر دینا چاہتے ہیں۔ [٣٠] خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی بادشاہت آسمانی ہے۔ [٣١] پس اللہ پر توکّل کر۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری نہیں بلکہ خُدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ [٣٢] اور (بالمقابل) کئی گروہ ایسے ہیں جن پر عذاب واقع ہوگا اور وہ تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ [٣٣] اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ [٣٤] میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ [٣٥] اے میرے رب! مجھے دکھلا کہ تُو کیونکر مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ [٣٦] اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ [٣٧] اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوارثین ہے۔ [٣٨] اے میرے رب! اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ [٣٩] اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا

الْمُتَوَكِّلَ۔ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ يَا اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ
وَلَا يَتِمُّ اسْمِيْ۔ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ۔ وَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ
الصِّدِّيْقِيْنَ۔ اَنَا اخْتَرْتُكَ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ۔ خُذُوا التَّوحِيْدَ اَلتَّوْحِيْدَ
يَآ اَبْنَآءَ الْفَارِسِ۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔
اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَآ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا
مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَّاَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ وَمَعَكَ جُنْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ۔
اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ بُوْرِكْتَ
يَا اَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ۔ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ۔ اِخْتَرْتُكَ
لِنَفْسِيْ وَاَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ

فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ اور تجھے یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے احمد! تیرا نام پُورا ہو جائے گا اور میرا نام پُورا نہیں ہوگا۔ تُو دُنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تُو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرَو ہے اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ مَیں نے تجھے چُن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو! اور تُو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سُنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے رُوگردانی نہ کر اور لوگوں کے ملنے سے نہ تھک اور اطاعت اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جُھکا۔ جو صُفّہ میں رہنے والے ہیں اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صُفّہ میں رہنے والے۔ تُو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر دُرود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سُنی جو ایمان کی طرف بُلاتا ہے۔ اے ہمارے رَبّ! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں بھی گواہوں میں لکھ۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دُنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اے احمد! تُو برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ تُو مجھ سے بمنزلہ اس قُرب کے ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک

مِنَ الطَّیِّبِ۔ [٥٥]اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِہٖ۔ [٥٦]وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
لَا یَعْلَمُوْنَ۔ [٥٧]اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ لِیُقِیْمَ الشَّرِیْعَۃَ وَیُحْیِ الدِّیْنَ۔ [٥٨]کِتَابُ الْوَلِیِّ
ذُوالْفَقَارِ عَلِیٍّ۔ [٥٩]وَلَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَآءِ الْفَارِسِ۔ [٦٠]یَکَادُ
زَیْتُہٗ یُضِیْٓءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ۔ [٦١]جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ [٦٢]قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ [٦٣]وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ
وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ [٦٤]یَرْحَمُکَ رَبُّکَ وَیَعْصِمُکَ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔
[٦٥]یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ۔ [٦٦]تَبَّتْ یَدَآ
اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔ مَاکَانَ لَہٗٓ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْھَآ اِلَّا خَآئِفًا وَّمَآ اَصَابَکَ فَمِنَ اللّٰہِ وَاعْلَمْ
اَنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ [٦٧]وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ [٦٨]اِنَّا سَنُرِیْھِمْ اٰیَۃً مِّنْ اٰیَاتِنَا
فِی الثَّیِّبَۃِ وَنَرُدُّھَا اِلَیْکَ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ۔ [٦٩]اِنَّھُمْ کَانُوْا یُکَذِّبُوْنَ بِاٰیَاتِیْ
وَکَانُوْا بِیْ مِنَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ [٧٠]فَبُشْرٰی لَکَ فِی النِّکَاحِ۔ [٧١]اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَاتَکُوْنَنَّ
مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ [٧٢]اِنَّا زَوَّجْنَاکَھَا۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ [٧٣]وَاِنَّا رَآدُّوْھَآ اِلَیْکَ اِنَّ رَبَّکَ

کہ پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلاوے۔ [٥٥]یُوسفؑ اور اس کے اقبال کی طرف دیکھ۔ [٥٦]اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب
ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ [٥٧]مَیں نے چاہا کہ مَیں خلیفہ بناؤں پس مَیں نے آدم کو پیدا کیا تاکہ وہ شریعت کو قائم کرے
اور دین کو زندہ کرے۔ [٥٨]وَلی کی کتاب علی کی ذوالفقار ہے۔ [٥٩]اور اگر ایمان ثریّا سے لٹکا ہوتا تو ابناءِ فارس میں سے ایک
شخص اُسے وہاں سے بھی لے آتا۔ [٦٠]قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ آگ اُسے چھوئی بھی نہ ہو۔
[٦١]اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ [٦٢]کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی
تم سے محبت رکھے۔ [٦٣]اور محمد پر اور محمد کی آل پر دُرود بھیج جو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین ہے۔ [٦٤]تیرا ربّ
تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ [٦٥]اللہ تعالیٰ
اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا اگرچہ رُوئے زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔ [٦٦]ابُولہب
کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا۔ اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ وہ اس کام میں (یعنی تکفیر اور تکذیب میں) دخل
دیتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو تجھ پر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جان لے کہ نیک انجام متّقیوں کا ہوتا ہے۔ [٦٧]اور اپنے
قریبی رشتہ داروں کو آنے والے عذاب سے ڈرا۔ [٦٨]ہم انہیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے
تیری طرف لَوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جناب سے مقدر ہو چکا ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ [٦٩]یہ لوگ میرے نشانوں کو جھٹلاتے تھے
اور مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ [٧٠]پس تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔ [٧١]یہ بات تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ پس تُو شک
کرنے والوں میں سے مت ہو۔ [٧٢]ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اور [٧٣]ہم اسے

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ [۷۴] فَضْلٌ مِّنْ لَّدُنَّا لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلنَّاظِرِيْنَ۔ [۷۵] شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَ كُلُّ
مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ [۷۶] وَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَنُرِيْهِمْ جَزَآءَ الْفَاسِقِيْنَ۔
[۷۷] اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَآ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ بَلِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ۔ [۷۸] كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ [۷۹] اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ [۸۰] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ وَالْخَيْرُ
كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ [۸۱] وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖٓ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ۔ [۸۲] قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ [۸۳] رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
مِنَ السَّمَآءِ۔ [۸۴] رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ [۸۵] اِيْلِيْ اِيْلِيْ لِمَا سَبَقْتَانِيْ۔ [۸۶] يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّيْ مَعَكَ
اَسْمَعُ وَاَرٰى۔ [۸۷] غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ وَاِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔
[۸۸] اَنَا بُدُّكَ اللَّازِمُ اَنَا مُحْيِيْكَ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ [۸۹] وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ
مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى
سُوْقِهٖ۔ [۹۰] اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ [۹۱] فَكُنْ

تیری طرف واپس لائیں گے۔ تیرا رَبّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ [۷۴] یہ ہمارا فضل ہے تا دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔
[۷۵] دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور رُوئے زمین کے سب لوگ فنا ہونے والے ہیں۔ [۷۶] اور ہم اُنہیں اِردگرد اور خود اُن کی
ذات میں نشان دکھائیں گے اور اُنہیں ہم نافرمانوں کی سزا (کا نمونہ) دکھائیں گے۔ [۷۷] جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح
آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا (اس دن کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہ تھا؟ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر
کیا کھلی گمراہی میں ہیں۔ [۷۸] مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ [۷۹] آسمان اور زمین بند گٹھڑی کی
طرح تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا۔ [۸۰] کہہ مَیں محض ایک بشر ہوں جس پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک
ہے اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے اور اس کے اسرار تک وہی پہنچ سکتے ہیں جو پاک دل ہیں۔ [۸۱] اور مَیں نے اس
سے پہلے ایک عمر تم میں بسر کی ہے پس کیا تم سوچتے نہیں۔ [۸۲] کہو اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور میرا ربّ میرے ساتھ
ہے وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔ [۸۳] اے میرے رَبّ! بخش اور آسمان سے رحمت نازل کر۔ [۸۴] اے میرے رَبّ! مَیں مغلوب ہوں
تُو میرے دشمن سے انتقام لے۔ [۸۵] اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ [۸۶] اے عبدالقادر! مَیں تیرے ساتھ ہوں
سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ [۸۷] مَیں نے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت تیرے لئے لگایا اور تُو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ
اور امین ہے۔ [۸۸] مَیں تیرا لازمی چارہ ہوں۔ مَیں تجھے زندہ کرنے والا ہوں۔ مَیں نے اپنی طرف سے راستی کی رُوح تجھ میں پھونکی۔
[۸۹] اور مَیں نے تجھ پر اپنی جناب سے محبت ڈال دی اور ایسا کیا کہ تُو میری آنکھوں کے سامنے تیار کیا جائے۔ اس کھیتی کی طرح جو

مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔ [۹۲]اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ [۹۳]اَلَيْسَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بِالشَّاكِرِيْنَ۔ [۹۴]فَقَبِلَ اللّٰهُ عَبْدَهٗ
وَبَرَّاَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ [۹۵]فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّاللّٰهُ مُوْهِنُ
كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔ [۹۶]وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَلِنُعْطِيَهٗ مَجْدًا مِّنْ لَّدُنَّا وَكَذَالِكَ
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ۔ [۹۷]اَنْتَ مَعِىْ وَاَنَا مَعَكَ۔ سِرُّكَ سِرِّىْ۔ [۹۸]لَا تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِيَآءِ۔ [۹۹]اِنَّكَ
عَلٰى حَقٍّ مُّبِيْنٍ۔ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ [۱۰۰]لَا يُصَدِّقُ السَّفِيْهُ اِلَّا
ضَرْبَةَ الْاِهْلَاكِ [۱۰۱]عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّكَ۔ [۱۰۲]عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ [۱۰۳]قُلْ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَكُنْ
مِّنَ الْمُسْتَعْجِلِيْنَ۔ [۱۰۴]يَاْتِيْكَ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ [۱۰۵]وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ☆۔
[۱۰۶]يَوْمَ يَجِيْءُ الْحَقُّ وَيَنْكَشِفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ [۱۰۷]وَتَرَى الْغَافِلِيْنَ يَخِرُّوْنَ
عَلَى الْمَسَاجِدِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ [۱۰۸]لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ
وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ [۱۰۹]تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
اٰمِنِيْنَ۔"

(تحفہ بغداد صفحہ ۱۷ تا ۲۵۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۱ تا ۳۱)

اپنی سُوئی نکالے پھر مضبوط ہوجائے پھر اپنی نالی پر کھڑی ہو جائے۔ ہم[۹۰] نے تجھے کُھلی کُھلی فتح دے دی تا تیری طرف منسوب کردہ
غلطیوں کو چاہے پہلی ہوں یا پچھلی مٹا دے۔ پس[۹۱] تُو شاکرین میں سے ہوجا۔ کیا[۹۲] اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے ؟ کیا[۹۳]
اللہ تعالیٰ شُکر کرنے والوں کو جاننے والا نہیں ؟ پس[۹۴] اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو قبول فرما لیا اور لوگوں کی جھوٹی تہمتوں سے بَری
ثابت کیا اور وہ اپنے رَبّ کے نزدیک وجیہہ ہے اور جب[۹۵] خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو اُسے پاش پاش کر دے گا
اور اللہ کافروں کی تدبیر کو سُست کر دے گا اور[۹۶] تاکہ ہم اُسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور تاکہ ہم
اسے اپنی طرف سے بزرگی عطا کریں اور ہم اسی طرح مُحسنوں کو جزاء دیا کرتے ہیں۔ تُو[۹۷] میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ تیرا بھید
میرا بھید ہے۔ اولیاء[۹۸] کے اسرار کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ تُو[۹۹] کُھلے کُھلے حق پر ہے۔ دُنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے
ہے۔ نادان[۱۰۰] آدمی ہلاکت کی مار کو ہی مانتا ہے وہ میرا[۱۰۱] بھی دشمن ہے اور تیرا بھی۔ وہ ایک[۱۰۲] گوسالہ ہے، وہ جسم ہی جسم ہے
(روحانیت نہیں) وہ بُڑبُڑاتا ہے۔ کہہ[۱۰۳] اللہ کا حکم آیا سمجھو اِس لئے تم جلد بازی نہ کرو۔ تیرے[۱۰۴] پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور
تیرا کام سہل طور پر حاصل ہوجائے گا اور[۱۰۵] مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمّہ ہو چکا ہے۔ اس[۱۰۶] دن حق آئے گا اور سچائی کُھل جائے گی اور نقصان اُٹھانے والے
نقصان اُٹھائیں گے۔ اور[۱۰۷] تم ان غافلوں کو دیکھو گے کہ وہ سجدہ گاہوں پر گر کر کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں بخش کہ ہم خطا کار تھے۔ (انہیں[۱۰۸] کہا
جائے گا) آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تُو[۱۰۹] اُس حالت میں وفات پائے گا
کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ تمہارے لئے سلامتی ہے اور خوشحالی ہے پس تم اس میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

☆ ۳۰۔ جولائی ۱۸۹۳ء (منہ)

۱۸۹۳ء

"وَاِنِّیْ[1] اَنَا الرَّحْمَانُ نَاصِرُ حِزْبِہٖ"
وَمَنْ کَانَ مِنْ حِزْبِیْ فَیُعْلٰی وَیُنْصَرُ

(کرامات الصادقین صفحہ ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۸۶)

۱۸۹۳ء

وَبَشَّرَنِیْ[2] رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
"سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ"

(کرامات الصادقین صفحہ ۵۴۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۹۶)

۱۱؍ستمبر ۱۸۹۳ء "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ محمود خوش لباس کے ساتھ ایک جگہ آئی ہے جہاں مولوی نوردین بیٹھے ہیں اور آکر دو جوڑا کپڑا مولوی صاحب کو دئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ وہ کھانا تیار کر رہی ہیں اور منشی جلال الدین بیٹھے ہیں اور پھر ایک عورت آئی ہے جس کا نام اغلباً بھاگ بھری (ہے) جوان عورت ہے جس نے مجھ کو بُلایا ہے۔" (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۶)

۱۸؍ستمبر ۱۸۹۳ء ۷؍ربیع الاوّل ۱۳۱۱ھ۔ ۴؍اسوج سمت ۱۹۵۰ روز دوشنبہ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا۔

---

[1] اِس شعر کا پہلا مصرع الہامی ہے اور شعر کا ترجمہ یہ ہے اور مَیں ہی ہوں رحمٰن اپنی جماعت کی مدد کرنے والا۔ اور جو شخص میرے گروہ میں سے ہو اُسے غلبہ اور نصرت دی جائے گی۔ (مرتّب)

[2] اِس شعر کا دوسرا مصرع الہامی ہے اور شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ میرے رَبّ نے مجھے بشارت دی اور بشارت دے کر کہا کہ تُو عنقریب عید کے دن کو پہچان لے گا اور عید اس سے قریب تر ہوگی۔

اِس شعر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کتاب کرامات الصادقین کے ایک عربی شعر میں جو واقعہ قتل پنڈت لیکھرام سے چار سال پہلے تمام قوموں میں شائع ہو چکا تھا۔ اُس کی موت کا دِن اور تاریخ بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ اِس شعر پر ہندو اخبار نے لیکھرام کے قتل کے وقت بڑا شور مچایا تھا اور وہ شعر یہ ہے۔ وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ .... غرض یہ عظیم الشّان پیشگوئی اِس قدر قوت اور عام شہرت کے ساتھ پھیلنے کے بعد ۶؍مارچ ۱۸۹۷ء کو اِس طرح پوری ہوئی کہ ایک شخص نے جس کا آج تک پتہ نہیں لگا کہ کون تھا، شام کے وقت لاہور کے شہر میں شنبہ کے دن جو عید سے دوسرا دن تھا لیکھرام کے پیٹ میں ایک کاری چُھری مار کر دن دہاڑے ایسا غائب ہؤا کہ آج تک پھر اس کا پتہ نہ لگا حالانکہ لیکھرام کے ساتھ کتنی مدت سے رہتا تھا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۰)

"مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے :-

اَصْلَحَ اللّٰہُ اَمْرِیْ کُلَّہٗ۔[1]

اور پھر دیکھا کہ ایک مکان شبیہ مسجد میں ہوں اور ایک الماری کے پاس کھڑا ہوں اور حامد علی بھی کھڑا ہے اِتنے میں میری نظر پڑی تو مَیں نے میاں عبداللہ غزنوی کو دیکھا کہ بیٹھے (ہیں) اور میرا بھائی مرزا غلام قادر بھی بیٹھا ہے۔ تب مَیں نے نزدیک ہو کر ان کو السلام علیکم (کہا) تو انہوں نے بھی وعلیکم السلام کہا اور بہت سے دعائیہ کلمات ساتھ ملا دئے جن میں صرف یہ لفظ محفوظ رہا کہ اَخَّرَکَ اللّٰہُ مگر معنی یہی یاد رہے کہ ان کے کلمات ایسے ہی تھے کہ تیرا خدا مددگار ہو۔ تیری فتح ہو۔ پھر مَیں اس مجلس میں بیٹھ گیا اور کہا کہ مَیں نے خواب بھی دیکھی ہے کہ کسی کو مَیں نے السلام علیکم کہا ہے اور اس نے جواب دیا ہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَالظَّفَرُ۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء "رَاَیْتُ فِیْ لَیْلَتِیْ ھٰذِہٖٓ اَنَّ النَّمْلَ تَخْرُجُ مِنْ اَنْفِیْ بَعْضُھَا حَیٌّ وَّ بَعْضُھَا مَیِّتٌ۔ وَبَعْدَھَا خَرَجَ الدَّمُ وَجَمَعَ فِی الْاَرْضِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِتَاوِیْلِہٖ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْہِ۔"[2]

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۱۸۹۳ء "اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرّک رات کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلّم قوم ہیں لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دُنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نُور نازل ہو سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور رُوح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے۔ اسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسبِ حال ہے تب رُوح القدس تو اس مجدد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتبا اور اصطفا کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے ان تمام لوگوں سے تعلق پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مُستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) خدا تعالیٰ میرا تمام کام درست کر دے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اسی رات میں دیکھا کہ میری ناک سے چیونٹیاں نکل رہی ہیں۔ بعض زندہ ہیں اور بعض مُردہ۔ اور اس کے بعد خون نکلا اور زمین میں جمع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کو بہتر جانتا ہے اور مَیں نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کیا۔

توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں تب دُنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے اُس کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۷۰، پہلا ایڈیشن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

۱۸۹۳ء "وَاِنَّ رَبِّیْ قَدْ بَشَّرَنِیْ فِی الْعَرَبِ وَ اَلْهَمَنِیْ اَنْ اَمُوْنَهُمْ وَاُرِیَهُمْ طَرِیْقَهُمْ وَاُصْلِحَ لَهُمْ شُیُوْنَهُمْ۔"[۱]

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۲)

۱۸۹۳ء "اَنْتَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ۔ وَمَآ اَنْتَ بِفَضْلِهٖ مِنْ مَّجَانِیْنَ۔ وَیُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ اِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا۔ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ یَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی۔ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ۔"[۲]

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۳)

۱۸۹۳ء "وَقَدْ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ قَوْلَ 'عِیْسٰی عِنْدَ مَنَارَةِ دِمَشْقَ' اِشَارَةٌ اِلٰی زَمَانِ ظُهُوْرِهٖ فَاِنَّ اَعْدَادَ حُرُوْفِهٖ تَدُلُّ عَلَی السَّنَةِ الْهِجْرِیَّةِ الَّتِیْ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ فِیْهِ وَاخْتَارَ ذِكْرَ لَفْظِ الْمَنَارَةِ اِشَارَةً اِلٰی اَنَّ اَرْضَ دِمَشْقَ تُنِیْرُ وَتُشْرِقُ بِدَعْوَاتِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ بَعْدَ مَا اَظْلَمَتْ بِاَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ اَرْضَ دِمَشْقَ كَانَتْ"[۳]

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) اور میرے ربّ نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں اُن کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں۔"

[۲] (ترجمہ از مرتب) تُو اپنے ربّ کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی شہادت کے ساتھ اس کی طرف سے رحمت ہے اور تُو اس کے فضل سے مجنون نہیں ہے۔ اور اللہ کے سوا تجھے اَوروں سے ڈراتے ہیں۔ ہم خود تیری نگرانی کرنے والے ہیں۔ مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔ اللہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہ ہوں گے اور تدبیریں کرتے رہیں گے اور اللہ بھی تدبیر کرے گا اور تدبیر کرنے میں اللہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے۔"

[۳] (ترجمہ از مرتب) میرے دِل میں ڈالا گیا کہ حدیث کے الفاظ جن میں منارہ دمشق کے پاس عیسٰی کے نزول کا ذکر ہے اس میں اس کے زمانۂ ظہور کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ اس کے حروف کے اعداد اُسی سالِ ہجری پر دلالت کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اور آپ نے منارہ کا لفظ اِس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا کہ دمشق کی

مَنْبَعَ فِتَنِ الْمُتَنَصِّرِيْنَ؎ ‘‘ (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۲۵)

۱۸۹۳ء
’’ اَلْهَمَنِیْ رَبِّیْ لِاُتِمَّ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَ اُرَی الْخَلْقَ جَهْلَ الْفَاسِقِيْنَ فَاَلَّفْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ ‘‘؎۱
(نورالحق حصہ دوم صفحہ ۶۱۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۵۹)

۱۸۹۴ء
(الف) ’’اِنْ؎۲ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّمَّآ اَيَّدْنَا عَبْدَنَا فَاْتُوْا بِكِتَابٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ‘‘؎۳
(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴۔ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

(ب) ’’ بَعْدَ مَا اَزْمَعْتُ تَاْلِيْفَ هٰذَا الْكِتَابِ اُلْهِمْتُ مِنْ رَّبِّ الْاَرْبَابِ اَنَّ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُكَفِّرِيْنَ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْ يُّؤَلِّفُوْا كِتَابًا بِمِثْلِ هٰذَا فِیْ نَثْرِهَا وَنَظْمِهَا مَعَ الْتِزَامِ مَعَارِفِهَا وَحِكَمِهَا۔ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّكَذِّبَ اِلْهَامِیْ فَلْيَاْتِ بِمِثْلِ كَلَامِیْ۔ فَاِنَّ الْمَهْدِیَّ يُهْدٰی اِلٰٓى اُمُوْرٍ لَّا يُهْدٰی اِلَيْهَا غَيْرُهٗ۔ وَلَا يُدْرِكُهٗ مُعَانِدُهٗ وَلَوْ كَانَ عَلَى الْهَوَآءِ سَيْرُهٗ ‘‘؎۴
(نورالحق حصہ دوم سرورق طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۷)

زمین طرح طرح کی بدعات کی ظلمتوں میں رہنے کے بعد مسیح موعود کی دعاؤں سے روشن ہو جائے گی اور یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ دمشق کی زمین عیسائیوں کے فتنہ کا منبع رہی ہے۔

؎۱ (ترجمہ از مرتب) میرے رَبّ نے مجھے الہام کیا کہ مَیں ان (عیسائیوں) پر الٰہی حُجت پُوری کروں اور ان بدکاروں کی جہالت لوگوں کو دکھاؤں تب مَیں نے یہ رسالہ (نورالحق) تالیف کیا۔ ؎۲ (ترجمہ از مرتب) اگر تم اِس بات کے متعلق شک میں ہو کہ ہم نے اپنے اس بندہ کی تائید و نصرت کی ہے تو اس کتاب (نورالحق) کی مانند کوئی کتاب لے آؤ۔

؎۳ پیر سراج الحق صاحب نعمانی روایت فرماتے ہیں کہ :۔’’ مجھے یاد ہے کہ نورالحق کتاب عربی زبان میں لکھنے کے لئے آپ آمادہ ہوئے تو آپ کو مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد کہ خاکسار آپ کی کمر اور پیر اور گردن دبا رہا تھا یہ وحی ہوئی اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّمَّا۔ الخ اسی وقت آپ نے یہ وحی ہم کو سُنائی اور بشارت دی کہ اس کتاب کی مثل کوئی پیش نہیں کر سکتا خواہ دُنیا جمع ہو جاوے۔‘‘
(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲) (مرتب)

؎۴ (ترجمہ از مرتب) اور جب مَیں نے اِس کتاب (نورالحق) کی تالیف کا پختہ ارادہ کر لیا تو خداوند کریم کی طرف سے مجھے یہ الہام ہُوا کہ کافر اور مکفر لوگ اس جیسی کتاب کی تالیف نہیں کر سکیں گے جو اس کی نثر اور نظم میں اور معارف اور حکمتوں کے اِلتزام میں اس کی مثل ہو۔ اِس لئے جو شخص میرے دعوئ الہام کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ میرے اِس کلام کی مثل لائے۔ اور یاد رکھو کہ کوئی اس کی مثل نہیں لا سکتا کیونکہ مہدی ان امور کی طرف راہ پاتا ہے جن تک اس کے غیر کی رسائی نہیں ہوتی۔ اور اُس کا دشمن اسے نہیں پا سکتا اگرچہ وہ ہَوا میں ہی کیوں نہ اُڑتا ہو۔

(ج) "وَقَدْ اُلْهِمْتُ مِنْ رَّبِّيْ اَنَّهُمْ کُلُّهُمْ کَالْاَعْمٰی وَلَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا وَ اَنَّهُمْ کَانُوْا فِیْ دَعَاوِیْهِمْ کَاذِبِیْنَ"[ل] (نورالحق حصہ دوم صفحہ ۶۲۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۶۰)

(د) "رسالہ نورالحق اگرچہ عیسائیوں کی مولویّت آزمانے کے لئے لکھا گیا مگر یہ چند مخالف یعنی شیخ محمد حسین بطالوی اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے میاں رسل بابا وغیرہ جو مکفّر اور بدگو اور بدزبان ہیں، اِس خطاب سے باہر نہیں ہیں۔ الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکفّروں سے رسالہ نورالحق کا جواب نہیں لکھ سکے گا کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔" (اتمام الحجۃ صفحہ ۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۲)

۱۸۹۴ء

" دو خواب اور دو الہام سے مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ دشمن اور مخالف اس کی نظیر بنانے سے عاجز رہے گا۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ ۳؍ اپریل ۱۸۹۴ء بنام مولوی اصغر علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ تا ۷)

۱۸۹۴ء

" وَلِیْ اَنْ اَقُوْلَ اِنَّنِیْ حِرْزٌ لَّهَا وَحِصْنٌ حَافِظٌ مِّنَ الْاٰفَاتِ وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ

(ترجمہ) " اور مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں۔ اور بطور ایک پناہ کے ہوں، جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دُکھ پہنچاوے اور تُو اُن میں ہو۔" (نورالحق حصہ اوّل صفحہ ۳۲، ۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۵)

۱۸۹۴ء

(الف) " وَاِنِّیْ رَاَیْتُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مِرَارًا فِی الْمَنَامِ وَمِرَارًا فِی الْحَالَةِ الْکَشْفِیَّةِ. وَقَدْ اَکَلَ مَعِیَ عَلٰی مَآئِدَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ وَرَاَیْتُهٗ مَرَّةً وَّاسْتَفْسَرْتُهٗ مِمَّا وَقَعَ قَوْمُهٗ فِیْهِ۔ فَاسْتَوْلٰی عَلَیْهِ الدَّهْشُ وَذَکَرَ عَظَمَةَ اللّٰهِ وَطَفِقَ یُسَبِّحُ وَیُقَدِّسُ وَاَشَارَ اِلَی الْاَرْضِ وَقَالَ اِنَّمَا اَنَا تُرَابِیٌّ وَبَرِیْٓءٌ مِّمَّا یَقُوْلُوْنَ۔ فَرَاَیْتُهٗ کَالْمُنْکَسِرِیْنَ الْمُتَوَاضِعِیْنَ"

(ترجمہ) اور مَیں نے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی۔ اور ایک ہی خوان میں میرے ساتھ اُس نے کھایا۔ اور ایک دفعہ مَیں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی قوم مبتلا ہو گئی ہے۔ پس اس پر دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور اُس کی تسبیح اور تقدیس

ل (ترجمہ از مرتّب) میرے ربّ کی طرف سے مجھے الہام ہوا ہے کہ یہ سب ہی اندھوں کی طرح ہیں اور اس کی مثل ہرگز نہیں لا سکیں گے اور یہ اپنے دعووں میں جھوٹے ہیں۔

میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ مَیں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بَری ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں۔ پس مَیں نے اس کو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنے والا آدمی پایا۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۱ - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۶، ۵۷)

(ب) "خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں، ایک یہ بھی ہے جو مَیں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اُس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیّت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری اِفترا جو اُن پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔

یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالبِ حق نیّت کی صفائی سے ایک مدّت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دُعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ اُن سے باتیں بھی کرسکتا ہے اور اُن کی نسبت اُن سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیونکہ مَیں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بُروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۱ - روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳)

۱۸۹۴ء

"وَرَأَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى قَائِمًا عَلٰى عَتَبَةِ بَابِيْ وَفِيْ يَدِهٖ قِرْطَاسٌ كَصَحِيْفَةٍ فَأُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ أَنَّ فِيْهَا أَسْمَآءَ عِبَادٍ يُّحِبُّوْنَ اللّٰهَ وَيُحِبُّهُمْ وَبَيَانُ مَرَاتِبِ قُرْبِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَرَأْتُهَا فَإِذَا فِيْ اٰخِرِهَا مَكْتُوْبٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَرْتَبَتِيْ عِنْدَ رَبِّيْ۔

هُوَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ فَكَادَ أَنْ يُّعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔

(ترجمہ) اور ایک مرتبہ مَیں نے اُس[1] کو دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اُس کے ہاتھ میں ہے۔ سو میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اس خط میں اُن لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اُنہیں دوست رکھتا ہے اور اُس میں اُن کے اُن مراتبِ قُرب کا بیان ہے جو عنداللہ اُن کو حاصل ہیں۔ پس مَیں نے اس خط کو پڑھا۔ سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید، اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۱، ۴۲ - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۷)

۱۸۹۴ء

(الف) "قَالَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَرَانَا الْحَكِيْمُ وَاَنْبَاَنَا اللَّطِيْفُ الْعَلِيْمُ هُوَ اَنَّ حَرْبَةَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ سَمَاوِيَّةٌ لَّا اَرْضِيَّةٌ وَمُحَارَبَاتُهٗ كُلُّهَا بِاَنْظَارٍ رُوْحَانِيَّةٍ لَّا بِاَسْلِحَةٍ

[1] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ (مرتّب)

جِسْمَانِیَّۃٍ وَّھُوَ یَقْتُلُ الْاَعْدَآءَ بِعَقْدِ النَّظَرِ وَالْھِمَّۃِ اَعْنِیْ بِتَصَرُّفِ الْبَاطِنِ وَ اِتْمَامِ الْحُجَّۃِ لَا بِالسِّھَامِ وَ الرِّمَاحِ وَالْمَشْرَفِیَّۃِ وَلَہٗ مَلَکُوْتُ السَّمَآءِ لَا مَلَکُوْتُ الْاَرْضِیْنَ۔

(ترجمہ) پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اُس کی روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ۔ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے قتل کرے گا۔ یعنی تصرّفِ باطن اور اتمامِ حُجّت کے ساتھ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے، اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔"

(نور الحق حصّہ اوّل صفحہ ۵۲۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۲)

(ب) وَاُلْھِمْنَا اَنَّ الْحَرْبَ حَرْبٌ رُّوْحَانِیٌّ بِنَظَرٍ رُّوْحَانِیٍّ۔

(ترجمہ) اور ہمارے ربّ نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں روحانی لڑائیاں ہیں جو رُوحانی نظر کے ساتھ ہوں گی۔"

(نور الحق حصّہ اوّل صفحہ ۵۴۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۵)

۱۸۹۴ء

"وَاُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ الْمَسِیْحَ سَمَّی الْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّصَارٰی الدَّجَّالِیْنَ۔ لَا الْاَوَّلِیْنَ وَاِنْ کَانَ الْاَوَّلُوْنَ اَیْضًا دَاخِلِیْنَ فِی الضَّآلِّیْنَ الْمُحَرِّفِیْنَ۔ وَالسِّرُّ فِیْ ذَالِکَ اَنَّ الْاَوَّلِیْنَ مَا کَانُوْا مُجْتَھِدِیْنَ سَاعِیْنَ لِاِضْلَالِ الْخَلْقِ کَمِثْلِ الْاٰخِرِیْنَ۔ بَلْ مَا کَانُوْا عَلَیْھَا قَادِرِیْنَ۔

(ترجمہ) اور میرے دِل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجّال رکھا۔ اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سو اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے۔"

(نور الحق حصّہ اوّل صفحہ ۵۷، ۵۸۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹، ۸۰)

۱۸۹۴ء

"وَاُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ لَّفْظِ الرُّوْحِ فِیْ اٰیَۃِ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ جَمَاعَۃُ الرُّسُلِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُحَدَّثِیْنَ اَجْمَعِیْنَ الَّذِیْنَ یُلْقَی الرُّوْحُ عَلَیْھِمْ وَیُجْعَلُوْنَ مُکَلَّمِیْنَ۔

(ترجمہ) اور میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اِس آیت میں لفظ رُوح سے مُراد رسولوں اور نبیوں اور محدّثوں کی جماعت ہے جن پر رُوح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں۔"

(نور الحق حصّہ اوّل صفحہ ۷۳۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۸)

۱۸۹۴ء

"وَاِنِّیْ اُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ اَنَّکَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی ھٰذَا النِّضَالِ وَیُبْدِی اللّٰہُ عَجْزَکَ وَیُخْزِیْکَ وَیُثْبِتُ اَنَّکَ اَسِیْرٌ فِی الْجَھْلِ وَالضَّلَالِ وَلَوِاجْتَمَعَتْ قَوْمُکَ مَعَکَ عَلٰی ھٰذَا الْخَیَالِ فَتَرْجِعُوْنَ مَغْلُوْبِیْنَ۔

(ترجمہ) اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہؤا ہے کہ تُو[1] اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا۔ تجھے رُسوا کر دے گا اور ثابت کرے گا کہ تُو گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤ گے۔" (نور الحق حصّہ اوّل صفحہ ۱۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۵۲)

۱۸۹۴ء " وَاِنِّیْۤ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَ ھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَآءِ وَعَجِیْبٌ فِیْ اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرَضِیْنَ۔

(ترجمہ) اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اہلِ مکّہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب۔"

(نور الحق حصّہ دوم صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

۱۸۹۴ء " فَالتَّاوِیْلُ الصَّحِیْحُ وَالْمَعْنَی الْحَقُّ الصَّرِیْحُ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ خُسُوْفِ اَوَّلِ لَیْلَۃِ رَمَضَانَ اَنْ یَّنْخَسِفَ الْقَمَرُ فِیْ لَیْلَۃٍ اُوْلٰی مِنْ لَیَالٍ ثَلَاثٍ یَکْمُلُ نُوْرُ الْقَمَرِ فِیْھَا وَتُعْرَفُ اَیَّامَ الْبِیْضِ ..... اَلْمُرَادُ مِنْ قَوْلِہٖ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ اَنْ یَّظْھَرَ کُسُوْفُ الشَّمْسِ مُنَصِّفًا اَیَّامَ الْاِنْکِسَافِ ..... وَمَا قُلْتُ مِنْ نَّفْسِیْ بَلْ ھٰذَا اِلْھَامٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

(ترجمہ) پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اوّل رات رمضان میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا۔ اور ایّامِ بیض کو تُو جانتا ہے.... یہ قول کہ سُورج گرہن اُس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سُورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایّامِ کسوف کو نصفا نصف کر دے گا.... یہ مَیں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام سے کہا ہے۔"

(نور الحق حصّہ دوم صفحہ ۱۳، ۱۵، ۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۴، ۲۱۰)

۱۸۹۴ء "اِعْلَمْ[2] اَنَّ اللّٰہَ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ ھٰذَا الْخُسُوْفَ وَالْکُسُوْفَ فِیْ رَمَضَانَ اٰیَتَانِ مُخَوِّفَتَانِ لِقَوْمٍ اتَّبَعُوا الشَّیْطَانَ۔ وَاٰثَرُوا الظُّلْمَ وَالطُّغْیَانَ وَھَیَّجُوا الْفِتَنَ وَاَحَبُّوا الْاِفْتِتَانَ

---

[1] یعنی پادری عماد الدین۔ (مرتّب)

[2] "مَیں نے اپنی کتاب نور الحق کے صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۴۸ تک یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رمضان میں جو خسوف کسوف ہؤا یہ آنے والے عذاب کا ایک مقدمہ ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ملک میں ایسی طاعون پھیلی کہ اَب تک تین لاکھ کے قریب لوگ مر گئے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۹)

وَمَا کَانُوْا مُنْتَھِیْنَ ..... وَلَئِنْ اَبَوْا فَاِنَّ الْعَذَابَ قَدْ حَانَ۔

(ترجمہ) جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہُوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو اُن کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا ..... اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا۔" (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۳۵ - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸)

۱۸۹۴ء " فَمَاۤ اَنَا اَدْعُوْھُمْ کُلَّھُمْ کَدَعْوَتِیْ لِلنَّصَارٰی لِھٰذِہِ الْمُقَابَلَةِ ..... وَعُلِّمْتُ مِنْ رَّبِّیْ اَنَّھُمْ مِنَ الْمَغْلُوْبِیْنَ[1]" (نور الحق حصہ دوم آخری صفحہ ٹائٹل پیج - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

۱۸۹۴ء "وَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ

"اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَہٗ وَالْمَھْدِیَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَہٗ ھُوَ اَنْتَ۔ نَفْعَلُ مَا نَشَآءُ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ[2]"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۳ - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

۱۸۹۴ء " اِنَّکَ مِنَ الْمَاْمُوْرِیْنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ[3]"

(سرّ الخلافہ صفحہ ۸ - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶)

۱۸۹۴ء "[4] وَاَظْھَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ اَنَّ الصِّدِّیْقَ وَالْفَارُوْقَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا مِنْ اَھْلِ الصَّلَاحِ وَالْاِیْمَانِ۔ وَکَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰثَرَھُمُ اللّٰہُ وَخُصُّوْا بِمَوَاھِبِ الرَّحْمٰنِ .....

وَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّھُمْ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ۔ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَکَانَ مِنَ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پس لو میں ان تمام (مکفّر مولویوں) کو اس مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں جیسا کہ میں نے عیسائیوں کو بُلایا اور میرے رَبّ کی طرف سے مجھے علم دیا گیا ہے کہ وہ مغلوب ہوں گے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تُو ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) تُو مامور ہے کہ ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا اور تا کہ مجرموں کی راہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے رَبّ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ صدیقؓ اور فاروقؓ اور عثمانؓ صالح اور مومن تھے۔ اور اُن

الْمُعْتَدِيْنَ"۔ (سِرّالخلافہ صفحہ ۸، ۹۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

۱۸۹۴ء "وَعُلِّمْتُ اَنَّ الصِّدِّيْقَ اَعْظَمُ شَأْنًا وَّ اَرْفَعُ مَكَانًا مِّنْ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ"۔[1]

(سِرّالخلافہ صفحہ ۱۸۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۳۷)

۱۸۹۴ء "كَانَ[2] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَارِفًا تَآمَّ الْمَعْرِفَةِ حَلِيْمَ الْخُلُقِ رَحِيْمَ الْفِطْرَةِ۔ وَكَانَ يَعِيْشُ فِيْ زِيِّ الْاِنْكِسَارِ وَ الْغُرْبَةِ۔ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَفْوِ وَ الشَّفْقَةِ وَ الرَّحْمَةِ۔ وَكَانَ يُعْرَفُ بِنُوْرِ الْجَبْهَةِ وَكَانَ شَدِيْدَ التَّعَلُّقِ بِالْمُصْطَفٰى وَالْتَصَقَتْ رُوْحُهٗ بِرُوْحِ خَيْرِ الْوَرٰى وَغَشِيَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا غَشِيَ مُقْتَدَاهُ مَحْبُوْبَ الْمَوْلٰى وَاخْتَفٰى تَحْتَ شَعْشَعَانِ نُوْرِ الرَّسُوْلِ وَفُيُوْضِهِ الْعُظْمٰى۔ وَكَانَ مُمْتَازًا مِّنْ سَائِرِ النَّاسِ فِيْ فَهْمِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ مَحَبَّةِ سَيِّدِ الرُّسُلِ وَفَخْرِ نَوْعِ الْاِنْسَانِ۔

وَلَمَّا تَجَلّٰى لَهُ النَّشْأَةُ الْاُخْرَوِيَّةُ وَالْاَسْرَارُ الْاِلٰهِيَّةُ نَفَضَ التَّعَلُّقَاتِ الدُّنْيَوِيَّةَ وَنَبَذَ الْعِلَقَ الْجِسْمَانِيَّةَ وَانْصَبَغَ بِصِبْغِ الْمَحْبُوْبِ وَتَرَكَ كُلَّ مُرَادٍ لِّلْوَاحِدِ الْمَطْلُوْبِ وَ تَجَرَّدَتْ نَفْسُهٗ عَنْ كُدُوْرَاتِ الْجَسَدِ وَتَلَوَّنَتْ بِلَوْنِ الْحَقِّ الْاَحَدِ وَغَابَتْ فِيْ مَرْضَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَاِذَا تَمَكَّنَ الْحُبُّ الصَّادِقُ الْاِلٰهِيُّ مِنْ جَمِيْعِ عُرُوْقِ نَفْسِهٖ وَجَذْرِ قَلْبِهٖ وَذَرَّاتِ وُجُوْدِهٖ

(لوگوں) میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے چُن لیا اور خدا تعالیٰ کی عطا سے مخصوص کئے گئے اور مجھے خبر دی گئی کہ وہ صالحین میں سے تھے۔ اور جس شخص نے ان کو ایذا پہنچائی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور وہ حد سے گذرنے والا ہُوا۔

[1] (ترجمہ از مرتب) اور مجھے علم دیا گیا ہے کہ صدیقؓ تمام صحابہ میں سے بڑی شان اور بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) عارفِ کامل، عادۃً حلیم اور فطرۃً رحیم تھے۔ خاکساری اور انکسار آپ کا شیوہ تھا اور عفو، شفقت و رافت آپ کا معمول تھا۔ اور آپ کی پیشانی سے نور ٹپکتا تھا۔ آپ کا آنحضرتؐ سے ایسا گہرا تعلق تھا کہ آپ کی رُوح آنحضرتؐ کی رُوحِ پاک سے متحد ہو چکی تھی اور آپ پر اُنہیں انوار کا نزول ہو گیا تھا جو آنحضرتؐ کے شاملِ حال تھے اور آنحضرتؐ کے انوار و فیوضِ عظیمہ آپ پر محیط تھے۔ فہمِ قرآن اور محبتِ نبویؐ میں آپ کو سب لوگوں سے ممتاز طور پر حصّہ وافر ملا تھا۔

اور جب آپ پر رُوحانی عالم اور اسرار الٰہیہ کا دروازہ کُھلا تو آپ نے عام دُنیوی تعلقات اور جسمانی علائق کو چھوڑ دیا اور محبوبِ حقیقی کے رنگ میں رنگین ہو گئے اور خداوند یکتا کی راہ میں ہر ایک مراد کو چھوڑ دیا اور جسمانی کدورتوں کا جامہ اُتار کر خدائی صفات کا جامہ پہن لیا اور رضائے الٰہی میں محو ہو گئے۔

اور جب عشقِ حقیقی آپ کے رگ و ریشہ میں اور ہر ذرۂ وجود میں جاگزیں ہو گیا اور اس کے

وَظَهَرَتْ اَنْوَارُهٗ فِیْ اَفْعَالِهٖ وَاَقْوَالِهٖ وَقِیَامِهٖ وَقُعُوْدِهٖ سُمِّیَ صِدِّیْقًا وَّاُعْطِیَ عِلْمًا غَضًّا طَرِیًّا وَّعَمِیْقًا مِّنْ حَضْرَةِ خَیْرِ الْوَاهِبِیْنَ فَکَانَ الصِّدْقُ لَهٗ مَلَکَةً مُّسْتَقِرَّةً وَّعَادَةً طَبْعِیَّةً وَّبَدَتْ فِیْهِ اٰثَارُهٗ وَاَنْوَارُهٗ فِیْ کُلِّ قَوْلٍ وَّفِعْلٍ وَّحَرَکَةٍ وَّسُکُوْنٍ وَّحَوَاسَّ وَاَنْفَاسٍ وَّاُدْخِلَ فِی الْمُنْعَمِیْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَاِنَّهٗ کَانَ نُسْخَةً اِجْمَالِیَّةً مِّنْ کِتَابِ النُّبُوَّةِ وَکَانَ اِمَامَ اَرْبَابِ الْفَضْلِ وَالْفُتُوَّةِ وَمِنْ بَقِیَّةِ طِیْنِ النَّبِیِّیْنَ۔

وَلَا تَحْسَبْ قَوْلَنَا هٰذَا نَوْعًا مِّنَ الْمُبَالَغَةِ وَلَا مِنْ قَبِیْلِ الْمُسَامَحَةِ وَالتَّجَوُّزِ وَلَا مِنْ فَوْرِعَیْنِ الْمَحَبَّةِ بَلْ هُوَ الْحَقِیْقَةُ الَّتِیْ ظَهَرَتْ عَلَیَّ مِنْ حَضْرَةِ الْعِزَّةِ۔"

(سرّ الخلافہ صفحہ ۳۱، ۳۲۔ رُوحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۵)

۱۸۹۴ء

(ا) " خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اِسلام کی عظمت اور اُس کے رُعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصّہ لے لیا جس حصّہ نے اُس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے....

خدا تعالیٰ نے ..... مجھے فرمایا:-

اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا۔ وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ وَنُمَزِّقُ

انوار آپ کے افعال واقوال اور نشست و برخاست میں نمایاں طور پر نظر آنے لگے تو آپ کو صدیق کا نام دیا گیا اور تازہ اور باریک علوم خداوند تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے جس کے نتیجہ میں صدق آپ کی فطرت میں داخل ہو گیا اور طبعی عادت بن گیا اور اس کے آثار و انوار آپ کے ہر ایک قول و فعل اور ہر ایک حرکت و سکون میں نیز آپ کے حواس اور انفاسِ طیّبہ میں ظاہر ہو گئے اور آپکو خداوند کریم نے اپنے خاص انعام یافتہ لوگوں میں داخل فرمایا اور حق یہ ہے کہ آپ کا وجود کتابِ نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھا اور آپ اربابِ فضل و کمال کے پیشوا اور انبیاء کی پاک سرشت سے بہرہ یاب تھے۔

میرا یہ کلام مبالغہ پر ہرگز مبنی نہیں ہے نہ اس کی بنا محض خوش اعتقادی پر ہے بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر ہوئی ہے۔

ل (نوٹ از مرتب) محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی سے روایت کرتے ہیں کہ "جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک کی چھت پر تشریف لائے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ اور اس کی تفہیم یہ ہوئی ہے کہ ہٗ کی ضمیر آتھم کی طرف جاتی ہے اس لئے معلوم ہوا کہ وہ اس میعاد کے اندر نہیں مرے گا۔" (اصحابِ احمد جلد اوّل صفحہ ۵۷)

الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ۔ اِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهٖ۔ يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ وَهٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا۔

ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے ہمّ وغم پر اطلاع پائی اور اس کو مُہلت دی جب تک کہ وہ بے باکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھُلا دے (یہ معنے فقرہ مذکورہ کے تفہیم الٰہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سُنّت ہے اور تُو ربّانی سُنّتوں میں تغیّر اور تبدّل نہیں پائے گا۔ اِس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضبِ الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دِل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوفِ الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو (یہ اِس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے یعنی ان کو ذِلّت پہنچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اِس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن۔ اور خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسّم کیا گیا اُس کو توڑ ڈالے گا اور اُس کو مُردہ کر کے پھینک دے گا اور اُس کی لاش لوگوں کو دکھا دے گا۔ اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دیں گے یعنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائل بیّنہ ظاہر کریں گے اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سُنّت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا اب جو چاہے وہ راہ اختیار کرے۔ جو اُس کے رَبّ کی طرف جاتی ہے اس میں بدظنّی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اِس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادت مند لوگ ہیں، اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بُخل اور تعصب یا جلد بازی یا سُوءِ فہم کے اندھیرے میں مُبتلا نہیں وہ اِس بیان کو قبول کریں گے اور تعلیمِ الٰہی کے موافق اس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضِد کے پَیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اُس کو قبول نہیں کریں گے۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۲،۳۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲،۳)

(ب) "اِس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہیں کیونکہ آئندہ کیلئے الہام میں یہ بشارتیں ہیں۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ

وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ۔ یعنی مخالف فاش شکستوں سے پارہ پارہ ہوجائیں گے۔ اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی پس یقیناً سمجھو کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ وہ سب باتیں پُوری ہوں گی جو الہامِ الٰہی میں آچکیں۔ دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلّت اُٹھائے گا اور ہریک پہلو سے فتح ظاہر ہوجائے گی اور یقیناً سمجھئے کہ یہ بھی ایک فتح ہے اور آنے والی فتح کا ایک مقدمہ ہے۔" (انوار الاسلام صفحہ ۱۵، ۱۶۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶، ۱۷)

(ج) "بعض وقت ایک باریک پیشگوئی لوگوں کے امتحان کے لئے ہوتی ہے تا خدا تعالیٰ اُنہیں دکھلاوے کہ ان کی عقلیں کہاں تک ہیں۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ حدیثِ نبویؐ کی رُو سے اِس پیشگوئی میں کج دل لوگوں کا امتحان بھی منظور تھا اِس لئے باریک طور پر پُوری ہوئی مگر اس کے اَور بھی لوازم ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گے جیسا کہ کشفِ ساق کی پیشگوئی اِس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔" (اشتہار مُلحقہ ضیاء الحق صفحہ ۸۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

۱۸۹۴ء

"خدائے تعالیٰ نے کئی دفعہ میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اِس جماعت پر ایک اِبتلاء آنے والا ہے تا اللہ تعالیٰ دیکھے کہ کون سچا ہے اور کون کچا ہے۔" (مکتوب نمبر ۷ بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۶۷)

۱۸۹۴ء

"اِس تحریر[1] کے لکھنے کے بعد مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور مَیں سوگیا اور خواب میں دیکھا کہ اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور اُن کی گود میں ایک بچّہ کھیلتا ہے جو اُنہیں کا ہے اور وہ بچّہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ مَیں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپ کو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں، شکل میں، طاقت میں اُس سے بدرجہا بہتر ہے اور مَیں دِل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت، بیمار سا اور نیم جان سا تھا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر میرے

---

[1] یعنی تحریر متعلق سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرتّب)

نوٹ:۔ حضرت مولٰنا مولوی حاجی حافظ نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میرا لڑکا عبدالحی آیۃ اللہ ہے۔ محمد احمد مرگیا تھا۔ لودھیانہ کے ایک معترض نے اس پر اعتراض کیا.... مَیں نے اس لودھیانوی معترض کی تحریر کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا اور اُس پر کوئی توجہ نہ کی مگر میرے آقا و امام نے اس پر توجہ کی تو اس کو وہ بشارت ملی جو انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۷) پر درج ہے اور پھر اس کے چند برس بعد یہ بچّہ جس کا نام عبدالحی ہے پیدا ہوا۔ کشف کے مطابق اس کے جسم پر بعض پھوڑے نکلے جن کے علاج میں میری طبابت گرد تھی۔ عبدالحی کو ان پھوڑوں کے باعث سخت تکلیف تھی اور وہ ساری رات اور دن بھر تڑپتا اور بے چین رہتا جس کے ساتھ ہم کو بھی کرب ہوتا مگر ہم مجبور تھے کچھ نہ کرسکتے تھے۔ ان پھوڑوں کے علاج کی طرف بھی اس کشف میں ایما تھا اور اُس کی ایک جزو ہلدی تھی اور اُس کے ساتھ ایک اَور دوائی تھی جو یاد نہ رہی تھی۔ ہم نے اس کے اضطراب اور کرب کو دیکھ کر چاہا کہ ہلدی لگائیں۔ آپ نے کہا کہ مَیں جُرأت نہیں کرسکتا کیونکہ اس کا دوسرا جُزو یاد نہیں مگر ہم نے غلطی

دل میں یہ آیت گذری جس کا زبان سے سُنانا یاد نہیں اور وہ یہ ہے:۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[1]

اور مَیں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس عَدُوُّ الدِّین[2] کا جواب ہے کیونکہ اس نے عیسائیوں کا حامی بن کر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بھی بے حیا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ۔ اور ایک جُزو اس خواب کی رہ گئی مَیں نے دیکھا کہ اس بچہ کے بدن پر کچھ پُھنسی یا ثُوثُوں کے مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس کا علاج ہلدی اور ایک اَور چیز ہے۔ واللّٰہ اعلم"۔ (انوار الاسلام صفحہ ۲۶ بقیہ حاشیہ در حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۷، ۲۸ بقیہ حاشیہ در حاشیہ)

۱۸۹۴ء

"اولاد کے بارے میں میاں عبدالحق[3] نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا صرف طولِ امل ہے لیکن ہم کو اس بارہ میں بھی الہام ہوا اور اللہ جلّ شانہٗ نے بشارت دی اور فرمایا کہ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں[4]"۔

(انوار الاسلام صفحہ ۳۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

بقیہ حاشیہ:۔ کھائی اور ہلدی لگا دی جس سے وہ بہت ہی تڑپا اور آخر ہم کو وہ دھونی پڑی۔ اس سے ہمارا ایمان تازہ ہو گیا کہ ہم کیسے ضعیف اور عاجز ہیں کہ اپنے قیاس اور فکر سے اتنی بات نہیں نکال سکے اور یہ مامور اور مُرسلوں کی جماعت ایک مشین اور کَل کی طرح ہوتے ہیں جس کے چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ اس کے بلائے بغیر یہ نہیں بولتے۔ غرض میرا ایمان ان نشانوں سے بھی پہلے کا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو نشان کے بغیر نہ چھوڑا سینکڑوں نشان دکھا دیئے"۔

(رسالہ تفسیر سورۂ جمعہ صفحہ ۴۸، ۴۹)

یہ لڑکا اس پیشگوئی کے پانچ سال بعد ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا جس کا نام عبدالحی رکھا گیا۔ (مرتّب)

[1] (ترجمہ از مرتّب) جس نشان کو بھی ہم مٹا دیں یا بھلوا دیں اس سے بہتر دوسرا نشان یا اس جیسا نشان لاتے ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرۃ:۱۰۷) [2] سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرتّب)

[3] یعنی میاں عبدالحق غزنوی ثم امرتسری جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ (مرتّب)

[4] "ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم اسی رسالہ انوار الاسلام میں اس بشارت کو شائع بھی کر چکے ہیں۔ سو الحمد للہ والمنّۃ کہ اس الہام کے مطابق ۲۰ ذیقعد ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء میں میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا"۔

(ٹائٹل ضیاء الحق صفحہ آخر۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۲۲)

یہاں ۱۸۹۴ء کے وہ الہامات درج کئے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کاپی میں درج فرمائے تھے۔ اور جب ۱۹۳۵ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پہلی بار تذکرہ مرتب کیا تھا اُس وقت یہ گم ہو چکی تھی۔ ۱۹۳۸ء میں یہ کاپی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مل گئی اور حضور نے اس کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹/اگست ۱۹۳۸ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۳۸ء میں فرمایا تھا۔ بعد میں یہ کاپی دوبارہ کاغذات میں کہیں گم ہوگئی اور ۱۹۸۳ء میں قادیان سے مل گئی اور آجکل یہ تبرکات کمیٹی ربوہ کی تحویل میں ہے۔ دیباچہ میں اس کی فوٹو بھی شائع کی گئی ہے۔

موجودہ تذکرہ کے متن میں یہ الہامات صفحہ ۲۱۵ سے صفحہ ۲۲۵ تک درج ہیں اوران پر " ☆ " کا نشان لگا دیا گیا ہے۔

☆ ۱۷/اگست ۱۸۹۴ء

اِنِّیْ اَنَا الْوَدُوْدُ الْکَرِیْمُ۔[1]

☆ ۱۹/اگست ۱۸۹۴ء

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[2]

☆ ۲۲/اگست ۱۸۹۴ء

وَفِیْ ذَالِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ۔[3]

☆ ۲۵/اگست ۱۸۹۴ء

(ا) اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیَاتِنَا یَجْحَدُوْنَ۔[4]

(ب) ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا۔[5]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً مَیں بہت محبّت کرنے والا مہربان ہوں۔

[2] (ترجمہ) خدا ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہے جو نیکو کار ہیں۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۴)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور اس میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً لوگ ہمارے نشانوں کا انکار کرتے تھے۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) مومنوں نے اپنے (لوگوں کے) بارہ میں نیک گمان کیا۔

☆ ۲۶ ؍اگست ۱۸۹۴ء یَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔[۱]

☆ ۲۶ ؍اگست ۱۸۹۴ء (ا) اِنَّا نَکْشِفُ السِّرَّعَنْ سَاقِهٖ۔[۲]

(ب) وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔[۳]

☆ ۲۷ ؍اگست ۱۸۹۴ء (ا) اِنِّیْ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔[۴]

(ب) مَیں نے دیکھا کہ ایک طرف بَیت اللہ اور ایک طرف بَیت المقدس اور بیچ میں مَیں کھڑا ہوں۔

(ج) مَیں نے دیکھا کہ کچھ کیلے میرے سامنے رکھے ہیں اور ایک کیلا مَیں نے حامد علی کو دیا ہے۔

☆ ۲۹ ؍اگست ۱۸۹۴ء لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا۔[۵]

☆ ۳۱ ؍اگست ۱۸۹۴ء (ا) اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ۔[۶]

---

[۱] (ترجمہ) اس دن مومن خوش ہوں گے۔ ایک گروہ پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

[۲] (ترجمہ) ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔

[۳] (ترجمہ) اور تعجّب مت کرو اور غمناک مت ہو اور تم ہی غالب ہوگے اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ یقیناً غلبہ تجھ ہی کو ہے۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۶۱)

[۴] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً میرا ربّ میرے ساتھ ہے اور وہ یقیناً میری رہبری کرے گا۔

[۵] (ترجمہ) تُو خدا کی سُنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

[۶] (ترجمہ) خدا اس کے یعنی آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ب) اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ وَفِیْ ذَالِکَ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ۔[۲] وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ اِنَّا نَکْشِفُ السِّرَّعَنْ سَاقِہٖ۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ۔ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا۔[۳]

☆

یکم ستمبر ۱۸۹۴ء اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْحُزْنَ۔[۴]

☆

۲ ستمبر ۱۸۹۴ء (ا) مَیں نے دیکھا کہ کئی انار میرے پاس رکھے ہیں اور ایک انار مَیں نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔

(ب) وَمَکْرُ اُولٰئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ۔[۵]

---

[۱] (ترجمہ) خدا اس کے یعنی آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔ یہ خدا کی سُنّت ہے اور تو خدا کی سُنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اور اس میں تمہارے رَبّ کی طرف سے عظیم ابتلاء ہے۔

[۳] (ترجمہ) اور تم ہی غالب ہو اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس دن مومن خوش ہوں گے۔ اور گروہ پہلوں میں سے اور ایک پچھلوں میں سے۔ یہ تذکرہ ہے جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔

(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱، ۶۲)

[۴] (ترجمہ) اس خدا کو تعریف جس نے میرا غم دُور کیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰)

[۵] (ترجمہ) اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ج) اَیْ یَهْلِكُ بَعْدَ وُجُوْدِهَا وَ تَجَسُّمِهَا۔ وَ یَمُوْتُ بَعْدَ حَیَاتِهَا فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ۔[1]

(د) کَمِثْلِكَ دُرٌّ لَا یُضَاعُ۔[2]

(ہ) عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔[3]

☆ ۱۴؍ستمبر ۱۸۹۴ء وَقْتُ الْاِبْتِلَاءِ وَ وَقْتُ الْاِصْطِفَاءِ وَلَا یُرَدُّ وَقْتُ الْعَذَابِ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔[4]

☆ ۱۸؍ستمبر ۱۸۹۴ء (ا) لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔[5]

(ب) داغِ ہجرت

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یعنی اس کے وجود پانے اور جسم اختیار کرنے کے بعد وہ ہلاک ہو جائے گا اور لوگوں کی نظر میں اس کی حیات کے بعد وہ مر جائے گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جا سکتا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز سے نفرت کرو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

[4] (ترجمہ) اِبتلاء کا وقت ہے اور اصطفاء کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر سے کبھی نہیں ٹل سکتا۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۶، ۵۷)

[5] (ترجمہ) خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔
(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۹)

(ج) وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ثُمَّ يَتَقَضّٰى عَلَى الْمَاكِرِيْنَ ۔[1]

(د) زید ته الروائح[2] ـــــ قَالُوْا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۔[3]

(ھ) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۔[4]

(و) عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔[5]

(ز) وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِى النَّعْمَةِ ۔[6]

(ح) خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۔[7]

(ط) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔[8]

۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء "آخر اے مُردار[9]! دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عَدُوَّ اللّٰہ! تُو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اور انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پھر وہ تدبیر کرنے والوں پر جھپٹ پڑے گا۔

[2] نوٹ:۔ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) انہوں نے کہا کہ یہ شخص جادوگر اور بہت بڑا جھوٹا ہے۔ aaaaaaaaaaa

[4] (ترجمہ) تیرا بدگو بے خبر ہے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

[5] (ترجمہ از مرتب) یہ ممکن ہے کہ ایک چیز سے تم نفرت کرو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

[6] (ترجمہ) اور منعم مکذبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵)

[7] (ترجمہ از مرتب) اسے پکڑ لے اور خوف مت کر ہم اس کی پہلی خصلت پھر اس میں ڈال دیں گے۔

[8] (ترجمہ از مرتب) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔

[9] مُراد سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرتب)

سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے:-

"اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ"[1]

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۹۷۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ مندرجہ انوارالاسلام صفحہ ۱۲۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۸۶)

☆ **۳۰ ستمبر ۱۸۹۴ء** (ا) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔[2]

(ب) اَنْتَ مَعِيْ وَمَنْ مَّعَكَ۔[3]

☆ **۳ اکتوبر ۱۸۹۴ء** قَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ۔[4]

☆ **۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء** يَا نُوْحُ اَسِرَّ رُؤْيَاكَ۔[5]

☆ **۱۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء** عبداللہ آتھم کی نسبت۔ لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ۔[6]

---

[1] (ترجمہ از مرتب) تیرا دشمن ہی اَبتر رہے گا۔

(نوٹ) یہ شخص یعنی سعد اللہ لدھیانوی جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں نمونیا پلیگ سے مَر گیا۔ اس کے مَرنے کے کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۶ جولائی ۱۹۲۶ء کو اس کا اکلوتا بیٹا محمود نامی بھی جو اِس الہام سے پہلے کا تھا موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ میں لاولد فوت ہو گیا اور اِس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سعد اللہ کی نسل منقطع ہو گئی۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ) ہم نے تجھ کو کُھلی کُھلی فتح دی ہے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

[3] (ترجمہ از مرتب) تُو میرے ساتھ اور ان کے ساتھ ہے جو تیرے ساتھ ہیں۔

[4] (ترجمہ از مرتب) فتح تمہارے پاس آ گئی ہے۔

[5] (ترجمہ) اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

[6] (ترجمہ) اور آتھم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔

(انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

۱۲؍اکتوبر ۱۸۹۴ء

اِنَّ النَّصَارٰی حَوَّلُوا الْاَمْرَ۔[۱]

اکتوبر ۱۸۹۴ء ’’ بعض نادان عیسائیوں کا یہ کہنا کہ جو ہونا تھا ہو چکا عجیب حماقت اور بے دینی ہے۔ وہ اس امرِ واقعی کو کیونکر اور کہاں چھپا سکتے ہیں کہ وہ پہلی پیشگوئی[۲] دو پہلو پر مشتمل تھی۔ پس اگر ایک ہی پہلو پر مدارِ فیصلہ رکھا جائے تو اِس سے بڑھ کر کونسی بے ایمانی ہوگی اور دوسرے پہلو کے امتحان کا وہی ذریعہ ہے جو الٰہی تفہیم نے میرے پر ظاہر کیا۔ یعنی یہ کہ آپ قسم مؤکّد بعذاب موت کھا جائیں۔‘‘

(اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ مورخہ ۵؍ اکتوبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۵۹۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۸۷، ۸۸)

۴؍نومبر ۱۸۹۴ء

اِس تاریخ مَیں نے دیکھا کہ ایک سانپ مَیں نے قتل کیا اور ایک سانپ سے مَیں بھاگا ہوں۔

۵؍نومبر ۱۸۹۴ء

(ا) اِس تاریخ یہ اِلہام ہوا۔ برروئے من انوار ہا بتافت۔[۳]

(ب) برروئے من انوار سعادت بتافت۔[۴]

(ج) فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا۔[۵]

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) نصارٰی نے حقیقت کو بدل دیا ہے۔

۲؎ یعنی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کہ ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ (مرتّب)

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) میرے چہرہ پر اس کے انوار ہویدا ہیں۔

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) میرے چہرہ پر خوش بختی کے انوار ہویدا ہیں۔

۵؎ (ترجمہ) سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا اور وہ خدا کے نزدیک ایک وجیہہ ہے۔ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

(د) اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔[1]

۱۸۹۴ء "جب آتھم نے قسم کھانے سے انکار کیا تب فیصلہ کے لئے دوسرا الہام یہ ہؤا کہ اگر آتھم اِس دعویٰ میں سچا ہے کہ اُس نے رجوع نہیں کیا تو وہ عمر پائے گا اور اگر جھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا۔"

(ایام الصلح حاشیہ صفحہ ۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۶ حاشیہ)

☆

۵؍دسمبر ۱۸۹۴ء کو مَیں نے خواب دیکھا کہ اوّل گویا محمود کے کپڑوں کو آگ لگی ہے اور مَیں نے بجھا دی ہے اور پھر ایک اَور شخص کے آگ لگی ہے اور مَیں نے بُجھا دی ہے اور پھر میرے کپڑوں کو آگ لگا دی ہے اور مَیں نے اپنے پر پانی ڈال لیا ہے اور آگ بُجھ گئی ہے مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے اور خیر ہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ۔

☆

۱۱؍دسمبر ۱۸۹۴ء

بروز منگل

وقت ۱۲ منٹ دو گھنٹے

یَوْمُ الثُّلٰثَاءِ

رَئَیْتُ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ کَاَنَّ حَامِد عَلِیْ دَخَلَ فِیْ ھٰذِہِ الْحُجْرَۃِ وَفِیْ یَدِہٖ فَخِذَانِ مِنْ شَاۃٍ مَسْلُوْخَۃٍ۔

فَنُفَوِّضُ اَمْرَنَا اِلَی اللّٰہِ وَنَسْئَلُہٗ خَیْرًا وَّعَافِیَۃً۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاحْفِظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ وَاحْفِظْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔[2]

---

[1] (ترجمہ از مرتب) میرا رب یقیناً میرے ساتھ ہے وہ جلد ہی میری رہبری کرے گا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) اس وقت مَیں نے دیکھا کہ گویا حامد علی اس کمرہ میں داخل ہؤا ہے اور اس کے ہاتھ میں کھال اُتری ہوئی بکری کی دو رانیں ہیں۔

پس ہم اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اس سے بہتری اور عافیت کے طالب ہیں۔ اے ہمارے رَبّ! ہمارے قصور معاف فرما اور ہمیں ہر مصیبت سے بچا اور ہمیں دُنیا و آخرت کی رسوائی سے بھی محفوظ رکھ۔

۱۲ دسمبر ۱۸۹۴ء
بروز بدھ

یَوْمُ الْاَرْبَعاء

رَئَیْتُ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ کَاَنِّیْ عَلٰی مَکَانِ مُحَمَّد حُسَیْن بٹالوی وَ اِنَّا صَلَّیْنَا وَظَنَنْتُ اَنِّیْ اِمَامٌ وَاخْطَاءْتُ فِیْ جَھْرِ الْفَاتِحَۃِ ------------

وَقُلْتُ لِمَ لَمْ تَمْنَعُوْنِیْ مِنَ الْجَھْرِ۔ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّیْ کَبَّرْتُ جَھْرًا وَمَا قَرَاْتُ الْفَاتِحَۃَ وَمَا اَتَذَکَّرُ اَنَّ مُحَمَّد حُسَیْن کَانَ مَعَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَوْ اَدّٰی قَبْلَنَا الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اِذَا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلٰوۃِ کُنْتُ جَالِسًا عَلٰی مُقَابَلَۃِ مُحَمَّد حُسَیْن عَلٰی فِرَاشٍ وَاَظُنُّ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ اَسْوَدَ اللَّوْنِ کَالْعُرْیَانِ وَکَانَ لَوْنُہٗ مَائِلًا اِلَی السَّوَادِ فَاَخَذَنِیَ الْحَیَاءُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَیْہِ ------------

وَاَظُنُّ اَنِّیْ قُلْتُ لَہٗ ھَلْ لَکَ اَنْ تُصَالِحَ وَتَمِیْلَ اِلَی السِّلْمِ قَالَ نَعَمْ فَدَنٰی مِنِّیْ حَتّٰی عَانَقَنِیْ جَالِسًا فَقُلْتُ اَتَغْفِرُ لِیْ کُلَّ مَا قُلْتُ فِیْ شَاْنِکَ مِنْ کَلِمَاتٍ تُؤْذِیْکَ فَاِنْ شِئْتَ فَاغْفِرْ وَاُرِیْدُ اَنْ لَا یَبْقٰی لَکَ غِلٌّ وَ نِزَاعٌ یَوْمَ نُحْشَرُ وَ نَقُوْمُ اَمَامَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ غَفَرْتُ لَکَ قُلْتُ فَاشْھَدْ اَنِّیْ غَفَرْتُ لَکَ کُلَّ مَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِکَ مِنْ تَکْفِیْرِیْ وَتَکْذِیْبِیْ وَغَیْرَ ذٰلِکَ ثُمَّ قُمْتُ وَ تَذَکَّرْتُ رُؤْیًا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَقُلْتُ یَعْلَمُ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ اَتْبَاعِیْ اَنِّیْ رَئَیْتُ مِنْ قَبْلُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ ثُمَّ نَادَا مُنَادٍ اَنَّ رَجُلًا الْمُسَمّٰی سُلْطَان بیگ فِیْ حَالَۃِ الْاِحْتِضَارِ فَقُلْتُ سَیَمُوْتُ وَرَئَیْتُ مِنْ قَبْلِ اَنَّ الْمُصَالَحَۃَ یَکُوْنُ فِیْ یَوْمِ مَوْتِہٖ۔

وَقُلْتُ لَہٗ اِنِّیْ رَئَیْتُ مِنْ قَبْلُ فِیْ مَنَامِیْ اَنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُصَالَحَۃِ اَنَّہٗ یَوْمَئِذٍ یَمُوْتُ بَھَاءُ الدِّیْنِ فَتَبَسَّمَ مُحَمَّد حُسَیْن وَعَجِبَ عَجَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ ھٰذَا حَقٌّ اِنَّ بَھَاءُ الدِّیْنِ قَدْ مَاتَ فَکَاَنَّہٗ اِسْتَعْظَمَ شَانَ ھٰذَا الْخَبَرِ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ اٰخَرَ الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتٍ وَاحِدٍ فَقَصَدْتُ اَنْ اَدْعُوْہُ اِلٰی مَائِدَۃٍ نوبتُ اَنْ اَیُّھَا لَہٗ فَجِئْتُہٗ بِمَکَانٍ کَانَ فِیْہِ وَقُلْتُ اَقْبِلْ دَعْوَتِیْ الْیَوْمَ فَاعْتَذَرَ اِعْتِذَارًا خَفِیْفًا ثُمَّ قَبِلَ وَقَالَ سَاجِیُٔ وَقُلْتُ

اِنِّیْ رَئَیْتُ قَبْلَ ھٰذَا اَنَّ الْمُصَالِحَۃَ یَکُوْنُ بِلَا وَاسِطَۃِ اَحَدٍ وَلَا یَکُوْنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَحَدٌ۔ فَکَانَ کَمَا رَئَیْتُ وَرَئَیْتُہٗ عِنْدَ الْمُعَانَقَۃِ کَاَنَّہٗ طِفْلٌ صَغِیْرٌ اَسْوَدُ اللَّوْنِ۔ (کاپی الہامات نمبر۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔۱۸۹۴ء)

اِس رؤیا کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتغییر الفاظ سراجِ منیر میں یوں فرمایا ہے

”ایک مرتبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں محمد حسین[1] کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور مَیں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ مَیں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سُورۂ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ مَیں نے سُورۂ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اُس وقت مجھے اُس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ مَیں اُس کی طرف نظر کروں۔ پس اُسی حال میں وہ میرے پاس آگیا مَیں نے اُسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صُلح کرے اور کیا تُو چاہتا ہے کہ تجھ سے صُلح کی جائے۔ اُس نے کہا کہ ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر[2] ہُوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا۔ پھر مَیں نے کہا کہ اگر تُو چاہے تو ان باتوں سے درگذر کر جو مَیں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دُکھ پہنچا۔ اور خوب یاد رکھ کہ مَیں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے' اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس نے کہا کہ مَیں نے درگذر کی۔ تب مَیں نے کہا کہ گواہ رہ کہ مَیں نے وہ تمام باتیں تجھے بخش دیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں اور تیری تکفیر اور تکذیب کو مَیں نے معاف کیا۔ اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے۔ پھر مَیں نے کہا جیسا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پُورا ہو گیا۔

پھر آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے' جان کندن میں ہے۔ مَیں نے کہا کہ اَب عنقریب وہ مر جائے گا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اُس کی موت کے دن صُلح ہو گی۔ پھر مَیں نے محمد حسین کو یہ کہا کہ مَیں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صُلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اُس دن بہاؤالدین فوت ہو جائے گا۔ محمد حسین نے اِس

---

[1] مولوی محمد حسین بٹالوی (مرتب)

[2] (نوٹ از مرتّب) یہ رؤیا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پُوری ہوئی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

”جب میرا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ندامت پیدا کی چنانچہ مَیں ایک دفعہ بٹالہ گیا تو وہ خود مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور مَیں نے دیکھا کہ اُن پر سخت ندامت طاری تھی..... پھر اللہ تعالیٰ نے اِس رؤیا کو اِس رنگ میں بھی پُورا فرما دیا کہ اُن کے دو لڑکے تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔“ (الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۶۸ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

بات کو سُنکر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاؤ الدین فوت ہو گیا۔ پھر مَیں نے اس کی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عُذر کے بعد دعوت کو قبول کر لیا اور پھر مَیں نے اُس کو کہا کہ مَیں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صُلح بلا واسطہ ہو گی۔ سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آ گیا اور یہ بُدھ کا دن اور تاریخ ۱۲؍ دسمبر ۱۸۹۴ء تھی۔"

(سراجِ منیر صفحہ ۷۰، ۷۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰، ۸۱)

☆ ۲۱؍ دسمبر ۱۸۹۴ء (ا) فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا۔ فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ شَرِّ ذَالِكَ الْيَوْمِ۔[۱]

اس وقت مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی اس گھر کے اندر کے دالان میں گھبرائی دردِ زِہ میں اضطراب کرتی ہوئی میری چارپائی تک پہونچی ہے۔

(ب) يَا مَسِيْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا۔[۲]

مارچ ۱۸۹۵ء "کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ مَیں بیٹھا ہوں۔ یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے مَیں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ

اِنِّىْ مُرْسِلٌ اِلَيْكُمْ هَدِيَّةً

کہ مَیں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے۔ اور مَیں نے اس

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) پھر اس (عورت) کو دردِ زِہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش مَیں اس سے پہلے مر جاتی۔ پھر خدا نے انہیں اس دن کی خرابی سے بچا لیا۔

[۲] (ترجمہ) اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا۔ ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔
(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۴)

خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا چنانچہ کل اس کی تصدیق ہوگئی۔ الحمد للہ۔ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔‘‘

(از مکتوب ۶ مارچ ۱۸۹۵ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ دیکھئے مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳)

اپریل ۱۸۹۵ء ’’اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّ الدِّیْنَ ھُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الرَّسُوْلَ ھُوَ الْمُصْطَفَی السَّیِّدُ الْاِمَامُ۔ رَسُوْلٌ اُمِّیٌّ اَمِیْنٌ۔ فَکَمَا اَنَّ رَبَّنَا اَحَدٌ یَّسْتَحِقُّ الْعِبَادَۃَ وَحْدَہٗ فَکَذَالِکَ رَسُوْلُنَا الْمُطَاعُ وَاحِدٌ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَلَا شَرِیْکَ مَعَہٗ وَاَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔

(خدا تعالیٰ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سردار امام ہے جو رسول اُمّی امین ہے پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے مسلّم ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اِس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے اور اِس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔‘‘

(منن الرحمٰن صفحہ ۲۰۔ رُوحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۴)

۱۸۹۵ء (الف) ’’اِنَّہٗ صَرَفَ قَلْبِیْ اِلٰی تَحْقِیْقِ الْاَلْسِنَۃِ وَاَعَانَ نَظَرِیْ فِیْ تَنْقِیْدِ اللُّغَاتِ الْمُتَفَرِّقَۃِ وَعَلَّمَنِیْ اَنَّ الْعَرَبِیَّۃَ اُمُّھَا وَجَامِعُ کَیْفِھَا وَکَمِّھَا۔ وَاَنَّھَا لِسَانٌ اَصْلِیٌّ لِّنَوْعِ الْاِنْسَانِ وَلُغَۃٌ اِلْھَامِیَّۃٌ مِّنْ حَضْرَۃِ الرَّحْمَانِ۔ وَتَتِمَّۃٌ لِّخِلْقَۃِ الْبَشَرِ مِنْ اَحْسَنِ الْخَالِقِیْنَ۔

اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف میرے دل کو پھیر دیا اور میری نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں اور اُن کی کیفیت کمیت کی جامع ہے اور وہ نوعِ انسان کے لئے ایک اصلی زبان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک الہامی لُغت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے۔‘‘

(منن الرحمٰن صفحہ ۲۲۔ رُوحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۶)

(ب) ’’وَعُلِّمْتُ مِنْ سِرِّ اللُّغَاتِ وَمَثْوَاھَا۔ وَزُوِّدْتُّ مِنْ نَفَقِ الْکَلِمَاتِ وَنَجْوَاھَا۔ وَکَذَالِکَ اُعْطِیْتُ مِنْ اَسْرَارٍ عُلْیَا وَ نِکَاتٍ عُظْمٰی۔

اور مجھ کو لُغتوں کا بھید اور ان کی اصل جگہ بتلائی گئی اور کلمات کے پیوند اور اُن کے راز سے مَیں توشہ دیا گیا۔ اور اسی طرح بلند بھید مجھ کو عطا کئے گئے اور بڑے بڑے نکتے مجھ کو دیئے گئے۔‘‘

(منن الرحمٰن صفحہ ۳۸، ۳۹۔ رُوحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

۱۸۹۵ء " وَكُشِفَ عَلَيَّ اَنَّ الْاٰيَةَ الْمَوْصُوْفَةَ وَالْاِشَارَاتِ الْمَلْفُوْفَةَ تَهْدِيْ اِلٰى فَضَائِلِ الْعَرَبِيَّةِ۔ وَتُشِيْرُ اِلٰى اَنَّهَا اُمُّ الْاَلْسِنَةِ۔ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ اُمُّ الْكُتُبِ السَّابِقَةِ۔ وَاَنَّ مَكَّةَ اُمُّ الْاَرَضِيْنَ۔

اور میرے پر کھولا گیا کہ آیت موصوفہ اور اشارات ملفوفہ عربی کے فضائل کی طرف ہدایت کرتی ہیں۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ اُمّ الالسنہ ہے۔ اور قرآن پہلی کتابوں کا اُمّ یعنی اصل ہے۔ اور مکہ تمام زمین کا اُمّ ہے۔"

(منن الرحمٰن صفحہ ۳۹۔ رُوحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۸۳)

۲۴ رمئی ۱۸۹۵ء (الف) "جب یہ پیدا ہوا تھا تو اُس وقت عالمِ کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا جس پر لکھا تھا:۔ مُعَمَّرُ اللّٰهِ "

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) "تو اُس وقت عالمِ کشف میں مَیں نے دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اُترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا اس پر لکھا تھا:۔ مُعَمَّرُ اللّٰهِ "

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸۹۵ء "مجھے اپنے مرض ذیابیطس کی وجہ سے آنکھوں کا بہت اندیشہ تھا کیونکہ اس مرض کے غلبہ سے آنکھ کی بینائی کم ہو جایا کرتی ہے اور نزول الماء ہو جاتا ہے۔ اِس اندیشہ کی وجہ سے دعا کی گئی تو الہام ہوا کہ

"نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى ثَلٰثٍ اَلْعَيْنِ وَعَلَى الْاُخْرَيَيْنِ"

یعنی رحمت تین اعضاء پر نازل ہوگی ایک تو آنکھ اور دو اور عضو۔ اِس جگہ آنکھ کا ذکر تو کر دیا لیکن دو باقی اعضاء کی تصریح نہیں فرمائی مگر لوگ کہا کرتے ہیں کہ زندگی کا لُطف تین عضو کے بقا میں ہے آنکھ، کان، پران۔ اِس الہام کے پُورا ہونے کی کیفیت اِس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ قریباً اٹھارہ سال سے یہ مرض مجھے لاحق ہے اور ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہیں کہ اِس مرض میں آنکھوں کو کیسا اندیشہ ہوتا ہے۔ پھر کونسی طاقت ہے جس نے پہلے سے خبر دے دی کہ یہ قانون تجھ پر توڑ دیا جائے گا اور بعد میں ایسا ہی کر کے دکھا دیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳)

۱؎ یعنی آیت لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا۔ (مرتب)

۲؎ مراد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ ۳؎ (ترجمہ از مرتب) خدا کی طرف سے عمر پانے والا۔

نوٹ:۔ یہ رؤیا حضور نے جنوری ۱۹۰۷ء میں بیان فرمائی ہے مگر چونکہ ساتھ فرما دیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش کے وقت دیکھی تھی اِس لئے اسے صاحبزادہ صاحب موصوف کی پیدائش کے سن کے الہامات وکشوف میں درج کیا گیا ہے۔ (مرتب)

دسمبر ۱۸۹۵ء " اس تاریخ سے پہلے جو جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ روز شنبہ مطابق ، دسمبر ۱۸۹۵ء ہے دیکھا تھا کہ میرے تینوں لڑکے ایک جگہ بیٹھے ہیں اور مَیں کہتا ہوں یعنی ان کو مخاطب کر کے کہ ہم میں اور تم میں صرف ایک دن کی میعاد ہے۔ اس کی مَیں نے یہ تعبیر کی کہ یہ چوتھے لڑکے کی رُوح مجھ میں بولی ہے۔"

(کاپی مضامین متفرقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۴)

۲۷ جنوری ۱۸۹۶ء " رَاَیْتُ کَاَنَّ مَسْجِدًا اَعْنِی الْمَسْجِدَ الَّذِیْ وَقَعَ عِنْدَ السُّوْقِ قَدْ هُدِمَتْ۔ وَ هَدَّمَهٗ رَجُلٌ۔ وَ هَدَّمَ مَعَهٗ مَکَانًا لَّنَا۔ وَ اَنَا اَقُوْلُ کَانَ هٰذَا مَسْجِدًا فَنُفَوِّضُ الْاَمْرَ اِلَی اللّٰهِ۔"[1]

(کاپی مضامین متفرقہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۱۶ مارچ ۱۸۹۶ء " عین ایک بجے رات پر ۲۹ رمضان شب دوشنبہ کو یعنی ۱۶ مارچ ۱۸۹۶ء کو مَیں نے امام علی شاہ کو خواب میں دیکھا۔ گویا پہلے مَیں ان کے مکان پر گیا اور پھر وہ میرے چھوڑنے کے لئے ایک جماعت کے ساتھ آئے جو شاید قریب دس آدمی کے ہوں گے اور انہوں نے مجھ سے میرا طریق پُوچھا اور مَیں نے بجواب ان کے فارسی زبان میں ان کو کہا کہ

" آنچہ[2] در ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مے کردید آں نظر اجمالی بود و ناقص۔ و آنچہ ما مے کنیم آں نظر مبسوط است و محیط۔ بہ بینید ایں طریق است کہ کارِ شما مثل غنچہ بود و ہمہ اجزاء نہفتہ (اس میں مَیں نے ہاتھ کو غنچہ کی شکل بنا کر دکھلایا) پھر مَیں نے کہا۔ وکارِ[3] ما ہمہ شگفتہ است و مثل گُل۔ و در ذکرِ ما نظر بر ہمہ تفاصیل نفی غیر عبور مے کند۔ و ایں چنیں شکل است۔ (پھر مَیں نے ہاتھ کو غنچۂ شگفتہ کی طرح کر کے دکھلایا) اور کہا بہ[4] بینید ایں چنیں است لَآ اِلٰهَ

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں نے دیکھا گویا مسجد یعنی وہ مسجد جو بازار کے پاس ہے گرا دی گئی ہے اور اس کو ایک شخص نے گرایا ہے اور اس کے ساتھ ایک اَور مکان کو بھی جو ہمارا تھا گِرا دیا ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ یہ تو مسجد تھی پس ہم اِس معاملے کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) وہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ذکر میں تم کرتے تھے وہ اجمالی نظر تھی اور ناقص۔ اور وہ جو ہم کرتے ہیں وہ نظر بسُوط اور محیط ہے دیکھو یُوں ہے کہ تمہارا کام غنچہ کی طرح تھا اور تمام اجزاء پوشیدہ تھے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) اور ہمارا کام کِھلے ہوئے پھُول کی مانند ہے اور ہمارے ذکر میں نظر غیر کی نفی کی تمام تفصیلات پر حاوی ہے اور یہ شکل ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتب) دیکھو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یوں ہے۔ یہ نفی تمام اجزاء پر تفصیلی طور سے ہے۔

اِلَّا اللّٰہُ۔ این نفی بر ہمہ اجزاء از رُوئے تفصیل است۔ مَیں نے جب یہ بات کہی تو ان کو ایک لذت آئی جیسا کہ کسی کو ایک جدید اور عجیب نکتہ سُننے سے لذت آتی ہے اور یہ لذت ان کی اُن کی ایک مُنہ کی حالت سے مجھ کو معلوم ہوئی اور انہوں نے ایک عمدہ روپیہ نذر کیا۔ مجھے خیال آیا کہ مَیں نے تو کسی وقت ان کو دو روپے دیئے تھے۔ انہیں میں سے انہوں نے مجھے ایک روپیہ دیا۔ پھر اسی جگہ کھڑے ہونے کی حالت میں ایک گلی میں جو ہمارے مکان کے قریب شمالی طرف ہے۔ انہوں نے مجھ سے پُوچھا کہ آپ گورداسپور کب جائیں گے۔ مَیں نے جواب دیا۔ نمے دانم۔ قدمے بر زمین استوار نمے شود تا خدا نخواہد[1]۔ پھر مَیں اسی گلی میں اُن کو وہیں چھوڑ کر نکل آیا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔ اور اُسی وقت ۲ بجے رات کے یہ چند سطریں لکھی گئیں۔" (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵)

۲۲ر مارچ ۱۸۹۶ء آج ۲۲ر مارچ ۱۸۹۶ء کو مجھ کو الہام ہوا:۔

"یَآ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ جَآءَ کُمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ[2]"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵)

۱۸۹۶ء "مجھے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"مَیں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا"

پس کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے بارے میں اچھی گواہی ادا کرسکوں۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ مؤرخہ ۶ر اپریل ۱۸۹۶ء از مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۱۲۹)

۱۸۹۶ء "یَاعِیْسٰی الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

(ترجمہ) "اے وہ عیسٰی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تُو میری جناب میں وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کا لوگوں کو علم نہیں۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ سو وقت آ گیا کہ تُو لوگوں میں شناخت کیا جائے اور مدد دیا جائے۔ وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نہیں جانتا۔ کوئی قدم مضبوطی سے زمین پر نہیں پڑتا جب تک کہ خدا نہیں چاہتا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اے شہر والو! تمہارے پاس اللہ کی نصرت آگئی اور فتح قریب ہے۔

لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنُ
عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔
اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ
عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا
نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ سَنُلْقِيْ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ اِنِّيْ مَعَكَ۔ كُنْ مَّعِيَ اَيْنَمَا كُنْتَ۔ كُنْ مَّعَ اللّٰهِ حَيْثُمَا
كُنْتَ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ۔
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ يَآ اَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ وَلَا يَتِمُّ
اسْمِيْ۔ اِنِّيْ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ۔ شَانُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ
قَرِيْبٌ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ۔ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ۔ اِخْتَرْتُكَ

پر غالب کرے۔ خدا کی پیشگوئیوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ کہہ مَیں مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلا مومن ہوں۔ وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھلایا تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کُھل جائے۔ ہم تیرے لئے ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرتے ہو۔ میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ عنقریب مجھے کامیابی کی راہ دکھائے گا۔ اُن کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ کیا مَیں بتلاؤں کہ کن پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک جھوٹے مفتری پر اُترتے ہیں۔ ارادہ کرتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مُونہہ کے پھُونکوں سے بُجھا دیں اور خدا اپنے نور کو کامل کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ عنقریب ہم اُن کے دِلوں پر رُعب ڈال دیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ کا امر ہماری طرف رجوع کرے گا۔ کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں میرے ساتھ ہو جہاں تُو ہووے۔ خدا کے ساتھ ہو جہاں تُو ہووے۔ تم بہتر اُمّت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالے گئے۔ تُو ہماری آنکھوں

لہ " ھُوَ کا ضمیر واحد باعتبار واحد فی الذہن یعنی مخلوق ہے۔ اور ایسا محاورہ قرآن شریف میں بہت ہے۔"
(انجامِ آتھم صفحہ ۵۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۲ حاشیہ)

لِنَفْسِیْ۔ اَنْتَ[25] وَجِیْہٌ فِی الدُّنْیَا وَحَضْرَتِیْ۔ سُبْحَانَ[26] اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ زَادَ
مَجْدَکَ۔ یَنْقَطِعُ اٰبَاؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔ نُصِرْتَ[27] بِالرُّعْبِ وَاُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ
اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ نُصِرْتَ[28]۔ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔ اٰثَرَکَ[29] اللّٰہُ عَلَیْنَا وَلَوْکُنَّا
کَارِھِیْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ
لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَمَا[30] کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ
مِنَ الطَّیِّبِ۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اِذَا[31] جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ
وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اَرَدْتُّ[32] اَنْ اَسْتَخْلِفَ
فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ سَوَّیْتُہٗ[33] وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ یُقِیْمُ[34] الشَّرِیْعَۃَ وَیُحْیِ الدِّیْنَ
وَلَوْ[35] کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ۔ سُبْحَانَ[36] الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا۔ خَلَقَ[37]
اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ۔ جَرِیُّ[38] اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ اِنَّ[39] الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْھِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ۔ کِتَابُ[40] الْوَلِیِّ ذُوالْفَقَارِ

کے سامنے ہے۔ خدا تیرے ذکر کو بلند کرے گا اور دُنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ اے[19]
احمد! تیرا نام پُورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پُورا ہو۔ مَیں[20] تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں مَیں[21] نے اپنی
محبّت کو تجھ پر ڈال دیا۔ تیری[22] شان عجیب ہے۔ تیرا اجر قریب ہے۔ زمین[23] و آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے
ساتھ ہے۔ تُو میری[24] جناب میں وجیہہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا۔ تُو دُنیا[25] اور میری جناب میں وجیہہ ہے۔
پاک[26] ہے وہ خدا جو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا۔ اَب سے تیرے باپ دادے
کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا تجھ سے شروع کرے گا۔ تُو رُعب[27] کے ساتھ مدد دیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ
کیا گیا۔ اے صدّیق! تُو مدد[28] دیا گیا اور مخالف کہیں گے کہ اَب گریز کی جگہ نہیں خدا[29] نے تجھے ہم پر اختیار کر لیا۔
اگرچہ ہم کراہت کرتے تھے۔ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر اَے رجوع کرنے والو! کچھ
سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ اور[30] خدا ایسا نہیں کہ تجھے یُونہی چھوڑ دے جب تک
پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ جب[31] خدا کی
مدد اور فتح آئی اور اس کا کلمہ پُورا ہؤا۔ کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس میں تم جلدی کرتے تھے۔ مَیں[32] نے ارادہ کیا
کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ مَیں[33] نے اس کو برابر کیا اور اپنی رُوح اس میں پھُونکی۔ شریعت[34] کو
قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ اور[35] اگر ایمان ثریّا سے معلّق ہوتا تب بھی اُسے پا لیتا۔ پاک[36] ہے وہ جس نے
اپنے بندہ کو رات میں سیر کرایا۔ آدم[37] کو پیدا کیا اور اس کو عزّت دی۔ خدا[38] کا فرستادہ نبیوں کے حُلّہ میں۔ وہ[39] لوگ جو
کافر ہو گئے اور خدا کی راہ سے روکنے لگے۔ ایک فارسی الاصل آدمی نے اُن کے خیالات کو رَدّ کیا۔ خدا اُس کی

عَلِیٍّ۔ [٤١]يَكَادُ زَيْتُهٗ يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ [٤٢]خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَآءَ
الْفَارِسِ۔ [٤٣]اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَكَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ [٤٤]اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ
الدُّبُرَ۔ [٤٥]يَا عَبْدِیْ لَا تَخَفْ اِنِّیْ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ [٤٦]اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ اَطْرَافِهَا۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ [٤٧]صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ [٤٨]اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ [٤٩]فَاصْدَعْ
بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ [٥٠]وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ [ل]
عَظِيْمٍ۔ [٥١]وَقَالُوْا اَنّٰی لَكَ هٰذَا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِيْنَةِ۔ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ
قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ [٥٢]يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ [٥٣]اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا۔ [٥٤]وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ [٥٥]اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ۔ [٥٦]قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِيْدٌ۔
[٥٧]اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ وَاِنَّكَ

کوشش کا شکرگزار ہے۔ [٤٠]اس ولی کی کتاب ایسی ہے جیسے علیؓ کی ذوالفقار۔ [٤١]اس کا تیل یونہی چمکنے کو ہے، اگرچہ آگ چھو بھی نہ جائے۔ [٤٢]توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو، اے فارس کے بیٹو! [٤٣]ہم نے اِس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور حق کے ساتھ اُتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُترا ہے اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ [٤٤]کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت انتقام لینے والی ہیں۔ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ دکھلائیں گے۔ [٤٥]اے میرے بندے! مت خوف کر میں دیکھتا ہوں اور سُنتا ہوں۔ [٤٦]کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اس کی طرفوں سے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ [٤٧]محمدؐ پر اور اس کے آل پر درود بھیج۔ وہ بنی آدم کا سردار اور خاتم الانبیاء ہے۔ [٤٨]تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ [٤٩]پس جو کچھ حکم ہوتا ہے کھول کر بیان کر اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ [٥٠]اور کہتے ہیں کہ دو شہروں[ل] میں ایک بڑے آدمی کو خدا نے کیوں مامور نہ کیا۔ [٥١]اور کہتے ہیں کہ تجھے کہاں یہ مرتبہ، یہ تو مکر ہے کہ مِل جُل کر بنایا گیا ہے اور کئی لوگوں نے اس مکر میں اس شخص کی مدد کی ہے۔ [٥٢]تجھے دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ [٥٣]اے لوگو! جان لو کہ زمین مرگئی تھی اور خدا پھر اُسے نئے سِرے زندہ کر رہا ہے۔ [٥٤]اور جو خدا کا ہو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ [٥٥]خدا اُن کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں۔ [٥٦]کہتے ہیں کہ

ل یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے کیوں مہدی معہود مکّہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمینِ اسلام ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ٨٢ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ٢٢ صفحہ ٨٥ حاشیہ)

مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ ۔ یَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ ۔ یَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَیَمْشِیْ اِلَیْكَ ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِیْبٌ ۔ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا یُضَاعُ ۔ بُشْرٰی لَكَ یَآ اَحْمَدِیْ ۔ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ ۔ اِنِّیْ نَاصِرُكَ ۔ اِنِّیْ حَافِظُكَ ۔ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِیْبٌ ۔ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ ۔ وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ اِذَا نَصَرَاللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ لَا تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِیَآءِ ۔ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَیْهِمْ ۔ اَنْتَ فِیْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰی ۔ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ ۔ وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ[1] ۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ ۔ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

یہ تمام افترا ہے، کہہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے۔ آج تُو ہمارے نزدیک بارُتبہ اور اَمین ہے۔ اور تیرے پر دین اور دُنیا میں میری رحمت ہے۔ اور تُو مدد دیا گیا ہے۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ خبردار خدا کی مدد قریب ہے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ تجھے خوشخبری ہو اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ مَیں تیرا مددگار رہوں مَیں تیرا حافظ ہوں۔ مَیں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ کیا لوگوں کو تعجب ہُوا کہ وہ خدا عجیب ہے جس کو چاہتا ہے، اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں میں پُوچھا نہیں جاتا اور دوسرے پُوچھے جاتے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو ضرور افترا ہے۔ خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اُس کے کئی حاسد بنا دیتا ہے۔ کہہ خدا ہے جس نے یہ الہام کیا۔ پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریوں میں بازی کریں۔ اولیاء کے اسرار پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ لوگوں سے لُطف کے ساتھ پیش آ اور اُن پر رحم کر۔ تو اُن میں بمنزلہ موسٰی کے ہے۔ اور ان کی باتوں پر صبر کر۔ اور مُنعم مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ تُو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ اور جب ان کو کہا

---

[1] "یہ جو فرمایا کہ تُو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ اِس جگہ پانی سے مراد ایمان کا پانی، استقامت کا پانی، تقوٰی کا پانی، وفا کا پانی، صدق کا پانی، حُبُّ اللّٰہ کا پانی ہے جو خدا سے ملتا ہے اور فشل بُزدلی کو کہتے ہیں جو شیطان سے آتی ہے اور ہر ایک بے ایمانی اور بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامردی ہے۔ جب قوتِ استقامت باقی نہیں رہتی تو انسان گناہ کی طرف جُھک جاتا ہے۔ غرض فشل شیطان کی طرف سے ہے اور عقائدِ صالحہ اور اعمالِ طیّبہ کا پانی خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ جب بچہ پیٹ میں پڑتا ہے تو اس وقت اگر بچّہ سعید ہے اور نیک ہونے والا ہے تو اس نُطفہ پر رُوح القدس کا سایہ ہوتا ہے اور اگر بچّہ شقی ہے اور بَد ہونے والا ہے تو اس نُطفہ پر شیطان کا سایہ ہوتا ہے اور شیطان اس میں

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ـ قُلْ[۷۴] اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ـ قِيْلَ[۷۵] ارْجِعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ فَلَا تَرْجِعُوْنَ ـ وَقِيْلَ اسْتَحْوِذُوْا فَلَا
تَسْتَحْوِذُوْنَ ـ اَلْحَمْدُ[۷۶] لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ـ اَلْفِتْنَةُ[۷۷] هٰهُنَا فَاصْبِرْ
كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ ـ تَبَّتْ[۷۸] يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا
خَآئِفًا ـ وَمَآ[۷۹] اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ ـ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ ـ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ـ وَقْتُ[۸۰] الْاِبْتِلَآءِ وَوَقْتُ الْاِصْطِفَآءِ ـ وَلَا يُرَدُّ
وَقْتُ الْعَذَابِ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ـ وَلَا[۸۱] تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ـ وَعَسٰٓى[۸۲] اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ـ كُنْتُ[۸۳] كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ
اُعْرَفَ ـ اِنَّ[۸۴] السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ـ وَاِنْ[۸۵] يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ـ

جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اچھے آدمی ایمان لائے تو جواب میں کہتے ہیں کہ کیا اِس طرح ایمان لائیں جیسا کہ سفیہہ اور بیوقوف ایمان لائے۔ خوب یاد رکھو کہ درحقیقت بیوقوف اور سفیہہ یہی لوگ ہیں مگر انہیں معلوم نہیں کہ ہم کیسی غلطی پر ہیں۔ اُن[۷۴] کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ کہا[۷۵] گیا کہ تم رجوع کرو، سو تم نے رجوع نہ کیا۔ اور کہا گیا کہ تم اپنے وساوس پر غالب آجاؤ، سو تم غالب نہ آئے۔ سب[۷۶] تعریف خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابنِ مریم بنایا۔ اس[۷۷] جگہ فتنہ ہے سو اولوالعزم لوگوں کی طرح صبر کر۔ ابی لہب[۷۸] کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا۔ اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ وہ اس فتنہ میں دخل دیتا۔ یعنی اس کا بانی ہوتا مگر ڈرتے ہوئے۔ اور[۷۹] تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مگر اُسی قدر جو خدا نے مقرر کی۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے۔ یہ خدا کا پیار کرنا ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور یہ پیار وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ابتلاء[۸۰] کا وقت ہے اور اصطفاء کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر سے کبھی نہیں ٹل سکتا۔ اے[۸۱] اس مامور کی جماعت سُست مت ہوجانا اور غم میں نہ پڑ جانا۔ اور بالآخر غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر ثابت رہوگے۔ یہ[۸۲] ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو، اور ایک چیز سے نفرت کرو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ مَیں[۸۳] ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو مَیں نے

بقیہ حاشیہ:۔

شراکت رکھتا ہے اور بطور استعارہ وہ شیطان کی ذُرّیت کہلاتی ہے اور جو خدا کے ہیں وہ خدا کے کہلاتے ہیں جن کو پہلی کتابوں میں بطور استعارہ ابناء اللہ کہا گیا ہے۔“

(انجامِ آتھم حاشیہ صفحہ ۵۶، ۵۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۶، ۵۷)

اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وَّالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْاٰنِ۔ [۸۶]وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ [۸۷]وَقَالُوْٓا اِنْ
هٰذَآ اِلَّا افْتِرَآءٌ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى۔ [۸۸]اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔
[۸۹]اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ [۹۰]اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهٗ۔ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ وَاللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔
[۹۱]وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔
[۹۲]يَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ۔ [۹۳]اِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ[له]۔ [۹۴]يَاْتِىْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ يَوْمَ يَجِيْٓءُ الْحَقُّ وَ

چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ زمین[۸۴] و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور[۸۵] تجھے انہوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔ کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہہ مَیں ایک آدمی ہوں تم جیسا مجھے خدا سے الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ اور[۸۶] مَیں اس سے پہلے ایک مدت سے تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ اور[۸۷] انہوں نے کہا کہ یہ باتیں اِفترا ہیں۔ کہہ حقیقی ہدایت جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ اور[۸۸] خبردار رہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے۔ ہم[۸۹] نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ کیا[۹۰] خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بَری کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک وجیہہ ہے۔ اور خدا کافروں کے مکر کو سُست کر دے گا۔ اور[۹۱] ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور رحمت کا نمونہ ہوگا۔ اور یہی مقدّر تھا۔ یہ وہ سچّا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اے[۹۲] احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ہم[۹۳] نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں۔ اور ذرّیت نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اُسے بے نشان کر دے گا۔ اور وہ نامراد مرے گا۔ نبیوں[۹۴] کا چاند آئے گا

له ”یہ الہام کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اس وقت اِس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہُوا کہ جب ایک شخص نومسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اِس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اِس عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی، خبیث طینت، فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا ..... سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہُوا کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندوزادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور رُسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں“ (انجامِ آتھم حاشیہ صفحہ ۵۸، ۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹)

يُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَقِمِ[95] الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ اَنْتَ[96] مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ
سِرُّكَ سِرِّيْ۔ وَضَعْنَا[97] عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ يُخَوِّفُوْنَكَ[98]
مِنْ دُوْنِهٖ۔ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ غَرَسْتُ[99] لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ
وَقُدْرَتِيْ۔ لَنْ[100] يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ يَنْصُرُكَ[101] اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔
كَتَبَ[102] اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ اَللّٰهُ[103] الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ۔ قُلْ[104] هٰذَا فَضْلُ رَبِّيْ وَاِنِّيْٓ اُجَرِّدُ نَفْسِيْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔
يَا عِيْسٰٓى[105] اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ نَظَرَ[106] اللّٰهُ اِلَيْكَ مُعَطَّرًا۔ وَقَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا
قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكِذْبِ۔ قُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ سَلَامٌ[107] عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَ
نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذَالِكَ۔ يَا[108] دَاوُدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّاِحْسَانًا۔ تَمُوْتُ[109]
وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ وَاللّٰهُ[110] يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ كَذَّبُوْا[111] بِاٰيَاتِيْ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۔

اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا۔ اور جو خسران میں ہیں اُن کا خسران ظاہر
ہو جائے گا۔ میری[95] یاد میں نماز کو قائم کر۔ تو میرے[96] ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم[97] نے تیرا وہ
بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ تجھے[98] خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر
کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر غلبہ تجھی کو ہے۔ مَیں[99] نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔
خدا[100] ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ خدا[101] تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا[102] کا یہ قدیم
نوشتہ ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ[103] خدا جس نے تجھے
مسیح ابن مریم بنایا۔ کہہ[104] یہ خدا کا فضل ہے اور مَیں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ اے[105] عیسیٰ! مَیں تجھے وفات دوں گا
اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ خدا[106] نے تیرے پر خوشبودار
نظر کی۔ اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا! کیا تو ایسے مُفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ مَیں جانتا ہوں
تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے
بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ ابراہیم[107] یعنی اِس
عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے کیا۔ اے[108] داؤد! لوگوں
سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ تو[109] اس حالت میں مرے گا کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور[110] خدا تجھ کو لوگوں کے

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا اِلَيْكَ۔ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ۔ [112] زَوَّجْنَاكَهَا۔ اَلْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ [113] لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ۔ [114] اِنَّا رَآدُّوْهَا اِلَيْكَ۔ [115] يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ۔ [116] اِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ
اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ۔ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔ [117] يَاْتِىْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ
وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى۔ [118] هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ۔ [119] تَوَجَّهْتُ لِفَصْلِ الْخِطَابِ۔ [120] اِنَّا رَآدُّوْهَا اِلَيْكَ۔
[121] اِنِ اسْتَجَارَتْكَ فَاَجِرْهَا۔ وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى۔ [122] اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔
[123] يَا نُوْحُ اَسِرَّ رُؤْيَاكَ۔ [124] وَقَالُوْا مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ۔ قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ [125] اَنْتَ مَعِىْ
وَاَنَا مَعَكَ۔ وَلَا يَعْلَمُوْنَ اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ [126] لَاتَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ [127] اُنْظُرْ اِلٰى
يُوْسُفَ وَاِقْبَالِهٖ۔ [128] اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ وَلَا
تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ وَبِعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ اِنَّكَ

شر سے بچالے گا۔ انہوں[111] نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا۔ اور
اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ بعد[112] واپسی کے ہم نے
نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ خدا[113] کے کلمے بدلا نہیں کرتے،
تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ہم[114] اس کو واپس لانیوالے
ہیں۔ اس[115] دن زمین دوسری زمین سے بدلائی جائے گی۔ جب[116] صور میں پھونکا گیا تو کوئی رشتہ ان میں باقی نہیں رہیگا۔
خدا ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دے رہا ہے جو نزدیک وقت ہے۔ نبیوں[117] کا چاند آئے گا اور تیرا سارا کام
حاصل ہو جائے گا۔ یہ[118] سخت دن ہے۔ آج[119] میں فیصلہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا۔ ہم[120] اس کو تیری طرف واپس لائیں گے۔
اگر[121] تیری طرف پناہ ڈھونڈے تو پناہ دے دے اور مت خوف کر ہم اس کی پہلی خصلت پھر اس میں ڈال دیں گے۔ ہم[122]
نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی۔ اے[123] نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔ اور[124] کہا لوگوں نے کہ یہ وعدہ کب ہوگا۔ کہہ خدا کا وعدہ
سچا وعدہ ہے۔ تو[125] میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔
خدا[126] کے فضل سے نومید مت ہو۔ یوسف[127] کو دیکھ اور اس کے اقبال کو۔ خدا[128] اس کے اَیْ[1] آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔
اِس لئے اُس نے عذاب میں تاخیر کی۔ یہ خدا کی سُنّت ہے اور تو خدا کی سُنّت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ اور تعجب مت
کرو۔ اور غمناک مت ہو۔ اور تم ہی غالب ہو۔ اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے

---

[1] اس کے معنے "یعنی" ہیں۔ (مرتب)

اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ۔ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ۔ اِنَّا نَکْشِفُ
السِّرَّ عَنْ سَاقِہٖ۔ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔
[129] وَھٰذَا تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا۔ [130] اِنَّ النَّصَارٰی حَوَّلُوا الْاَمْرَ۔ سَنَرُدُّھَا
عَلَی النَّصَارٰی۔ [131] لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ۔ [132] اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ مَّظْھَرِ الْحَقِّ
وَالْعَلَآءِ کَاَنَّ اللہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ [133] اِسْمُہٗ عِمَّانُوَایْل۔ [134] یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ۔ وَ
یُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ [135] قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ۔ [136] عِجْلٌ جَسَدٌ لَّہٗ خُوَارٌ۔ فَلَہٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ ؀

(فارسی و اُردو الہام)

[137] بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔ [138] خدا تیرے
سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ [139] مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔
اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ [140] دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔
لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔[1]"

(انجام آتھم صفحہ ۵۱ تا ۶۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۱ تا ۶۲)

کہ غلبہ تجھی کو ہے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اور ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔ اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ اور (ایک) گروہ پہلوں میں سے اور ایک پچھلوں میں سے۔ [129] اور یہ تذکرہ ہے پس جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔ [130] نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے سو ہم ذلّت اور شکست کو نصاریٰ پر واپس پھینک دیں گے [131] اور آتھم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ [132] ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہو گا۔ گویا خدا آسمان سے اُترا۔ [133] نام اس کا عمّانوایل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "خدا ہمارے ساتھ ہے"۔ [134] تجھے لڑکا دیا جائے گا۔ اور خدا کا فضل تجھ سے نزدیک ہو گا۔ میرا نور قریب ہے۔ [135] کہہ مَیں شریر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ [136] یہ بے جان گوسالہ ہے۔ اور بیہودہ گو یعنی لیکھرام پشاوری، سو اس کو دُکھ کی مار اور عذاب ہو گا یعنی اِسی دُنیا میں۔"

(انجامِ آتھم صفحہ ۵۱ تا ۶۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۱ تا ۶۲)

---

[1] "اِن میں سے بعض الہامات بیس برس کے عرصہ سے ہیں جو مختلف ترتیبوں اور کمی بیشی کے ساتھ بار بار القا ہوئے ہیں۔" (انجامِ آتھم صفحہ ۵۱)

۱۸۹۶ء "اُلْقِیَ فِیْ رُوْعِیْ اَنْ اَکْتُبَ ھٰذَا الْمَکْتُوْبَ[2] فِی الْعَرَبِیَّةِ وَاُتَرْجِمَہٗ بِالْفَارِسِیَّةِ وَ اَدْعَی النَّوَاظِرَ فِی النَّوَاضِرِ الْاَصْلِیَّةِ وَاُوْسِعَ التَّبْلِیْغَ بِالْاَلْسُنِ الْاِسْلَامِیَّةِ لِیَکُوْنَ بَلَاغًا تَامًّا لِلطَّالِبِیْنَ"[1] (انجامِ آتھم صفحہ ۷۴، ۷۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۴، ۷۵)

۱۸۹۶ء "یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ یَحْمَدُكَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ"[3]
(انجامِ آتھم صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)

۱۸۹۶ء "اَنْتَ عِیْسَی الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔ کَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا یُضَاعُ۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ"[4] (انجامِ آتھم صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)

۱۸۹۶ء "اِنِّیْ مُرْسِلُكَ اِلٰی قَوْمٍ مُّفْسِدِیْنَ۔ وَاِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ وَاِنِّیْ مُسْتَخْلِفُكَ اِکْرَامًا کَمَا جَرَتْ سُنَّتِیْ فِی الْاَوَّلِیْنَ"[5] (انجامِ آتھم صفحہ ۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۹)

۱۸۹۶ء "اِنَّكَ اَنْتَ مِنِّی الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ۔ وَاُرْسِلْتَ لِیَتِمَّ مَا وَعَدَ مِنْ قَبْلُ رَبُّكَ الْاَکْرَمُ۔ اِنَّ وَعْدَہٗ کَانَ مَفْعُوْلًا وَّھُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ"[6]
(انجامِ آتھم صفحہ ۸۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) میرے دل میں ڈالا گیا کہ مَیں اِس کتاب کو عربی زبان میں لکھوں اور فارسی میں اس کا ترجمہ کروں، اور اِس طرح دیکھنے والوں کو حقیقی سبزہ زاروں میں پھراؤں اور تبلیغ کو اسلامی زبانوں میں پھیلاؤں تاکہ طالبانِ حق کے لئے یہ تبلیغ مرتبۂ کمال کو پہنچ جائے۔

[2] یعنی مکتوب مشمولہ کتاب انجامِ آتھم صفحہ ۷۳ تا ۲۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۳ تا ۲۸۲۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) تُو عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے ایک مُفسد قوم کی طرف بھیجتا ہوں۔ اور مَیں تجھے لوگوں کا امام بناتا ہوں۔ اور مَیں تجھے اِکرام سے خلیفہ مقرر کرتا ہوں جیسا کہ پہلے لوگوں میں میری سُنّت رہی ہے۔

[6] (ترجمہ از مرتّب) تُو ہی میری طرف سے مسیح ابنِ مریم ہے۔ اور اِس لئے بھیجا گیا ہے کہ تا وہ جو وعدہ تیرے ربِّ اکرم

۱۸۹۶ء "اِنَّکَ اَنْتَ ھُوَ فِیْ حُلَلِ الْبُرُوْزِ۔ وَھٰذَا ھُوَ الْوَعْدُ الْحَقُّ الَّذِیْ کَانَ کَالسِّرِّ الْمَرْمُوْزِ۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَلَا تَخَفْ اَلْسِنَۃَ الْجَاھِلِیْنَ وَکَذَالِکَ جَرَتْ سُنَّۃُ اللّٰہِ فِی الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔"[1]

(انجامِ آتھم صفحہ ۸۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۶ء "یَا اَحْمَدُ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَائِکَ۔"[2]

(انجامِ آتھم صفحہ ۱۸۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱)

یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء "کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سَو روپیہ مُرسلہ آں محب مجھ کو پہنچا۔ اُس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹہ پہلے مجھ کو خدائے عزّوجلّ نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اَجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہاں ریزہ ریزہ ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دو دفعہ ہؤا ہے۔ فالحمدللّٰہ۔ الحمدللّٰہ۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۵ بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۸۹۶ء)

۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء "جلسۂ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اُس میں اِس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اُس کی تائید سے لکھا گیا ہے ..... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سُنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلاسکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی

بقیہ حاشیہ:۔ نے پہلے سے کیا ہؤا تھا وہ پُورا ہو۔ اس کا وعدہ ضرور پُورا ہوتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر سچّا ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) تُو بروزی طور پر وہی (یعنی عیسٰیؑ) ہے اور یہی وہ سچّا وعدہ ہے جو رازِ پوشیدہ کی طرح چلا آتا ہے۔ پس جو حکم تجھے دیا جاتا ہے اُسے کھول کر لوگوں کو پہنچا اور جاہل لوگوں کی زبان درازی سے مت ڈر اور اسی طرح پہلے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی یہی سُنّت جاری رہی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اے احمد! میں تیری تمام دعائیں قبول کروں گا مگر تیرے شریکوں کے بارے میں نہیں۔

اور کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اُس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔
مَیں نے عالَمِ کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نُور ساطع نکلا جو اِرد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ خَرِبَتْ خَیْبَرُ

اِس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مُراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نورِ قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جُھوٹے مذہبوں کا جُھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پُورا کرے۔
پھر مَیں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف مُنتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہُوا:-

اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَا قُمْتَ

یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تُو کھڑا ہو۔ یہ حمایتِ الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے[1]۔"
(اشتہار مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء زیر عنوان "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" و تبلیغِ رسالت جلد پنجم صفحہ ۷۷، ۷۹۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴)

جب مَیں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوُا کہ

"مضمون بالا رہا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۱)

---

[1] "یہ الہام بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار مورخہ ۲۱ دسمبر کے قبل جلسہ ہٰذا ہی دُور و نزدیک شائع کیا گیا اور سب لوگوں کو اِس بات سے آگاہی دی گئی کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا۔ پس ایسا ہی ہوُا کہ اس جلسہ میں جس قدر مضامین پڑھے گئے تھے ان سب پر ہمارا مضمون غالب اور فائق رہا اور خود اُس جلسہ میں غیر مذاہب کے وکلاء نے بھی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر گواہیاں دیں کہ مرزا صاحب کا مضمون سب پر غالب رہا۔ اور انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور اور پنجاب آبزرور ۲۰، ۹ جنوری ۱۸۹۷ء (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۴۰۳، ۴۰۴) اور دیگر اخباروں نے بڑے زور سے گواہی دی کہ ہمارا مضمون سب مضامین پر غالب رہا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۳)
اس بارہ میں اس مذہبی کانفرنس کے سکرٹری دھنپت رائے بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب

۱۸۹۶ء "مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہُوا ہے اور مَیں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا کہ گویا وہ دُھوئیں سے بنایا گیا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۵)

۱۸۹۶ء "مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مُبشّر الہام مجھے ہُوا ہے:۔

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً

ترجمہ:۔ یعنی مَیں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔ یہ کسی عظیم الشان نشان کی طرف

بقیہ حاشیہ:۔

"رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب" (دھرم مہوتسو) میں تحریر فرماتے ہیں۔

"پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا اِس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہوگیا۔ اس وقت کوئی سات آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کُرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا، عمائدِ پنجاب، علماء فضلاء، بیرسٹر، وکیل، پروفیسر، اکسٹرا اسسٹنٹ، ڈاکٹر۔ غرض کہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ ان لوگوں کے اِس طرح جمع ہو جانے اور نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر پانچ چار گھنٹہ اُس وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان ذی جاہ لوگوں کو کہاں تک اس مقدس تحریک سے ہمدردی تھی .... اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے لیکن حاضرینِ جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہوگئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون نہ ختم ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جاوے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ جب وقتِ مقررہ کے گذرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرۂ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا.... یہ مضمون قریباً چار گھنٹے میں ختم ہُوا اور شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی و مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔"

(دیکھئے رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) صفحہ ۷۹، ۸۰)

اشارہ معلوم ہوتا ہے۔"

(مکتوب مورخہ ۳ جنوری ۱۸۹۷ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی بمکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱)

یکم جنوری ۱۸۹۷ء

" وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ بِرَابِعٍ رَّحْمَۃً۔ وَقَالَ
اِنَّہٗ یَجْعَلُ الثَّلٰثَۃَ اَرْبَعَۃً .....
ثُمَّ کُرِّرَ عَلَیَّ صُوْرَۃُ ھٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ فَبَیْنَمَا اَنَا کُنْتُ بَیْنَ النَّوْمِ وَالْیَقْظَۃِ۔ فَتَحَرَّکَ فِیْ صُلْبِیْ
رُوْحُ الرَّابِعِ بِعَالَمِ الْمُکَاشَفَۃِ فَنَادٰی اِخْوَانَہٗ وَقَالَ
بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ مِیْعَادُ یَوْمٍ مِّنَ الْحَضْرَۃِ
فَاَظُنُّ اَنَّہٗ اَشَارَ اِلَی السَّنَۃِ الْکَامِلَۃِ۔ اَوْ اَمَدٍ اٰخَرَ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ "[1]

(انجامِ آتھم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

(ب) "اسی لڑکے[2] نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

(ج) "الہام کے موافق مباہلہ کے بعد ہمیں ایک لڑکا عطا کیا جس کے پیدا ہونے سے تین لڑکے ہمارے ہوگئے یعنی دوسری بیوی سے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ ایک چوتھے[3] لڑکے کے لئے متواتر الہام کیا۔ اور ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا جب تک اس الہام کا پورا ہونا بھی نہ سُن لے۔ اَب اس کو چاہیئے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے تو دُعا سے اس پیشگوئی کو ٹال دے۔" (ضمیمہ انجامِ آتھم صفحہ ۵۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور میرے ربّ نے مجھے اپنی رحمت سے ایک چوتھے لڑکے کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کردے گا..... پھر دوبارہ اِس واقعہ کا نقشہ مجھے دکھایا گیا اور اسی (کشفی) حالت میں کہ مَیں نیند اور بیداری کی حالت میں تھا عالمِ مکاشفہ میں چوتھے لڑکے کی رُوح نے میری صلب میں حرکت کی اور اس نے اپنے بھائیوں کو پکار کر کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دن کی میعاد مقرر ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس نے ایک سال کی طرف یا کسی اَور میعاد کی طرف جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے' اشارہ کیا۔

[2] یعنی مبارک احمد پسر چہارم۔ (مرتّب)

[3] "خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کے لئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ ؍ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہار شنبہ پُورا کردیا۔ یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا (مبارک احمد ہے۔ مرتّب) تاریخ مذکورہ میں پیدا ہوگیا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

۱۸۹۷ء ”خدا تعالیٰ نے ..... ایک فرزند کی نسبت جس کا نام مبارک احمد ہے، ظاہر فرمایا کہ عبدالحق نہیں مرے گا جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو..... دوسرا نام اس لڑکے کا ایک خواب کی بنا پر دولت احمد بھی ہے۔“

(اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۵۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

۱۸۹۷ء ”مَیں ہر دَم اِس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہوجائے میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے ..... مَیں کبھی کا اس غم سے فنا ہوجاتا اگر میرا مَولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اُس کا بیٹا اَب ضرور مَرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر مَیں چاہوں تو مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اَب اُس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اَب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کرلیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اَب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہوجائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دِل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیّت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کُفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مُستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دِلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔“

(اَلْاِشْتِہَارُ مُسْتَیْقِنًا بِوَحْیِ اللّٰہِ الْقَھَّارِ (مورخہ ۱۴؍جنوری ۱۸۹۷ء) مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

یکم فروری ۱۸۹۷ء ”جب میری لڑکی مبارکہ والدہ کے پیٹ میں تھی تو حساب کی غلطی سے فکر دامنگیر ہُوا اور اِس کا غم حد سے بڑھ گیا کہ شاید کوئی اَور مرض ہو۔ تب مَیں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی، تو الہام ہُوا کہ

آید آں روزے کہ مستخلص شود

اور مجھے تفہیم ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوگی چنانچہ اس کے مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۱۴ھ کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ رکھا گیا"۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۰۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۰)

۱۸۹۷ء " خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اُس کی نسبت فرمایا :۔

تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ

یعنی زیور میں نشوونما پائے گی یعنی نہ وہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۷)

فروری ۱۸۹۷ء (الف) ایک شخص اہلِ تشیع میں سے جو اپنے آپ کو شیخ نجفی کے نام سے مشہور کرتا تھا ایک دفعہ لاہور میں آکر ہمارے مقابلہ میں بہت شور مچانے لگا اور نشان کا طلب گار ہوا۔ چنانچہ ہم نے باشاعت اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء اس کو یہ وعدہ دیا کہ چالیس روز تک تجھے اللہ تعالیٰ کوئی نشان دکھلائے گا۔ سو خدا کا احسان ہے کہ ابھی چالیس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ نشان ہلاکت لیکھرام پشاوری وقوع میں آ گیا۔ تب تو شیخ ضال نجفی فوراً لاہور سے بھاگ گیا"۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۰۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۷)

(ب) " حضرت شیخ الاسلام[1] در خطِ خود وعدہ می فرماید کہ در چہل دقیقہ نشانے توانم نمود۔ بسیار خوب است۔ یکے از اخبارِ غیب بذریعہ اشتہارے شائع فرمایند بجائے چہل دقیقہ مہلت چہل ساعت اُوشاں را می دہیم پس اگر در چہل روز نشانے از ما ظاہر نہ شد۔ و از ایشان در چہل ساعت ظاہر شد۔ یا فرض کنید کہ از ایشان نیز در چہل روز ظاہر شُد۔ بر بزرگی اوشاں ایمان خواہیم آورد۔ و ترک دعوٰی خود خواہیم کرد۔ و اگر نشانے از ما دریں مدت بظہور[2] آمد و از ایشاں چیزے بظہور نیامد ہمیں دلیل بر صدقِ ما و کذب شاں خواہد بود"۔

(اشتہار واجب الاظہار یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۲۳ حاشیہ)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) حضرت (حاجی شیخ محمد رضا طہرانی نجفی ملقب بہ شیخ الاسلام (جو شیعہ ہیں) اپنے خط میں وعدہ کرتے ہیں کہ ہم چالیس منٹ میں نشان دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ بہت اچھا۔ اشتہار کے ذریعہ سے کوئی پیشگوئی شائع کریں۔ ہم انہیں چالیس منٹ کی بجائے چالیس گھنٹے کی مُہلت دیتے ہیں۔ پس اگر چالیس روز کے عرصے میں ہماری طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا اور ان کی طرف سے چالیس گھنٹہ کے اندر نشان ظاہر ہوگیا بلکہ چالیس گھنٹہ نہ سہی چالیس روز کے اندر بھی اگر اُن کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوا تو اُن کی بزرگی پر ہم ایمان لے آویں گے اور اپنے دعوٰی کو چھوڑ دیں گے اور اگر اس عرصہ میں ہماری طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوا اور ان کی طرف سے کوئی ظاہر نہ ہوا تو یہ ہمارے صدق اور اُن کے کذب کی دلیل ہوگا۔

[2] "شیخ نجفی نے اپنے خط میں چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ

فروری ۱۸۹۷ء "ایک دفعہ مَیں نے اسی لیکھرام کے متعلق دیکھا کہ ایک نیزہ ہے۔ اس کا پھل بڑا چمکتا ہے اور لیکھرام کا سر پڑا ہوُا ہے۔ اُسے اس نیزے سے پرو دیا ہے اور کہا گیا کہ پھر یہ قادیان میں نہ آوے گا۔ (ان ایام میں لیکھرام قادیان میں تھا اور اس کے قتل سے ایک ماہ پیشتر کا یہ واقعہ ہے)۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱ پرچہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

۱۲ فروری ۱۸۹۷ء "بتاریخ نہم رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ ہجری حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ مسعود نے خواب دیکھا کہ ملازم اُن کا مسمّی پیرا دروازے پر کھڑا ہوُا آواز دے رہا ہے کہ یہ خط لے جاؤ مولوی سیّد محمد احسن صاحب کا خط ہے۔ جب حضرت اقدس نے اُس خط کو لیا تو اُس پر لکھا ہوُا بہت کچھ ہے مگر حضرت اقدس نے اُس وقت صرف (العارف) پڑھا۔ جب آپ اُس خط کو اندر مکان کے لے گئے تو اس کو مسک العارف پڑھا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔"

(مسک العارف صفحہ ۶۲ مصنّفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی)

۱۸۹۷ء "ایک عرصہ ہوُا کہ مجھے الہام ہوُا تھا:۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔ کہ لوگ دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو مَیں نے اِس پیشگوئی کو پُوری ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی اِلہام ہوُا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اَب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پُوری ہوگی۔ وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ لَا مَانِعَ لِمَآ اَرَادَ۔"

(اشتہار مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۲۷)

بقیہ حاشیہ:۔ کیا تھا اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز میں ...... سو خدا کا احسان ہے کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے سینتیس۳۷ دن تک یعنی چالیس۴۰ دن کے اندر نشان ہلاکت لیکھرام پشاوری وقوع میں آگیا ...... اَب ہماری طرف سے نشان تو ہو چکا اور نجفی کا کِذب کُھل گیا تاہم تنزّل کے طور پر ہم راضی ہیں کہ وہ مسجد شاہی کے منارہ سے اَب نیچے گر کے دکھلاوے تاکہ اگر شیخ نجدی منظرین میں داخل ہے تو بارے شیخ نجفی کا قِصّہ تو تمام ہوُا۔ اور اگر اَب بھی اپنا نشان نہ دکھلایا تو لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔"

(اشتہار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۳۹)

۱۸۹۷ء "خداوند علیم وخبیر سے خبر پا کر میں نے اپنے اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں اِس امر کو ظاہر کر دیا تھا کہ اَب سیّد احمد خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کی موت کا وقت قریب ہے۔ افسوس ہے کہ ایک نظر دیکھنا بھی نصیب نہ ہُوا۔ سیّد صاحب[1] غور سے پڑھیں کہ اَب ملاقات کے عوض میں یہی اشتہار ہے۔ چنانچہ اِس اشتہار کے ایک سال بعد سیّد صاحب وفات پا گئے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۹، ۵۷۰)

۱۸۹۷ء "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اِسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔"

(اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء "اِس تحریر کے وقت ابھی ایک اِلہام ہُوا اور وہ یہ ہے :-

سلامت[2] بر تو اے مَردِ سلامت[3]

(سراج منیر صفحہ ۲۹ حاشیہ۔ اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۵۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۱)

۱۸۹۷ء (الف) "شیخ محمد حسین بٹالوی ..... کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ وہ اپنی اِس حالت پُرضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اُس کی آنکھیں کھولے گا۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"

(سراج منیر صفحہ ۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

(ب) "ممکن ہے کہ .... محمد حسین کا انجام اِس آیت پر ہو اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ

---

[1] مراد سر سیّد احمد خاں صاحب۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) اے سلامتی والے شخص تیرے لئے سلامتی ہے۔

[3] یہ وحیِ الٰہی اُس وقت حضور پر نازل ہوئی تھی جب لیکھرام کی ہلاکت کے بعد آریوں کی طرف سے متواتر قتل کی دھمکی دی جاتی تھی۔ (مرتّب)

بَنُوْٓا اِسْرَآءِ یْلَ کیونکہ بعض رؤیا اِس عاجز کی اس تاویل کی مؤید ہیں۔"

(اشتہار ۱۵ ا۔مارچ ۱۸۹۷ء۔مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۵۶ ۔ سراج منیر صفحہ ۲۹ حاشیہ۔
روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۱)

(ج) "خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ بالآخر ایمان لائے گا مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ ایمانِ فرعون[1] کی طرح صرف اسی قدر ہوگا کہ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا الَّـذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِ یْلَ یا پرہیز گار لوگوں کی طرح۔ واللّٰہ اعلم۔" (استفتاء اُردو صفحہ ۲۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰)

۱۸۹۷ء "میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلّی بند ہیں۔ اَب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رُو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۵)

۱۸۹۷ء " نَفَخْتُ فِیْكَ مِنْ لَّـدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ ..... میں جو لفظ لَـدُنْ کا ذکر ہے اُس کی شرح کشفی طور پر یُوں معلوم ہوئی کہ ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لَدُنْ جہاں تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے، جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دَم بھی بارش نہیں تھمتی۔" (سراج منیر صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۶)

[1] حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: "اصل میں محمد حسین زیرک آدمی تھا مگر دیکھتا تھا کہ ابتداء سے اس میں ایک قسم کی خود پسندی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اِس طرح پر اس کا تنقیہ کردے۔ یہ اس کے لئے استفراغ ہے۔ براہین میں ایک الہام درج ہے جس میں اس کا فرعون نام رکھا گیا ہے۔ اس نے بھی آخر یہی کہنا تھا کہ اٰمَنْتُ بِالَّـذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِ یْلَ۔ اِس لئے اس کے لئے بھی اٰمَنْتُ بِالَّـذِیْٓ کا وقت مقدر ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ وہ کیا امر ہے جس کی وجہ یہ آخری سعادت اس کے لئے مقدر ہے۔ فرمایا۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اُس نے ایک کام تو کیا ہے براہینِ احمدیہ پر ریویو لکھا تھا اور وہ واقعی اخلاص سے لکھا تھا کیونکہ اُس وقت اُس کی یہ حالت تھی کہ بعض اَوقات میرے جُوتے اُٹھا کر جھاڑ کر آگے رکھ دیا کرتا تھا اور ایک بار مجھے اپنے مکان میں اِس غرض سے لے گیا کہ وہ مبارک ہو جاوے اور ایک بار اصرار کر کے مجھے وضو کرایا۔ غرض بڑا اخلاص ظاہر کیا کرتا تھا۔ کئی بار اس نے ارادہ کیا کہ میں قادیان ہی میں آکر رہوں مگر میں نے اُس وقت اُسے یہی کہا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ اس کے بعد اسے یہ ابتلاء پیش آگیا۔ کیا تعجب ہے کہ اس اخلاص کے بدلے میں خدا نے اس کا انجام اچھا رکھا ہو۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷، ۸)

۱۸۹۷ء "عالمِ کشف میں مَیں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا:-

يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَآ اَعْرِفُكَ

یعنی اَے خدا کے ولی! مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔" (سراج منیر صفحہ ۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۷ء "خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ان اشتہارات[۱] کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریوں اور سکھوں کے مقابل پر جاری ہوئے ہیں۔ جو شخص مقابل پر آئے گا خدا اُس میدان میں میری مدد کرے گا۔"

(سراج منیر صفحہ ۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۱)

۱۸۹۷ء "مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے:-

اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ[۲] مَعِيْ۔ قُلْ لِّيَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ قُلْ لِّيْ سَلَامٌ۔ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ يَأْتِيْ نَصْرُ اللّٰهِ۔ اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ كُلَّهٗ۔ اِنَّا سَنَنْزِلُ۔ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا۔

یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے وہ سلامتی جو خدا قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دُنیا کو متنبہ کریں گے۔ ہم زمین پر اُتریں گے۔ مَیں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۱، ۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۳، ۸۴)

۱۸۹۷ء "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دُنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصّہ دُنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گذر گیا ہے اُن میں

---

[۱] ان اشتہارات سے مراد ۱۵، ۲۲ مارچ و ۵، ۱۱، ۱۶، ۱۸، ۲۷ اپریل ۱۸۹۷ء کے اشتہارات ہیں جن میں لیکھرام کے قتل کا ذمہ دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دینے والے تمام لوگوں کے سامنے ایک فیصلہ کُن طریق پیش کر کے انہیں اس کی طرف بُلایا گیا تھا مگر ان میں سے کسی کو سامنے آنے کی جُرأت نہ ہوئی۔ (مرتّب)

[۲] "ضمیر ھُوَ اس تاویل سے (واحد) ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۳)

سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رُو سے جھوٹا نہیں اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔"
(تحفہ قیصریہ صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶)

۱۸۹۷ء "نامبردہ[۱] نے خلوت کی ملاقات میں سلطان رُوم کے لئے ایک خاص دُعا کرنے کے لئے درخواست کی اور یہ بھی چاہا کہ آئندہ اس کے لئے جو کچھ آسمانی قضاء قدر سے آنے والا ہے اُس سے وہ اطلاع پاوے۔ مَیں نے اس کو صاف کہہ دیا کہ سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور مَیں کشفی طریق سے اُس کے ارکان[۲] کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔

---

[۱] یعنی حسین کامی سفیر سلطانِ روم جو ۱۸۹۷ء میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا تھا۔ (مرتب)

[۲] "واضح ہو کہ عرصہ تخمیناً دو ماہ یا تین ماہ کا گذرا ہے کہ ایک معزز تُرک کی معرفت ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ حسین کامی مذکور ایک ارتکابِ جُرم کی وجہ سے اپنے عہدہ سے موقوف کیا گیا ہے اور اس کی املاک ضبط کی گئی (ہیں) مگر مَیں نے اس خبر کو ایک شخص کی روایت خیال کر کے شائع نہیں کیا تھا کہ شاید غلط ہو۔ آج اخبار نیّر آصفی مدراس مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء کے ذریعہ سے ہمیں مفصّل طور پر معلوم ہو گیا کہ ہماری وہ پیشگوئی حسین کامی کی نسبت نہایت کامل صفائی سے پوری ہو گئی۔ ہماری وہ نصیحت جو ہم نے اپنے خلوت خانہ میں اُس کو کی تھی کہ توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔ جس کو ہم نے اپنے اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کر دیا تھا اُس پر پابند نہ ہونے سے آخر وہ اپنی پاداش کردار کو پہنچ گیا اور اَب وہ ضرور اُس نصیحت کو یاد کرتا ہوگا ..... اَب ہم اخبار مذکور میں سے وہ چٹھی ...... ذیل میں نقل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے:-

"قسطنطنیہ کی چٹھی"

"ہندوستان کے مسلمانوں نے جو گذشتہ دو سالوں میں مہاجرین کریٹ اور مجروحین عساکر حرب یونان کے واسطے چندہ فراہم کر کے قونصل ہائے دولت علیہ ترکیہ مقیم ہند کو دیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ز چندہ تمام و کمال قسطنطنیہ میں نہیں پہنچا اور اس امر کے باور کرنے کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ حسین بک کامی وائس قونصل مقیم کراچی کو جو ایک ہزار چھ سو روپیہ کے قریب مولوی انشاء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر اور مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے مختلف مقامات سے وصول کر کے بھیجا تھا وہ سب غبن کر گیا ایک کوڑی تک قسطنطنیہ میں نہیں پہونچائی مگر خدا کا شکر ہے کہ سلیم پاشا ملحمہ کارکن کمیٹی چندہ کو جب خبر پہونچی تو اُس نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس روپیہ کے اُگلوانے کی کوشش کی اور اُس کی اراضی مملوکہ کو نیلام کرا کر وصولی رقم کا انتظام کیا اور بابِ عالی میں غبن کی خبر بھجوا کر نوکری سے موقوف کرایا ..... حافظ عبد الرحمٰن الہندی الامرتسری سکّہ جدیدہ۔ وکالہ صالح آفندی قاہرہ (ملک مصر)"

(از اشتہار ۱۸ نومبر ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

یہی وہ باتیں تھیں جو سفیر کو اپنی بدقسمتی سے بہت بُری معلوم ہوئیں۔ مَیں نے کئی اشارات سے اِس بات پر بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خُدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے اور خدا سچّے تقویٰ اور طہارت اور نوعِ انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور رُوم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے۔ توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ[1] مگر مَیں اُس کے دِل کی طرف خیال کر رہا تھا کہ وہ ان باتوں کو بہت ہی بُرا مانتا تھا اور یہ ایک صریح دلیل اِس بات پر ہے کہ سلطنتِ رُوم کے اچھے دن نہیں ہیں اور پھر اُس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اَور دلیل ہے کہ زوال کے علامات موجود ہیں۔ ماسوا اس کے میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کے بارے میں بھی کئی باتیں درمیان آئیں۔ مَیں نے اُس کو بار بار سمجھایا کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں اور کسی خونی مسیح اور خونی مہدی کا انتظار کرنا جیساکہ عام مسلمانوں کا خیال ہے یہ سب بیہودہ قصے ہیں۔ اس کے ساتھ مَیں نے یہ بھی اُس کو کہا کہ

خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔

اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اُس کو لگتی تھیں اور مَیں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا وہی کہا تھا.....

اور مَیں مکرّر ناظرین کو اِس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مجھے اس سفیر کی ملاقات کا ایک ذرّہ شوق نہ تھا .....اُس کے الحاح پر مَیں نے اُس کو قادیان آنے کی اجازت دی لیکن اللہ جلّ شانہٗ جانتا ہے جس پہ جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے کہ اُس عالم الغیب نے مجھے پہلے سے اطلاع دے دی تھی کہ اِس شخص کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔"

(اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ تا ۴۱۸)

جون ۱۸۹۷ء "اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ خَلِیْفَةَ اللّٰهِ السُّلْطَانَ"[2]

(اشتہار ۷ جون ۱۸۹۷ء تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۲۷۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۲۳)

---

[1] "اِس تقریر میں دو پیشگوئیاں تھیں (۱) ایک یہ کہ تم لوگوں کا چال چلن اچھا نہیں اور دیانت اور امانت کی نیک صفات سے تم محروم ہو (۲) دوم یہ کہ اگر تیری یہی حالت رہی تو تجھے اچھا پھل نہیں ملے گا اور تیرا انجام بد ہوگا۔ پھر اسی اشتہار میں (بطور پیشگوئی سفیر مذکور کی نسبت) یہ لکھا تھا کہ بہتر تھا کہ میرے پاس نہ آتا۔ میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اُس کی سخت بدقسمتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میری نصیحت اُس کو بُری لگی اور اُس نے جاکر میری بدگوئی کی۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۸۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶ نیز دیکھئے تریاق القلوب صفحہ ۱۱۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۹)

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں نے چاہا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو آدم کو پیدا کیا جو اللہ کا خلیفہ اور بادشاہ ہے۔

۹ رجون ۱۸۹۷ء "ہم نے دینی مصلحت اور شکرِ الٰہی کے طور پر ایک کتاب تحفہ قیصریہ نام بطور ہدیہ قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے تجویز کی تھی۔ آج ایک خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس ارادہ میں کامیاب نہ ہو۔ ایک اِلہام میں ہماری جماعت کے ایک اِبتلاء کی طرف بھی اشارہ ہے مگر انجام سب خیر و عافیت ہے۔" (از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی مورخہ ۹ رجون ۱۸۹۷ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصّہ اوّل صفحہ ۸)

۲۵ رجون ۱۸۹۷ء "افسوس کہ پرچہ چودھویں صدی ۱۵ رجون ۱۸۹۷ء میں بھی بہت سی جزع فزع کے ساتھ سلطان روم کا بہانہ رکھ کر نہایت ظالمانہ توہین وتحقیر واستہزاء اِس عاجز کی نسبت کیا گیا ہے۔..... مگر کچھ ضرور نہیں کہ مَیں اُس کے رَدّ میں تضییع اَوقات کروں کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے جس کے ہاتھ حساب ہے لیکن ایک عجیب بات ہے جس کا اِس وقت ذکر کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ جب یہ اخبار چودھویں صدی میرے رُوبرو پڑھا گیا تو میری رُوح نے اُس مقام میں بددُعا کے لئے حرکت کی جہاں لکھا ہے کہ "ایک بزرگ نے جب یہ اشتہار (یعنی اس عاجز کا اشتہار) پڑھا تو بے ساختہ اُن کے مُنہ سے یہ شعر نکل گیا ؎

چُوں خدا خواہد کہ پردہ کس دَرَدْ
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد"

مَیں نے ہرچند اس رُوحی حرکت کو روکا اور دبایا اور بار بار کوشش کی کہ یہ بات میری رُوح میں سے نکل جائے مگر وہ نہ نکل سکی۔ تب مَیں نے سمجھا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ تب مَیں نے اُس شخص کے بارے میں دُعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ دُعا قبول ہوگئی اور وہ دُعا یہ ہے کہ یا الٰہی اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں کذّاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں ہوں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے ملعون اور مردُود ہوں اور کاذب ہوں اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں، تو مَیں تیری جناب میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہؤا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اُس شخص کے پردے پھاڑ دے[1] جو بزرگ کے نام سے اس اخبار میں لکھا گیا ہے لیکن

---

[1] الحمد للہ کہ یہ نشان بڑی آب وتاب سے پُورا ہوگیا اور چودھویں صدی کے بزرگ نے بڑی عجز و انکساری سے معافی نامہ لکھا چنانچہ بزرگ صاحب لکھتے ہیں:۔

"سیّدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایک خطا کار اپنی غلط کاری سے اعتراف کرتا ہؤا (اس نیاز نامہ کے ذریعہ سے) قادیان کے مبارک مقام پر (گویا) حاضر ہو کر آپ کے رحم کا خواستگار ہوتا ہے۔ یکم جولائی ۹۷ء سے یکم جولائی ۹۸ء تک جو اس گنہ گار کو مُہلت دی گئی اب آسمانی بادشاہت میں آپ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مُجرم قرار دیتا

اگر وہ اِس عرصہ میں قادیان میں آکر مجمع عام میں توبہ کرے تو اُسے معاف فرما کہ تُو رحیم و کریم ہے۔
یہ دُعا ہے کہ مَیں نے اس بزرگ کے حق میں کی مگر مجھے اِس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے اور کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کذّاب ٹھیرا کر میری پردہ دری کی پیشگوئی کی اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے مگر اس شخص کے اس کلمہ سے میرے دل کو دُکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا تب مَیں نے دُعا کر دی اور یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۸ء تک اس کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ سے مانگا۔"

(از اشتہار ۲۵؍جون ۱۸۹۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸)

جولائی ۱۸۹۷ء "جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری اِمتحان دیا اور ہم نے اُن کے لئے دُعا کی تو الہام ہُوا:-

"تم پاس ہو گئے ہو"

یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں، ایسے

بقیہ حاشیہ:-
ہوں (اِس موقع پر مجھے القا ہؤا کہ جس طرح آپ کی دُعا مقبول ہوئی اسی طرح میری التجا و عاجزی قبول ہو کر حضرت اقدس کے حضور سے معافی و رہائی دی گئی)...... اس وقت تو مَیں ایک مجرم گنہ گاروں کی طرح آپ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں (مجھ کو حاضر ہونے میں بھی کچھ عذر نہیں مگر بعض حالات میں حاضری سے معاف کیا جانے کا مستحق ہوں) شاید جولائی ۱۸۹۸ء سے پہلے حاضر ہی ہو جاؤں۔
امید کہ بارگاہِ قدس سے بھی آپ کو راضی نامہ دینے کے لئے تحریک فرمائی جائے کہ نَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا قانون کا بھی یہی اصول ہے کہ جو جُرم عمدًا و جان بُوجھ کر نہ کیا جائے وہ قابلِ راضی نامہ و معافی کے ہوتا ہے۔ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔

مَیں ہوں حضور کا مُجرم
دستخط بزرگ — راولپنڈی ۲۹؍اکتوبر ۹۷ء"

(کتاب البریہ صفحہ ۸۷ تا ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس خط کے جواب میں لکھا:-

"خدا تعالیٰ اس بزرگ کی خطا کو معاف کرے اور اس سے راضی ہو۔ مَیں اس سے راضی ہوں اور اس کو معافی دیتا ہوں۔"
(از اشتہار ۲۰؍نومبر ۱۸۹۷ء - مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۸۲)

عہ یہ بزرگ خواجہ جہاں داد چیف آف گکھڑ باشندہ ضلع راولپنڈی کے تھے۔ دیکھئے الحکم جلد ۴۷ نمبر ۲۳، ۲۴ مورخہ ۲۱/۲۸ جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۔ (مرتب)

فقرے آجاتے ہیں۔......

بِالآخر عزیز مذکور اپنے امتحان میں بڑی خوبی سے کامیاب ہوا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۳- روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۱)

۲۹؍جولائی ۱۸۹۷ء " ۲۹؍جولائی ۱۸۹۷ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی آواز ہے اور نہ اُس نے کوئی نقصان کیا ہے بلکہ وہ ایک ستارۂ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور مَیں اُس کو دُور سے دیکھ رہا ہوں اور جبکہ وہ قریب پہنچی تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے۔

پھر بعد اس کے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف مُنتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہوا کہ :۔

مَا هٰذَآ اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ

یعنی یہ جو دیکھا اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکّام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوگی اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔

پھر بعد اِس کے الہام ہوا :۔

قَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ :۔ مومنوں پر ایک اِبتلاء آیا۔ یعنی بوجہ اِس مقدمہ[2] کے تمہاری جماعت ایک امتحان میں پڑے گی۔

---

[1] حضرت مُفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنی پُرانی نوٹ بُک کے حوالہ سے ان چار الہاماتِ ذیل (۱) مَا هٰذَآ اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ (۲) صادق آں باشد کہ ایّامِ بلا الخ (۳) يَاْتِيْكَ نُصْرَتِيْ (۴) اِبْرَاء۔ کی تاریخ نزول ۱۲؍اگست ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔ اِن کے علاوہ دو اَور الہام بھی اِسی تاریخ کے لکھے ہیں (۱) اِنِّيْ مَعَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْبَرِ (۲) اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ۔ دیکھئے ذکرِ حبیب صفحہ ۲۲۱۔ (مرتّب)

[2] یعنی مقدمہ اقدامِ قتل منجانب مارٹن کلارک (مرتّب)۔" یہ مقدمہ اِس طرح سے ہوا کہ ایک شخص عبدالحمید نام نے عیسائیوں کے سکھلانے پر مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے رُوبرو اظہار دئے کہ مجھے مرزا غلام احمد نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس پر مجسٹریٹ امرتسر نے میری گرفتاری کے لئے یکم اگست کو وارنٹ جاری کیا جس کی خبر سُنکر ہمارے مخالفین امرتسر و بٹالہ میں ریل کے پلیٹ فارموں اور سڑکوں پر آ آ کر کھڑے ہوتے تھے تا کہ میری ذِلّت دیکھیں لیکن خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اوّل تو وہ وارنٹ خدا جانے کہاں گُم ہوگیا۔ دوّم مجسٹریٹ ضلع امرتسر کو بعد میں خبر لگی کہ اُس نے غیر ضلع میں وارنٹ جاری

پھر بعد اِس کے یہ الہام ہؤا کہ :۔

لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ

یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے کہ خدا نے ایسا کیا تا خدا تمہیں جتلا دے کہ تم میں سے وہ کون ہے کہ اس کے مامور کی راہ میں صدقِ دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے دعوٰی بیعت میں جھوٹا ہے۔ سو ایسا ہی ہؤا۔ ایک گروہ تو اِس مقدمہ اور دوسرے مقدمہ میں جو مسٹر ڈوئی صاحب کی عدالت میں فیصلہ ہؤا صدقِ دل سے اور کامل ہمدردی سے تڑپتا پھرا اور انہوں نے اپنی مالی اور جانی کوششوں میں فرق نہیں رکھا اور دُکھ اُٹھا کر اپنی سچائی دکھلائی۔ اور دوسرا گروہ وہ بھی تھا کہ ایک ذرّہ ہمدردی میں شریک نہ ہو سکے۔ سو ان کے لئے وہ کھڑکی بند ہے جو اِن صادقوں کے لئے کھولی گئی۔

پھر یہ الہام ہؤا کہ :۔

صادق آں باشد کہ ایّامِ بلا ٭ مے گذارد با محبّت با وفا

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بَلا کے دنوں کو محبّت اور وفا کے ساتھ گذارتا ہے۔

پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک اَور موزوں کلمہ ڈالا گیا لیکن نہ اس طرح پر کہ جو الہامِ جلی کی صورت ہوتی ہے بلکہ الہامِ خفی کے طور پر دل اس مضمون سے بھر گیا اور وہ یہ تھا :۔

گر قضارا عاشقے گردد اسیر ٭ بوسد آں زنجیر را کز آشنا

یعنی اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو اُس زنجیر کو چُومتا ہے جس کا سبب آشنا ہؤا۔

بقیہ حاشیہ :۔

کرنے میں بڑی غلطی کھائی ہے پس اُس نے ۷ر اگست کو جلدی سے صاحب ضلع گورداسپور کو تار دیا کہ وارنٹ فوراً روک دو۔ جس پر سب حیران ہوئے کہ وارنٹ کیسا لیکن مثل مقدمہ کے آنے پر صاحب ضلع گورداسپور نے ایک معمولی سمن کے ذریعہ سے مجھے بُلایا اور عزّت کے ساتھ اپنے پاس کُرسی دی۔ یہ صاحب ضلع جس کا نام کپتان ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس تھا بہ سبب زیرک اور دانشمند اور منصف مزاج ہونے کے فوراً سمجھ گیا کہ مقدمہ بے اصل اور جھوٹا ہے اِس لئے مَیں نے ایک دوسرے مقام میں اِس کو پیلاطوس سے نسبت دی ہے بلکہ مردانگی اور انصاف میں اُس سے بڑھ کر۔ لیکن خدا کا اَور فضل یہ ہؤا کہ خود عبدالحمید نے عدالت میں اقرار کر لیا کہ عیسائیوں نے مجھے سکھلا کر یہ اظہار دلایا تھا ورنہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے کہ مجھے قتل کے لئے ترغیب دی گئی تھی۔ پس صاحب ضلع نے اِس آخری بیان کو صحیح سمجھا اور بڑے زور شور کا چٹھا لکھ کر مجھے بَری کر دیا اور تبسّم کے ساتھ عدالت میں مجھے مبارکباد دی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷۔ مفصّل بیان کے لئے دیکھئے کتاب البریّہ صفحہ ۱ تا ۱۰۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۹ تا ۱۲۲)

پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ یَاْتِیْكَ نُصْرَتِیْ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔

ترجمہ:۔ یعنی وہ قادر خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا۔ میں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں۔ میں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ:۔

مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلّت اور اہانت اور ملامتِ خلق[1]

(اور پھر اخیر حکم) اِبْرَآء یعنی بے قصور ٹھہرانا۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا:۔

وَفِیْهِ شَیْءٌ

یعنی بریّت تو ہوگی مگر اس میں کچھ چیز ہوگی (یہ اس نوٹس کی طرف اشارہ تھا جو بری کرنے کے بعد لکھا گیا تھا کہ طرزِ مباحثہ نرم چاہیئے)

پھر ساتھ اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ:۔

بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ

کہ میرے نشان روشن ہوں گے اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو جائیں گے (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس مقدمہ میں جو ستمبر ۱۸۹۷ء میں عدالت مسٹر جے آرڈ ریمنڈ صاحب بہادر میں فیصلہ ہوا عبدالحمید ملزم نے دوبارہ اقرار کیا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا)۔

اور پھر الہام ہوا:۔

لِوَآءُ فَتْحٍ۔ یعنی فتح کا جھنڈا

پھر بعد اس کے الہام ہوا:۔

اِنَّمَآ اَمْرُنَا اِذَآ اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

یعنی ہمارے اُمور کے لئے ہمارا یہی قانون ہے کہ جب ہم کسی چیز کا ہو جانا چاہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہو جا،

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ دراصل الہام کا ترجمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"اصل لفظ الہام کے بٹالوی کی نسبت بہت سخت تھے ہم نے نرم الفاظ میں ان کا ترجمہ کر دیا ہے۔"

(کتاب البریّہ ٹائٹل پیج۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱)

پس وہ ہوجاتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳)

(ب) "مقدمہ[1] سے تین ماہ پہلے مندرجہ ذیل الہام اس[2] ابتلاء کے بارے میں ہوئے:۔

قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مَا ھٰذَآ اِلَّا تَھْدِیْدُ الْحُکَّامِ۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔ مخالفوں میں پھوٹ ...... اور ایک شخص متنافس کی ذِلّت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔ (اور اخیر حکم) اِبْرَآء۔ بے قصور ٹھہرانا۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔

یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مواخذۂ حکام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ذوالجلال بلند شان والا رحمٰن ہوں میں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔ (اِس میں یہ اشارہ ہے کہ آخر عبدالحمید اور پادری گرے اور نوردین عیسائی مخالفانہ بیان دیں گے) اور یہ فقرہ کہ متنافس کی ذِلّت اور اہانت اور ملامتِ خلق، یہ محمد حسین بٹالوی کی طرف اشارہ ہے کہ کرسی کے معاملہ میں اور پھر پادریوں کے خلاف واقعہ شہادت پر طرح طرح کی ذِلّت اور ملامتِ خلق اُس کو پیش آئی اور انجام کار یہ ہوگا کہ تمہیں بَری اور بے قصور ٹھہرایا جائے گا اور میرا نشان ظاہر ہوگا۔"

(ٹائٹل پیج کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ اوّل)

(ج) اِس الہام کا ایک حصّہ تو اِس طرح پُورا ہُوا کہ ہمارے مخالفین یعنی عبدالحمید اور اس کو سکھانے والے عیسائیوں میں پھوٹ پڑی کہ عبدالحمید نے صاف اقرار کرلیا کہ مجھے ان لوگوں نے یہ جُھوٹی بات سکھائی تھی ورنہ اصل میں یہ کچھ بات نہ تھی صرف ان کے بہکانے پر مَیں نے ایسا کہا ..... اور دوسرا حصہ الہام کا اِس طرح سے پُورا ہُوا کہ دورانِ مقدمہ میں جب مُوحدین کے ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین میری مخالفت میں عیسائیوں کے گواہ بن کر پیش ہوئے تو برخلاف اپنی امیدوں کے میری عزت دیکھ کر اُس طمعِ خام میں پڑے کہ ہم بھی کُرسی مانگیں چنانچہ آتے ہی انہوں نے سوال کیا کہ مجھے کُرسی ملنی چاہئے مگر افسوس کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُن کو جھڑک دیا اور سخت جھڑکا کہ تم کو کُرسی نہیں مل سکتی۔ سو یہ خدا کا ایک نشان تھا کہ جو کچھ انہوں نے میرے لئے چاہا وہ خود ان کو پیش آگیا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۷، ۵۷۸)

---

[1] یعنی مقدمہ اقدامِ قتل منجانب پادری مارٹن کلارک بخلاف حضرت مسیح موعود علیہ السّلام۔ (مرتّب)

[2] یعنی ابتلاءِ مقدمہ مذکور جس کی پیشگوئی براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۵، ۶۱۶ میں اِس مقدمہ سے اٹھارہ برس پہلے شائع ہوئی تھی۔ (مرتّب)

aaaaaaaaaaaaaaaa

اکتوبر ۱۸۹۷ء

"شروع اکتوبر ۱۸۹۷ء میں مجھے دکھایا گیا کہ مَیں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں اور اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے؟ لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے مجھے قسم نہیں دی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

۸؍اکتوبر ۱۸۹۷ء

"پھر ۸؍اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس مقدمہ[۱] کا سپاہی سمن لے کر آیا ہے۔ یہ خواب مسجد میں عام جماعت کو سُنا دی گئی تھی۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لے کر آگیا اور معلوم ہوا کہ ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھے گواہ لکھا دیا ہے..... سو جب مَیں ملتان میں پہنچ کر عدالت میں گواہی کے لئے گیا تو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دیئے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

۱۸۹۷ء

"تُو اُس سے نکلا، اور اُس نے تمام دُنیا سے تجھ کو چُنا..... تُو جہان کا نُور ہے..... تُو خدا کا وقار ہے پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تُو کلمۃ الازل ہے پس تُو مٹایا نہیں جائیگا..... میرا لُوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ مَیں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا، یہ ہوگا، اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں..... میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے..... ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا۔ اُس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا..... خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے..... آوا ہن (خدا تیرے اندر اُتر آیا)..... تُو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے..... تُو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تُو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں..... کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ کہ خدا عجیب ہے چُن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا..... اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں اِنسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا..... اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم مُنکر مت ہو۔"

(کتاب البریہ طبع اوّل صفحہ ۷۵ تا ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۲)

---

[۱] یعنی وہ مقدمہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہادت کے لئے ۲۹۔۳۰؍اکتوبر کو ملتان تشریف لے گئے تھے۔ (مرتّب)

۱۸۹۷ء "مَیں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(کتاب البریہ طبع اوّل صفحہ ۴۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹)

نومبر ۱۸۹۷ء "حضور حجۃ الاسلام نے ایک رؤیا دیکھی کہ گویا دارالامان میں طاعون آگئی ہے۔ اس کی تفہیم کھجلی ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ قادیان طاعون نامیمون سے مامون و مصئون رہے گا البتہ خارش کا مرض ہو تو تعجب نہیں۔ اس پر جناب نے یہ بھی اجتہاد فرمایا ہے (کہ کھجلی پیدا کر دینے والی دوا طاعون کو روک دے گی)۔

(فقرہ مندرجہ خطوط وحدانی اجتہادی اور قیاسی ہے نہ الہامی)

(الحکم جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۴)

دسمبر ۱۸۹۷ء "انہی[1] دنوں میں مَیں نے کشف میں دیکھا ہے کہ اگلے سال بعض احباب دُنیا میں نہ ہوں گے۔ گو مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کشف کا مصداق کون کون احباب ہوں گے اور مَیں جانتا ہوں کہ یہ اِس لئے ہے تا ہر ایک شخص بجائے خود سفرِ آخرت کی تیاری رکھے۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۶۲)

۱۸۹۸ء "مجھے[2] معلوم ہے کہ پچھلے قحط کے دنوں میں میرے مخدوم و امام (صلوات اللہ علیہ السلام) (کو) اپنی جماعت کی حالت پر خیال تھا کہ اس میں بہت عیالدار (اور) اکثر غریب ہیں، ان کو بڑی مشکلات پیش آئیں گی جس پر حضور کو الہام ہوا:۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ[3]

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶، ۲۷ مورخہ ۶، ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱)

---

[1] یعنی ایامِ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء (مرتب)

[2] یعنی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) مجھے آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم ہے کہ یہ بات واقع ہونے والی ہے۔

۱۸۹۸ء

(الف) "وَاَوْحٰی[1] اِلَیَّ رَبِّیْ وَوَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا۔ وَتَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا۔"

(لُجّۃ النور صفحہ ۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۸)

(ب) حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمٰن کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ

مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

مَیں[2] دیکھتا ہوں کہ اِس مقدس الہام کے پُورا ہونے کی بہت سی صُورتیں نکلتی آتی ہیں۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۷ مارچ و ۲ اپریل ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳)

و

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۴، ۲۵ مورخہ ۲۰، ۲۷ اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۴)

۱۲ جنوری ۱۸۹۸ء "مَیں نے تہجد میں اس[3] کے متعلق دُعا کی تو الہام ہُوا :-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

اَب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام[4] جو ہُوا تھا کہ

کون کہہ سکتا ہے، اے بجلی! آسمان سے مت گر

شاید اسی سے متعلق ہو۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) میرے رَبّ نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

[2] یعنی ایڈیٹر الحکم۔ (مرتّب)

[3] یعنی طاعون کے متعلق۔ (مرتّب)

[4] نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی ڈائری سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس الہام کے نزول کی تاریخ ۱۴ جنوری ہے۔ دیکھئے اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۵۲۵۔ (مرتّب)

۱۸۹۸ء (ا) ”[1] اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (۲) اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ (۳) اِنِّيْ مَعَ الرَّحْمٰنِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً (۴) اِنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔“

(خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء۔ اخبار البدر جلد ۱۱ نمبر ۴، ۵ مورخہ ۱۶؍ نومبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)

(ب) ”مجھے اِسؔ[2] سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہؤا اور وہ یہ ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ۔

یعنی جب تک دِلوں کی وباءِ معصیت دُور نہ ہو تب تک ظاہری وباء بھی دُور نہیں ہوگی۔“

(اشتہار ”طاعون“ مورخہ ۶؍ فروری ۱۸۹۸ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵)

(ج) ”اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ۔

یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دُور نہیں کرے گا جب تک لوگ اُن خیالات کو دُور نہ کرلیں جو اُن کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دُور نہیں ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اِسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔“

(دافع البلاء صفحہ ۵ مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۵)

۲؍ فروری ۱۸۹۸ء ”آج تیسرا روزہ ہے، الہام ہؤا کہ :۔

يَوْمَ[3] تَاْتِيْكَ الْغَاشِيَةُ يَوْمَ تَنْجُوْ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔ يَوْمَ نَجْزِيْ كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔“

(از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ محررہ ۴؍ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۶؍ مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس چیز کو نہ بدلیں جو اُن کے نفسوں میں ہے (۲) وہ اس بستی کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لے گا۔ (۳) مَیں رحمٰن کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے کو ہوں۔ (۴) اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبوں کو توڑنے والا ہے۔

[2] یعنی طاعون کے سیاہ پودوں والی رؤیا جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) ایک خوفناک اور گھیر لینے والا وقت آنے والا ہے اس وقت ہر ایک شخص اپنے اعمال کے مطابق نجات پائے گا۔ اس وقت ہم ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزا دیں گے۔

۶ر فروری ۱۸۹۸ء ”آج جو ۶ر فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ مَیں نے بعض لگانے والوں سے پُوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مُشتبہ رہا کہ اُس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو مَیں نے دیکھا۔“

(اشتہار ”طاعون“ مورخہ ۶ر فروری ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۔ ایام الصلح صفحہ ۱۲۱۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۱)

(ب) ”جب یہ پیشگوئی ۶ر فروری ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تب پنجاب میں صرف دو ضلعے آلودہ تھے مگر بعد اس کے پنجاب کے ۲۳ ضلعے اِس مرض سے آلودہ ہو گئے اور پونے دس ماہ میں تین لاکھ سولہ ہزار کیس ہوئے اور دو لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو ننانوے فوتیاں ہوئیں۔ دیکھو سرکاری نقشہ جات۔“

(نزول المسیح صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۱، ۵۳۲ حاشیہ)

فروری ۱۸۹۸ء ”مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اِس[1] مرض اور مرضِ خارش کا مادہ ایک ہی ہے اور مَیں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی کیونکہ مرضِ جرب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جُزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہو سکیں اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پَیدا ہونے سے اِس مرض میں کچھ کمی پَیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے مَیں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنے والے اِس امر کی طرف توجّہ کریں اور ٹیکہ لگانے والوں کی طرح بطور حفظِ ماتقدّم ایسے مُلک کے لوگوں میں جو خطرۂ طاعون میں ہوں خارش کا مرض پھیلا دیں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادّہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجّہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے مَیں نے محض ہمدردی کی راہ سے اِس امر کو لکھ دیا ہے کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو مَیں روک نہیں سکا۔“

(ایام الصلح صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۰)

۲۵ر مارچ ۱۸۹۸ء ”مَیں نے جو اپنی نسبت خوابیں اور الہامات دیکھے مَیں اُن سے حیران ہوں۔ دو مرتبہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مرضِ طاعون ہو گئی ہے اور ورمِ طاعون نمودار ہے۔ اب آج بھی یہی خواب

---

[1] یعنی مرضِ طاعون۔ (مرتّب)

آئی ہے۔ اسی کے قریب قریب ایک الہام بھی ہے جو کسی رنج اور بلاء پر دلالت کرتا ہے اور معبّرین نے طاعون سے مُراد کبھی تو طاعون اور کبھی خارش اور حُکّام کی طرف سے کوئی عذاب و تکالیف اور کبھی کوئی اَور فتنہ رنج دِہ مُراد لیا ہے معلوم نہیں کہ اِس خواب کی کیا تعبیر ہے۔"

(مکتوب ۲۵ مارچ ۱۸۹۸ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱۲)

۱۸۹۸ء " جب کتاب اُمّہات المؤمنین عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوئی تو انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے ممبروں نے گورنمنٹ میں اِس مضمون کا میموریل بھیجا کہ اس مضمون کی اشاعت بند کی جائے اور مصنف سے بازپُرس ہو۔ مگر مَیں اُن کے میموریل کے سخت مخالف تھا اور مَیں نے اپنی تحریر میں صاف طور پر شائع کیا تھا کہ یہ طریق اچھا نہیں مگر اُن لوگوں نے میری صلاح کو قبول نہ کیا بلکہ بدگوئی کی۔ اِسی اثناء میں مجھے الہام ہوا کہ

سَتَذْکُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَکُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

یعنی عنقریب تمہیں یہ بات میری یاد آئے گی۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تمہیں اپنے میموریل میں ناکامی رہے گی اور جس امر کو مَیں نے اختیار کیا ہے یعنی مخالفین کے اعتراضات کو رَدّ کرنا اور ان کو جواب دینا اِس امر کو مَیں خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ الہام قبل از وقت ایک گروہ کثیر کو سُنایا گیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا یعنی انجمن کی وہ درخواست نامنظور ہوئی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴)

۱۸۹۸ء "مسیح اُس صدیق کو کہتے ہیں جس کے مَسّ یعنی چُھونے میں خدا نے برکت رکھی ہو ...... اور اس کے مقابل پر مسیح اُس معہود دجّال کو بھی کہتے ہیں جس کی خبیث طاقت اور تاثیر سے آفات اور دہریّت اور بے ایمانی پیدا ہو۔ ..... یہی معنے ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں القاء کئے ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۵۹، ۶۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۴)

۱۸۹۸ء (الف) " مجھے ایک الہام میں یہ فقرات القاء ہوئے تھے کہ :-

یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا

میرے خیال میں ہے کہ عدوی سے مراد یہی طاعون ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶)

لہ دیکھئے اشتہار ۴ مئی ۱۸۹۸ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۱۔ (مرتّب)

(ب) ”یعنی اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔“
(ایّام الصّلح صفحہ ۱۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۲)

۴؍ جولائی ۱۸۹۸ء

”جہاں براہین احمدیہ[1] میں اسرار اور معارف کے انعام کا اِس عاجز کی نسبت ذکر فرمایا گیا ہے وہاں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَیْكَ[2] اور جہاں دُنیا کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں عیسیٰ کے نام سے پکارا گیا ہے جیسا کہ میرے الہام میں براہین احمدیہ میں فرمایا یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ[3] ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ مَیں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ وہ سِرّ ہے جو مہدی اور عیسیٰ کے نام کی نسبت مجھ کو الہامِ الٰہی سے کُھلا اور وہ پیر کا دن اور تیرھویں صفر ۱۳۱۶ھ تھا اور جولائی ۱۸۹۸ء کی چوتھی تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا۔“
(ایّام الصّلح صفحہ ۱۵۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۸)

۱۸۹۸ء

”خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اِس جماعت میں سے ہیں جو ابھی اِس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اِس جماعت میں داخل ہیں۔ بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا ہے :۔

یَخِرُّوْنَ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِیْنَ

یعنی سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کیونکہ ہم خطا پر تھے۔“ (ایّام الصّلح صفحہ ۱۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۶)

۱۸۹۸ء

”آئندہ موسم بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ الہاماً معلوم ہوا تھا۔ وہ خبر بھی اندیشہ ناک ہے..... دن بہت سخت ہیں..... مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دن دُنیا کے لئے بڑی بڑی مصیبتوں اور موت اور دُکھ کے

---

[1] روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۱۷ حاشیہ

[2] اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔

[3] اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا یا دنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رُو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴، ۶۶۵۔ حاشیہ در حاشیہ)

دن ہیں ..... مجھے اِس بات کا خیال ہے کہ اس شورِ قیامت کے وقت جس کی مجھے الہامِ الٰہی سے خبر ملی ہے حتی الوسع اپنے عزیز دوست قادیان میں ہوں۔"

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب مورخہ ۱۲؍جولائی ۱۸۹۸ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۸۷)

۱۸۹۸ء "یہ دوا[^1] حسب الہامِ الٰہی تیار ہوئی ہے۔"

(اشتہار "دوائے طاعون" مورخہ ۲۳؍جولائی ۱۸۹۸ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۲ حاشیہ)

۱۸۹۸ء "آپ کو وہ الہام یاد ہوگا

قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے"

(مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی ۲۶؍جولائی ۱۸۹۸ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱۸)

یکم اگست ۱۸۹۸ء "صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈاڑھ کا حصہ جو بوسیدہ ہوگئی ہے اُس کو مَیں نے مُنہ سے نکالا اور وہ بہت صاف تھا اور اُسے ہاتھ میں رکھا۔" پھر فرمایا کہ "خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جاوے تو وہ مُنذر ہوتا ہے ورنہ مُبشّر۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲ تا ۲۳ مورخہ ۶، ۱۳؍اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۶)

۱۸۹۸ء "جب بعض مخالفین کی مخبری سے میرے پر ٹیکس لگانے کے لئے سرکار کی طرف سے مقدمہ ہوا اور میری طرف سے عُذر داری کی گئی تو مَیں ایک دن چھوٹی مسجد میں چند احباب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آمد و خرچ کا حساب کر رہے تھے کہ مجھ پر ایک کشفی حالت طاری ہوئی اور اس میں دکھایا گیا کہ ہندو تحصیلدار بٹالہ جس کے پاس مقدمہ تھا بدل گیا ہے اور اس کے عوض ایک اَور شخص کرسی پر بیٹھا ہے جو مسلمان ہے۔ اور اس کشف کے ساتھ بعض امور ایسے ظاہر ہوئے جو فتح کی بشارت دیتے تھے۔ تب مَیں نے اُسی وقت یہ کشف حاضرین کو سُنا دیا جن میں سے ایک خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے انسپکٹر مدارس جموں و کشمیر تھے اور بہت سے جماعت کے لوگ تھے۔ چنانچہ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ ہندو تحصیلدار یکایک بدل گیا اور اس کی جگہ میاں تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ مقرر ہوئے جنہوں نے نیک نیتی کے ساتھ اصل حقیقت کو دریافت کر لیا اور جو کچھ تحقیقات سے معلوم ہوا اس کی رپورٹ ڈکسن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور میں بھیج دی اور نیک اتفاق یہ ہوا کہ صاحب موصوف بھی زیرک اور انصاف پسند تھے۔ انہوں

[^1]: یعنی تریاقِ الٰہی۔ (مرتّب)

نے لکھ دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک شہرت یافتہ فرقہ ہے جن کی نسبت ہم بدظنی نہیں کر سکتے۔ یعنی جو کچھ عُذر کیا گیا ہے وہ واقعی درست ہے، اِس لئے ٹیکس معاف اور مسل داخل دفتر ہو۔"[1]

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۶، ۶۰۷)

۱۸۹۸ء "میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی کہ مَیں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا اور مَیں ملنے والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نومید ہوگیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب باش مہمان کی طرح ہے جو صرف روٹی کھانے کا شریک ہوتا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کاردوں سے ملامت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور در پردہ دُنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا اور دُنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا اور میرا دل خدا کی طرف کھنچا جارہا تھا، اور ایسا ہی میرا بھائی مجھے پیش آیا اور وہ اِن باتوں میں میرے باپ سے مشابہ تھا۔ پس خدا نے اِن دونوں کو وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور اس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا تا تجھ سے خصومت کرنے والے باقی نہ رہیں اور اُن کا الحاح تجھ کو ضرر نہ کرے۔"[2]

(نجم الہدیٰ طبع اوّل صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۱، ۵۲)

۳ ستمبر ۱۸۹۸ء (ا) الہام..... جو حضرت اقدس کو ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ہوا اور جو جناب نے مسجد مبارک میں لکھوا کر چسپاں کر دیا ہے:۔

"غَثَمَ غَثَمَ غَثَمَ لَهُ دَفَعَ إِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ دَفْعَةً۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶، ۲۷ مورخہ ۶، ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۴)

(ب) "چند ہفتہ ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا:۔

غَثَمَ لَهُ۔ دَفَعَ إِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ دَفْعَةً۔[3]

---

[1] بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء انکم ٹیکس معاف کیا گیا۔ (مرتب)

[2] عربی میں الہام کی عبارت یہ ہے:۔ "كَذَالِكَ لِئَلَّا يَبْقٰى مُنَازِعٌ فِيكَ وَلَا يَضُرُّكَ إِلْحَاحُ الْأَغْيَارِ۔"

(نجم الہدیٰ حصہ عربی صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۲)

[3] لسان العرب میں ہے "غَثَمَ لَهُ مِنَ الْمَالِ غَثْمَةً: إِذَا دَفَعَ لَهُ دَفْعَةً" اور اقرب الموارد میں ہے "غَثَمَ لَهُ: دَفَعَ لَهُ دَفْعَةً مِّنَ الْمَالِ جَيِّدَةً"۔ اِس لئے الہام کا ترجمہ یہ ہوا، اُس نے اپنے مال میں سے اس کیلئے بہت سا حصہ ایک ہی بار الگ کر دیا۔ (مرتب)

اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذر بھجوائیگا
مَیں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار پر مسجد کی نہایت خوشخط یہ الہام لکھ کر چسپاں
کر دیا۔ اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ہوگی یا ایسی
مسرت ظہور میں آئے گی۔"

(مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مورخہ ۳ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۰)

۲۶ ر ستمبر ۱۸۹۸ء "رات مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اِس قدر ہے کہ میری طبیعت
برداشت نہیں کرتی باایں ہمہ مَیں اس کو پئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گذرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت
سے آتا ہے، اِتنا میٹھا اور کثیر شربت مَیں کیوں پی رہا ہوں مگر اس پر بھی مَیں اُس پیالے کو پی گیا۔
شربت سے مُراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ اِسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۸، ۲۹ مورخہ ۲۰، ۲۷ ر ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۳)

۱۸۹۸ء "مَیں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے
اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو
مَیں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۷)

۱۸۹۸ء "خدا نے ..... مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفتِ الٰہی اور کوئی محبّتِ الٰہی تیری
معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲)

۳ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء "صبح کو بعد نماز فجر فرمایا کہ:۔

رات کو بعد تہجد لیٹ گیا۔ تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سُرمہ چشم آریہ کے چار ورق ہیں
اور کوئی کہتا ہے کہ آریہ لوگ اَب خود اِس کتاب کو چھپوا رہے ہیں۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۸ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۶)

aaaaaaaaaaaaaaa

۱۴ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء "۱۴ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء کو مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ دَورانِ
خطبہ فرمایا۔ بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے اُن پر خدا نے لعنت کی، داؤدؑ اور مسیح ابنِ مریم کی زبان سے۔ اور یہ اِس لئے

ہوئی کہ وہ حدِ اعتدال سے بڑھ نکلے اور نافرمانی کے لئے تجاوز کر گئے۔ بنی اسرائیل کا ایسا حال ہو گیا تھا کہ نہی عن المنکر اور اَمر بالمعروف قطعاً چھوڑ دیا تھا۔ چھوٹے بڑوں کی شرارتوں پر اور بڑے چھوٹوں کی شیطنتوں پر رضامند ہو گئے تھے اِس لئے مسیح اور داؤدؑ کی زبان سے اُن پر لعنت برسی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَب پھر وقت آیا ہے کہ دُنیا میں سُوکھے ہوئے درخت ہرے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کی بارش ہو رہی ہے۔ زمانہ کا امام آیا ہے جو ابنِ مریم کے نام سے آیا ہے اور اس کو داؤد بھی کہا گیا ہے۔ پس بڑی ضروری اور خطرناک بات ہے کہ ایسا نہ ہو۔ اس کے مقابلہ میں گندی اور ناپاک کوششیں کرنے والے اور اس سے مُنہ پھیرنے والے اُس لعنت کے نیچے آجاویں جو داؤدؑ اور مسیح ابنِ مریم کی زبان سے ہوئی۔"

جس وقت مولانا نے یہ فقرہ (خط کشیدہ) فرمایا اُسی وقت حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو الہام ہوُا کہ :-

"یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۵)

۴ نومبر ۱۸۹۸ء "آج ۴ نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے میں بہت خوش ہوُا اور یقین رکھتا تھا کہ آج روپیہ ۵۰ آئے گا۔ چنانچہ آج ہی ۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا روپیہ ۵۰ آگیا۔ فالحمدللّٰہ وجزاکم اللّٰہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہِ الٰہی میں قبول ہے۔"

(از مکتوبات بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مکتوب مورخہ ۴ نومبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ)

۱۸۹۸ء "مَیں نے کچھ دن ہوئے خواب میں آپ[1] کی نسبت کچھ بَلا اور غم کو دیکھا تھا۔ ایسے خوابوں اور الہاموں کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مجھے اندیشہ تھا۔ آخر اس کا یہ پہلو ظاہر ہوُا۔ یہ تقدیر مُبرم تھی جو ظہور میں آئی۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۹۴ مکتوب مورخہ ۸ نومبر ۱۸۹۸ء بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ)

۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء "اِنِّیْ[2] مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَ اَرٰی۔ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا۔ وَ تَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ۔ مَالَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ۔ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ

---

[1] یعنی نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ بُرائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ اور ان لوگوں پر ذلّت طاری ہوگی۔ اللہ (کے عذاب) سے انہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔ پس تم صبر کرو اس

بِاَمْرِہٖ۔ اِنِّیْ مَعَکُمْ اَسْمَعُ وَ اَرٰی۔ اِنِّیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی"۔[1]

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب[1])

۱۵؍ نومبر ۱۸۹۸ء "اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اِنَّہٗ طَیِّبٌ مَقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ اِتَّقِ اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْخَائِفِیْنَ"۔[2]

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

۱۶؍ نومبر ۱۸۹۸ء "اِنِّیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً"۔[3]

(تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

۲۰؍ نومبر ۱۸۹۸ء (الف) الہام محمد علی خان بِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ

مولوی محمد علی[4] خدا میرا بھی گنہ بخشے۔

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب) aaaaaaaaaaaaa

(ب) "یہ رات جو پیر کی گذری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ[5] کی نسبت مجھے الہام ہُوا تھا اور وہ یہ ہے:-

فَبِاَیِّ عَزِیْزٍ بَعْدَہٗ تَعْلَمُوْنَ

یہ اللہ جلّشانہٗ کا کلام ہے۔ وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اَور کونسا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے"۔

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام نواب محمد علی خاں صاحبؓ مورخہ ۲۲؍ نومبر ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶ مورخہ ۳۰؍ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

۲۱؍ نومبر ۱۸۹۸ء "شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی ..... نے اِس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی، .... میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے یہ درخواست

وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ یقیناً مَیں تمہارے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ یقیناً مَیں تم دونوں کے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ [1] یہ رجسٹر خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ یہ رجسٹر وہی ہے جس کی دوسری طرف رشتہ کے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بھی درج ہیں۔ (مرتّب)۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔ وہ پاک ہے۔ خدا کا مقبول ہے۔ اللہ سے ڈر۔ یقیناً اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ [3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدائے غفّار کے ساتھ ہوں تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ [4] ان دونوں الہاموں کے سامنے یہ دو نام لکھے ہوئے ہیں۔ پہلا الہام جیسا کہ نواب محمد علی خان صاحبؓ کے متعلق ہے اِسی طرح یہ دوسرا الہام مولوی محمد علی صاحب کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مرتّب)

[5] یعنی نواب محمد علی خان صاحب مالیرکوٹلہ۔ (مرتّب)

کی تھی کہ..... آپ مُباہلہ کرکے تصفیہ کرلیں کیونکہ جب کسی طرح جھگڑا فیصلہ نہ ہوسکے تو آخری طریق خدا کا فیصلہ ہے جس کو مُباہلہ کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثرِ مُباہلہ کے لئے اِس طرف سے ایک سال کی شرط ہے اور یہ شرط الہام کی بناء پر ہے..... شیخ محمد حسین نے..... بجائے اس کے کہ نیک نیتی سے مُباہلہ کے میدان میں آتا یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پُر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے نام سے چھپوا دیا۔

اِس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے اور مَیں نے خدا تعالیٰ سے دُعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے۔ اور وہ دُعا جو مَیں نے کی ہے یہ ہے کہ

" اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مُفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنّہ میں بار بار مجھ کو کذّاب اور دجّال اور مُفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اُس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ تو اے میرے مَولیٰ! اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ۱۳ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلّت کی مار وارد کر اور اُن لوگوں کی عزّت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مَولیٰ! میرے مُنعم! میری اُن نعمتوں کے دینے والے جو تُو جانتا ہے اور مَیں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزّت ہے، تو مَیں عاجزی سے دُعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ (۱۳) مہینوں میں جو ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے، ذِلّت کی مار سے دُنیا میں رُسوا کر (یہ تیرہ مہینے خدا تعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوئے ہیں یعنی سال پر ایک ماہ اَور زیادہ ہے۔ منہ)

غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متّقی اور پرہیزگار اور مَیں کذّاب اور مُفتری ہوں۔ تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذِلّت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزّت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رُسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین۔

یہ دُعا تھی جو مَیں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام[۱] ہوا کہ مَیں ظالم کو ذلیل اور رُسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔[۱]

(ہاتھ کاٹنے سے مُراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہے ناجائز تحریر کا کام لیا وہ ہاتھ اس کی حسرت

---

[۱] (نوٹ از مرتّب) اِلہام میں یہ فقرہ بھی تھا کہ " وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا" سو محمد حسین نے مجسٹریٹ ضلع کی ایک ہی دھمکی سے ہمیشہ کے لئے اِس بات کا اقرار کر لیا کہ مَیں کبھی مرزا صاحب کو کافر اور دجّال اور کذّاب نہیں کہوں گا حالانکہ وہ اپنے رسالہ اشاعۃ السنّہ میں عہد کر چکا تھا کہ مَیں اس شخص کو مرتے دَم تک کافر اور دجّال کہتا رہوں گا۔ یہی حال ابوالحسن تبتی اور جعفر زٹلی کا ہوا۔ اُن کی قلمیں بھی ایسی ٹوٹیں کہ پھر خبر ہی نہیں لگی کہ کہاں گئے۔ (مفصّل دیکھئے اشتہار ۱۷ر دسمبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۷)

کا موجب ہوں گے اور افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔منہ)

اور چند عربی الہامات ہوئے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَیَنَا لُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ۔ ضَرْبُ اللّٰہِ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ النَّاسِ۔ اِنَّمَآ اَمْرُنَآ اِذَآ اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَتَعْجَبُ لِاَمْرِیْ۔ اِنِّیْ مَعَ الْعُشَّاقِ۔ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔ وَیَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ۔ وَیُطْرَحُ بَیْنَ یَدَیَّ۔ جَزَآءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا۔ وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ۔ مَالَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ۔ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[1]

یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے، یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابو الحسن تبتی دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے ہیں ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بناء پر ہے اس لئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ اُن پر کھولے گا۔.....

اور عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ جو لوگ سچے کی ذلّت کے لئے بد زبانی کر رہے ہیں اور منصوبے باندھ رہے ہیں، خدا اُن کو ذلیل کرے گا اور میعاد پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے تیرہ مہینے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور ۱۴ر دسمبر ۱۸۹۸ء تک جو دن ہیں وہ توبہ اور رجوع کے لئے مہلت ہے۔ فقط۔[2]"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۷ تا ۶۲۔ اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۵۱ تا ۵۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک رہے ہیں اُن پر ان کے رب کی طرف سے غضب نازل ہوگا۔ اللہ کی مار لوگوں کی مار سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ ہم جب کسی بات کا ارادہ کریں تو اس کے متعلق ہمارا حکم صرف یہ ہوتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ کیا تم میرے حکم پر تعجب کرتے ہو۔ میں عاشقوں کے ساتھ ہوتا ہوں۔ میں ہی ہوں رحمت کرنے والا۔ مجد اور بزرگی کا مالک۔ اور ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا۔ اور میرے سامنے پھینکا جائے گا۔ بدی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ اور ان لوگوں پر ذلّت طاری ہوگی۔ اللہ (کے عذاب) سے کوئی انہیں بچا نہیں سکے گا پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہوتے ہیں۔

[2] "اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء ..... میں فریق ظالم اور کاذب کی نسبت یہ عربی الہام تھا کہ جَزَآءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ۔ یعنی جس قسم کی فریق مظلوم کو بدی پہنچائی گئی ہے اُسی قسم کی فریق ظالم کو جزاء پہنچے گی۔ سو آج یہ پیشگوئی کامل طور پر پوری ہو گئی۔ کیونکہ مولوی محمد حسین نے بد زبانی سے میری ذلّت کی تھی اور میرا نام کافر اور دجّال اور کذّاب اور ملحد رکھا تھا اور یہی فتوائے کفر وغیرہ کا میری نسبت پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں سے لکھوایا اور اسی بناء پر محمد حسین مذکور کی تعلیم سے اور

۲۱؍دسمبر ۱۸۹۸ء "آج صبح کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا:۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے

(مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مورخہ ۲۱؍دسمبر ۱۸۹۸ء مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصّہ اوّل صفحہ ۲۲)

۲۳؍دسمبر ۱۸۹۸ء فرمایا: رات یعنی ۲۳؍دسمبر ۱۸۹۸ء شب کو الہام ہوا:۔

اَلسُّهَيْلُ الْبَدْرِيُّ [1]

پھر فرمایا کہ سُہیل وہ ستارہ ہے جس کو ولدُ الزّناکُش بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو تکوّنی کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ابوالفضل نے اسی ستارے کی نسبت لکھا ہے ؎

ولدالزّناکش آمد چو ستارۂ یمانی

(الحکم جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۱۸۹۸ء "خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے جو ہماری جماعت میں داخل ہیں جب امتحانِ مُنصفی میں فیل ہوئے اور ان کو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی اور سخت غم ہوا تو ان کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ

سَيُغْفَرُ

یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے اس غم کا تدارک کرے گا چنانچہ اس کے مطابق وہ جلد ریاستِ کشمیر میں ایک ایسے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ مُنصفی سے اُن کے لئے بہتر ہوا یعنی وہ تمام ریاست جمّوں و کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہو گئے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۱)

بقیہ حاشیہ:۔

خود اس کے لکھوانے سے محمد بخش جعفر زٹلی لاہور وغیرہ نے گندے بہتان میرے پر اور میرے گھر کے لوگوں پر لگائے۔ سو اب یہی فتوے پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں بلکہ خود محمد حسین کے اُستاد نذیر حسین نے اس کی نسبت دے دیا یعنی یہ کہ وہ کذّاب اور دجّال اور مفتری اور کافر اور بدعتی اور اہلِ سنّت سے خارج بلکہ اسلام سے خارج ہے۔"

(اشتہار ۳۰ جنوری ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۹۲ مفصّل دیکھئے اشتہار ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۷ تا ۸۷)

[1] (ترجمہ از مرتب) سہیل ستارہ جو عرب علاقوں میں موسم گرما کے بعد ہونے والی بارشوں کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

۱۸۹۸ء (قریباً)[1] "ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہوگئی تھیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ آخر ہم نے دُعا کی تو الہام ہوا:۔

بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْرٌ

یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔

اِس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔ اِس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یُونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت اَبتر ہوتی جاتی تھی۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۰-۲۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۸)

۱۵؍جنوری ۱۸۹۹ء " مَاکَانَ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ۔"[2]

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بر ورق ملحقہ کتاب تعطیر الانام[3])

۱۸؍جنوری ۱۸۹۹ء " غِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔"[4]

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باوراق ملحقہ کتاب تعطیر الانام)

۳؍فروری ۱۸۹۹ء (الف) "مجھے ۲۱؍رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات میں جس میں انتشارِ روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لَیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا، ایک رؤیا ہوا۔ یہ رؤیا اُن کے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تُو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب مَیں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی مَیں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب مَیں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک

---

[1] الہام کی یہ تاریخ تخمینی ہے اور اس تاریخ کے لحاظ سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی عمر اس وقت پانچ سال کی بنتی ہے حالانکہ آپ قریباً سات سال کی عمر تک آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا رہے۔ اِس لئے الہام کی تاریخ غالباً ۱۹۰۰ء کے قریب بنتی ہے۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) خدا ایسا نہیں ہے کہ انہیں اس حال میں عذاب دے کہ تُو ان میں ہو۔

[3] یہ کتاب خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتب) [4] (ترجمہ از مرتب) پانی خشک ہوگیا اور بات کا فیصلہ ہُوا۔

دیا۔ پھر بعد اس کے مَیں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنادیا جائے اور مَیں اس دُعا میں محو ہوگیا۔ جب بعد اس کے مَیں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا۔ سب سے پہلے میری نظر اُس کی آنکھوں پر پڑی۔ اُس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں۔ تب مَیں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنادیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور خوبصورت اور مفید جاندار ہے، خدا کی قدرت کو یاد کرکے وَجد میں آگیا اور بِلاتوقف سجدہ میں گرا اور مَیں سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالیٰ کی بزرگی کا اِن الفاظ میں اقرار کرتا تھا کہ :۔

رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اور اِس قدر اُونچی آواز تھی کہ مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دُور دُور تک جاتی تھی۔ تب مَیں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو[1] تھا، اور غالباً اِس دُعا کی اُس نے درخواست کی تھی، یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں، اور مَیں یہ اُس کو کہہ رہا تھا کہ پھر یک دفعہ خدا کی قدرت کے تصور سے میرے دل نے جوش مارا اور میرا دل اُس کی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر مَیں پہلی طرح وَجد میں آکر سجدہ میں گر پڑا اور ہر وقت یہ تصور میرے دل کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الٰہی! تیری کیسی بلند شان ہے۔ تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تُو نے ایک بے جان پتھر کو بھینس بنا دیا۔ اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اس کے دُودھ کی بھی امید ہے۔ قدرت کی باتیں ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ مَیں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ قریباً اُس وقت رات کے چار بج چکے تھے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مَیں نے اِس کی یہ تعبیر[2] کی کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے برخلافِ واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں۔ اِسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حکّام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب“

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۰، ۱۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۵)

---

[1] بھانو ایک عورت کا نام تھا جو بسرا واں متصل قادیان کی رہنے والی تھی اور مخلص احمدی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر اکثر آتی جاتی تھی۔ (مرتّب)

[2] ”ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ کے متعلق (جو پولیس نے مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف دائر کیا تھا۔ مرتّب) یہ خواب ہے کیونکہ پتھر یا لکڑی سے وہ منافق حاکم مراد ہے جس کا ارادہ یہ ہے کہ بدی پہنچاوے۔ اور جس کی آنکھیں بند ہیں اور پھر بھینس بن جانا اور بڑی بڑی آنکھیں ہو جانا۔ اس کی یہ تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ یکدفعہ کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں جن سے حاکم کی آنکھیں کھل جائیں۔“ (از مکتوب بنام چوہدری رستم علی صاحبؓ مورخہ ۵ فروری ۱۸۹۹ء۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

(ب) " اب فوجداری مقدمہ کی تاریخ ۱۴ ؍فروری ۱۸۹۹ء ہوگئی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اب تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی نیّت بخیر نہیں۔ جمعہ کی رات مجھے یہ خواب آئی ہے کہ ایک لکڑی یا پتھر کو مَیں نے جنابِ الٰہی میں دُعا کرکے بھینس بنا دیا ہے اور پھر اِس خیال سے کہ ایک بڑا نشان ظاہر ہؤا ہے سجدہ[1] میں گرا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرے خیال میں ہے کہ شاید اس کی یہ تعبیر ہو کہ لکڑی اور پتھر سے مُراد وہی سخت دِل اور منافق طبع حاکم ہو، اور پھر میری دُعا سے اس کا بھینس بن جانا، اِس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ ہمارے لئے ایک مفید چیز بن گئی ہے جس کے دُودھ کی امید ہے۔ اگر یہ تاویل درست ہے تو امید قوی ہے کہ مقدمہ پلٹا کھا کر نیک صورت پر آجائے گا اور ہمارے مفید ہوجائے گا۔ اور سجدہ کی تعبیر یہ لکھی ہے کہ دشمن پر فتح ہو۔ الہامات بھی اسکے قریب قریب ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اِس خواب کے ظہور کا محل کوئی اَور ہو۔ بہرحال ہمارے لئے بہتر ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہو۔" (ماخوذ از مکتوب قلمی بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحومؓ۔ مورخہ ۵ ؍فروری ۱۸۹۹ء)

۱۸۹۹ء " مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس میری نسبت بہ نیّت سزا دلانے کے فوجداری میں ایک مقدمہ پولیس نے بنایا تھا اور اُس کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ ایسی کوشش کرنے والے نامُراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا:-

اِنَّا تَجَالَدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَ اَسْبَابُهٗ

یعنی ہم نے تلوار کے ساتھ جنگ کیا پس نتیجہ یہ ہؤا کہ دشمن ہلاک ہوگیا اور اُس کے اسباب بھی ہلاک ہوئے۔ اِس جگہ دشمن سے مراد ایک ڈپٹی انسپکٹر ہے جس نے ناحق عداوت سے مقدمہ بنایا تھا۔ آخر طاعون سے ہلاک ہؤا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۷)

۱۸۹۹ء " اِس[2] کے بعد جو مجھے الہام ہوئے وہ اسی رؤیا کے مؤید ہیں۔ وہ بھی ذیل میں لکھتا ہوں تاکہ اُس آخری وقت میں جب یہ باتیں پُوری ہوں، لوگوں کے ایمان قوی ہوں ...... اور الہامات جو اس خواب کے مؤید ہیں یہ ہیں:-

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اَنْتَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا۔
وَ اَنْتَ مَعِيْ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ يَاْتِيْكَ نُصْرَتِيْ۔ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ

---

[1] "سجدہ میں گرنے کی بھی یہی تعبیر ہے کہ دشمن پر فتح ہے۔" (مکتوب بنام چوہدری رستم علی صاحب مورخہ ۵ ؍فروری ۱۸۹۹ء مکتوباتِ احمدیہ جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۱۵۷)

[2] یعنی مندرجہ بالا خواب ۳ ؍فروری ۱۸۹۹ء ص۲۷۳۔ (مرتّب)

مَاءَكِ۔ غِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ اِنَّا تَجَالَدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَاَسْبَابُهٗ۔ وَيْلٌ لَّهُمْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيُوْثَقُ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ وَاِنَّهٗ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ۔ اِنَّهٗ مِنْ اٰيَةِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ فَتْحٌ عَظِيْمٌ۔ اَنْتَ اِسْمِىَ الْاَعْلٰى۔ وَاَنْتَ
مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ مَحْبُوْبِيْنَ۔ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِىْ۔ قُلْ اِنِّىْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

یعنی خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور تُو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تُو میرے ساتھ ہے اے ابراہیم۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں رحمٰن ہوں۔ اے زمین! اپنے پانی کو یعنی خلافِ واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں نگل جا۔ پانی خشک ہوگیا اور بات کا فیصلہ ہؤا۔ تجھے سلامتی ہے یہ ربِّ رحیم نے فرمایا۔ اور اے ظالمو آج تم الگ ہوجاؤ۔ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اس کے تمام اسباب کاٹ دیئے۔ ان پر واویلا ہے۔ کیسے افتراء کرتے ہیں۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ اور خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ وہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ مُونہہ بگڑیں گے۔ خدا کا یہ نشان ہے اور یہ فتح عظیم ہے۔ تُو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے۔ اور تُو محبوبین کے مقام پر ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ کہہ مَیں مامور ہوں اور تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔"

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۲، ۱۳ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

۱۸۹۹ء "وہ مقدمہ جو مُنشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بناء پر دائر ہوکر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں میرے پر چلایا گیا تھا...... اس مقدمہ کے انجام سے خدا تعالیٰ نے پیش از وقت مجھے بذریعہ الہام خبر دے دی کہ وہ مجھے آخرکار دشمنوں کے بدارادے سے سلامت اور محفوظ رکھے گا اور مخالفوں کی کوششیں ضائع جائیں گی۔

سو ایسا ہی وقوع میں آیا.... قبل اس کے جو یہ مقدمہ دائر ہو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اِطلاع دی تھی کہ تم پر ایسا مقدمہ عنقریب ہونے والا ہے اور اس اطلاع پانے کے بعد مَیں نے دُعا کی اور وہ دُعا منظور ہوکر آخر میری بریّت ہوئی اور قبل انفصال مقدمہ کے یہ الہام بھی ہؤا کہ

تیری عزّت اور جان سلامت رہے گی اور دشمنوں کے حملے جو اسی بدغرض کے لئے ہیں
اُن سے تجھے بچایا جائے گا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۹۷ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹)

ل اِس الہام کی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلمِ مبارک سے تحریر فرمودہ کتاب تعطیر الانام کے حاشیہ پر ۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء درج ہے۔ یہ کتاب خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتّب)

۱۸۹۹ء

"ظہر کی نماز کا وقت تھا کہ یک دفعہ مجھے الہام ہُوا کہ

تَرٰی فَخِذًا اَلِیْمًا

یعنی تُو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ تب مَیں نے یہ الہام اُسؑ کو سُنایا اور پھر بعد اس کے بلا توقف مَیں نماز کیلئے مسجد کی طرف روانہ ہونے لگا اور وہ بھی میرے ساتھ ہی زینہ پر سے اُترا۔ جب ہم زینہ پر سے اُتر آئے تو دو گھوڑوں پر دو لڑکے سوار دکھائی دیئے جن کی عمر بیس؟ برس کے اندر اندر ہوگی اور ایک کچھ چھوٹا اور ایک بڑا۔ وہ سوار ہونے کی حالت میں ہی ہمارے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور ایک نے ان میں سے مجھ کو کہا کہ یہ دوسرا سوار میرا بھائی ہے اور اس کی ران میں سخت دَرد ہو رہا ہے اس کا کوئی علاج پُوچھنے آئے ہیں۔ تب مَیں نے حامد علی کو کہہ دیا کہ گواہ رہ کہ یہ پیشگوئی دو تین منٹ میں ہی پُوری ہوگئی۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۲، ۳۳ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

۱۰؍ مارچ ۱۸۹۹ء

فرمایا کہ "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مبارکہ؟ سلمہا اللہ پنجابی زبان میں بول رہی ہے کہ مَینوں کوئی نہیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی جس نے ایہہ مصیبت پائی۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰؍ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

۱۳؍ اپریل ۱۸۹۹ء

"۱۳؍ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہُوا:

اِصْبِرْ مَلِیًّا سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا

یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ مَیں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کروں گا۔ اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحج ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہُوا اور اِس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہُوا:

رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ ھٰذِہٖ

یعنی اے میرے خدا! میری اِس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پَیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اِس الہام کو مَیں نے اُس تمام جماعت کو سُنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ کر

۱؎ یعنی شیخ حامد علی کو۔ (مرتّب)　　۲؎ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ (مرتّب)

۳؎ "بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیمار ہوگئی چنانچہ اَب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگئی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۱ حاشیہ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

اپنے تمام معزز دوستوں کو اِس الہام سے خبر کردی ۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۱ طبع اوّل ۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷)

۱۹ رمئی ۱۸۹۹ء

" اِنَّا لَنَعْلَمُ الْاَمْرَ وَ اِنَّا عَالِمُوْنَ سَيُبْدَى الْاَمْرُ وَنَنْسِفَنَّ نَسْفًا "[1]

(از خط مولوی عبد الکریم صاحبؓ ۔ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳ رجون ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

۱۳ رجون ۱۸۹۹ء

(الف) " جب ۱۳ رجون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جس پر الہامِ[2] مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پُورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسی لڑکے کی مجھ میں رُوح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا مَیں نے سُنا :

اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَ اُصِيْبُهٗ

یعنی اَب میرا وقت آگیا اور مَیں اَب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا اور پھر اُسی کی طرف جاؤں گا ...... اور پھر بعد اس کے ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہؤا ۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

(ب) " مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں تجھے ایک اَور لڑکا دوں گا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اَب پیدا ہؤا ۔ جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس[3] پہلے مجھے دی گئی اور پھر اُس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا یہ الہام ہؤا :

اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَ اُصِيْبُهٗ

یعنی مَیں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا ۔ مَیں نے اپنے اِجتہاد سے اِس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا ۔[4] اِس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے ۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۰ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ہم اصل بات جانتے ہیں اور بے شک ہم جاننے والے ہیں ۔ وہ بات عنقریب ظاہر کر دی جائے گی اور یقیناً ہم ذرّہ ذرّہ کرکے اُڑا دیں گے ۔

[2] یعنی الہام ۱۳ راپریل ۱۸۹۹ء (مرتب)

[3] ایک رنگ میں اس پسر چہارم کا وعدہ اس کے ظہور سے چودہ برس پہلے بھی دیا گیا تھا ۔ دیکھئے الہام ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۰۳

[4] چنانچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد بچپن میں ہی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو وفات پا گیا ۔ (مرتب)

جون ۱۸۹۹ء

"پھر اس[1] کے بعد الہام ہوا:

کَفٰی ھٰذَا"[2]

(خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۳ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۱۴ جون ۱۸۹۹ء "میرے گھر میں جو ایام امید تھے ۱۴ جون کو اوّل دردِ زہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہوگئی یعنی بدن تمام سرد ہوگیا اور ضعف کمال کو پہنچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اُس وقت مَیں نے خیال کیا کہ شاید اَب اِس وقت یہ عاجزہ اِس فانی دُنیا کو اَلوداع کہتی ہے۔ بچوں کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسرے گھر میں رہنے والی عورتیں اور اُن کی والدہ تمام مُردہ کی طرح اور نیم جان تھے کیونکہ ردّی علامتیں یکدفعہ پیدا ہوگئی تھیں۔ اس حالت میں اُن کا آخری دَم خیال کرکے اور پھر خدا کی قدرت کو مظہر العجائب یقین کرکے اُن کی صحت کے لئے مَیں نے دُعا کی۔ یکدفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا:

تَحْوِیْلُ الْمَوْتِ

یعنی ہم نے مَوت کو ٹال دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا اور بدن پھر گرم ہوگیا اور حواس قائم ہوگئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصّہ اوّل صفحہ ۲۶ مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی و تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲، ۳ صفحہ ۱۱۶ بابت فروری و مارچ ۱۹۰۸ء)

۱۷ جون ۱۸۹۹ء "رؤیا۔ حضرت اقدس کیا دیکھتے ہیں کہ آگ اور دُھواں ہے اور چنگاریاں اُڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اِس حال میں آپ یہ پڑھ رہے ہیں:

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔"[3]

(منقول از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۲۳ جون ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳ جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

۲۵ جون ۱۸۹۹ء "مَیں نے دو روز ہوئے کہ یا لکم و بشس آپ[4] کو خواب میں دیکھا تھا۔"

(مکتوب مورخہ ۲۷ جون ۱۸۹۹ء بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۵ حصّہ اوّل صفحہ ۲۷)

---

[1] یعنی الہام اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَ اُصِیْبُہٗ کے بعد۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) یہ کافی ہے۔ (نوٹ از مرتّب) اِس میں اِس طرف اشارہ ہے کہ اَب آپ کے ہاں کوئی اور نرینہ بچہ پیدا نہ ہوگا۔ [3] (ترجمہ از مرتّب) اے حیّ اے قیوم! مَیں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں یقیناً میرا ربّ آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ [4] یعنی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ (مرتّب)

۱۸۹۹ء ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“

(از خط حضرت اقدسؑ بنام بابو الٰہی بخش صاحب ۱۶؍جون ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۷۵۔ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۷)

۳۰؍جون ۱۸۹۹ء ”۳۰؍جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا :

پہلے بیہوشی ۔ پھر غشی ۔ پھر موت

ساتھ ہی اس کے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا۔ چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم نمبر ۲۳ جلد ۳۔ ۳۰؍جون ۱۸۹۹ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا۔

پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گذر گئے۔ اوّل بیہوش رہے پھر یکدفعہ غشی طاری ہوگئی۔ پھر اس ناپائیدار دنیا سے کوچ کیا۔ اور ان کی موت اور اس الہام میں صرف بیس ۲۰ بائیس ۲۲ دن کا فرق تھا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

۱۸۹۹ء ”صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوئی ہے کہ حضرت ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہند سلّمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم عبد الکریم کو جو اُس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظّمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرما ہوئی ہیں اور دو۲ روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے۔ اِس رؤیا کی تعبیر یہ تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرتِ الٰہی شامل ہوئی چاہتی ہے[1]۔“ (از خط مولانا عبد الکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

---

[1] اِس ہفتہ میں سب سے عجیب اور دلچسپ بات جو واقع ہوئی ..... وہ ایک چٹھی کا حضرت کے نام آنا تھا۔ اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ جلال آباد (علاقہ کابل) کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو۲ ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے ... . اس خط سے حضرت اقدسؑ اِس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا ” اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپئے لا دیتا تو مَیں کبھی اِتنا خوش نہ ہوتا جیسا اِس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے۔“ ..... خدا کا عِلم اور قدرت دیکھئے ظہر کے وقت

۱۸۹۹ء (الف) ”ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت دَرد ہوئی۔ایک دَم قرار نہ تھا کسی شخص سے مَیں نے دریافت کیا کہ اِس کا کوئی علاج ہے۔ اُس نے کہا کہ علاجِ دندان اخراجِ دندان۔اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔تب اُس وقت مجھے غنودگی آگئی اور مَیں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی مَیں نے بیتابی کی حالت میں اُس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی جب مَیں بیدار ہوا تو دَرد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا:

اِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ يَشْفِيْ

یعنی جب تُو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)

(ب) (حضرت) ”مولوی نورالدین صاحب کو ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہوا لگاتار دانت کا سخت دَرد رہا اور سوائے اُکھڑوانے کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔فرمایا[1]: مجھے بھی ایک دفعہ خطرناک درد ہوا یہاں تک کہ مارے دَرد کے غشی ہوگئی۔اس میں الہام ہوا:

وَاِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ يَشْفِيْ

جب اُٹھا تو دَرد جاتا رہا“ (از خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۶؍جولائی ۱۸۹۹ء ”۶؍جولائی کی رات کو خدا تعالیٰ نے بہشت و دوزخ کا نظارہ آپ کو دکھایا۔اوّل بہشت دکھائی گئی اور اس کے ہر قسم کے ثمرات و نعماء دکھائی گئیں۔اتنے میں الہام ہوا:

يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ[3]

پھر دوزخ دکھایا گیا۔وہ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل کا تھا۔اِتنے میں اِلہامًا زبان پر جاری ہوا:

اِس رؤیا کی صحیح تاویل پُوری ہوگئی“ (خط حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

[1] (نوٹ از مرتب) یہ الہام یہاں اِس لئے لایا گیا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے (جو جزو ب میں درج ہے) معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰؍جولائی ۱۸۹۹ء سے یہ پہلے کا الہام ہے۔

[2] یعنی حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) (مددِ الٰہی) تیرے پاس ہر گہرے راستے سے آئے گی۔

لَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ عَلَیَّ لَاُلْقِیَ رَاْسِیْ فِیْ ھٰذَا الْکَنِیْفِ۔[1]

(از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ ر جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۲۷ ر اگست ۱۸۹۹ء

"مجھ کو اپنی نسبت یہ الہام ہوا:

خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ[3] نے تیری مدد کی۔"

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۲۰۔ الحکم ۹ ر ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۳۰ ر اگست ۱۸۹۹ء

"رحمتِ الٰہی کے چھپکے سامان۔"

(منقول از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ ر ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۳۰ ر اگست ۱۸۹۹ء

"اِسی تاریخ کو رؤیا میں حضرت اقدس نے نبض پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اِس سے ذِلّت کی آواز آتی ہے یا نصرت کی۔ تو نبض سے نصرت کی آواز آئی۔"

(خط مولوی عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ ر ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۲ ر ستمبر ۱۸۹۹ء

"اِس قدر فقرہ کہ

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ

اِس وقت جو مَیں یہی مقام لکھ رہا تھا الہام ہوا اور آج دوسری ستمبر ۱۸۹۹ء روز شنبہ اور ایک بجے کا عمل ہے وقت

---

[1] ترجمہ:۔ "اگر خدا کا فضل و رحمت مجھ پر نہ ہوتی تو میرا سر اس پاخانہ میں ڈالا جاتا۔ یہ ایک انعامِ الٰہی کی طرز ہے کہ خدا نے آپ کو ایسے مکان کے لئے بنایا ہی نہیں۔ اِس سے پیشتر مدت ہوئی حضرت کچھ لوگوں کو اس تاریک غار میں دیکھ چکے تھے۔" (خط مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ اخبار الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ ر جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

[2] احادیثِ نبویہ میں دُنیا کو ایک روڑی کی صورت میں بتایا گیا ہے۔ پس وحیُ الٰہی ان احادیث کی تصدیق کرتی ہے اور معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نے ہی مجھے دُنیا سے بے رغبت کیا ہے ورنہ مَیں بھی اسی مزبلہ کا ایک کیڑا ہوتا۔ (مرتّب)

[3] اربعین ۳ صفحہ ۳۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۰ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ وحیُ الٰہی "ملائکہ نے تیری مدد کی" کی دوسری قراءت "فرشتوں نے تیری مدد کی" ہے۔ (مرتّب)

نماز ظہر ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۵۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۲ حاشیہ)

۱۴؍ستمبر ۱۸۹۹ء

" ۱۴؍ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا:

ایک عزّت[1] کا خطاب۔ ایک عزّت کا خطاب۔ لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔

یہ تمام خدائے پاک قدیر کا کلام ہے ..... مَیں اپنے اجتہاد سے اِس کے یہ معنے سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے جو کسی حد تک پُرانا ہوگیا ہے اور حد سے زیادہ تکذیب اور تکفیر ہو چکی ہے۔ کوئی ایسا برکت اور رحمت اور فضل اور صُلحکاری کا نشان ظاہر کرے گا کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاک تر ہوگا تب ایسی کُھلی کُھلی سچائی کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات میں ایک تبدیلی واقع ہوگی اور نیک طینت آدمیوں کے کینے یکدفعہ رفع ہو جائیں گے۔" (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۱ تا ۵۰۴)

۱۸؍ستمبر ۱۸۹۹ء

" آج رات مَیں نے ۱۸؍ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ مَیں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دُعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو' سو ہو ہی گئی۔ مَیں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہمارے الہام ۱۴؍ستمبر ۱۸۹۹ء "ایک عزّت کا خطاب۔ ایک عزّت کا خطاب۔ لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بارانِ رحمت کا دروازہ آسمان سے کُھلے گا یا غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا مگر نشان ہوگا نہ معمولی بات۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۱۹؍ستمبر ۱۸۹۹ء

" ۱۹؍ستمبر ۱۸۹۹ء کو خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے اپنا کلام مجھ پر نازل کیا۔

اِنَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکَ زُرُوْعًا یَّاۤ اِبْرَاھِیْمُ

یعنی اے ابراہیم! ہم تیرے[2] لئے ربیع کی کھیتیاں اُگائیں گے۔ زُرُوْع، زَرْع کی جمع ہے اور زَرْع عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی گنک و جو وغیرہ کو کہتے ہیں مگر آثار ایسے نہیں ہیں کہ یہ الہام اپنے ظاہر معنوں کے رُو سے پُورا ہو۔

---

[1] "مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ ایک عزّت کا خطاب دیا گیا ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۲۳؍مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار عام ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء)

[2] نیز دیکھئے الحکم جلد ۳ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶؍ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶۔

کیونکہ ربیع کے تخم ریزی کے ایام گویا گذر گئے۔ لہٰذا مجھے صرف اجتہاد سے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا غم ہے۔ تیری کھیتیاں تو بہت نکلیں گی یعنی ہم تیری تمام حاجات کے متکفل ہیں۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴۔ اشتہار ۲۲؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ حاشیہ)

۴؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء "ایک اَور دوسرا الہام متشابہات میں سے ہے جو ۴؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مجھے ہوا اور وہ یہ ہے کہ

قیصرِ ہند کی طرف سے شکریہ

اور یہ ایسا لفظ ہے کہ حیرت میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ مَیں ایک گوشہ نشین آدمی ہوں اور ہر یک قابلِ پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے تئیں مُردہ سمجھتا ہوں میرا شکریہ کیسا۔ سو ایسے الہام متشابہات میں سے ہوتے ہیں جب تک خود خدا ان کی حقیقت ظاہر نہ کرے۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴ حاشیہ۔ اشتہار ۲۲؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

۲۰؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء "۲۰؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا[^1] ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔ مَیں نے اِس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزّت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا

---

[^1]: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ
رؤیا مذکور اشارتاً درج ہوئی تھی ورنہ صاف طور پر آپ نے فرمایا تھا کہ عزیز احمد خلف مرزا سلطان احمد کو میں نے دیکھا ہے۔ (الحکم ۱۰؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
چنانچہ یہ رؤیا اس طرح پوری ہوئی کہ اواخر فروری ۱۹۰۶ء میں اس رؤیا کے قریباً ساڑھے چھ سال بعد حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئے۔
اِس رؤیا میں مرزا عزیز احمد صاحب کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی طرف منسوب کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف مرزا عزیز احمد صاحب بلکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی حضورؑ کی بیعت میں داخل ہو کر جسمانی رشتہ کے علاوہ روحانی طور پر بھی فرزندی میں داخل ہو جائیں گے۔ سو الحمد للہ کہ حضرت ممدوح بھی ۲۵؍ دسمبر ۱۹۳۰ء کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہوگئے۔ (مرتّب)

باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اُس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بیّن الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلّط کرے۔ گویا سلطان کا لفظ تسلّط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کرے اور طبائع سلیمہ پر اُس کا تسلّط تام ہو جائے۔ پس اِس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلّط کرنے والا ہو گا ظہور میں آئے گا اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں دِلوں میں میرا عزیز ہونا ہو گا جس کو خواب میں عزیز کے تمثّل سے ظاہر کیا گیا۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۵، ۵۰۶۔ اشتہار ۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۱۷۲، ۱۷۳)

۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء "ایک خواب ...... ابھی ۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مَیں نے دیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مَیں نے خواب میں محبّی اخویم مفتی محمد صادق کو دیکھا ...... کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ان کا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں اور وہ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی کمر پر مَیں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔

یہ خواب ہے اور اس کی تعبیر جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یہ ہے کہ صدق جس سے مَیں محبت رکھتا ہوں ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہو گا اور جیسا کہ مَیں نے صادق کو دیکھا ہے کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے اسی طرح وہ وقت قریب ہے کہ مَیں صادق سمجھا جاؤں گا اور صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴، ۵۰۵۔ اشتہار ۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲)

۱۸۹۹ء "مُبشّروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر[1] جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۱۸۹۹ء "خدا نے مجھے ...... خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صُلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صُلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں۔"

(اشتہار واجب الاظہار صفحہ ۲، ۳۔ ضمیمہ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۱)

---

[1] "ہمارا نام حَکَم عام بھی ہے جس کا اگر انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۵؍جنوری ۱۹۰۰ء ” میرے چچازاد بھائیوں میں سے امام الدین نام ایک سخت مخالف تھا۔ اُس نے یہ ایک فتنہ برپا کیا کہ ہمارے گھر کے آگے ایک دیوار کھینچ دی اور ایسے موقعہ پر دیوار کھینچی کہ مسجد میں آنے جانے کا راستہ رُک گیا اور جو مہمان میری نشست کی جگہ پر میرے پاس آتے تھے یا مسجد میں آتے تھے وہ بھی آنے سے رُک گئے اور مجھے اور میری جماعت کو سخت تکلیف پہنچی۔ گویا ہم محاصرہ میں آگئے۔ ناچار دیوانی میں منشی خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج کے محکمہ میں نالش کی گئی۔ جب نالش ہو چکی تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مقدمہ ناقابلِ فتح ہے اور اس میں یہ مشکلات ہیں کہ جس زمین پر دیوار کھینچی گئی ہے اُس کی نسبت کسی پہلے وقت کی مثل کے رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہ یعنی امام الدین قدیم سے اس کا قابض ہے اور یہ زمین دراصل کسی اَور شریک کی تھی جس کا نام غلام جیلانی تھا اور اُس کے قبضہ میں سے نکل گئی تھی تب اُس نے امام الدین کو اس زمین کا قابض خیال کر کے گورداسپور میں بصیغۂ دیوانی نالش کی تھی اور بوجہ ثبوت مخالفانہ قبضہ کے وہ نالش خارج ہو گئی تھی تب سے امام الدین کا اس پر قبضہ چلا آتا ہے .....

اس سخت مشکل کو دیکھ کر ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین نے ہمیں یہی صلاح دی تھی کہ بہتر ہوگا کہ اِس مقدمہ میں صُلح کی جائے یعنی امام الدین کو بطور خود کچھ روپیہ دے کر راضی کر لیا جائے۔ لہٰذا مَیں نے مجبوراً اس تجویز کو پسند کر لیا تھا۔ مگر وہ ایسا انسان نہیں تھا جو راضی ہوتا۔ اُس کو مجھ سے بلکہ دینِ اسلام سے ایک ذاتی بُغض تھا اور اُس کو پتہ لگ گیا تھا کہ مقدمہ چلانے کا ان پر قطعاً دروازہ بند ہے لہٰذا وہ اپنی شوخی میں اَور بھی بڑھ گیا۔ آخر ہم نے اِس بات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا ..... اور امام الدین کی یہاں تک بدنیّت تھی کہ ہمارے گھر کے آگے جو صحن تھا جس میں آکر ہماری جماعت کے یکّے ٹھہرتے تھے وہاں ہر وقت مزاحمت کرتا اور گالیاں نکالتا تھا اور نہ صرف اِسی قدر بلکہ اُس نے یہ بھی ارادہ کیا تھا کہ ہمارا مقدمہ خارج ہونے کے بعد ایک لمبی دیوار ہمارے گھر کے دروازوں کے آگے کھینچ دے تا ہم قیدیوں کی طرح محاصرہ میں آجائیں اور گھر سے باہر نکل نہ سکیں اور نہ باہر جا سکیں۔ یہ دن بڑی تشویش کے دن تھے۔ یہاں تک کہ ہم ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کا مصداق ہو گئے اور بیٹھے بیٹھے ایک مصیبت پیش آگئی۔ اِس لئے جنابِ الٰہی میں دُعا کی گئی اور اُس سے مدد مانگی گئی تب بعد دُعا مندرجہ ذیل الہام ہوا۔

اور یہ الہام علیحدہ علیحدہ وقت کے نہیں بلکہ ایک ہی دفعہ ایک ہی وقت میں ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ اُس وقت سیّد فضل شاہ صاحب لاہوری برادر سیّد ناصر شاہ صاحب اوورسیر متعین بارہ مولا کشمیر میرے پَیر دبا رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ یہ سلسلہ الہام دیوار کے مقدمہ کی نسبت شروع ہوا۔

مَیں نے سیّد صاحب کو کہا کہ یہ دیوار کے مقدمہ کی نسبت الہام ہے آپ جیسا جیسا یہ الہام ہوتا جائے لکھتے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے قلم دوات اور کاغذ لے لیا۔ پس ایسا ہوا کہ ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہو کر ایک ایک فقرہ وحیٔ الٰہی کا جیسا کہ سُنّت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحیٔ الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ کُل وحیٔ الٰہی نازل ہو کر سیّد فضل شاہ صاحب لاہوری

کے قلم سے لکھی گئی اور اس میں تفہیم ہوئی کہ یہ اُس دیوار کے متعلق ہے جو امام الدین نے کھینچی ہے جس کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے اور یہ تفہیم ہوئی کہ انجام کار اِس مقدمہ میں فتح ہوگی۔ چنانچہ مَیں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحیٔ الٰہی سُنا دی اور اس کے معنے اور شانِ نزول سے اطلاع دے دی اور اخبار الحکم[1] میں چھپوا دیا اور سب کو کہہ دیا کہ اگرچہ مقدمہ اَب خطرناک اور صورت نومیدی کی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دے گا جس میں ہماری فتح ہوگی کیونکہ وحیٔ الٰہی کا خلاصہ مضمون یہی تھا۔ اَب ہم اس وحیٔ الٰہی کو معہ ترجمہ ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے:۔

اَلرَّحٰی تَدُوْرُ وَیَنْزِلُ الْقَضَآءُ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ وَّلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرُدَّ مَا اَتٰی۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ لَّا یَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی۔ وَّیَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْہُ۔ وَحْیٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ اِنَّ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ وَلَا یَنْسٰی۔ ظَفَرٌ مُّبِیْنٌ۔ وَّاِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُ فِیْ غَیِّہٖ یَتَمَطّٰی۔ اِنَّہٗ مَعَکَ وَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَمَا اَخْفٰی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یَعْلَمُ کُلَّ شَیْءٍ وَّیَرٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا یَشْھَدُوْنَ عَلَیْہِ وَیَسِیْلُوْنَ اِلَیْہِ کَمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ۔ اِنَّ حِبِّیْ قَرِیْبٌ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔

(ترجمہ) چکّی[1] پھرے گی اور قضاء و قدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکّی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکّی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آجاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آجاتا ہے ...... یہ خدا کا فضل[2] ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رَدّ کر سکے ...... کہہ[3] مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے۔ اِس اَمر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہیگا۔ اور ایک[4] بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اُس خدا[5] کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا ربّ[6] اس صراطِ مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بُھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں[7] اس مقدمہ میں کُھلی کُھلی فتح ہوگی مگر اس[8] فیصلہ میں اُس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ تو میرے[9] ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تو کہہ[10] ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے۔ پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبّر میں چھوڑ دے ...... وہ قادر[11] تیرے ساتھ ہے اس کو پوشیدہ باتوں کا عِلم ہے۔ بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں، جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں، وہ بھی اس کو معلوم ہیں ...... وہی[12] خدا

---

[1] دیکھئے الحکم جلد ۴ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰۔ (مرتّب)

[2] "عجب بات ہے کہ اِس الہام میں بشارت فضل کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اور جس کے ہاتھ سے بروقت نزول یہ وحی قلمبند کرائی گئی اُس کا نام بھی فضل ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۰)

حقیقی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اِنسان کو نہیں چاہیئے کہ کسی دوسرے پر توکّل کرے کہ گویا وہ اُس کا معبود ہے ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔ اور[۲۳] وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اُس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اُسکی عمیق در عمیق شاخوں کو بجالاتے ہیں اور کمال خوبی سے اُس کا انجام دیتے ہیں۔ سو اُنہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور ان پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ ہم[۲۴] نے احمد کو یعنی اِس عاجز کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا پس قوم اُس سے رُوگرداں ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذّاب ہے۔ دُنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دُنیا کمانا چاہتا ہے۔ اور اُنہوں نے عدالتوں میں اُس پر گواہیاں دیں تا اُس کو گرفتار کرادیں۔ اور وہ ایک تند سیلاب کی طرح جو اُوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اُس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں مگر وہ کہتا ہے کہ میرا[۲۵] پیارا مجھ سے بہت قریب ہے، وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔"[لہ]

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۳ - بعض تشریحات کو چھوڑ کر)

لہ "یہ پیشگوئی قبل از وقت بلکہ کئی مہینے فیصلہ سے پہلے عام طور پر شائع ہو چکی تھی اور الحکم اخبار ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰ میں درج ہو کر دُور دراز ملک کے لوگوں تک اِس کی خبر پہنچ چکی تھی پھر فیصلہ کا دن آیا ..... سو ایسا اتفاق ہُوا کہ اُس دن ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین کو خیال آیا کہ پُرانی مسل کا انڈیکس دیکھنا چاہیئے یعنی ضمیمہ جس میں ضروری احکام کا خلاصہ ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھا گیا تو اُس میں وہ بات نکلی جس کے نکلنے کی توقع نہ تھی یعنی حاکم کا تصدیق شُدہ یہ حکم نکلا کہ اس زمین پر قابض نہ صرف امام الدین ہے بلکہ میرزا غلام مرتضیٰ یعنی میرے والد صاحب بھی قابض ہیں۔ تب یہ دیکھنے سے میرے وکیل نے سمجھ لیا کہ ہمارا مقدمہ فتح ہوگیا۔ حاکم کے پاس یہ بیان کیا گیا۔ اُس نے فی الفور وہ انڈیکس طلب کیا۔ اور چونکہ دیکھتے ہی اُس پر حقیقت کُھل گئی اِس لئے اُس نے بلا توقف امام الدین پر ڈگری زمین کی بمعہ خرچہ کردی۔ اگر وہ کاغذ پیش نہ ہوتا تو حاکم مجوّزہ بجز اس کے کیا کر سکتا تھا کہ مقدمہ کو خارج کرتا اور دشمن بدخواہ کے ہاتھ سے ہمیں تکلیفیں اُٹھانی پڑتیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور یہ پیشگوئی درحقیقت ایک پیشگوئی نہیں بلکہ دو پیشگوئیاں ہیں کیونکہ ایک تو اس میں فتح کا وعدہ ہے اور دوسرے ایک امرِ مخفی کے ظاہر کرنے کا وعدہ ہے جو سب کی نظر سے پوشیدہ تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا فیصلہ جیسا کہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء کو ہوا جس میں ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے دیوار گرانے اور سفید میدان میں کسی جدید تعمیر نہ کرنے کا دوامی حکم دیا اور ایک سو روپیہ بطور حرجانہ مدعی کو علاوہ اخراجات مقدمہ کے دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا جسے حضرت اقدس نے کمال فیاضی سے مرزا امام الدین کی درخواست پر اُسے معاف کر دیا۔ (یہ نوٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ہے)

۲۸ ,فروری ۱۹۰۰ء "فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ" (تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام)[1]

(ترجمہ) پس جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلی کی۔ (براہینِ احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۵ حاشیہ نمبر۳)

۲ ,مارچ ۱۹۰۰ء[2] "چند ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کو الہام ہوا تھا:

اَلْاَمْرَاضُ[3] تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ ..... ایسا ہی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ[4] کا بھی الہام ہوا۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۱۱ ,اپریل ۱۹۰۰ء (۱) "عیدِ اضحی[5] کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اِس سے پہلے مَیں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اُس دن مَیں عید کا خطبہ

---

[1] یہ تحریر کتاب تعطیر الانام کے ایک ملحقہ ورق پر ہے اور یہ کتاب خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتب)

[2] میاں امام الدین صاحبؓ سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور نے الہام اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ کی تاریخ ۲ مارچ ۱۹۰۰ء لکھی ہے۔ دیکھئے روایاتِ صحابہ جلد ۵ صفحہ ۶۲ (مرتب)

[3] (ترجمہ) یعنی بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

[4] "اِس الہامی پیشگوئی کے مطابق ملک میں وَبا ہیضہ وغیرہ جس شدت کے ساتھ پھیلے ہیں اور جس قدر جانیں ان کی نذر ہوئی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں ..... یہ الہام ایسے وقت میں ہوا تھا جبکہ ابھی ہیضہ وغیرہ امراض کا پنجاب میں نام و نشان نہ تھا ..... ایسا ہی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کا الہام بھی ہوا تھا جس سے حضرت اقدس کے کسی مخلص دوست کی موت کا پتہ ملتا ہے۔ آخر یہ ساری باتیں (جو خدائے علیم کا کلام تھا) اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ان الہامات کے موافق ہماری جماعت کے بعض نہایت مخلص اور پُرجوش دوست ہم سے علیحدہ ہوئے۔ ازاں جملہ میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار ساکن بٹالہ ہیں جو اس الہام کے موافق نوت ہوئے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

[5] الحکم جلد ۴ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں لکھا ہے:-

"آج عید کی صبح کو مولانا موصوف (یعنی مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی) اندر تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ "مَیں آج خصوصیت کے ساتھ عرض کرنے کو آیا ہوں کہ آپ تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں۔" آپ نے فرمایا کہ "خدا نے ہی حکم دیا ہے" اور فرمایا کہ رات کو الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ مَیں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو۔"

عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہؤا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پُرمعانی کلام عربی میں میری زبان پر جاری کی جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جزکی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہوکر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے اِلہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ مَیں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہلِ علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

(ب) " ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۰ء کو عیدِ اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہؤا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ **تمہیں قوت دی گئی** ۔ اور نیز یہ الہام ہؤا:

كَلَامٌ أُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ[1]

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے ..... تب مَیں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے مُنہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور مَیں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی، ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دُنیا میں بغیر خاص الہامِ الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ[2] الہامیہ رکھا گیا، لوگوں میں سُنائی گئی اُس وقت حاضرین کی تعداد

---

[1] (ترجمہ از مرتب) یہ فصیح کلام خدائے کریم کی طرف سے ہے۔ (نوٹ از مرتب) اُفْصِحَتْ میں ضمیر کلام کی طرف جاتی ہے جو باعتبار معنی جمع قرار دیتے ہوئے ضمیر مؤنث لائی گئی۔ چنانچہ کلام بمعنی مجموعہ کلمات استعمال ہوکر اس کی صفت جمع لانا بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ مزاحم عقیلی کا قول ہے لَظَلَّ رَهِيْنًا خَاشِعَ الطَّرْفِ حَطّه۔
تحلّب جدوى والكلام الطرائف۔
(لسان العرب)

[2] (نوٹ از مرتب) اِسی خطبہ الہامیہ کے متعلق دو خوابیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلمِ مبارک سے لکھی ہوئی ملی ہیں۔ ۹۔ اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضورؑ نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں ان سے انہوں نے پُوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اُس طرف کی خبر دو۔ کیا کہتے ہیں۔ تو اُس نے جواب دیا کہ اُوپر بڑی دُھوم مچ رہی ہے۔ یہ خواب بعینہٖ سیّد امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اُس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سُن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔"
(رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر ورق کتاب تعطیر الانام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ)

شاید دو سو[2] کے قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کُھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ مَیں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے مُنہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا . . . یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۲، ۳۶۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

(ج) "هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ الَّذِيْ اُلْهِمْتُ حِصَّةً مِّنْهُ مِنْ رَّبِّ الْعِبَادِ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ مِّنَ الْاَعْيَادِ فَقَرَاْتُهٗ عَلَى الْحَاضِرِيْنَ بِاِنْطَاقِ الرُّوْحِ الْاَمِيْنِ۔ مِنْ غَيْرِ مَدَدِ التَّرْقِيْمِ وَالتَّدْوِيْنِ۔ فَلَاشَكَّ اَنَّهٗ اٰيَةٌ مِّنَ الْاٰيَاتِ۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يَّنْطِقَ كَمِثْلِيْ مُرْتَجِلًا مُّسْتَحْضِرًا فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ الْعِبَارَاتِ..... وَاِنَّهٗ صَنِيْعَةُ اِحْسَانِ الْحَضْرَةِ وَمَطِيَّةُ تَبْلِيْغِ النَّاسِ اِلَى السَّعَادَةِ وَاِنَّهٗ غَيْثٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعْدَ مَا اَمْحَلَتِ الْبِلَادُ وَعَمَّ الْفَسَادُ۔ وَلَنْ تَجِدَ هٰذِهِ الْمَعَارِفَ فِي الْاٰثَارِ الْمُنْتَقَاةِ الْمُدَوَّنَةِ مِنَ الثِّقَاتِ۔ بَلْ هِيَ حَقَائِقُ اُوْحِيَتْ اِلَيَّ مِنْ رَّبِّ الْكَائِنَاتِ۔"[1]

(سرورق خطبہ الہامیہ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱)

اپریل ۱۹۰۰ء "ابھی حضرت مولانا[2] موصوف ترجمہ[3] سُنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش کے ساتھ سجدۂ شکر میں جا پڑے۔ آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدس

---

[1] (ترجمہ از مرتب) یہ (خطبہ الہامیہ) وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ (طبع اوّل صفحات ۱ تا ۳۸ جو "يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَكِّرُوْا (روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۱) سے شروع ہوتا ہے وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمْ مِثْلُ خَبِيْرٍ" (روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۷۲) پر ختم ہوتا ہے) مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عید (عید الضحیٰ ۱۳۱۷ھ جو بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء تھی) کے دن الہام ہوا تھا اور پہلے سے لکھوانے اور تحریر میں لانے کے بغیر مَیں نے محض رُوح امین کے بلوانے پر حاضرین کے سامنے پڑھا تھا اِس لئے اِس بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ ایک بڑا بھاری نشانِ الٰہی ہے۔ اور اِس طرح فی البدیہہ زبانی ایسی عبارت میں بولنا جیسا کہ مَیں نے یہ خطبہ پڑھا تھا کسی بشر کی طاقت میں نہیں ہے..... یہ بارگاہِ الٰہی کا ایک عظیم الشّان احسان ہے۔ اور لوگوں کو سعادت تک پہنچانے کے لئے ایک سواری ہے اور اُس قحط کے بعد جو تمام بلاد پر محیط ہوگیا تھا اور جب کہ دُنیا پر تباہی چھا گئی تھی یہ نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے بارانِ رحمت بن کر آیا اور ایسے حقائق و معارف چیدہ سے چیدہ تصانیف سلف و خلف ثقات میں بھی قطعاً نہیں مِل سکتے بلکہ یہ وہ حقائق ہیں جو ربّ العالمین کی طرف سے بذریعہ وحی مجھے بتائے گئے ہیں۔

[2] مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ (مرتب)

[3] خطبہ الہامیہ کا ترجمہ (مرتب)

نے فرمایا کہ "ابھی مَیں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

مُبارک

یہ گویا قبولیّت کا نشان ہے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

اپریل ۱۹۰۰ء "ایک دفعہ عزیز مرحوم[1] کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دُعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سٹرک ہے۔ گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کرکے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سٹرک پر سے لے جا رہا ہے اور وہ سٹرک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے۔ مَیں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلّف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سو اَب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۷ رمئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۲۵ر اپریل ۱۹۰۰ء "اِس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلّقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا:

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو

یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب[2] بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے، اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۸ مورخہ ۷ رمئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی رَدّ کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اُس کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔"

(از اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۳ مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۹، ۲۷۰)

(ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے

---

[1] مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتّب)

[2] مرزا ایوب بیگ صاحب (مرتّب)

پاس خدا کی گواہی ہے پس تم قبول کرو گے یا نہیں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔"[1]

۱۹۰۰ء

"اب اِس رسالہ[2] کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سَیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سَیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا پس اِس پہلو کے رُو سے جو اسلام کے اِنتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سَیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّ کُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بَارَکْنَا حَوْلَہٗ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔"

(از اشتہار منارۃ المسیح مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹)

۲ جون ۱۹۰۰ء

آج ۲ جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر ۲ بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا، دکھلایا گیا۔ اس کی آخری سطر میں لکھا تھا:-

اِقبال

مَیں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی انجام باقبال ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ اِلہام ہوا:-

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ⁂ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اِس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جس سے کافر کہنے والے، جو مجھے کافر کہتے تھے، الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ اُن کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔

(اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۷)

---

[1] (بقیہ ترجمہ از مرتّب) اور کہہ کہ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ [2] خطبہ الہامیہ (مرتّب)

۳؍جون ۱۹۰۰ء اِس کے بعد ۳؍جون ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا :-

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہوگئے ⁂ جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہوگئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجّت ایسی پوری ہوگئی کہ ان کے لئے کوئی عُذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہوجائے گی کہ فیصلہ کردے گی۔"

(از اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷،۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷صفحہ ۷۷)

۱۹۰۰ء "مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچّا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا، اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا، اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور مجھے خدا کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔"

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳،۴ مورخہ ۲۳؍جولائی ۱۹۰۰ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۷صفحہ ۳۴۵ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۱۹۰۰ء " يَآ اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ لَامُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا۔ يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا۔ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰٓى

اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَیْنَا اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ
ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۔ وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ ۔ اِنِّیْ
مَعَکَ فَکُنْ مَّعِیْ اَیْنَمَا کُنْتَ ۔ کُنْ مَّعَ اللّٰہِ حَیْثُ مَا کُنْتَ ۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ۔
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ ۔ اَلَآ
اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَاْتُوْنَ
مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ۔
اِنِّیْ مُنَجِّیْکَ مِنَ الْغَمِّ ۔ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۔ فَتْحُ الْوَلِیِّ فَتْحٌ
وَقَرَّبْنَاہُ نَجِیًّا ۔ اَشْجَعُ النَّاسِ ۔ وَلَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ ۔ اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ ۔
یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ ۔ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا ۔ یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ
عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ ۔ غَرَسْتُ کَرَامَتَکَ بِیَدِیْ ۔
وَنَظَرْنَا اِلَیْکَ وَقُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ ۔ یَا اَحْمَدُ یَتِمُّ اسْمُکَ
وَلَا یَتِمُّ اسْمِیْ ۔ بُوْرِکْتَ یَا اَحْمَدُ وَکَانَ مَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ حَقًّا فِیْکَ ۔ شَاْنُکَ عَجِیْبٌ
وَاَجْرُکَ قَرِیْبٌ ۔ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ ۔
یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ۔ وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۔ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ
حَضْرَتِیْ ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ ۔ وَسِرُّکَ سِرِّیْ ۔ اَنْتَ
مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ ۔ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ ۔ ھَلْ
اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۔ وَکَادَ اَنْ تُعْرَفَ بَیْنَ
النَّاسِ ۔ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ اِذَا نَصَرَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ
لَہُ الْحَاسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ ۔ یَنْقَطِعُ اٰبَآؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی
یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ ۔ یَآ اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ
زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ۔ یَا اَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ۔ یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ
الْجَنَّۃَ ۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ ۔ فَادْخُلُوا الْجَنَّۃَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوْھَا اٰمِنِیْنَ ۔ *خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے*
دے گا ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ جُعِلْتَ مُبَارَکًا ۔ وَاِنِّیْ فَضَّلْتُکَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھُوَ
اِلَّآ اِفْکُ اِفْتَرٰی وَمَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۔ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ۔ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ

مَنْ يَّشَآءُ۔ [87] وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ [88] قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
فَلَا تَكْفُرُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ [89] اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ
رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ۔ [90] كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُوالْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ [91] وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ [92] يَكَادُ زَيْتُهٗ يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ [93] دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَوْسَيْنِ[له]
(اَوْ) اَدْنٰى۔ [94] اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ [95] وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ [96] صَدَقَ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ [97] وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ [98] قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔ [99] وَقَالُوْا
لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ [100] وَقَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ۔
[101] يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ [102] اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ [103] وَلَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔
[104] يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّيْ مَعَكَ۔ [105] وَاِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ [106] وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا
وَالدِّيْنِ۔ [107] وَاِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔ [108] وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ [109] اَنَا
بُدُّكَ اللَّازِمُ۔ [110] اَنَا مُحْيِيْكَ [111] نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ [112] وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ۔ [113] يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ۔ [114] خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ [115] جَرِيُّ اللّٰهِ
فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَآءِ۔ [116] وَمَنْ رُّدَّ مِنْ مَّطْبَعِهٖ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔ [117] وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَرَ۔
[118] اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔ [119] تَبَّتْ يَدَآ
اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا۔ [120] وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ۔ [121] اَلْفِتْنَةُ
هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ [122] وَاللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔ [123] اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ [124] عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ [125] كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا
فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ [126] اِنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ [127] وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ
اِلَّا هُزُوًا۔ [128] اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ [129] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ [130] وَّالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ [131] بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار
بلند تر محکم افتاد۔ [132] پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ [133] يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ [134] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ [135] میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ [136] دُنیا میں
ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور

له براہین احمدیہ حصہ چہارم میں صفحہ ۴۹۳ (حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳) پر یہ الہام اِس طرح درج ہے ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى“ (مرتّب)

حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ [۱۳۷]اَللّٰہُ حَافِظُہٗ۔ عِنَایَۃُ اللّٰہِ حَافِظُہٗ۔ [۱۳۸]نَحْنُ نَزَّلْنَاہُ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ [۱۳۹]اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ [۱۴۰-۱۴۱]یُخَوِّفُوْنَکَ مِنْ دُوْنِہٖ اَئِمَّۃُ الْکُفْرِ۔ [۱۴۲]لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ [۱۴۳]یَنْصُرُکَ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ۔ [۱۴۴]اِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ۔ [۱۴۵]کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔ [۱۴۶]لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ۔ [۱۴۷]اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَکَ۔ [۱۴۸]خَلَقْتُ لَکَ لَیْلًا وَّ نَھَارًا۔ [۱۴۹]اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَکَ۔ [۱۵۰]اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ [۱۵۱]اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَ الرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیَاتِنَا عَجَبًا۔ [۱۵۲]قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ [۱۵۳]کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ [۱۵۴]ھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا۔ [۱۵۵]قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ۔ [۱۵۶]وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ [۱۵۷]اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ۔ [۱۵۸]سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ [۱۵۹]صَافَیْنَاہُ وَ نَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ۔ [۱۶۰]تَفَرَّدْنَا بِذَالِکَ۔ [۱۶۱]فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی۔

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶ تا ۹ مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۰ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۵)

ترجمہ :- [۱]اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت ڈالی۔ [۲]اُس نے تجھے قرآن سکھایا تا تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے۔ اور تاکہ مُجرموں کی راہ کُھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون کون مُجرم ہے۔ [۳]کہہ دے کہ میرے پر خدا کا حُکم نازل ہُوا ہے اور مَیں تمام مومنوں سے پہلا ہوں۔ [۴]وہ خدا جس نے اپنے فرستادہ کو بھیجا۔ اُس نے دوامر کے ساتھ اُسے بھیجا ہے ایک تو یہ کہ اُس کو نعمتِ ہدایت سے مشرف فرمایا ہے ..... اور دین الحق عطا کیا گیا ہے ..... کہ وہ اسلام کی خوبی اور فوقیت ہر ایک پہلو سے تمام مذاہب پر ثابت کر دے ..... [۵]اور تم ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ خدا نے تمہیں اس سے نجات دی۔ [۶]اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ [۷]خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ [۸]اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لئے کافی ہو گا۔ [۹]یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔ [۱۰]وہ اپنی نعمت تیرے پر پُوری کرے گا، تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ [۱۱]اُن کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ [۱۲]اور اُن کو کہہ دے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ [۱۳]اور اُن کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور مَیں اپنی جگہ پر کرتا ہوں پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ [۱۴]خدا نے تجلّی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے اور اگر تم نے مُونہہ پھیر لیا تو وہ بھی مُونہہ پھیر لے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ [۱۵]تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ [۱۶]تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ [۱۷]مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔ [۱۸]خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ [۱۹]ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درُود بھیجتے ہیں۔ [۲۰]لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مُونہہ کی پھُونکوں سے بُجھا دیں مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پُورا نہ کر لے اگرچہ مُنکر کراہت کریں۔ [۲۱]ہم عنقریب اُن کے دِلوں میں رُعب ڈالیں گے۔ [۲۲]جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔ [۲۳]اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔ [۲۴]اُن کو کہہ دے

کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں۔ [26]اُن کو کہہ دے کہ اگر مَیں نے اِفترا کیا ہے تو اس کا گناہ میرے پر ہوگا۔ [27]اور اِفترا کرنے والے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ [28]اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ اُن کو اپنا کرشمۂ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دے دیں [29]مَیں تیرے ساتھ ہوں سو تُو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔ (اللہ کے [30]ساتھ رہ جہاں بھی کہ تُو ہو جس [31]طرف بھی تم اپنا رُخ پھیرو وہیں اللہ تعالیٰ کی توجہ ہے۔ مرتب) [32]تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے۔ اور تم مومنوں کا فخر ہو۔ [33]اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ اُس کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ [34]اس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ [35]دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ [36]خدا اپنے پاس سے تیری مدد کریگا۔ [37]وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں مَیں الہام ڈالوں گا۔ [38]مَیں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ [39]مَیں خدا قادر ہوں[1]۔ [40]ہم تجھے ایک کُھلی فتح دیں گے [41]جو ولی کو فتح دی جاتی ہے وہ بڑی فتح ہوتی ہے [42]اور ہم نے اس کو خاص اپنا رازدار بنایا۔ [43]سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے۔ [44]اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہیں سے وہ لے آتا۔ [45]خدا اُس کے بُرہان کو روشن کریگا۔ [46]اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ [47]تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ [48]خدا تیرے ذکر کو اُونچا کرے گا اور دُنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پُوری کرے گا۔ [49]اے میرے احمد تُو میری مُراد ہے اور میرے ساتھ ہے [50]مَیں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اور ہم [51]نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا..... [52]اے احمد تیرا نام پُورا ہو جائے گا اور میرا نام پُورا نہیں ہوگا۔ [53]اے احمد تُو مبارک کیا گیا اور جو تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ [54]تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ قریب ہے۔ [55]مَیں تجھے لوگوں کے لئے امام معہود بناؤں گا یعنی تجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کروں گا۔ [56]کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ [57]انکو کہہ دے کہ خدا ذُوالعجائب ہے، [58]اسی طرح ہمیشہ کیا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنے برگزیدوں میں داخل کر دیتا ہے۔ اور وہ [59]اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ اپنے اعمال سے پُوچھے جاتے ہیں۔ [60]تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ [61]مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ [62]زمین اور آسمان تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میرے ساتھ۔ [63]تیرا بھید میرا بھید ہے۔ [64]تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ [65]پس وقت آگیا ہے کہ تجھ کو لوگوں میں شہرت دی جائے گی۔ [66]اب تو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھ کو نہیں پہچانتا۔ [67]اور نزدیک ہے کہ تُو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا۔ [68]اور کہیں گے کہ یہ رُتبہ تجھے کہاں سے ملا۔ یہ تو جُھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے۔ [69]اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی مدد کرتا ہے اور اس کو اپنے برگزیدوں میں داخل کر لیتا ہے تو زمین پر کئی حاسد اُس کے لئے مقرر کر دیتا ہے یہی سُنّت اللہ ہے [70]پس اُن کو کہہ دے کہ مَیں تو کچھ چیز نہیں مگر خدا نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان کو چھوڑ دے کہ تا بیہودہ فکروں میں پڑے رہیں۔ وہ خدا [71]بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اُونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ [72]وہ

---

[1] یہ حضورِ اقدس نے الہام کا حاصل مطلب بیان فرمایا ہے لفظی ترجمہ یہ ہے ؛ اور تیرا رب قادر ہے۔ (مرتب)

وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور ابتداء سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا (اور یہی انبیاء اور مامورینِ عظام میں خدا تعالیٰ کی عادت ہے) اور[73] خدا ایسا نہیں ہے کہ تجھے چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ میں[74] نے ارادہ کیا کہ ایک خلیفہ پیدا کروں سو میں نے آدم کو بنایا۔ اے[75] آدم تُو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ اے[76] احمد تُو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ اے[77] مریم تُو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ تو[78] اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور خدا[79] کے فضل سے تُو بہشت میں داخل ہوگا۔ سلامتی[80] کے ساتھ، پاکیزگی کے ساتھ، امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ خدا[81] تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری مرادیں تجھے دے گا۔ تیرے[82] پر سلام تُو مبارک کیا گیا۔ اور[83] جس قدر لوگ تیرے زمانہ میں ہیں سب پر میں نے تجھے فضیلت دی۔ کہیں[84] گے یہ تو افترا ہے۔ ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سُنا۔ اور تیرا[85] خدا قادر ہے جس[86] کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور ہم[87] نے بنی آدم کو بزرگی دی اور بعض کو بعض پر فضیلت بخشی۔ اُن[88] کو کہہ دے کہ خدا کی طرف سے نُور تمہارے پاس آیا ہے پس اگر تم مومن ہو تو انکار مت کرو۔ جو[89] لوگ کافر ہوگئے اور خدا کی راہ کے مزاحم ہوئے اُن پر ایک مرد نے جو فارس کی نسل میں سے ہے رَدّ کیا (اللہ تعالیٰ نے اُس کی کوششوں کی قدر کی۔ مرتب) کتاب[90] ولی کی علی کی ذوالفقار ہے۔ اور[91] اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں سے اس کو لے آتا قریب[92] ہے کہ اس کا تیل خود بخود بھڑک اُٹھے اگرچہ آگ اُس کو نہ چھوئے۔ وہ[93] خدا سے نزدیک ہؤا اور آگے سے آگے بڑھا یہاں تک کہ دُو قوسوں کے درمیان کھڑا ہوگیا..... ہم[94] نے اُس کو قادیان کے قریب اُتارا۔ اور حق[95] کے ساتھ اُتارا اور حق کے ساتھ اُترا۔ اور[96] اس میں وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو قرآن اور حدیث میں تھی یعنی وہی[97] مسیح موعود ہے جس کا ذکر قرآن شریف اور حدیثوں میں تھا[98] سچی بات یہی ہے جس میں تم لوگ شک کرتے ہو۔ اور بعض[99] کہیں گے کہ اس عُہدہ اور منصب کے لائق فلاں فلاں تھا جو فلاں جگہ رہتا ہے اور[100] کہیں گے کہ یہ تو مکر ہے جو تم نے شہر میں مِل جُل کر بنا لیا۔ یہ[101] لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں اور تُو انہیں نظر نہیں آتا۔ دیکھو[102] یہ کیسا نشان ہے کہ خدا نے اُسے سکھلایا۔ اور[103] بغیر انکے جو پاک کئے جاتے ہیں کسی کو علمِ قرآن نہیں دیا جاتا۔ اے[104] قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور[105] آج تُو میرے پاس امین ہے اور تیرے[106] پر دُنیا اور دین میں میری رحمت ہے۔ اور[107] تُو منصور اور مظفر ہے۔ دُنیا[108] اور آخرت میں وجیہ اور خدا کا مقرب ہے۔ میں[109] تیرا ضروری چارہ ہوں۔ اور[110] میں نے تجھے زندہ کیا۔ میں[111] نے اپنے پاس سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونکی۔ اور[112] اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ اور تُو نے میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائی۔ خدا[113] تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ اُس[114] نے اس آدم کو یعنی تجھ کو پیدا کیا اور اس کو عزّت دی۔ یہ[115] خدا کا رسول ہے۔ نبیوں کے حُلّوں میں۔ جو[116] شخص اس کے مطبع سے رَدّ کیا گیا اس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اور[117] یاد کر وہ آنے والا زمانہ جب کہ ایک شخص تیرے پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا۔ اور[118] اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتویٰ کا دُنیا پر عام اثر ہوتا ہو کہے گا کہ اسے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا تا میں اُس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔ ہلاک[119] ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہوگیا۔ (یعنی جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اُس کو نہیں

چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے[1]...... [120] اُس فتوائے تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہنچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ [121] یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ [122] اور آخر خدا منکرین کے مکر کو شکست کر دے گا۔ [123] سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے بہت سا پیار کرے۔ یہ اُس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے [124] اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ [125] میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ [126] زمین اور آسمان دونوں ایک سربستہ گٹھڑی کی طرح ہو گئے تھے۔ جن کے جواہر اور اسرار پوشیدہ تھے پس ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی اس زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گئی جو اَرضی خواص اور طبائع کو ظاہر کر رہے ہیں اور اُن کے مقابل پر ایک دوسری قوم پیدا کی گئی جن پر آسمان کے دروازے کھولے گئے [127] اور تجھے منکروں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے [128] اور کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ [129] کہہ مَیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے فقط ایک بشر ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ [130] اور تمام بہتری قرآن میں ہے۔ [131] مُلک کرچل کہ تیرا وقت پہنچ گیا اور محمدیوں کا پَیر ایک بلند اور محکم مینار پر پڑ گیا۔ [132] وہی پاک محمدؐ جو نبیوں کا سردار ہے۔ [133] اے عیسیٰ! مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا...... مَیں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ [134] ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا جو اوائل حال میں قبول کر لیں گے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔ [135] مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ [136] دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ [137] خدا اُس کا نگہبان ہے خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ [138] ہم نے اس کو اُتارا اور ہم ہی اُس کے نگہبان ہیں۔ [139] خدا بہتر نگہبانی کرنے والا ہے۔ اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔ [140-141] کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے۔ [142] تُو مت ڈر کہ تُو غالب رہے گا۔ [143] خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔ [144] میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ [145] میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ مَیں اور میرے رسول فتحیاب رہیں گے۔ [146] کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے۔ [147] تو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ [148] تیرے لئے مَیں نے رات اور دن پیدا کیا۔ [149] جو چاہے کر کہ تُو مغفور ہے۔ [150] تُو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دُنیا کو خبر نہیں۔ [151] کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ کوئی آسمان پر رہنے والا یا کسی غار میں چھپنے والا وہ عجیب تر انسان ہے۔ [152] کہہ خدا عجیب در عجیب باتیں ظاہر کرنیوالا ہے۔ [153] ہر ایک دن نیا اعجوبہ ظاہر کرتا ہے۔ [154] وہی خدا ہے جو نومیدی کے بعد بارش نازل کرتا ہے۔ [155] (کہہ اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو اور تُو ان لوگوں کو [156] یہ خوشخبری سُنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ براہین احمدیہ) [157] اور پاک

---

[1] "یہ جو فرمایا کہ اگر دخل دیتا تو چاہیئے تھا کہ ڈرتے ڈرتے دخل دیتا۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی بات کسی مجدّدِ وقت کی کسی کو سمجھ نہ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ ڈرتے ڈرتے نیک نیتی اور پاک دل کے ساتھ اس مسئلہ میں بحث کرے مگر عداوت اور بدزبانی تک اس معاملہ کو نہ پہنچا دے کہ انجام اُس کا سلبِ ایمان اور ابولہب کا خطاب ہے۔"

(ضیاء الحق صفحہ ۴۳، ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۹۴)

کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ ابراہیمؑ[158] پر سلام (یعنی اس عاجز پر)۔ ہم[159] نے اُس سے محبّت کی اور غم سے نجات دی ہم[160] نے ہی یہ کیا۔ پس[161] تم ابراہیمؑ کے قدم پر چلو۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۹ تا ۲۱ مطبوعہ سنہ ۱۹۳۶ء۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ تا ۳۶۸)

سنہ ۱۹۰۰ء "سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى زَادَ مَجْدَكَ يَنْقَطِعُ اٰبَآؤُكَ وَيُبْدَءُ مِنْكَ۔ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۔ تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا وَّلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ اَوْ نَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ۔ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ۔ وَقَالُوْا سَيُقْلَبُ الْاَمْرُ۔ وَمَا كَانُوْا عَلَى الْغَيْبِ مُطَّلِعِيْنَ۔ اِنَّآ اٰتَيْنَاكَ الدُّنْيَا وَخَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّكَ وَ اِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔ وَاِنِّيْ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ

لہ (ترجمہ از مرتّب) وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اُونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہوگا۔ یہ وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ تجھ پر خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ اور کہا جائے گا کہ ظالموں کے لئے ہلاکت ہے۔ تُو دُور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسّی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پُورا ہو کر رہے گا۔ یہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پُورا کرے گا تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا۔ اور اللہ اپنا نور پُورا کرے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ اور وہ مکر کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ان کے مکر کی سزا دے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ دیکھ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔ وہ غالب اور عظمت والا ہے۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اپنی ہدایت، اپنے سچے دین اور اخلاق کی درستی کے لئے بھیجا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ معاملہ درہم برہم کر دیا جائے گا حالانکہ انہیں غیب پر کوئی اطلاع نہیں۔ ہم نے تجھے دُنیا اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دیئے اور تُو ان لوگوں میں

اَلْقِيَامَةِ۔ وَاِنَّكَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ فَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ
عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ يُقِيْمُ
الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِي الدِّيْنَ۔ وَلَوْكَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قَرِيْبًا
مِّنَ الْقَادِيَانِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا۔ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔
وَقَالُوْا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى۔ وَمَنْ
يَّبْتَغِ غَيْرَهٗ لَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ وَيَقُوْلُوْنَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ اِنْ هٰذَآ

سے ہے جو نصرت یافتہ ہیں۔ اور میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ اور یقیناً
تُو ہمارے حضور صاحبِ مرتبت اور امین ہے۔ تُو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی۔ اور خدا
ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے یہاں تک کہ پاک اور پلید میں فرق کرکے دکھلا دے۔
پس مکذبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جب اللہ کی نصرت
اور فتح آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہوجائے گی (تو کہا جائے گا) یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق تم جلدی کا مطالبہ
کرتے تھے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔ وہ شریعت کو قائم کرے گا اور
دین کو زندہ کرے گا۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلّق ہوتا تب بھی وہ اُسے پالیتا۔ ہم نے اس کو قادیان کے قریب
اُتارا ہے اور اس کو ضرورتِ حقّہ کے مطابق ہم نے اُتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُترا ہے۔ اور جو
خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سچی نکلی اور خدا کا حکم پورا ہوتا ہے۔
زمین اور آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو
ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تمام افترا ہے۔
کہہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے۔ اور مَیں اس سے پہلے ایک مدّت تک تم میں
ہی رہتا تھا۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا ذکر اپنے بزرگوں سے نہیں سُنا۔
کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہے اور جو شخص اس کے سوا اور دین کو پسند کرے گا اُسے قبول نہیں

اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ۔ وَلَا يَكَادُ يُبِيْنُ۔
جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَاِنَّا كَفَيْنَاكَ
الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔
يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ اُمَمٌ يَّسَّرْنَا لَهُمُ
الْهُدٰى۔ وَاُمَمٌ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔
وَلَكَيْدُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ اِنَّ هٰذَا
الرَّجُلَ يَجُوْحُ الدِّيْنَ وَقَدْ بَلَجَتْ اٰيَاتِيْ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهُمْ[له] اَنْفُسُهُمْ
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ قُلْ اَيُّهَا الْكُفَّارُ اِنِّيْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔
وَعِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ۔ وَاِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَاَصْنَعِ الْفُلْكَ

کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان رسیدہ ہوگا۔ اور یقیناً تُو صراطِ مستقیم پر ہے۔ دُنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بات تجھے کہاں سے حاصل ہوئی۔ یہ تو بشر کا کلام ہے اور بعض اَور لوگوں نے اِس کام میں اسے مدد دی ہے۔ کیا تم فریب کو ماننے لگے حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ جو وعدہ تمہیں دیا گیا ہے اس کا پُورا ہونا ناممکن ہے۔ اِس شخص کا وعدہ جو ذلیل آدمی ہے۔ اَور اپنی بات کو کھول کر بیان بھی نہیں کرسکتا۔ جاہل ہے یا مجنون۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اَور ہم تجھ سے ٹھٹھا کرنے والوں کے مقابل پر تیرے لئے کافی ہوں گے۔ اَور مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابنِ مریم بنایا۔ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے چُن لیتا ہے۔ وہ اپنے کام سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پُوچھے جاتے ہیں۔ کئی لوگوں کے لئے ہم نے ہدایت کا قبول کرنا سہل کر دیا اور کئی لوگ عذاب کے مستوجب ہو گئے۔ اَور وہ منصوبہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے اور اللہ کی جنگ بہت سخت ہوتی ہے۔ اَور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث کیا۔ یہ شخص تو دین کی بیخکنی کرنے والا ہے اور میری آیات روشن ہوگئیں اور انہوں نے ظلم اور تعدّی کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُن کے نفس اُسے سچا جانتے تھے۔ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ کِدھر پھرے جاتے ہیں۔ کہہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

له نقل مطابق اصل۔ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ حصّہ چہارم میں "واستیقنتھا" ہے۔ (مرتّب)

بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا ـ [65] اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
[66] وَالَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ـ [67] اَلْاِمَامُ خَيْرُ
الْاَنَامِ ـ [68] وَيَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا ـ [69] سَنَاْخُذُهٗ مِنْ مَّارِنٍ اَوْ خُرْطُوْمٍ ـ [70] وَاِذْ قَالَ
رَبُّكَ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ـ [71] قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا ـ [72] قَالَ اِنِّيْٓ
اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ـ [73] وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ـ [74] يَتَرَبَّصُوْنَ عَلَيْكَ
الدَّوَآئِرَ ـ [75] عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ـ [76] قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ـ [77] وَيَعْصِمُكَ اللّٰهُ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ ـ [78] وَلَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ يَعْصِمُكَ
اللّٰهُ ـ [79] سُبْحَانَ اللّٰهِ ـ [80] اَنْتَ وَقَارُهٗ فَكَيْفَ يَتْرُكُكَ ـ [81] اَنْتَ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ ـ
[82] كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ ـ [83] لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ـ [84] اَلَمْ تَرَ اَنَّا
نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ـ [85] اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ـ [86] فَانْتَظِرُوا الْاٰيَاتِ
حَتّٰى حِيْنٍ ـ [87] اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَنْصَارِكَ وَاَنْتَ اسْمِيَ الْاَعْلٰى ـ [88] وَاَنْتَ
مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ ـ [89] وَاَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ الْمَحْبُوْبِيْنَ ـ [90] فَاصْبِرْ

---

[64] اور ہماری آنکھوں کے رُوبرو کشتی تیار کر اور ہمارے اشارے سے۔ [65] وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے
ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ [66] وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی وہی ہیں جن پر
مَیں رجوع برحمت کروں گا اور مَیں رجوع برحمت کرنے والا اور رحیم ہوں۔ [67] امام تمام جہان سے بہتر ہوتا ہے۔ [68] اور دشمن کہتا ہے کہ تُو
مُرسل نہیں۔ [69] ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا مُنہ بند کر دیں گے۔ [70] اور جب تیرے رب نے کہا مَیں زمین پر
خلیفہ بنانے والا ہوں۔ [71] وہ بولے کیا تُو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ [72] فرمایا اس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں
تم نہیں جانتے۔ [73] اور وہ تیری طرف نگاہ کرتے ہیں حالانکہ نہیں دیکھتے۔ [74] وہ تیرے متعلق حوادث کی انتظار میں رہتے ہیں۔ [75] مصائب انہی
کو گھیریں گے۔ [76] کہہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے مشغول رہو اور مَیں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں
قبولیت پیدا ہوتی ہے [77] اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا۔ اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ [78] اور اگر لوگ تیری حفاظت
نہ کریں تو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ [79] پاک ہے اللہ۔ [80] تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ [81] تو وہ مسیح
ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ [82] تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ [83] اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے مومنوں
پر الزام لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھے گا۔ [84] کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اس کی تمام
طرفوں سے۔ [85] کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ [86] پس تم ایک وقت تک نشانات کی انتظار کرو۔
[87] تُو برگزیدہ مسیح ہے اور مَیں تیرے ساتھ اور تیرے انصار کے ساتھ ہوں اور تُو میرا اسم اعلیٰ ہے۔ [88] تُو مجھے
ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ [89] تُو میرے نزدیک تمام محبوبوں کا قائم مقام ہے۔ [90] پس صبر کر یہاں تک کہ ہمارا حکم آوے اور

حَتّٰی یَاْتِیَکَ اَمْرُنَا وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ وَ اَنْذِرْ قَوْمَکَ وَقُلْ اِنِّیْ نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ۔ [91] قَوْمٌ مُّتَشَاکِسُوْنَ۔ [92] کَذَّبُوْا بِاٰیَاتِنَا وَ کَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ
وَ یَرُدُّهَا اِلَیْکَ۔ [93] لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ [94] وَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا
یُرِیْدُ۔ [95] قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَّ لَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ [96] اِنَّا زَوَّجْنَاکَهَا۔ [97] اِنَّمَا
اَمْرُنَا اِذَآ اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ [98] اِنَّمَا نُؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی
اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ [99] وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ [100] یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ [101] اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ [102] وَ اِذَا
جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ تَوَجَّهْتُ لِفَصْلِ الْخِطَابِ۔ [103] قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ [104] وَ یَخِرُّوْنَ
عَلَی الْاَذْقَانِ۔ [105] لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ [106] یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔
[107] بُشْرٰی لَکُمْ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ۔ [108] شَاهَتِ الْوُجُوْهُ۔ [109] یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ
یَا لَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا۔ [110] وَ قَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ [111] قُلْ لَّوْ کَانَ
مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ [112] وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ
صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ [113] لَنْ یُّخْزِیَهُمُ اللّٰهُ۔ [114] مَآ اَهْلَکَ اللّٰهُ اَهْلَکَ۔[1] [115] اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ

اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو ڈرا اور اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ میں کھلا کھلا نذیر ہوں۔ [91] یہ ایک بدخُلق قوم ہے۔ [92] انہوں نے میرے
نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا اُن کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس کو تیری طرف واپس لائے گا۔ [93] اللہ تعالیٰ
کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ [94] اور اللہ کا وعدہ حق ہے اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ [95] کہہ مجھے اپنے
رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تُو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ [96] ہم نے اس سے تیرا عقدِ نکاح باندھ دیا۔ [97] ہم جب
کسی چیز کو چاہیں تو ہمارا حکم اس کے متعلق صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ [98] ہم انہیں ایک
مقررہ وقت تک مُہلت دے رہے ہیں جو نزدیک وقت ہے۔ [99] اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بے شمار فضل ہے۔ [100] تیرے پاس
میری نصرت آئے گی۔ [101] مَیں ہی رحمٰن ہوں۔ [102] اور جب اللہ کی نصرت آئی اور مَیں فیصلہ کے لئے متوجہ ہُوا [103] تو کہیں گے اے ہمارے
رب ہمیں بخش دے ہم خطاکار ہیں [104] اور ٹھوڑیوں کے بل گریں گے (تب انہیں کہا جائے گا کہ) [105] آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔
[106] اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ [107] ان دنوں میں تمہیں بشارت ہو۔ [108] دشمنوں کے چہرے
متغیر ہو جائیں گے۔ [109] اس دن ظالم کفِ دست ملے گا اور کہے گا کاش مَیں اس رسول کا راستہ اختیار کر لیتا۔ [110] اور کہتے ہیں یہ تو انسان کا
اپنا بنایا ہُوا کلام ہے۔ [111] کہہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ [112] اور مومنوں کو بشارت دو کہ اُن کے لئے اُنکے
رَبّ کے حضور میں ایک ظاہر و باطن طور پر کامل درجہ ہے۔ [113] اللہ انہیں ہرگز رُسوا نہیں کرے گا۔ [114] اللہ تعالیٰ تیرے اہل کو ہلاک

---

[1] اِس الہام کی تاریخ مرزا خدا بخش صاحب نے اپنے مکتوب میں ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ (دیکھئے اصحابِ احمد جلد دوم صفحہ ۱۱۶ حاشیہ)

يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ [116] تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ
السَّمَآءِ۔ [117] نُرِيْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَيْكَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ وَ[118] نُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ
مُمَزَّقٍ وَّ[119] نُرِيْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ۔ [120] قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكُفَّارُ
اِنِّيْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔ [121] فَانْتَظِرُوْٓا اٰيَاتِيْ حَتّٰى حِيْنٍ۔ [122] سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ۔ [123] حُجَّةٌ قَآئِمَةٌ وَّفَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔ [124] حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ۔
[125] يُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ۔ [126] وَتُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَآئِنُ وَتُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔
[127] ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِيْٓ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ۔ [128] اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ [129] اِنَّآ اَنْزَلْنَاكَ بُرْهَانًا وَّكَانَ
اللّٰهُ قَدِيْرًا۔ [130] عَلَيْكَ بَرَكَاتٌ وَّسَلَامٌ۔ [131] سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ [132] اَنْتَ قَابِلٌ يَّاْتِيْكَ
وَابِلٌ۔ [133] تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى ثَلَاثٍ اَلْعَيْنِ وَعَلَى الْاُخْرَيَيْنِ۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔
[134] اِنَّآ اٰتَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ [135] فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ [136] اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ وَلَا تَسْتَعِنْ مِّنْ
غَيْرِيْ۔ [137] اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا۔ [138] لَا يَدَ اِلَّا يَدِيْ۔ [139] اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ
صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ [140] اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ [141] فَتْحٌ وَّظَفَرٌ۔ [142] اِنِّيْٓ اَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔
[143] اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ [144] اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكَ شُوَاظًا مِّنْ نَّارٍ۔

نہیں کرے گا۔ [115] وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کی ملونی سے محفوظ رکھا، وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہ
ہدایت یافتہ ہیں۔ [116] اُن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ [117] ہم تجھ پر بعض اَور آسمانی اسرار اُتارنا چاہتے ہیں۔ [118] اور دشمنوں
کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ [119] اور ہم فرعون اور ہامان اور اُس کے لشکر کو وہ کچھ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ [120] کہہ اے
کافرو! مَیں سچا ہوں۔ [121] پس تم ایک وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو۔ [122] ہم عنقریب انہیں اپنے نشان اُن کے اِردگرد اور
ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ [123] اُس دن حُجت قائم ہوگی اور کُھلی کُھلی فتح ہو جائے گی۔ [124] خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ
کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ [125] اس کو ملکِ عظیم دیا جائے گا۔ [126] اور خزانے اُس کے لئے کھولے جائیں گے، اور
تمام زمین اپنے رَبّ کے نور سے جگمگا اُٹھے گی۔ [127] یہ اللہ کا فضل ہے اور تمہاری نگاہ میں عجیب۔ [128] تجھ پر سلامتی ہو۔ [129] ہم نے
تجھے ایک عظیم الشّان حُجت کے طور پر اُتارا ہے اور تیرا رَبّ قادر ہے۔ [130] تجھ پر برکات اور سلامتی ہو۔ [131] تم پر اُس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔
[132] تُو قابلیت رکھتا ہے اِس لئے تُو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ [133] تیرے تین عضووں پر خاص طور پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ ایک تو آنکھ اور
باقی دو اَور۔ اور ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ [134] ہم نے تجھے خیرِ کثیر دی ہے۔ [135] پس تُو اپنے رب کی عبادت کر اور قربانیاں کر۔ [136] اللہ مَیں ہی ہوں پس میری
ہی عبادت کر اور میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔ [137] مَیں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ [138] میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔
[139] ہم جب کسی قوم کی حدود میں اُترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔ [140] مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔
(اس دن) [141] کُھلی کُھلی فتح ہوگی اور کامیابی ہوگی۔ [142] مَیں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ [143] اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوا العزم

قَدِ[145] ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَيْكَ السَّلَامُ۔ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ۔ وَ[147]اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ [148]اَلرَّحٰى تَدُوْرُ وَيَنْزِلُ الْقَضَاءُ۔ [149]اِنَّ
فَضْلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ وَ[150]لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَآ اَتٰى۔ قُلْ [151]اِىْ وَرَبِّىْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ لَا يَتَبَدَّلُ
وَلَا يَخْفٰى۔ وَ[152]يَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ۔ وَحْىٌ [153]مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى۔ اِنَّ [154]رَبِّىْ لَا
يَضِلُّ وَلَا يَنْسٰى۔ ظَفَرٌ[155] مُّبِيْنٌ۔ وَ[156]اِنَّمَا نُؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ [157]اَنْتَ مَعِىْ
وَاَنَا مَعَكَ قُلِ[158] اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُ فِىْ غَيِّهٖ يَتَمَطّٰى۔ اِنَّهٗ مَعَكَ[159] اِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَمَا
اَخْفٰى۔ لَآ اِلٰهَ[160] اِلَّا هُوَ۔ يَعْلَمُ[161] كُلَّ شَىْءٍ وَّيَرٰى۔ اِنَّ[162] اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ[163] اَحْمَدَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا كَذَّابٌ
اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِ وَيَسِيْلُوْنَ كَمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ۔ اِنَّ[164] حِبِّىْ قَرِيْبٌ۔ اِنَّهٗ قَرِيْبٌ
مُّسْتَتِرٌ۔ وَ[165]يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْكَ يَعْصِمُكَ[166] اللّٰهُ۔ يَكْلَؤُكَ اللّٰهُ۔ اِنِّىْ[167] حَافِظُكَ۔ [168]عِنَايَةً

نبیوں نے صبر کیا۔ [144]ہم تیری طرف (آزمائش کی) آگ کے شعلے بھیجیں گے۔ [145]مومن ضرور ابتلا میں ڈالے جائیں گے۔ پھر تیری طرف سلامتی لَوٹائی جائے گی۔ [146]اور عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ [147]اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے [148]چکی پھر سکے گی اور قضا قدر نازل ہوگی۔ [149]یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے یہ ضرور آئے گا۔ [150]اور کسی کی مجال نہیں جو اُس کو رَدّ کر سکے۔ [151]کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اِس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا۔ [152]اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ [153]یہ اُس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ [154]میرا رب اس صراطِ مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ [155]سو تمہیں اس مقدمہ میں کُھلی کُھلی فتح ہوگی۔ [156]مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو ہم نے مقرر کر رکھی ہے۔ [157]تو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ [158]تو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز و تکبر میں چھوڑ دے۔ [159]وہ قادر تیرے ساتھ ہے اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔ [160]وہ خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ [161]وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔ [162]اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں۔ [163]ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس قوم اُس سے رُوگردان ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے، دُنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اُس کے خلاف گواہیاں دیں تا اُس کو گرفتار کرا دیں اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اُوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں مگر وہ کہتا ہے [164]کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ [165]وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ [166]اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی کرے گا۔ [167]مَیں تیری حفاظت

اللّٰہِ حَافِظُکَ۔ تَرٰی[١٦٩] نَسْلًا بَعِیْدًا اَبْنَآءَ الْقَمَرِ۔ اِنَّا کَفَیْنَاکَ[١٧٠] الْمُسْتَهْزِئِیْنَ۔ اِنَّ رَبَّکَ[١٧١]
لَبِالْمِرْصَادِ۔ اِنَّهٗ[١٧٢] سَیَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا۔ اَلْاَمْرَاضُ[١٧٣] تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ وَ
سَاُنْزِلُ[١٧٤] وَاِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ۔ لَا تَعْجَبَنَّ[١٧٥] مِنْ اَمْرِیْ۔ اِنَّا نُرِیْدُ[١٧٦] اَنْ نُعِزَّکَ وَ
نَحْفَظَکَ۔ یَاْتِیْ[١٧٧] قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ مَا اَنْتَ[١٧٨] اَنْ تَتْرُکَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ
اَنْ تَغْلِبَهٗ۔ وَیُرِیْدُوْنَ[١٧٩] اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ۔ وَاللّٰہُ[١٨٠] غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اَلْفَوْقُ[١٨١] مَعَکَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآئِکَ۔ وَاَیْنَمَا[١٨٢] تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ۔ قُلْ[١٨٣]
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ[١٨٤] جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ لِتُنْذِرَ[١٨٥] قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ۔ عَسَی اللّٰہُ[١٨٦] اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ
مَّوَدَّةً۔ اِنَّا نَعْلَمُ[١٨٧] الْاَمْرَ وَاِنَّا لَعَالِمُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ[١٨٨] لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔
اُذْکُرْ[١٨٩] نِعْمَتِیْ رَئَیْتَ خَدِیْجَتِیْ۔ هٰذَا مِنْ[١٩٠] رَّحْمَةِ رَبِّکَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ لِیَکُوْنَ
اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَنْتَ مَعِیْ[١٩١] وَاَنَا مَعَکَ یَآ اِبْرَاهِیْمُ۔ اَنْتَ[١٩٢] بُرْهَانٌ وَّاَنْتَ فُرْقَانٌ۔
یُرِی اللّٰہُ[١٩٣] بِکَ سَبِیْلَهٗ۔ اَنْتَ[١٩٤] الْقَآئِمُ عَلٰی نَفْسِهٖ۔ مَظْهَرُ[١٩٥] الْحَیِّ۔ وَاَنْتَ[١٩٦] مِنِّیْ مَبْدَءُ

کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ[١٦٨] کی عنایت تیری محافظ ہے۔ تُو نسلِ[١٦٩] بعید دیکھے گا قمر کے بیٹے۔ ٹھٹھا[١٧٠] کرنے والوں کو سزا دینے کیلئے
ہم کافی ہیں۔ تیرا رَبّ[١٧١] موقع دیکھ رہا ہے۔ وہ عنقریب[١٧٢] بچّوں کو (غم کی وجہ سے) بُوڑھا کر دے گا۔ بیماریاں[١٧٣] پھیلائی جائیں گی
اور جانیں ضائع ہوں گی۔ اور مَیں[١٧٤] عنقریب اُتروں گا۔ اور میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ میرے[١٧٥] امر سے تعجب مت کر۔
ہم[١٧٦] تجھے عزّت دینا چاہتے ہیں اور تیری حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ نبیوں[١٧٧] کا چاند آئے گا اور تیرا سارا کام تجھے حاصل
ہو جائے گا۔ تُو ایسا[١٧٨] نہیں ہے کہ شیطان کو مغلوب کرنے سے قبل اسے چھوڑ دے۔ اور دشمن چاہتے[١٧٩] ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے
نور کو بجھا دیں۔ اور اللہ[١٨٠] اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بلندی[١٨١] تیرے لئے ہے اور پستی تیرے
دشمنوں کے حصہ میں۔ اور جدھر[١٨٢] تم مُنہ پھیر وگے اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہو گی۔ کہہ حق[١٨٣] آیا اور باطل بھاگ گیا۔ خدا[١٨٤] وہ خدا
ہے جس نے تجھے مسیح ابنِ مریم بنایا تاکہ تُو اُس[١٨٥] قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ
تُو دوسری قوم کو دعوت دے۔ بالکل ممکن[١٨٦] ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی
پیدا کر دے۔ ہم[١٨٧] معاملہ کی حقیقت کو جانتے ہیں اور ہم ہی جاننے والے ہیں۔ اُس[١٨٨] خدا کو تعریف ہے جس نے دامادی
اور نسب ہر دو کی رُو سے تم پر احسان کیا۔ میری[١٨٩] نعمت کو یاد کر کہ تُو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔ یہ تیرے[١٩٠] رَبّ کی رحمت ہے۔ وہ
اپنی نعمتیں تیرے پر پوری کرے گا تاکہ خدا کا یہ کام مومنوں کے لئے نشان ہو۔ اَے[١٩١] ابراہیم! تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے
ساتھ ہوں۔ تُو روشن[١٩٢] نشان اور فیصلہ کُن نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ[١٩٣] تیرے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی راہ دکھائے گا۔ تُو[١٩٤] خدا کے

الْاَمْرِ۔ وَاَنْتَ[197] مِنْ مَّآءِنَا وَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اِذَا[198] الْتَقَى الْفِئَتَانِ۔ فَاِنِّیْ مَعَ[199] الرَّسُوْلِ
اَقُوْمُ۔ وَیَنْصُرُهُ[200] الْمَلَآئِکَۃُ۔ اِنِّیْ اَنَا[201] الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰى۔ وَمَا[202] یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔
اِنْ[203] هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى۔ اَرَدْتُّ[204] اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ وَلِلّٰهِ[205] الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ
مِنْۢ بَعْدُ۔ یَا[206] عَبْدِیْ لَا تَخَفْ۔ اَلَمْ[207] تَرَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ اَلَمْ[208] تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۱ تا ۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۹ تا ۳۸۵)

۱۹۰۰ء

فَلَا وَرَبِّکَ[1] لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ
اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء

(الف) "تحفہ گولڑویہ میں بڑے بڑے دقائق معارف بیان فرماتے ہیں۔ آج فرماتے تھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام ہوا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا، اسے پورا کرو۔ اور پھر الہام ہوا:

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا"

(از مکتوب مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۰ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۹)

(ب) "اِس رسالہ[2] میں عجیب عجیب نکات و اَسرار لکھے جارہے ہیں اور اس تحفہ کی نسبت یہ وحی حضرت اقدس

نفس پر قائم ہے☆۔ زندہ[195] خدا کا مظہر۔ اور تو[196] میری طرف سے امرِ مقصود کا مبدء ہے۔ اور[197] تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ فشل سے ہیں۔ جب[198] دو گروہ آمنے سامنے ہوں گے۔ تو میں[199] اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور ملائکہ اُس[200] کی مدد کریں گے۔ میں[201] ہی رحمان ہوں بزرگی اور بلندی والا۔ اور وہ[202] اپنی خواہش کے ماتحت نہیں بولتا بلکہ وحی[203] کا تابع ہے جو نازل کی جاتی ہے۔ میں[204] نے ارادہ کیا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔ اور[205] شروع میں بھی اور بعد میں بھی اللہ ہی کی حکومت ہے۔ اے[206] میرے بندے مت ڈر۔ کیا تو نہیں[207] دیکھتا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں[208] جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

[1] (ترجمہ از مرتب) تیرے رب کی قسم ہے وہ مومن نہیں ہوں گے جب تک تجھے اپنے تمام جھگڑوں میں حکم نہ بنائیں۔ پھر جو تو فیصلہ کرے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور اُسے بشاشت سے تسلیم کرلیں۔

[2] تحفہ گولڑویہ۔ الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰۔ (مرتب)

☆ (نوٹ از مرتب) یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ (دیکھئے اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۵)

علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر نازل ہو چکی ہے کہ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۷؍ستمبر ۱۹۰۰ء "حضرت کو کل دردِ سر کے وقت بار بار یہ الہام ہُوا :

اِنِّیْ مَعَ الْاُمَرَآءِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً[1]۔"

(از مکتوب مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۸؍ستمبر ۱۹۰۰ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۰ء "اِسی مضمون کے لکھنے کے وقت خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

یَلَاشْ خدا کا ہی نام ہے

یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اَب تک مَیں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لُغت کی کتاب میں دیکھا۔ اِس کے معنے میرے پر یہ کھولے گئے کہ یَا لَا شَرِیْکَ اِس نام کے الہام سے یہ غرض ہے کہ کوئی انسان کسی ایسی قابلِ تعریف صفت یا اسم یا کسی فعل سے مخصوص نہیں جو وہ صفت یا اِسم یا فعل کسی دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ یہی سِرّ ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نبی کی صفات اور مُعجزات اظلال کے رنگ میں اس کی اُمّت کے خاص لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں جو اس کے جوہر سے مناسبتِ تامہ رکھتے ہیں تا کسی خصوصیّت کے دھوکہ میں جہلا اُمّت کے کسی نبی کو لاشریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ سخت کفر ہے جو کسی نبی کو یلاشں کا نام دیا جائے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ حاشیہ)

۱۹۰۰ء "وَاِذَا هَلَكَ الدَّجَّالُ فَلَا دَجَّالَ بَعْدَهٗ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ وَنَبَأٌ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا الْكَرِيْمِ وَبَشَارَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ[2]۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۱)

۱۹۰۰ء (۱) "خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں[3] جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یعنی مَیں امیروں کے ساتھ تیری طرف اچانک آؤں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور جب دجّال ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیامت کے دن تک کوئی دجّال نہیں ہوگا۔ یہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے فیصلہ ہے اور ہمارے ربّ کریم کی طرف سے پیشگوئی اور بشارت ہے۔

[3] "جو محض ظنّیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں ..... اور قرآن بھی ان حدیثوں کو جھوٹی ٹھیراتا ہے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵ حاشیہ)

آلودہ ہیں اور یا سر سے موضوع ہیں" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۱ حاشیہ)

۱۹۰۰ء

(الف) "کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا۔ گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ

"ہے رُودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے"

اسی وقت مَیں نے سمجھا کہ تمام دُنیا ایک رُودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی۔ مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں یعنی سُوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ مَیں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۷)

(ب) "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اِس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گذرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اَوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اَوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مَیں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں ایک رُودر یعنی درندوں اور سُوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ در حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۷)

(ج) وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تُو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸)

(د) اَب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رِشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال

تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اُس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳، ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

(ھ) "مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ

ہے کرشن رُودّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۹)

(و) "جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ

جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲)

سنہ ۱۹۰۰ء "ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ کرشن جی کہاں ہیں جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا:

"ہے کرشن جی رُودّر گوپال"

(یہ ایک عرصہ[1] دراز کی رؤیا ہے)۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۴۱، ۴۲ مورخہ ۲۹ اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۲)

سنہ ۱۹۰۰ء فرمایا[2] کہ

"ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے

---

[1][2] چونکہ اِن ہر دو کشفوں کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی اِس لئے سابقہ کشف کی مناسبت سے اِسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتّب)

اِس الہام کا بھی صحیح سنہ معلوم نہیں ہو سکا پچھلی مناسبت سے یہاں لکھا گیا۔ (مرتّب)

اُٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی۔"
(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء ایک[1] بار یہ الہام ہوا تھا کہ
"آریوں کا بادشاہ آیا۔"
(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء (الف) "ایک دفعہ مجھے مرضِ ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا تب مَیں دُعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا :

"وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ"

یعنی قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے۔ چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پُورا ہوا کہ اس وقت سے لے کر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳)

(ب) پُرانا الہام : اَلْوِدَاعُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ غِیْضَ الْمَآءُ۔ وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ)

۱۹۰۰ء "فرمایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ محمود کی والدہ آئی ہیں اور اُن کے ہاتھ میں ایک جُوتی ہے اور مجھ سے کہتی ہیں یہ نئی جُوتی آپ پہن لیں اور پھر میرے ہاتھ میں دے کر کہا یہ جُوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے، دشمن زیر ہے۔"
(از چٹھی مولانا مولوی عبد الکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء (الف) "بہت دفعہ ایسا اتّفاق ہوتا ہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات بتلاتے ہیں مَیں اُس کو سُنتا ہوں مگر آپ کی صورت نہیں دیکھتا ہوں۔ غرض یہ ایک حالت ہوتی ہے جو بَین الکشف والالہام ہوتی ہے۔ رات کو آپ نے مسیح موعود کے متعلق یہ فرمایا ہے :

یَضَعُ الْحَرْبَ وَیُصَالِحُ[1] النَّاس

یعنی ایک طرف تو جنگ وجدال اور حرب کو اُٹھا دے گا دوسری طرف اندرونی طور پر مصالحت کرا دے گا۔ گویا

---

[1] کاتب کی غلطی سے بَیْنَ کا لفظ رہ گیا ہے چنانچہ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۲ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل الہام یُصَالِحُ بَیْنَ النَّاسِ ہے۔ (مرتّب)

مسیح موعود کے لئے دو نشان ہوں گے :-

اوّل بیرونی نشان کہ حرب نہ ہوگی۔

دوسرا اندرونی نشان کہ باہم مصالحت ہو جاوے گی۔

پھر اسؑ کے بعد فرمایا :

سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ

سلمان یعنی دو صلحیں۔

اور پھر فرمایا :-

عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ

یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ میں بھی دو ہی صلحیں تھیں۔ ایک صلح تو انہوں نے حضرت معاویہ کے ساتھ کر لی، اور دوسری صحابہؓ کی باہم صلح کرا دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود حسنی المشرب ہے .....

اسؑ کے بعد فرمایا کہ

حسن کا دودھ پیئے گا

پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مہدی آپؐ کی آل میں سے ہوگا یہ مسئلہ اس الہام سے حل ہو گیا اور مسیح موعود کا جو مہدی بھی ہے، کام بھی معلوم ہو گیا پس وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ آتے ہی تلوار چلائے گا اور کافروں کو قتل کرے گا جھوٹے ہیں۔ اصل بات یہی ہے جو اس الہام میں بتلائی گئی ہے کہ وہ دو صلحوں کا وارث ہوگا۔ یعنی بیرونی طور پر بھی صلح کرے گا اور اندرونی طور پر بھی مصالحت ہی کراوے گا"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۳)

(ب) یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ

"سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ"

میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی ایک اندرونی کہ جو بغض اور شحنا دُور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اُس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اُس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۱۵ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

سنہ ۱۹۰۰ء

" بُشْرٰی[1] لَكَ اَحْمَدِیْ۔ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ غَرَسْتُ[2] لَكَ قُدْرَتِیْ بِیَدِیْ۔
سِرُّكَ[3] سِرِّیْ۔ اَنْتَ[4] وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُكَ[5] لِنَفْسِیْ۔ اَنْتَ[6] مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ
وَتَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ یَا اَحْمَدُ[7] فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی
شَفَتَیْكَ۔ بُوْرِكْتَ[8] یَا اَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ حَقًّا فِیْكَ۔ اَلرَّحْمٰنُ[9] عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ[10] اِنِّیْ اُمِرْتُ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ قُلْ[11] اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَیَمْكُرُوْنَ[12]
وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ۔ وَمَا[13] كَانَ اللّٰهُ لِیَتْرُكَكَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ
مِنَ الطَّیِّبِ۔ وَاِنَّ[14] عَلَیْكَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ۔ وَاِنَّكَ[15] الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ
اَمِیْنٌ۔ وَاِنَّكَ[16] مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ۔ وَاَنْتَ[17] مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ وَمَا[18]
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ یَا اَحْمَدُ[19] اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ یَا[20] اٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ هٰذَا[21] مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ لِیَكُوْنَ اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَرَدْتُ[22] اَنْ
اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ لِیُقِیْمَ الشَّرِیْعَةَ وَیُحْیِ الدِّیْنَ۔ جَرِیُّ[23] اللّٰهِ فِیْ حُلَلِ

ترجمہ:۔ اے[1] میرے احمد تجھے بشارت ہو۔ تُو میری مُراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ مَیں[2] نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا۔ تیرا[3] بھید میرا بھید ہے۔ اور[4] تُو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ مَیں[5] نے اپنے لئے تجھے چُنا۔ تُو[6] مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آگیا ہے کہ تُو مدد دیا جائے اور لوگوں میں تیرے نام کی شہرت دی جائے۔ اے[7] احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنی حقائق اور معارف جاری ہیں۔ اے[8] احمد تُو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا۔ خدا[9] نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی قرآن کے اُن معنوں پر اطلاع دی جن کو لوگ بھول گئے تھے تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے بے خبر گذر گئے۔ اور تاکہ مجرموں پر خدا کی حُجّت پُوری ہو جائے۔ اُن[10] کو کہہ دے کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب باتیں کہتا ہوں۔ اور مَیں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔ اُن[11] کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبّت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبّت کرے۔ اور[12] یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور[13] خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرلے۔ اور[14] تیرے پر دُنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور[15] تُو آج ہماری نظر میں صاحبِ مرتبہ ہے اور[16] ان میں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے۔ اور[17] مجھ سے تُو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی اور[18] ہم نے دُنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے[19] احمد اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ اے[20] آدم اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی ہے یا تیرا دوست ہے

الْاَنْبِيَآءِ۔ [24]وَجِيْهٌ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ [25]كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ
اَنْ اُعْرَفَ۔ [26]وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ [27]يَا عِيْسٰى
اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ [28]ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ
الْاٰخِرِيْنَ۔ [29]يُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ [30]يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ۔
[31]وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ [32]يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ [33]نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ۔ [34]وَاِنَّا كَفَيْنَاكَ
الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ [35]وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ نِ افْتَرٰى۔ [36]وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ۔
[37]وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ [38]كَذَالِكَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔
[39]وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا۔ [40]قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ

نجات پائے گا اور اس کو بہشتی زندگی ملے گی اور آخر بہشت میں داخل ہوگا۔[1]... میں[22] نے ارادہ کیا کہ زمین پر اپنا جانشین پیدا کروں سو میں نے اِس آدم کو پیدا کیا۔ یہ آدم شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کر دے گا۔ یہ[23] خدا کا رسول ہے نبیوں کے لباس میں۔ دنیا[24] اور آخرت میں وجیہہ اور خدا کے مقرّبوں میں سے۔ میں[25] ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ اور[26] ہم اِس اپنے بندہ کو اپنا ایک نشان بنائیں گے اور اپنی رحمت کا ایک نمونہ کریں گے۔ اور ابتدا سے یہی مقدّر تھا۔ اے[27] عیسٰی میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا یعنی تیرے مخالف تیرے قتل پر قادر نہیں ہوسکیں گے۔ اور میں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی دلائلِ واضحہ سے اور کھُلے کھُلے نشانوں سے ثابت کر دوں گا کہ تُو میرے مقرّبوں میں سے ہے اور اُن تمام الزاموں سے تجھے پاک کروں گا جو تیرے پر منکر لوگ لگاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو مسلمانوں میں سے تیرے پیرو ہوں گے میں اُن کو اُن دوسرے گروہ پر قیامت تک غلبہ اور فوقیّت دوں گا جو تیرے مخالف ہوں گے۔ تیرے[28] تابعین کا ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔ لوگ[29] تجھے اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے پر[30] خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائے گا گو لوگ نہ بچاویں۔ اور[31] تیرا خدا قادر ہے۔ وہ[32] عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے یعنی جو لوگ گالیاں نکالتے ہیں ان کے مقابل پر خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم[33] تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ اور[34] جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اکیلے کافی ہیں۔ اور[35] وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹا اِفترا ہے جو اس شخص نے کیا۔ ہم[36] نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سُنا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا خدا پر مشکل نہیں۔ ہم[37] نے انسانوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ پس[38] اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تاکہ

---

[1] "یہ[21] مرتبہ تیرے ربّ کی رحمت سے ہے تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔" (براہین احمدیہ)

اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ [۴۱]وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ
هٰذَا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ [۴۲]کَتَبَ اللّٰهُ
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ [۴۳]وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِهٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
[۴۴]هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔
[۴۵]لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ [۴۶]وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ
لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ [۴۷]وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔
[۴۸]وَاِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا هُزُوًا۔ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ [۴۹]وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَهُمْ
لَا یُبْصِرُوْنَ۔ [۵۰]وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْ کَفَّرَ۔ [۵۱]اَوْقِدْ لِیْ یَا هَامَانُ لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓی
اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ۔ [۵۲]تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ [۵۳]مَا کَانَ لَهٗٓ
اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهَآ اِلَّا خَآئِفًا۔ [۵۴]وَمَآ اَصَابَکَ فَمِنَ اللّٰهِ۔ [۵۵]اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا۔ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ

مومنوں کے لئے نشان ہو مگر [۳۹]خدا کے نشانوں سے ان لوگوں نے انکار کیا۔ دل تو مان گئے مگر یہ انکار تکبّر اور ظلم کی وجہ سے تھا۔ [۴۰]اُن کو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے۔ پس کیا تم مانتے نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم قبول نہیں کرتے۔ [۴۱]اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو قدیم سے چلا آتا ہے ...... [۴۲]خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر کر رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آپڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہونگے [۴۳]اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ [۴۴]خدا وہی خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ [۴۵]کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل دے۔ [۴۶]اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم سے آلودہ نہیں کیا ان کو ہر ایک بَلا سے امن ہے اور وہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔ [۴۷]اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر وہ تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ [۴۸]اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ [۴۹]اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ [۵۰]اور یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتوای دے گا ...... [۵۱]وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بُنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تُو اپنے فتوای سے سب کو افروختہ کرسکتا ہے سو تُو سب سے پہلے اس کُفرنامہ پر مُہر لگا تا سب علماء بھڑک اُٹھیں اور تیری مُہر کو دیکھ کر وہ بھی مُہریں لگا دیں اور تا کہ مَیں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ مَیں اس کو جھُوٹا سمجھتا ہوں (تب اُس نے مُہر لگا دی) [۵۲]ابولہب ہلاک ہوگیا اور اُس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیرنامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مُہر لگائی یا تکفیرنامہ لکھا) [۵۳]اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے

اُولُوالْعَزْمِ۔ [۳۶] اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ [۳۷] عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ [۳۸] وَفِى اللّٰهِ اَجْرُكَ وَيَرْضٰى عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اسْمَكَ۔ [۳۹] وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"[۱]

ڈرتے۔ [۳۳] اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب [۳۴] وہ ہامان تکفیر نامہ پر مُہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا پس تو صبر کر جیسا کہ اُولوالعزم نبیوں نے صبر کیا ...... [۳۶] یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ [۳۷] جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ [۳۸] اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پُورا کرے گا۔ بہت [۳۹] ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۴ تا ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۸ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴ تا ۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۹ تا ۶۵)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردّد[۲] کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ۔" (اربعین نمبر ۳ حاشیہ صفحہ ۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۷)

۱۹۰۰ء "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِىْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ۔ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ۔"

یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابنِ مریم بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

اور پھر فرمایا:۔

"لَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔

---

[۱] چونکہ کئی دفعہ کئی ترتیبوں کے رنگ میں یہ الہامات ہو چکے ہیں اس لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا لحاظ نہیں۔ ہر ایک ترتیب فہم ملہم کے مطابق الہامی ہے۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۲)

[۲] یعنی مُتَرَدِّد بین التکفیر والتکذیب ۔ (مرتّب)

مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔"

یعنی ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسّی ۸۰ برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ اور تُو ایک دُور کی نسل دیکھے گا۔ بلندی اور غلبہ کا مظہر۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔

اور پھر فرمایا:۔

"یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَمْرُكَ یَتَاَتّٰی۔ مَا اَنْتَ اَنْ تَتْرُكَ الشَّیْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَهٗ۔ اَلْفَوْقُ مَعَكَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآئِكَ۔"

یعنی نبیوں کا چاند چڑھے گا اور تُو کامیاب ہوجائے گا۔ تُو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ اس پر غالب ہو۔ اور اُوپر رہنا تیرے حصے میں ہے اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کے حصہ میں۔

اور پھر فرمایا:۔

"اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَتْرُكَكَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنْتَ وَقَارُهٗ۔ فَكَیْفَ یَتْرُكُكَ۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَاخْتَرْنِیْ۔ قُلْ رَّبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ۔"

ترجمہ:۔ مَیں اُس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذِلّت چاہتا ہے اور مَیں اُس کو مدد دوں گا جو تیری مدد کرتا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تُو اس کا وقار ہے پس وہ تجھے کیونکر چھوڑ دے مَیں ہی خدا ہوں۔ تُو سراسر میرے لئے ہوجا۔ تو کہہ اے میرے ربّ! مَیں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا۔

اور پھر فرمایا:۔

"سَیَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا۔ سَنَاْخُذُهٗ مِنْ مَّارِنٍ اَوْ خُرْطُوْمٍ۔ وَاِنَّا مِنَ الظَّالِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا۔ وَقَالُوْا سَیُقْلَبُ الْاَمْرُ وَمَا كَانُوْا عَلَی الْغَیْبِ مُطَّلِعِیْنَ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاكَ وَكَانَ اللّٰهُ قَدِیْرًا۔"

یعنی دشمن کہے گا کہ تُو خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے۔ اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤں گا یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اُس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش مَیں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائے گی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ تُو ہماری طرف سے ایک بُرہان ہے۔

اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی بُرہان ظاہر کرتا۔

اور پھر فرمایا :۔

”اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِهٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا كَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِ وَيَسِيْلُوْنَ كَمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ۔ اِنَّ حِبِّيْ قَرِيْبٌ مُّسْتَتِرٌ۔ يَاْتِيْكَ نُصْرَتِيْ۔ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ اَنْتَ قَابِلٌ يَّاْتِيْكَ وَابِلٌ۔ اِنِّيْ حَاشِرٌ كُلِّ قَوْمٍ يَّاْتُوْنَكَ جُنُبًا۔ وَاِنِّيْٓ اَنَرْتُ مَكَانَكَ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ بَلَجَتْ اٰيَاتِيْ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ اَنْتَ مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ۔ طَيِّبٌ مَّقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وَاَنْتَ اسْمِيَ الْاَعْلٰى۔ بُشْرٰى لَكَ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔ اَنْتَ مِنِّيْ يَآ اِبْرَاهِيْمُ۔ اَنْتَ الْقَآئِمُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ مَظْهَرُ الْحَيِّ۔ وَاَنْتَ مِنِّيْ مَبْدَءُ الْاَمْرِ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآئِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔ اَنْذِرْ قَوْمَكَ وَقُلْ اِنِّيْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ اِنَّآ اَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوْعًا يَّآ اِبْرَاهِيْمُ۔ قَالُوْا لَنُهْلِكَنَّكَ قَالَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ وَاِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔ وَاِنِّيْٓ اَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَآ اَتٰى۔ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ لَّا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَخْفٰى وَيَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ وَحْيٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرٰى۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى۔ تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ وَلَهُمْ بُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ اَنْتَ تُرَبّٰى فِيْ حِجْرِ النَّبِيِّ۔ وَاَنْتَ[1] تَسْكُنُ قُنَنَ الْجِبَالِ وَاِنِّيْ مَعَكَ فِيْ كُلِّ حَالٍ۔

ترجمہ :۔ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذّاب ہے۔ اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری مدد آئے گی۔ مَیں رحمٰن ہوں۔ تُو قابلیت رکھتا ہے اِس لئے تُو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ مَیں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اُن کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اُترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کرسکیں۔ تُو علم کا شہر ہے۔ طیّب اور خدا کا مقبول۔ اور تُو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اے ابراہیم تُو مجھ سے ہے تُو خدا کے

---

[1] اِس الہام کا ترجمہ متن میں نہیں آیا حاشیہ میں دیا گیا ہے۔ دیکھئے آگے صفحہ ۳۲۱ پر۔ (مرتّب)

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تُو مجھ سے امرِ مقصود کا مبدء ہے۔ اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابلِ تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزّت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں میں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا میں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رَدّ کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چُھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تُو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اُونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دُنیا کی زندگی میں بھی اُن کو بشارتیں ہیں۔ تُو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے......[1] اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:-

" وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يَجُوْحُ الدِّيْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مَّوَدَّةً۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ وَلَا تَنْسَنِيْ وَاجْتَهِدْ اَنْ تَصِلَنِيْ وَاسْئَلْ رَبَّكَ وَكُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰهُ وَلِيٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ تَحْكُمُوْنَ۔ نَزَّلْنَا عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً ۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ وَاِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ وَاِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اور تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتا ہے۔

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ۔ وَ اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ ۔ وَیَاْتِیْكَ نُصْرَتِیْ ۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ ذُوالسُّلْطَانِ ۔

ترجمہ :۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخکنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اُس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس کی کوئی تائید نہ ملتی۔.... خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اِس عاجز کو ہدایت اور دینِ حق اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ بھیجا۔اُن کو کہہ دے کہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میرے پر اس کا جُرم ہے یعنی مَیں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اُس شخص سے زیادہ ترظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے۔ یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے۔ تا تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوتِ دین کرے۔عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دے گا اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اس روز وہ لوگ سجدے میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ مَیں خدا ہوں میری پرستش کر اور میرے تک پہنچنے کے لئے کوشش کرتا رہ۔ اپنے خدا سے مانگتا رہ اور بہت مانگنے والا ہو۔ خدا دوست اور مہربان ہے۔ اس نے قرآن سکھلایا۔ پس تم قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر چلوگے۔ ہم نے اس بندہ پر رحمت نازل کی ہے۔ اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سُنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ یہ خدا کے قریب ہؤا۔ یعنی اُوپر کی طرف گیا اور پھر نیچے کی طرف تبلیغِ حق کے لئے جُھکا۔ اِس لئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آ گیا۔ اُوپر خدا اور نیچے مخلوق۔ مکذّبین کے لئے مجھ کو چھوڑ دے۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ اور تُو سیدھی راہ پر ہے۔ اور جو کچھ ہم ان کے لئے وعدے کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کچھ تیری زندگی میں تجھے دکھلا دیں۔ اور یا تجھ کو وفات دے دیں اور بعد میں وہ وعدے پورے کریں۔ اور مَیں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا یعنی تیرا رفع الی اللہ دُنیا پر ثابت کر دوں گا۔ اور میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلّط کرتے ہیں اور ان کو قبضہ میں لے آتے ہیں۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲-۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۱-۴۲۷)

لہ "یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ☆ اور بموجب آیت کریمہ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ☆☆ سب کا ایمان لانا خلافِ نصِ صریح ہے۔ پس اِس جگہ سعید لوگ مراد ہیں۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۷)

☆ هود: ۱۲۰

☆☆ آل عمران: ۵۶

۱۹۰۰ء

(ا) "ایک[1] عزّت کا خطاب۔ ایک عزّت کا خطاب۔ لَکَ خِطَابُ[1] الْعِزَّۃِ۔
ایک[2] بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا..... خدا[3] نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھا وے
اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ مَیں[4] اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور قدرت[5] نمائی
سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ آسمان[6] سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔
دشمنوں[7] سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ آپؐ[8] کے ساتھ انگریزوں کا
نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی[9] طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے۔ آسمان[10] پر دیکھنے والوں کو
ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔ یہ[11] طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے
لیڈر عبدالکریم کو۔ خُذُوا[12] الرِّفْقَ اَلرِّفْقَ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَیْرَاتِ نرمی کرو۔
نرمی کرو۔ کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے ...... aaaaaaaaaaaaaaaaa
خدا[13] تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا۔ ربّ[14] الافواج
اس طرف توجّہ کرے گا۔ اگر مسیح[15] ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ

---

[1] عزّت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزّت کا خطاب دیں گے اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸)

[2] (ا) اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا۔ اس پر حکم ہُوا کہ اِس قدر سخت گوئی نہیں چاہیئے حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حُسنِ اخلاق ہے اور بعض اَوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطورِ تلخ دوا کے جائز ہے۔ اما بحکم ضرورت و بقدر ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آجائے۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹۔ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵)

(ب) اِس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رِفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی (بسر) کرو اور حدیث میں ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ بِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸، ۴۲۹)

اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور[1] مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام[2] ہے۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۷، ۳۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۹)

(ب) اور پھر فرمایا:۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مجھے الہام ہؤا تھا۔ اُردو زبان میں:

"آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اُسے طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اُٹھاوے گا اپنے نفس سے اُٹھاوے گا۔

(البدر جلد ۱ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

۱۹۰۰ء "لوگ آئے اور دعوٰی کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے ان کو پکڑا۔ شیرِ خدا نے فتح پائی۔"

اور پھر فرمایا:۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد[2]۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ و روشن شد نشانہائے من۔ بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا، پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ آمین۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹)

---

[1] "یہ فقرہ بطور حکایت میری طرف سے خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹)

[2] "اِس فقرہ سے مُراد کہ محمدیوں کا پَیر اُونچے منار پر جا پڑا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخرالزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جس کی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا اور عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہؤا اِس لئے بلند مینارِ عزّت کا محمدیوں کے حصہ میں آیا۔ اور اس جگہ محمدی کہا یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اَب تک صرف ظاہری قوّت اور شوکتِ اسلام دیکھ رہے تھے جس کا اسم محمدؐ مظہر ہے اب وہ لوگ بکثرت آسمانی نشان پائیں گے جو اسم احمدؐ کے مظہر کو لازم حال ہے کیونکہ اسم احمدؐ انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محویّت کو چاہتا ہے جو لازمِ حال حقیقت احمدیّت اور حامدیّت اور عاشقیّت اور محبّیت ہے اور حامدیّت اور عاشقیّت کے لازم حال معدوؐ آیات تائید یہ ہے۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹ حاشیہ)

۱۹۰۰ء میرے ایک[1] دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا کہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا[2] میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ اس سے کیونکر سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا۔۔۔۔۔ جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا:-

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

یعنی خدا نے جو مجھے اِس آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کے متعلق سمجھایا[3] ہے وہی معنے صحیح ہیں۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۵ تا ۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴ تا ۴۳۶)

۴ر دسمبر ۱۹۰۰ء "منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب عصائے موسیٰ مجھ کو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض سوءِ ظن سے اور خدا کی بعض سچی اور پاک پیشگوئیوں پر سراسر شتابکاری سے حملے کئے ہیں۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں سے چھوڑی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا:-

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّرَوْا طَمْثَكَ ـ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّرِيَكَ اِنْعَامَهٗ ـ اَلْاِنْعَامَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ ـ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِيْ ـ وَاللّٰهُ وَلِيُّكَ وَرَبُّكَ ـ فَقُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا ـ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى ـ[4]

---

[1] میاں وزیر خاں صاحب افغان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولوی محمد احسن صاحب تھے۔ دیکھئے روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۳۔ (مرتب)

[2] الحاقّة: ۴۵

[3] یعنی "اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا۔" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۰)

[4] اخبار الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ پر اِس الہام کی نسبت لکھا ہے کہ:-

"آپ نے ۴ر دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ رات کو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی کتاب کے آنے کا نقشہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور پھر یہ الہام ہوا۔۔۔۔۔۔

اِس الہام پر حضرتؑ نے فرمایا کہ "یہ الہام اپنے اندر ایک علمی اور فلسفیانہ پہلو رکھتا ہے جو طمث کے لفظ سے اور اس کے مقابلہ

ترجمہ :۔ یہ لوگ خونِ حَیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلا دے اور خونِ حَیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو۔ اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیّرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پَیدا ہُوا اِس لئے تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی گو بچّوں کا گوشت پوست خونِ حَیض سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خونِ حَیض کی طرح ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازمِ بشریّت ہے اور خونِ حَیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔ اَب اس پاک لڑکے میں خونِ حَیض کی تلاش کرنا حُمق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلامِ زکی بن گیا اور اس کے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متولّی اور تیرا پروردہ ہے اِس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے جس آگ کو اِس کتاب عصائے موسٰی سے بھڑکانا چاہا ہے ہم نے اس کو بُجھا دیا ہے۔ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے، جو نیک کاموں کو پوری خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور تقوٰی کے باریک پہلوؤں کا لحاظ رکھتے ہیں۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۲)

۸؍ دسمبر ۱۹۰۰ء

"۸؍ دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری اُنگلی کے پوٹے میں دَرد تھا اور اِس شدّت کے ساتھ دَرد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہُوا:۔

کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا

اور سَلَامًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معًا درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہُوا ہی نہیں تھا۔"[1]

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

۱۱؍ دسمبر ۱۹۰۰ء

(ا) "مَیں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ مَیں اس وقت سے پہلے مَروں جب تک کہ میرا قادر خدا

بقیہ حاشیہ:۔

میں اَوْلَادِیْ کے لفظ میں رکھا گیا ہے۔ کیا مطلب کہ یہ مخاطب لوگ تو ایک ناپاک اور رَدّی شے سمجھتے ہیں حالانکہ ان کو اتنی خبر نہیں ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ۔ غرض یہ ہے کہ اِس مبشّر الہام سے صادق مسیح موعود علیہ السلام کا انجام ایک غضب و غصّہ کے فرزند کے بالمقابل صاف معلوم ہوتا ہے۔"

[1] "اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرے تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر مَیں اِس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معًا کافر ہو جاؤں۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بَری ..... ثابت نہ کرے ..... اِسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱ دسمبر[1] ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا :

بر مقامِ فلک شدہ یا ربّ ٭ گر اُمیدے دہم مدار عجب

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مَیں نہیں جانتا کہ گیاراں دن ہیں یا گیاراں ہفتہ یا گیاراں مہینے یا گیاراں سال مگر بہرحال ایک نشان میری بریّت کے لئے اس مدّت میں ظاہر ہوگا۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۷)

(ب) **بر مقامِ فلک شدہ یا ربّ ٭ گر اُمیدے دِہم مدار عجب**

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب مَیں اگر تجھے کوئی اُمّید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر میری سُنّت اور موہبت کے خلاف نہیں) بعد ۱۱۔ انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد[2] ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے)"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

---

[1] الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں اس وحی کی تاریخ ۱۳ دسمبر وقت شب لکھی ہے۔ (مرتّب)

[2] (نوٹ از مرتّب) بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا انکشاف ہوا کہ یہ الہام الٰہی بخش کے بارے میں ہے چنانچہ حضور تتمہ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں :۔" بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ چارپایوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اِس الہامی شعر میں ہے ؎ بر مقامِ فلک شدہ یا ربّ ٭ گر اُمیدے دہم مدار عجب بعد گیاراں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب کا بارھواں نمبر تھا اور ان کے بعد دو اَور ہیں تا چودہ پُورے ہو جاویں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۵۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹)

چونکہ الہامی پیشگوئیاں ذوالوجوہ والمعارف ہُوا کرتی ہیں جن کے مصداق متعدد بار وقوع پذیر ہو کر مومنوں کے ایمان کو تازہ کرتے اور نیا عرفان پیدا کرتے ہیں۔ اِس بناء پر اس پیشگوئی کا ایک اَور بھی مصداق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے وجُود میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے اِس الہام کو ہجرتِ قادیان پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا :۔

" جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطالعہ سے مَیں نے سمجھا کہ ہماری ہجرت یقینی ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجھے قادیان چھوڑ دینا چاہیئے تو اس وقت لاہور فون کیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے لیکن آٹھ دس دن تک کوئی جواب نہ آیا اور جواب آیا بھی تو یہ کہ حکومت کسی قسم کی ٹرانسپورٹ مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے اِس لئے کوئی گاڑی نہیں مل سکتی مَیں اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ الہامات کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے ایک الہام نظر آیا " بعد گیارہ "۔ مَیں نے خیال کیا کہ گیارہ سے مراد گیارہ تاریخ ہے اور مَیں نے سمجھا کہ شاید ٹرانسپورٹ کا انتظام قمری گیارہ تاریخ کے بعد ہوگا مگر انتظار کرتے کرتے عیسوی ماہ کی ۲۸ تاریخ آگئی لیکن گاڑی کا کوئی انتظام نہ ہو سکا ..... مَیں سوچ

۱۳ اردسمبر ۱۹۰۰ء (الف) پھر وحی ہوئی :-

لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جاوے نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا سب مولوی ننگے ہو جائیں گے۔ اَنَا اللّٰہُ ذُوالْمِنَنِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔[1]"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

(ب) "ایک دفعہ الہام ہُوا تھا کہ لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں۔ وسوسہ پڑ گیا ہے۔ پر مٹی نظیف ہے۔ وسوسہ نہیں رہے گا مٹی رہے گی۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۰ء "ایک دفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کا لڑکا سخت بیمار ہو گیا۔ اس کی والدہ بہت بیتاب تھی اس کی حالت پر رحم آیا اور دعا کی تو الہام ہُوا :-

"اچھا ہو جائے گا"

بقیہ حاشیہ :- رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام بعد گیارہ سے کیا مراد ہے تو مجھے میاں بشیر احمد صاحب کا پیغام ملا کہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب کے بھائی میجر بشیر احمد صاحب ملنے کے لئے آئے ہیں۔ دراصل یہ اُن کی غلطی تھی وہ میجر بشیر احمد صاحب نہیں تھے بلکہ ان کے دوسرے بھائی کیپٹن عطاء اللہ صاحب تھے ... مَیں نے انہیں حالات بتائے اور کہا کہ وہ سواری اور حفاظت کا کوئی انتظام کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں آج ہی واپس جا کر کوشش کرتا ہوں ..... آخر انہوں نے نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی کار لی اور عزیز منصور احمد کی جیپ۔ اِسی طرح بعض اَور دوستوں کی کاریں حاصل کیں اور قادیان چل پڑے۔ دوسرے دن ہم نے اپنی طرف سے ایک اَور انتظام کرنے کی بھی کوشش کی اور چاہا کہ ایک احمدی کی معرفت کچھ گاڑیاں مل جائیں۔ اُس دوست کا وعدہ تھا کہ وہ ملٹری کو ساتھ لے کر آٹھ نو بجے قادیان پہنچ جائیں گے لیکن وہ نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ دس بج گئے۔ اُس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ شاید گیارہ سے مُراد گیارہ بجے ہو اور یہ انتظام گیارہ کے بعد ہو۔ میاں بشیر احمد صاحب جن کے سپرد ان دنوں ایسے انتظام تھے اُن کے بار بار پیغام آتے تھے کہ سب انتظام رہ گئے ہیں اور کسی میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ مَیں نے انہیں فون کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "بعد گیارہ" سے مَیں سمجھتا ہوں کہ گیارہ بجے کے بعد کوئی انتظام ہو سکے گا۔ پہلے مَیں سمجھتا تھا کہ اِس سے گیارہ تاریخ مراد ہے لیکن اب میرا خیال ہے کہ شاید اس سے مُراد گیارہ بجے کا وقت ہے ..... آخر گیارہ بجکر پانچ منٹ پر مَیں نے فون اُٹھایا اور چاہا کہ ناصر احمد کو فون کروں کہ ناصر احمد نے کہا کہ مَیں فون کرنے ہی والا تھا کہ کیپٹن عطاء اللہ یہاں پہنچ چکے ہیں اور گاڑیاں بھی آگئی ہیں چنانچہ ہم کیپٹن عطاء اللہ صاحب کی گاڑیوں میں قادیان سے لاہور پہنچے۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل جلد ۳ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۶،۵)

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اللہ ہوں بہت احسان کرنے والا۔ مَیں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا۔

اسی وقت یہ الہام سب کو سُنایا گیا جو پاس موجود تھے۔ آخر ایسا ہی ہؤا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گیا۔"
(نزول المسیح صفحہ ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۸)

۱۹۰۰ء " حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام[1] کی طبیعت ۲؍جنوری ۱۹۰۱ء کو کسی قدر ناساز ہو گئی تھی۔ اس کے متعلق حضرت اقدس نے سَیر کے وقت فرمایا کہ چند روز ہوئے مَیں نے گھر میں کہا کہ مَیں نے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی عورت آئی ہے اور اس نے آکر کہا ہے کہ تمہیں کچھ ہو گیا ہے۔ اور پھر الہام ہؤا :-

اَصِحَّ زَوْجَتِیْ

چنانچہ کل ۲؍جنوری ۱۹۰۱ء کو یہ کشف اور الہام پُورا ہو گیا۔ یکایک بیہوشی ہو گئی اور جس طرح پر مجھے دکھایا گیا تھا اسی طرح ایک عورت نے آکر بتا دیا۔"
(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۵)

۱۹۰۱ء " قَالُوْا اِنَّ التَّفْسِیْرَ لَیْسَ بِشَیْءٍ۔"[2]
(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۸)

۱۵؍جنوری ۱۹۰۱ء

(ا) " فرمایا۔ آج رات کو الہام ہؤا :-

مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ

یعنی اس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ خدا نے مخالفین سے سلبِ طاقت اور سلبِ علم کر لیا ہے۔
اگرچہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی مہر شاہ[3] کی طرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے تا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو کہ تمام مخالفین ایک وجود یا کئی جان ایک قالب بن کر اس تفسیر کے مقابلہ میں لکھنا چاہیں تو ہرگز نہ لکھ سکیں گے۔"
(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰)

(ب) " اِنِّیْ اُرِیْتُ مُبَشِّرَۃً فِیْ لَیْلَۃِ الثُّلَثَآءِ۔ اِذْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَہٗ مُعْجِزَۃً لِّلْعُلَمَآءِ۔ وَدَعَوْتُ اَنْ لَّا یَقْدِرَ عَلٰی مِثْلِہٖ اَحَدٌ مِّنَ الْاُدَبَآءِ۔ وَلَا یُعْطٰی لَھُمْ قُدْرَۃٌ عَلَی الْاِنْشَآءِ۔ فَاُجِیْبَ دُعَآئِیْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ الْمُبَارَکَۃِ مِنْ حَضْرَۃِ الْکِبْرِیَآءِ۔ وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ

---

[1] حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں۔ (مرتب)
[2] (ترجمہ از مرتب) انہوں نے کہا کہ یہ تفسیر کچھ بھی نہیں (یعنی تفسیر اعجاز المسیح)
[3] یعنی پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔ (مرتب)

وَقَالَ مَنَعَهُ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ۔ فَفَهِمْتُ اَنَّهٗ يُشِيْرُ اِلٰٓى اَنَّ الْعِدَا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلَيْهِ۔ وَلَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَا كَصِفَتِهٖ۔ وَكَانَتْ هٰذِهِ الْبِشَارَةُ مِنَ اللّٰهِ الْمَنَّانِ فِى الْعَشْرِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ[1]۔" (اعجاز المسیح صفحہ ۶۶، ۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۸، ۶۹)

(ج) "جب بالمقابل تفسیر نویسی میں مخالف مولوی عاجز آگئے اور مہر علی شاہ گولڑی نے کئی طرح کی قابلِ شرم کارروائیاں کیں تو اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کو یکطرفہ طور پر تفسیر القرآن کا معجزہ عطا فرمایا اور ستر روز کے عرصہ میں رسالہ اعجاز المسیح لکھا گیا۔ اِس عرصہ میں طرح طرح کی رُکاوٹیں پیش آئیں اور بہت سا وقت بیماری میں گذرا ...... انہیں دنوں میں اِس رسالہ کے متعلق یہ الہام ہُوا کہ مَنَعَهُ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ یعنی روک دیا اس کو روکنے والے نے آسمان سے۔ سو یہ الہام اس صفائی سے پورا ہُوا ہے کہ اب تک میاں مہر علی اس کا جواب نہیں دے سکا اور نہ اُن کا کوئی حامی جواب دینے پر قادر ہو سکا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۲)

۱۹۰۱ء "کتاب اعجاز المسیح کے بارے میں یہ الہام ہُوا تھا کہ

مَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَتَنَمَّرَ۔ فَسَوْفَ يَرٰى اَنَّهٗ تَنَدَّمَ وَتَذَمَّرَ

یعنی[2] جو شخص غصّہ سے بھر کر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے تیار ہوگا۔ وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہُوا اور حسرت کے ساتھ اُس کا خاتمہ ہُوا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) منگل کی رات کو مَیں نے ایک مبشّر خواب دیکھا تھا جبکہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کی تھی کہ اِس کتاب (اعجاز المسیح) کو علماء کے لئے معجزہ بنا دے اور یہ دعا کی تھی کہ کوئی ادیب اس کی مثل نہ لا سکے اور انہیں اس کے انشاء کی توفیق ہی نہ ملے پس میری دعا اسی مبارک رات خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول ہو گئی اور میرے خدا نے مجھے بشارت دی اور فرمایا کہ آسمان سے منع کر دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس کتاب کی نظیر لکھے۔ تو مَیں سمجھ گیا کہ اِس الہام میں خدا نے اشارہ کیا ہے کہ دشمن اس امر پر قادر نہیں ہوں گے اور اس کی مثل نہیں لا سکیں گے (نہ ہی بلاغت میں اور نہ ہی سورۂ فاتحہ کے حقائق میں)۔ اور یہ بشارت رمضان شریف کے آخری عشرے میں ملی تھی۔

[2] (ا) "محمد حسن فیضی ساکن موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم مدرّس مدرسہ نعمانیہ واقعہ شاہی مسجد لاہور نے عوام میں شائع کیا کہ مَیں اِس کتاب کا جواب لکھتا ہوں اور ایسی لاف مارنے کے بعد جب اُس نے جواب کے لئے نوٹ تیار کرنے شروع کئے اور ہماری کتاب کے اندر بعض صداقتوں پر جو ہم نے لکھی تھیں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ لکھا تو جلد ہلاک ہو گیا دیکھو مجھ پر لعنت بھیج کر ایک ہفتہ کے اندر ہی آپ لعنتی موت کے نیچے آگیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۲)

(ب) "پیر مہر علی شاہ گولڑی نے جب اِس کتاب اعجاز المسیح کا بہت عرصہ کے بعد جواب اُردو میں لکھا تو اِس بات کے ثابت

۱۹۰۱ء "بَلِیَّۃٌ مَّالِیَّۃٌ۔ یعنی مالی ابتلاء"[1]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۳ و الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

۲۲ فروری ۱۹۰۱ء "رات ایک پھنسی نے جو کئی دن سے نکلی ہوئی ہے اور ساتھ ہی خارش نے تنگ کیا۔ بشریت کی وجہ سے دھیان آیا کہ کہیں یہ ذیابیطس کا اثر او رنتیجہ نہ ہو۔ اتنے میں خدائے رحیم و قدوس نے وحی کی کہ

اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی[2]

اور پھر وحی ہوئی :-

اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ[3]

(از چٹھی مولانا عبد الکریم صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲۳ فروری ۱۹۰۱ء کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ[4] (الحکم جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

اپریل ۱۹۰۱ء "حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ایک روز اپنی اور سلسلہ عالیہ کے خاص دوستوں کی زیادتی عمر کے لئے دُعا کی تو یہ مبشّر الہام ہوُا :-

رَبِّ زِدْ فِیْ عُمُرِیْ وَفِیْ عُمُرِ زَوْجِیْ زِیَادَۃً خَارِقَ الْعَادَۃِ

یعنی اے میرے ربّ! میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

بقیہ حاشیہ :- ہو جانے سے کہ یہ اُردو عبارت بھی بلفظہٖ مولوی محمد حسن بھینی کی کتاب کا سرقہ ہے مہر علی شاہ کی بڑی ذلّت ہوئی اور مذکورہ بالا الہام اُس کے حق میں بھی پورا ہوُا" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۲)

[1] (نوٹ از مرتّب) اِس الہام کو ۱۹۰۱ء کے تحت اِس لئے رکھا گیا کہ البدر کے مندرجہ بالا پرچے میں یہ الفاظ ہیں۔ یکم فروری کو ایک دو سال کا الہام آپ نے اس کے متعلق سُنایا اور الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء میں یہ الفاظ ہیں "فرمایا ایک پُرانا الہام بَلِیَّۃٌ مَّالِیَّۃٌ ہے"

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں رحمٰن ہوں تکلیفوں کو دُور کرنے والا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) میرے حضور میں مُرسل نہیں ڈرتے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) ٹھٹھا کرنے والوں کے مقابلہ میں ہم تیرے لئے کافی ہیں۔

۱۸/اپریل ۱۹۰۱ء

"۱۸/اپریل ۱۹۰۱ء کو آپ نے ایک الہام سنایا تھا۔

سال دیگر را کہ مے داند حساب ✦ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار[1]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷/مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۱ء

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ بخار آیا تو الہام ہوا:۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ"

چنانچہ اس کے بعد بہت جلد تندرست ہو گئے۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰/جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۹ حاشیہ)

۱۹۰۱ء

"۹/مئی ۱۹۰۱ء کو آپ نے یہ الہام سنایا:۔

آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷/مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۱ء

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ...... اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اَصْحٰبُ الْفِیْلِ کے ساتھ کیا کیا یعنی اُن کا مکر اُلٹا کر اُن پر ہی مارا...... یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہوں تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کے تباہ کرنے کے لئے اُن کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے.....

اِس وقت اَصْحٰبُ الْفِیْلِ کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں...

.....اصحاب فیل زور میں ہیں مگر خدا تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے......

مجھے بھی یہی[2] الہام ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷/جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) آئندہ سال کا حساب کون جانتا ہے۔ جو دوست گذشتہ سال ہمارے ساتھ تھے وہ اب کدھر گئے۔

[2] اِس الہام کی تاریخ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ۲۲/اگست ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ دیکھئے ذکرِ حبیبؑ صفحہ ۲۲۱۔ (مرتب)

۱۹۰۱ء "اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کا نام سُلْطَانُ الْقَلَمِ رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقارِ علی فرمایا۔"
(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

جولائی ۱۹۰۱ء تین دن ہوئے مجھے الہام ہوا تھا:۔

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔[1]

مَیں حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدمات میں ہوا ہے۔ افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں اور ایک جماعت ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے اس کے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں جب تک مقابل کی طرف سے جوشِ انتقام کی حد نہ ہو جائے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۱۱؍اگست ۱۹۰۱ء[2]

"اَیَّامُ غَضَبِ اللّٰہِ"[3]

فرمایا: جب یہ وحی ہوئی تو مَیں غضبِ الٰہی سے ڈر گیا اور مَیں نے دُعا کی۔ تب یہ وحی ہوئی:

غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا[4]

پھر دُعا کی تو یہ وحی نازل ہوئی:

اِنَّہٗ یُنَجِّیْ اَھْلَ السَّعَادَۃِ[5]

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں فوجیں لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔
(نوٹ از مرتب) "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۵؍جولائی ۱۹۰۱ء کو گورداسپور اُس مقدمہ میں جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد مبارک کا راستہ بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا تھا، فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت گئے ہوئے تھے۔ وہاں پر آپ نے یہ الہام بیان فرمایا۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۱ء)

[2] یہ تاریخ ۱۱؍اگست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلمِ مبارک سے رجسٹر محاورات العرب میں لکھی ہوئی ہے اور یہ رجسٹر خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) غضبِ الٰہی کے ایّام۔ [4] (ترجمہ از مرتب) مَیں سخت غضبناک ہوا۔

[5] (ترجمہ از مرتب) وہ سعید لوگوں کو بچا لے گا۔

اِس کے بعد یہ وحی ہوئی :

اِنِّیْٓ اُنْجِی الصَّادِقِیْنَ۔[1]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ راگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴)

۱۵راگست ۱۹۰۱ء

۱۵راگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو ایک الہام ہوا :

وَاِنِّیْٓ اَرٰی بَعْضَ الْمَصَآئِبِ تَنْزِلُ۔[2]

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

۲۱راگست ۱۹۰۱ء

"اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔"

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رجسٹر محاورات العرب)

ترجمہ :- ہم نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اُس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۱۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲۶راگست ۱۹۰۱ء

فرمایا: "تقویٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے۔ اس میں ایک مصرع الہامی درج ہوا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے ٭ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اِس میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

۱۹۰۱ء

"۲۶ یا ۲۷ راگست یا اِس کے قریب ایک دن حضرت نے فرمایا: "ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے قَے کی ہے اور اس پر کپڑا دے کر اُسے چھپاتا ہے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ رستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں راستبازوں کو نجات دوں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اور مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض مصائب نازل ہو رہے ہیں۔

۲۸ر اگست ۱۹۰۱ء ۲۸ر اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو حضرت نے فرمایا کہ "ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں۔ایک تو مسلمان مُلّا مولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ۔ دونوں اس مخالفت میں اور اسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں۔آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔انگریزوں وغیرہ کے متعلق اِس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور مُلّا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہوگئی ہے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲ر ستمبر ۱۹۰۱ء فرمایا:"آج ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلوار وں کا ذکر ہورہا ہے تو مَیں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرکے کہا کہ

سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے

اس کے بعد ہماری آنکھ کُھل گئی اور پھر ہم نہیں سوئے کیونکہ لکھا ہے کہ جب مبشّر خواب دیکھو تو اُس کے بعد جہاں تک ہوسکے نہیں سونا چاہیئے، اور تلوار سے مُراد یہی حربہ ہے جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں، جو آسمانی حربہ ہے۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۱۹۰۱ء فرمایا:"مَیں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے مَیں نے ایک شخص کو دیا کہ اسے پڑھو تو اس نے کہا اس پر اواہن لکھا ہؤا ہے۔مجھے اس سے کراہت آئی مَیں نے اُسے کہا کہ تُو مجھے دکھا۔جب مَیں نے پھر ہاتھ میں لے کر دیکھا تو اس پر لکھا ہؤا تھا:

اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ[1]"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء "۱۳ر ستمبر کی رات کو حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام نے ۱۲ بجے کے قریب ایک رؤیا دیکھی اور آپ نے حضرت اقدس کو اُسی وقت اس رؤیا سے اطلاع دی، اور وہ یُوں ہے:-

عیسٰی کا مسئلہ حل ہوگیا۔خدا کہتا ہے مَیں جب عیسٰی کو اُتارتا ہوں تو پوری کھینچ لیتا ہوں۔اس کے معنی حضرت اُمّ المؤمنین کے دل میں یہ ڈالے گئے کہ عیسٰی کی حیات و ممات میں انسان کا دخل نہیں۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں پس مَیں نے آدم کو پیدا کیا۔

یہ تو رُؤیا کا مضمون ہے۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِس پر مَیں نے توجہ کی تو یہ القا ہؤا کہ

حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اَب اِحیا ہؤا ہے، اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے۔

جیسے خدا نے مسیح کو بِن باپ پیدا کیا تھا یہاں مسیح موعود کو بِلا واسطہ کسی اُستاد یا مُرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔ اُستاد بھی حقیقت میں باپ ہی ہوتا ہے بلکہ حقیقی باپ استاد ہی ہوتا ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ باپ تو رُوح کو زمین پر لاتا ہے اور اُستاد زمین سے آسمان پر پہنچاتا ہے۔ غرض تو جیسے مسیح بِن باپ پیدا ہؤا اور اُس کی اس حیات میں کسی انسان کا دخل نہ تھا ویسے ہی یہاں بِدُوں کسی اُستاد یا مُرشد کے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور فیض سے روحانی زندگی عطا کی۔

پھر مَیں نے موت کے متعلق جب توجہ کی تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہؤا:۔

فری میسن[1] مسلّط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔

فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں۔ پوڑی کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ اَرواح کا نزول آسمان سے ہی ہوتا ہے اور صعود بھی آسمان ہی پر ہوتا ہے۔

غرض یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے۔ لوگ ہمارے قتل کے ارادے کریں گے مگر خدا تعالیٰ اُن کو ہم پر مسلّط نہیں کرے گا۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۷)

۱۹۰۱ء "ایک دفعہ مَیں نے عالَمِ کشف میں دیکھا کہ مبارک احمد جو پسرِ چہارم میرا ہے، چٹائی کے پاس گر پڑا ہے اور سخت چوٹ آئی ہے اور کُرتہ خون سے بھر گیا ہے۔

خدا کی قدرت کہ ابھی اِس کشف پر شاید تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے ہوں گے کہ مَیں دالان سے باہر آیا اور مبارک احمد کہ شاید اس وقت سوا دو سال کا ہوگا چٹائی کے پاس کھڑا تھا۔ بچّوں کی طرح کوئی حرکت کر کے پَیر پھسل گیا اور زمین پر جا پڑا اور کپڑے خون سے بھر گئے اور جس طرح عالمِ کشف میں دیکھا تھا اُسی طرح ظہور میں آگیا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۹، ۲۲۰ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷، ۵۹۸)

۲۱؍ اکتوبر ۱۹۰۱ء "قاضی یوسف علی صاحب نعمانی سررشتہ دار اگزیکٹو کمیٹی ...... ریاست جیند پانچ مہینے سے سخت بیمار تھے۔ بیماری کی حالت میں سنگرور سے بمشکل دارالامان حضرت امام کے قدموں میں حاضر ہوئے .....

---

[1] FREEMASON

ایک روز وہ سخت بیمار ہوئے یعنی ۱۲؍اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ظہر کے وقت سے اُن کی حالت متغیّر ہوگئی ..... قریب تھا کہ رُوح پرواز کر جائے نبض ایسی کمزور ہوئی کہ گویا ایک کیڑی کی چال سے بھی کم تھی ..... صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی گھبرائے اور حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ..... حضرت نے تین دوائیں اپنے پاس سے اُسی وقت تیار کر کے صاحبزادہ صاحب کو عنایت کیں اور خود دُعا کی۔ کچھ منٹ ہی گذرے ہوں گے جو حضرت کو دو رؤیا مبشر اور ایک الہام ہوا۔ وہ الہام یہ ہے :-

هٰذَا عِلَاجُ الْوَقْتِ وَالتِّرْيَاقِ

اس کے معنے یہ ہوئے کہ یہ جو علاج آپ نے کیا یہ ایسے ہی آڑے وقت کا علاج ہے اور تریاقی جو زہروں کو دُور کرنے والی ہے، اس کا استعمال کرو۔ سو حضرت اقدس صبح کے وقت تریاقی اپنے ساتھ لائے اور اس کے استعمال کا حکم دیا۔ یہ یقینی بات ہے کہ اِدھر حضرت اقدس نے دُعا کی اور اُدھر الہام اور رؤیا ہوا اور اُسی وقت جو ایک منٹ کا فاصلہ بھی بیچ میں نہیں بتا سکتے قاضی صاحب میں رُوح داخل ہوگئی اور آناً فاناً میں تندرست ہوگئے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵)

۱۶؍نومبر ۱۹۰۱ء فرمایا: "آج ایک مُنذِر الہام ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رؤیا بھی ہے۔ وہ الہام یہ ہے :-

مَحْمُوْمٌ[1]

پھر نَظَرْتُ اِلَى الْمَحْمُوْمِ[2]

پھر دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا ہے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷؍نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

۱۷؍نومبر ۱۹۰۱ء "رات ..... مَیں نے دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسّی سی لپیٹی ہے، تو مَیں اُسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے۔ مجھے تو اس سے ایک لذّت اور سُرور آرہا ہے۔ وہ لذّت ایسی ہے کہ مَیں اُسے بیان نہیں کرسکتا۔ پھر اسی اثنا میں میرے ہاتھ میں معاً ایک پروانہ دیا گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے۔ وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا۔ مَیں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اُس میں لکھا ہوا تھا :-

عدالتِ عالیہ نے اسے بَری کیا ہے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یعنی ایک تپ والا۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اس تپ والے کی طرف دیکھا۔

فرمایا: اس سے پہلے کئی دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا:۔

رَشَنَ الْخَبَرُ[1]

رَشَن ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء

"مبارکہ[2] کے متعلق ایک الہام سنایا:۔

نواب مبارکہ بیگم"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

۱۹۰۱ء

"ہوا اِک خواب میں مجھ پر یہ اظہر ٭ کہ اِس[4] کو بھی ملے گا بختِ برتر
لقبِ عزت کا پاوے وہ مقرّر ٭ یہی روزِ ازل سے ہے مقدّر"
"نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا ٭ مصیبت کا، الم کا، بے بسی کا
یہ ہوں، مَیں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا ٭ جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تُو نے پہلے سے سُنا دی ٭ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ[3]"
"خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد ٭ بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد ٭ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تُو نے یہ مجھ کو بارہا دی! ٭ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ"
"بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا ٭ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس ماہ سے اندھیرا ٭ دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دِل کی غذا دی ٭ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت ٭ کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مَولا نے بتا دی ٭ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ"

(آمین بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارکہ بیگم مطبوعہ ۲۷ نومبر ۱۹۰۱ء) aaaaaaaaaa

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳، ۴)

---

[1] یعنی اچانک خبر آ گئی۔ (مرتّب)

[2] حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) پاک ہے وہ ذات جس نے دشمنوں کو ذلیل وخوار کیا۔

[4] حضرت اقدسؑ کی صاحبزادی۔ (مرتّب)

۱۹۰۱ء "ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا فوت ہوگیا ہے۔ اِس سے چند دنوں کے بعد مبارک احمد کو سخت تپ ہؤا اور آٹھ دفعہ غش ہوکر آخری غش میں ایسا معلوم ہؤا کہ جان نکل گئی ہے۔ آخر دُعا شروع کی اور ابھی مَیں دُعا میں تھا کہ سب نے کہا کہ مبارک احمد فوت ہوگیا ہے۔ تب مَیں نے اُس پر اپنا ہاتھ رکھا تو نہ دَم تھا نہ نبض تھی۔ آنکھیں میّت کی طرح پتھرا گئیں تھیں۔ دُعا نے ایک خارق عادت اثر دکھلایا اور میرے ہاتھ رکھنے سے ہی جان محسوس ہونے لگی، یہاں تک کہ لڑکا زندہ ہوگیا اور زندگی کے علامات پیدا ہوگئے۔ تب مَیں نے بلند آواز سے حاضرین کو کہا کہ اگر عیسٰی بن مریم نے کوئی مُردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں یعنی اِسی طرح کا مُردہ زندہ ہؤا ہوگا نہ کہ وہ جس کی جان آسمان پر پہنچ چکی ہو اور مَلک الموت نے اس کی رُوح کو قرار گاہ تک پہنچا دیا ہو۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۸)

۱۹۰۱ء "ایک دفعہ مجھے الہام ہؤا:۔

"رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ"

اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ تُو مُردہ کیونکر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔

اِس الہام میں یہ خبر دی گئی کہ کبھی ایسا موقع آنے والا ہے کہ ہمیں یہ دُعا کرنی پڑے گی اور وہ قبول ہوگی چنانچہ ایسا ہؤا کہ ایک دفعہ ہمارا لڑکا مبارک احمد ایسا سخت بیمار ہؤا کہ سب نے کہا وہ مَر گیا ہے۔ ہم اُٹھے اور دُعا کرتے ہوئے لڑکے پر ہاتھ پھیرتے تھے، تو لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا تھا۔ علاوہ ازیں یہ الہام اِس طرح سے بھی پُورا ہؤا کہ اللہ تعالیٰ نے اَب تک ہمارے ہاتھ سے ہزارہا روحانی مُردہ زندہ کئے ہیں اور کر رہا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳، ۶۱۴)

۹؍جنوری ۱۹۰۲ء "ابتدائے جنوری ۱۹۰۲ء کو ایک عرب صاحب آئے ہوئے تھے۔ بعض لوگ اُن کے متعلق مختلف رائیں رکھتے تھے۔ حضرت اقدس امام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ۹؍جنوری کی شب کو اس کے متعلق الہام ہؤا:۔

قَدْ جَرَتْ عَادَۃُ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَا یَنْفَعُ الْاَمْوَاتَ اِلَّا الدُّعَآءُ۔[1]

اس وقت رات کے تین بجے ہوں گے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اس وقت پر مَیں نے دعا کی تو یہ الہام ہؤا:۔

فَکَلِّمْہُ مِنْ کُلِّ بَابٍ وَّلَنْ یَّنْفَعَہٗ اِلَّا ھٰذَا الدَّوَآءُ (اَیِ الدُّعَآءُ)[2]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی عادت اِس طرح پر جاری ہے کہ مُردوں کو دُعا کے سوا اَور کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) پس اس سے ہر رنگ میں گفتگو کر مگر اس دوا (یعنی دعا) کے سوا کوئی چیز اس پر اثر نہیں کرے گی۔

اور پھر ایک اَور الہام اسی عرب کے متعلق ہؤا کہ

فَيَتَّبِعُ الْقُرْاٰنَ ـ اِنَّ الْقُرْاٰنَ كِتَابُ اللّٰهِ ـ كِتَابُ الصَّادِقِ ؕ[1]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

۱۹۰۲ء "ایک رات کو مجھے اِس طرح الہام ہؤا کہ جیسے اخبار عن الغائب ہوتا ہے۔ اور وہ یہ الفاظ تھے :-

اِنِّيْٓ اٰفِرُّ مَعَ اَهْلِيْٓ اِلَيْكَ[2]

یہ الہام سب دوستوں کو سُنایا گیا۔ چنانچہ اُسی دن خلیفہ نور الدین[3] صاحب کا جموّں سے خط آیا کہ اِس شہر میں طاعون کا زور پڑ گیا ہے اور مَیں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ اپنے سب بال بچّے کو ساتھ لے کر قادیان چلا آؤں "

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۱ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۹)

۲۹ مارچ ۱۹۰۲ء "[4] لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ ـ يَاْتِيْ عَلٰى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَّيْسَ فِيْهَآ اَحَدٌ "

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

۱۹۰۲ء (الف) پھر اس[5] کے بعد یہ بھی فرمایا ہے :-

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس کے نتیجہ میں وہ قرآن کی اتّباع اختیار کرے گا۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہ سچے کی کتاب ہے۔

نوٹ :- "چنانچہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء کی صبح کو جب آپ سَیر کو نکلے تو حضرت اقدسؑ نے عربی زبان میں ایک تقریر فرمائی ..... جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ وہ عرب صاحب جو پہلے بڑے جوش سے بولتے تھے بالکل صاف ہوگئے اور اُنہوں نے صدقِ دل سے بیعت کی اور ایک اشتہار بھی شائع کیا اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے ملک کی طرف بغرضِ تبلیغ چلے گئے "

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے اہل کے ساتھ تیری طرف دوڑ کر آرہا ہوں۔

[3] اِس سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نہیں ہیں بلکہ خلیفہ نور الدین صاحب ساکن جموّں جو پہلے تاجر کتب تھے۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ از مرتّب) اگر اس سلسلہ احمدیہ کا پاس اور اکرام خدا کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام بھی ہلاک ہو جاتا۔ اس جہنم یعنی طاعون پر ایسا وقت آنے والا ہے کہ اس میں کوئی نہیں رہے گا۔

(نوٹ از مرتّب) ڈائری حضرت نواب محمد علی خان صاحب میں اِس الہام کی تاریخ ۲۹ مارچ لکھی ہے۔ دیکھئے اصحابِ احمد جلد ۲ صفحہ ۵، مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ قادیان۔

[5] یعنی الہام يَاْتِيْ عَلٰى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَّيْسَ فِيْهَآ اَحَدٌ ۔ (مرتّب)

يُغَاثُ النَّاسُ وَ يَعْصِرُوْنَ[1]

پھر بارشیں ہوں گی۔کشادگی ہوگی۔فصلیں خوب پکیں گی۔موتوں سے لوگ بچیں گے۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ب) خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا:۔

يَأْتِيْ عَلٰى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيْهَا أَحَدٌ

یعنی اس جہنّم پر جو طاعون اور زلزلوں کا جہنّم ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ اس جہنّم میں کوئی فردِ بشر بھی نہیں ہوگا۔یعنی اِس ملک میں۔اور جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہؤا کہ ایک خلقِ کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا ایسا ہی اِس جگہ بھی ہوگا۔

اور پھر اِس الہام کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ يُغَاثُ النَّاسُ وَيَعْصِرُوْنَ

یعنی پھر لوگوں کی دُعائیں سُنی جائیں گی۔اور وقت پر بارشیں ہوں گی۔اور باغ اور کھیت بہت پھل دیں گے اور خوشی کا زمانہ آجائے گا اور غیر معمولی آفتیں دُور ہو جائیں گی۔

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۷۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۹)

۶؍اپریل ۱۹۰۲ء

۶؍اپریل ۱۹۰۲ء کی صبح کو فرمایا:۔

”رات مَیں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتّا ہے۔مَیں اُسے دوا دینے لگا ہوں تو میری زبان پر جاری ہؤا:۔

اِس کُتّے کا آخری دَم ہے“

(الحکم جلد ۱۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۰ء صفحہ ۵)

۱۰؍اپریل ۱۹۰۲ء

”آج پہلے وقت ہی یہ الہام ہؤا:۔

دِلَم مے بِلرزد چو یاد آورم ٭ مناجاتِ شوریدہ اندر حَرَم[2]

---

[1] ثُمَّ کا لفظ کتابت میں رہ گیا ہے۔چنانچہ تجلّیاتِ الٰہیہ صفحہ ۷۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۹ میں یہ لفظ موجود ہے اور ترجمہ میں پھر کا لفظ بھی اس کا مؤیّد ہے۔(مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) جب مجھے پریشان حال شخص کا حرم میں علیحدگی کی حالت میں دُعا کرنا یاد آتا ہے تو میرا دل کانپ جاتا ہے۔(نوٹ از مرتّب) اِس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مناجات کی طرف اشارہ ہے جو حضورؑ کی طرف سے

شوریدہ سے مُراد دعا کرنے والا ہے اور حَرم سے مُراد جس پر خدا نے تباہی کو حرام کر دیا ہو۔ اور دلم مے بلرزد خدا کی طرف (سے) ہے یعنی یہ دُعائیں قوی اثر ہیں۔ مَیں انہیں جلدی قبول کرتا ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا نشان ہے۔ دلم مے بلرزد' بظاہر ایک غیر محل سا محاورہ ہوسکتا ہے مگر یہ اسی کے مشابہ ہے جو بخاری میں ہے کہ مومن کی جان نکالنے میں مجھے تردّد ہوتا ہے۔

توریت میں جو پچھتانا وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں دراصل وہ اسی قسم کے محاورہ ہیں جو اس سلسلہ کی ناواقفی کی وجہ سے لوگوں نے نہیں سمجھے۔ اِس الہام میں خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبّت اور رحمت کا اظہار ہے اور حَرم کے لفظ میں گویا حفاظت کی طرف اشارہ ہے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء

"حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ رَاَیْتُ رَبِّیْ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْ۔ یعنی مَیں نے اپنے رَبّ کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا۔ مَیں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

بقیہ حاشیہ:۔ بوساطت پیر صاحب منشی احمد جان صاحب ۱۳۰۲ھ میں بیت اللہ کے اندر بآوازِ بلند دعا کی گئی اور جماعت آمین کہتی گئی۔ چنانچہ پیر صاحبؓ جب حج کے لئے تشریف لے جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں خط لکھا کہ "اِس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ میسّر ہو تو اس مقامِ محمود مبارک میں اس اَحقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضورِ دل اُٹھا کر گذارش کریں کہ "اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملکِ ہند میں ہے، اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تُو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تُو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال۔ اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوّت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبّت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبّین میں اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک ..... اور عاجز کے ہاتھ سے حجّتِ اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔ اور اِس عاجز اور ..... اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے ..... حمایت میں رکھ۔ دین و دُنیا میں اُن کا متکفّل ..... اور سب کو اپنے دار الرضا میں پہنچا اور اپنے ..... اور اُس کے آل و اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا ربّ العالمین"۔

یہ دُعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدّل و تغیّر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اِس عاجز کی طرف سے کریں۔ والسّلام۔ خاکسار غلام احمد ۱۳۰۲ھ

(نوٹ) اِس خط میں جہاں نقطے دیئے گئے ہیں اس جگہ سے خط بباعث دیرینہ ہونے کے پھٹ کر ضائع ہو گیا ہے۔

(الحکم جلد ۲۷ نمبر ۵ مورخہ ۱۴ رفروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۴)

اُن کی شکل بڑی بارُعب تھی۔ انہوں نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہُوا تھا اِس لئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے۔ غرض مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالیٰ ہے۔
اِس میں سِرّ یہ ہوتا ہے کہ باپ چونکہ شفقت اور رحمت میں بہت بڑا ہوتا ہے اور قُرب اور تعلق شدید رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا باپ کی شکل میں نظر آنا اس کی عنایت، تعلق اور شدتِ محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس لئے قرآن شریف میں بھی آیا ہے کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ۔ اور میرے الہامات میں یہ بھی ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ۔ یہ قرآن شریف کی اسی آیت کے مفہوم اور مصداق پر ہے۔"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء

"افسوس صد افسوس"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۱ر اپریل ۱۹۰۲ء

"رہگرائے عالمِ جاودانی شد"[1]
(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۹۰۲ء "حضرت اقدسؑ ایک روز فرماتے تھے ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پَرے تک بازار نکل گئے۔ اُونچی اُونچی دو منزلی یا چومنزلی یا اس سے بھی زیادہ اُونچے اُونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ، بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور اُن کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں، ٹمٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں، پَیدل اِس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھِڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔"
(از مضمون پیر سراج الحق صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲، ۱۳)

۱۹۰۲ء "دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اَوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اس نے عالمِ بقا کی راہ اختیار کرلی۔

۱۹۰۲ء ’’ اور ایک دفعہ الہام ہُوا :-

ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری اِستتی گیتا میں موجود ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۹۰۲ء ’’ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَكَ۔ اِنِّیْ بَایَعْتُكَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ ‘‘[1]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۸؍ اپریل ۱۹۰۲ء فرمایا: آج رات کو یہ الہام ہُوا :-

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ وَمَنْ یَّلُوْمُهٗ اَلُوْمُ۔ اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ ‘‘[2]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء ’’ جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پُوری ہوگئیں ۔۔۔۔۔ اور پھر اس کے بعد ان دنوں میں بھی خدا نے مجھے خبر دی ۔چنانچہ وہ عزّوجلّ فرماتا ہے :-

مَا[1] کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ اِنَّهٗ[2] اٰوَی الْقَرْیَةَ۔ لَوْلَا[3] الْاِکْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔ اِنِّیْ[4] اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی۔ اِنِّیْ[5] لَایَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اِنِّیْ[6] حَفِیْظٌ۔ اِنِّیْ[7] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اَلُوْمُ[8] مَنْ یَّلُوْمُ۔ اُفْطِرُ[9] وَاَصُوْمُ۔ غَضِبْتُ[10] غَضَبًا

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں ۔مَیں نے تیرے ساتھ ایک سَودا کیا ہے۔خدا نے بھی میرے ساتھ ایک سَودا کیا ہے۔

[2] ترجمہ :- مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اس کی مدد کروں گا اور جو اُس کو ملامت کرے گا اس کو ملامت کروں گا: روزہ افطار کروں گا اور روزہ رکھوں گا یعنی کبھی طاعون بند ہوجائے گی اور کبھی زور کرے گی۔

(الحکم ۳۰؍ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶، ۷)

’’ ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے۔ اور یہ الفاظ اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسُوب نہیں ہوسکتے۔ پس یہ صرف ایک استعارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی مَیں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مُہلت دوں گا .... اِس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ مَیں بیمار تھا، مَیں بُھوکا تھا، مَیں ننگا تھا۔ الخ‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

شَدِيْدًا[1]۔ اَلْاَمْرَاضُ[11] تُشَاعُ۔ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ [12]اِنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ [13]اِنِّيْٓ اُجَهِّزُ الْجَيْشَ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ۔
[14]سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ [15]نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ۔ [16]اِنِّيْ
بَايَعْتُكَ بَايَعَنِيْ رَبِّيْ۔ [17]اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِيْ[2]۔ [18]اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ۔ [19]عَسٰٓى
اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ [20]اَلْفَوْقُ مَعَكَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَآئِكَ۔ [21]فَاصْبِرْ
حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ۔ [22]يَاْتِيْ عَلٰى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَّيْسَ فِيْهَآ اَحَدٌ۔

ترجمہ :۔ خدا[10] ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تُو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس[11] گاؤں کو طاعون کی دست بُرد اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ اگر تیرا[3] پاس مجھے نہ ہوتا، اور تیرا اکرام مدّنظر نہ ہوتا تو مَیں اس گاؤں کو

---

[1] اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيْدًا" (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) "مَیں قسم حضرت احدیّت جل شانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دُنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا اور وہ جو اُس کی طرف سے اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ مَیں اُن سے جنگ کروں گا۔ (جنگ سے مُراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ) اور میرے گروہ حملے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جُھوٹ سے اِس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ مَیں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔" (اشتہار ۴ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

[2] "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مَیں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اِس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ ایسا ہی بجائے قُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ کے قُلْ يَا عِبَادِيْ بھی کہا اور یہ بھی فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ۔ پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اِتّخاذِ وَلَد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت بیّنات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔"

(دافع البلاء صفحہ ۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)

ہلاک کر دیتا۔ مَیں[4] رحمٰن ہوں جو دُکھ کو دُور کرنے والا ہے۔ میرے[5] رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ مَیں[6] نگہ رکھنے والا ہوں۔ مَیں[7] اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور[8] اس کو ملامت کروں گا جو میرے رسول کو ملامت کرتا ہے۔ مَیں[9] اپنے وقتوں کو تقسیم کر دوں گا کہ کچھ حصہ برس کا تو مَیں افطار کروں گا یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کروں گا اور کچھ حصہ برس کا مَیں روزہ رکھوں گا یعنی امن رہے گا اور طاعون کم ہو جائے گی یا بالکل نہیں رہے گی۔ میرا[10] غضب بھڑک رہا ہے۔ بیماریاں[11] پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی مگر وہ لوگ جو ایمان لائیں گے اور ایمان میں کچھ نقص نہیں ہو گا وہ امن میں رہیں گے اور ان کو مخلصی کی راہ ملے گی۔ یہ خیال مت کرو کہ جرائم پیشہ بچے ہوئے ہیں۔ ہم[12] ان کی زمین کے قریب آتے جاتے ہیں۔ مَیں[13] اندر ہی اندر اپنا لشکر تیار کر رہا ہوں یعنی طاعونی کیڑوں کو پرورش دے رہا ہوں۔ پس وہ اپنے گھروں میں ایسے سو جائیں گے جیسا کہ ایک اُونٹ مَرا رہ جاتا ہے۔ ہم[14] اُن کو اپنے نشان پہلے تو دُور دُور کے لوگوں میں دکھائیں گے اور پھر خود انہی میں ہمارے نشان ظاہر ہوں گے۔ یہ[15] دن خدا کی مدد اور فتح کے ہوں گے۔ مَیں[16] نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تُو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا مَیں مالک بن گیا۔ تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی۔ تُو[17] مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ تُو[18] مجھ میں سے ہے اور مَیں تجھ میں سے ہوں۔ وہ[19] وقت قریب ہے کہ مَیں ایسے مقام پر تجھے کھڑا کروں گا کہ دُنیا تیری حمد و ثنا کرے گی۔ فوق[20] تیرے ساتھ ہے اور تحت تیرے دشمنوں کے ساتھ۔ پس[21] صبر کر جب تک کہ وعدہ کا دن آ جائے۔ طاعون[22] پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ کوئی بھی اس میں گرفتار نہیں ہو گا یعنی انجام کار خیر و عافیت ہے۔"

(دافع البلاء صفحہ ۵ تا ۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۸)

۲۱ ر اپریل ۱۹۰۲ء

"مدّت ہوئی کہ پہلے اس سے طاعون کے بارے میں حِکَایَۃً عَنِ الْغَیْرِ خدا نے مجھے یہ خبر دی تھی یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا مگر آج کہ ۲۱ ر اپریل ۱۹۰۲ء ہے اُسی الہام کو پھر اِس طرح فرمایا گیا

یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا لَنْ تَرٰی مِنْ بَعْدُ مَوَآدَّنَا وَ فَسَادَنَا

یعنی اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہماری جلد خبر لے اور ہمیں اپنی شفاعت سے بچا۔ تُو اس کے بعد ہمارے خبیث مادوں کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہمارا فساد کچھ فساد باقی رہے گا۔ یعنی ہم سیدھے ہو جاویں گے اور گندہ دہانی اور بدزبانی چھوڑ دیں گے۔ یہ خدا کا کلام براہین احمدیہ کے اس الہام کے مطابق ہے کہ آخری دنوں میں ہم لوگوں پر طاعون بھیجیں گے جیسا کہ فرمایا کَذٰلِکَ مَنَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ۔ یعنی ہم طاعون کے ساتھ اس یوسف پر یہ احسان کریں گے کہ بدزبان لوگوں کا مُنہ بند کر دیں گے تا کہ وہ ڈر کر گالیوں سے باز آ جائیں۔ انہی دنوں کے متعلق خدا کا یہ کلام ہے جس میں زمین کی کلام سے مجھے اطلاع دی گئی اور وہ یہ ہے

یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَآ اَعْرِفُکَ۔ یعنی اے خدا کے ولی! مَیں اس سے پہلے تجھے نہیں پہچانتی تھی۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ کشفی طور پر زمین میرے سامنے کی گئی اور اس نے یہ کلام کیا کہ مَیں اَب تک تجھے نہیں پہچانتی تھی کہ تُو ولیّ الرحمٰن ہے۔" (دافع البلاء صفحہ ۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ حاشیہ)

۱۹۰۲ء

"چراغ دین[1] کی نسبت مَیں یہ مضمون[2] لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزّ وجلّ کی طرف سے یہ الہام ہوا:۔

نَزَلَ بِہٖ جَبِیْزٌ

یعنی اس پر جَبیز نازل ہوا اور اسی کو اس نے الہام یا رؤیا سمجھ لیا۔ جَبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اُتر سکے۔ اور مردِ بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور فرومایگی اور بُخل کا حِصّہ زیادہ ہو۔ اور اِس جگہ لفظ جَبیز سے مُراد وہ حدیث النفس اور اضغاثُ الْاَحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بُخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ، یا تمنّا اور آرزو کے وقت القاءِ شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی الہامی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اُن کے نیچے کوئی روحانیّت نہیں ہوتی اِس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جَبیز ہے اور علاج توبہ اور استغفار اور ایسے خیالات سے اِعراض کُلّی ہے ورنہ جَبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اِس بَلا سے محفوظ رکھے۔" (دافع البلاء صفحہ ۲۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۳)

۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء

"رات کو عین خسوفِ قمر کے وقت میں چراغ[3] دین کی نسبت مجھے الہام ہوا:۔

اِنِّیْ اُذِیْبُ مَنْ یُّرِیْبُ

مَیں فنا کر دوں گا، مَیں غارت کروں گا، مَیں غضب[4] نازل کروں گا۔ اگر اُس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور

---

[1] یعنی چراغ دین جمونی مُرتد۔ (مرتّب)

[2] صفحات ۱۹۔ ۲۲ رسالہ دافع البلاء مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء۔ (مرتّب)

[3] چراغ دین جمونی۔ (مرتّب)

[4] "یہ شخص ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے فوت ہو کر میری پیشگوئی کی تصدیق کر گیا اور بڑی نومیدی سے اُس نے جان دی اور مرنے سے چند دن پہلے ایک مباہلہ کا کاغذ اُس نے لکھا جس میں اپنا اور میرا نام ذکر کر کے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو۔ خدا کی قدرت کہ وہ کاغذ ابھی کاتب کے ہاتھ میں ہی تھا اور وہ کاپی لکھ رہا تھا کہ چراغ دین مع اپنے دونوں بیٹوں کے اُسی دن ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۶)

رسالت اور مامور ہونے کے دعویٰ سے توبہ نہ کی. اور خدا کے انصار جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں اُن سے عفوِ تقصیر نہ کرائی کیونکہ اُس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو اُن سب پر مقدم کر لیا۔"

(دافع البلاء صفحہ ۲۳، ۲۴ حاشیہ ۲ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۲۸؍اپریل ۱۹۰۲ء "اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"[1]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء فرمایا: "آج رات کو الہام ہوا:-

لَوْلَا الْاَمْرُ لَهَلَكَ النَّمْرُ

یعنی اگر سُنّت اللہ اور امرِ الٰہی اِس طرح پر نہ ہوتا کہ ائمۃ الکفر اخیر میں ہلاک ہُوا کریں تو اَب بھی بڑے بڑے مخالف جلد تباہ ہو جاتے لیکن چونکہ بڑے مخالف جو ہوتے ہیں ان میں ایک خوبی عزم اور ہمّت اور لوگوں پر حکمرانی اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے اِس واسطے ان کے متعلق یہ اُمید بھی ہوتی ہے کہ شاید لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑ کر توبہ کریں اور دین کی خدمت میں اپنی قوتوں کو کام میں لاویں۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۹۰۲ء "ایک عرصہ ہُوا مَیں نے خواب دیکھا تھا کہ گویا میر ناصر نواب ایک دیوار بنا رہے ہیں جو فصیلِ شہر ہے مَیں نے اُس کو جو دیکھا تو خوف آیا کیونکہ وہ قدِ آدم بنی ہوئی تھی. خوف یہ ہُوا کہ اس پر آدمی چڑھ سکتا ہے. مگر جب دوسری طرف دیکھا تو معلوم ہُوا کہ قادیان بہت اُونچی کی گئی ہے اِس لئے یہ دیوار دوسری طرف سے بہت اُونچی ہے

---

[1] (ترجمہ) میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔

نوٹ :- ۴؍مئی ۱۹۰۴ء "آج دن کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے مینجر و ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت علیل ہو گئی اور دردِ سر اور بخار کے عوارض کو دیکھ کر مولوی صاحب کو شُبہ گذرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں. جب اِس بات کی خبر حضرت اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو ہوئی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے دار میں ہو کر اگر آپ کو طاعون ہو تو پھر اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ الہام اور یہ سب کاروبار گویا عبث ٹھیرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر اُن کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے۔ پھر تھرمامیٹر لگا کر دکھایا کہ پارہ اِس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شُبہ ہو. اور فرمایا کہ میرا تو خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸ - ۱۶؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

اور یہ دیوار گویا ریختہ کی بنی ہوئی ہے۔ فرش کی زمین بھی پختہ کی گئی ہے اور غور سے جو دیکھا تو وہ دیوار ہمارے گھروں کے اِرد گرد ہے۔ اور ارادہ ہے کہ قادیان کے گرد بھی بنائی جاوے۔ شاید اللہ رحم کرکے ان بلاؤں میں تخفیف کردے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

۱۹۰۲ء "ایک دفعہ مَیں خود سخت بیمار ہوگیا اور حالت ایسی بگڑی کہ بیماری سے جان بر ہونا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ تب یہ الہام ہوا:۔

مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ[1]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق عین نا امیدی کی حالت میں شفا بخشی اور یُوں تو ہزارہا لوگ شفا پاتے ہیں مگر ایسی نا امیدی کی حالت میں سینکڑوں انسانوں میں دعویٰ سے یہ پیش کرنا کہ شفا ضرور حاصل ہو جائے گی یہ انسان کا کام نہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

۱۹۰۲ء "مَیں نے اُسے[2] بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار مَیں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۲ء "ایک دفعہ اُن[3] کا لڑکا مرزا ابراہیم بیگ مرحوم بیمار ہوا تو انہوں نے میری طرف دعا کے لئے خط لکھا۔ ہم نے دعا کی تو کشف میں دیکھا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو جس کے معنے یہی دل میں ڈالے گئے کہ اب ان کی زندگی کا خاتمہ ہے۔ اگرچہ دل نہیں چاہتا تھا تاہم بہت سوچنے کے بعد میرزا محمد یوسف بیگ صاحب کو اس حادثہ سے اطلاع دی گئی اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ جوان غریب مزاج فرمانبردار بیٹا ان کی آنکھوں کے سامنے اِس جہانِ فانی سے چل بسا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۱)

۵؍ مئی ۱۹۰۲ء "رات کے تین بجے حضرت اقدس کو الہام ہوا:۔

اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ اِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا بِاسْتِكْبَارٍ[4]

---

[1] (ترجمہ از مرتب) کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا اور جو وجود لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ دُنیا میں زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔ [2] یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو۔ (مرتب)

[3] مرزا محمد یوسف بیگ صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ۔ (مرتب)

[4] ترجمہ:۔ یعنی مَیں دار کے اندر رہنے والوں کی حفاظت کروں گا سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے تکبّر کے ساتھ علو کیا۔

فرمایا: علو دو قسم کا ہوتا ہے ایک جائز ہوتا ہے اور دوسرا ناجائز۔ جائز کی مثال وہ علو ہے جو حضرت موسٰی علیہ السلام میں تھا اور ناجائز کی مثال وہ علو ہے جو فرعون میں تھا۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۵ رمئی ۱۹۰۲ء

اور فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد یہ الہام ہوا:۔

اِنِّیْٓ اَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ الشِّدَادَ[1]

فرمایا: خدا کے غضبِ شدید سے بغیر تقوٰی و طہارت کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ پس سب کو چاہیئے کہ تقوٰی و طہارت کو اختیار کریں اور اگر کوئی فاسق اور فاجر دار میں داخل ہو جائے تو اس کا بچ رہنا یقینی کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہاں اس میں پھر بھی ایک قسم کی خصوصیت کی گئی ہے۔ کیونکہ جو لوگ علوا استکبار نہ کریں ان کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے لیکن اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ میں یہ امر نہیں۔ وہاں انتشار اور ہل چل شدید سے بچنے کا وعدہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا امر نہیں کرتا جس سے لوگوں کو جرأت پیدا ہو جائے اور گناہ کی طرف جھکنے لگیں۔"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء

(ا) " ان دنوں میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

اِنِّیْٓ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ[2] اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ۔ وَاُحَافِظُکَ خَآصَّۃً۔
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

یعنی میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں۔ اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔"
(نزول المسیح صفحہ ۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۱)

(ب) " اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوٰی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے[3] لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں

---

[1] ترجمہ:۔ میں سخت فرشتوں کو دیکھتا ہوں جیسا کہ مثلاً ملک الموت وغیرہ ہیں۔

[2] " اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر رہیں جو میرے اس خشت و خاک کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰)

[3] " میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالبِ حق کو کوئی شک نہیں رہے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشانِ الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے

سے نہیں ہے۔ اس کے لئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکمِ الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کیلئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کوئی ضرورت نہیں ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

۱۹۰۲ء

" اور اُس نے مجھے مخاطب کرکے یہ بھی فرمایا کہ:

عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کُتّوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اِس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

۱۱ر مئی ۱۹۰۲ء

" آج صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی :

خوشی کا مقام ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ [1]

فرمایا۔ اب یہ ہماری آمدِ ثانی ہے۔ اور فرمایا مسیح علیہ السّلام کو صلیب کا واقعہ پیش آیا اور خدا تعالیٰ نے انہیں اس سے نجات دی۔ ہمیں اس کی مانند صُلب یعنی پیٹھ کے متعلقات کے درد [2] سے وہی واقعہ جو پورا موت کا نمونہ تھا، پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے عافیت بخشی۔ اور فرمایا جس طرح توریت کا وہ بادشاہ جسے نبی نے کہا کہ تیری عمر کے پندرہ دن رہ گئے ہیں۔ اور اس نے بڑی تضرع اور خشوع سے گریہ و بکا کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس نبی کی معرفت اُسے بشارت دی کہ اس کی عمر پندرہ روز کی جگہ پندرہ سال تک بڑھائی گئی اور معاً اُسے ایک اَور خوشخبری دی گئی کہ دشمن پر اُسے فتح بھی نصیب ہو گی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو بشارتیں دی ہیں ایک عافیت یعنی عمر کی درازی کی بشارت، جس کے الفاظ ہیں "خوشی کا مقام" دوسری عظیم الشان نصرت اور فتح کی بشارت ۔"

(الحکم پرچہ غیر معمولی۔ مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۰۲ء)

مئی ۱۹۰۲ء

" دَوران ایام [3] دَورہ مرض میں

اَلْيَوْمُ يَوْمُ عِيْدٍ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ۔ [4] **اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے۔**

بقیہ حاشیہ ا۔ ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے گی ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵، ۶)

[1] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نصرت اور جلد آنے والی فتح۔ [2] یہ درد گردہ تھا۔ (مرتب)

[3] ۹، ۱۰، ۱۱ر مئی ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس علیہ السّلام کو دردِ صُلب کا دَورہ ہُوا تھا اس کی طرف اشارہ ہے۔ (مرتب)

[4] (ترجمہ از مرتب) آج کا دن عید کا دن ہے۔ ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

خدا غمگین ہے۔ یُعَظِّمُكَ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ [1]

خداتعالیٰ کی وحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

مئی ۱۹۰۲ء " فرمایا۔ بیماری کی شدت میں جبکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ رُوح پرواز کر جائے گی مجھے بھی الہام ہوا:

اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا

یعنی اے خدا! اگر تُو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اِس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

جون ۱۹۰۲ء " سَیُھْزَمُ فَلَا یُرٰی۔ نَبَأٌ مِّنَ اللّٰہِ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی

(ترجمہ) عنقریب وہ گریز کر جائے گا اور پھر نظر نہ آئے گا۔ یہ پیشگوئی [2] ہے خدا کی طرف سے جو نہاں در نہاں کو جاننے والا ہے۔"
(الھدٰی والتبصرۃ لمن یرٰی صفحہ ۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۴)

۱۹۰۲ء " مَیں ایک اور رؤیا لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ مَیں نے ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مونہہ آدمی کے مونہہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ یُوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہوگیا اور مَیں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بَن ہیں جن میں بَیل، گدھے، گھوڑے، کُتے، سُور، بھیڑیئے، اُونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بدعملوں سے اِن صورتوں میں ہیں۔

اور پھر مَیں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور، جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے، جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہوگیا ہے، وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اُس کا مُنہ ہے۔ خاموش صورت ہے، آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بَنوں میں سے کسی بَن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بَن میں داخل ہوتا ہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شورِ قیامت اُٹھتا ہے اور اُن جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے اور شاید دس منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے۔ اور پھر دوسرے بَن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے۔ آنکھیں اُس کی بہت لمبی ہیں اور مَیں اُس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) فرشتے تیری تعظیم کرتے ہیں۔ [2] یہ پیشگوئی علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر کے متعلق ہے۔ (مرتّب)

خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں اور وہ اپنے چہرہ کے انداز ہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ مَیں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دَآبَّۃُ الْاَرْضِ ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اِس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے...... یہی دابۃ الارض جو اِن آیات میں مذکور ہے، جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالمِ کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اِسی لئے پہلے چوہوں پر اِس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے، اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہو سکتی ہے اِسی لئے کشفی عالم میں اس کی مختلف شکلیں نظر آئیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۳۷ تا ۳۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۵ تا ۴۱۷)

اگست ۱۹۰۲ء نزول المسیح جو آجکل لکھ رہے ہیں، اور پیر گولڑوی کی کتاب سیفِ چشتیائی بھی زیرِ نظر ہے اس پر کسی قدر توجہ کرنے سے یہ الہام ہُوا:۔

"اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ الْقَدِیْرُ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِیْ"[1]

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۱۵ اگست ۱۹۰۲ء[2] "تُخْرَجُ الصُّدُوْرُ اِلَى الْقُبُوْرِ"[3]

یہ بھی ایک الہام ہے۔ اِس الہام کے بعد نذیر حسین دہلوی اور فتح علی اور اللہ بخش تونسوی وغیرہ اِس جہان سے رخصت ہوئے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

اگست ۱۹۰۲ء (ا) "شاید تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان کی اُس گلی میں

---

[1] (ترجمہ) مَیں ہی ہوں تیرا ربّ کامل قدرت والا۔ میری باتوں کو کوئی ٹلا نہیں سکتا۔

[2] یہ تاریخ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی پُرانی نوٹ بُک میں لکھی ہے۔ دیکھئے ذکرِ حبیب صفحہ ۲۱۶۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) مخالفین کے سرگروہ قبروں کی طرف منتقل کئے جائیں گے۔

جس میں ہم اکثر سَیر کو جاتے ہیں آپ[1] مصافحہ کے لئے میری طرف آ رہے ہیں۔ سو وہ بات پوری ہوگئی"۔
(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) "مَیں نے ایک بار اُس کے متعلق دیکھا کہ گویا اُسی راستہ ہم سَیر کو نکلے ہیں تو اُس بڑ[2] کے درخت کے نیچے جو میراں بخش حجام کی حویلی کے پاس ہے نبی بخش سامنے سے آکر ملا ہے اور اُس نے مصافحہ کیا ہے۔ یہ رؤیا اُن دنوں کی ہے جب وہ مخالفت کے اشتہار چھپواتا پھرتا تھا"۔
(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۲ء "خدا تعالیٰ کی میرے ساتھ یہ عادت ہے کہ جب دُعا انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو آخر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے اس روک کو توڑتا ہے۔ تب بعد اس کے بلا توقف رحمتِ الٰہی ظاہر ہو جاتی ہے بلکہ قبل اس کے جو صبح ہو آثارِ رحمت نمودار ہونے لگتے ہیں"۔
(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔ مورخہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۲ء مندرجہ تشحیذ الاذہان ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۱-۳۲ / ۲۹۳-۲۹۴)

۱۹۰۲ء "حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادمِ دین ہوں گے اُن کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بَیل کی مانند ہے کہ مالک جب چاہے اُسے ذبح کر ڈالے"۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۹۰۲ء "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیحِ محمدی مسیحِ موسوی سے افضل ہے"۔
(کشتی نوح صفحہ ۱۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷)

۱۹۰۲ء "مَیں نے اپنے والد صاحب کو خواب میں دیکھا (دراصل ملائکہ کا تمثّل تھا مگر آپ کی صورت میں) آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ہے۔ گویا مجھے مارنے کے لئے ہے۔ مَیں نے کہا کوئی اپنی اولاد کو بھی مارتا ہے۔ جب مَیں یہ کہتا ہوں تو اُن کی آنکھیں پُر آب ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ ایسا ہی کرتے ہیں تو مَیں یہی کہتا ہوں۔ آخر

---

[1] اِس سے مراد مہر نبی بخش صاحب ہیں جو کسی وقت لغزش کھا کر مرتد ہوگئے تھے بعد میں توبہ کی توفیق پائی اور حضرت اقدسؑ کی خدمت میں تجدیدِ بیعت کے لئے خط لکھا۔ اس کے جواب میں حضورؑ نے یہ تحریر فرمایا۔ (مرتّب)

[2] یہ بڑ کا درخت حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مکان اور خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے مکان کے درمیانی راستہ میں ہوتا تھا۔ (مرتّب)

دو تین بار جب اسی طرح ہوا پھر میری آنکھ کھل گئی۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ / اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء حضرت مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت کل ناساز تھی ..... فرمایا .....

"میں نے دُعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے۔ تو پھر اِذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہوگئی۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ / اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۹۰۲ء "مولوی نذیر حسین دہلوی مر گیا۔ اُس کے مرنے کی خبر آئی تو آپ کی زبان پر اُس کے لئے جاری ہوا:-

مَاتَ ضَالٌّ هَائِمًا[1]"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ / اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۱۷ / اکتوبر ۱۹۰۲ء "فرمایا۔ آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا:

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ[3]

اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا ہمیشہ ساتھ ہی ہوتا ہے۔ خدا معلوم اس کے کیا معنے ہیں۔ اِس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ متنبہ رہیں۔ تقویٰ پر قائم رہیں۔ ایک علو تو اِس رنگ میں ہوتا ہے جیسے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور ایک علو شیطان کا ہوتا ہے جیسے اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ اور اُس کے بارے میں ہے۔ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ۔ یہ اُس سے سوال ہے کہ تیرا علو تکبر کے رنگ میں ہے یا واقعی ہے۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کے واسطے بھی اَعْلٰى کا لفظ آیا اور ہمیشہ آتا ہے جیسے اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ مگر یہ تو انکسار سے ہوتا ہے اور وہ تکبر سے ملا ہوا ہوتا ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱ / اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۱۸ / اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف) فرمایا کہ آج کوئی پہر رات باقی ہوگی کہ الہام ہوا:

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ وَكَانَ اَمْرًا

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ایک گمراہ شخص سرگردانی کی حالت میں مر گیا۔

[2] "اِس الہام سے اس کی تاریخ (۱۳۲۰ھ) بھی نکلتی ہے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ / اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷، حاشیہ)

[3] (ترجمہ) میں ان تمام کی جو دار میں ہیں حفاظت کروں گا سوائے اُن لوگوں کے جو تکبر سے بڑے بنتے ہیں۔

مَقْضِيًّا[۱]۔ عِنْدِیْ مُعَالَجَاتٌ[۲]۔

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

(ب) "مَیں نے اِس الہام کو معمول کے موافق کتاب میں لکھ لیا اور پھر گھر میں (مراد حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام۔ ایڈیٹر) دریافت کیا کہ آج تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے ابھی ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس کو شیخ رحمت اللہ نے بھیجا ہے اور وہ دوائیوں کا صندوق ہے۔ حکیم فضل الدین کی بیوی اور مریم دائی پاس کھڑی ہیں۔ جب اُس کو کھولا گیا تو وہ لبالب دوائیوں سے بھرا ہؤا تھا۔ ڈبیاں ہیں، شیشیاں ہیں۔ غرض پُورے طور پر بھرا ہؤا ہے۔ گھاس پھُوس کی جگہ بھی دوائیاں ہیں۔

مَیں نے اِس لحاظ سے کہ اُن کے ایمان میں اَور بھی ترقی ہو کہا کہ مجھے آج یہ الہام ہؤا ہے اور مَیں نے وہ لکھا ہؤا الہام اُن کو دکھا دیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ کیسا عجیب توارد ہے۔ اِدھر الہام میں رَحْمَةً مِّنَّا ہے اُدھر رؤیا میں دکھایا گیا ہے کہ رحمت اللہ نے بھیجا ہے۔ اور پھر حکیم فضل الدین کی بیوی مریم[۳] کا پاس ہونا، چراغ[۴] کا لانا، یہ سب مبشّرات ہیں۔ لِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ سے مراد یہ ہے کہ یہ وعدہ حفاظت جو ہے اس حفظ کو لوگوں کے لئے ایک نشان ٹھہراؤں گا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب کُھلے کُھلے طور پر کچھ کرنا چاہتا ہے جیسے اِنَّا تَجَالَدْنَا میں ہؤا تھا۔ اس وقت ایک قوم تمنا کے ساتھ ٹیکا کرا رہی ہے اور ہم اِس نشان کے ساتھ ناز کرتے ہیں۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء "اِس الہام کے ساتھ ایک اُردو الہام بھی تھا مگر وہ بہت لمبا تھا یاد نہیں رہا۔ اس کا خلاصہ اور مغز یاد رہا ہے کہ

ایمان کے ساتھ نجات ہے"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

و

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

---

[۱] (ترجمہ) میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اور اور اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنائیں گے اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) میرے پاس کئی علاج ہیں۔ [۳] مریم حکیم فضل الدین صاحب مرحوم بھیروی کی ایک بیوی تھیں۔ (مرتّب)

[۴] چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ملازم تھے۔ بعد میں مدرسہ احمدیہ میں چپڑاسی ہوتے تھے۔ ریٹائر ہو کر ربوہ دارالہجرت میں وفات پائی۔ (مرتّب)

۱۸؍اکتوبر ۱۹۰۲ء ''فرمایا کہ رات کو ایک اَور فقرہ اِلہام ہؤا تھا بھول گیا تھا اَب یاد آیا ہے وہ یہ ہے :-

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ[1]''

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۱۹؍اکتوبر ۱۹۰۲ء ''یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَکَ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَکَ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ[2]''

(بدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲۰؍اکتوبر ۱۹۰۲ء ''رات کے تین بجے کے قریب مجھے الہام ہؤا :-

وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ لِلسِّلْسِلَۃِ السَّمَاوِیَّۃِ اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ۔ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَآئِنٌ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ[3]۔

معلوم ہوتا ہے کہ آدمی دو قسم ہیں۔ ایک وہ کہ جانتے تو نہیں مگر اُن میں ابھی انسانیت ہے۔ دوسرے وہ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کیا لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ اُنہیں صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں چھوڑ دیا جائے گا اور اُن کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) دشمن ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بُجھا دیں۔ وہ تیری ہتک عزت کرنا چاہیں گے مگر مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں گا۔

نوٹ :۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل میں ''یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَکَ'' کی بجائے اس کی یہ قرأت بیان ہوئی ہے ''وَاَنْ یَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَکَ'' (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور یا تو ہم تجھے وہ بعض وعدے دکھادیں گے جو ہم نے سِلسلہ سماویّہ کے لئے کئے ہیں اور یا تجھے وفات دے دیں گے۔ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ تُو کہہ دے کہ مَیں تمہاری طرح ایک بشر ہوں جس پر وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اور تمام خیر قرآن میں ہے پس اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتّھر ہیں اور جو کفّار کے لئے تیار کی گئی ہے۔

جن کے آنکھ، کان، فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں اور حجارہ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں داخل ہوں گے جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقاتِ دُنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو ابھی مخفی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنیوالے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا اَب ٹل نہیں سکتا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء " طاعون کا تذکرہ ہو پڑا۔ فرمایا۔ ایک بار مجھے یہ الہام ہؤا تھا کہ

خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق

اور پھر یہ بھی تھا:۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔"[1]

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

۳۰؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف) "نتیجہ خلافِ مُراد ہؤا یا نِکلا

آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) "نتیجہ خلافِ اُمّید ہے"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۶؍ نومبر ۱۹۰۲ء " ۶؍ نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مُدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۲)

۱۹۰۲ء

"فَقَدْ سَرَّنِیْ فِیْ ھٰذِهِ الصُّوْرِ صُوْرَةٌ[2]
لِیَدْ فَعَ رَبِّیْ کُلَّمَا کَانَ یَحْشُرُ"

---

[1] (ترجمہ از مرتب) سوائے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے۔

[2] " ھٰذَا الشِّعْرُ مِنْ وَّحْيِ اللّٰهِ تَعَالٰی جَلَّ شَانُهٗ۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۴۴ حاشیہ۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶)

(ترجمہ از مرتّب) یہ شعر اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے۔

(ترجمہ) پس اِن صورتوں میں مجھے ایک طریق اچھا معلوم ہُوا تا میرا خدا اس طوفان کو دُور کرے جو اُس[1] نے اُٹھایا ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۴۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶)

۱۹۰۲ء " ایک قصیدہ مَیں نے عربی میں تالیف کیا تھا جس کا نام اعجاز احمدی رکھا تھا اور الہامی طور پر بتلایا گیا تھا کہ

اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا اور اگر طاقت بھی رکھتا ہوگا تو خدا کوئی روک ڈال دے گا۔ پس قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں خمیر انکار اور تعصب اور خود بینی رکھتا تھا اُس نے اِس قصیدہ کا جواب لکھنا شروع کیا تا خدا کے فرمودہ کی تکذیب کرے پس ابھی وہ لکھ ہی رہا تھا کہ مَلک الموت نے اس کا کام تمام کر دیا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۴)

۱۹۰۲ء " میرے مکان کے مُلحق دو مکان تھے جو میرے قبضہ میں نہیں تھے اور بباعث تنگی مکان توسیع مکان[2] کی ضرورت تھی۔ ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا جو اُس زمین پر ایک بڑا چبوترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصّہ نے ہماری عمارت کے بننے کے لئے دُعا کی ہے اور مغربی حصّہ کی زمین اُفتادہ نے آمین کہی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۳)

۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء (قریباً) " ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ کو ایک خواب بیان کیا جسے دیکھے ہوئے قریب دو ہفتے گذرے تھے۔ وہ خواب یہ ہے کہ

ایک مقام پر مَیں کھڑا ہوں تو ایک شخص آکر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا۔ پھر دوسری بار حملہ کر کے آیا کہ میرا عمامہ لے جاوے مگر مَیں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لے جا سکتا۔ اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اُسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے۔ اتنے میں ایک اَور شخص آگیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اُس نے بھی اُسے پکڑ لیا۔ مَیں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے۔ پھر اُسے

---

[1] یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب نے۔ (مرتّب)

[2] معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی مکان ہے جس کا اشتہار کشتی نوح کے آخر میں حضرت اقدسؑ نے دیا تھا اور جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے اور اس لحاظ سے یہ کشف ۱۹۰۲ء یا اس سے قدرے قبل کا بنتا ہے مگر چونکہ صحیح تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکا اِس لئے اسے کشتی نوح کے سنِ تصنیف میں درج کر دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مرتّب)

عدالت میں لے گئے تو حاکم نے اُسے جاتے ہی ۳ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دے دیا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۵،۶ مورخہ ۲۸ / نومبر و ۵ / دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۷)

۱۹۰۲ء فرمایا کہ مجھے رؤیا ہوا ہے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے۔ اُس سے مجھے سخت بدبو آتی ہے۔ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے۔ مَیں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا، پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ تفہیمِ الٰہی کوئی نہیں۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۵،۶ مورخہ ۲۸ / نومبر و ۵ / دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

۱۷ / نومبر ۱۹۰۲ء " فرمایا۔ رات مَیں نے خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے۔ یُونہی ترشّح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۵،۶ مورخہ ۲۸ / نومبر و ۵ / دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۵۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴ / نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۱۸ / نومبر ۱۹۰۲ء " فرمایا کہ نماز (فجر) سے کوئی بیس ۲۰ یا پچیس ۲۵ منٹ پیشتر مَیں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میّتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ پھر اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسرِ صلیب کے لئے یہ سامان ہوُا ہے کہ کچھ پُرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں۔ مَیں نے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب اُن پر لکھی جاوے۔ یہ سُنکر مولوی مبارک علی صاحب تیار ہوئے کہ مَیں جاتا ہوں مگر اِس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جاوے۔ مَیں نے کہا کہ خلیفہ نورالدین کو بھی ساتھ بھیج دو......

فرمایا کہ اِس سے پیشتر مَیں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میّتوں کے لئے ایک الگ قبرستان یہاں ہو سو خدا نے آج اُس کی تائید کر دی۔ اور انجیل کے معنے بشارت کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائے گا وہ قطعی بہشتی ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۵،۶ مورخہ ۲۸ / نومبر و ۵ / دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۵ و الحکم جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴ / نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۲۰ / نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ " پگٹ[1] کے متعلق دُعا اور توجّہ کرنے سے حضرت اقدسؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ کچھ

---

[1] پگٹ لندن کا ایک پادری تھا جس نے دعوٰی کیا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ چند آدمی اُس کے ساتھ ہو گئے۔ اُس کا ایک ٹائپ شدہ اشتہار مفتی محمد صادق صاحب کے نام آیا تھا مفتی صاحب نے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمت میں پیش کیا۔ تب حضور نے

کتابیں ہیں جن پر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔ پھر الہام ہوا:۔

وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ اِنَّھُمْ لَا یُحْسِنُوْنَ

اِس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نہ کریں گے۔ اور یہ معنے بھی اس کے ہیں لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ اور یہ مطلب بھی اِس سے ہے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا جاوے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۱؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۵ - البدر جلد ۱ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۲۸؍ نومبر و ۵؍ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۶
الحکم جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴؍ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۲؍ نومبر ۱۹۰۲ء "مَیں جب اشتہار[۲] کو ختم کر چکا۔ شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ مَیں بمجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا۔ تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے مَیں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا:۔

خُسِفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِیْ رَمَضَانَ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ

یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو؟ پھر مَیں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ اٰلَآءِ سے مراد اِس جگہ مَیں ہوں۔ اور پھر مَیں نے ایک دالان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے۔ گویا رات کا وقت ہے اور اُسی الہام مندرجہ بالا کو چند

بقیہ حاشیہ:۔

ایک چھوٹا سا اشتہار صرف ایک صفحہ کا لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو دیا کہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے اور چھپوا کر ولایت بھیج دیں۔ اُس اشتہار میں حضور نے لکھا تھا کہ تمہارے دعویٰ کا اشتہار ہمارے سیکرٹری کے پاس پہنچا ہے۔ تم اِس دعویٰ میں جُھوٹے ہو اور اگر تم طاقت رکھتے ہو تو میرا مقابلہ کرو۔ خدا نے مجھ کو یہ بتایا ہے کہ مَیں مسیح موعود ہوں اور اسلام سچا دین ہے۔ یہ اشتہار جب اُس کو پہنچا تو اُس نے خاموشی اختیار کی۔ اِس اشتہار کو ولایت کے اخباروں نے بھی چھاپا اور ان کے Cuttings (اقتباسات) قادیان آئے تھے۔ اُن دنوں میں ایک عورت اُس کے پاس رہتی تھی اُس کے ساتھ اس کا تعلق ہو گیا جس کے متعلق اخباروں میں اُسکے حق میں بدنامی کی خبریں شائع ہوئیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اس اشتہار کے پہنچنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اُس نے نہ پھر کبھی کوئی دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنی کوئی جماعت بنائی اور نہ کوئی سلسلہ قائم کیا اور اِسی خاموشی میں وہ فوت ہو گیا۔ (مرتّب)

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اور اللہ کی سزا سخت ہوتی ہے۔ یہ لوگ نیک اعمال بجا نہیں لاتے۔

[۲] یعنی ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی۔ مورخہ ۲۷؍ نومبر ۱۹۰۲ء - روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۶ تا ۲۱۶ - (مرتّب)

آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو مَیں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں۔"

(ریویو برمباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبداللہ چکڑالوی صفحہ ۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

۲۲ ر نومبر ۱۹۰۲ء "آج رات مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت تکلف اور زور سے ایک بُوٹی کو اُس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے۔ وہ بُوٹی افتیمون کی مانند ہے۔ اور جیسے جیسے وہ بُوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اُس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھجاہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُن کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں۔ تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور مَیں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا، پُوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بُوٹی کیسی ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے۔ تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بُوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور اُن کی کثرت نے اِس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں تب میری آنکھ کُھل گئی۔"

(ریویو برمباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۵ حاشیہ۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

۲۲ ر نومبر ۱۹۰۲ء "اسی رات میں ایک الہام ہوا بوقت ۳ بجے ۲ منٹ اُوپر۔ اور وہ یہ ہے :-

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ نَبْتَلِيْهِ بِذُرِّيَّةٍ فَاسِقَةٍ مُّلْحِدَةٍ يَّمِيْلُوْنَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا يَعْبُدُوْنَنِيْ شَيْئًا۔

جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا ہم اُس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مُبتلا کریں گے جن کی مُلحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دُنیا پر گریں گے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور توبہ اور تقوٰی نصیب نہیں ہوگا۔"

(ریویو برمباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۳ حاشیہ)

۵ ر دسمبر ۱۹۰۲ء (الف) "جمعہ کے دن جب مَیں بیمار تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا :-

يَمُوْتُ قَبْلَ يَوْمِيْ هٰذَا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مرے گا۔ یَوْمِ سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل میں خدا کا دن ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

(ب) " مولوی رسل بابا امرتسری ..... طاعون سے پکڑا گیا اور اُس کے عین طاعون کے دنوں میں جمعہ کے روز مجھ کو الہام ہوا کہ یَمُوْتُ قَبْلَ یَوْمِیْ ھٰذَا یعنی آئندہ جمعہ سے پہلے مر جائے گا۔ چنانچہ وہ آئندہ جمعہ سے پہلے ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کو ½۵ بجے صبح کے اِس جہانِ فانی سے رخصت ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۹، ۳۰۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

۶ دسمبر ۱۹۰۲ء (الف) " رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اِس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میری آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر مَیں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے[۱] آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو مَیں نے اُسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ مَیں نے خیال کیا کہ اَب اس سے مَفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا مُنہ ایک طرف پھیر لیا۔ مَیں نے اُس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ مَیں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر مَیں نے پھر نہ دیکھا۔ اُس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دُعا القا کی گئی:-

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ[۲]

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسمِ اعظم ہے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے

---

[۱] "اِس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو تفہیم ہوئی کہ کوئی دشمن مقدمہ برپا کرے گا اور اُس کے تین وکیل ہوں گے..... بعد میں کرم دین نے جہلم میں میرے پر مقدمہ کیا اور میری طلبی ہوئی اور وہ مقدمہ فوجداری اور سخت مقدمہ تھا اور جیسا کہ کشفی حالت میں ظاہر کیا گیا تین وکیل اُس کے تھے۔ آخر بموجب وعدۂ الٰہی وہ مقدمہ اس کا خارج ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

[۲] (ترجمہ از مرتب) اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خدمت گذار ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

[۳] فرمایا: "یہ دُعا ایک حرز اور تعویذ ہے ..... مَیں اِس دعا کو اَب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں۔

فرمایا۔ اس میں بڑی بات جو سچّی توحید سکھاتی، یعنی اللہ جلّشانہٗ کو ہی ضارّ اور نافع یقین دلاتی ہے، یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شَے تیری خادم ہے۔ یعنی کوئی مُوذی اور مُضر شے تیرے ارادے اور اِذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتی۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

نجات ہوگی۔" (البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

(ب) " وَمِنْ اٰیَاتِیْ مَا اَنْبَأَنِی الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ فِیْ اَمْرِ رَجُلٍ لَّئِیْمٍ وَّ بُھْتَانِہٖ الْعَظِیْمِ۔ وَاَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَخَطَّفَ عِرْضَکَ۔ ثُمَّ یَجْعَلُ نَفْسَہٗ غَرَضَکَ وَاَرَانِیْ فِیْہِ رُؤْیَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ وَاَرَانِیْ اَنَّ الْعَدُوَّ اَعَدَّ لِذٰلِکَ ثَلٰثَۃَ حُمَاۃٍ لِّتَوْھِیْنِیْ وَاِعْنَاتٍ وَّرَئَیْتُ کَاَنِّیْ اُحْضِرْتُ مُحَاکَمَۃً کَالْمَاْخُوْذِیْنَ۔ وَرَئَیْتُ اَنَّ اٰخِرَ اَمْرِیْ نَجَاۃٌ بِفَضْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔ وَبُشِّرْتُ اَنَّ الْبَلَآءَ یُرَدُّ عَلٰی عَدُوِّی الْکَذَّابِ الْمُھِیْنِ...... ثُمَّ قَعَدْتُّ کَالْمُنْتَظِرِیْنَ۔ وَمَا مَرَّ عَلٰی مَارَئَیْتُ اِلَّا سَنَۃٌ فَاِذَا ظَھَرَ قَدَرُ اللّٰہِ عَلٰی یَدِ عَدُوٍّ مُّبِیْنٍ اِسْمُہٗ کَرَمُ الدِّیْنِ۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۰)

ترجمہ:۔ " اور منجملہ میرے نشانوں کے ایک یہ ہے کہ جو خدائے علیم و حکیم نے ایک لئیم شخص کی نسبت اور اُس کے بہتانِ عظیم کی نسبت مجھے خبر دی اور مجھے اپنی وحی سے اطلاع دی کہ یہ شخص میری عزّت دُور کرنے کیلئے حملہ کرے گا اور انجام کار میرا نشانہ آپ بن جائے گا۔ اور خدا نے تین خوابوں میں یہ حقیقت میرے پر ظاہر کی اور خواب میں میرے پر ظاہر کیا کہ یہ دشمن تین حمایت کرنے والے اپنی کامیابی کے لئے مقرر کرے گا تا کہ کسی طرح اہانت کرے اور رنج پہنچاوے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا مَیں کسی عدالت میں گرفتاروں کی طرح حاضر کیا گیا ہوں اور مجھے دکھلایا گیا کہ انجام ان حالات کا میری نجات ہے اگرچہ کچھ مدّت کے بعد ہو اور مجھے بشارت دی گئی کہ اس دشمن کذاب مہین پر بلا رد کی جائے گی..... پھر مَیں انتظار کرتا رہا کہ کب یہ پیشگوئی کی باتیں ظہور میں آئیں گی پس جب ایک برس گزرا تو یہ مقدر باتیں کرم دین کے ہاتھ سے ظہور میں آگئیں (یعنی اُس نے ناحق میرے پر فوجداری مقدمات دائر کئے)۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵)

۶؍ دسمبر ۱۹۰۲ء

"اِس خواب[1] کے بعد پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھوڑے کا سوار ملا۔ جب مَیں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے مَیں نے خیال کیا کہ اس میں دوّنی چوّنی بھی ہوگی۔ آگے آیا تو دیکھا کہ فجّو[2] (فضل نشاں) کشمیری عورت بیٹھی ہے۔ پھر جب مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ہزارہا آدمی بیٹھے ہیں اور کپڑے سب کے پُرانے معلوم ہوتے ہیں۔ مسجد میں اَور آگے بڑھا تو دیکھا ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ اس کی بڑی سی چارپائی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴)

---

[1] یعنی تین بھینسوں والا خواب۔ (مرتّب)

[2] فجّو قادیان کے ایک شخص مسمّی غفارا کی بیوی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں خادمہ تھی۔ (مرتّب)

۸؍دسمبر ۱۹۰۲ء "مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہؤا کہ وہ زمین پولی[1] ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے۔ مَیں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مَیں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کرکے مَیں اُوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَیں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول، اور اس قدر بڑا جیسے یہاں[2] سے نواب صاحب کا گھر، اور مَیں اُس پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیر رہا ہوں۔ سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے مَیں نے اُن کو بُلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسٰیؑ تو پانی پر چلتے تھے اور مَیں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل اُن سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے اور اُس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے اِدھر اُدھر تیر رہے ہیں۔ ایک بجنے میں ۲۰ منٹ باقی تھے کہ مَیں نے یہ خواب دیکھا۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء "گذشتہ شب کو مجھے یہ الہام ہؤا ہے:۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ[3]

پھر اس کے بعد الہام ہؤا:۔

سَلَامٌ عَلٰى اَمْرِكَ ۔ صِرْتَ فَائِزًا[4]"

(البدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸)

۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء فرمایا کہ یہ الہام ہؤا ہے اس کے ساتھ ایک اَور عجیب اور مبشّر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا۔

يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ[6]

(البدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۸)

---

[1] نرم اور کھوکھلی۔ (مرتب) [2] یہاں سے مراد مسجد مبارک ہے اور نواب صاحب کے گھر سے مراد نواب محمد علی خاں صاحبؓ کا وہ مکان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ساتھ متّصل تھا۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے ابراہیم! تجھ پر سلام۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) تیرے کاروبار پر سلامتی ہو۔ تُو بامراد ہوگیا۔

[5] "مولوی رُسل بابا ...... ۸؍دسمبر ۱۹۰۲ء کو ساڑھے پانچ بجے صُبح کے اِس جہانِ فانی سے رخصت ہؤا ...... پھر ساتھ ہی مجھے یہ الہام ہؤا سَلَامٌ عَلَيْكَ الخ یعنی اے ابراہیم تیرے پر سلام تُو فتحیاب ہوگیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۹، ۳۰۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

[6] (ترجمہ از مرتّب) ایک آسمان سے آیا ہؤا پکارنے والا پکار رہا ہے۔

۱۹ر دسمبر ۱۹۰۲ء

"اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْ"[1]

(البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۸۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴)

۱۹ر دسمبر ۱۹۰۲ء "مغرب وعشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپؑ نے اپنی تین رؤیا سنائیں جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تھیں۔

(اوّل) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رؤیا میں دئیے۔

اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر

عَلٰی شُکْرِ الْمَصَآئِبِ

لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ ھٰذِہٖ صِلَۃٌ عَلٰی شُکْرِ الْمَصَآئِبِ گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے۔

تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارے میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے۔" (البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۹)

۲۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء "۲۱ر دسمبر کی رات کو جس کی صبح کو ۲۲ر دسمبر تھی اور جو آخیر عشرہ رمضان کی پہلی رات تھی آپ کو الہام ہوا

یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی[2]

فرمایا۔ اِس زمانہ میں جو بیس پچیس برس کے قریب ہوتا ہے یہ الہام کبھی نہیں ہوا۔ موسٰی کا نام تو کئی الہاموں میں رکھا گیا ہے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱، ۱۲۔ البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

۲۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء "اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادٰی مَنْ عَادٰی[3]

فرمایا۔ کل جو الہام ہوا تھا یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی یہ اسی الہام سے آگے معلوم ہوتا ہے جہاں ایک الہام کا قافیہ جب دوسرے الہام سے ملتا ہے خواہ وہ الہامات ایک دوسرے سے دس دن کے

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) میں فوجیں لے کر آ رہا ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسٰی کے زمانہ کی طرح ہوگا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) وہ کریم ہے، وہ تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اس شخص کا دشمن بن جاتا ہے جو تیرے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔

فاصلہ سے ہوں مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا تعلق آپس میں ضرور ہے۔ یہاں بھی موسٰی اور عادی کا قافیہ ملتا ہے اور پھر توریت میں اس قسم کا مضمون ہے کہ خدا نے موسٰی کو کہا کہ تُو چل مَیں تیرے آگے چلتا ہوں۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶ - البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱۔
الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳، ۱۴)

۲۳ر دسمبر ۱۹۰۲ء "نمازِ فجر سے پیشتر حضرت اقدسؑ نے یہ رؤیا سُنائی:۔

مَیں کسی اَور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحرِ ذخّار چل رہا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء "اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَسَیَشْهَدُ اللّٰهُ لِیْ۔

ترجمہ:۔ مَیں صادق ہوں، صادق ہوں، عنقریب خدا تعالیٰ میری شہادت دے گا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴۔ البدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷، ۷۸۔
اشتہار یکم جنوری ۱۹۰۳ء جلد ۳ صفحہ ۴۸۳)

۱۹۰۲ء (الف) اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ[1]

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

(ب) "مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا اِسم ہے، آج تک کبھی نہیں سُنا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ بے شک۔ اِسی طرح طاعون کی نسبت جو الہامات ہیں وہ بھی ہیں۔ جیسے اُفْطِرُ وَ اَصُوْمُ۔ یہ بھی کیسے لطیف الفاظ ہیں۔ گویا خدا فرماتا ہے کہ طاعون کے متعلق میرے دو کام ہوں گے۔ کچھ حصّہ چُپ رہوں گا یعنی روزہ رکھوں گا اور کچھ افطار کروں گا۔ اور یہی واقعہ ہم چند سال سے دیکھتے ہیں۔ شدّتِ گرمی اور شدّتِ سردی کے موسم میں طاعون دب جاتی ہے۔ گویا وہ اصوم کا وقت ہے۔ اور فروری، مارچ، اکتوبر وغیرہ میں زور کرتی ہے، وہ گویا افطار کا وقت ہوتا ہے۔ اور اسی لطیف کلام میں سے ہے اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں ہی صاعقہ ہوں۔

۱۹۰۲ء

"۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔
ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے مَیلا اُٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ مَیں مکان کے اندر بیٹھا ہُوا تھا۔ مجھے نظر آیا کہ اُس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو مَیں نے اُس خاکروبہ سے کہا۔ وہ سُنکر حیران ہوئی کہ اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا۔ مَیں نے اس پر خدا کا شکر کیا کہ یہ باوجود مَیلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے اس نے اِس قدر دُور دراز فاصلہ سے دکھلا دیا۔"

(البدر جلد ا نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۴)

۱۹۰۲ء

"یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو فرمایا۔ ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ لڑکے کی شکل پر نظر آیا۔ اُس نے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ میں کہا کہ

خدا تمہاری ساری مُرادیں پوری کرے گا۔"

(البدر جلد ا نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

یکم جنوری ۱۹۰۳ء

"اوّل ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباسِ فاخرہ پہنا ہُوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہوگئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحیٔ الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے، ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا[1]۔ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ۔"

(البدر جلد ا نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵۔ الحکم جلد ۷ نمبر ا مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

ترجمہ:۔ خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح ۵ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روزِ عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔" (اشتہار یکم جنوری ۱۹۰۳ء مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ا مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ا۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۸۲)

---

[1] حضرت اقدسؑ نے فرمایا "شیئ سے مراد کوئی عظیم الشّان بات ہے۔ اس کی عظمت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ چھپانے میں ایک عظمت ہوتی ہے۔ جیسے جنّت کے انعامات کے لئے فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (سورۃ السّجدۃ: ۱۸)
کھانے پر جیسے دسترخوان ہوتا ہے اُس کے چھپانے میں بھی ایک عظمت ہی مقصود ہوتی ہے۔ غرض یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔" (الحکم جلد ۷ نمبر ا مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

یکم جنوری ۱۹۰۳ء "حضرت اقدسؑ تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپیٹا ہوُا تھا فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اِس لئے مَیں نے باندھ لیا ہے۔ ذرا غنودگی ہوئی تھی اُس میں الہام ہوُا ہے:۔

تا عودِ صحت[1]

فرمایا۔ کہ صحت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۲ جنوری ۱۹۰۳ء "جَآءَنِیْ اٰئِلُ وَّاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَہٗ وَاَشَارَ۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وَیَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔

ترجمہ:۔ آیا میرے پاس آئل، اور اُس نے اختیار کیا (یعنی چُن لیا تجھ کو) اور گھمایا اُس نے اپنی اُنگلی کو، اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اُس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا۔

فرمایا۔ آئل اصل میں ایالت سے ہے یعنی اصلاح کرنے والا۔ جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا آئل کہا۔ اِس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے۔ اِس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اُس نے اُنگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادٰی کُلَّ مَنْ عَادٰی۔ وہ کریم ہے، تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی اس نے اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لُغت میں مِل نہ سکتا ہوگا یا زبان میں کم مُستعمل ہوتا ہوگا اِس لئے الہام نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲/۵)

۹ جنوری ۱۹۰۳ء اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتٰی۔ وَرَکَلَ[2] وَرَکٰی۔ فَطُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ وَرَاٰی۔

---

[1] (ترجمہ از مرتب) بحالیٔ صحت تک۔

[2] الحکم میں وَرَکَلَ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱۔ (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴) پر بھی واؤ کے ساتھ لکھا ہے۔ (مرتب)

قُتِلَ خَیْبَۃً۔ وَزِیْدَ ھَیْبَۃً۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ حاشیہ)

ترجمہ:۔ "خدا کا وعدہ آیا اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور خلل کی اصلاح کی پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

" ایسی حالت میں مارا گیا کہ اُس کی بات کو کسی نے نہ سُنا۔ اور اُس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر لوگوں کے دلوں پر ہوا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

(الف) " فرمایا کہ ابھی فجر کو مَیں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف ہماری طرف سے لکھا ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

بَقِیَّۃُ الطَّاعُوْنِ۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۴۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ حاشیہ)

(ب) " اب طاعون سر پر ہے اور جہاں تک مجھے خدا تعالیٰ سے علم دیا گیا ہے ابھی بہت سا حصہ اس کا باقی ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۴)

۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء

" مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی نے ایک روپیہ مجھ کو دیا ہے اور کہا کہ یہ تمہارے لئے روپیہ نذر ہے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱ جو خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے)

---

۱ اِس الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "یہ وحیٔ الٰہی صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جبکہ وہ زندہ تھے بلکہ وہ قادیان میں موجود ہی تھے۔"

دیکھئے حاشیہ اشتہار ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء مندرجہ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ حاشیہ۔

ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۶۲۔ (مرتب)

۲ (ترجمہ از مرتب) طاعون کا باقی ماندہ حصہ۔ (نوٹ) یہ الہام "بقیۃ الطاعون" مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۰۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۸ پر بھی درج ہے۔

۱۳؍جنوری ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ۔ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ وَسِرُّکَ سِرِّیْ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ وَسِرُّکَ سِرِّیْ۔ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَکُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ (النَّاسِ) یَحْمَدُکَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ وَیَحْمَدُکَ اللّٰهُ وَیَمْشِیْ اِلَیْکَ۔ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ وَسِرُّکَ سِرِّیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ وَاَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ۔ سِرُّکَ سِرِّیْ۔ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَکُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۱۹۰۳ء وَاِنَّهٗ بَشَّرَنِیْ وَقَالَ

"لَا اُبْقِیْ لَکَ فِی الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا"[2]

وَقَالَ

یَعْصِمُکَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ الْوَلِیُّ الرَّحْمٰنُ"[3] (مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرے گا۔ مَیں اس شخص کی اعانت کروں گا جو تیری اعانت کرے گا۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چن لیا اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ جب تو غضبناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور جب تو محبت کرتا ہے مَیں محبت کرتا ہوں۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں مشہور کیا جائے۔ اللہ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ اور اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چن لیا اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔ میرے نزدیک تیرا وہ مرتبہ ہے جس کو لوگ نہیں جانتے۔ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ اور تو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ جب تو غضبناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں۔ اور جب تو محبت کرتا ہے تو مَیں محبت کرتا ہوں۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مَیں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا مَیں تیرے متعلق رسواکن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔

[3] (ترجمہ از مرتب) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا اور وہی بیحد رحم کرنے والا دوست ہے۔

۱۵؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’لاہور میں کثرت سے بار بار یہ الہام ہوا :۔

اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِّنْ کُلِّ طَرَفٍ[۱]۔

یعنی میں ہر ایک جانب سے تجھے اپنی برکتیں دکھلاؤں گا۔‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹)

۱۸؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’جہلم سے واپسی پر کاموکے اور مریدکے کے سٹیشن کے مابین :

اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ[۲]

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[۱] ’’یہ پیشگوئی اِس طرح پوری ہوئی کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا☆ تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے اِرد گرد اِس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکّام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ ۱۱۰۰سَو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو ۲۰۰سَو کے عورت بیعت کر کے اِس سلسلہ میں داخل ہوئی اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا، خارج کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے اور اِس طرح ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴)

☆ ’’راستہ میں لاہور سے آگے گوجرانوالہ اور وزیر آباد اور گجرات وغیرہ سٹیشنوں پر اِس قدر لوگ ملاقات کے لئے آئے کہ سٹیشنوں پر انتظام رکھنا مشکل ہو گیا۔ ٹکٹ پلیٹ فارم ختم ہونے کی وجہ سے لوگ بلا ٹکٹ پلیٹ فارم پر چلے گئے اور بعض مقامات پر گاڑی کو کثرتِ ہجوم کی وجہ سے زیادہ دیر تک ٹھہرایا گیا اور نہایت نرمی سے زائروں کو ملازمینِ ریل نے گاڑی سے علیحدہ کیا۔ بعض جگہ کچھ دُور تک لوگ گاڑی کو پکڑے ہوئے ساتھ چلے گئے۔ خوف تھا کہ کوئی آدمی نہ مر جائے۔ اِن واقعات کو مخالف اخبار میں بھی مثل ’’پنجۂ فولاد‘‘ شائع کیا تھا۔ منہ‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پہ تجھے ترجیح دی۔

۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء

”آفَاتٌ نِيْنٌ اٰيَاتٌ“[1]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء

” اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ“[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲، ۳)

۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء

حضرت اقدسؑ نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سُنائی کہ ”مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو مُوسٰی سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہؤا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دِل ہوگئے ہیں اور بلند آواز سے چلّاتے ہیں کہ اے موسٰی ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا :۔

کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ[3]

اتنے میں مَیں بیدار ہوگیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۲۱؍جنوری ۱۹۰۳ء

” خواب میں مَیں نے دیکھا کہ کرم الدین کو کچھ سزا ہوگئی ہے۔ پھر اس کے بعد یہ الہام ہؤا :۔

ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ“[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) گوناگوں نشانات۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ اَے پہاڑو! اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جُھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا میرا ربّ میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے۔

۲۱؍جنوری ۱۹۰۳ء "نو فرزند کی نسبت الہام ہوا:۔

غَاسِقُ اللّٰہِ

یعنی وہ قمر جس کو خسوف لگے گا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲)

۲۲؍جنوری ۱۹۰۳ء "رَأَیْتُ[1] فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ امْرَءَتِیْ جَآءَتْنِیْ وَعَلَیْهَا ثَوْبٌ کَالْمُحْرِمِ وَجَلَسَتْ عِنْدِیْ۔ وَقَالَتْ لَوْ مِتُّ فَعَلَیْکَ اَنْ تَغْسِلَنِیْ اَنْتَ لَا غَیْرُکَ۔ وَاَرَادَتْ عِنْدَ وَضْعِ الْحَمْلِ۔ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ اَحْسَسْتُ زَلْزَلَةً خَفِیْفَةً وَّمَا اَعْقَبَهَا ضَرَرٌ۔ وَخَرَجْتُ اَنَا وَزَوْجَتِیْ مِنْ مَّکَانِ السَّقْفِ اِلَی الْفِنَآءِ وَکَانَ هٰذَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ ۲۲ شوال ۱۳۲۰ھ وَاَحْسَسْتُ فِیْ نَفْسِیْ فِیْ وَقْتِ قَوْلِ زَوْجَتِیْ کَاَنَّ جِبْرَئِیْلَ قَاعِدٌ عِنْدِیْ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲)

۲۲؍جنوری ۱۹۰۳ء "رات کو مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا" (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۔ البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ البدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۔)

۲۴؍جنوری ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ آج ایک کشف میں دکھایا گیا:۔

تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ فِیْ هٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَآ اَشَعْتَهٗ فِی النَّاسِ[2]

اِس کے بعد الہامی صورت ہوگئی اور زبان پر یہی جاری تھا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری بیوی میرے پاس آئی ہے اور اس پر گویا احرام والے کپڑے ہیں اور میرے پاس بیٹھ گئی اور کہا کہ اگر مَیں مر جاؤں تو مجھے آپ ہی غسل دیں۔ اور اُس وقت اُس نے وضع حمل کے وقت مرنا مراد لیا۔ پھر اس کے بعد مَیں نے ایک خفیف سا زلزلہ محسوس کیا جس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور مَیں اور میری بیوی مکان کے اندر سے صحن میں نکل آئے۔ اور یہ جمعرات کا دن اور تاریخ ۲۲ شوال ۱۳۲۰ھ تھی۔ اور مَیں نے اپنی بیوی کے قول کے وقت اپنے دل میں محسوس کیا گویا حضرت جبرئیل میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) تفصیل ان کارناموں کی جو خدا تعالیٰ نے اس جنگ میں کئے۔ بعد اس کے کہ مَیں نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔

وقت پیشگوئی کے رنگ میں بتلایا گیا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ البدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

(ب) "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں۔ گویا کرم الدین کے مقدمہ کے بارے میں کہ آخری نتیجہ کیا ہؤا۔ اور مَیں اس پر یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں۔

تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَا اَشَعْنَاہُ فِی النَّاسِ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَآءِ الْحَیَاۃِ۔ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا[۱]" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء

"۲۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدسؑ نے رؤیا سُنائی کہ مجھے کھانسی کی کمال تکلیف تھی، مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد احسن صاحب مجھے ایک گانٹھ سُونٹھ یا سپاری کی اور جائفل دے رہے ہیں کہ اسے مُنہ میں رکھو۔

اِس خواب کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک بالکل آرام رہا اور اب بھی تکلیف تو ہے مگر بہت کم۔ اور ۲۶ جنوری کی سَیر میں آپؑ نے فرمایا۔ رات کو مَیں نے سونٹھ اور جائفل مُنہ میں رکھا تھا اس سے کھانسی کو بہت ہی آرام ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴)

۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء

(ا) "اس[۲] وقت مجھے اوّل ایک کشفی صورت میں خواب کے ذریعہ دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر میں (یعنی اُمّ المؤمنین) کہتے ہیں کہ اگر مَیں فوت ہو جاؤں تو میری تجہیز و تکفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا۔ اسکے بعد مجھے ایک بڑا منذر الہام ہؤا ہے:

غَاسِقُ اللّٰہِ۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) تفصیل ان کارناموں کی جو خدا تعالیٰ نے اس جنگ میں کئے۔ بعد اس کے کہ ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دُور ہو گئے ہیں پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

[۲] یہ خواب اور الہام غَاسِقُ اللّٰہِ دونوں صفحہ ۳۷۴ پر آچکے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ کاپی کے حوالہ سے ان کی تاریخ ۲۱، ۲۲ جنوری بیان فرمائی گئی ہے پس یا تو اخباروں کی تاریخ ۲۸ جنوری کے لکھنے میں سہو ہے یا ممکن ہے کہ دوبارہ انکشاف ہؤا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مرتب)

(ب) "مجھے اِس کے یہ معنی معلوم ہوئے ہیں کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہے گا۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ ؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

(ج) "مَیں نے اِس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر میں وضع حمل ہونے والا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد میں غور کرنے سے معلوم ہُوا کہ اِس سے مُراد ابتلا ہے..... اور اس سے جماعت کا ابتلاء مراد نہیں ہے بلکہ مُنکرین کا جو کہ جہالت، نادانی، اِفترا سے کام لیتے ہیں..... تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی آنکھ میں ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اِس لئے اس کو غاسق اللّٰہ کہتے ہیں۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳)

۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ عِبَادِہٖ یُوَاسِیْكَ۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

(ترجمہ) "یعنی خدا اپنے بندوں کے ساتھ ہے، وہ تیری غمخواری کرے گا۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء

"آج صبح کو الہام ہُوا:۔

سَاُکْرِمُكَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔[2]

اِس کے بعد تھوڑی سی غنودگی میں ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سُنہری بہت خوبصورت ہے۔ مَیں نے کہا کہ عید کے دن پہنوں گا۔

اِس الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی مؤثر بات ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۲۔ البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸
الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[1] یہ بچہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ تھیں جو ۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء کو ساڑھے چار بجے کے قریب پیدا ہوئیں اور ۳؍دسمبر ۱۹۰۳ء کو فوت ہوئیں۔ دیکھئے پرچہ غیر معمولی الحکم ۳؍دسمبر ۱۹۰۳ء بحوالہ تاریخ احمدیت جدید ایڈیشن جلد ۲ صفحہ ۲۷۳۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نہایت شاندار طور پر تیرا اکرام کروں گا۔

(نوٹ) کاپی الہامات صفحہ ۳ میں یہ الہام یوں درج ہے "سَیُکْرِمُكَ اللّٰہُ اِکْرَامًا عَجَبًا" (یعنی اللہ تعالیٰ شاندار طور پر تیرا اکرام کرے گا)۔

۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء

"رات مَیں نے ایک اَور خواب بھی دیکھا کہ مَیں جہلم میں ہوں اور ڈپٹی سنسار چند صاحب کے کمرے میں ہوتا ہوُا آگے کوٹھی کے ایک اَور کمرہ کی طرف جا رہا ہوں"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۔ البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴)

۲۹؍جنوری ۱۹۰۳ء

"اِنِّیْ[1] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ۔ یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام صفحہ ۳)

۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء

"عشاء سے قبل حضرت اقدسؑ نے یہ الہام سُنایا:۔

لَایَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ[2]

اور فرمایا۔ اِس کے حقیقی معنے کہ تمہارے رِجال میں کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے۔ شاید کوئی اَور معنے ہوں"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء

اسی[3] رات خواب میں دیکھا کہ گویا زارِ رُوس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکلتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بُوعلی سینا

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اِس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دُور ہو گئے ہیں پس تُو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ اِس سے مراد طاعون کی موت معلوم ہوتی ہے یا یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خاص افراد کا ذکرِ خیر بھی ہمیشہ قائم رہے گا۔ واللہ اَعلم بالصّواب۔ (مرتّب)

[3] یعنی جس رات الہام لَایَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ ہوُا تھا۔ (مرتّب)

تھا اس کی کمان میرے پاس ہے اور مَیں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بُوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی۔"   (کاپی الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء

"اِنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ"[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۱۹۰۳ء

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اَرْبَعَةً مِّنَ الْبَنِيْنَ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ مِنَ الْاِحْسَانِ۔ وَبَشَّرَنِیْ بِخَامِسٍ فِیْ حِيْنٍ مِّنَ الْاَحْيَانِ۔"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے اور اپنا وعدہ پُورا کیا ..... (اور) پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اُس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا[3]۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

۲؍فروری ۱۹۰۳ء

"۲؍فروری ۱۹۰۳ء کو سَیر میں حضرت اقدسؑ نے یہ الہامات سُنائے جو کہ آپ کو رات کو ہوئے :-

سَنُنْجِيْكَ ۔ سَنُعْلِيْكَ ۔ اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ ۔ سَاُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا ۔ سُمِعَ الدُّعَآءُ ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً ۔ دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ ۔ وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ۔"[4]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) "ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں

---

[1] یہ رؤیا باختلاف الفاظ الحکم اور البدر میں بھی ہے۔ دیکھئے الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت ہی مہربان اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

[3] چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹)

[4] (ترجمہ از مرتب) تیری دعا سُنی گئی۔ تیری دعا مقبول ہے۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا۔ اور عذاب کو روکوں گا۔

اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، ۹۰، ۹۶، ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۲، ۹۹، ۱۰۶)

۲؍فروری ۱۹۰۳ء "مَیں نے میرزا خدا بخش صاحب کو دیکھا ہے کہ اُن کے کُرتے کے ایک دامن پر لہو کے داغ ہیں پھر اَور داغ اُن کے گریبان کے نزدیک بھی دیکھے ہیں۔ مَیں اس وقت کہتا ہوں کہ یہ ویسے ہی نشان ہیں جیسے کہ عبداللہ سنوری صاحب کو جو کُرتہ دیا گیا ہے اُس پر تھے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

۳؍فروری ۱۹۰۳ء "اُصَلِّیْ[1] وَاَصُوْمُ۔ اَسْھَرُ وَاَنَامُ۔ وَاَجْعَلُ[2] لَکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) "اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگی۔ خدا اُن کے ساتھ ہوگا جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲، ۱۰۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۲، ۱۰۴)

۳؍فروری ۱۹۰۳ء "بَرَزَمَا عِنْدَ ھُمْ مِنَ الرِّمَاحِ"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ حاشیہ)

(ترجمہ) "انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔ مَیں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔

(نوٹ از مرتب) حضورؑ کے الہامات کی کاپی صفحہ ۳ میں الہام "اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ" سے پہلے یہ الہام بھی ہے "اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ" جس کا ترجمہ یہ ہے مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

[2] "تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یُوں بھی فرمایا ہے "اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۹)۔

۴؍فروری ۱۹۰۳ء

" ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ "

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) "کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱- روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۸؍فروری ۱۹۰۳ء

" اَلْحَرْبُ مُهَيَّجَةٌ "[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

۸؍فروری ۱۹۰۳ء

" پھر یہ زندہ ہوئی ہے مَر مَر کر "

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

فروری ۱۹۰۳ء " آج آریہ سماج قادیان کی طرف سے میری نظر سے ایک اشتہار گذرا ..... اس اشتہار میں ہمارے سیّد و مولیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور میری نسبت اور میرے معزز احباب جماعت کی نسبت اِس قدر سخت الفاظ اور گالیاں استعمال کی ہیں کہ بظاہر یہی دِل چاہتا تھا کہ ایسے لوگوں کو مخاطب نہ کیا جاوے مگر خدا تعالیٰ نے اپنی وحیِ خاص سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

" اس تحریر کا جواب لکھ اور مَیں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں "

تب مجھے اس مبشّر وحی سے بہت خوشی پہنچی کہ جواب دینے میں مَیں اکیلا نہیں۔ سو مَیں اپنے خدا سے قوت پاکر اُٹھا اور اُس کی رُوح کی تائید سے مَیں نے اس رسالہ[۲] کو لکھا۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۱،۲- روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳، ۳۶۴)

---

[۱] بدر میں یہ الہام اِن الفاظ میں ہے "حَرْبٌ مُهَيَّجَةٌ"۔ جوش سے بھری ہوئی لڑائی۔ فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخوں کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نَومسلموں نے دیا ہے اُس سے جوش میں آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں وغیرہ دیویں۔ چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریوں کی طرف سے نکل آیا جس میں ایسے ہی گندے الفاظ تھے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵)

[۲] یعنی رسالہ "نسیم دعوت"۔ (مرتّب)

۱۹۰۳ء "ایک دفعہ مَیں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دُور کر دی جائیں تو جواب ملا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ تب میرے دل میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا کہ مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں اُترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد رنگ کی چادریں ہیں۔ ایک اُوپر کے حصّۂ بدن پر اور ایک نیچے کے حصّۂ بدن پر۔" (نسیمِ دعوت صفحہ ۷۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵، ۴۳۶)

۹ر فروری ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ اُخْطِیْ وَ اُصِیْبُ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ حاشیہ)

(ترجمہ[۲]) "مَیں[۱] رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ اپنے[۳] ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پُورا کروں گا۔"[۳] (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

۱۰ر فروری ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ حاشیہ)

(ترجمہ) "مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور ایک وقتِ مقرر تک مَیں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہونگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱؎ (نوٹ از مرتّب) حضورؑ کی کاپی الہامات صفحہ ۵ میں اِس الہام سے پہلے یہ الہام بھی ہے "اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔" (ترجمہ از مرتّب) مَیں فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔

۲؎ (بقیہ ترجمہ از مرتّب) مَیں[۱] خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ مَیں[۳] اپنے رسول کی حمایت میں (انہیں) گھیرنے والا ہوں۔

۳؎ "اس وحیِ الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پُورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبضِ رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے۔ اِسی طرح یہ وحیِ الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پُورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

۱۱؍فروری ۱۹۰۳ء "اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

(ترجمہ "اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱۱؍فروری ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ مَعَ الْجَیْشِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْلُّطْفِ وَالنَّدٰی۔
اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔"[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۱۷؍فروری ۱۹۰۳ء "یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَفَتْحُ الْحُنَیْنِ۔"[2]

(البدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

۱۸؍فروری ۱۹۰۳ء "فرمایا کہ کل ۱۸؍فروری کو یکایک مرض کا دَورہ ہوگیا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوگئے۔
اسی حالت میں ایک الہام ہؤا جس کا صرف ایک حصہ یاد رہا۔ چونکہ بہت تیزی کے ساتھ ہؤا تھا جیسے بجلی کوندتی ہے
اِس لئے باقی حصہ محفوظ نہ رہا۔ وہ یہ ہے :

وَیُبْقِیْكَ

اس کا ترجمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی بتایا اور وہ یہ ہے :-

تا بدیر ترا خواہد داشت۔"[3]

(الحکم جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۔ البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۷)

۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء "ضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔"[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں لشکر کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ مَیں ہی لُطف اور بخشش کا مالک رحمٰن ہوں مَیں ہی بزرگی اور بلندی کا مالک رحمٰن ہوں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) روز سوموار اور حنین والی فتح۔

[3] (ترجمہ از مرتب) وہ تجھے دیر تک رکھے گا۔

[4] (ترجمہ از مرتب) زمین فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی۔

۲۲؍فروری ۱۹۰۳ء "آج رات پانچ بجے دیکھا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے نہایت شیریں اور سرد اور لذیذ دُودھ مجھے پلایا ہے۔ پھر کسی نے کہا کہ اَب..... (الفاظ پڑھے نہیں گئے)

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۲۵؍فروری ۱۹۰۳ء "زن[1] باد آں فرزند کہ چنیں پدرے بگذرد و او ملول نیست۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۱۹۰۳ء فرمایا کہ "مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نُوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر اُن کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ مورخہ ۲۸؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

یکم مارچ ۱۹۰۳ء "صُبح کی سَیر (کے وقت) نواب[2] صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہُوا

aaaaaaaaaa

حُجَّۃُ اللّٰہِ

یہ امر کوئی ذاتی معاملات سے تعلق نہیں رکھتا۔ اِس کے متعلق یُوں تفہیم ہوئی کہ چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہوکر آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام حُجّۃ اللہ رکھا۔ یعنی آپ اُن پر حُجّت ہوں گے قیامت کے دن کو اُن کو کہا جاوے گا کہ فلاں شخص نے تم سے نکل کر اس صداقت کو پرکھا اور مانا تم نے کیوں ایسا نہ کیا۔ یہ بھی تم میں سے ہی تھا اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا چونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام حُجّۃ اللہ رکھا، آپ کو بھی چاہیئے کہ آپ اُن لوگوں پر تحریر سے، تقریر سے، ہر طرح سے حُجّت پُوری کر دیں۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) وہ لڑکا جس کا ایسا باپ گذر جائے اور وہ ملول تک نہ ہو (کاش) وہ عورت ہوتا (تو اچھا تھا)۔

[2] نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ (مرتّب)

۱۹۰۳ء "آج بوقت چار بجے صبح کو مَیں نے ایک خواب دیکھا مَیں حیرت میں ہوں کہ اس کی کیا تعبیر ہے۔ مَیں نے آپؐ کی بیگم صاحبہ عزیزہ سعیدہ امۃ الحمید بیگم کو خواب میں دیکھا کہ جیسے ایک اولیاء اللہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھ میں دس۱۰ روپیہ سفید اور صاف ہیں۔ یہ میرے دل میں گذرا ہے کہ دس۱۰ روپیہ ہیں۔ مَیں نے صرف دُور سے دیکھے ہیں۔ تب انہوں نے وہ دس۱۰ روپیہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پھینکے ہیں اور ان روپوں میں سے نور کی کرنیں نکلتی ہیں جیسا کہ چاند کی شعاعیں ہوتی ہیں، نہایت تیز اور چمکدار کرنیں ہیں جو تاریکی کو روشن کر دیتی ہیں اور مَیں اس وقت تعجب میں ہوں کہ روپیہ میں سے کس وجہ سے اِس قدر نورانی کرنیں نِکلتی ہیں اور خیال گذرتا ہے کہ ان نورانی کرنوں کا اصل موجب خود وہی ہیں۔ اِس حیرت سے آنکھ کُھل گئی .... تعجب میں ہوں کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ شاید اس کی یہ تعبیر ہے کہ ان کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی نہایت نیک حالت درپیش ہے۔ اِسلام میں عورتوں میں سے بھی صالح اور ولی ہوتی رہی ہیں جیسا کہ رابعہ بصری رضی اللہ عنہا۔ اور یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ شاید اس کی یہ تعبیر ہو کہ زمانہ کے رنگ بدلنے سے آپ کو کوئی بڑا مرتبہ مل جائے اور آپکی یہ بیگم صاحبہ اس مرتبہ میں شریک ہوں۔ آئندہ خدا تعالیٰ کو بہتر معلوم ہے۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام نواب محمد علی خان صاحبؓ۔ اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱)

۹ر مارچ ۱۹۰۳ء فرمایا: رات کو مَیں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک شخص نے مجھے ایک پروانہ دیا ہے۔ وہ لمبا سا کاغذ ہے مَیں نے پڑھا تو لکھا ہوا تھا کہ عدالت سے چار جگہ کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ اس پروانہ سے پایا جاتا تھا کہ اس کا اجراء مَیں نے کیا ہے۔ جیسے کاغذات محافظ دفتر کے پاس ہوتے ہیں ویسے ہی وہ میرے پاس ہے۔ مَیں نے کہا کہ یہ حکم ایک عرصہ سے ہے اور اس کی تعمیل آج تک نہ ہوئی۔ اب مَیں اس کا کیا جواب دوں گا۔ اس سے مجھے ایک خوف طاری ہوُا اور تمام رات مَیں اسی خرخشہ میں رہا اور اس پر روشن خط میں لفظ

طاعون

کا لکھا تھا۔ گویا حکم میرے نام آتا ہے اور مَیں جاری کرتا ہوں۔

پھر مَیں نے دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کُشتی کر رہے ہیں مَیں نے کہا آؤ مَیں تم کو ایک خواب سُناؤں۔ مگر وہ نہ آئے۔ مَیں نے کہا کیوں نہیں سُنتے۔ جو شخص خدا کی باتیں نہیں سُنتا وہ دوزخی ہوتا ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۵، ۶۶)

لے نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ (مرتّب)

۹ر مارچ ۱۹۰۳ء "اور دیکھا کہ گویا ایک شخص امام الدین اور مولوی محمد یہ بھی انگریزی میں کچھ کام کر رہے ہیں۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۱۰ر مارچ ۱۹۰۳ء "یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ۔ وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَکَ۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)
(ترجمہ) "وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے۔ اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے کام پُورے نہ کر دے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸)

۱۵ر مارچ ۱۹۰۳ء "اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)
(ترجمہ) "ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

مارچ ۱۹۰۳ء "مَیں نے بعض بیماریوں میں آزمایا ہے اور دیکھا ہے کہ محض دعا سے اس کا فضل ہُوا اور مرض جاتا رہا ہے۔ ابھی دو چار دن ہوئے ہیں کثرتِ پیشاب اور اسہال کی وجہ سے مَیں مضمحل ہو گیا تھا۔ مَیں نے دعا کی تو الہام ہُوا:

دُعَآءُکَ مُسْتَجَابٌ[1]

اس کے بعد ہی دیکھا کہ وہ شکایت جاتی رہی۔ خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے اور چھُپانے کے قابل ہے مگر پھر دیکھتا ہوں کہ یہ بُخل ہے اس لئے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔"
(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۶ر مارچ ۱۹۰۳ء "رات کو مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھُل گئی۔ سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں۔ قیاسی طور پر جو بات اقرب ہووے لگائی جا سکتی ہے کہ اس اثناء میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہُوا:

استقامت میں فرق آ گیا

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تمہاری دعا مقبول ہے۔

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اِذن نہ ہو مَیں بتلایا نہیں کرتا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۵)

۱۹ر مارچ ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ آج مَیں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گزر جاتا ہے۔ دیکھتا ہوں کہ دو سَنڈھوں کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے ہاتھوں میں ہیں۔ ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۱)

۲۶ر مارچ ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ آج میری طبیعت علیل تھی اِس لئے میری آنکھ لگ گئی۔ جب اُٹھا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سُنائی دئے۔

طاعون کا دروازہ کھولا گیا

معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اب پیچھا نہیں چھوڑتی۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۷ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۰)

۱۹۰۳ء "مَیں اُسؔ مکان کی طرف سے مسجد کی طرف چلا جا رہا ہوں۔ مَیں نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا جو کہ ایک سِکھ کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جس طرح سے اکالئے اور گُوگہ سِکھ ہوتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت تیز خوفناک، بڑا اور چوڑا چھرا تھا اور اُس چُھرے کا دستہ چھوٹا سا تھا۔ وہ چُھرا بڑا ہی تیز معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ اس سے لوگوں کو قتل کرتا پھرتا تھا۔ جہاں اُس نے چُھرا رکھا اور گردن اُڑ گئی۔ کچھ اس طرح معلوم ہوتا تھا جس طرح مَیں نے لیکھرام کے وقت میں ایک آدمی خواب میں دیکھا تھا۔ اس کی صورت بڑی ڈراؤنی تھی اور بڑا ہی دہشت ناک آدمی معلوم ہوتا تھا۔ مجھے بھی اُس سے خوف معلوم ہؤا اور مَیں نے اس کی طرف جانا نہ چاہا لیکن میرے پاؤں بہت بوجھل ہو گئے اور مَیں بڑا ہی زور لگا کر ادھر سے نکلا لیکن اُس نے میری مزاحمت نہ کی اور اگرچہ مجھ کو اس سے خوف معلوم ہؤا لیکن اُس نے مجھ کو کوئی تکلیف نہ دی اور پھر وہ خبر نہیں کہ کس طرف کو نکل گیا۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۱۹۰۳ء "رؤیا۔ ایک حنائی رنگ کا لکھا ہؤا دو ورقہ کاغذ کچھ تھوڑے فاصلہ پر گر پڑا ہے۔ مَیں نے ایک ہندو کو کہا ہے کہ اس کو پکڑو۔ جب وہ پکڑنے لگا تو وہ کاغذ کچھ تھوڑی دُور آگے جا پڑا۔ پھر وہ ہندو...... اُٹھانے

لہ اِس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا رہائشی مکان ہے جو کہ مسجد مبارک سے متّصل ہے۔ (مرتّب)

لگا تو وہ وہاں سے اُڑ کر اَور آگے جا پڑا لیکن وہ دو ورقہ اس طرح کچھ ترتیب سے کُھل کر اُڑتا رہا ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کوئی جاندار چیز ہے۔ جب وہ کچھ فاصلہ تک چلا گیا تو وہ ہندو وہاں جا کر پھر اس کو پکڑنے لگا۔ تب وہ دو ورقہ اُڑ کر میرے پاس آگیا تو اُس وقت میری زبان سے یہ کلمہ نکلا:

جس کا تھا اُس کے پاس آگیا

پھر مَیں نے اس کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم وہ قوم ہیں جو رُوح القدس کے بُلائے بولتے ہیں ہم وہ قوم ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا ہے:

لَنَفَخْنَا فِيْهِمْ مِّنْ صِدْقِنَا[1]

اسلامی خدمات کسی دوسرے سے اللہ تعالیٰ لینا ہی نہیں چاہتا۔ شاید دوسرا اس میں کچھ غلطی بھی کرے۔ واللہ اَعلم۔

جو شخص اِسلام کے عقائد کا منافی ہے وہ اِسلام کی تائید کیا کرے گا۔ سناتن دھرم میں اِس قسم کے بھی آدمی ہوتے ہیں کہ وہ کسی فرقہ کے مکذب نہیں ہوتے اور معمولی چیزوں کے آگے بھی ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں۔ خدا نہیں چاہتا کہ جو سلسلہ اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کا کوئی شریک ہو۔ یہاں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کاغذ ہمارے پاس آگیا۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۷ر اپریل ۱۹۰۳ء "(دیکھا کہ) مَیں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں اور مبارک احمد کو مَیں نے گود میں لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے۔ جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اُتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے۔ جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں۔ گویا وہ گھر ہی مسجدِ موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ وہاں بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن[2] کی ہمشیرہ ہے۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے یقیناً ان لوگوں میں اپنی بعض سچائیوں کی رُوح ڈال دی ہے۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک چچازاد بہن کا ایک لڑکا مرزا احسن بیگ نامی ہے۔ علاوہ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈیوڑھی میں ایک حافظ قدرت اللہ خان صاحب شاہجہانپوری رہتے تھے ان کے ایک لڑکے کا نام بھی احسن تھا۔ واللہ اعلم مراد کیا ہے۔ (مرتّب)

۱۲؍اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحرِ ذخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو اُلٹا بہنے لگا ہے۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

۱۸؍اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا مَیں لیٹا ہؤا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے۔ پھر یہ لفظ الہام ہوئے:

سَاُخْبِرُہٗ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اَنَّکَ لَسْتَ عَلَی الْحَقِّ۔“[1]

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۲۱؍اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا۔ آج صبح جب مَیں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا تو الہام ہؤا مگر افسوس ہے کہ ایک حصّہ اس کا یاد نہیں رہا۔ ایک پہلے عربی کا فقرہ تھا اور اس کے بعد اس کا ترجمہ اُردو میں تھا۔ وہ اُردو فقرہ یاد ہے:

یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے، تبدیل ہونے والی نہیں

اور عربی فقرہ کچھ اِس سے مشابہ تھا:

تَعَھَّدَ وَتَمَکَّنَ فِی السَّمَآءِ

مگر وہ اصل فقرہ بھول گیا اور اِس نسیان میں بھی کچھ منشاءِ الٰہی ہوتا ہے۔ گویا اِس کا یہ مطلب ہے کہ یہ اب تقدیر مُبرم ہے اس میں اب تبدیلی نہیں ہوگی۔“ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

۲۵؍اپریل ۱۹۰۳ء[2] ”قُلْنَا یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ۔“[3]

اِس الہام کے متعلق جہاں تک میری رائے ہے، وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے۔ غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جن کی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہے اور پھر جہاں خداوند قدیر چاہے پھر پھُوٹ پڑے اور یہ بکلّی بند نہیں ہوگی جب تک وہ ارادہ بکمال و تمام پُورا نہ ہو جائے جو آسمان پر قرار پایا ہے اور ضرور ہے کہ زمین اپنے مواد نکالتی رہے جب تک کہ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اُسے آخری وقت میں بتا دوں گا کہ تو حق پر نہیں تھا۔ (نوٹ از مرتّب) یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کاپی الہامات صفحہ ۷ میں یوں ہے ”اِنِّیْ سَاُخْبِرُہٗ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اَنَّکَ لَسْتَ عَلَی الْحَقِّ“ نیز اس الہام کی تاریخ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۳ء درج ہے۔

[2] یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۷ پر درج ہے اور اس میں تاریخ درج کرنے کے بعد لکھا ہے ”طاعون کی نسبت“۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور ہم نے کہا اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے بادل تو برسنے سے رُک جا۔

خدا کا ارادہ اپنے کمال کو نہ پہنچے۔"
(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ - البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۷)

۲۶ اپریل ۱۹۰۳ء " رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔"[۱]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء " اٰمِنًا مِّنَ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ۔[۲] احمد مقبول۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء " اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْكُلُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا"
(البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)
(ترجمہ) ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء " اَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَآبًّا۔ یا شاید یہ ہے اِنَّا اَمَتْنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَآبًّا۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)
(ترجمہ) ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء " فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد رہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے۔
جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں:

فِيْهِ خَيْرٌ وَّبَرَكَةٌ

اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا۔

اس میں تمام دُنیا کی بھلائی ہے

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب میں ستم رسیدہ ہوں میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔
[۲] (ترجمہ از مرتب) خدائے رحیم کی طرف سے امن پانے والا۔

یکم مئی ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ مَیں نے ایک منذر رؤیا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بَیل ذبح کریں گے۔ وہ باتوں ہی میں رہا اور کوئی بَیل وغیرہ ذبح نہ ہؤا۔ اسی حالت میں الہام ہؤا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳)

۱۹۰۳ء "مَیں نے ایک دفعہ کشف[1] میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا:

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳ حاشیہ۔ بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ راپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴)

۱۹۰۳ء "مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ہیں۔ ایک تو یہی جو بیان ہؤا۔ اور ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اس میں ایک مجذوب (جس میں محبّتِ الٰہی کا جذبہ ہو) میری طرف آ رہا ہے۔ جب میرے پاس پہنچا تو اُس نے یہ پڑھا:

عشقِ الٰہی وَسّے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳ حاشیہ)

۲ رمئی ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ کچھ دن ہوئے کہ مَیں بیماروں کے لئے دعا کرتا تھا۔ ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی۔ دیکھا کہ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر الہام ہؤا کہ

آثارِ صحّت

مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳)

---

[1] اس کشف کو یہاں اِس لئے ذکر کیا کہ اگلے کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی اسی زمانہ کا ہے اور حافظ محمد ابراہیم صاحب مہاجر کی روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف براہین احمدیہ کے زمانہ سے بھی بہت پہلے کا ہے جبکہ حضورؑ کی عمر تقریباً تیئیس چوبیس سال کی تھی۔ دیکھئے سیرت احمد صفحہ ۱۹۱ مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ (مرتّب)

۱۳ر مئی ۱۹۰۳ء ۱۳ر مئی کو والدہ محمود سخت بیمار تھی تپ سے۔ تب الہام ہوا:

"خوشی و خُرمی"

تب قبل اس کے کہ شام ہو ان کو صحت حاصل ہو گئی اور خوشحال ہو گئی۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۱۴ر مئی ۱۹۰۳ء سرانجام جاہل جہنّم بود ۔ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود[۱]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۔ بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ر جون ۱۹۰۶ء)

۱۵ر مئی ۱۹۰۳ء کسی کی طرف سے کلام ہے۔ ہمارے دوست چل دیئے اور ہم بھی۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۱۹۰۳ء "اِنَّا نَجِدُ الْوَارِثِيْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ يَّتَزَايَدُوْنَ"[۲]

(متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۱۹ر مئی ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ بارہ بجے کے قریب مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہو گئی۔ بار بار اسے تکرار کرتا ہے۔ گویا کہ بہت سی فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد طبیعت وحی کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا:

مجموعۂ فتوحات۔"[۳]

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۹ر مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۷)

۲۷ر مئی ۱۹۰۳ء (۱) "خواب میں اوّل دیکھا کہ ایک چوغہ سیاہ رنگ مجھ کو دیا گیا ہے اور اس کے لوہے کے بٹن میرے ہاتھ میں ہیں اور پھر مَیں نے اس کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں سے ایک پرچہ نکلا۔ اس میں

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) جاہل کا انجام جہنم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔

[۲] (ترجمہ از مرتب) ہم وارثوں کو ہر سال میں بڑھتے ہوئے پاتے ہیں۔ (نوٹ از مرتّب) اِس الہام کی تاریخ نزول کا پتہ نہیں لگ سکا۔ مجبوراً یہاں درج کرنا پڑا۔

[۳] کاپی الہامات صفحہ ۸ میں یہ ۱۸ر مئی کی تاریخ کے ساتھ یوں درج ہے" پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس بیان کرتا ہے کہ تمہاری فلاں فتح ہوئی، فلاں فتح ہوئی، فلاں فتح ہوئی۔ بعد اس کے الہام ہوا" مجموعۂ فتوحات" (مرتّب)

یہ عبارت لکھی ہوئی تھی:

بَلا نازل یا حادث یا......

اور مَیں نے خواب میں اپنی بیوی کے پاس یہ ذکر کیا کہ اس میں یہ لکھا ہؤا ہے کہ بَلا نازل یا حادث یا...... اور دو پرچہ اَور تھے ان کا مضمون یاد نہیں۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

(ب) "فرمایا۔ یہ الفاظ الہام..... ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے:

بَلا نازل یا حادث یا......

یاد نہیں رہا کہ 'یا' کے آگے کیا تھا۔ رؤیا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شہادت کو آنحضرتؐ نے گائیوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا حالانکہ خدا اِس بات پر قادر تھا کہ خواب میں خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۵ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۴)

۳۱ مئی ۱۹۰۳ء آج خواب میں مَیں نے دیکھا کہ ایک جگہ مَیں اپنی جُوتی بھُول گیا ہوں۔ پھر مجھے یاد آیا تو مَیں اسی جگہ گیا تو معلوم ہؤا کہ جُوتی اس جگہ نہیں، کوئی اُٹھا کر لے گیا اور اس جگہ بجائے جُوتی کے بہت سے چنے یعنی نخود پڑے ہیں۔ پھر مجھے الہام ہؤا:

مشکل کشا کے ہوگئے مشکل تمام کام"

اس کے نیچے تاریخ یوں لکھی ہے:۔

"۳۱ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۳ ربیع الاوّل ۱۳۲۱ھ روز یکشنبہ "

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۳ جون ۱۹۰۳ء "خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے مجھ کو کچھ روپیہ دیا کہ یہ سرکار سے تجھ کو ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ڈگری کا روپیہ تھا۔ مَیں نے اس کو ایک چادر کے پلّے میں باندھ کر رکھ لیا اور مَیں نے دینے والے کو پُوچھا کہ کیا اس کی رسید لوگے۔ اس نے کہا کہ رسید کی حاجت نہیں، مَیں اعتباری آدمی ہوں۔ پھر دیکھا کہ وہ روپیہ گم ہوگیا۔ کوئی لے گیا۔ مَیں نے اُس شخص سے پُوچھا کہ وہ کتنا روپیہ تھا۔ اُس نے کہا ۲/۱ ۲۸[2] تھے۔ اور مَیں نے ایک

---

[1] (ترجمہ) اے اللہ رحم کر۔

[2] نقل مطابق اصل۔

شخص کو جو اپنے ملازموں میں سے معلوم ہوتا ہے پکڑ لیا کہ تُو نے لیا ہے اور وہ انکار کرتا ہے۔ اب تک پتہ نہیں کہ کس نے لیا۔ ہم کچہری کے مقام پر ہیں مگر وہاں حاکم کوئی نہیں۔ بعد اس کے الہام ہوُا

اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَھْلِكَ۔ اِنِّیْ مَعَ کَثْرَۃِ رِزْقِكَ۔[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

۴؍جون ۱۹۰۳ء "فرمایا: ۲ یا ۳ بجے رات کو مَیں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر مع چند ایک دوستوں کے گیا ہوں۔ وہ دوست وہی ہیں جو رات دن پاس رہتے ہیں۔ ایک اُن میں مخالف بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ، لمبا قد اور کپڑے چرکین ہیں۔ آگے جاتے ہوئے تین قبریں نظر آئی ہیں۔ ایک قبر کو دیکھ کر مَیں نے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے۔ اور دوسری قبریں سامنے نظر آئیں مَیں ان کی طرف چلا۔ اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبِ قبر (جسے مَیں نے والد کی قبر سمجھا تھا) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوُا ہے۔ غور سے دیکھنے سے معلوم ہوُا کہ اَور شکل ہے والد صاحب کی شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ، پتلا بدن، فربہ چہرہ ہے۔ مَیں نے سمجھا کہ اس قبر میں یہی تھا۔ اتنے میں اُس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے مَیں نے مصافحہ کیا اور نام پُوچھا تو اُس نے کہا نظام الدین۔ پھر ہم وہاں سے چلے آئے۔ آتے ہوئے مَیں نے اُسے پیغام دیا کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور والد[2] صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑنا۔ راستہ میں مَیں نے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو ہم نے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا کیا اَب بھی نہ مانو گے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ اَب تو حد ہوگئی، اَب بھی نہ مانوں تو کب مانوں۔ مُردہ زندہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد الہام ہوُا:

سَلِیْمٌ حَامِدٌ مُّسْتَبْشِرًا[3]

کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔[4]

والد صاحب کا زندہ ہونا یا کسی اَور مُردہ کا زندہ ہونا، کسی مُردہ امر کا زندہ ہونا ہے۔ مَیں نے اِس سے یہ بھی سمجھا کہ ہمارا کام والدین کے رفعِ درجات کا بھی موجب ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۲؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) یقیناً مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ مَیں تیرے کثرتِ رزق کے ساتھ ہوں۔

[2] کاپی الہامات میں "والدین" لکھا ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) صحیح وسلامت۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا۔ خوشی کی حالت میں یا خوشخبری پاکر۔

[4] حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کی کاپی صفحہ ۹ میں الہام "سَلِیْمٌ حَامِدٌ مُّسْتَبْشِرًا" کے بعد لکھتے ہیں پھر الہام ہوُا "نُقِلُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ"۔

۴؍جون ۱۹۰۳ء "خدا جانے کس کے حق میں ہے لَا یُوَافِیْكَ اللّٰہُ[۱] یا یہ کہ لَا یُعَافِیْكَ اللّٰہُ"[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۱۴؍جون ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ اٰنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ"[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۰؍جون ۱۹۰۳ء "عمر دراز۔

اِنَّا اَلَنَّالَكَ الْحَدِیْدَ۔ اِنِّیْ تَعَلَّقْتُ بِاَھْدَابِکُمْ۔ رَجُلٌ کَبِیْرٌ۔[۴]

یادداشت۔ جب یہ الہام ہوا اِنِّیْ تَعَلَّقْتُ بِاَھْدَابِکُمْ۔ رَجُلٌ کَبِیْرٌ اس کے بعد قلات کے بادشاہ معطل کی طرف سے خط آیا کہ مَیں آپ کے دامن سے وابستہ ہوگیا۔ اس کے گواہ مفتی محمد صادق، مولوی مبارک علی، سیّد سرور شاہ، مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے، مولوی عبدالکریم صاحب، مولوی حکیم نوردین صاحب، نواب محمد علی خان صاحب، مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے وغیرہ اصحاب ہیں جو چالیس کے قریب ہوں گے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۱؍جون ۱۹۰۳ء (ا) "مجھے دو عصا دیئے گئے۔ ایک جو میرے پاس تھا، دوسرے وہ جو گم ہوگیا تھا۔ اور گمشدہ عصا کو جو مَیں نے دیکھا تو اس کے مُنہ پر لکھا ہوا تھا:

دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ"[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

(ب) "۲۱؍جون کو ایک چھڑی پر یہ لکھا ہوا دکھایا گیا دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۶؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تیرے پاس نہیں آئے گا۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تجھے عافیت نہیں دے گا۔

[۳] (ترجمہ) مَیں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

[۴] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں نے آپ کا دامن پکڑ لیا ہے۔ ایک بڑا آدمی۔

(نوٹ از مرتّب) یہ الہام البدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۶؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۹ میں بھی درج ہے

[۵] (ترجمہ از مرتّب) تیری دعا مقبول ہے۔

۲۸؍جون ۱۹۰۳ء "اٰیَاتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ"[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۹؍جون ۱۹۰۳ء "میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا بعض میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم الدین پر ہیں ان کا انجام کیا ہوگا۔ سو اس غلبہ کشش کے وقت میری حالت وحیٔ الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہؤا:

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ فِیْہِ اٰیَاتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ

اِس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرت نصیب کرے گا کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے، اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور بنی نوع کے وہ سچے خیر خواہ ہیں۔ ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سو انجام یہ ہے کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پُوچھا کرتے ہیں جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ اُن کے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۳؍جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۴ مورخہ ۳۰؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

۴؍جولائی ۱۹۰۳ء "لَا تَیْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللّٰہِ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ اِنِّیْ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ۔ اِنَّا فَتَحْنَا عَلَیْکَ اَبْوَابَ الدُّنْیَا۔"[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) سوال کرنے والوں کے لئے نشانات۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اللہ کی رحمت کے خزانوں سے نا امید مت ہو۔ ہم نے تجھے خیرِ کثیر دیا۔ دُور دُور سے تیرے پاس ہدیے آئیں گے۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔ مَیں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا۔ ہم نے تجھ پر دُنیا کے دروازے کھول دیئے۔

۱۸؍جولائی ۱۹۰۳ء "جَآءَكَ الْفَتْحُ ثُمَّ جَآءَكَ الْفَتْحُ۔[1]

پھر مَیں نے دیکھا کہ مبارک کو بہت سُرخ پگڑی پہنائی گئی ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۱؍جولائی ۱۹۰۳ء "يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَفَتْحُ الْحُنَيْنِ۔"[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۱؍جولائی ۱۹۰۳ء "آج قریب صبح مَیں نے دیکھا کہ مرزا احمد بیگ رشتہ دار نظام الدین فوت ہوگیا ہے اور ایسا خیال گذرا کہ وہ سخت جان کندن میں ہے۔ پھر مَیں نے کہا کہ احمد بیگ اور امام الدین کے مرنے میں صرف چھ سات دن کا فاصلہ ہے۔ اسی کی تائید میں اسی تاریخ صاحبزادہ سراج الحق نے خواب میں دیکھا کہ ایک درخت نہایت سرسبز ہے اور نظام الدین کی ملکیت ہے اس کے نیچے ہم کھڑے ہیں۔ اتنے میں میر اسمٰعیل آئے اور کہا کہ اس کی ایک شاخ ہم کاٹ دیں گے۔ تب انہوں نے اس درخت کی سرسبز شاخ کاٹ دی۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۳؍جولائی ۱۹۰۳ء "فرمایا۔ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آم ہے جسے مَیں نے تھوڑا سا چُوسا تو معلوم ہؤا کہ وہ تین پھل ہیں۔ جب کسی نے پُوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا ایک آم ہے، ایک طوبیٰ اور ایک اَور پھل ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۳؍جولائی ۱۹۰۳ء "دیکھا ظفر احمد میرے پاس آیا ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) تیرے پاس فتح آئی پھر تیرے پاس فتح آئی۔ (نوٹ) یہ الہام البدر جلد ۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴؍جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۱۲ حاشیہ اور الحکم جلد ۷ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ حاشیہ پر بھی درج ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) سوموار کا دن اور حنین کی فتح۔

۲۴؍جولائی ۱۹۰۳ء

"اَلْفِتْنَۃُ وَ الصَّدَقَاتُ"[1]

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۷؍جولائی ۱۹۰۳ء

"خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک شخص گویا چراغ یا فتحا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ پیسے ہیں اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں میں نے ایک .... [2] یعنی برتن میں وہ روپے پیسے جمع کرا دیئے تو معلوم ہوا کہ بہت سے پیسے ہیں میں نے چاہا کہ یہ چندہ کا روپیہ ہے اس کو گن لیں۔ جب میں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشمش کی شکل پر ہوگئے ہیں۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۲۸؍جولائی ۱۹۰۳ء

"میں نے دیکھا کہ میں ایک پہاڑ پر ہوں اور میرے ساتھ کئی آدمی ہیں اور رہم بدل جو ایک قسم کا اناج ہوتا ہے اس کے دانے کھا رہے ہیں اور زمین پر جب نظر کی تو بہت سے ڈھیلے زمین پر پڑے ہیں۔ پھر میں وہاں سے اُٹھا اور ایک کنارہ پر گیا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے کنارہ پر صدہا ہاتھ کا گڑھا ہے جس گڑھے سے خدا نے مجھ کو بچا لیا اور پھر دوسری طرف میں آیا تو سطح مستوی نہیں بلکہ ایک طرف سے بہت اُونچا اور دوسری طرف سے بہت نیچا ہے جس سے انسان بے اختیار پھسل سکتا ہے مگر خدا نے مجھے اس سے بچا لیا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۲۹؍جولائی ۱۹۰۳ء

"یَنْقَطِعُ اٰبَآءُکَ وَ یُبْدَءُ مِنْکَ"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

(ترجمہ) تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۹)

۲۹؍جولائی ۱۹۰۳ء

"سَعٰی لَھَا سَعْیَھَا"[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ایک خاص فتنہ آرہا ہے اور اس کا علاج صدقات ہیں۔ واللّٰہ اعلم

[2] یہ ایک لفظ پڑھا نہیں گیا۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اس نے اس کے لئے بڑی کوشش کی۔

۳۰؍جولائی ۱۹۰۳ء الہام کسی کی نسبت یعنی حکایۃً عن الغیر
"کَذَبْتَ[۱]"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱۹۰۳ء "ایک دن یہ ذکر آگیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گذرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ

"جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمتِ الٰہی کا ہے جو بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۷)

۱۱؍اگست ۱۹۰۳ء[۲] "اِنِّیْ اَرَی الرَّحْمٰنَ حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَی الْاَرْضِ

(ترجمہ) میں رحمٰن کو دیکھتا ہوں (یعنی) اگرچہ خدا رحمٰن ہے مگر گناہ حد سے بڑھ گیا ہے جس سے اس کا غضب نازل ہو گیا ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۴؍اگست ۱۹۰۳ء[۳] (۱) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ[۴]۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ[۵]

(۲) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[۶]

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) تُو نے جھوٹ بولا۔

[۲] یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵ میں درج ہے۔

[۳] یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵ میں درج ہے۔

[۴] حضور کی کاپی الہامات صفحہ ۱۵ میں یہ الہام یوں درج ہے یٰسٓ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ الخ۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ از مرتّب) (۱) اے سردار پُر حکمت قرآن اِس بات کا گواہ ہے کہ تُو خدا کا مُرسل ہے اور راہِ راست پر ہے۔ اس کا نزول اس خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

[۶] "خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

(۳) لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّخِذْنِیْ وَکِیْلًا۔[1]

(۴) سَاُکْرِمُكَ بَعْدَ تَوْهِیْنِكَ۔[3]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۱۴ اگست ۱۹۰۳ء "اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِیْنَ۔ لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِیْنَ۔ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ"۔[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۴ اگست ۱۹۰۳ء "یَسْئَلُوْنَكَ عَنْ شَانِكَ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ"۔[5]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تُو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

[2] "جب یہ الہام مجھ کو ہُوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اِس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے۔ اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ مَیں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں"۔
(اشتہار "جماعت کو ارشاد" ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴، ۵)

[3] (ترجمہ) "مَیں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸)
(نوٹ از مرتب) یہ الہام حضور کی کاپی صفحہ ۱۵ میں اور حقیقۃ الوحی میں بھی بغیر سین کے یوں لکھا ہے اُكْرِمُكَ بَعْدَ تَوْهِیْنِكَ۔

[4] (ترجمہ از مرتب) تم خوف نہ کرو اور نہ غمگین ہو۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو (دو مرتبہ) کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ خدا کے حضور جُھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

[5] (ترجمہ از مرتب) تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے تو کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے انہیں کھول دیا۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تُو فتح کے موسم میں آیا ہے۔

۱۵؍اگست ۱۹۰۳ء "لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ"[1]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰ حاشیہ)

۱۸؍اگست ۱۹۰۳ء (ا) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا حَسَنًا[2] (ب) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا (ج) اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا (د) قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ (ر) یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ شَاْنِکَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ[3] (س) مَاتَرٰی

---

[1] جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) (ا) میں تیرا بہت اچھا اکرام کروں گا۔

[3] "ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے (جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا) موجود تھا۔ مجھے الہام ہوا یَسْئَلُوْنَکَ الخ ...... بعد اس کے جب ہم کچہری میں گئے تو فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تریاق القلوب کتاب میں لکھا ہے۔ مَیں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے۔ اُسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا قریباً عصر کے وقت پورا ہوگیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸)

خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ وکیل فریق مخالف نے جس کتاب کے متعلق مذکورہ بالا سوال کیا تھا وہ دراصل تحفہ گولڑویہ تھی تریاق القلوب نہیں تھی، اور تحفہ گولڑویہ کے جو صفحات وکیل فریق مخالف نے پیش کرکے ان کے متعلق مذکورہ بالا سوال کیا تھا وہ صفحہ ۴۸ لغایت ۵۰ تھے۔ چنانچہ اس مقدمہ کی مسل جس میں وہ کتاب شامل کی گئی تھی اور جس پر مُہرِ عدالت ثبت شدہ ہے عدالت سے اس کی نقل حاصل کر لی گئی ہے اور وہ ہمارے پاس محفوظ ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان حضور کے اپنے الفاظ میں اِس طرح پر درج ہے:۔

"تحفہ گولڑویہ میری تصنیف ہے۔ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ پیر مہر علی کے مقابلہ پر لکھی ہے۔ یہ کتاب سیف چشتیائی کے جواب میں نہیں لکھی گئی۔"

سوال:۔ جن لوگوں کا ذکر صفحہ ۴۸ لغایت ۵۰ اِس کتاب میں لکھا ہے آپ ہی اس کا مصداق ہیں؟

جواب:۔ خدا کے فضل اور رحمت سے مَیں اس کا مصداق ہوں۔"

(دیکھئے سیرۃ المہدی حصّہ دوم صفحہ ۶۷)

پس حقیقۃ الوحی کے اِس حوالہ میں تحفہ گولڑویہ کی بجائے تریاق القلوب سہواً لکھا گیا ہے۔ (مرتّب)

فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ۔ لہ

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

ترجمہ:۔ (ب) ”مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے (ج) آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا۔ یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی، اور آسمان نے بھی۔ (د) ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے ہیں۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے (ر) یعنی تیری شان کے بارے میں پوچھیں گے کہ تیری کیا شان اور کیا مرتبہ ہے۔ کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ پھر ان کو اپنی لہو ولعب میں چھوڑ دے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰، ۱۰۷، ۲۰، ۲۶۵، ۲۶۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳، ۷۳، ۱۱۰، ۲۷۷، ۲۷۸)

۱۸؍ اگست ۱۹۰۳ء

”فرمایا۔ ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے۔ مَیں نے کہا کہ چمچہ لاؤ۔ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیرنی اور فالودہ کے۔“ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۱)

۱۹؍ اگست ۱۹۰۳ء

”اَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ“

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ”کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر اُنہیں پر نہیں مارا۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۱۹؍ اگست ۱۹۰۳ء

”لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّخِذْنِيْ وَكِيْلًا۔“ ٹہ

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۲۰؍ اگست ۱۹۰۳ء

”كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

لہ (ترجمہ ص از مرتب) رحمٰن کی پیدائش میں تم کوئی کسر نہیں پاؤ گے۔

ٹہ (ترجمہ از مرتب) میرے سوا اَور کوئی معبود نہیں پس تُو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

(ترجمہ) "خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵، ۷۶)

۲۲؍اگست ۱۹۰۳ء

"خدا کی پناہ میں عمر گذارو"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۲۳؍اگست ۱۹۰۳ء

"۲۳؍اگست ۱۹۰۳ء کو بزبان انگریزی میں نے ڈوئی[1] کے مقابل پر ایک اشتہار شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس میں لکھا تھا کہ خواہ ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا اور خدا جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کرکے دکھلائے گا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۳، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۹)

۲۴؍اگست ۱۹۰۳ء

(ا) "فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بلّی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اُسے گردن سے پکڑ کے اس کا مُنہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن

---

[1] خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ یہ شخص امریکہ کا باشندہ تھا۔ اِسلام کا سخت دشمن اور عیسائیت کا پکا حامی تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت اقدس کے بار بار سمجھانے کے باوجود اس کے رویّہ میں ذرا تغیّر پیدا نہ ہوا بلکہ دن بدن تکبر، شوخی اور شرارت میں بڑھتا گیا۔ آخر حضرت اقدس اور اس کے درمیان مباہلہ ہوا جس کے مضمون کو یورپ و امریکہ کے متعدد اخباروں نے شائع کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۱، ۷۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۶، ۵۰۷)

پھر اس کا یہ حشر ہوا کہ اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اُس کا شراب خوار ہونا ثابت ہو گیا اور وہ اُس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اُس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اُس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا اور اس کی بیوی اور اُس کا بیٹا اُس کے دشمن ہو گئے اور اُس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے ..... آخر کار اُس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اُس کو اُٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہو گیا اور حواس بجا نہ رہے ..... آخر کار مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور دُرد اور دُکھ کے ساتھ مر گیا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶، ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

پھر بھی سر اُٹھاتی جاتی تھی تو آخر مَیں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۵۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

(ب) "پھر مَیں نے آئینہ خواب میں دیکھا اور رعب ناک اور چمکتا ہوا چہرہ نظر آیا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

یکم ستمبر ۱۹۰۳ء " فرمایا۔ آج خواب میں ایک فقرہ مُنہ سے یہ نکلا:۔

فیرمین[1]"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۶)

۲ ستمبر ۱۹۰۳ء " فرمایا۔ اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہو گئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں۔ اس اثنا میں مجھے الہام ہوا:

فِیْ حِفَاظَۃِ اللّٰہِ[2]"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۸۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۵ ستمبر ۱۹۰۳ء[3] "مَیں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ ۔۔۔۔ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری[4] کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی، اور ساتھ ہی مجھے یہ وحیِ الٰہی ہوئی کہ

"کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا"

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اچھا آدمی (Fairman) [2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں۔

[3] یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۱۶ میں درج ہے۔ (مرتب)

[4] حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کشف کو دو شہیدوں (صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب اور مولوی نعمت اللہ صاحب) پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا: "بیری جو پہلے کاٹی گئی تھی اس سے مراد سید عبد اللطیف صاحب تھے۔ انہیں بیری قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا گیا کہ وہ پھلدار یعنی صاحبِ اولاد تھے اور سرو کی شاخ سے یہ مراد تھی کہ بیری کے بعد جو شاخ کاٹی جائے گی وہ پھلدار نہیں ہو گی۔ چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی ابھی شادی بھی نہ ہوئی تھی کہ شہید کر دیئے گئے۔" (الفضل جلد ۱۲ نمبر ۶۴ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

اس کی مَیں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت کو بڑھا وے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۵۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۷۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۵۰)

۹ر ستمبر ۱۹۰۳ء فرمایا۔ مجھے الہام ہوا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ[۱]

پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا وِرد کیا جاوے۔

یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ[۲]

رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۸۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۱۰ر ستمبر ۱۹۰۳ء "خواب میں مَیں نے دیکھا میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے کسی مخالف کی۔ مَیں اس کو پانی میں دھو رہا ہوں اور ایک شخص پانی ڈالتا ہے۔ جب مَیں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہ ساری کتاب دھوئی گئی ہے اور سفید کاغذ نکل آیا ہے صرف ٹائٹل پیج پر ایک نام یا اس کے مشابہ رہ گیا ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷)

۲۱ر ستمبر ۱۹۰۳ء "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۲۳ر ستمبر ۱۹۰۳ء حضرت اقدسؑ نے صبح کو اُٹھ کر ذیل کا رؤیا سُنایا: "مَیں نے ایک قلم لکھنے کے واسطے اُٹھائی ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی زبان ٹوٹی ہوئی ہے۔ تو مَیں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پَر (نب) بھیجے ہیں اُن میں (سے) ایک لگا دو۔ وہ پَر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثنائے میں میری آنکھ کُھل گئی۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۹۰)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو۔

[۲] (ترجمہ از مرتب) اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔

(ب) فرمایا کہ کوئی دُنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیشگوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل کی قلم والی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔[1]"
(البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۹۰)

۱۹۰۳ء "خوش وخرم باش۔"[2]
(البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۹۰)

۱۹۰۳ء

"یَآ اَحْمَدُ جُعِلْتَ مُرْسَلًا"

اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔ یعنی جیسے کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے نبوت اس سے منفک نہیں ہو سکتی۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵، ۴۶ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۴۱)

۱۹۰۳ء "طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہو گیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا اِن دنوں میں جو طاعون کا زور ہے، فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھیرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اُس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اُس نے فرمایا ہے اِنِّیْٓ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی مَیں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے، طاعون سے بچاؤں گا۔ اِس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ مَیں بیان نہیں کر سکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے

---

[1] "۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا خواجہ صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اِس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے۔ اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ شام کے وقت حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا خوش وخرم باش۔ ۲۴؍ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادت موجود نہ تھی اِس لئے اس کی تاریخ ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی۔ کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اِس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اَور قانونی بحث کرنی چاہی، جس کو سُن کر عدالت نے ایک بجے کے بعد اس دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التوا مقدمہ نامنظور ہے اور اِس طرح سے خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲؍ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳؍ کی صبح کو اُس نے سُنائی۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۹۰)

[2] (ترجمہ از مرتّب) خوش وخرم ہو۔ (نوٹ از مرتّب) یہ الہام مقدمہ کرم دین کے دَوران میں ہوا۔

کی حالت اَبتر ہوگئی اور دل میں خوف پیدا ہوُا کہ یہ معمولی تپ نہیں، یہ اَور ہی بَلا ہے۔ تب مَیں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہوگیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آجائے گا۔ اسی حالت میں مَیں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوگیا اور معًا کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آگئی جو استجابتِ دعا کے لئے ایک کھُلی کھُلی نشانی ہے اور مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی مَیں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور مَیں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مَیں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور مَیں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔ فی الفور اُس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام ونشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دُور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دُعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴، ۸۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۷، ۸۸)

۱۹۰۳ء

فرمایا۔ "چند سال[1] ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالمِ کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ اَب تُو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۹۰۳ء

"اَتٰٓی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ۔ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوۡنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ۔ وَاِنَّہٗ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمۡرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔ اِنَّمَآ اَمۡرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ۔ اَتَفِرُّوۡنَ مِنِّیۡ، وَاِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ۔ یَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ ھٰذَآ

ترجمہ: خدؔا کا امر آ رہا ہے، پس تم جلدی مت کرو۔ یؔہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ خدؔا اُن کے ساتھ ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں یعنی اَدب اور حیا اور خوفِ الٰہی کی پابندی سے اُن ظنّی راہوں کو بھی چھوڑتے ہیں جن میں معصیت اور نافرمانی کا گمان ہوسکتا ہے اور دلیری سے کوئی قدم نہیں اُٹھاتے بلکہ ڈرتے ڈرتے کسی فعل یا قول کے بجالانے کا قصد کرتے ہیں اور خدا ان کے ساتھ ہے جو اُس کے ساتھ اخلاص اور اُس کے بندوں سے نیکی بجالاتے ہیں۔ وؔہ قوی اور غالب ہے۔ وؔہ ہر ایک امر پر غالب

---

[1] چونکہ سال کی تعیین نہیں ہو سکی اِس لئے پہلے کشف کی مناسبت سے اسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتب)

اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ [9] جَاهِلٌ اَوْمَجْنُوْنٌ۔ [10] قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ [11] اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ۔ [12] اِنِّيْ مُهِيْنٌ
مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ، [13] وَاِنِّيْ مُعِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ۔ [14] وَاِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ۔ [15] اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ، هٰذَا الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ [16] وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا
نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ [17] اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ [18] وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا۔
اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ [19] بَلْ اٰتَيْنَاهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ۔ [20] وَسَيَعْلَمُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔ [20] سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ [21] وَيَقُوْلُوْنَ
لَسْتَ مُرْسَلًا۔ [22] قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ۔ [23] اَنْتَ وَجِيْهٌ
فِيْ حَضْرَتِيْ۔ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ [24] اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ۔ وَكُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔
[25] يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ [26] يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ۔ [27] اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا

ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جب[6] وہ ایک بات کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو پس وہ بات ہو جاتی ہے۔ کیا[7] تم مجھ سے بھاگ سکتے ہو اور ہم مجرموں سے انتقام لیں گے۔ کہتے[8] ہیں کہ یہ تو صرف انسان کا قول ہے اور ان باتوں میں دوسروں نے اس شخص کی مدد کی ہے۔ یہ[9] تو جاہل ہے یا مجنون ہے۔ اُن[10] کو کہہ دے کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تمہیں دوست رکھے۔ اور[11] جو لوگ تجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں ہم ان کے لئے کافی ہیں۔ میں[12] اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کے درپے ہے۔ اور[13] میں اُس شخص کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ میں[14] ہوں جو میرے پاس ہو کر میرے رسول ڈرا نہیں کرتے۔ جب[15] خدا کی مدد اور فتح آئے گی، اور تیرے رب کا کلمہ پُورا ہو جائے گا تو کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کیلئے تم جلدی کرتے تھے۔ اور جب[16] اُن کو کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں خبردار[17] رہو کہ وہی مفسد ہیں اور تجھے انہوں نے ہنسی اور ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ اور[18] ٹھٹھا مار کر کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے کہ جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ یہ تو اُن کی باتیں ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اُن کے سامنے حق پیش کیا، پس وہ حق کے قبول کرنے سے کراہت کر رہے ہیں۔ اور[19] جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہ عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس طرف پھیرے جائیں گے۔ خدا[20] ان تہمتوں سے پاک اور برتر ہے جو اُس پر لگا رہے ہیں اور[21] کہتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے بھیجا ہُوا نہیں۔ اُن[22] کو کہہ دے کہ خدا کی میرے پاس گواہی موجود ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ تو میری[23] درگاہ میں وجیہہ ہے میں نے اپنے لئے تجھے چُن لیا۔ جب[24] تو کسی پر ناراض ہو تو میں اُس پر ناراض ہوتا ہوں اور ہر ایک چیز جس سے تو پیار کرتا ہے میں بھی اُس سے پیار کرتا ہوں۔ خدا[25] اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا

يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ۔ اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَهُمْ
مِّنْ فَشَلٍ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَعْلَمْ۔
قَالُوْآ اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ لَارَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْئَلُوْنَ۔ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ
اٰدَمَ۔ وَقَالُوْآ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا، قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔
يَقُوْلُوْنَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ يَآ اَحْمَدِيْ
اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ۔ سِرُّكَ سِرِّيْ۔ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَّ اَجْرُكَ قَرِيْبٌ۔ اِنِّيْ اَنَرْتُكَ
وَاخْتَرْتُكَ۔ يَاْتِيْ عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰى۔ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْآ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اِنَّهٗ كَرِيْمٌ
تَمَشّٰى اَمَامَكَ وَعَادٰى لَكَ مَنْ عَادٰى، وَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ اِنَّا

ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ تو مجھ سے اُس مرتبہ پر ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ اُس خدا کو حمد ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ اور تجھے وہ باتیں سکھلائیں جن کی تجھے خبر نہ تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ مرتبہ تجھے کہاں سے اور کیونکر مل سکتا ہے۔ اُن کو کہہ دے کہ میرا خدا عجیب ہے۔ اُس کے فضل کو کوئی رَدّ نہیں کر سکتا۔ جو کام وہ کرتا ہے اُس سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا مگر لوگ اپنے اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔ تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اُس نے اس آدم کو پیدا کر کے اس کو بزرگی دی۔ مَیں نے اس زمانہ میں ارادہ کیا کہ اپنا ایک خلیفہ زمین پر قائم کروں، پس مَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ اور لوگوں نے کہا کہ کیا تو ایسا شخص اپنا خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے یعنی پھوٹ ڈالتا ہے۔ تو خدا نے اُنہیں کہا کہ جن باتوں کا مجھے علم ہے تمہیں وہ باتیں معلوم نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ کہہ خدا ہے جس نے یہ سلسلہ قائم کیا، پھر یہ کہہ کر اُن کو اپنے لہو ولعب میں چھوڑ دے۔ اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اُتارا اور ضرورتِ حقّہ کے موافق وہ اُترا۔ اور ہم نے تجھے تمام دُنیا کے لئے ایک عام رحمت کر کے بھیجا ہے۔ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تیری شان عجیب ہے اور اجر قریب ہے۔ مَیں نے تجھے روشن کیا اور مَیں نے تجھے چُنا۔ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ موسیٰؑ پر زمانہ آیا تھا۔ اور تو اُن لوگوں کے بارے میں میری جناب میں شفاعت مت کر جو ظالم ہیں کیونکہ وہ غرق کئے جائیں گے۔ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی اُن سے مکر کرے گا اور خدا تعالیٰ بہتر مکر کرنے والا ہے۔ وہ کریم ہے جو تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اُس کو وہ اپنا دشمن قرار دیتا ہے

نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْكُلُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ
سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ قُلْ[51] اِنِّيْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ قُلْ[52] يُوْحٰٓى اِلَيَّ
اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ وَالْخَيْرُ[53] كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔
فَبِاَيِّ[55] حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ تُؤْمِنُوْنَ۔ يُرِيْدُوْنَ[56] اَنْ لَّا يَتِمَّ اَمْرُكَ، وَاللّٰهُ يَاْبٰىٓ اِلَّآ
اَنْ يُّتِمَّ اَمْرَكَ۔ وَمَا[57] كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ هُوَ[58] الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا۔ اِنَّ[59] وَعْدَ اللّٰهِ اَتٰى۔ وَرَكَلَ[60] وَرَكٰى۔ يَعْصِمُكَ[61] اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا، وَيَسْطُوْ بِكُلِّ
مَنْ سَطَا۔ حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَى الْاَرْضِ۔ ذٰلِكَ[62] بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔ اَلْاَمْرَاضُ[63]
تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ اَمْرٌ[64] مِّنَ السَّمَآءِ۔ اَمْرٌ[65] مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ اِنَّ[66] اللّٰهَ لَا
يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ[67] اٰوَى الْقَرْيَةَ۔ لَا عَاصِمَ[68] الْيَوْمَ
اِلَّا اللّٰهُ۔ اِصْنَعِ[69] الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ اِنَّهٗ[70] مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔ اِنِّيْٓ[71] اُحَافِظُ

جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے اور وہ عنقریب تجھے وہ چیزیں دے گا جن سے تُو راضی ہو جائے گا۔ ہم[50] زمین کے وارث ہوں گے۔ اور ہم اُس کو اُس کے طرفوں سے کھاتے جاتے ہیں تا کہ تُو اس قوم کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کُھل جائے۔ کہہ میں ماموُر[51] ہوں اور مَیں سب سے پہلے مومن ہوں۔ کہہ میرے[52] پر یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام[53] خیر قرآن میں ہے۔ اس[54] کے حقائق معارف تک وہی لوگ پہنچتے ہیں جو پاک کئے جاتے ہیں پس[55] تم اُس کے بعد یعنی اس کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ یہ لوگ[56] ارادہ کرتے ہیں کہ کچھ ایسی کوشش کریں کہ تیرا امر ناتمام رہ جائے لیکن خدا تو یہی چاہتا ہے کہ تیری بات کو کمال تک پہنچا دے۔ اور[57] خدا ایسا نہیں ہے کہ قبل اس کے جو پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلا دے۔ تجھے چھوڑ دے۔ خدا[58] وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو (یعنی اِس عاجز کو) ہدایت اور دینِ حق دے کر اِس غرض سے بھیجا ہے تا وہ اِس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور خدا کا وعدہ ایک دن ہونا ہی تھا۔ خدا[59] کا وعدہ آ گیا اور ایک پیر اس نے زمین پر مارا اور خلل کی اصلاح کی۔ خدا[60] تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اُس شخص پر حملہ کرے گا کہ جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔ اُس[61] کا غضب زمین پر اُتر آیا کیونکہ[62] لوگوں نے معصیت پر کمر باندھی اور وہ حد سے گذر گئے۔ بیماریاں[63] مُلک میں پھیلائی جائیں گی اور طرح طرح کے اسباب سے جانیں تلف کی جائیں گی۔ یہ[64] امر آسمان پر قرار پا چکا ہے۔ یہ[65] اُس خدا کا امر ہے جو غالب اور بزرگ ہے۔ جو[66] کچھ قوم پر نازل ہوا خدا اُس کو نہیں بدلائے گا جب تک کہ وہ لوگ اپنے دلوں کی حالتیں نہ بدلا لیں۔ وہ[67] اُس گاؤں کو جو قادیان ہے کسی قدر ابتلا

كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ إِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِكْبَارٍ ـ وَ أُحَافِظُكَ خَاصَّةً ـ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ـ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ـ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اَصُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ ـ وَ اُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ ـ وَ اَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ ـ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ـ اِنِّيْ اَنَا الصَّاعِقَةُ وَ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو اللُّطْفِ وَ النَّدٰى ـ

کے بعد اپنی پناہ میں لے لیگا۔ آج خدا کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے کشتی بنا۔ وہ قادر خدا تیرے ساتھ اور تیرے لوگوں کے ساتھ ہے۔ مَیں ہر ایک کو جو تیرے گھر کے اندر ہے بچاؤں گا مگر وہ لوگ جو میرے مقابل پر تکبّر سے اپنے تئیں نافرمان اور اُونچا رکھتے ہیں یعنی پُورے طور پر اطاعت نہیں کرتے۔ اور خاص کر میری حفاظت تیرے شاملِ حال رہے گی۔ خدائے رحیم کی طرف سے سلامتی ہے۔ تم پر سلامتی ہے۔ تم پاک نفس ہو۔ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ مَیں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور اُس کو ملامت کروں گا جو ملامت کرتا ہے۔ اور تجھے وہ نعمت دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔ اور مَیں اس زمین سے وقتِ مقدّر تک علیحدہ نہیں ہوں گا یعنی میری قہری تجلّی میں فرق نہ آئے گا۔ مَیں صاعقہ ہوں اور مَیں رحمٰن ہوں صاحبِ لُطف اور بخشش"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳ تا ۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴ تا ۹ ۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۰۷ تا ۴۱۲)

۱۹۰۳ء " اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجّت اور بُرہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے، نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ ... . یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے ...... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مَرے گی ..... اور پھر اولاد کی اولاد مَرے گی اور وہ بھی مریمؑ کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسٰی اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ

اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسٰی کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶، ۶۷۔
ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۵۵، ۴۵۶)

۱۹۰۳ء

"اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی والے کچھ چیز ہیں .... ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵، ۶۶۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷، ۶۸۔
ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۵۶)

۱۹۰۳ء

"میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جاؤں ... ... یہ رسالہ تالیف کرلوں اور اس کو ساتھ لے جاؤں۔ تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے دردِ گُردہ سخت پیدا ہوا۔ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا۔ صرف دو چار دن ہیں اگر مَیں اسی طرح دردِ گردہ میں مُبتلا رہا جو ایک مُہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکے گا۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ مَیں نے رات کے وقت میں جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گذر چکی تھی۔ اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ اَب مَیں دُعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ سو مَیں نے اسی دردناک حالت میں صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصوّر سے دعا کی کہ یا الٰہی اس مرحوم کیلئے مَیں اس کو لکھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہُوا:

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

یعنی سلامتی اور عافیت ہے، یہ خدائے رحیم کا کلام ہے۔

پس قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صُبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ مَیں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲، ۳، ۷۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴، ۷، ۷۵۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۶۱)

۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۳ء سُبْحَانَکَ اللّٰہُ وَ وَافَاکَ۔ خدا ترا از عیوب منزہ کرد۔ و با تو موافقت کرد۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

(ترجمہ) خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

۲۲؍اکتوبر ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ مَلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ" [1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ اُنَوِّرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ظَفَرٌ وَّ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ فخر احمد۔ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔" [2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۳ء "ہمارے مکرم خانصاحب محمد علی خانصاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا۔ چودہ روز ایک ہی تپ لازمِ حال (رہا) اور اس پر حواس میں فتور اور بیہوشی رہی آخر نوبت احتراق تک پہنچ گئی .... حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو ہر روز دعا کے لئے توجہ دلائی جاتی تھی اور وہ کرتے تھے۔ ۲۵؍اکتوبر کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بڑی بیتابی سے عرض کی گئی کہ عبدالرحیم کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے حضرت رؤف رحیم تہجد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ اتنے میں خدا کی وحی سے آپ پر کھلا کہ

تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر

..... فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ کی یہ قہری وحی نازل ہوئی تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا۔ اُس وقت بے اختیار میرے مُنہ سے نکل گیا کہ یا الٰہی اگر یہ دعا کا موقع نہیں تو مَیں شفاعت کرتا ہوں۔ اس کا موقع تو ہے۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی:

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں مشرق اور مغرب کا مالک ہُوا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر۔ مَیں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزہ کی منّت مانی۔

يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ[1] [2]

اِس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت وارد ہوئی کہ مَیں نے بلا اِذن شفاعت کی ہے۔ ایک دومنٹ کے بعد پھر وحی ہوئی :

اِنَّكَ اَنْتَ الْمَجَازُ[3]

یعنی تجھے اجازت ہے۔ اس کے بعد حالاً بعد حالٍ عبدالرحیم کی صحت ترقی کرنے لگی اور اب ہر ایک جو دیکھتا، اور پہچانتا تھا، اسے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر سے بھر جاتا اور اعتراف کرتا ہے کہ لاریب مُردہ زندہ ہُوا ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۱، ۴۲ مورخہ ۲۹؍اکتوبر، ۸؍نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۱ محرّرہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ ۲۹؍اکتوبر ۱۹۰۳ء)

۱۹۰۳ء (قریباً) "عرصہ قریباً تین سال کا ہؤا ہے کہ صبح کے وقت کشفی طور پر مجھے دکھایا گیا کہ مبارک احمد سخت مبہوت اور بدحواس ہو کر میرے پاس دوڑا آیا ہے اور نہایت بیقرار ہے اور حواس اُڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ ابا پانی۔ یعنی مجھے پانی دو.....

اِس کے بعد اُسی وقت ہم باغ میں گئے۔ اور قریباً آٹھ بجے صبح کا وقت تھا اور مبارک احمد بھی ساتھ تھا اور مبارک احمد کئی دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ باغ کے ایک گوشے میں کھیلتا تھا اور عمر قریباً چار برس کی تھی۔ اُس وقت مَیں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ مبارک احمد زور سے میری طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور سخت بدحواس ہو رہا ہے۔ میرے سامنے آکر اتنا اُس کے مُنہ سے نکلا کہ ابا پانی۔ بعد اس کے نیم بیہوش کی طرح ہو گیا اور وہاں سے کنُواں قریباً پچاس قدم کے فاصلہ پر تھا۔ مَیں نے اُس کو گود میں اُٹھا لیا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا مَیں تیز قدم اُٹھا کر اور دَوڑ کر کنوئیں تک پہنچا اور اُس کے مُنہ میں پانی ڈالا۔ جب اُس کو ہوش آئی اور کچھ آرام آیا تو مَیں نے اُس سے اِس حادثہ کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ بعض بچوں کے کہنے سے مَیں نے بہت سا پِسا ہؤا نمک پھانک لیا اور دماغ پر بخار چڑھ گئے اور سانس رُک گیا اور گلا گھونٹا گیا پس اِس طرح پر خدا نے اُس کو شفا دی اور کشفی پیشگوئی پُوری کی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۹، ۴۰۰)

۲۲؍نومبر ۱۹۰۳ء "مَیں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحب قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ

---

[1] کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸ پر لِلّٰہِ لکھا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) آسمانوں اور زمین کی سب مخلوق اس کی تسبیح کرتی ہے۔ کون ہے جو اس کے اِذن کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرے۔ [3] کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸ پر وَ اِنَّكَ الخ درج ہے۔

آج بہت سی دعائیں امورِ ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر مَیں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں اور بعض بھول گئیں۔ ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے کہ

الٰہی! میرے سلسلے کو ترقّی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شاملِ حال ہو۔ اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں۔ اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جاوے۔ مَیں نے دعا کی اُس نے آمین نہ کہی۔ مَیں نے وجہ پوچھی وہ خاموش ہو رہا۔ پھر مَیں نے اُس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا یہاں تک کہ اس سے ہاتھا پائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اُس نے کہا اچھا دعا کرو مَیں آمین کہوں گا۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جاوے۔ اس نے آمین کہی۔ مَیں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صَدر سے آمین کہتا تھا اِس دعا پر کیا ہو گیا۔ اُس نے ایک دفترِ عُذروں کا بیان کیا کہ یہ وجہ تھی فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا مگر مفہوم بعض عُذروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمّہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔"

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۷ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۷۴۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵) (کاپی الہامات صفحہ ۱۹ (بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ)

۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء یکم رمضان ۱۳۲۱ھ "مَا اَحْسَنَ شَانَكَ[1]۔ سخت بیماری کے وقت دعا کی گئی تھی۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹، ۲۰)

۲۳ نومبر ۱۹۰۳ء ۲ رمضان میں مَیں نے دیکھا کہ سلطان احمد کی تائی مسماۃ حُرمت بی بی ایک مکان پر جو سکھوں کے دھرمسالہ سے مشابہ ہے میرے پاس آئی اور لڑائی کا ارادہ رکھتی ہے اور کھڑی ہو کر میری طرف ایک سوٹا چلایا جو سیاہ رنگ کا تھا۔ مَیں نے اپنی سفید سوٹی سے اس کو روک دیا۔ بعد اس کے مَیں نے اس کو کہا کہ اگر مَیں نفسانی آدمی ہوں تو تم مجھے فنا کر سکتی ہو لیکن اگر مَیں نفسانی آدمی نہیں تو تم مجھے فنا نہیں کر سکتیں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تیرا حال کیسا اچھا ہے۔

۲۶؍نومبر ۱۹۰۳ء "اِنِّیْ اُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ ۔ اِنِّیْ اُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ ۔ اِنِّیْ اُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَأْتُوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ"۔[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۲۶؍نومبر ۱۹۰۳ء "لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ"۔[2]

(الاستفتاء عربی صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

نومبر ۱۹۰۳ء

"ہماری[3] فتح، ہمارا غلبہ"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۳، ۴۴ مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲؍دسمبر ۱۹۰۳ء "خواب میں مَیں نے دیکھا کہ گھر میں مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں یکدفعہ وہ چوبارہ جس میں اخی مولوی عبدالکریم صاحب رہتے ہیں گرا اور تمام گر کے نیچے آپڑا اور اس کے گرنے کا بہت صدمہ ہوا اور بڑی آواز آئی۔ اسی وقت میرے خیال میں آیا کہ غلام قادر میرا بھائی چوبارہ میں تھا۔ شاید وہ دب کر مر گیا۔ پھر دوبارہ دل میں ڈالا گیا کہ وہ اس چوبارہ میں نہیں تھا۔ وہ بچ گیا ہے۔ یہ خواب ہے جو آج بارھویں روزہ کی رات میں بدھ کے دن کی رات کو مَیں نے دیکھی۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کے بداثر سے مجھے اور میرے تمام عیال اطفال اور میرے دوستوں کو بچاوے۔ آمین ثم آمین"۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدائے رحمٰن کی طرف سے امیر بنایا گیا ہوں پس تم سب میرے پاس آؤ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ۔

[3] "سعداللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا۔ ۔۔۔ ایک ۔۔۔ خادم نے عرض کیا کہ یہ امر شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کرے گا اور اس میں فتح ہماری ہے۔ اس پر حضرت کو الہام ہوا جو الحکم میں ۳۰؍نومبر ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ اور ابھی اس الہام پر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ ۳؍جنوری کی شب کو لدھیانہ کے ایک تار نے خبر دی کہ سعداللہ فوت ہو گیا"۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۴ر رمضان المبارک۔ جب یہ توجہ کی گئی کہ حمل والدہ محمود نکالنا بہتر ہے یا نہیں تو اس وقت بوقت قریب اڑھائی بجے رات کے یہ الہام ہوا:۔

وَاللّٰہُ[1] مُخْرِجٌ مَّاکُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ☆ بَلَآءٌ وَّ اَنْوَارٌ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ثُمَّ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔

خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ بشریٰ عیش۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰[2])

۵ر دسمبر ۱۹۰۳ء خواب۔ ''ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چبوترہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس جگہ ایک لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔ پھر ہم نے دعا کی کہ بن[3] جاوے۔''

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۵ر دسمبر ۱۹۰۳ء حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آگئے ان کا نام لے کر، اور کل جماعت کیلئے عام طور پر دعا کی جس پر یہ الہام ہوا:۔

فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ[4]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔ آزمائش اور انوار میں رحمٰن خدا ہوں۔ پھر (میں کہتا ہوں کہ) میں رحمٰن خدا ہوں۔ خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔

☆ اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

آج ۲۵ر جون ۱۹۰۴ء روز شنبہ کو یعنی اس رات کو جو جمعہ کا دن گزرنے کے بعد آتی ہے مطابق ۱۰ر ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ اور دہم ہاڑ ۱۹۵۶ میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ یہی وہ لڑکی ہے جس کے متعلق الہام ہوا تھا ''وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّاکُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ'' (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

[2] نیز دیکھئے البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶، الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ لیکن ان میں سے[1] درج نہیں۔

[3] سو ایسا ہی ہوا۔ بجائے ایک دالان کے اس پلیٹ فارم پر قریباً سارا مہمان خانہ اور مدرسہ احمدیہ تعمیر ہو گیا۔ (مرتب)

[4] (ترجمہ از مرتب) پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

۱۲؍دسمبر ۱۹۰۲ء

اِنِّیْ حِمَی الرَّحْمٰنِ

(مَیں خدا کی باڑ ہوں[1]) فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہوویں گے۔ ایک شعر بھی اِس مضمون کا ہے ؎

اے آنکہ سُوئے من بدویدی بصد تبر ۔۔۔ از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

(البدر جلد ۱ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۸۳)

۱۷؍دسمبر ۱۹۰۳ء ”تَرٰی[1] نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اَنْتَ[2] مَعِیْ وَاَنَا مَعَكَ۔ اُرِيْحُكَ[3] وَلَا اُجِيْحُكَ۔ اِنَّ[4] اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ غُلِبَتِ[5] الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ اِنَّ[6] اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اُرِيْحُكَ[7] وَلَا اُجِيْحُكَ۔ اَطَالَ[8] اللّٰهُ بَقَآءَكَ۔ كَمَّلَ[9] اللّٰهُ اِعْزَازَكَ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱۸؍دسمبر ۱۹۰۳ء ”كُلُّكُمْ[1] ذَاهِبٌ۔ ضرور[2] کامیابی۔ اَكْمَلَ[3] اللّٰهُ كُلَّ مَقْصِدِیْ۔ كُلُّ[4] اَمْرِیْ كُمِّلَ۔ اِنِّیْ[5] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَقْصِدُكَ وَاَرُوْمُ۔ اَنْتَ[6] مَعِیْ وَاَنَا مَعَكَ۔ اُرِيْحُكَ[7] وَلَآ اُجِيْحُكَ۔“

(البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

---

[1] کاپی الہامات صفحہ ۲۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ ”میں ہوں خدا کی چراگاہ“ بھی تحریر فرمایا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تو[1] اللہ کی طرف سے نصرت دیکھے گا۔ تو[2] میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں[3] تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا۔ یقیناً[4] اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔ رُومی[5] قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد ہی غالب ہو جائیں گے۔ یقیناً[6] اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں اور وہ جو محسن ہیں۔ مَیں[7] تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہیں مٹاؤں گا۔ اللہ[8] تعالیٰ تجھے لمبی عمر تک باقی رکھے۔ اللہ[9] تعالیٰ تیرا اعزاز مکمل فرمائے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) تم[1] میں سے ہر ایک چل بسنے والا ہے۔ اللہ[3] تعالیٰ نے میرا تمام مقصد پورا کر دیا۔ میرا[4] سارا کام مکمل ہو گیا۔ مَیں[5] اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور مَیں تیری طرف توجہ اور ارادہ کروں گا۔ تو[6] میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں[7] تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا۔

(نوٹ از مرتّب) الحکم میں الہام اُرِيْحُكَ وَلَآ اُجِيْحُكَ نہیں ہے نیز الہام ”ضرور کامیابی“ بھی نہیں ہے۔ کاپی الہامات صفحہ ۲۱ میں ۱۸؍دسمبر کے ان الہامات میں فرق ہے۔ الہام اَعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ زائد ہے اور الہام نمبر ۶، ۷ درج نہیں۔

۱۹ر دسمبر ۱۹۰۳ء "(۱) کَبُرَ عِنْدَ اللّٰہِ مَوْتُ ھٰذَا الرَّجُلِ"[1]

"(۲) اولاد کے ساتھ ملائم سلوک کیا جائے گا"[2]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱۹ر دسمبر ۱۹۰۳ء[3] " رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے زلزلہ کا ایک دھکہ۔ مگر مَیں نے کوئی زلزلہ محسوس نہیں کیا۔ نہ دیوار، نہ مکان ہلتا تھا۔ بعد ازاں الہام ہوا:۔

[4] اِنَّ اللّٰہَ لَا یَضُرُّ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَھُمْ[5] یَعْمَھُوْنَ۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۱؎ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی موت کا واقعہ بڑا بھاری ہے۔

۲؎ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۸ر مارچ ۱۹۵۶ء کو اپنے بیٹے صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"خان محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے اور آپ سلسلہ سے اتنی محبت رکھتے تھے کہ جب وہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو فوت ہوئے تو دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا آج مجھے الہام ہوا ہے کہ "اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے"

حاضرین مجلس نے کہا کہ حضور کے اہل بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ پھر یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے۔ آپ نے فرمایا خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں اور یہ الہام مجھے انہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں انہیں اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔

پھر ان کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ "اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا"

(الفضل ۲۳ر نومبر ۱۹۶۰ء بحوالہ خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۶۷۸)

(نوٹ از حضرت عرفانی صاحبؓ) منشی محمد خان صاحب افسر بگی خانہ کپورتھلہ تھے جب ان کی وفات ہوئی اس جگہ کیلئے کپورتھلہ کے کئی شخص امیدوار تھے...... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا چنانچہ (حضرت منشی محمد خان صاحبؓ کے فرزند اکبر) منشی عبدالمجید خان صاحب افسر بگی خانہ مقرر ہوئے اور بالآخر ترقی کرتے کرتے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے اور اسی عہدے سے پنشن پائی۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ ۶۴، ۶۵)

۳؎ یہ تاریخ حضور کے الہامات کی کاپی صفحہ ۲۱ میں درج ہے۔ (مرتب)

۴؎ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ ضرر نہیں پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکوکار ہوں۔ تُو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دیکھے گا اور وہ بھٹکتے رہیں گے۔

۵؎ حضورؑ کے الہامات کی کاپی صفحہ ۲۱ میں وَ اِنَّھُمْ یَعْمَھُوْنَ ہے۔ (مرتب)

۲؍جنوری ۱۹۰۴ء[۱] ۱۲؍جنوری کو حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ چند روز ہوئے ہم نے دیکھا کہ اُس رُوڑی پر جو گلی کے سرے پر ہے ایک کوٹھا (کمرہ) ہے۔ اُس کوٹھے نے دعا کی اور جس کوٹھے میں ہم رہتے ہیں اُس کوٹھے نے آمین کہی۔ دعا برکات وغیرہ کے لئے تھی۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۲؍جنوری ۱۹۰۴ء "میری کھانسی کے لئے الہام
اِنشاءاللہ خیر و عافیت۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود[۲]۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۲؍جنوری ۱۹۰۴ء "فَضْلٌ یَّسِیْرٌ[۳]" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۲؍جنوری ۱۹۰۴ء "ایک کتاب دیکھی جس کے اوّل سطر میں بہشت کا ذکر کیا ہے اور پھر نارنول کا۔ گویا جگہ اس کی نارنول ہے جو ایک شہر ہے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۳؍جنوری ۱۹۰۴ء "اِنِّیْ سَاَنْصُرُکَ۔ نصرت و فتح و ظفر تا بست سال[☆]۔ اِنِّیْ[۴] اَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

---

۱ یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۲۲ میں درج ہے۔ (مرتّب)

۲ (ترجمہ از مرتّب) خوش ہو کہ انجام اچھا ہو گا۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) آسان فضل

۴ (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے جلد ہی مدد دوں گا۔ نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک۔ مَیں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو۔

☆ یہ الہام ۳؍جنوری اور ۲۷؍جنوری ۱۹۰۴ء کا ہے۔ ۱۹۰۴ء میں بیس سال جمع کرنے سے ۱۹۲۴ء بنتا ہے۔ مذکورہ الہام میں ۱۹۲۴ء کی طرف اشارہ ہے جب مسجد فضل لندن کا قیام عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ اب جو عظیم عالمی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا ہے ان کا تعلق اسی مسجد سے ہے اور یہی سال طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ کا آغاز اور عالمی فتح و ظفر کی ابتداء ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس رؤیا کی تعبیر ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

۴؍جنوری ۱۹۰۴ء[1] ’’غُلِبَتِ الرُّوْمُ[2] فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز اُردو صفحہ ۴۰ پرچہ ماہ جنوری ۱۹۰۴ء)

۸؍جنوری ۱۹۰۴ء ’’طَوَّلَ اللّٰہُ[3] عُمُرَکَ۔ اَطَالَ اللّٰہُ بَقَآءَکَ۔ کَمَّلَ اللّٰہُ اِعْزَازَکَ۔‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۹؍جنوری ۱۹۰۴ء ’’اِنِّیْ رَئَیْتُ[4] فَخِذَیْ شَاۃٍ مَسْلُوْخَۃٍ طَرِیَّتَیْنِ۔ اَرَانِیْٓ اَحَدٌ وَّھُمَا فِیْ یَدَیْہِ مَآ اَعْلَمُ ذَھَبَ بِھِمَآ اَوْبَقِیَ قَآئِمًا۔ رَبِّ احْفَظْنِیْ وَزَوْجِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَحْبَابِیْ وَاَوْلَادَ اَحْبَابِیْ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰمِیْن‘‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :۔

’’ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷) (مرتّب)

---

[1] کاپی الہامات صفحہ ۲۲ پر اس الہام کی تاریخ نزول ۲ جنوری لکھی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) اہل روم نزدیک کی زمین میں مغلوب کئے جائیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غلبہ پائیں گے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تیری عمر دراز کرے۔ اللہ تعالیٰ تجھے دیر تک باقی رکھے۔ خدا تیرا اعزاز کامل کرے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے کھال اُتری بکری کی دو تازہ رانیں دیکھیں کسی نے مجھے دکھائیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں مَیں نہیں جانتا کہ وہ ان کو لے گیا یا لئے کھڑا رہا۔ اے میرے ربّ اس رؤیا کے شر سے میری حفاظت فرما اور میری بیوی کی اور میری اولاد کی اور میرے دوستوں اور دوستوں کی اولاد کی۔ یقیناً تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین

۹ جنوری ۱۹۰۴ء " لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاْتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۹ جنوری ۱۹۰۴ء " مَیں نے دیکھا کہ گویا مبارک کے بدن پر کچھ لرزہ ہے مَیں اس کو گولی دینا چاہتا ہوں اور باہر قاضی ضیاء الدین کھڑا ہے مَیں چاہتا ہوں اس کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دوں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء " رؤیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں۔ مَیں قادیان کو چلا گیا ہوں اور مَیں وضو کر رہا ہوں اور فکر میں ہوں کہ ہم کیوں چلے آئے۔ مچلکہ دیا ہوا تھا خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کر لیتے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء قریباً دو بجے رات کے الہام ہوا:۔

اَرَدْتُّ اَنْ تَسْتَفْتِحَ[2]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء رؤیا۔ فرمایا۔ "ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اُس سے بھاگے اور ایک اَور کُوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ مَیں نے پُوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اَور کُوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔"

پھر نظارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر مَیں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر مَیں کہتا ہوں یہ بھی نامردہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا:۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ[3]"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) آج تم پر کوئی ملامت نہیں پس تم سب اپنے اہل سمیت میرے پاس آؤ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں چاہتا ہوں کہ آپ فتح کے لئے دعا کریں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔

۲۷؍جنوری ۱۹۰۴ء

(۱) "نصرت وفتح وظفر تابست سال۔"

(۲) "رَأَیْتُ زَوْجَتِیْ مَحْلُوْقَ الرَّأْسِ مَا اَعْلَمُ تَعْبِیْرَہٗ اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ سُوْٓءَ ھٰذَا الرُّؤْیَا عَنِّیْ وَعَنْ زَوْجَتِیْ وَعَنْ وَلَدِیْ۔ اٰمِیْن[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۸؍فروری ۱۹۰۴ء

فرمایا "کھانسی کی شدّت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی اُمید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔[2]

اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے۔ یہ اُس وقت ہو گی جب خدا کی فتح اور نصرت ہو گی اور لوگ فوج در فوج اِس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۸ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۱۵؍فروری ۱۹۰۴ء

"دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں۔ اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر غرق ہو گیا اور ایک الہام ہوا:

لَعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ھُدًی۔"[3]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۴؍فروری ۱۹۰۴ء

"مَیں نے دیکھا کہ ایک سُرخ جُوتا میرے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک سُنہری جُوتا عمدہ کسی اَور کو بھیجا گیا ہے خیال گذرتا ہے کہ وہ میری جماعت میں سے ہے۔ شاید خواجہ کمال الدین ہیں۔ ایسا ہی خیال گذرتا ہے۔ واللہ اعلم۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) میں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میری اہلیہ کا سر منڈھا ہوا ہے۔ میں اس کی تعبیر نہیں جانتا۔ اے اللہ! اس رؤیا کے بداثرات مجھ سے، میری اہلیہ سے اور میری اولاد سے دور فرما دے۔ آمین

[2] (ترجمہ از مرتب) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور لوگوں کو تم اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) اُمید ہے کہ میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی انگارہ لے آؤں یا اس آگ کے پاس مجھے رہنمائی مل جائے۔

۲۴ر فروری ۱۹۰۴ء ”مَیں نے دیکھا کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص کی جگہ شیخ آیا۔ خیال گذرتا ہے کہ چندو لال کی جگہ آیا۔ واللّٰہ اعلم۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۹ر فروری ۱۹۰۴ء ”میدان میں فتح خدا تجھے دے گا“

(ضمیمہ اخبار البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ نیز کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

یکم مارچ ۱۹۰۴ء ”تمہارا نام ہے علی بابا“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲ر مارچ ۱۹۰۴ء ”وقت صبح کے دیکھا کہ ایک کاغذ کا تھیلہ ہے جو روپیہ سے بھرا ہوُا ہے وہ مجھ کو کسی نے دیا اور مَیں نے لے لیا اور رومال سفید میں اس کو باندھنے لگا ہوں اور باندھتے وقت یہ دعا پڑھی رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَۃً فِیْہِ اور یہ کلمہ بطور الہام تھا اور غنودگی ہو گئی اور دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھرا ہوُا آیا ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱۱ر مارچ ۱۹۰۴ء ”بُشْرٰی لَكَ یَا غُلَامَ اَحْمَدَ“[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱۳ر مارچ ۱۹۰۴ء ”مَیں نے دیکھا کہ گویا ہولیوں کے دن ہیں۔ بہت ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہولی میں مشغول ہیں۔ چند بڑی مسجد میں جہاں مَیں کھڑا ہوں آئے ہیں۔ پھر مَیں بازار کے اندر آیا ہوں اور غول کے غول ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ ایک گروہ کے پاس جو مَیں جاتا ہوں تو کہتا ہوں خبردار مَیں مسلمان ہوں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱۵ر مارچ ۱۹۰۴ء ”مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں نے اپنے مقدمہ میں دو معتبر آدمی حاکم کی طرف بھیجے ہیں اور پھر مَیں گیا ہوں اور جا کر پلنگ پر بیٹھ گیا ہوں اور اس وقت سلطان احمد میرے ساتھ ہے اور مَیں نے

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اے غلام احمد تجھے بشارت ہو۔

دیکھا کہ وہ دونوں فرستادہ میرے وہاں موجود ہیں اور ایک ہندو بیٹھا ہے جو مخالف ہے وہ دیکھتے ہی حاکم کو کہنے لگا کہ اب مَیں جاتا ہوں۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۲۶؍مارچ ۱۹۰۴ء

"مَیں نے عبدالرحمٰن خان خلف نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کی۔ صُبح کے وقت بطور کشف مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ رات کا وقت ہے اور کوئی کہتا ہے روشنی ہوگئی، روشنی ہوگئی۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ آسمان پر روشنی ہے۔ جب مَیں نے آسمان پر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک یا دو لکیریں سُنہری رنگ کی آسمان پر شمالاً وجنوباً ہیں۔ اور پھر آنکھ کُھل گئی۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۲۷؍مارچ ۱۹۰۴ء

"بادشاہِ وقت پر جو تیر چلاوے۔ اُسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۔ بدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۵؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۷؍مارچ ۱۹۰۴ء

"اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۶؍اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ حاشیہ)

۳۱؍مارچ ۱۹۰۴ء

"خواب میں دیکھا کہ مَیں آگ کے پاس کھڑا ہوں اور دامن میرا آگ میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چُھو بھی نہیں گئی۔ بعد اس کے الہام ہوا:-

خدا کا فضل۔ خدا کی رحمت۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۲؍اپریل ۱۹۰۴ء

"عُلیا بیگم۔ پھر دیکھا کہ مُنشی جلال الدین آگئے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۶؍اپریل ۱۹۰۴ء

"مَیں نے دیکھا کہ ایک عورتوں میں سے عورت ہے۔ اس کے بھائی اور ایک بیٹا فوت ہوگیا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے تنبیہ ہے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

---

[1] (ترجمہ) تیرا دشمن اَبتر رہے گا۔

۱۲؍اپریل ۱۹۰۴ء

(۱) "صحت اور تندرستی[1] (۲) اَجَرْتُ مِنَ النَّارِ[2]۔
(۳) اے بسا خانۂ دشمن کہ تُو ویراں کر دی (۴) جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تُو ہے[3]"۔
(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۶؍اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ حاشیہ۔

۱۶؍اپریل ۱۹۰۴ء

"فجر کے وقت فرمایا کہ ہم نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سڑک ہے جس پر کوئی کوئی درخت ہے اور ایک مقام دارہ (فقراء کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے مَیں وہاں پہنچا ہوں مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے۔ دو چار اَور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اُن کے نام اور وہ حصّہ خواب کا بھُول گیا ہوں۔ آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں، اُس کا دروازہ نہیں ملتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے۔ فجو (فضل النساء) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اُس کے ساتھ فجا (فضل) بھی ہے لیکن فجے کی ایک اُنگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ فجے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کُھل گیا ہے جیسے ایک سپرنگ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کُھل جاتے ہیں۔ جب اُس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھول دیا ہے"۔
(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴؍اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱۷؍اپریل ۱۹۰۴ء

"اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً[4]"۔

کہنہ
"اَفَاتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ[5]"۔
"مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ[6]"۔

---

[1] الہام نمبر ۱ صحت اور تندرستی البدر میں نہیں ہے۔ نیز کاپی الہامات میں صرف الہام نمبر ۳ درج ہے۔ (مرتّب)
[2] مَیں نے آگ سے بچا لیا۔
[3] "یہ الہامات ۱۲؍اپریل کو دس بجے کے قریب جب آپ دعا کر رہے تھے ہوئے طاعون کی کارروائی کے متعلق ہیں"۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)
[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔
[5] (ترجمہ از مرتّب) کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لیا ہوا ہے جس پر وہ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔
[6] (ترجمہ از مرتّب) کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مر نہیں سکتا۔

(۳) "وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔"[1]

(۴) "يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَآ اَعْرِفُكَ۔"[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۹؍اپریل ۱۹۰۴ء

"ایک رؤیا کے بعد الہام ہوا:-

مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا[3]

اِس الہام کو سناتے وقت حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو اِس مسجد پر بھی یہی الہام لکھا ہوا ہے جو پچیس[25] برس کے قریب کا ہے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۹؍اپریل ۱۹۰۴ء[4]

"فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا:-

(۱) زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔

(۲) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔[5]

فرمایا: میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَآءَكَ وَاَعْدَآئِيْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔[6] اِس دعا کو دیکھنے اور اِس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا

---

[1] (ترجمہ) یعنی اگر تمہیں اُس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اُس کی نظیر کوئی اَور شفا پیش کرو۔" (تریاق القلوب صفحہ ۳۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹)

[2] (ترجمہ) یعنی اَے خدا کے ولی! مَیں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔ (سراج منیر صفحہ ۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

[3] (ترجمہ) جو اس میں داخل ہوگا وہ خطرات سے محفوظ ہو جائے گا۔

[4] یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہامات کی کاپی صفحہ ۲۶ میں لکھی ہے۔ تاہم الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔ (مرتب)

[5] (ترجمہ) پس پیس ڈال اُن کو خوب پیس ڈالنا۔

[6] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

وقت ہے۔

پھر فرمایا: ہمیشہ سے سُنّت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان اُمور کو ظاہر کر رہا ہے۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۹۰۴ء "پھر فرمایا کہ اس کے بعد رؤیا ہوئی کہ

ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیّت سے پُوچھا کہ پہلی سطر پر اوّل کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

مَیں نے سمجھا کہ یہ جماعت کے لئے ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴؍ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۔ باختلاف الفاظ)

۲۰؍ اپریل ۱۹۰۴ء[۱] "اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔"[۲]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴؍ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

"عرش پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اِس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیاتِ جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفاتِ جمالیہ کا ہے جو کہ اِس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اِس لئے کُل انبیاء کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تا کہ اُن کے کُل صفات کا مظہرِ تام مَیں ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفات مُحیی و ممیت برابر کام میں زور سے لگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں پس چونکہ ان ایّام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلّی سے کام کر رہی ہیں اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴؍ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

---

[۱] کاپی الہامات صفحہ ۲۶ پر ان الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔ (مرتّب)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) تُو میرے نزدیک وہ مقام رکھتا ہے جس سے تمام مخلوق ناواقف ہے۔ تُو میرے نزدیک بمنزلہ عرش کے ہے۔

۲۲ر اپریل ۱۹۰۴ء ”اِنَّ اللّٰہَ حَافِظُ کُلِّ شَیْءٍ۔[1] اُذْکُرْ عَلَیْكَ نِعْمَتِیْ غَرَسْتُ لَكَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ۔“[2] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۲۸ر اپریل ۱۹۰۴ء ”اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ۔ اِنِّیْ غَفَرْتُ لَکُمْ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ۔[3] اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ۔ اِنِّیْ اَمَرْتُ لَکُمْ۔ (اَیْ اَمَرْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ)[4] زَادَ اللّٰہُ عُمُرَكَ۔ اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ۔[5] غَرَسْتُ لَكَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ۔“

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ و غیر معمولی پرچہ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۰۴ء حاشیہ۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۲۸ر اپریل ۱۹۰۴ء امن است در مکانِ محبت سرائے ما[6]

اور ایک خواب میں معلوم ہُوا کہ طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا۔“

(غیر معمولی پرچہ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۰۴ء۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً اللہ ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) یاد کر میری نعمت کو جو تجھ پر کی مَیں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگایا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) کرو جو چاہو۔ مَیں نے تمہیں گناہوں سے محفوظ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تم محفوظ ہو۔ کرو جو تم چاہتے ہو۔ مَیں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیری عمر بڑھا دی۔ میری نعمت کو یاد کر۔ مَیں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔

[4] کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸ میں اَلْمَلٰٓئِکَۃَ کے بعد لَکُمْ کا لفظ ہے۔

[5] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک انگوٹھی جو حضورؑ کی وفات کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی تھی اس میں یہ عبارت کندہ ہے اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْكَ غَرَسْتُ لَكَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ اور تاریخ ۱۳۱۲ ہجری درج ہے:

اس انگوٹھی کا عکس یہ ہے:- ممکن ہے کہ یہ الہام نیا ہو یا ان دو الہاموں کو جو تذکرہ کے صفحہ ۲۰۷ و صفحہ ۷۵ میں آچکے ہیں انگوٹھی میں کندہ کرا دیا ہو۔ (مرتّب)

[6] (ترجمہ از مرتّب) ہمارا مکان جو ہماری محبت سرائے ہے اس میں ہر طرح سے امن ہے۔

۲۹ر اپریل ۱۹۰۴ء

"کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۲۹ر اپریل ۱۹۰۴ء

"اِنَّنِیْ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرٌ"[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۲۹ر اپریل ۱۹۰۴ء

"دُنیا بامّید قائم۔ فَتَحْنَا عَلَیْكَ اَبْوَابَ الدُّنْیَا"[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۳۰ر اپریل ۱۹۰۴ء

"اُعْطِیْتُمْ کُلَّ النَّعِیْمِ۔ تُرْزَقُوْنَ مِنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ"[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

---

[1] ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم لکھتے ہیں "جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابھی کوئی میدان جاپان نے نہیں مارا تھا حضرت اقدس کو ایک الہام ہؤا تھا "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔ اِس الہام کو ہماری جماعت کا بہت بڑا حصّہ جانتا ہے خصوصاً وہ لوگ جو دارالامان میں رہتے ہیں۔ میری غفلت سے یہ اخبار میں پہلے شائع نہیں ہو سکا۔ اِس وقت میری غرض اِس الہام کے اندراج سے یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے ساتھ اس مشرقی طاقت کو کوئی مناسبت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(نوٹ از مرتب) روس اور جاپان کی جنگ سے پہلے کوریا پر روس کا اقتدار تھا۔ یہ جنگ ۲۷، ۲۸ر مئی ۱۹۰۵ء کو ختم ہوئی اور معاہدۂ صلح مرتب کیا گیا۔ اس معاہدہ صلح میں سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ کوریا میں جاپان کا پورا اقتدار رہے گا۔ گویا مشرقی طاقت (جاپان) کے غلبہ اور کوریا کے مفتوح ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی واضح رنگ میں پوری ہوگئی۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ پیشگوئیاں کے ظہور تعدد وقوع میں مثانی کا حکم رکھتے ہیں اب جو اُفقِ سیاست پر مشرقی طاقت کا نیا ستارہ طلوع ہو رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ واقعاتِ آئندہ اس الہامی پیشگوئی کی ایک نئی تفسیر پیش کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں کتاب میں لکھا ہؤا ہوں یعنی میرا کتاب میں ذکر ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) دُنیا اُمّید پر قائم ہے۔ ہم نے تجھ پر دُنیا کے دروازے کھول دیئے۔

[4] (ترجمہ از مرتب) تمہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئیں تمہیں اُوپر سے بھی رزق ملے گا اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی۔

۹ مئی ۱۹۰۴ء

فرمایا۔ رؤیا میں "کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لاکر رکھ دیا ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸/۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۹ مئی ۱۹۰۴ء

فرمایا۔ رؤیا میں ایک جنّت دکھائی گئی۔ پھر الہام ہوا:

(۱) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔[۱]

(۲) لِيَزْدَادُوْا حُسْنًا مَّعَ حُسْنِكَ۔[۲][۳]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸/۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۱۰ مئی ۱۹۰۴ء

دُخْتِ کرام[۴]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸/۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

۱۵ مئی ۱۹۰۴ء

(۱) اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ (۲) اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِمَامُ رَفِيْعُ الْقَدْرِ۔

(۳) رَبِّ اجْزِهِ جَزَآءً اَوْفٰى (۴) شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا (۵) اِنَّهٗ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔[۵]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸/۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) اس جنّت کی مثال جس کا پرہیزگاروں کو وعدہ دیا گیا ہے۔

[۲] بدر میں لِيَزْدَادُوْا کی بجائے لفظ سَيَزْدَادُوْا لکھا ہے۔ (مرتّب)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) تیرے حُسن کے ساتھ انہیں بھی حُسن میں بڑھنا چاہیئے۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) کریم آباء کی لڑکی۔ (نوٹ از مرتّب) الہام دُختِ کرام کی مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہیں جو ۲۵ جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں اور نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے عقد میں آئیں۔

[۵] (ترجمہ از مرتّب) (۱) تُو میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ (۲) اے عالی قدر امام مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ (۳) اے میرے ربّ اسے پوری پوری جزا دے۔ (۴) چُست اور ہوشیار لڑکا پیدا ہوگا۔ (۵) یقیناً خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱۶ مئی ۱۹۰۴ء

"(۱) اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ (۲) کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَا یُضَاعُ"[۱]

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸/۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ حاشیہ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

مئی ۱۹۰۴ء

(الف) اَلَنَّا لَکَ الْحَدِیْدَ[۲]۔ معنیٔ دیگر نہ پسندیم ما۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

(ب) "مولوی کرم الدین کے مقدمہ میں جو گورداسپور میں دائر تھا کرم دین مذکور اِس بات پر زور دیتا تھا کہ لئیم کے لفظ کے معنے ولدالزنا ہیں اور کذّاب کے یہ معنی ہیں جو ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو یہی معنے پہلی عدالت نے قبول کئے۔ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہؤا معنیٔ دیگر نہ پسندیم ما جس سے یہ تفہیم ہوئی کہ دوسری عدالت میں یہ معنے قائم نہیں رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا اور اپیل کی عدالت میں صاحب ڈویژنل جج نے ان تمام عذرات کو ردّ کر دیا اور یہ لکھا کہ کذّاب اور لئیم کے الفاظ کرم دین کے مناسبِ حال ہیں بلکہ وہ اس سے بڑھ کر الفاظ کا بھی مستحق ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۴)

مئی ۱۹۰۴ء

(۱) کَتَبَ[۳] اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (۲) لَا تُقْبَلُ مِنْھُمْ شَھَادَۃٌ

(۳) حُسنِ بیان۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

مئی ۱۹۰۴ء

"سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ"[۴]

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ حاشیہ)

---

۱ (ترجمہ) (۱) مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (۲) تیرے جیسا قیمتی موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تمہارے لئے لوہا نرم کر دیا۔ ہم کسی اَور معنی کو پسند نہیں کرتے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) (۱) خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ (۲) ان لوگوں کی کوئی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔

۴ (ترجمہ از مرتب) ہم ان کے دلوں پر رُعب طاری کر دیں گے۔

(نوٹ ۴) یہ الہام گورداسپور سے واپس آتے وقت راستہ میں ہؤا تھا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کے تعلق میں تشریف لے گئے تھے۔ (دیکھئے الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲) (مرتب)

۱۹۰۴ء "مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو مَیں تیری سُنوں گا۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ ؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۳۱ ؍مئی ۱۹۰۴ء "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔"[1]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ ؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴ ؍مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

یکم جون ۱۹۰۴ء "اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ اَمْرِكَ۔ اِنِّیْ اَنَا التَّوَّابُ مَنْ جَآءَكَ جَآءَنِیْ۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ عَفَتِ[3] الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا۔"[2]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ ؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴ ؍مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

یکم جون ۱۹۰۴ء (الف) "ساتھ اُس[3] کے یہ بھی الہام تھا کہ

زلزلہ کا دھکا۔"

(اشتہار ۱۸ ؍اپریل ۱۹۰۵ء مندرجہ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ ؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۵، ۶)

(ب) "پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا..... چنانچہ ۴ ؍اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا۔"

(اشتہار ۲۹ ؍اپریل ۱۹۰۶ء مندرجہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۵ بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۹۶)

۱۹۰۴ء اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ۔ عَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔[4]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ ؍مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴ ؍مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں ہی رحمٰن ہوں۔ مَیں تیرے لئے تیرے کام میں سہولت پیدا کروں گا۔ مَیں ہی ہوں توبہ قبول کرنیوالا۔ جو تیرے پاس آیا وہ میرے پاس آیا۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو بدر میں مدد دی اس حالت میں کہ تم بہت کمزور تھے۔ تمہارے لئے سلامتی ہے تم خوش رہو۔ عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔

[3] یعنی الہام عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا (نوٹ از مرتب)

[4] (ترجمہ از مرتب) تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور مَیں تجھ سے۔ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے اچھی ہو۔

۱۹۰۴ء

(رؤیا) ”عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے۔ ہاتھوں پر اور پگڑی پر عطر مل رہے ہیں۔“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۸ جون ۱۹۰۴ء

(ایک الہام کا خلاصہ) خدا تیرا دوست ہے۔ اسی کے صلاح و مشورہ پر چل۔

عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اَعْطَیْتُکَ کُلَّ النَّعِیْمِ۔[۱]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۰/۱۷ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

۱۲ جون ۱۹۰۴ء

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَّا یُضَاعُ۔ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکَ یَوْمُ الْخُسْرَانِ۔[۲]

(الاستفتاء صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۱۲ جون ۱۹۰۴ء

”اَعْطَیْتُکُمْ کُلَّ النَّعِیْمِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ۔“[۳]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۴ جون ۱۹۰۴ء

”مَکَانٌ اَلِیْمٌ۔“[۴]

”۱۴ جون ۱۹۰۴ء کو دیکھا کہ ہم ایک حاکم کی عدالت کے دروازہ کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں اور

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) عارضی رہائش کے بھی مکانات مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ میں تمام ان لوگوں کی جو اس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا۔ میں نے تجھے سارے انعامات عطا کئے ہیں۔

خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ اس الہام الٰہی کے مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو شمالی ہندوستان میں ایک نہایت خطرناک زلزلہ آیا جس کا مرکز دھرمسالہ ضلع کانگڑہ تھا۔ اس زلزلہ سے ہزاروں مکانات اور جانیں تلف ہوئیں۔ (مرتب)

[۲] (ترجمہ از مرتب) خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوگا۔ تجھ پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔

[۳] (ترجمہ از مرتب) میں نے تم کو ہر قسم کی نعمتیں دیں۔ جن لوگوں نے تقوٰی اختیار کیا اور وہ جو ایمان لائے ان کیلئے بخشش اور باعزت رزق ہے۔

[۴] (ترجمہ از مرتب) دردناک گھر۔

بعض لوگ اس کی راہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم نکلا ہے۔ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناراض ہے۔ کہتا ہے یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھ گئے۔ اتنی قید اور اتنے ضرب بید لگاؤ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۸ر جون ۱۹۰۴ء "رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت۔[1] اِنَّمَآ اَمْرُكَ اِذَآ اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ كُلُّ بَرَكَةٍ فِیْ هٰذَا۔ كُلُّ اَمْرٍ مُّبَدَّلٌ۔ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ كُلِّ اَمْرٍ۔"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۹ر جون ۱۹۰۴ء والدہ محمود کی طرف سے۔ اُرِیْدُ اَنْ اَتَخَلَّصَ[2] منجانب اللہ۔ اُرِیْدُ اَنْ اُخَلِّصَ[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۱ر جون ۱۹۰۴ء "اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ"[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲ر جون ۱۹۰۴ء "اَحْسِنْ وِدَادَكَ۔ سَاَجْعَلُ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ اَمْرِكَ۔[5] لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔"[6]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مصیبت آگئی تھی لیکن خیریت سے گذر گئی۔ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تُو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ تمام برکت اسی میں ہے۔ ہر بات بدلی ہوئی ہے۔ عنقریب مَیں تیرے لئے ہر امر میں سہولت کر دوں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خلاص ہونا چاہتی ہوں۔ [3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خلاصی دینا چاہتا ہوں۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ تو مجھے تلاش کرے گا تو پالے گا۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) اپنی دوستی کو سنوار۔ مَیں عنقریب تیرے معاملے میں سہولت پیدا کر دوں گا۔

[6] (ترجمہ از مرتّب) تم نیکی ہر گز حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔

۳۰ ؍جون ۱۹۰۴ء ” خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دے گا۔“
(البدر جلد ۳ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۶؍جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

جون ۱۹۰۴ء ” مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا: آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔“ (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۶؍جولائی ۱۹۰۴ء رؤیا۔” دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں۔ اپنے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے۔ خیروعافیت سے آئے۔“
(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱؍جولائی، ۱۰؍اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۲۷؍جولائی ۱۹۰۴ء ” ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے۔ پھر الہام ہوا :
اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔“ [۱]
(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱؍جولائی، ۱۰؍اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۲۹؍جولائی ۱۹۰۴ء ” مبارک سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔
اَجْرُكَ قَآئِمٌ وَّ ذِكْرُكَ دَآئِمٌ۔“ [۲]
(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱؍جولائی، ۱۰؍اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

جولائی ۱۹۰۴ء (۱) ” مَیں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا۔“
(۲) اَلَنَّا لَكَ الْحَدِيْدَ [۳] (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) ہم نے اُسے لیلۃ القدر میں اُتارا ہے۔ ہم نے اُسے مسیح موعود کے لئے اُتارا ہے۔
(نوٹ از مرتب) یہ الہام بدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ میں بھی ہے مگر اس میں الہام کے متعلق وہ تشریح نہیں جو الحکم میں دی گئی ہے۔
[۲] (ترجمہ از مرتب) تیرا اجر ثابت ہے اور تیرا ذکر دائم رہنے والا ہے۔
[۳] (ترجمہ از مرتب) ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا ہے۔

۱۹۰۴ء " کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا اور میرے مخالف مولویوں نے اس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں۔۔ .... آتمارام نے اس مقدمہ میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اُس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کریگا۔ چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سنا دیا[1] اور پھر ایسا ہؤا کہ قریباً بیس[2] پچیس[2] دن کے عرصہ میں دو[2] بیٹے اُس کے مر گئے اور آخر یہ اتفاق ہؤا کہ آتمارام سزائے قید تو مجھ کو نہ دے سکا۔ اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اُس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اُس کو اس حرکت سے روک دیا لیکن تاہم اُس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بری کیا گیا اور کرم دین پر سزا قائم رہی اور میرا جرمانہ واپس ہؤا مگر آتمارام کے دو[2] بیٹے واپس نہ آئے ...... اور خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو میری کتاب مواہب الرحمٰن میں پہلے سے چھپ کر شائع ہو چکی تھی، میں بری کیا گیا اور میرا جرمانہ واپس کیا گیا اور حاکم مجوز کو منسوخی حکم کے ساتھ یہ تنبیہہ ہوئی کہ یہ حکم اس نے بے جا دیا مگر کرم دین کو جیسا کہ میں مواہب الرحمٰن میں شائع کر چکا تھا، سزا مل گئی اور عدالت کی رائے سے اُس کے کذاب ہونے پر مُہر لگ گئی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

۲۹ رجولائی ۱۹۰۴ء " دیکھا کہ بڑے[2] مرزا صاحب مرحوم نے ایک بڑی لوئی سیاہ رنگ کی بنوائی ہے جو کہ حاجی بافندہ لے کر آیا ہے اور گویا مرزا صاحب مرحوم کی طرف سے کہتا ہے کہ یہ اس کام (یعنی کوئی نالش کرنی ہے یا ایسا ہی کوئی کام ہے) کے لئے بنوائی تھی لیکن اب آپ کا ارادہ اس کے لئے نہیں تو رکھ چھوڑو کسی اَور کام آئے گی۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی، ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

اگست ۱۹۰۴ء "یٰجِبَالُ اسْجُدِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ[3]"

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ حاشیہ)

---

[1] قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ سرحد اپنی "سوانح ظہور احمد موعود" میں لکھتے ہیں:- "حضور نے رؤیا دیکھا کہ ایک شیر آتمارام کے دونوں لڑکے اُٹھا کر لے گیا۔ اِدھر حضرت صاحب نے رؤیا سُنائی اُدھر آتمارام کو تار آگئی کہ آپ کے لڑکے کو طاعون ہو گیا۔ دو[2] جوان لڑکے یکے بعد دیگرے طاعون سے مر گئے۔" (ظہور احمد موعود صفحہ ۵۱، ۵۲)

[2] یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے پہاڑو! تم بھی اس کی معیت اختیار کر کے سجدہ میں گر جاؤ اور پرندے بھی گر جائیں۔

ستمبر ۱۹۰۴ء

(۱) خواب میں دیکھا کہ کسی نے کھجوریں اور بیر پکے ہوئے پیش کئے ہیں۔

(۲) نہایت خوشنما برفی ایک ڈبّے میں دیکھی۔

(۳) ایک اسیر کے نظارہ کے بعد الہام ہوا:۔

یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا[۱]۔

(۴) کوئی کہتا ہے۔ ہماری قسمت آیت وار۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

ستمبر ۱۹۰۴ء

"اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ فَقَطْ"[۲]

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)

aaaaaaaaaaaaaaaaa

۳ اکتوبر ۱۹۰۴ء

"قَدْ جَآءَ الدِّیْنُ مِنَ النُّصْرَۃِ ثُمَّ سَیَعُوْدُ مِنَ النُّصْرَۃِ"[۳]

(الحکم جلد ۸[۴] نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۱۹۰۴ء

بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء

"مَیں نے خواب میں سراج الحق کو دیکھا اور مَیں انہیں کہتا ہوں کہ اِتنی مدّت تم کہاں رہے۔ پھر مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک الہام لکھوں اور وہ یہ ہے:۔

اِشْرَاقُ الْعَارِضِ بَعْدَ اِصْلَاحِ الْعَارِضِ"[۵]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) وہ خدا کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

[۲] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ ہوں اور بس۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) دین پہلے بھی نصرت ہی سے غالب آیا تھا اور اب دوبارہ بھی وہ نصرت ہی کے ذریعہ سے غالب آئیگا۔

[۴] (نوٹ) ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء کا پرچہ الحکم ہے مگر اس میں الہام ۳ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے درج ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پرچہ تاریخِ مقررہ پر شائع نہ ہوسکا بلکہ دیر سے شائع ہوا۔ تاریخ تو معیّنہ ہی درج کر دی گئی مگر الہامات بعد کے بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ از مرتّب) بیماری سے شفا پانے کے بعد رخسار کا چمکنا۔

aaaaaaaaaaaaaaaaaa

۲۰ ر اکتوبر ۱۹۰۴ء

" خواب دیکھا کہ ایک مُرغ میرے بستر (پر) بیٹھا ہے۔ مَیں نے اس کی ٹانگ (پر) سوٹی ماری اور پھر پکڑ کر اپنی زوجہ کو دیا جس سے مراد لڑکا[1] کہتے ہیں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۴ ر نومبر ۱۹۰۴ء

" ۲۵ ر شعبان ۱۳۲۲ھ بروز جمعہ مقام سرائے بٹالہ بوقت واپسی از سیالکوٹ۔ خواب میں مَیں نے دیکھا کہ راجہ گلاب سنگھ راجہ وفات (یافتہ) کشمیر میرے پیر دبا رہا ہے اور پھر دیکھا کہ بہت سے زیورات سونے کے جمع ہو رہے ہیں اور مولوی نور الدین صاحب نے پوچھا ہے یہ کیسے زیورات ہیں۔ مَیں نے کہا گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں اور گوالیار کا راجہ بھی ملنے کے لئے آتا ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۲۲ ر نومبر ۱۹۰۴ء

مطابق ۱۲ ر رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ۔ روز[1] نقصان بر تو نیاید۔ کَمِثْلِکَ[2] دُرٌّ لَا یُضَاعُ۔ لَا یَأْتِیْ[3] عَلَیْکَ یَوْمُ الْخُسْرَانِ۔[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

aaaaaaaaaaaaaaaaa

۲۳ ر نومبر ۱۹۰۴ء

بیوی پھر گئی۔ اس کو مرتد ہونا کہتے ہیں۔ ہماری آخری گھڑی۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

نومبر ۱۹۰۴ء

رؤیا۔ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلّمہ اللہ الاحد حضرت کو کچھ دیر تک نہیں ملا۔ حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی۔ اس کی تلاش کر رہے ہیں۔ تب حضرت اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو ہے۔ پھر حضرت نے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ ر نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

---

[1] اِس خواب کو لکھنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا لکھی ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا ذَکَرًا خَامِسًا مَّعَ حَیَاۃِ نَفْسِیْ وَزَوْجَتِیْ وَوَلَدِیْ اَجْمَعِیْنَ۔ آمین۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے اللہ! مجھے میری بیوی اور میری ساری اولاد کی زندگی کے ساتھ ایک پانچواں فرزند نرینہ عطا فرما۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) نقصان[1] کا دن تجھ پر نہ آئے۔ تیرے[2] جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ تجھ[3] پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔

(نوٹ از مرتّب) الہام روز نقصان بر تو نیاید الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ ر نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ والبدر جلد ۳ نمبر ۴۴، ۴۵ مورخہ ۲۴ ر نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ پر بھی شائع ہوا ہے۔

۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء ''آج خواب میں دیکھا کہ بہت سی کنجیاں میرے سامنے پڑی ہیں شاید ہزار دو ہزار کنجی ہے۔ یعنی مفتاح۔''

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱ نیز الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء (الف) رؤیا۔ ''میں نے ایک سفید تہ بند باندھا ہوا ہے مگر وہ بالکل سفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے کہ اس اثناء میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورۂ الحمد جہر سے پڑھی ہے اور اس کے بعد انہوں نے یہ پڑھا:-

اَلْفَارِقُ وَمَآ اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ[1]

اس وقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔''

(البدر جلد ۳ نمبر ۴۴، ۴۵ مورخہ ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

(ب) رؤیا۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب نے نماز جہری میں سورہ فاتحہ پڑھ کر ''اَلْفَارِقُ وَمَآ اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ'' پڑھا۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲۵ نومبر ۱۹۰۴ء ''غلام قادر آ گئے۔ گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ''[2]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۸ دسمبر ۱۹۰۴ء روز عید روز جمعہ ''اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ''[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

۸ دسمبر ۱۹۰۴ء رسید مژدہ کہ ایامِ نو بہار آمد[4]

(البدر جلد ۳ نمبر ۴۴، ۴۵ مورخہ ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ب۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) وہ عظیم الشان امر فارق آ رہا ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ امر فارق کس شان کا ہوگا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔

[3] (ترجمہ از مرتب) ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔

[4] (ترجمہ از مرتب) خوشخبری آئی ہے کہ نئی بہار کے دن آ گئے ہیں۔

۱۲ دسمبر ۱۹۰۴ء لَا تَيْئَسُوْا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ رَبِّیْ۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔[1]
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۶ جنوری ۱۹۰۵ء "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درسِ قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی، تو ۶ جنوری کو آپ نے تشریف لا کر فرمایا کہ مَیں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا:۔

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ"[2]
(البدر جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء "پہلے قریب صبح دیکھا کہ کسی نے بہت سے پیسے جس قدر ہاتھ میں آسکتے ہیں میرے ہاتھ میں دے دیئے۔ بعد اس کے الہام ہوا:۔

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ[3]

بعد اس کے آنکھ کُھل گئی۔ پھر غنودگی ہو کر دیکھا کہ دو لفافے بند جن میں خط ہیں یا کوئی خبر ہے کسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس نے ان دونوں میں سے ایک لفافہ مجھے دے دیا۔ بعد اس کے الہام ہوا:۔

چونکا دینے والی خبر

یہ وقتِ صبح تھا۔ پانچ صبح کے بج چکے تھے کچھ منٹ اُوپر بھی۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴)[4]

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ناامید مت ہو۔ ہم نے تجھے خیرِ کثیر دیا۔
[2] (ترجمہ از مرتّب) جو کچھ ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو تو اس شفا کی مثل کوئی شفا پیش کرو۔
[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسولؐ کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔
[4] نیز دیکھئے البدر جلد ۴ نمبر ۴ مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۹ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸۔ (مرتّب)

۱۸؍جنوری ۱۹۰۵ء "غُلِبَتِ الرُّوْمُ[1] فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
سَیَغْلِبُوْنَ۔ اِنَّ[2] اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اَتٰۤی[3] اَمْرُ اللّٰهِ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ بِشَارَةٌ[4] تَلَقَّاهَا النَّبِیُّوْنَ۔ تَرٰی[5] نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ
یَعْمَهُوْنَ۔ اِنَّهٗ[6] کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادٰی لَکَ مَنْ عَادٰی۔ ذٰلِکَ[7] بِمَا عَصَوْا
وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ اِنِّیْ[8] مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ وَاِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔
اِذَا[9] غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَکُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ اَنْتَ[10] وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ[11]
لِنَفْسِیْ۔ یَحْمَدُکَ[12] مِنْ عَرْشِهٖ۔ یَحْمَدُکَ[13] اللّٰهُ وَیَمْشِیْۤ اِلَیْکَ۔ اٰثَرَکَ[14] اللّٰهُ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔ سَنُنْجِیْکَ[15] سَنُعْلِیْکَ۔ سَاُکْرِمُکَ[16] اِکْرَامًا عَجَبًا۔ اِنِّیْ[17] مَعَ الْاَفْوَاجِ
اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ اٰیَاتٌ[18] لِّلسَّآئِلِیْنَ۔ ظَفَرٌ[19] مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ اَنْتَ[20] مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ
اُرِیْحُکَ[21] وَلَاۤ اُجِیْحُکَ۔ اَطَالَ[22] اللّٰهُ بَقَآءَکَ وَکَمَّلَ اللّٰهُ اِعْزَازَکَ۔ وَطَوَّلَ اللّٰهُ
عُمُرَکَ۔ نصرت[23] وفتح وظفر تا بست سال۔ میدان[24] میں فتح۔ اَنْتَ[25] مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔
اَنْتَ[26] مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ اَنْتَ[27] مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا
الْخَلْقُ۔ یَعْصِمُکَ[28] اللّٰهُ وَلَوْ لَمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔ اَلَیْسَ[29] اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ۔

ل (ترجمہ از مرتب) رومی[1] قریب کی زمین میں مغلوب ہوگئے اور وہ مغلوب ہوجانے کے بعد جلد ہی غالب آئیں گے۔ یقیناً[2] اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں۔ اللہ[3] کا حکم آگیا پس جلدی نہ چاہو۔ یہ[4] وہ خوشخبری ہے جو نبیوں کو ملی۔ تُو[5] اللہ کی طرف سے نصرت کو دیکھے گا اور وہ بہکتے رہیں گے۔ وہ[6] کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اس کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے۔ یہ[7] اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے تھے۔ مَیں[8] اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلّت کا ارادہ کرے اور مَیں اس کا مددگار رہوں گا جو تیری مدد کرے۔ جب[9] تُو غضبناک ہوتا ہے تو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور ہر وہ جس سے تُو محبت کرتا ہے اس سے مَیں بھی محبت کرتا ہوں۔ تُو[10] میری بارگاہ میں وجیہہ ہے۔ مَیں[11] نے تجھ کو اپنے لئے چُن لیا۔ وہ[12] اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ اللہ[13] تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل کر آتا ہے۔ اللہ[14] تعالیٰ نے تجھے ہر چیز پر ترجیح دی۔ ہم[15] جلد ہی تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے جلد ہی غالب کریں گے۔ عنقریب[16] مَیں تجھے بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب کریں گے۔ مَیں[17] اچانک فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ پوچھنے[18] والوں کے لئے نشان ہیں۔ اللہ[19] تعالیٰ کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ تُو[20] میرے ساتھ ہے اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں[21] تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا۔ اللہ[22] تجھے دیر تک باقی رکھے اور تیرے اعزاز کو مکمّل کرے اور تیری عمر کو لمبا کرے۔ نصرت[23] اور فتح اور ظفر بیس سال تک ..... تُو[25] مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تُو[26] مجھ سے بمنزلہ میری توحید اور تفرید کے ہے۔ تُو[27] مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ اللہ[28] تجھے بچائے گا خواہ لوگ تجھے نہ بچائیں۔ کیا[29] اللہ

يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ۔[۳۱] اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ[۳۲] يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴، ۳۵)

۲۷ر جنوری ۱۹۰۵ء

۲۷ر جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضورؑ نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے۔ دَم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ[۱]۔ يَا حَفِيْظُ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا رَفِيْقُ۔ يَا وَلِيُّ اشْفِنِيْ[۲]

(البدر جلد ۴ نمبر ۴ مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸۔ کاپی الہامات صفحہ ۳۵)

یکم فروری ۱۹۰۵ء

(۱) اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔

(۲) اِنِّيْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ[۳]۔

(البدر جلد ۴ نمبر ۵ مورخہ ۸ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

یکم فروری ۱۹۰۵ء

اَنْتَ[۴] مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَتَفْرِيْدِيْ۔ اَنْتَ[۲] مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِيْ۔ اَنْتَ[۳] مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِيْ۔ اَنْتَ[۴] مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اِنِّيْ[۵] مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔ اٰثَرْتُكَ[۶] وَاخْتَرْتُكَ۔ اَنْتَ[۷] وَجِيْهٌ

اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ اے[۳۰] پہاڑو اس کے ساتھ جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔ کیا[۳۱] تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ کیا[۳۲] اُن کی تدبیر کو ناکام نہ بنا دیا۔

[۱] کاپی الہامات صفحہ ۳۵ میں اَلْبَرِّ الرَّحِیْمِ لکھا ہے۔ [۲] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ مَیں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے۔ مَیں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا اکریم ہے۔ اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔ اے ولی مجھے شفا دے۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو مَیں ضرور کہوں گا کہ مجھے یقیناً یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ (۲) مَیں مع جبریل کے تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

[۴] (ترجمہ از مرتّب) تُو[۱] مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تُو[۲] مجھ سے بمنزلہ عرش کے ہے۔ تُو[۳] مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ تُو[۴] مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ مَیں[۵] مع جبریل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ مَیں[۶] نے تجھے

فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

۴؍فروری ۱۹۰۵ء سَلَامٌ[1] قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَامْتَازُوا[2] الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

فروری ۱۹۰۵ء (الف) ”رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں کچھ سطور فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے مطلب جن کا یہ سمجھ میں آیا کہ جس قدر روپیہ نکلتا ہے سب دے دیا جاوے گا۔“
(البدر جلد ۴ نمبر ۵ مورخہ ۸؍فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

(ب) ”ایک رؤیا دیکھی کہ ایک کاغذ ہے جس کے اُوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے۔ اس کا مطلب یہ سمجھ میں آیا کہ گویا کوئی میرا نام لے کر کہتا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ انہیں دیا جائے۔“
(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۲ فروری ۱۹۰۵ء)

۲۰؍فروری ۱۹۰۵ء ”اِنَّمَآ اَمْرُكَ اِذَآ اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔“
(البدر جلد ۴ نمبر ۷ مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)
ترجمہ:۔ تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۲۰؍فروری ۱۹۰۵ء ”حضورؑ کی طبیعت ناساز تھی۔ حالتِ کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا:۔
خاکسار پیپرمنٹ“
(الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳۰)

۲۷؍فروری ۱۹۰۵ء ”کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت[2] برپا ہے میرے

ترجیح دی اور تجھ کو چُن لیا۔ تُو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے تجھ کو اپنے لئے چُن لیا۔

[1] (ترجمہ از مرتّب) سلامتی[1] ہو ربِّ رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ اور اے[2] مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔ سلامتی ہو ربِّ رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ اور اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔

[2] (نوٹ از مرتّب) یہ شورِ قیامت برپا کرنے والا نشان وہ زلزلہ تھا جو ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو مختلف مقامات پر آیا۔

مُنہ پر یہ الہامِ الٰہی تھا کہ

مَوتا مَوتی لگ رہی ہَے

کہ مَیں بیدار ہو گیا۔"

(البدر جلد ۴ نمبر ۷ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۹۰۵ء "مجھے دکھلایا گیا کہ ملک عذابِ الٰہی سے مِٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔"

(اشتہار الدعوت ۵ اپریل ۱۹۰۵ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۱۹۔ الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۹)

۲ مارچ ۱۹۰۵ء "خدائے عزّوجلّ اُس کی عزّت رکھے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

۳ مارچ ۱۹۰۵ء "وہ رات جس کے بعد جمعہ ۳ مارچ ۱۹۰۵ء ہے ایک بجنے کے بعد پینتیس[۳۵] منٹ اس رات مَیں نے خواب دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں اور بہت فکر دامنگیر ہے مَیں کسی کو کہتا ہوں کہ ایک کاغذ بناؤ جس میں لکھا ہو کہ جمع یہ تھا اور خرچ یہ ہؤا۔ کوئی میری بات کی طرف توجّہ نہیں کرتا اور سامنے ایک شخص کچھ حساب کے کاغذات لکھ رہا ہے مَیں نے شناخت کیا کہ یہ تو جھٹی داس جمع خرچ نویس ہے جو کسی

بقیہ حاشیہ :۔ اور متعدد اخباروں میں اسے نمونۂ قیامت قرار دیا گیا۔ اخبار وکیل امرتسر نے لکھا :۔

"یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا کہ اِسے قیامتِ صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پُوری شدّت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اس وقت تو لوگوں کو عمومًا یہی یقین آگیا تھا کہ بس قیامت آہی گئی ہے۔" یہ تصدیق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی جو حضور ؑ نے فرمایا کہ "یہ ایک قیامت ہے۔ جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہو سکتی ہے ...... اور فرمایا...... ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اِس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ 'دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچّائی کو ظاہر کر دے گا'۔ ہم یہ الفاظ لکھ رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہؤا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے اِس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے جو ہماری سچّائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے۔" (البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

زمانہ میں خزانہ سیالکوٹ میں اسی عہدہ پر نوکر تھا۔ مَیں نے اس کو بُلانا چاہا۔ وہ بھی نہ آیا۔ لاپرواہ رہا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ روپیہ کی بہت کمی ہے کسی طرح بات نہیں بنتی۔ اسی اثناء میں ایک صالح مرد سادہ طبع سادہ پوش آیا۔ اس نے اپنی بھری ہوئی مُٹھی روپیہ کی میری جھولی میں ڈال دی اور ایسے جلدی چلا گیا کہ مَیں اس کا نام بھی نہیں پُوچھ سکا مگر پھر بھی روپیہ کی کمی رہی۔ پھر ایک اور صالح مرد آیا جو محض نورانی شکل سادہ طبع کوٹلہ کے ایک صوفی کی شکل کے مشابہ تھا جس کا نام غالباً کرم الٰہی یا فضل الٰہی ہے جس نے کُرتہ بیچ کر ہمیں روپیہ دیا تھا صورت انسان کی ہے مگر علیحدہ خلقت کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپیہ سے بھر کر میری جھولی میں وہ روپیہ ڈال دیا اور وہ بہت سا روپیہ ہو گیا۔ مَیں نے پوچھا آپ کا نام کیا۔ اس نے کہا۔ نام کیا ہوتا ہے نام کچھ نہیں۔ مَیں نے کہا کچھ بتلاؤ۔ نام کیا ہے۔ اس نے کہا ٹیچی[1]۔ اور مَیں اُس وقت چشمِ پُرآب ہو گیا کہ ہماری جماعت میں ایسے بھی ہیں جو اس قدر روپیہ دیتے اور نام نہیں بتلاتے۔ اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ یہ تو آدمی نہیں ہے یہ تو فرشتہ ہے۔ اور جب بہت سے مال کا نظارہ میرے سامنے آیا مَیں نے کہا مَیں اس میں سے منظور محمد کی بیوی کو دوں گا کہ وہ حاجتمند ہے اور جب مَیں نے یہ خواب دیکھا اس وقت رات کا ایک بج کر اس پر بیتیس منٹ زیادہ گذر چکے تھے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹ نیز دیکھئے الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۳ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء)

۶ مارچ ۱۹۰۵ء "تھوڑی سی غنودگی ہوئی تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان[2] جو اَب بن رہا ہے (جس کا اشتہار کشتی نوح میں دیا گیا تھا) سامنے آگیا ہے۔ اس پر ایک معمار بیٹھا ہے۔ اس نے کہا مبارک۔ مَیں نے کہا خیر مبارک۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۳ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء)

۷ مارچ ۱۹۰۵ء "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہتا ہے۔ سزائے موت۔ یعنی چالیس دن کے بعد موت کا حکم ہے۔ مَیں نے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا ہے اس حکم کا اپیل بھی ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا اپیل ہو سکتا ہے بلکہ اپیل در اپیل بھی۔"

---

[1] "ٹیچی پنجابی زبان میں وقتِ مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

[2] اِس سے وہ مکان مراد ہے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے۔ (مرتب)

"پھر بعد اس کے مجھے ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو بخار ہؤا پیشاب نہایت شدید درد سے آتا تھا اور پیشاب کی راہ خون آنا شروع ہؤا یہاں تک کہ بہت سا خون نکلا"

"پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو بعد شام کے الہام ہؤا :-

سُنتا[1] ہے دیکھتا ہے

پھر الہام ہؤا :-

لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ[2]

پھر ایک الہام عربی میں تھا جس کے یہ معنی تھے کہ مکذبین کو نشان دکھلائے جائیں گے۔ پھر بعد اس کے مرض سے اس قدر تخفیف ہوئی کہ مرض دُور ہوگئی صرف کسی قدر سوزش باقی ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء

"شکارِ مرگ"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

"آج ۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء مرض طاعون میں محمد افضل بیمار ہوا اور اسی وقت کسی کی نسبت جو معلوم نہیں الہام ہوا "شکارِ مرگ" واللہ اعلم کس کی نسبت ہے۔ محمد افضل مرحوم ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو فوت[3] ہوگیا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

۲۳ مارچ ۱۹۰۵ء فَاَجَآءَهُ[4] الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔ هُزِّ اِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكَ رُطَبًا جَنِيًّا۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲)

---

[1] الحکم میں یہ الہام یُوں چھپا ہے "وہ سُنتا ہے اور دیکھتا ہے" (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ (نوٹ) یہ الہام الحکم پرچہ مذکور میں بھی ہے۔ (مرتّب)

[3] "چنانچہ اسی تقدیرِ مبرم کے مطابق جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پر پہلے ہی کر دیا تھا منشی صاحب مرحوم ۲۱ مارچ کو عصر کی نماز کے بعد فوت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۷۰)

[4] (ترجمہ از مرتّب) پھر اس کو دردِ زِہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش میں اس سے پہلے مَر جاتا اور بھولا بسرا ہو جاتا۔ کھجور کے تنے کو ہلا تجھ پر تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔

۲۲ر مارچ ۱۹۰۵ء "آج مَیں نے ایک لمبی خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ میں ہوں اور آتما مجسٹریٹ گورداسپور میرے پاس ہے۔ ہم زمین پر بیٹھے ہیں اور بہت سی گفتگو مقدمہ کی بابت اس سے ہوئی ہے۔ مَیں کچھ ایسا ذکر کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے ستایا۔ خدا نے مجھے بَری کیا۔ تُو نے مجھے تکلیف دی۔ پھر مَیں کہتا ہوں کہ دراصل اس مقدمہ میں انصاف کرنا تیرے پر مشکل تھا کہ دو فریق کے ایک ہی وقت میں تیرے پاس مقدمے پیش ہوئے اور تیری انصافی قوت طعنِ خلق یا حکام کی بدظنّی کا خیال کر کے اسی خیال کی مغلوب ہو گئی۔ تُو نے خدا کا خوف نہیں کیا مگر افسوس ہے ایک بدمعاش کے لئے تُو نے مجھے بہت تکلیف دی اور مَیں نے تیری اولاد کی نسبت کچھ نہیں کہا، صرف ایک خواب ان کی موت کی نسبت دیکھا تھا جو پُورا ہو گیا۔ شاید اسی خواب کی وجہ سے تجھ میں یہ مخالفت کا جوش پیدا ہوا۔ اس نے آہ مار کر کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی اور دراصل اس دھوکہ دینے کا بانی چندولعل ہے۔ پھر بعد اس کے نہایت غمناک دل سے گویا اس پر کوئی مصیبت ہے۔ عُذر خواہ ہو کر اس نے اپنا سر میرے بازو پر رکھ دیا گویا سجدہ کرتا ہے اور میری پناہ مانگتا ہے[1] مَیں نے کہا اچھا مَیں نے خدا کے لئے تیرا گناہ بخشا۔ یہ بات کہتے ہی آنکھ کُھل گئی اور جب مَیں نے اس کے بیٹے کا ذکر کیا تو مَیں زمین پر الگ جا بیٹھا اور اس کو دکھایا کہ خواب میں جب تیرے بیٹے کی موت مجھ کو دکھائی گئی تو تم اس طرح زمین پر بیٹھے تھے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۱)

۲۳ر مارچ ۱۹۰۵ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزولِ وحی ہوئی:۔

سَلَامًا سَلَامًا[2]

(البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱ مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶ر مارچ ۱۹۰۵ء

"چودھری رستم علی"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

---

[1] یہ رؤیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی۔ حضور فرماتے ہیں:۔
"بعد میں اسی مجسٹریٹ کو ایسی سزا ملی کہ وہ ایک دفعہ لدھیانہ کے اسٹیشن پر مجھے ملنے کے لئے آیا اور اُس نے روتے ہوئے مجھ سے معافی مانگی اور کہا مَیں سخت دُکھ میں ہوں مَیں نے مرزا صاحب کے پاس معافی مانگنے کے لئے جانا تھا لیکن وہ تو اب فوت ہو چکے ہیں اِس لئے مَیں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نکال لے۔ اگر یہ عذاب کچھ اَور عرصہ تک قائم رہا تو مَیں پاگل ہو جاؤں گا۔"
(الفضل جلد ۴۶/۱۱ نمبر ۲۸۲ مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۵۷ء صفحہ ۵)

[2] (ترجمہ از مرتب) سلامتی سلامتی۔

یکم اپریل ۱۹۰۵ء

رات کے وقت نزولِ وحی ہُوا :۔

مَحَوْنَا نَارَ جَهَنَّمَ [1]

فرمایا۔ اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دُنیا سے اُٹھانے والا ہے۔ واللہ اَعلم۔ یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔"

(البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ / اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ / اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۳ / اپریل ۱۹۰۵ء

" موت دروازے پر کھڑی ہے۔"

(البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ / اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ / اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۴ / اپریل ۱۹۰۵ء

رؤیا۔" دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور سب لباس سرتا پا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہن کر کھڑا ہے۔ اُس وقت میں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اَور ظاہر ہو گئے اور تین کُرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جس کی تیز آواز سُنائی دیتی تھی۔ ان کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ مَیں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہو گئی)۔

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سُنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اِس کی تعبیر یُوں ہے کہ سلطان احمد سے مُراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلّط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دینِ اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُس کا نظام درست ہو جائیگا۔ سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ اَب کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے۔ اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے، اِس سے یہ مُراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ / اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ / اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۵ / اپریل ۱۹۰۵ء

"كَفَفْتُ [2] عَنْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ

فرمایا۔ بنی اسرائیل سے مُراد وہ قوم ہے جس پر اُس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ

---

[1] (ترجمہ) ہم نے جہنّم کی آگ کو محو کیا۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کا حملہ) روک دیا۔

بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو اُن پر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملہ کرنے والے روک دئیے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ اُن کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔"

(بدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ ۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۶ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء "کوئی رُوح کہتی ہے

ہم نے وہ جہان[1] چھوڑ دیا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اِس جہان سے گزر جائے گا۔"

(البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۶ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ ۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۷ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء "۴ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب زلزلہ آیا تھا اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے ..... کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا ..... پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا ..... پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر وعافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں[2] کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہوگئی اور حضرت کو دعا کے واسطے کہا حضرت نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دُعا کی تو جواب میں یہ الہام ہوا :-

اسسٹنٹ سرجن[3]۔"

(بدر سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۲۰ ؍ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۸ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء "آج رات تین بجے کے قریب خدائے تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے :-

---

[1] فرمایا "یہ میرے ساتھ عادت اللہ ہے کہ کشف میں اس دُنیا کو "وہ جہان" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۵ء)

[2] یعنی حضرت اُمّ المؤمنین و والدہ صاحبہ حضرت اُمّ المؤمنین۔ (مرتّب)

[3] چنانچہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسی سال میڈیکل کالج لاہور کے آخری امتحان میں تمام پنجاب میں اوّل نمبر پر پاس ہو کر اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے اور ۱۹۲۸ء میں سول سرجن لگ کر ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہوئے۔ (مرتّب)

تازہ نشان۔تازہ نشان کا دھکہ۔ زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ۔ قُوْا اَنْفُسَکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ دَنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔

(ترجمہ مع شرح) یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مُراد زلزلہ ہے یا کوئی اَور شدید آفت ہے جو دُنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے) اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اَور ہو۔قریب ہو یا بعید ہو۔پہلے سے بہت خطرناک ہے۔سخت خطرناک ہے۔اگر ہمدردیٔ مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو مَیں بیان نہ کرتا.....

بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچا لو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دَم میں تباہ کر دے گا۔اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں اور پھر اُس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا۔یعنی وہ وقت آگیا کہ تُو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔حق آگیا اور باطل بھاگ گیا.....

دیکھو آج مَیں نے بتلا دیا۔زمین بھی سُنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر یک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر یک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔کاش یہ باتیں نیک ظنّی سے دیکھی جاویں۔کاش مَیں اُن کی نظر میں کاذب نہ ٹھیرتا۔تا دُنیا ہلاکت سے بچ جاتی.....ورنہ وہ دِن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔آفتاب تو نکلنے کو ہے۔جب خدائے تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا تو ایک رُوح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک رُوح تھی اور مَیں نے اس کو یہ کہتے سُنا کہ

مَیں سوتے سوتے جہنّم میں پڑ گیا

انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق وفجور کو چھوڑ دے۔کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔آگ لگ چکی ہے۔اُٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بُجھاؤ۔"

(اشتہار الانذار ۸؍اپریل ۱۹۰۵ء مندرجہ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۹؍اپریل ۱۹۰۵ء

"۹؍اپریل کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا

ہوگا۔ چونکہ دو[2] مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اِس لئے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلادے گا، دُور[1] نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزّوجلّ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو[2] نشان ہیں اُنہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اُس نشان کی طرح جو نوحؑ نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔

اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا یوسفؑ نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اِس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پُورے وزن کے ساتھ کھائے گا مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا.....

ہاں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی ..... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابلِ عزّت نہیں جن کے کان ہیں سُنیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے مُنہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں۔

اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحیِ الٰہی ہوئی اِس جگہ مَیں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:-

بخور آنچہ ترا بخورانم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَ فِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ نَزَلْتُ لَكَ۔ لَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔

---

[1] ”اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ[1] سال ہیں اس سے زیادہ نہیں“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

یعنی جو کچھ مَیں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ اور مَیں تیرے لئے زمین پر اُتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں[1] گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں[2] گے۔

اور پھر فرمایا کہ مَیں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤں گا۔ اِس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ مَیں آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو اُن کا لشکر ہیں۔ یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ مَیں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنی اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب مَیں اُس نشان کو ظاہر کر دوں گا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔ تب وہ روز دُنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اس کو راضی کریں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور توّاب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔"

(اشتہار ۱۸ر اپریل ۱۹۰۵ء۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۵، ۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۲۵ تا ۵۳۴)

۹ر اپریل ۱۹۰۵ء[3] "خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ آخری حصہ زندگی کا یہی ہے جو اَب گزر رہا ہے۔ جیسا کہ عربی میں وحیِ الٰہی یہ ہے :۔

قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا

یعنی تیری اجلِ مقدّر اب قریب ہے۔ اور ہم تیری نسبت ایک بات بھی ایسی نہیں چھوڑیں گے جو موجبِ رسوائی

---

[1] (حاشیہ از مرتّب) یہ پیشگوئی ۲۰ر مئی ۱۹۰۵ء کو پوری ہو گئی یعنی دھرم سالہ میں مورخہ ۲۰ر مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا اور کئی نئے مکانات جو رہائش کے لئے بنائے گئے تھے گر گئے۔ (دیکھئے سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ر مئی ۱۹۰۵ء)

[2] "یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے۔ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ بداندیشیوں اور منصوبوں کی جو جو عمارتیں وہ بنائیں گے اُنہیں اللہ تعالیٰ مُنہدم کرتا رہے گا۔"

(حاشیہ اشتہار ۱۸ر اپریل ۱۹۰۵ء مندرجہ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

[3] کاپی الہامات صفحہ ۲۴ میں یہ تاریخ درج ہے۔ (مرتّب)

اور طعن و تشنیع ہو۔ اسی بناء پر اس نے مجھے توفیق دی کہ پنجم حصہ براہینِ احمدیہ شائع کیا جائے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹)

۱۴؍اپریل ۱۹۰۵ء "رؤیا میں دیکھا کہ مَیں قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک گاڑی پر سوار ہوں جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہوا۔"

(بدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲[۱])

۱۹۰۵ء "مَیں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کُتا مُردار کی طرف۔ پس مَیں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اِذن نہیں دیا جاتا کہ اُن کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقامِ خوف ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۴)

۱۹۰۵ء "خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورہ کہف میں ذوالقرنین کے قصہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں۔"[۲]

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹)

۱۹۰۵ء "خدا نے مجھے فرمایا کہ وہ تو تجھے رَدّ کرتے ہیں مگر مَیں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۷)

۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء "قبل ظہر تھوڑی سی ربودگی اور غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا:-

---

[۱] نیز الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۵، ۶

[۲] یہ معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۶ پر بیان فرمائے ہیں۔ (مرتّب)

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً ؎[1]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ بدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء (الف) ’’آج رات خواب میں دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب)

اِک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد   جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
تاریخ امروز ۱۵؍اپریل ۱۹۰۵ء

آئے گا قہرِ خدا سے خلق پر اِک انقلاب   اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے   کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

اِک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر   نالیاں خُوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن   صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار

ہوش اُڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس   بھُولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی   راہ کو بھُولیں گے ہو کر مَست و بیخود راہوار
(بلبل)

خُون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں   سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جنّ و انس   زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربّانی نشاں   آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس   اِس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا   کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بُردبار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

(نوٹ[2]) ’’خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اِس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت

---

[1] (ترجمہ) میں فوجیں لے کر اچانک تیرے پاس آؤں گا۔

[2] ’’اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں ..... بہرحال وہ سولہ سال سے تجاوز نہیں کرے گی۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷، ۹۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

تباہی آوے۔ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کُھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اُس صورت میں مَیں کاذب ٹھہروں گا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱)

۱۸؍اپریل ۱۹۰۵ء

(الف) "دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک اُونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مَیں نے باآوازِ بلند دُرود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اُتر آیا اور اُس نے کہا کہ سیّد محمد علی شاہ آ گئے ہیں۔

اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اُڑ رہی ہے جس طرح رُوئی دُھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی:۔

ہے سرِ راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے ۔۔۔ جو خبر دی وحیِ حق نے اس سے دِل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں مَیں زمیں زیر و زبر ۔۔۔ وقت اَب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مَولیٰ کریم ۔۔۔ نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اَب بچا سکتی نہیں اس سَیل سے ۔۔۔ حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے

(الحکم جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۴ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۲۵۔ اشتہار الانذاء من وحی السماء۔ تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۸۲، ۸۳)

(ج)

اِک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دِن کے بعد ۔۔۔ جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور فاجروں پر وہ گھڑی دُشوار ہے ۔۔۔ جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار
خوب کُھل جائے گا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں ۔۔۔ پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار
وحیِ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ ۔۔۔ لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اَور ہی قسموں کی مار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر ۔۔۔ جس کی دُنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دَم میں غمکدے ہو جائیں گے عشرتکدے ۔۔۔ شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں ۔۔۔ پَست ہو جائیں گے جیسے پَست ہو اِک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر ۔۔۔ جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں اُن کا شمار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اِس قدر ۔۔۔ دی خبر مجھ کو کہ وہ دِن ہوں گے ایّامِ بہار

پھر بہار آئی خُدا کی بات پھر پوری ہوئی   یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

(منقول از نوٹ بک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحوالہ دُرِّثمین شائع کردہ مکرم محمد یامین صاحب مرحوم)

۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء   "امن است در مکان محبّت سرائے ما"[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب) "۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے وقت ہم مع اپنے تمام اہل وعیال کے باغ میں چلے گئے تھے اور ایک میدان ہماری زمین کا جس میں پانچ ہزار آدمی کی گنجائش ہوسکتی تھی ہم نے سونے کے لئے پسند کیا اور اس میں دو خیمے لگائے اور اِردگرد قناتوں سے پردہ کرا دیا مگر پھر بھی چوروں کا خطرہ تھا کیونکہ جنگل تھا۔ اسکے قریب ہی بعض دیہات میں نامی چور رہتے ہیں جو کئی مرتبہ سزا پاچکے ہیں۔

ایک مرتبہ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں۔ جب مَیں چند قدم گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اُس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے یعنی تمہارے پہرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ تمہاری فرودگاہ کے اردگرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ پھر بعد اس کے الہام ہؤا۔

امن است در مقامِ محبّت سرائے ما[2]

پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہؤا کہ اردگرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا، چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصّہ تھا جب وہ اِس ارادہ سے باغ میں داخل ہؤا مگر موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا۔ اور وہ اِس قدر قوی ہیکل تھا کہ اس کو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے، اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اُس کو پکڑا ہؤا نہ ہوتا۔ دَوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پَیر اس کا جا پڑا۔ پھر بھی وہ سنبھل کر اُٹھا مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے اور اِس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزایاب ہوگئے۔

بعد اس کے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کے وقت رہتے تھے، ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا اور اِس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مِل گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۲، ۳۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۵، ۳۱۶)

---

[1]، [2] (ترجمہ از مرتّب) ہمارے مکان محبت سرائے میں امن ہے۔

۲۲؍اپریل ۱۹۰۵ء جَآءَكَ الْفَتْحُ[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۳؍اپریل ۱۹۰۵ء بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۴؍اپریل[2] ۱۹۰۵ء "تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۰)

۲۵؍اپریل ۱۹۰۵ء "قُلْ مَالَكَ حِيْلَةٌ"[3]

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۸؍اپریل ۱۹۰۵ء "رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔ اس کے بعد الہاماتِ ذیل ہوئے:۔

فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ صَدَّقْتُ الرُّؤْيَا۔[4] اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔"[5]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

"خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت

---

[1] (ترجمہ) تیرے پاس فتح آئی۔

[2] یہ تاریخ کاپی الہامات صفحہ ۴۲ میں درج ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) کہو اب تمہارا حیلہ کارگر نہیں ہو سکتا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) سچا کیا میں نے خواب کو۔

[5] (ترجمہ) مَیں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔

کو اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً الہام ہؤا ہے صبح اُٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہؤا کہ بے شک یہ الہام ہؤا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء "رات دو بجنے میں سات منٹ باقی تھے کہ مَیں نے دیکھا کہ یکایک زمین ہلنی شروع ہوئی۔ پھر ایک زور کا دھکا لگا۔ مَیں نے رؤیا ہی میں گھر والوں کو کہا کہ اُٹھو زلزلہ آیا ہے اور یہ بھی کہا کہ مبارک کو لے لو۔ اسی حالتِ رؤیا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء "آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو مَیں محض ہمدردیٔ مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دُنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دُنیا پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ

؎۱ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو خواب میں یہ الہام بتائے جانے میں غالباً ایک بڑی حکمت یہ تھی کہ اس الہام کا آپ کے زمانہ خلافت میں ایک خاص ظہور مقدر تھا جیسا کہ مارچ ۱۹۵۳ء میں ہؤا۔ (مرتب)

؎۲ "مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جس کا نام اُس نے زلزلہ رکھا ہے نمونۂ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا...... اگرچہ بظاہر لفظ زلزلہ کا آیا ہے مگر ممکن ہے کہ وہ کوئی اور آفت ہو جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو مگر نہایت شدید آفت ہو جو پہلے سے بھی زیادہ تباہی ڈالنے والی ہو جس کا سخت اثر مکانات پر بھی پڑے..... جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زلزلہ تیری ہی زندگی میں آئے گا اور اس زلزلہ کے آنے سے تیرے لئے فتح نمایاں ہوگی اور ایک مخلوقِ کثیر تیری جماعت میں داخل ہو جائے گی اور تیرے لئے وہ آسمانی نشان ہوگا۔ تیری تائید کے لئے خدا خود اُترے گا اور اپنے عجائب کام دکھلائے گا جو کبھی دُنیا نے نہیں دیکھے اور دُور دُور سے لوگ آئیں گے اور تیری جماعت میں داخل ہوں گے اور وہ زلزلہ پہلے زلزلہ سے بڑھ کر ہوگا اور اس میں قیامت کے آثار ظاہر ہوں گے اور دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کرے گا اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں اُس وقت آؤں گا کہ جب دل سخت ہو جائیں گے اور زلزلہ آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کرلیں گے اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں مخفی طور پر آؤں گا اور مَیں ایسے وقت میں آؤں گا کہ کسی کو بھی اطلاع نہیں ہوگی یعنی لوگ اپنے دُنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے کہ یک دفعہ وہ آفت نازل ہو جائے گی اور اس سے پہلے لوگ تسلّی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سروں پر ٹوٹے گی مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا اور خزاں کی شام میں غروب کرے گا تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے وقت کو شناخت نہ کیا۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۹۳، ۹۴، ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۳، ۲۵۵)

نے بار بار زلزلہ رکھا ہے مَیں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اُس کو ظاہر فرمادے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دُور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اُس کی خاص وحی ہے جو عَالِم الأسرار ہے .....

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں چُھپ کر آؤں گا مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے، یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے.....

اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس روز مَیں اُن پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا جو قبل از وقت دُنیا کو سُنایا گیا خوش قسمت وہ جو اَب بھی سمجھ جائے......

مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو، اُن کو پتہ لگ جائے مَیں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے سہ منزلے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے آئندہ ان کا اختیار۔"

(البلاغ۔ اشتہار ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ مندرجہ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۹)

اپریل ۱۹۰۵ء "جب ہم بہار کے موسم میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہُوا تھا کہ

خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اُس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔

اِس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہُوا کہ سیّد مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے اور ہماری جماعت میں داخل ہیں اُن کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ وہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو مُنہ اور دونوں پَیروں اور تمام بدن پر تھی، بیمار تھی اور بہت کمزور تھی اور حاملہ تھی۔ پھر بعد وضع حمل جو بعد میں ہُوا، اُس کی حالت بہت نازک ہوگئی اور آثار ناامیدی ظاہر ہوگئے اور مَیں اس کے لئے دعا کرتا رہا۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی..... دوسرے روز سیّد مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام مِن جانب اللہ جاری ہُوا کہ تو اچھی تو نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کا سبب ہے کہ اَب تُو اچھی ہو جائے گی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴، ۳۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۸، ۳۷۹)

یکم مئی ۱۹۰۵ء ”عالمِ کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہُوا ہے :-

اَلْمُبَارَکُ

پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہُوا :-

بَرَکَۃٌ زَائِدَۃٌ عَلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ[1]

اس کے بعد ایک رؤیا ہُوا کہ مَیں رات کو اُٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد، شریف احمد ملے۔ پھر مَیں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو مَیں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ

اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

یکم مئی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳؍مئی ۱۹۰۵ء ”مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی[2]

فرمایا۔ اِس سے اشارہ ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے جو حال میں شائع ہو رہے ہیں۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹۰۵ء ”مجھے خدا نے اپنے الہام سے یہ بھی خبر دی ہے کہ

جو شخص تیری طرف تیر چلائے گا مَیں اُسی تیر سے اس کا کام تمام کروں گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۲)

---

[1] (ترجمہ) ایک سے زیادہ برکت ہے اس مرد پر۔

[2] (ترجمہ از مرتب) جو تیر تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

۳؍مئی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہؤا دکھایا گیا:۔

"آہ نادر شاہ کہاں گیا"[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷؍اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۵؍مئی ۱۹۰۵ء (کشف) آج باغ میں سے ایک جامن کا پتہ مَیں نے غور سے دیکھا تو اس پر جدھر سے پڑھیں یہی لکھا ہؤا نظر آتا تھا:۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

(بدر جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۹؍مئی ۱۹۰۵ء "پھر بہار آئی، خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ یَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ"[2]

(بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ پیشگوئی اِس طور پر پوری ہوئی کہ ۱۹۲۹ء میں جب امیر امان اللہ خاں والئے تخت افغانستان کی حکومت کا تختہ اللہ تعالیٰ نے حبیب اللہ خاں المعروف بچہ سقہ کے ہاتھ سے اُلٹوایا تو افغانوں نے جلد ہی نادر خاں کو جو اُس وقت فرانس میں تھا، اپنی مدد کے لئے بُلایا۔ چنانچہ نادر خاں آیا اور اس کے ہاتھ سے بچہ سقہ گرفتار ہو کر مارا گیا اور نادر خاں افغانستان کا بادشاہ بن گیا۔ اس وقت اس نے اپنے خاندانی اور ملکی لقب "خان" کو چھوڑ کر اُس کی بجائے "شاہ" کا لقب اختیار کیا اور "نادر شاہ" کہلانے لگا۔

اس کے بعد ۸؍نومبر ۱۹۳۳ء کو عین دن کے وقت نادر شاہ کو ایک شخص عبدالخالق نے ایک بڑے مجمع میں قتل کر دیا اور اس طرح پر نادر شاہ کی بے وقت اور اچانک موت نے نہ صرف افغانستان بلکہ تمام دُنیا کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ کہلوائے کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"

[2] "پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اَور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی کے یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پُوری ہوئی"۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اِس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اِس لئے

۹ مئی ۱۹۰۵ء

"فتح نمایاں"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۱۰ مئی ۱۹۰۵ء "کیا عذاب کا معاملہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو کس حد تک۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳ مئی ۱۹۰۵ء "خواب میں دیکھا کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور ایک مقدمہ ہے۔ شبہ گزرتا ہے کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم ہیں اور ہم تینوں ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم مدعی ہیں اور مُدعا علیہ کو بلوانا ہے۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان میں کچھ کہا جس کو ہم نے بھی سُن لیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ۲۵ روپے طلبانہ داخل کر دیں اور فریق ثانی کو بلایا جاوے۔ ہم نے جیب سے ۲۵ روپے دے دئے اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

" فرمایا۔ قائم علی میں "علی" خدا کا نام ہے اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے یعنی قدرتِ خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے لیکن اُس میں کچھ درمیانی تکلیف مقدّر ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہُوا کرتا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۴ مئی ۱۹۰۵ء " میاں محمد اسحٰق حضرت میر ناصر نواب صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ بیمار تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے میں حالت اچھی نہ تھی۔ فرمایا۔ مَیں نے دعا کی اور دعا کی اصل وجہ تو شماتتِ اعداء تھی۔ ورنہ اولاد ہو یا

بقیہ حاشیہ ا۔ اِسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴)

سے (ترجمہ از مرتّب) اور تجھ سے اس اہم واقعہ کے متعلق پُوچھتے ہیں کہ کیا وہ واقعی ہونے والا ہے۔ کہو ہاں۔ مجھے اپنے ربّ کی قسم ہے وہ یقیناً واقع ہوگا۔

لے (نوٹ از مرتّب) بدر میں الفاظ ذیل ہیں:۔

"میاں محمود احمد اور میاں محمد اسحٰق بیمار ہیں ان کے واسطے دعا کرتے تھے۔ الہام ہُوا"

کوئی اَور عزیز۔ موت فوت تو ساتھ ہی ہے۔ غرض جب مَیں دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا:۔

(۱) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ[۱]

(۲) پر خدا کا رحم ہے، کوئی بھی اس سے ڈر نہیں۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۵ء

" ۲۴؍مئی کو بیان کیا کہ کئی روز ہوئے جب اسحٰق بیمار تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے مُردار خوار جانور لَم ڈھینگ ہیں اور پاس ہی ایک مُردار پڑا ہوا ہے۔ اس رؤیا کے بعد اس جگہ کو بدل دیا۔ وہ معًا اچھا ہو گیا۔ پہلے اس کے متعلق الہام ہوا تھا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔"[۲]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۰؍مئی ۱۹۰۵ء

" صَدَّقْنَا الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔"[۳]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۲؍مئی ۱۹۰۵ء

" (۱) زمین تہ و بالا کر دی (۲) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً۔[۴]

(۳) لنگر اُٹھا دو۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء

" رؤیا میں دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنوئیں کی طرف جو[۵]

---

[۱] (ترجمہ) خدائے رحیم کی طرف سے سلامتی ہے۔

[۲] (نوٹ از مرتب) حضرت میر صاحبؓ نے اس کے بعد ۳۹ سال حیات پاکر بتاریخ ۱۷؍مارچ ۱۹۴۴ء وفات پائی اور عجیب قدرتِ الٰہی ہے کہ آخری وقت میں جبکہ سُورۂ یٰسٓ آپ پر پڑھی جارہی تھی جب پڑھنے والے نے آیت "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ" کی تلاوت کی تو آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی گویا آخری لمحاتِ حیات میں اس الہامِ ربانی کے سُننے کی منتظر تھی۔

[۳] (ترجمہ از مرتب) یعنی ہم نے زلزلہ کی نسبت تیری رؤیا کو سچّا کرکے دکھلا دیا اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

[۴] (ترجمہ از مرتب) مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

[۵] یہ کنواں اب مٹی بھر کر بند کر دیا گیا ہے۔ (مرتب)

باغ کے جنوبی مغربی کونے پر ہے، مَیں گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ ایسے کنوئیں سے دُور رہنا چاہیئے۔ زلزلہ کے وقت ایسے کنوئیں خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ زمین کے اندر یہ کنواں گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء

"اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ"[۱]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء " فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی۔ بہت سردرد، بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا ہے مَیں نے رات بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک مُشتبہ سا الہام ہوُا معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے:۔

(۱) شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ[۲] (۲) مَیں ان کو سزا دوں گا۔ (۳) مَیں اس عورت کو سزا دوں گا۔

معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔ اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوُا:۔

(۱) رَدَّ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَ رَیْحَانَھَا (۲) اِنِّیْ رَدَدْتُ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَ رَیْحَانَھَا۔"[۳]

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء "رؤیا۔ اسی وقت جبکہ مذکورہ بالا الہام ہوُا، دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب مَیں نے نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے، جو باغ کے قریب نصب کیا ہوُا ہے، ایک چیز گری ہے۔ خیمہ کی چوب کا اُوپر کا سِرا وہ چیز ہے۔ جب مَیں نے اُٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوُا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) مَیں وہی چاہتا ہوں جو تم چاہتے ہو۔
(نوٹ از مرتب) اِس الہام کی تاریخ حضورؑ کی کاپی الہامات صفحہ ۴۳ میں ۲۳ مئی درج ہے۔

[۲] (ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔

[۳] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوشی زندگی کو لَوٹایا۔ مَیں نے اس کی راحت اور خوش زندگی کو لَوٹا دیا۔

کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۷ مئی ۱۹۰۵ء "عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ اَرٰی رِضْوَانَہٗ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ[1]"

پہلی وحی کے متعلق فرمایا کہ خدا کچھ اپنی قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے اِس واسطے میرا نام عبدالقادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دُنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے جس سے ثابت ہوجائے اور دُنیا پر روشن ہوجائے کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دُنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو فعلی رنگ میں بھی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کی رضا پر دلالت کرنیوالے افعال دیکھتا ہوں۔

مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مؤمنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عرض کریں گے کہ اے ربّ اُتو ہم پر راضی ہو جا۔ جواب ملے گا اگر مَیں راضی نہ ہوتا تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۸ مئی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ "شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں مثل جھیوروں کی بہنگی کے۔ مَیں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا اور اس کو چکّر دینا شروع کیا۔ اِتنے میں گھڑی گرگئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالش کر دے۔

فرمایا کہ خیال گذرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہیں۔ واللہ اعلم اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمتِ الٰہی کا موجب ہوگی۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹ مئی ۱۹۰۵ء "یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ[2]"

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) قادر خدا کا بندہ۔ اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوا۔ مَیں اس کی خوشنودی دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے۔

[2] (ترجمہ) "اِس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے اور وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷)

(فرمایا) یہ الہام کوئی پچیس سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

" صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ

یعنی رحمتِ الٰہی جو تم پر ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔

فرمایا: اس میں کتنی کیفی مبالغہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اُس کا اظہار دُنیا پر کرتا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

(ا) " حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپؑ دعا میں مشغول ہوئے۔ الہام ہوا:۔

(۱) اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ[1]

چنانچہ دو منٹ ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی[2]۔ مرض نہایت تکلیف دِہ تپ تھا۔ ساتھ اس کے اَور عوارض تھے۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(ب) "اِس الہام سے چند منٹ بعد ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بیماری بباعث حرارتِ جگر ہے، اور دل میں ڈالا گیا کہ کتاب شفاء الاسقام کا نسخہ اس کے لئے مفید ہو گا سو وہ نسخہ بنایا گیا اور وہ قرص تھے۔ جب

---

[1] (ترجمہ) تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے، مجھے راہ دکھائے گا اور کامیاب کرے گا۔

[2] فرمایا:" اِس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا کہ اَب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا۔ چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی۔ چنانچہ مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ) کے ساتھ ذکر کیا گیا انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا جگر پر ضماد کیا تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام کر دیا اور ایسی راحت ہوئی کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

تین چار قُرص کھائے گئے تو ایک دن صبح کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ عبد الرحمٰن نام ایک شخص ہمارے مکان میں آیا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا۔ اور یہ عجیب قدرتِ الٰہی ہے کہ ایک طرف یہ خواب دیکھی گئی اور دوسری طرف جب میں نے نبض دیکھی تو بخار کا نام و نشان نہ تھا۔ پھر یہ الہام ہوا :-

تو در منزلِ ما چو بار بار آئی ۔ خدا ابرِ رحمت بباریدیا نے[1]

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۷ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰)

۳؍جون ۱۹۰۵ء

"یُنَجِّی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ"[2]

فرمایا۔ یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراضِ خطرناک سے نجات ہوگی۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ ۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۷؍جون ۱۹۰۵ء " والدہ محمود کو سخت موذی بخار تھا۔ رات میں نے دعا کی صبح ایک شخص خواب (میں) آیا۔ گویا وہ کہتا ہے بخار ٹوٹ گیا۔ اسی دن بخار ٹوٹ گیا۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۴۴)[3]

جون ۱۹۰۵ء ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء کو فرمایا۔" دو تین دن ہوئے الہام ہوا تھا :-

مُضِرِ صحت ۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۹؍جون ۱۹۰۵ء "اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّكَ"[4]

(بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ حاشیہ۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (نوٹ از مرتب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کا جو ترجمہ فرمایا ہے وہ اگلے صفحہ کے حاشیہ ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] (ترجمہ) امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دے گا۔

[3] نیز دیکھئے الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ و بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔

[4] (ترجمہ از مرتب) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ان تمام کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں یا رکھیں گے۔

۹ رجون ۱۹۰۵ء
"رَدَدْتُ[1] اِلَيْهَا رَوْحَهَا وَ رَيْحَانَهَا۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔
امن است در مقامِ محبّت سرائے ما۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام صفحہ ۴۲)

۱۳ رجون ۱۹۰۵ء
"ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان کو نہ نظم کہہ سکتے ہیں نہ نثر۔ کچھ مِلا جُلا سا تھا۔ وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا۔ مَیں نے پانچوں سطروں کو پڑھا مگر اُٹھتے اُٹھتے ایک سطر یاد رہی اور وہ اِس طرح تھی:۔
تو در منزلِ ما چو بار بار آئی ۔ خدا ابرِ رحمت ببارید یا نے[2][3]۔"
(بدر جلد ا نمبر ۱ مورخہ ۸ رجون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۵ رجون ۱۹۰۵ء
"اس کا غوث محمد نام رکھا گیا"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام صفحہ ۴۴)

۱۶ رجون ۱۹۰۵ء
رؤیا۔ قبل از نماز صبح۔ مَیں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں۔ اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت[4] زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے۔ وہ بہت بُری حالت میں ہے اور اُس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں۔ کوئی زیور نہیں اور نہایت ردّی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک مَیلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہؤا ہے۔ اس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہے مَیں جلدی سے اُٹھا ہوں کہ نماز کے لئے چلا جاؤں۔ کچھ کپڑے مَیں نے ساتھ لئے ہیں کہ نیچے جا کر پہن لُوں گا۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لَوٹا دیا۔ یقیناً[5] میرے ساتھ میرا ربّ ہے جو میری رہنمائی کرے گا۔ ہمارے[6] محبت بھرے مکان میں ہر طرح سے امن ہے۔

[2] (ترجمہ) اِس کے معنی دونوں طرح ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابرِ رحمت برسایا یا نہ برسایا یعنی ضرور برسایا۔ اور دوسرا یہ لفظ ابرِ رحمت خدا کا بدل ہو۔ اور اِس طرح یہ معنے ہوں گے کہ خدا ہی خود ابرِ رحمت ہے۔ کیا وہ برسایا نہ برسا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے اور آخر کار خدا اس کی سُنتا ہے۔ (بدر ۸رجون ۱۹۰۵ء)

[3] الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ حاشیہ میں لفظ "نہ" ہے۔

[4] "یہ وہی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے متعلق اسی اخبار میں درج ہؤا تھا کہ مَیں ان کو سزا دوں گا مَیں اس عورت کو سزا دوں گا۔" (ایڈیٹر الحکم)

یہ جلدی اِس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ پس مَیں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی سُرخ چادر اُوپر لے لی اور کمرے سے نکلا۔ جب مَیں اس کے برابر گذرا تو میرے مُنہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔[1]

ساتھ ہی یہ الہام ہُوا کہ

اس پر آفت پڑی، آفت پڑی

اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۸؍ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴؍ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۹؍ جون ۱۹۰۵ء "ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے اسی جگہ باغ میں ان میں سے ایک[2] کے متعلق یہ الہام ہُوا:۔

خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح

یعنی اُس کی موت تقدیر مُبرم کی طرح تھی۔ گویا مُبرم تھی۔ مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اُس کو خدا نے اچھا کر دیا۔ مبرم تقدیر قابلِ تبدیل نہیں ہوتی مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں۔ ایسی تقدیر ایک صاحبِ برکت اور صاحبِ حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دُور ہو سکتی ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۵؍ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴؍ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۰؍ جون ۱۹۰۵ء (ا) عَجِّلْ۔ عَجِّلْ۔[3] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

(ب) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ۔[4] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

[2] "چار بیماروں میں سے ایک میاں محمد اسحٰق صاحبزادہ جناب میر ناصر نواب صاحب تھے جن کی مرض کی حالت ظاہری نظر میں قطعی مایوسی کی حد تک پہنچ چکی تھی۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۷ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۹۰)

[3] (ترجمہ از مرتّب) جلدی کر۔ جلدی کر۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ رحمتِ الٰہی عرش سے فرش تک ہے۔ تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

۲۶؍جون ۱۹۰۵ء

"اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ فِیْ کُلِّ حَالَۃٍ۔ حَالَۃِ الْمَوْتِ وَحَالَۃِ الْبَقَآءِ۔" [1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲؍جولائی ۱۹۰۵ء

رؤیا۔ "دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے۔ وہ چیز ہم نے لے لی۔ تو وہ ایک ٹوپی تھی جس کو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اَور چیز پیش کی جو ایک گچھہ کی شکل میں تھی۔ وہ بھی ہم نے لے لی۔

فرمایا۔ دریا سے مُراد کوئی بڑا بادشاہ یا اسی کی مانند کوئی اَور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہلِ علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا۔ یا مُعتقد ہونا۔ یا مالی خدمت کرنا۔ یا کسی غرض کیلئے رجوع لانا ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اَعلم۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹؍جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱)

۱۲؍جولائی ۱۹۰۵ء

روحانی عالَم کا دروازہ [2] تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔" [3]

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۳؍جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۶؍جولائی ۱۹۰۵ء

"کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔" [4]

فرمایا۔ یہ صفاتِ الٰہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ میں کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے اور کسی زمانہ میں پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایک اصلاح کا زمانہ دُور پڑ جاتا ہے اور لوگوں میں خداشناسی نہیں رہتی تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دُنیا میں پھیلتی ہے لیکن جس زمانہ میں وہ مخفی ہوتا ہے اس زمانہ میں عابدوں کی عبادت اور زاہدوں کے زُہد بھی ادھورے اور نکمے رہ

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ہر حالت میں رحمٰن خدا کے ساتھ ہوں خواہ موت کی حالت ہو خواہ بقاء کی۔

[2] کاپی الہامات صفحہ ۴۵ میں "کا دروازہ" کا لفظ نہیں ہے بدر میں ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) پس آج تیری نگاہ تیز ہے۔ (نوٹ از مرتّب) اِس الہام کی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کاپی الہامات صفحہ ۴۵ میں ۱۳؍جولائی ۱۹۰۵ء لکھی ہے۔

[4] (ترجمہ) مَیں مخفی خزانہ تھا پھر مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔

جاتے ہیں۔ یہ الہام براہین احمدیہ میں بھی درج ہے لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے اِس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۲۳)

۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء

فرمایا۔ آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اَور نام رکھا ہے جو پہلے کبھی سُنا بھی نہیں۔ تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا:۔

"محمد مفلح"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ بدر جلد ۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء

"اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ اُقَدِّرُ مَا اَشَآءُ"[1]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۳ اگست[2] ۱۹۰۵ء

"رؤیا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا:۔

تیرے لئے میرا نام چمکا

فرمایا۔ اِس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں پیسے دیکھے گئے جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں مگر وحیِ الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا جس کے واقعہ سے خدا تعالیٰ اپنا نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲۰ اگست ۱۹۰۵ء

"فَزِعَ عِیْسٰی وَمَنْ مَّعَہٗ"[3]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں رحمٰن خدا ہوں جو چاہتا ہوں مقدر کرتا ہوں۔

[2] الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کاپی کے صفحہ ۴۵ پر اس کی تاریخ ۲ جولائی ۱۹۰۵ء درج ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) عیسٰی اور اس کے ساتھی گھبرا گئے۔ (نوٹ) "جس دن یہ الہام سُنایا گیا یعنی ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء اسی دن حضرت مخدوم و مکرم مولوی عبدالکریم صاحب غفر اللہ لہٗ کی گردن کے نیچے ایک چھوٹی سی پھنسی نمودار ہوگئی۔ یہ مولوی صاحب مرحوم کی مرض کی ابتدا تھی۔ اور ۱۵ دن کی مرض کے بعد ۱۱ اکتوبر بدھ کے روز ۲½ بجے دن کے حضرت مرحوم سینتالیس سال کی عمر میں بموجب الہامِ الٰہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اِس دارِ ناپائیدار سے انتقال فرما کر حیاتِ ابدی میں جا داخل ہوئے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء ٹائٹل پیج صفحہ ۲)

۲۲ر اگست ۱۹۰۵ء

"چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اُس میں چند مُرغ ہیں اور ایک بکرا ہے ۔میں اُن مرغوں کو اُٹھا کر اور سر سے اُونچا کرکے لے چلا تاکہ کوئی بلّی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلّی ملی جس کے مُنہ میں کوئی شَے مثل چُوہا ہے مگر اس بلّی نے اس طرف توجّہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء

"پہاڑ گرا، اور زلزلہ آیا"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ حاشیہ)

۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء

رؤیا۔ "مَیں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ آگے ایک پَردہ ہے۔ پَردہ کے پیچھے سے آواز آئی:۔

تُو جانتا ہے مَیں کون ہوں مَیں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزّت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذلّت دیتا ہوں۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶ر اگست ۱۹۰۵ء

"دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے۔ اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی۔ اس نے لکھا:۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ

فرمایا: اس کے معنے ہیں دشمنوں کے مُنہ کالے ہوگئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۹ر اگست ۱۹۰۵ء

"اے عمارت مفت میں تو تھک گئی۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۳۰ر اگست ۱۹۰۵ء

(الف) "مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پُشت پر ایک پھوڑا

ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا:۔
مَیں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رؤیا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔
فرمایا: ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ب) "ایک خواب میں اُن[1] کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں..... خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸، ۴۵۹)

۳۰؍اگست ۱۹۰۵ء "رؤیا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کو کھولنے کا ارادہ ہے۔
فرمایا۔ اس میں اشارہ حلّ مشکلات کی طرف ہے۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء "ایک عورت مرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء "نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورہ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورت بطور الہام جاری ہوئی:
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۳۱؍اگست ۱۹۰۵ء (الف) فرمایا: "نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی

---

[1] یعنی مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مرتّب)

گئی۔صبح (کی نماز) کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی .....مَیں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اِس کاغذ پر مَیں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت مَیں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے مَیں نے اُس کو کہا کہ یہ لوگ رُوکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت مَیں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہؤا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں مَیں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پُرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامّل اسی وقت لے کر دستخط کر دئے۔ پھر مَیں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کُھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہوگئی۔ تب مَیں نے دیکھا کہ اس وقت مَیں کہتا ہوں مقبول کو بُلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثّلات اختیار کر لیا کرتے ہیں مٹھن لال سے مُراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے یہ مراد ہے کہ سنّور عربی میں بلّی کو کہتے ہیں اور علمِ تعبیر کی رُو سے بلّی ایک بیماری کا نمونہ ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی، وہ عبداللہ جو بیمار ہے۔ فرمایا۔ طِبّ تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے وراءالحکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ب) فرمایا۔" مولوی صاحب کی زیادہ علالت کے وقت مَیں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے نااُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے ...... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی، اور عبداللہ سنوری والا خواب مَیں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفّی ہوئی ......اِس دعا میں مَیں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہونا تھا کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمّت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے اور دوسری جگہ عمرآن کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور اُمّت کو دُلہن قرار دیا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُمّت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اِسی واسطے ہماری رؤیا میں عبداللہ نے کہا کہ میری بیوی بیمار ہے۔ عبداللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے مٹھن

سے مراد وہ لذّت اور راحت صحت کی ہے جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے مقبول سے مُراد ہے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ سب گھر سے استعارات اور تمثلات ہیں۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۹۰۵ء " بہت[1] عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا کہ جس چوبارہ میں مولوی صاحب رہتے ہیں وہ چوبارہ گر گیا۔" (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۷ ارفروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء " بعد ظہر الہام ہوا:

اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ[2]۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء " سینتالیس[3] سال کی عمر۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

---

[1] چونکہ اِس رؤیا کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی اِس لئے اوپر کی مناسبت سے اسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) مجھے موعودہ ساعت کا زلزلہ دکھا۔

(نوٹ از مرتّب) اِس الہام یعنی اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ کے بعد ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ (تذکرہ صفحہ ۵۱۳) بظاہر یہ دونوں الہام متضاد معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل ان میں کوئی تضاد نہیں۔ پہلے الہام سے رویتِ کشفی مراد ہے اور دوسرے الہام سے زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا وقوع متاخر کیا جانا مراد ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں "آج (۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء) زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہوا رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا (الہام ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء) خاکسار مرتّب عرض کرتا ہے کہ یہ الہامی دعا اس دوسرے الہام کے مترادف ہے کہ رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول بھی فرمالی۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی (الہام ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء) اور پہلی الہامی دعا یوں قبول ہوئی کہ جب ۸-۹ اپریل ۱۹۰۶ء کو پھر رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ کا الہام ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک زلزلہ کا نظارہ دکھا دیا اور اس کے ساتھ ہی الہام ہوا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ۔ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ (الہام ۱۱ جون ۱۹۰۶ء) اِس الہام کی ہیبت محتاج بیان نہیں۔

[3] (نوٹ از مرتّب) خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعد میں واقعات نے بتا دیا کہ اِس الہام میں مولانا عبد الکریم صاحب کی جو اُس وقت کاربنکل سے بیمار تھے' وفات کی خبر دی گئی تھی کیونکہ وفات کے وقت اُن کی عمر سینتالیس سال کی تھی۔

(اس سے دوسرے دن ۳؍ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء "اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا۔"[۱]

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸)

۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء "تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَ فِی الدِّیْنِ تُقَصِّرُوْنَ۔"[۲]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶ نیز دیکھئے بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء "مَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔"[۳]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۷؍ستمبر ۱۹۰۵ء (۱) "ایک کاغذ دکھایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے اور سامنے اس کے پاس سے پندرہ رکھے ہوئے ہیں۔ (اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا منی آرڈر آیا)

(۲) ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا:

"آتش فشاں"

---

[۱] (نوٹ از مرتب) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی مخلص بزرگ تھے جن کی وفات پر طبعاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کو سخت صدمہ ہونے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس الہام کے ذریعہ سے ہوشیار کر دیا۔

[۲] (ترجمہ از مرتب) تم دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور دین میں کوتاہی کرتے ہو۔

(نوٹ از مرتب) بدر میں الہام کا صرف پہلا حصہ ہے "وَفِی الدِّیْنِ تُقَصِّرُوْنَ" کا فقرہ نہیں ہے۔

[۳] (ترجمہ از مرتب) اِذنِ الٰہی کے بغیر کوئی نفس مر نہیں سکتا۔

(۳) پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا:

"مَصَالِحُ الْعَرَبِ۔ مَسِیْرُ الْعَرَبِ"

(۴) پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا:

"بامُراد"

(۵) پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا:

رَدّ بَلا[1]

آج کے الہام مَسِیْرُ الْعَرَبِ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔اِس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ "عرب میں چلنا" شاید مقدر ہو کہ ہم عرب[2] میں جائیں۔ مدّت ہوئی کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اُس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کُنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[3]۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء

(۱) "اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسَمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ[4]۔"

---

[1] ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بیان ہے کہ یہ الہام "ردّ بلا" ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا یعنی جس روز کہ مولانا عبدالکریم صاحب کا بڑا اپریشن کیا گیا۔ دیکھئے الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

[2] یہ پیشگوئی حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ پوری ہوئی۔ چنانچہ حضور دو دفعہ عرب میں تشریف لے گئے۔ پہلے تو ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ شریف کی غرض سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور جدّہ کا سفر کیا اور دوسری دفعہ ۱۹۲۴ء میں حضور بیت المقدس اور دمشق تشریف لے گئے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اور جو تیرے ربّ کا احسان ہے اس کو بیان کر۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئیں گے۔

(۲) "کفن[1] میں لپیٹا گیا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء (ا) "اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا۔"[2]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

(ب) "آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے "اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسَمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ" اور "کفن میں لپیٹا گیا" اور "اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا" یہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضاو قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے رَدِّ بلا کر دیا۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء (الف) "دورہ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا:-
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔"[3]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(ب) "اس وقت تمام بیماری جاتی رہی۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ "ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت

---

[1] الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں یہ الہام یوں ہے "کفن میں لپیٹا ہوا" اِس الہام میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) بے شک موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

(نوٹ) اِس الہام میں بھی حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ کی وفات کی خبر دی گئی ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) تم پر سلامتی ہو۔

کی مبارکباد[1] دیتا ہوں اور پھر مَیں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ پھر مَیں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء

(ا) "دو[2] شہتیر ٹوٹ گئے۔ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔"[3] (بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

(ب) فرمایا۔ جو الہامِ الٰہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تھے دوسرے چودھری[4] صاحب معلوم ہوتے ہیں۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء

"عَفَتِ الدِّيَارُ كَذِكْرِیْ"[5]
فرمایا۔ کَذِکْرِیْ سے مُراد یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے پیشگوئی ہو چکی ہے۔"
(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

---

[1] (نوٹ از مرتّب) خواب کے دو حصے ہیں ابتدائی حصہ میں مولوی صاحب کی درمیانی حالت صحت طبع کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کاربنکل سے بالکل نجات دے دی اور آخری حصہ میں آپ کی وفات کے متعلق خبر تھی۔ ابتدائی حصہ کے متعلق ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ "اپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا حضرت نے دعا کی صبح کو رؤیا سُنایا .... اُسی روز قریب دس بجے کے مَیں جو پٹی لگانے کے لئے گیا تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ قریباً تمام زخم پر انگور آگیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب ۸ انچ لمبا اور ۶ انچ چوڑا تھا ایک دن میں انگور آجائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا اور یہ دعا کا نتیجہ تھا۔" (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

[2] الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں ہے "دو شہتیر ٹوٹ جائیں گے۔" اس کے بعد زور سے الہام ہوا:-
"اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ"

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ایسے شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت چاہے گا۔

[4] یعنی چودھری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان جو ۲ مئی ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ (مرتّب)

[5] (ترجمہ از مرتّب) دیار مٹ جائیں گے جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

رؤیا۔" دیکھا کہ ایک شخص مسمّی شرمپت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں۔ کنارہ بہت دُور ہے اور مَیں پانی پر لیٹا ہؤا جارہا ہوں اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اِسی طرح تیرتے ہوئے جب مَیں قریب نصف کے پہنچا تو معلوم ہؤا کہ قریباً زانو تک پانی ہے پھر کنارہ پر پہنچ گئے اور خیال آیا کہ میرا لڑکا مبارک اُسی کنارہ پر رہا ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے واپس آئے۔ تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے ایک طرف باقی ہے اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں ہم بھی خشکی کی راہ پر چلنے لگے۔

فرمایا۔ بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے۔ شاید یہ تعبیر ہو کہ ایک حصّہ زخم کا خشک ہوگیا ہے اور دوسرا حصّہ ابھی باقی ہے اور شرمپت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اَعلم۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲؍ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء

رؤیا۔" دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جارہے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں۔ ایک شخص ان کی باتیں سُنکر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں۔ گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں۔ فقط

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے...... غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲؍ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء

رؤیا۔" دیکھا کہ مَیں بٹالہ کو جاتا ہوں۔ خیال آیا کہ نماز کا وقت تنگ ہے اس واسطے ایک مسجد میں گیا جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینوں پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدابخش صاحب کی آواز آئی۔ وہ تو کہیں کو چلے گئے۔ پھر جب مَیں مسجد میں داخل ہؤا تو دیکھا کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحب کا ایک پُرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت میں رہا تھا اور جن کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہیں وہاں موجود ہے اور غمگین سا ہے اور مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر محمد اسحٰق[1] بیٹھا ہے اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحٰق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی

---

[1] حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ناظر ضیافت۔ (مرتّب)

بند کردی ہے اور یہ ارادہ کرتا تھا کہ چلا جائے اور خدا جانے کہاں جاتا تھا مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے کہ تجارت کر کے گذارہ کریں گے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ معلوم نہیں مرزا صاحب نے کیوں روٹی بند کردی ہے بزرگوں کے کام پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ پھر الہام ہوا:

اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔[1]

فرمایا کہ یہ ایک پُرمعنی خواب ہے اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدارِ حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا اِس دُنیا سے فوت ہوجانا ہوتا ہے۔ سو بنظرِ اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے لیکن روٹی پھر لگ گئی ہے کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحیٔ الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اِس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے جس کے واسطے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ تجارت سے مراد دعا کرنا، خدا پر ایمان رکھنا، اس پر بھروسہ کرنا اور اعمالِ صالحہ کا بجا لانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ[2]…… غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی وہ تو بند ہوچکی ہے لیکن اَب تجارتی زندگی باقی ہے یعنی وہ زندگی جو دعاؤں کا نتیجہ ہے اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲،۱)

۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء

"طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ"[3]

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ) مَیں رحمٰن خدا ہوں۔ مُرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان میں لہو و لعب کریں۔

[2] سورۃ الصّفّ : ۱۱، ۱۲۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ہم پر وداع کی گھاٹی سے بدر کا طلوع ہوا ✽ (نوٹ از حضرت عرفانی صاحب) ۲۱ ستمبر کی رات کو اعلیٰ حضرت مولوی صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے۔ اس پر (یہ) الہام ہوا ✽ (الحکم)

(نوٹ از مرتّب) حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے الہامات کی کاپی کے صفحہ ۴۹ پر یہ الہام مکمل شعر کی صورت میں یوں درج ہے ؎

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ ✽ وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

(ترجمہ از مرتّب مصرعہ دوم) ہم پر شکر کرنا لازم ہے جب تک کوئی دعا کرنے والا دعا کرسکتا ہے۔

۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء (۱) "تَأْتِيْكَ نُصْرَتِيْ (۲) يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ"۔ [1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء "حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا"۔ [2]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء (۱) "لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ (۲) وَقَالُوْا مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (۳) قُلْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوالْاِقْتِدَارِ اَفَلَا تُؤْمِنُوْنَ (۴) قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ (۵) قُلْ مَآ اَزِيْدُ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِيْ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۶) اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ"۔ [3]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

ستمبر ۱۹۰۵ء "اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ"۔ [4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱) میری مدد تیرے پاس آئے گی (۲) ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔

[2] (ترجمہ از مرتب) وہ قرارگاہ اور قیام گاہ ہونے کی رُو سے بہت اچھی جگہ ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) (۱) مت خوف کر۔ میری درگاہ میں رسول خوف نہیں کیا کرتے (۲) اور کہتے ہیں کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے۔ وہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے بالکل انہونی ہے (۳) کہہ اللہ تعالیٰ غالب ہے قدرت رکھنے والا پس کیا تم ایمان نہیں لاتے (۴) کہہ میرے پاس اللہ کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاتے ہو؟ (۵) کہہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بڑھاتا اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (۶) ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں اُتارا ہے۔ یقیناً ہم ہی اُتارنے والے ہیں۔

[4] (ترجمہ از مرتب) کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا ان کی تدبیر کو بیکار نہیں کر دیا تھا۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ "کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ ایک مکان ہے۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہؤا ہے جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤں رکھنے کے بھی ہیں۔ اُوپر ایک دروازہ ہے۔ مَیں اس زینہ پر چڑھتا ہوں مگر چڑھ نہیں سکتا۔ اتنے میں اُوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے اور فوراً پہنچ سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ دُور ہے۔ کوئی دو تین سَو گز کا فاصلہ ہے۔ پس ہم اُس دوسرے راستہ سے جانے لگے تو دیکھا کہ مَیں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفّار ہے اور ایک اَور سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے۔ مَیں غفّار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ ساتھ چل۔ تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ آنکھ کُھل گئی۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۵ر اکتوبر ۱۹۰۵ء

"رہا گوسفندان عالی جناب[1]"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۵ر اکتوبر ۱۹۰۵ء

"آہوئے مرگ[2]"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام صفحہ ۵۱)

۷ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ مَیں گورداسپور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو کلّے رنگ کا ہے۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ جب مَیں گورداسپور گیا تھا تو میرا بھائی بیمار تھا اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ معلوم نہیں اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں میراں بخش حجام ملا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے جس سے مَیں نے سمجھا کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) عالی جناب کی بھیڑیں رہا ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتب) موت کے ہرن۔

۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء "رؤیا[1] میں دیکھا کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہوگئی۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ مَیں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں، بیٹھے ہیں جن سے کراہت ہوئی۔ پھر مَیں نے شادی خاں[2] کو بُلانا چاہا اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں سے اسے کس طرح شناخت کروں، مگر مَیں نے آواز دی تو شادی خاں فوراً کھڑا ہوگیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا:۔

اِذْ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ[3]"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا" دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے۔ اس میں ایک لکڑی بھی ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء "الہام (۱) اُرِيْدُ الْخَيْرَ[4] (۲) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ۔[5]

فرمایا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا اور اس کی نسبت یہ خیال کر لینا کہ اس کے بغیر اب فلاں حرج ہوگا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اُس کی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک کو بُلا لیتا ہے دوسرا قائم مقام اسکے

---

[1] (نوٹ) اسی روز ایک خادمہ تابی کی پوتی عمر تیس ۳۰ سال فوت ہوئی جو بچہ جننے کے بعد بیمار تھی۔ (الحکم)

[2] اس سے مراد میاں شادی خاں صاحب مرحوم ہیں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خسر تھے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) جب مَیں نے بنی اسرائیل سے ان کے دشمنوں کو باز رکھا۔

[4] (ترجمہ) (۱) مَیں خیر کا ارادہ کرتا ہوں (۲) اے لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔

[5] اِس الہام کی تاریخ حضورؑ کی کاپی الہامات صفحہ ۱۵ میں ۱۰؍اکتوبر درج ہے اور اس کے بعد وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ کا فقرہ بھی درج ہے مکمل الہام یوں ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ (مرتّب)

کر دیتا ہے، قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یعنی تم دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰۔ بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۵ء " اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ"[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "رسید[۲] مژدہ کہ آں یارِ دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار از میاں برخاست"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "اِنِّیْ[۳] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ[۴] یَّلُوْمُ وَ اُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء (الف) رؤیا۔ "ایک شخص نے مجھے کنوئیں کی ایک کوری ہنڈیا میں ٹھنڈا پانی دیا۔

پھر الہام ہوا:

"آبِ زندگی"

اس کے بعد الہام ہوا:

قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ[۵]

---

[۱] (ترجمہ) مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ (مرتّب)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) خوشخبری ملی کہ وہ محبوب آگیا۔ خوشخبری ملی کہ پردہ درمیان سے اُٹھ گیا۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو ملامت کرے گا مَیں اُسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ کچھ عطا کروں گا جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔

[۴] الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں لفظ "مَا یَلُوْمُ" ہے جو غالباً سہوِ کاتب ہے۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ از مرتّب) تیرے ربّ کی مقرر کردہ میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔

پھر الہام[۱] ہوا : "خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی"

(بدر جلد ا نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب) "چند روز کا رؤیا ہے کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفّٰی اور مقطّر پانی ہے۔ اِس کے ساتھ الہام تھا :

آبِ زندگی"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۸۰)

۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "خواب میں دیکھا کہ ایک چُغہ ہے۔ وہ اُلٹا ہے مگر اس پر زری بفت کا کام کیا ہوا ہے ۔ دھاگا نظر نہیں آتا"

(بدر جلد ا نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "لَا تَقُوْمُوْا[۲] وَلَا تَقْعُدُوْا اِلَّا مَعَهٗ۔ لَا تَرِدُوْا مَوْرِدًا اِلَّا مَعِیْ۔ اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ"

(بدر جلد ا نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۵ء "اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ اَدُوْرُ[۳]"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

---

[۱] حضورؑ کی کاپی الہامات صفحہ ۵۲ میں یہ الہام یُوں درج ہے "اس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائیگی" نیز تاریخ الہام ۱۵ر اکتوبر درج ہے۔ (مرتّب)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) نہ کھڑے ہو اور نہ بیٹھو مگر اُس کے ساتھ۔ نہ اُترو کسی جگہ میں مگر میرے ساتھ۔ مَیں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

(نوٹ) سفرِ دہلی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ کیا اس پر الہام ہوا۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) مَیں خدائے رحمٰن کے ساتھ چکر کھاتا ہوں۔

۲۰؍اکتوبر ۱۹۰۵ء

"یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء

"اِنِّیْ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَرُوْمُ مَا یَرُوْمُ۔"[1]
(بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء

"ہمارا حصہ دے دو۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

۲۲؍اکتوبر ۱۹۰۵ء

رؤیا۔ "دیکھا کہ دہلی گئے ہیں تو تمام دروازے بند ہیں۔ پھر دیکھا کہ اُن پر قُفل لگے ہوئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شَے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ مَیں نے کہا تم مجھے کیا دُکھ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس سے زیادہ دُکھ دیا گیا تھا۔"
(بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۲؍اکتوبر ۱۹۰۵ء

"تَاْتِیْکَ وَاَنَا مَعَکَ۔"[2]

یہ الہام بخیرو عافیت سفر سے واپس آنے کی خبر دیتا ہے۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۵ء

"فرمایا کہ آج رات مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے چنے بُھنے ہوئے سفید ہیں اور اُن کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ چنے، مُولی، بینگن یا پیاز خواب میں دیکھیں تو کوئی امرِ مکروہ پیش آتا ہے لیکن منقہ دِل کو قوت دینے والی شَے ہے اور اس کو دیکھنا اچھا ہے۔ اِس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امرِ مکروہ چھوٹا یا

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ملامت کرنے والے کو ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز عطا کروں گا جو ہمیشہ کے لئے ہو گی۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جس بات کا وہ قصد کرے گا اسی کا مَیں قصد کروں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) وہ تیرے پاس آئے گی جبکہ میں تیرے ساتھ ہوں گا۔

(نوٹ از مرتّب) اس میں حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف اشارہ ہے۔

بڑا درپیش ہے[1] جو منقّہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہے گی۔ فرمایا کہ انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ بھی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے کہ میری ساری عمر خوشی میں گذرے تو یہ ہو نہیں سکتا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۵؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء رؤیا "دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

یکم نومبر ۱۹۰۵ء "دستِ تو، دُعائے تو، ترحّم زخدا"[2]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۸؍ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ حاشیہ)

نومبر ۱۹۰۵ء "رَبِّ عَلِّمْنِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ عِنْدَكَ"۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷)

(ترجمہ) اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

۹؍ نومبر ۱۹۰۵ء "خواب میں کتا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اِس سے مُراد کوئی مُفسدہ یا ہنگامہ ہوتا ہے۔ الہام۔ جو اس کے ساتھ ہوا یہ ہے:۔ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ"[3]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۵؍ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷؍ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

---

[1] فرمایا اگلے دن جو خواب میں چنے دیکھے گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

[2] یہ الہام قطب مینار (دہلی۔ مرتّب) سے واپس آتے ہوئے گاڑی میں مقبرہ منصور صفدر جنگ وزیر ہمایوں کے پاس ہوا (البدر مورخہ ۸؍ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲) "میر ناصر نواب صاحب کو خطرناک درد قولنج تھی۔ دعا کرنے پر یہ الہام ہوا۔ اور خدا نے شفا دی۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۱۱ بابت ماہ نومبر ۱۹۰۵ء آخری ورق کا اندرونی صفحہ)

(ترجمہ) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دُعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲)

[3] (ترجمہ) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

نوٹ:۔ "یہ رؤیا اور الہام آپ نے (بمقام امرتسر۔ مرتّب) لیکچر سے پہلے سُنا دیا تھا لیکچر شروع کرنے کے آدھ

۱۱ر نومبر ۱۹۰۵ء "اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی۔"[۱]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳ر نومبر ۱۹۰۵ء "اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ۔"[۲]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۱۴ر نومبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ "ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہیں۔ وہ عبارت یاد نہیں رہی مگر اُس کا مطلب غالباً یہ تھا کہ ایمان چار قسم ہے۔ ایکؔ روایتی ایمان، دوسرؔا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرؔا حالی ایمان، چوتھؔا استغراقی جو محویت سے حاصل ہوتا ہے۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

نومبر ۱۹۰۵ء "مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مُرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۱۵ر نومبر ۱۹۰۵ء وحی ہوئی: "زندگیوں کا خاتمہ۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹ر نومبر ۱۹۰۵ء "کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ:۔

گھنٹہ بعد پُورا ہوگیا۔ کوتاہ اندیش مخالفوں اور مُفسدوں نے اِس قدر شور و شر پیدا کیا کہ اپنی طرف سے وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہوگئے۔" (الحکم مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

[۱] (ترجمہ) یا تو وہ بعض باتیں ہم تجھے دکھائیں گے جن کا ان کو ہم نے وعدہ دیا ہے یا تجھے وفات دیں گے تقویٰ کے بغیر کوئی عمل ذرہ برابر بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

[۲] (ترجمہ از مرتب) تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔

۱۹؍نومبر ۱۹۰۵ء " ایک رؤیا میں دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہیں ہوا خفیف سا خون نکلا ہے۔ والد صاحب مرحوم نے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۰؍نومبر ۱۹۰۵ء (۱) اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ[1] (۲) سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔[2]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

نومبر ۱۹۰۵ء فرمایا: "چند روز ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں۔ تب مَیں نے اُن کو کہا کہ آپ میرے واسطے دُعا کریں کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مِل جائے۔ اِس کے جواب میں اُنہوں نے کہا "تحصیلدار"۔ مَیں نے

---

[1] (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

[2] فرمایا: "کہ یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، خون نہ کرو وغیرہ۔ اِس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے جیسے یہود کو کہا گیا کہ توریت کو محرّف مبدّل نہ کرنا، یہ بتاتا تھا کہ بعض ان میں سے کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاح شریعت ہے۔

دوسرا امر کونی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں جیسے قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا اور وہ پُورے طور پر وقوع میں آ گیا۔ اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ رُوئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اِس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۴۲ مورخہ ۳۰؍نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(نوٹ از مرتب) کاپی الہامات صفحہ ۵۳ پر یہ الہام عربی زبان میں یُوں درج ہے اَجْمِعُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لِیَجْتَمِعُوْا عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔

[3] (ترجمہ از مرتب) دینِ واحد پر۔

کہا یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں جس امر کے واسطے مَیں نے آپ کو دُعا کے واسطے کہا ہے آپ وہ دُعا کریں۔ تب اُنہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اُٹھائے مگر اُوپر نہ کئے اور کہا ''اکیس'' [1]۔ مَیں نے کہا کھول کر بیان کرو مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس [2] کہتے رہے اور پھر چلے گئے۔

فرمایا۔ تحصیلدار کے لفظ سے یہ مُراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔ اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے اور توحید کو زمین پر پھیلاوے۔ دوسرے یہ کہ حَکَم عَدل ہو کر اُمّتِ محمدیہ کو باہمی عَدل پر قائم کرے۔''

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۴ ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹ ر نومبر ۱۹۰۵ء

(۱) ''قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّكَ [2] (۲) بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں (۳) اُس

---

[1] مولوی صاحب کا اکیس۔ اکیس۔ اکیس کہنا ظاہر کرتا ہے کہ اکیس کا لفظ آپ کی تبلیغ کی عمر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ کا سوال مولوی صاحب سے یہ تھا کہ مجھ کو اتنی عمر ملے کہ سلسلہ کی تبلیغ کے لئے کافی ہو اور اس کے جواب میں مولوی صاحب نے اکیس کا لفظ فرمایا ہے یعنی تمہاری اس تبلیغ کا وقت اکیس تک ہوگا۔ چنانچہ واقعات کو دیکھنے سے اس خواب کی سچائی بڑے زور سے ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت اقدسؑ کا اشتہار بیعت جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں ہؤا ہے اور اکیسویں سال اسی مہینے میں آپ کا انتقال ہؤا اور اسی طرح ۱۸۸۸ء میں اشتہار بیعت نکلا اور ۱۹۰۸ء میں وفات ہوئی جس سے اس خواب کی تعبیر واضح ہوگئی کہ اس خواب سے یہ مُراد تھی کہ اکیسویں سال آپؑ کی وفات ہوگی۔''

(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷ بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۸، ۹ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل و بروز تھے اِس لئے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی قسم کا انکشاف ہؤا اور اِس انکشاف سے اکیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۳۔ اپریل ۱۹۴۴ء کو فرمایا ''آج مَیں نے ویسا ہی ایک رؤیا دیکھا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رؤیا ہے..... یہ ساری رؤیا تو نہیں مگر آج رات ایک لمبے عرصہ تک یہی رؤیا ذہن میں آکر بار بار یہ الفاظ جاری ہوتے رہے اکیس اکیس'' (الفضل جلد ۳۲ نمبر ۹۹ مورخہ ۲۹ ر اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

چنانچہ ۱۹۴۴ء سے ٹھیک اکیس سال بعد حضورؓ کا وصالِ مبارک ہؤا اور لفظاً لفظاً خدا تعالیٰ کی بات پُوری ہوئی۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔

دن سب پر اُداسی چھا جائے گی (۴) قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔"[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۲ مورخہ ۳۰ ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹۰۵ء فرمایا "میرے ایک چچا صاحب فوت ہوگئے تھے۔ عرصہ ہوا مَیں نے ایک مرتبہ اُن کو عالَمِ رؤیا میں دیکھا اور ان سے اس عالَم کے حالات پُوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ جب انسان کا آخری وقت آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہیں مَولابس۔ مَولابس۔

(فرمایا حقیقت میں ایسی حالت میں جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ مَولابس موزوں ہوتا ہے)۔

اور پھر وہ قریب آکر دونوں اُنگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔

اے رُوح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ۔

فرمایا طبعی اُمور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے رُوح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے۔ توریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتھنوں کے ذریعہ زندگی کی رُوح پھونکی گئی۔ وہ عالَم عجیب اسرار کا عالَم ہے جن کو اس زندگی میں انسان پُورے طور پر سمجھ بھی نہیں سکتا۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲ ر دسمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ "دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مُرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا:۔

اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ۔[3]

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مُرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا:۔

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ۔[4]

---

[1] (ترجمہ) تیری اجل مقدّر قریب ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کرنے والا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے۔ (بدر)

[2] فرمایا۔ اِن الہامات پر غور کرکے مَیں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا۔ اُس وقت اس کے ساتھ ایک رؤیا بھی تھی۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

[3] (ترجمہ) اگر تم مسلمان ہو۔

[4] اللہ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔

فرمایا کہ مُرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۶ ر دسمبر ۱۹۰۵ء[1] " قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِىْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِىْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ترجمہ) "تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رُسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعادِ مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رُسوائی مطلوب ہو۔"

(الوصیّت صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

" وَلَا نُبْقِىْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رُسوا کرنے والا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے یہ بڑا مبشر الہام ہے یعنی تیرے آنے کی جو علّتِ غائی ہے اُس کو ہم پُورا کر دیں گے۔"

(الحکم مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

فرمایا۔" ان فقرات کے ساتھ لگانے سے صاف منشاء الٰہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغامِ رحلت دیا جائے گا تو دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ابھی ہمارے فلاں فلاں مقاصد باقی ہیں۔ اِس کے لئے فرمایا کہ ہم سب کی تکمیل کریں گے۔
فرمایا۔ لوگ اکثر غلطی کھاتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سب اُمور کی تکمیل مامور ہی کر جائے۔ وہ بڑی بڑی اُمّیدیں باندھ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب کچھ مامور اپنی زندگی میں ہی کر کے اُٹھا ہے صحابہؓ میں بھی ایسا خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کا وقت نہیں آیا کیونکہ دعویٰ تو تھا کہ کُل دُنیا کی طرف رسول ہوئے اور ابھی عرب (کا) بھی بہت سا حصہ یُوں ہی پڑا تھا مگر اللہ تعالیٰ ان سب امور کی تکمیل آہستہ کرتا رہتا ہے تاکہ جانشینوں کو بھی خدمتِ دین کا ثواب ملتا رہے۔"

(مکتوباتِ[2] احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ ۶۱، ۶۲)

---

[1] کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳ میں اس کی تاریخ ۴ ر دسمبر درج ہے۔ (مرتّب)

[2] (نوٹ) یہ مکتوب مورخہ ۶ ر دسمبر ۱۹۰۵ء مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدسؑ کے حکم سے لکھا ہے اور دستخط مولوی صاحب کے ہیں۔

۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء[1] (رؤیا میں دیکھا[2]) کہ دہلی گئے ہیں اور بخیریت واپس آئے ہیں۔ پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْصَلَنِیْ صَحِیْحًا۔[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۷ر دسمبر ۱۹۰۵ء "قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِكْرًا۔[4] قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ شَیْئًا۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۷ر دسمبر ۱۹۰۵ء "خدایا زندگی بخش۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

---

[1] یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳ میں درج ہے۔ (مرتّب)

[2] حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں "اس الہام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لے ہی نہیں گئے۔ آخری سفر جو آپ نے دہلی کی طرف کیا وہ ۱۹۰۵ء کا ہے۔ تو یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ کا مثیل دہلی جائے گا۔ لوگ اس پر پتھراؤ کریں گے۔ یہ جو سنگباری کی گئی یہ دراصل مجھ پر تھی جسے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسند پر بٹھایا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ آپ کو یعنی آپ کے مظہر کو صحیح و سالم قادیان لے آئے گا ..... یہ جو کہا گیا ہے کہ مجھے صحیح و سالم پہنچا دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض دوسروں کو نقصان پہنچے گا۔"
(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۰۲ مورخہ ۳ر مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۵)

[3] (ترجمہ از مرتّب) سب حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے صحیح و سالم پہنچا دیا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) تیری مقدر اجل قریب ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کن ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ تیرے ربّ کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کن چیز نہیں چھوڑیں گے۔ اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ سب تعریف خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

۹ر دسمبر ۱۹۰۵ء "نئے قبرستان کی زمین کے متعلق الہام ہوا:۔

اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

"یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸)

۱۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء "اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ[۱]" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۱۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء "کَبُرَتْ فِتْنَۃٌ[۲]"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء (۱) "جَآءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَاھِرَاتٍ[۳] (۲) قَرُبَ وَقْتُکَ وَ نُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَیِّنَاتٍ۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

فرمایا۔ اِن الہامات میں الفاظ بَاھِرَات، بَیِّنَات صفت کے طور پر نہیں آئے بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کُھلے نشانات اِس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لُطف، مدارات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلّی دیتے ہیں کہ تم تردّد نہ کرو۔ اِس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دیں گے ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہرات اور بیّنات کیا ہیں مگر ایک بڑے شُکر اور سجدے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشّان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اِس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کرے گا جن سے بہت تبدیلی ہو گی اور دُنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔"

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷ ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

---

[۱] (ترجمہ از مرتب) میرا ربّ یقیناً میرے ساتھ ہے وہ جلد ہی میری رہبری کرے گا۔

[۲] (ترجمہ) فتنہ بڑا ہو گیا۔

[۳] (ترجمہ) تیرا وقت آگیا اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے۔ تیرا وقت قریب آگیا اور ہم تیرے واسطے کُھلے نشان باقی رکھیں گے۔

۱۶ردسمبر ۱۹۰۵ء (۱) ”قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ رَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ (۲) اَمَرْتُ نَافِذًا“[1]

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”[1]قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ [2]وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ [3]قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ۔ [4]وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔ [5]وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْكَ۔ [6]جَآءَ وَقْتُكَ۔ [7]وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيَاتِ بَاهِرَاتٍ ط [8]جَآءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيَاتِ بَيِّنَاتٍ ط [9]قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ [10]وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ اِنَّهٗ [11]مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ“

(ترجمہ) ”تیری اجل قریب آگئی ہے۔ اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رُسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رُسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اِس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں۔ تُو اِس حالت میں فوت ہوگا جو مَیں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کُھلے کُھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے ربّ کی نعمت کا جو تجھ پر ہوئی، لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے۔ تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اَجر ضائع نہیں کرتا۔“

(الوصیت صفحہ ۲۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔“ (الوصیت صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) (۱) تیرا ربّ کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اُترے گا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدّر تھی۔ وہ وقت قریب آگیا جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا (۲) مَیں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے یعنی اٹل ہے۔ (نوٹ از مرتّب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۵۳ میں یہ دوسرا الہام ”اَمَرْتُ نَافِذًا“ کی بجائے ”عَرَفْتُ نَافِذًا“ لکھا ہے۔

دسمبر ۱۹۰۵ء ”حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے، اور شدّت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے، اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔“
(الوصیت صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲، ۳۰۳)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ
تُو میری طرف سے نذیر ہے۔ مَیں نے تجھے بھیجا تا مُجرم، نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔“
(الوصیت صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۳)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ
مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قُرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔“ (الوصیت صفحہ ۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ
تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔“
(الوصیت صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔“
(الوصیت صفحہ ۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”خدا نے فرمایا زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لَكَ نُرِیْ اٰیٰتٍ وَّنَهْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ ۔ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا ” بھونچال آیا اور شدّت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔“
(الوصیت صفحہ ۱۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴-۳۱۵)

دسمبر ۱۹۰۵ء "مجھے ایک جگہ دکھلادی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

(الوصیّت صفحہ ۱۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶)

دسمبر ۱۹۰۵ء "[1] اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْكَ مَا یَدُوْمُ
[2] لَكَ دَرَجَةٌ فِی السَّمَآءِ وَفِی الَّذِیْنَ هُمْ یُبْصِرُوْنَ۔ [3] وَلَكَ نُرِیَ اٰیَاتٍ وَّنَهْدِمُ
مَا یَعْمُرُوْنَ۔ [4] وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا۔ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔
[5] اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ [6] لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ [7] اَتٰی
اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ [8] بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِیُّوْنَ۔ [9] یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ
مَعِیْ۔ [10] اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ [11] وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا
الْخَلْقُ۔ [12] وَاَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ [13] اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔ [14] اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَ
كُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ [15] اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ۔ [16] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكَ الْمَسِیْحَ
ابْنَ مَرْیَمَ۔ [17] لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ [18] وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔ [19] یَعْصِمُكَ

---

[1] ترجمہ:۔ مَیں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ [2] تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ [3] اور تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے۔ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ [4] اور انہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ [5] مَیں اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ [6] کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قُرب میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ [7] خدا کا امر آرہا ہے پس تم جلدی مت کرو۔ [8] یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ [9] اے میرے احمد تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ [10] تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ (اور) [11] تُو مجھ سے بمنزلہ اُس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دُنیا نہیں جان سکتی۔ [12] تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ [13] مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ [14] جس پر تُو غضبناک ہو مَیں غضبناک ہوتا ہوں اور جس سے تُو محبت کرتا ہے مَیں بھی محبت کرتا ہوں۔ [15] خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چُن لیا۔ [16] اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔ [17] وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پُوچھے جاتے ہیں۔ [18] اور وعدہ پُورا ہونا ہی

اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَ يَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ [20] ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔ [21] اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ [22] يَاجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ۔ [23] كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ [24] وَهُمْ
مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ [25] اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔
[26] اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ [27] سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ
رَّحِيْمٍ۔ [28] وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔"

(الوصیّت صفحہ ۱۶، ۱۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

دسمبر ۱۹۰۵ء "خدا نے میرا دل اپنی وحیِ خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔..... پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اِس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے.....

دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اِس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصّہ اُس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایت اِس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیّت میں اِس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اِس سے کم نہیں ہوگا.....

تیسری شرط یہ ہے کہ اِس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچّا اور صاف مسلمان ہو۔"

(الوصیّت صفحہ ۱۶ تا ۱۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸ تا ۳۲۰)

تھا۔ [19] خدا تجھے دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے۔ [20] کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔ [21] کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ [22] اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اِس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ [23] خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ [24] اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔ [25] خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔ [26] وہ لوگ جو ایمان لائے اُن کے قدم اُن کے رب کے نزدیک صداقت پر ہیں۔ [27] تم سب پر اُس خدا کا سلام ہے جو رحیم ہے [28] اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ (ترجمہ ماخوذ از حقیقۃ الوحی و تذکرۃ الشہادتین والوصیت۔ مرتّب)

دسمبر ۱۹۰۵ء ”میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت اُن کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔“
(ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۷)

۲۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء ”وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔“[1]
(بدر جلد ۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۵ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء (۱) ”یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ[3] (۲) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔“[2]
(بدر جلد ۱ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ر دسمبر ۱۹۰۵ء (ا) رؤیا۔ ”دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اَور قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے۔“
(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
(ب) فرمایا۔ ”یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اَور قبریں ہیں، وہ بھی

---

[1] (ترجمہ) اور اپنے ربّ کی نعمت کا ذکر کر۔

[2] (۱) اے چاند اے سُورج تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں (۲) ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔

[3] ”یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ یعنی اے چاند اور اے سُورج تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔ اِس وحیِ الٰہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اِس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سُورج کرکے پکارا۔ اِس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دُنیا بے خبر تھی مگر اَب میرے ذریعہ سے اُس کی جلالی چمک دُنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی۔“ (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷)

پُورا ہُوا۔ ایک قبر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بنی اور دوسری چودھری صاحب مرحوم کی بنی۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷؍ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

یکم جنوری ۱۹۰۶ء "تین[2] بکرے ذبح کئے جائیں گے۔
فرمایا۔ ظاہر پر عمل کرکے آج ہم نے تین بکرے ذبح کرا دیئے ہیں۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵؍ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳؍ جنوری ۱۹۰۶ء "[3] اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵؍ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍ جنوری ۱۹۰۶ء [4] وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔

---

[1] یعنی چودھری الہ داد صاحبؓ ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ اور رؤیا میں تین قبروں کا جو ذکر ہے یہ تیسری قبر بھی وہاں بنی ہوئی ہے جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی اہلیہ زینب بی بی مرحومہ کی ہے۔ (مرتّب)

[2] یہ الہام بھی ایک دوسرا الہام "شَاتَانِ تُذْبَحَانِ" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۰) کی طرح بدقسمت افغانستان کی خونی زمین میں پُورا ہُوا۔ امیر امان اللہ خان نے اپنے عہدِ حکومت میں باوجود کامل مذہبی آزادی کا اعلان کرنے اور احمدیوں کی حفاظت کا ذمہ لینے کے تین احمدیوں کو سنگسار کر دیا چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحبؓ ۳۱؍ اگست ۱۹۲۴ء میں شہید ہوئے اور مولوی عبدالحلیم صاحبؓ اور قاری نور علی صاحبؓ ۱۲؍ فروری ۱۹۲۵ء میں شہید کئے گئے۔
(الفضل ۲۱؍ فروری ۱۹۲۵ء صفحہ ۱ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۴۷۵) (مرتّب)

[3] (ترجمہ) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا جس بستی کو ہم ہلاک کر دیں اُن پر پھر واپس آنا حرام ہے اور ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُتار دیئے جنہوں نے تیری پیٹھ کو توڑ دیا تھا۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی اور اس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔

اِس سے پہلے دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد حسین بٹالوی کو الہام ہوا ہے کہ قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ۔ مَیں نے خیال کیا کہ اس نے ہمارے مخالف ہماری جماعت متفرق ہونے کے بارے میں شائع کیا ہے بعد اس کے کچھ غنودگی ہوگئی۔ پھر الہام ہوا:

قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ یَا قَمَرُ[1] یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ۔
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء (۱) "اَللّٰہُ[2] غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
(۲) یُنْجِیْكَ مِنْ کَرْبِكَ۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء "ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کردو۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پبلک نے کردیئے ہیں۔ مَیں نے کہا مَیں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اَور بات بھی کہنے کو تھا۔ کیا خدا نے اِس پر دستخط کردیئے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۳ر جنوری ۱۹۰۶ء قُلِ[3] اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیْءٍ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ ھُمْ یَتَّقُوْنَ۔
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اے چاند اے سورج تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔
[2] (ترجمہ) (۱) خدا ہر شئے پر غالب ہے (۲) تجھے تیرے کرب سے نجات دے گا۔
[3] (ترجمہ) تُو کہہ دے اللہ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے یعنی اللہ تعالیٰ پر پُورا بھروسہ کر اور دوسرے کسی کی پروا نہ کر۔ (بقیہ ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

۱۳؍جنوری ۱۹۰۶ء (۱) لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی (۲) زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ وَنَھْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ (۳) عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ (۴) قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔[1] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۴؍جنوری ۱۹۰۶ء (۱) "کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۳) ہم مکّہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ترجمہ) خدا نے ابتداء سے مقدّر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مکّی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ مکّہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ مدینہ کی طرف۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء "صبح پیر کے دن ۱۵؍جنوری ۱۹۰۶ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ امام الدین کی کنجنی بیوی گر پڑی ہوئی ہے۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) (۱) کوئی عمل تقوٰی کے بغیر ذرّہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا (۲) قیامت والا زلزلہ۔ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے (۳) گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں (۴) کہہ دے کہ میرے ربّ کو تمہاری پرواہی کیا ہے۔ اگر تم دُعا نہیں کرو گے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) شاہِ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مرتّب) چنانچہ اس الہام کے بعد بالکل خلافِ توقّع ایران میں جلد ہی شورِ بغاوت برپا ہؤا اور مرزا محمد علی شاہِ ایران نے مجبورًا بتاریخ ۱۵؍جولائی ۱۹۰۹ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے معزول کیا گیا اور پارلیمنٹ بنائی گئی۔ مفصّل دیکھئے "دعوۃ الامیر" تصنیف حضرت سیّدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثّانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اردو ایڈیشن نمبر ۹ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵۔ فارسی ایڈیشن صفحہ ۳۲۶ تا ۳۲۹ میں دوسری پیشگوئی۔

۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء ”يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ[1] بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ وَتَرَى الْأَرْضَ يَوْمَئِذٍ خَامِدَةً مُّصْفَرَّةً۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء ”وَقَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا۔ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ۔“

(الاستفتاء صفحہ ۷۶۔ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

(ترجمہ) اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء (۱)”تَأْتِي السَّمَآءُ[2] بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (۲) يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ[3] بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

---

[1] (ترجمہ) اس دن آسمان ایک کُھلا کُھلا دُھواں لائے گا یعنی آسمان ایک دُخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا اور تُو زمین کو دیکھے گا کہ ایک مُردہ سی ہوگئی ہے اور راکھ کی طرح بن گئی ہے اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) (۱) آسمان ایک کُھلا دھواں لائے گا (۲) اُس دن آسمان ایک کُھلا کُھلا دُھواں لائے گا۔

[3] (نوٹ از مرتّب) علاوہ دیگر معانی کے ظاہری رنگ میں بھی یہ الہام پُورا ہوا۔ چنانچہ بابو نصیر احمد صاحب کنسٹرکٹ ایجنٹ توپخانہ بازار کیمپ انبالہ نے جو اپنی چشم دید شہادت الحکم میں شائع کرائی اس میں لکھتے ہیں کہ ”۲۴ فروری ۱۹۰۶ء کو بوقت ۴½ بجے شام (چھاؤنی انبالہ میں) پلیگ کارنٹین کے پاس سے دُھواں نکلنا شروع ہوا اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دُھوئیں میں اس قدر روشنی تھی جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی کہ جیسے توپیں سر ہوتی ہیں۔ یہ دُھواں شمال سے اُٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ میں ایک پختہ عمارت تھی جہاں چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس کی چھت کو صاف اُڑا دیا۔ بس اسی پر خیر نہیں ہوئی وہاں سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ بوچڑی پر جا پڑا جا۔ جو اس جگہ سے قریباً دو فرلانگ تھی اور اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اُڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا اور دو تین آدمیوں کو خفیف سی چوٹیں بھی

۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء "فرمایا۔ دِل میں اُن مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقّہ کی راہ میں ہیں تو یہ الہام ہوُا
سَفِیْنَۃٌ وَّ سَکِیْنَۃٌ۔[1]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۶؍جنوری ۱۹۰۶ء "دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں۔ ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ مَیں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تاخیر کرو۔ تب وہ مُتامّل سی رہ گئی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۷؍جنوری ۱۹۰۶ء "(۱) الہام ہوُا:۔

(اَ[2]) وَرڈ اینڈ ٹُو گرلز

(۲) خواب میں دیکھا کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے۔ پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوُا کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں جو وہ الفاظ بول رہے ہیں۔ اور پھر یہی الہام انگریزی میں ہوُا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی۔ یعنی یہ کہ

"ایک کلام اور دو لڑکیاں"

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۷؍جنوری ۱۹۰۶ء "ایک کتاب دکھلائی گئی اس پر لکھا تھا:۔

لائف[3]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

بقیہ حاشیہ:۔

آئیں۔ یہاں پر چار بیل گاڑی کھڑی تھیں جس میں تین کو اُلٹ دیا اور ایک عظیم الشان کیکر کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور سات آٹھ کیکروں کے تنے توڑ دیئے۔ ترازو جو اس جگہ گڑا ہوُا تھا اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر کھیت میں گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے برآمدہ کو گرا کر یہ دُھواں غائب ہوگیا۔" (خط نصیر احمد صاحب محررہ مورخہ ۴؍فروری ۱۹۰۶ء۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[1] کشتی اور سکینت

[2] A word and two girls. (بدر میں لفظ A نہیں ہے)

[3] Life ترجمہ:۔ زندگی

۲۸؍جنوری ۱۹۰۶ء الہام "۲۵؍فروری کے بعد جانا ہوگا"۔[1]
(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۹؍جنوری ۱۹۰۶ء "خواب میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا اور ہم اُٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی تب مَیں نے کہا کہ یہ خواب تھی۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

یکم فروری ۱۹۰۶ء (۱) "تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ"[2]

(۲) پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(۳) وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ"[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۹؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

ؔ۱ (نوٹ از مرتّب) حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۵۶ میں یہ الہام یُوں درج ہے "۲۵؍فروری ۱۹۰۶ء کے بعد جانا ہوگا"۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس الہام کو حضرت سیّدہ اُمّ طاہر احمد پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اُمّ طاہر کی بیماری اور وفات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعض الہامات میں بھی ذکر آتا ہے۔ مَیں جب ہوشیارپور گیا تو رستہ میں میرا ذہن اس الہام کی طرف منتقل ہوُا کہ "۲۵؍فروری کے بعد جانا ہوگا"۔ ہم نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح جلدی انہیں دوسرے ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے مَیں نے کرایہ پر کوٹھی لینے کی بھی بڑی کوشش کی مگر کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے سامان میسّر نہ آسکے۔ آخر ۲۵؍فروری کو سرگنگارام ہسپتال میں اُن کے داخلہ کا انتظام ہوُا اور ۲۶؍فروری کو ہم انہیں لے گئے"۔ (الفضل جلد ۳۲ نمبر ۸۳ مورخہ ۹؍اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

ؔ۲ (ترجمہ) اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔ یعنی ایک زلزلہ آیا اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے۔

ؔ۳ (ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے وہی زمین میں ٹھیرے گی۔ یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی۔

۳؍فروری ۱۹۰۶ء ’’رات کے تین بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا الہام ہوا

اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں

فرمایا اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا کہ نماز پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں‘‘۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۹؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵؍فروری ۱۹۰۶ء روز دوشنبہ عید الضحیٰ حضرت اقدس نے رؤیا دیکھا کہ ’’میاں محمد اسحق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور محمد کے باہمی[1] تعلق نکاح کی تیاری ہو رہی ہے‘‘۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۹؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ زیرِ عنوان ’’بَارَكَ اللّٰه‘‘ بدر ۵؍ فروری ۱۹۰۶ء)

۸؍فروری ۱۹۰۶ء ’’(۱) زمین کہتی ہے:۔

(۱) یَا نَبِیَّ اللّٰہِ[2] كُنْتُ لَآ اَعْرِفُكَ (۲) يُخْرِجُ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ دَوْحَةَ اِسْمٰعِيْلَ۔ فَاَخْفِهَا حَتّٰى تَخْرُجَ[3]۔ (۳) ایک دانہ کس کس نے کھانا‘‘۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۸؍فروری ۱۹۰۶ء ’’خواب میں دیکھا گیا تھا کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے مَیں کہتا ہوں کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا اور اگر پانی بھی نہ ملے گا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔ میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے کہ باغ سے مُراد اپنی جماعت ہے اور نہر سے مراد نصرت اور تائیدِ الٰہی ہے جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگی‘‘۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] چنانچہ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے مسجد اقصیٰ میں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ (مرتّب) (بدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۹؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ زیرِ عنوان بَارَكَ اللّٰهُ۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۔ تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۶۲)

[2] (ترجمہ) اے نبی اللہ![☆] مَیں تم کو نہیں پہچانتی تھی (۲) اس کا ہمّ اور غم باہر نکال دے گا۔ اسمٰعیل کے درخت کو۔ پس اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

[3] البدر میں ’’یخرجہ‘‘ لکھا ہے جو سہوِ کاتب معلوم ہوتا ہے۔

☆ بدر و الحکم میں ’’اے اللہ کے نبی‘‘ ہے۔

۹ فروری ۱۹۰۶ء "درکلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام صفحہ ۶۲)

(ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

۱۰ فروری ۱۹۰۶ء "دیکھا کہ ایک جماعتِ کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ مَیں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف مُنہ کر کے ایک دو باتیں کیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء الہام ہوا:۔

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب اُن کی دلجوئی ہوگی۔"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء "اوّل کسی نے کہا

کرنسی نوٹ

پھر ایک کتاب مجھے دی گئی۔ گویا وہ کرنسی نوٹ تھے۔ اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا۔

فرمایا۔ (اخبار سے مراد خبر ہے)۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] ۱۹۰۵ء میں بنگالہ کی جو تقسیم ہوئی تھی وہ اس کی دلآزاری کا باعث بنی۔ آخر جارج پنجم نے اس الہام سے پانچ سال بعد وہ تقسیم منسوخ کر دی جو بنگالیوں کی دلجوئی کا باعث بنی۔ (مرتب)

۱۹۰۶ء "اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا"[1]
(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۶ فروری[2] ۱۹۰۶ء "رَبِّ[3] اشْفِ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَّهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَآءِ وَ بَرَكَاتٍ فِي الْاَرْضِ" (بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ - الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ - کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۶ فروری ۱۹۰۶ء "تَكْفِيْكَ هٰذِهِ الْاِمْرَاَةُ"[4] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۸ فروری ۱۹۰۶ء "اِنِّيْ مَعَ الَّذِيْنَ هُمْ يَهْتَدُوْنَ[5] - اَيْ يَاْتُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حَنِيْفًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى - قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء "عورت[6] کی چال - ایلی ایلی لما سبقتانی - بریّت - وَاِذْ كَفَفْتُ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ -

---

[1] (ترجمہ از مرتب) کیا تیرا خیال ہے کہ کہف اور رقیم والے ہمارے عجیب نشانات میں سے تھے۔
(نوٹ) چونکہ اِس الہام کے سَن کی تعیین نہیں ہو سکی اِس لئے سِن اشاعت کے لحاظ سے اِسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتب)

[2] کاپی الہامات صفحہ ۵۶ میں اِس کی تاریخ ۱۳ فروری روز سہ شنبہ ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب میری اِس بیوی کو شفا بخش اور اسے آسمانی برکتیں اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

[4] (ترجمہ از مرتب) یہ عورت تجھے کافی ہے۔

[5] (ترجمہ از مرتب) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو ہدایت پاتے ہیں یعنی خدا کی طرف یکسر ہو کر آتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہہ میں تو ابراہیم کی ملت کا پیرو کار ہوں جو رُو بحق تھا۔

[6] اِس الہام کی پیشگوئی کا ایک ظہور جو واقعات کے رنگ میں آنکھوں کے سامنے آیا وہ بھی ہے جو حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے۔ چراغدین جمونی کی وفات پر حضرت مفتی صاحبؓ
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

یہ خیال گذرتا ہے۔ واللہ اَعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے۔ یعنی مردِ میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریّت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنے ہیں۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے۔ اور آخری فقرے کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹؍ فروری ۱۹۰۶ء " دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:۔

" بشیر الدّولہ "

فرمایا: کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدّولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجبِ خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحبِ دولت ہو

بقیہ حاشیہ:۔

نے قاضی صاحبؓ کو بعض امور تحقیق طلب کے متعلق تفصیلات دریافت کرنے کے لئے لکھا۔ انہوں نے بعد تحقیق مفصل خط بھیج دیا جس میں چراغدین کی بیوی کے متعلق بھی الفاظِ ذیل لکھ دیئے۔ "اس کی عورت پر لوگ یاری آشنائی کے الزام لگاتے تھے ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو" یہ خط بدر ۱۹؍ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں شائع ہوگیا۔ اِس خط کے شائع ہونے پر معاندین نے قاضی صاحبؓ کے خلاف بھی ہتکِ عزّت کا مقدمہ کھڑا کرنا چاہا اور پیروی مقدمہ کے لئے ایک بڑی کمیٹی مقرر ہوئی۔ اس پر قاضی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمت میں تفصیل دیتے ہوئے دعا کے لئے لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ ۱۹؍ فروری کا الہام "عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی" شاید یہی چال نہ ہو۔ حضور اقدسؑ نے اس خط پر اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا: "اِس خط کو بہت محفوظ رکھا جائے اور اس کا جواب لکھ دیا جاوے کہ اب صبر سے خدا تعالیٰ پر توکّل کریں۔ دعا کی جائے گی۔"

(پھر) اس مقدمہ کے متعلق یوں ہوا کہ عین اس تاریخ کو جس دن دعویٰ ہونا تھا اور سب تیاری ہر طرح سے مکمل ہو چکی تھی اس دن علی الصبح پتہ لگا کہ وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ غائب ہوگئی اور اس طرح ان مخالفوں کی ساری کارستانی پر پانی پھر گیا اور میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی قبولیتِ دعا اور حضورؑ کی توجّہ کی برکت کا ایک روشن نشان ظاہر ہوا۔ تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے اصحابِ احمد جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۶۔

ے (ترجمہ از مرتّب) اے خدا! اے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ بریّت اور یاد کرو جب مَیں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کو) باز رکھا۔

لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اِس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء "شُد جہانِ عشق بروے آشکار۔"[۱] (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۲۵ر[۲] فروری ۱۹۰۶ء (الف) "دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ"

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر کی نسبت میرے پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا کہ اُن کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی اور موت کی خبر دے کر یہ بھی فرمایا کہ

دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ

.... اور یہ اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جبکہ نواب صاحب موصوف کی بیوی ہر طرح تندرست اور صحیح وسالم تھی۔ پھر تخمیناً چھ ماہ کے بعد نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی کو سل کی مرض ہو گئی ..... آخر رمضان ۱۳۲۴ھ میں وہ مرحومہ اُسی مرض سے اِس ناپائیدار دُنیا سے گذر گئیں۔ اِس پیشگوئی سے نواب صاحب کو بھی قبل از وقت خبر دی گئی تھی۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳، ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۴، ۴۳۵)

۲۵ر فروری ۱۹۰۶ء (ل) "اس کے بعد رؤیا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ میری بیوی یکایک مَر گئی۔ یہ سُن کر میں اُٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پُورا ہو گیا اور پگڑی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵ر فروری ۱۹۰۶ء "اِس الہام[۳] کے علاوہ مرحومہ[۴] کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ

اَمۃُ الحفیظ

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) عشق کا جہان اس پر ظاہر ہُوا۔

[۲] کاپی الہامات صفحہ ۵۸ میں اِس کی تاریخ ۲۳ر فروری درج ہے۔ (مرتّب)

[۳] یعنی الہام "دردناک دُکھ دردناک واقعہ" (مرتّب) [۴] یعنی نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی۔ (مرتّب)

اور اُس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں مگر اِس جگہ یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ حفاظت سے مراد حفاظتِ جسم ہے یا حفاظتِ رُوح ۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۱۹۰۶ء " پھر[1] خدا نے مجھے خبر دی کہ موسمِ بہار میں ایک اَور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور ۲۵ رفروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئے گا۔ چنانچہ ۲۷ر فروری ۱۹۰۶ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا جس سے بہت گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں ۔"

(اشتہار ۲۹ر اپریل ۱۹۰۶ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

یکم مارچ ۱۹۰۶ء (ا) زلزلہ آنے کو ہے

فرمایا: اِس کے معنے یہ ہیں کہ اِسی زلزلہ کو جو ہوُا، اصل زلزلہ نہ سمجھو بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۹ مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) " میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پُورا ہوُا۔

(اشتہار زلزلہ کی پیشگوئی ۲ر مارچ ۱۹۰۶ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

۷ر مارچ ۱۹۰۶ء " ھَااِنِّیْ اٰثَرْتُکَ "[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۹ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸ر مارچ ۱۹۰۶ء زلزلہ کے متعلق دعا کی گئی کہ کب آوے گا۔ الہام ہوُا :

عَلٰٓی اُصُوْلِہِ الْقَدِیْمِ[3]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

---

[1] چونکہ اِس الہام کی تاریخ نزول معلوم نہیں ہوسکی اِس لئے ۲۵ر فروری کے ذِکر کی مناسبت سے اسے یہاں رکھا گیا۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) دیکھ! مَیں نے تجھے چُن لیا۔ [3] (ترجمہ از مرتّب) اس کے قدیم دستور کے مطابق۔

۹ر مارچ ۱۹۰۶ء "(۱) زلزلہ آنے کو ہے۔ ہمارے لئے عید کا دن۔
(۲) رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ۔[۱]
(۳) جس سے تُو بہت پیار کرتا ہے مَیں اس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تُو ناراض ہے مَیں اس سے ناراض ہوں گا۔
یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچائے گا تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مُبتلا کرے گا۔
(۴) اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔[۲]
یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی خدا بھی اس سے محبت کرے گا اور اُسے بچائے گا۔
(۵) خدا نے تیری ساری باتیں پُوری کر دیں۔
یعنی خدا تمام کام تیری مُراد کے موافق کرے گا۔
(۶) وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ۔[۳]
یاد رہے کہ قرآن کریم کے طرز بیان کے موافق اِس آیت کے یہ معنے ہیں کہ میری زندگی میں مخالفین کو بشرط نہ کرنے توبہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا کیونکہ انہوں نے تقویٰ سے کام نہ کیا۔
(۷) قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔[۴]
اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ الہام ہُوا:۔
(۸) رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَۃً مِّنَ السَّمَآءِ۔ اِکْرَامٌ مَّعَ الْاِنْعَامِ۔"[۵]
(بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶ ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم ضمیمہ ۱۰ ر مارچ ۱۹۰۶ء تازہ الہامات)

---

[۱] (ترجمہ) اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھلا نیز دیکھئے نوٹ برصفحہ ۵۰۷ زیر الہام اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔

[۲] (ترجمہ) جس طرف تمہارا مُنہ ہوگا اسی طرف خدا بھی مُنہ کرے گا۔

[۳] (ترجمہ از مرتّب) یا تو ہم بعض وہ عذاب کی پیشگوئیاں تیری زندگی میں پوری کر کے دکھا دیں گے جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے اور یا تجھے وفات دے دیں گے اور بعد میں سب کچھ پُورا کر دیں گے۔

[۴] (ترجمہ) کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے جو رب العالمین ہے نہ کسی اَور کام کے لئے۔

[۵] (ترجمہ) اے میرے رب! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا۔ اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزّت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔

۱۹۰۶ء "وہ فرماتا ہے کہ مَیں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا یعنی کسی جوتشی یا مُلہم یا خواب بین کو اُس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کے جو اُس نے اپنے مسیح موعودؑ کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ کرے۔ ان نشانوں کے بعد دُنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھا دئے جائیں گے اور حقیقی اسلام کا شربت اُنہیں پلایا جائے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲،۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶)

۱۱؍مارچ ۱۹۰۶ء "چو دَورِ خسروی آغاز کردند ٭ مسلماں را مسلماں باز کردند"[۱]
دَورِ خسروی سے مراد اِس عاجز کا عہدِ دعوت ہے مگر اِس جگہ دُنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنے اِس الہام کا یہ ہے کہ جب دَورِ خسروی یعنی دَورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اُس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اَب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔"
(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶، ۳۹۷۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۲؍مارچ ۱۹۰۶ء [۲] (۱) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (۲) وَلِنَجْعَلَ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ (۳) اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔
(بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۳؍مارچ ۱۹۰۶ء (۱) "مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ مگر عورتیں نہ جاویں۔
(۲) [۳] اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔

---

[۱] (ترجمہ از مرتّب) جب فارسی الاصل بادشاہ کا دَور شروع ہوگا تو نام نہاد مسلمان کو از سرِ نَو مسلمان کیا جائے گا۔

[۲] (ترجمہ) (۱) مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا (۲) اور تا کہ ہر بات میں ہم تیرے واسطے آسانی کر دیں (۳) تحقیق تیرا رب کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہے۔ (نوٹ از مرتّب) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹ میں الہام "اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ" کے بعد مزید یہ فقرہ ہے "فِیْ کُلِّ حَالٍ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ"۔ (وہ ہر حال میں صالحین میں سے ہے۔ مرتّب)

[۳] (ترجمہ) (۲) تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے اور قربانی کر تحقیق تیرا دشمن بے نسل رہے گا۔

(۳) اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْہُ۔[1]
(۴) سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔
کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

۱۳؍ مارچ ۱۹۰۶ء "خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا اور نہایت سبز تھا اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔
میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا کے ناصر ہے کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا جو فوق العادت ہوگی۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء "تھوڑی غنودگی کی حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے یہ دکھلایا کہ
تِلْكَ اٰیَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِیْنِ
یعنی قرآن شریف کی سچائی پر یہ نشان ہوں گے۔"
(تجلیاتِ الٰہیہ حاشیہ صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶ حاشیہ)

۱۴؍ مارچ[3] ۱۹۰۶ء (الف) "اَنْتَ سَلْمَانُ وَمِنِّیْ یَا ذَا الْبَرَكَاتِ۔[4]
فرمایا: یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ) (۳) اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اُسے پناہ دے (۴) ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ وہ نہیں ایمان لائیں گے۔ [2] یعنی موجودہ زلزلے۔ (مرتب)
[3] یہ تاریخ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹ میں درج ہے۔ (مرتب)
[4] (ترجمہ از مرتب) تو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحبِ برکات۔

(ب) ”رؤیا میں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
اَنْتَ سَلْمَانُ وَمِنِّیْ یَاذَاالْبَرَکَاتِ[1]“

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۲)

۱۴؍مارچ ۱۹۰۶ء ”چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار۔[2]“

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ا۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵)

۱۴؍مارچ ۱۹۰۶ء فرمایا ”مَیں کل کے دن چند دفعہ اِس الہام[3] الٰہی کو پڑھ رہا تھا کہ یک دفعہ میری رُوح میں یہ عبارت پھونکی گئی جو پہلے الہام[4] کے بعد میں ہے۔
مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر ٭ بدورانش رسولاں ناز کردند[5]“

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵؍مارچ ۱۹۰۶ء آج پھر ۱۵؍مارچ ۱۹۰۶ء کو بروز پنجشنبہ وقتِ صبح یہ الہام ہوا:۔
”خدا نکلنے کو ہے۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ بُرُوْزِیْ۔ وَعْدَ اللّٰہِ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُبَدَّلُ۔
یعنی خدا ان پانچ زلزلوں کو لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کرے گا اور اپنے وجود کو دکھلا دے گا۔ اور تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ مَیں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے کہ پانچ زلزلوں کے ساتھ خدا اپنے تئیں ظاہر کرے گا اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلے گا اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔“

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۴۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) تُو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحبِ برکات۔
[2] (ترجمہ) میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)
[3] یعنی الہام چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار۔ (مرتّب)
[4] چو دَورِ خسروی آغاز کردند۔ (مرتّب)
[5] (ترجمہ از مرتّب) اس کے مقام کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھ۔ اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

مارچ ۱۹۰۶ء "یسوع مریم کا بیٹا اِس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو سجدہ کرتے ہیں اور بادشاہوں کی گردنیں اُس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابنِ مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پُھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پُورا کرے گا..... سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہو گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۰، ۲۱ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء "اُسْتَجِیْبَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ کُلُّ مَا دَعَوْتَ وَمِنْهَا قُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَ شَوْکَتُهٗ۔"[1]

(الاستفتاء صفحہ ۴۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۸ حاشیہ)

۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء "آج بروز یکشنبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے اس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں مَیں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا۔ پہلے اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر مَیں کام کرتا ہوں۔ گویا اُس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اُس چوبارہ میں جائیں انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گذرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں جو نو تالیف کتاب کا مسودہ ہے، وہی دیکھے گا۔ اتنے میں آنکھ کُھل گئی۔

فرمایا معلوم نہیں اِس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا یعنی یہ الہام ہوا

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) آج رات وہ سب دعائیں جو تُو نے کی ہیں قبول کی گئیں۔ اُن دعاؤں میں سے اسلام کی قوت و شوکت کے لئے دعا بھی تھی۔

تھا کہ" عورت کی چال۔ایلی ایلی لما سبقتانی۔بریّت۔اِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ " میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کرے گا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریّت ہوگی مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ مَیں نے پہلے دیکھا اور جو مَیں نے اَب دیکھا اس کے کوئی اَور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اِس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے یعنی اس اِبتلا کا خاتمہ اچھا ہوگا اور ناصر نواب کا دیکھنا اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالےٰ ناصر ہوگا اور اپنی نصرت سے ابتلا سے رہائی دے گا اور آخر یہ ابتلا نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء "اَنْمُرَادُ حَاصِلٌ" ؎۱ (الاستفتاء صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء "(۱) رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔

(۲) قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ" ؎۲

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء "فرمایا۔ آج زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ اِسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہُوا۔

رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا

یعنی اَے میرے خدا! یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔

قاعدہ نحو کے مطابق ھٰذَا کی جگہ ھٰذِہٖ چاہیئے تھا مگر اِس جگہ ھٰذَا سے مُراد ھٰذَا الْعَذَاب ہے کیونکہ اصل غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں۔ پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہُوا۔

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَى النَّارِ

یعنی اے میرے خدا! مجھے آگ پر مسلّط کر دے یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جائے جس کو

؎۱ (ترجمہ از مرتّب) مراد برآنے والی ہے۔

؎۲ (ترجمہ از مرتّب) تیرے ربّ نے کہا کہ آسمان سے وہ چیز اُترنے والی ہے جو تجھے خوش کرے گی۔

یَں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو مَیں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء " آخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّى [1]

فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء "مَیں پچاس یا ساٹھ اَور نشان دکھلاؤں گا۔" [2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء " چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا:۔

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ [3]

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اَور وقت تک موقوف ہو۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء " خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے۔"

(مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم مُرتد مندرجہ رسالہ "الذکر الحکیم" نمبر ۴ صفحہ ۲۴ مرتبہ ڈاکٹر عبدالحکیم مُرتد۔ الفضل جلد ۲۲ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقتِ مقررہ تک۔

[2] الحکم میں یہ الفاظ ہیں "مَیں پچاس یا ساٹھ نشان اَور دکھلاؤں گا۔"

[3] (ترجمہ الہام) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیسرا پوتا ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

۲؍اپریل ۱۹۰۶ء "(۱) هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (۲) اِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَنَّ عَلَیْنَا[1]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳؍اپریل ۱۹۰۶ء "کل مولوی عبدالکریم صاحب کو خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے کمرے میں پھر رہے ہیں۔ میں نے کہا آؤ مصافحہ کرلیں اور پھر مصافحہ کیا اور میں نے کہا کہ تم دُعا کرو کہ ہم اپنے دشمنوں پر غالب آویں۔"

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴؍اپریل ۱۹۰۶ء "آج پھر مولوی صاحب مرحوم کو دیکھا کہ ایک کمرے میں پھرتے ہیں۔ بہت جوش میں اور سخت ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ کیوں لوگ مخالفت کرتے ہیں اور کیوں اطاعت نہیں کرتے۔"

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴؍اپریل ۱۹۰۶ء "یَاْتِیْكَ الْفَرَجُ[2]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔
کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰)

۸؍اپریل ۱۹۰۶ء "(۱) رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (۲) یُرِیْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ[3] ..... یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا۔ یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنے ہیں کہ دُنیا پر سخت صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے تمام ادیان پر غالب کردے۔ (۲) بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

[2] (ترجمہ) کشائش تجھے ملے گی (حقیقۃ الوحی) (نوٹ از مرتب) الحکم میں اس کی تاریخ ۶؍اپریل لکھی ہے۔

[3] (ترجمہ) خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدّت کی وجہ سے نمونۂ قیامت ہے۔ (۲) خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو اپنی شدّت کی وجہ سے نمونۂ قیامت ہوگا۔ نیز دیکھئے نوٹ بر صفحہ ۴۷۷ زیر الہام اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔

۹ر اپریل ۱۹۰۶ء "نَحْنُ اَوْلِيَآءُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ - سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

(ترجمہ) ہم تمہارے متولّی اور متکفّل دُنیا اور آخرت میں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶، ۸۷۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹، ۹۰)

تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۹ر اپریل ۱۹۰۶ء اِن میں سے بعض الہامات مکرّر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے۔

(۱) رَبِّ اَرِنِيْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ[1] (۲) يُرِيْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (۳) اُرِيْكَ[2] زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (۴) يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ وَلَا يُرَدُّ[3] عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ (۵) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ مُّبِيْنٌ (۶) اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷) هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (۸) اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔"

فرمایا: یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اِس سے کیا مطلب ہے معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱) اے میرے رب مجھے وہ زلزلہ دکھا جو قیامت کا نمونہ ہوگا (۲) اللہ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ (نوٹ از مرتب) یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں: "یہ زلزلہ بھی میرے زمانہ میں آیا۔" (الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۶۸ مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

[2] (ترجمہ) (۳) مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو اپنی شدّت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا (۴) تجھ سے پُوچھتے ہیں کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم ہے اور اِعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا (۵) خدا سے مدد اور کُھلی فتح (۶) اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقامِ محمود پر مبعوث کرے (۷) وہی خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے (۸) امراض پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع کی جائیں گی۔

[3] الاستفتاء صفحہ ۶۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں یہ الہام یُوں درج ہے "وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ۔" (مرتب)

۹؍اپریل ۱۹۰۶ء[1] " تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ "[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

۱۲؍اپریل ۱۹۰۶ء فرمایا۔ چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا

وَیْلٌ لِّھٰذِہِ الْاِمْرَأَۃِ وَبَعْلِھَا[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

۱۴؍اپریل ۱۹۰۶ء " (۱) رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے (۲) دو مرتبہ الہام ہوا:۔

زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا

(۳) عالمِ خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آ رہا ہے (۴) الہام ہوا:۔

اِنَّا اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا "[4]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

۱۵؍اپریل ۱۹۰۶ء " رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن مگھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کاپی صفحہ ۶۴ میں یہ تاریخ ۹؍اپریل ۱۹۰۶ء درج ہے۔ البتہ بدر اور الحکم میں ۱۳؍اپریل لکھی ہے۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) اللہ کی قسم بے شک خدا نے تجھے ہم پر فضیلت بخشی ہے اور ہم یقیناً خطا کار تھے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳ میں ہے "اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ رہے۔"

[3] (ترجمہ از مرتب) اس عورت اور اس کے خاوند کے لئے ہلاکت ہے۔

[4] (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

وہ میرے پیچھے دَوڑا۔ مَیں ایک اُونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کرکے کہا:۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد۔[1]"

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا مَیں اُس سانپ پر سوار ہُوں اور اُس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب مَیں نے زیادہ ترسر کے قریب سے اُس کو پکڑا تاکہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط

فرمایا۔ اِس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے۔ کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا مگر نامراد رہے گا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶؍اپریل ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ حَفِیْظُكَ"[2]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶؍اپریل ۱۹۰۶ء "رؤیا میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا۔ گویا زندہ ہوگئے ہیں۔ مَیں نے پُوچھا زخموں کا کیا حال ہے تو کہا کہ سب اچھے ہوگئے۔ اِس پر خواب میں بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ یہ اِحیاءِ مَوتیٰ ہے۔ پھر خواب ہی میں خیال گذر رہا ہے کہ خواب نہ ہو مگر بہت سے لوگ جمع ہیں اور سب جاگتے ہیں۔"

فرمایا"۔ اِس سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے جس سے دینِ اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴؍اپریل ۱۹۰۶ء "فرمایا۔ آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہُوا تھا:۔

اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ"[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) خدا خود ہی تیرا قاتل ہو اور مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھے۔

[2] (ترجمہ) مَیں تیری نگہبانی کروں گا۔

[3] (ترجمہ) مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔

۲۷ ؍اپریل ۱۹۰۶ء

"(۱) رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَعُمُرَھَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ (۲) اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُغْنِیْکَ (۳) اُرِیْکَ مَا یُرْضِیْکَ (۴) عِنْدِیْ حَسَنَۃٌ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ جَبَلٍ (۵) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1] (۶) آسمان سے دُودھ اُترا ہے محفوظ رکھو۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۷ ؍اپریل ۱۹۰۶ء

"اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا[2]"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۸ ؍اپریل ۱۹۰۶ء

"(۱) تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔
(۲) اَللّٰہُ خَیْرٌ مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ[3]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۹ ؍اپریل ۱۹۰۶ء

"(۱) دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔
(۲) وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ[4]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) (۱) اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں (۲) تحقیق آسمان سے وہ چیز نازل ہونے والی ہے جو تجھے غنی کر دے گی (۳) تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا جو تجھے خوش کر دے گی (۴) میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے (۵) کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جو تمہارا نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

[3] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔

[4] (ترجمہ) یہ دن (خوشی وغم یا فتح و شکست کے ایام) (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں۔

۴؍مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔"ایک شخص نے ایک دوائی کولاواٹن کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسّیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت مَیں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور مَیں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہؤا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہؤا۔

اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی[2]

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵؍مئی ۱۹۰۶ء **" پھر بہار آئی، تو آئے ثلج کے آنے کے دن**

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اِس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّتِ سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

اِن معنوں کی بناء پر اِس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدّتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی، اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسّر آجاویں جس سے اس کا دِل مُطمئن ہو جائے۔ اِسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجبِ ثلجِ قلب ہوگئی۔ یعنی ایسے دلائلِ قاطعہ بیان کئے گئے جن سے کُلّی اطمینان ہوگئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دِل کسی

---

[1] (ترجمہ) تحقیق مَیں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تُو نہ ہوتا تو مَیں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

[2] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اُونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔

امر میں پوری تسلّی اور سکینت پالیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اِس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک دُور کرنا اور پُوری تسلّی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مُراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے اور ثلجِ قلب یعنی کُلّی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلجِ قلب ہو جاوے گی اور گذشتہ شکوک و شُبہات بکلّی دُور ہو جائیں گے اور حُجّت پوری ہو جائے گی۔

اِس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ مخالفین کے مُنہ بند ہو جائیں گے[1] اور حق کے طالبوں کے دل پُوری تسلّی پائیں گے اور یہ بیان اس بناء پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلّی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالیٰ کوئی اَور سماوی آفت (نازل) کرے گا۔ واللّٰہ اَعلم بالصّواب۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۶ رمئی ۱۹۰۶ء "وَلَا تُكَلِّمْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدٌ عَلَيْنَا حَقٌّ۔"

(ترجمہ) ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنی دُنیا کو دین پر مقدّم رکھتے ہیں اور

---

[1] فرمایا کہ "دیکھو ثلج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہوگئی اور مَیں نے اس کے دو پہلو لئے تھے۔ ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے جن کی وجہ سے لوگوں پر حُجّت قائم ہو جائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پُورے کر دیئے۔ یہ نشان اِس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حُجّت قائم ہوگئی یعنی ڈوئی کی موت سے ..... بس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر، اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حُجّت قائم کر دی ہے ... . پس اِن دو نشانوں اور دوسرے کئی نشانوں نے مل کر دُنیا پر ثلج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کر دیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کُھلے طور سے پُوری ہو گئی یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا۔ ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دُنیا چیخ اُٹھی ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ راپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

دُنیا کے ہموم وغموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں، مَیں ان کو ضرور غرق کروں گا اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا۔

میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے جو دُنیا کے ہموم وغموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں. گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کیلئے دعا مت کر۔ ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مَر گیا ان کی دُنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے۔ پس اسی قرینہ سے مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دُنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ ؍مئی ۱۹۰۶ء "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۱ ؍مئی ۱۹۰۶ء "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ ؍مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۴ ؍مئی ۱۹۰۶ء "ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَۃِ۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا۔ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا۔

یعنی انسانوں پر حیرت طاری ہو جاوے گی کہ اُن کے علوم اور تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئے گا۔ اُس دن زمین اپنا قصّہ بیان کرے گی کہ اس پر کیا آفت آئی کیونکہ خدا اپنے رسول کو اس کے مافی الضمیر کا ترجمان بنائے گا اور اس رسول کو وحی کرے گا کہ کس باعث سے یہ غیر معمولی آفت ظہور میں آئی۔ پھر خدا تعالیٰ مجھے فرماتا

لہ (ترجمہ) کیا تجھے زلزلے کی خبر پہنچی نہیں کہ کس طرح واقعہ ہوگا۔ زمین ایک سخت دھکا دی جائے گی اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک دے گی یعنی اکثر جگہ ایسا ہوگا تب انسان کہے گا کہ آج زمین کو کیا ہو گیا وہ تو مقررہ طریقوں سے باہر چلی گئی ہے۔ (اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے وحی کی ہوگی۔ مرتّب)

ہے کہ

"یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کرلیں۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء "رؤیا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء (الف) الہام ہوا:۔

"زندگی کے آثار"

اِس وحیِ الٰہی کے تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کا مدراس سے تار آیا جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی۔ اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے خدا کا تار پہنچا اور پیچھے بندوں کا۔ اِس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اسی مضمون سے خدا نے اطلاع دے دی۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) "میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس، اُن کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اِس لئے اُن کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردّد ہوا۔ قریباً نَو بجے دن کا وقت تھا کہ مَیں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکدفعہ غنودگی ہوکر میرا سر نیچے کی طرف جُھک گیا اور معاً خدائے عزّوجلّ کی طرف سے وحی ہوئی کہ

آثارِ زندگی

بعد اِس کے ایک اَور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۵۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۸)

۲۰ مئی ۱۹۰۶ء "(۱) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔"[1]

---

[1] (ترجمہ) (۱) مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

(۲) "اُرِیْکَ[1] زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۲ مئی ۱۹۰۶ء (الف) "تُرَدُّ[2] عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ سَیَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنُ الشَّبَابِ۔ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔ رُدَّ عَلَیْهَا رَوْحُهَا وَرَیْحَانُهَا۔

اِن الہامات کا باعث یہ ہے کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے۔ بجز دو وقت ظہر اور عصر کے نماز کے لئے بھی (مسجد میں) نہیں جا سکتا اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دَورانِ سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القویٰ ہُوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے۔ امراضِ رحم و جگر دامنگیر ہیں۔ پس مَیں نے دُعا کی تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے وہ پہلی قوّت جوانی کے عالم کی عطا کرے تا مَیں کچھ خدمتِ دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دُعا کی تھی۔

اُس دُعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اُوپر ذکر کئے گئے۔ خدا تعالیٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے۔ صرف اِس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور مجھے وہ قوّتیں عطا کرے گا جن سے مَیں خدمتِ دین کر سکوں۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔ اور اِس میں یہ بھی خوشخبری ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کرے گا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) "مجھے دماغی کمزوری اور دَورانِ سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہُوا کہ اَب میری حالت بالکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی اور ایسی کمزوری تھی کہ گویا بدن میں رُوح نہیں تھی۔ اِس حالت میں مجھے الہام ہُوا:۔

تُرَدُّ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ

یعنی جوانی کے نُور تیری طرف واپس کئے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہُوا کہ میری گمشدہ قوّتیں پھر

---

[1] (ترجمہ) (۲) مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ مَیں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اِس گھر میں ہیں۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیری طرف نورِ جوانی کے یعنی قوّتیں جوانی کی لَوٹائی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا۔ یعنی جوانی کی قوّتیں دی جائیں گی تا خدمتِ دین میں حرج نہ ہو اور اگر تم اے لوگو ہمارے اِس نشان سے شک میں ہو تو اس شفا کی نظیر پیش کرو۔ اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی لَوٹائی جائے گی۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

واپس آتی جاتی ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اِس قدر طاقت ہوگئی کہ مَیں ہر روز دو دو جزو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پُورے طور پر میسر آگیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اُوپر کے حصّہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصّہ میں۔ اُوپر کے حصّہ میں دَورانِ سر ہے اور نیچے کے حصّہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اُسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے مَیں نے اپنا دعویٰ ماموز من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے مَیں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القا کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السّلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصّہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷ نشان نمبر ۱۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

۲۵ رمئی ۱۹۰۶ء "هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَةِ۔ بَلْ يَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً۔[1]

اگر چاہوں تو اُس دن خاتمہ

اِس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا دو چار ماہ

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۷ رمئی ۱۹۰۶ء "اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا۔[2]

اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا جیسا کہ مَیں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۷ رمئی ۱۹۰۶ء (الف) آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں۔

---

[1] (ترجمہ) کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے (نہیں) بلکہ اُن کے پاس اچانک آئے گا۔

[2] (ترجمہ) مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سی دُنیوی مشکلات گِر رہی ہیں۔ فرمایا یہ الہام اُسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) کل مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام مندرجہ ذیل الفاظ میں یا کسی قدر تغیر لفظ سے ہوا تھا کہ

"کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہوگئی ہیں۔"[1]

(مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ ۲۸ مئی ۱۹۰۶ء مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اوّل صفحہ ۲۷ مرتّبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے)

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء (۱) "خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے[2] کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں[3] کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا[4] نہ دیکھا نہ جانا۔

(۲) برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"مَیں تمام دن اِس الہام کے بعد غمگین رہا کہ یہ کیسا بھید ہے۔ آج خط پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ آپ کا پیغام خدا تعالیٰ نے پہنچایا تھا۔" (مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ مکتوباتِ احمدیہ جلد ۷ حصہ اوّل صفحہ ۲۷)

[2] "یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرہ کا ردّ ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا مَیں کاذب ہوں اور وہ صادق۔ اور وہ مرد صالح ہے اور مَیں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے ردّ میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلّت کی موت اور ذلّت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دُنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۵ تا ۵۶ حاشیہ۔ اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۱)

[3] "فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔"
(اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

[4] "یعنی تُو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں اُمّتِ محمدیہ کے لئے کسی دجّال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدّد کی۔" (اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

(۳) رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ۔
(۴) اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۶ء " فرمایا: چند روز ہوئے مَیں نے دیکھا تھا (رؤیا کہ) بہت سے زنبور ہیں اور مَیں ان کو کپڑے میں پکڑکر مار رہا ہوں۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴ جون ۱۹۰۶ء (ا) " رؤیا۔ دیکھا کہ مَیں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اُونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک چڑا آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا تب مَیں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اُترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
(ب) "مجھے یاد ہے کہ جب نظام الدین[۲] کے لئے مَیں نے دعا کی تب خواب میں دیکھا کہ ایک چڑا اُڑتا ہوا

---

[۱] " یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا۔ تُو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اِس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رَدّ ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہوجائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھیراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تُو صادق نہیں ہے مَیں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤں گا۔"
(اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱، ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹ تا ۴۱۱)

[۲] " نظام الدین نام سیالکوٹ میں ایک مستری ہے۔ چند روز ہوئے اس کا ایک خط میرے نام آیا ..... اس کا مضمون یہ تھا کہ مَیں فوجداری جُرم میں گرفتار ہوگیا ہوں اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اس بیقراری میں مَیں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اِس خوفناک مقدمہ سے رہا کردے تو مَیں مبلغ پچاس روپیہ نقد آپ کی خدمت میں بلا توقف ادا کردوں گا۔ اِتفاق ایسا ہوُا کہ جب اُس کا خط پہنچا تو مجھے خود روپیہ کی ضرورت تھی۔ تب مَیں نے دعا کی کہ اسے خدائے قادر و کریم! اگر تُو اس شخص کو اس مقدمہ سے رہائی بخشے تو تین طور کا فضل تیرا ہوگا۔ اوّل یہ کہ یہ مُضطر آدمی اِس بَلا سے رہائی پا جائے گا۔ دوّم مجھے جو اِس وقت روپیہ کی ضرورت ہے میرا مطلب کسی قدر پُورا ہوگا۔ سوّم تیرا نشان ظاہر ہوجائے گا۔ دُعا کرنے سے چند روز بعد نظام الدین کا خط آیا ... . اور دوسرے روز پچاس روپے آگئے۔"
(مکتوب مذکور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۴۰، ۴۱)

میرے ہاتھ میں آگیا اور اُس نے اپنے تئیں میرے حوالہ کر دیا اور مَیں نے کہا کہ یہ ہمارا آسمانی رزق ہے جیسا کہ بنی اسرائیل پر آسمان سے رزق اُترا کرتا تھا۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ رجون ۱۹۰۶ء مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اوّل صفحہ ۴۰ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ قادیان)

۵ رجون ۱۹۰۶ء (۱) "مَآ اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِهِ اللّٰهُ قَوْمًا لَّا یُؤْمِنُوْنَ۔[1]

(۲) یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔

(۳) خدا[2] کی فیلنگ☆ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ رجون ۱۹۰۶ء "بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہُوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں، یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدّولہ (۲) عالَم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:۔

(۱) بشیر الدّولہ سے یہ مُراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اُس کے پیدا ہونے کے بعد (یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہِ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشّان فتح ظہور میں آئے گی۔

---

[1] (ترجمہ) (۱) کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رُسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔
(۲) خدا اپنے بندوں سے جس کو چاہتا ہے نبوّت کی رُوح اس پر ڈالتا ہے۔

[2] "اِس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشّان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اِس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶، ۹۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

☆ FEELING

(۲) عالمِ کباب سے یہ مُراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دُنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالمِ کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقّی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدّولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالمِ کباب کے نام سے موسُوم ہوگا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ر جون ۱۹۰۶ء ’’اِس کے بعد معلوم ہُوا کہ اس لڑکے کے دو نام اَور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللّٰہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتدا سے مقرّر تھا اس زمانہ میں پُورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پُوری ہو اور گذشتہ الہام ’’اےؔ وارڈ اَینڈ ٹو گرل‘‘[۱] اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللّٰہ پیدا ہوگا تب یہ بات پُوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔‘‘ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۷ر جون ۱۹۰۶ء ’’(۱) رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ[۲] (۲) اِنِّیْٓ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ (۳) وَاِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ (۴) دو نشان ظاہر ہوں گے[۳] (۵) اللّٰہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ (یہ کسی طرف اشارہ ہے)۔ (۶) اِنَّآ اٰخِذُنَاہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ[۴] (۷) خدا تمہیں

---

[۱] بدر ۲ر فروری ۱۹۰۶ء اور الحکم ۳۱ر جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ الہام ’’اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز‘‘ (A word and two girls) اور اس کا اردو ترجمہ ’’ایک کلام اور دو لڑکیاں‘‘ درج ہے۔ (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۰۵)

[۲] (ترجمہ از مرتب) (۱) اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو محیطِ کُل ہوں (۲) مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا (۳) اور آسمان سے ایک ایسا امر اُترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔

[۳] (نوٹ از مرتب) اس میں سعد اللہ لدھیانوی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:

’’ممالکِ مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مَر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتحِ عظیم ہوگی۔ سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالکِ مغربیہ میں ظہور میں آئی.....اِس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پُورا ہُوا کہ مَیں دو نشان دکھاؤں گا۔‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۷۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰)

[۴] (ترجمہ از مرتب) ہم اُسے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑیں گے۔

سلامت رکھے (۸) یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ (۹) یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۱۰) سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ (۱۱) وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔‘‘[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷؍جون ۱۹۰۶ء ’’اِنِّیْٓ اُرِیْكَ مَا یُرْضِیْكَ۔‘‘[2]

(الاستفتاء صفحہ ۷۶ ملحقہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۱۱؍جون ۱۹۰۶ء رؤیا۔ ’’دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ مَیں نے اِس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں مُنہ اُن سے پھیر لیا اور اُن سے پُوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مُراد اقبال اور فتحمندی اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔ اِس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہؤا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پُرانے رؤیا[3] کی طرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں، تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تئیس چوبیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اِس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں۔‘‘

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) (۸) وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے (۹) وہ ہر ایک دُور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے (۱۰) تم پر سلام ہو۔ خوشحال رہو (۱۱) اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہیئے کہ اُن سے بدخُلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا۔

[3] دیکھیئے رؤیا ۱۸۷۶ء تذکرہ صفحہ ۲۰۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔

۱۱؍جون ۱۹۰۶ء "ایک زلزلہ کا نظّارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہُوا:۔
لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ[1]"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۱؍جون ۱۹۰۶ء "مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور اُن پر کوئی غالب نہیں ہوسکتا اور (وہ) سلامتی کے شاہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے[2] آگے ہے۔ اِنَّا اَخَذْنَاكَ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ[3]۔ پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۳؍جون ۱۹۰۶ء (۱)"يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ[4] (۲) ہر کجا باشی خوش باشی۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۱۴؍جون ۱۹۰۶ء "وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ[5] لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶؍جون ۱۹۰۶ء "زلزلہ آنے کو[6] ہے"
(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷؍جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) آج کس کی بادشاہت ہے خدا واحد قہار کی۔
[2] متعلق ڈاکٹر عبدالحکیم مُرتد۔ (مرتب)
[3] (ترجمہ از مرتب) ہم نے تجھے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑا۔
[4] (ترجمہ از مرتب) (۱) بجلی ان کی آنکھیں اُچک لینے کو ہے (۲) جہاں رہو خوش رہو۔
[5] (ترجمہ) اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔
[6] یہ زلزلہ ۲۱؍جولائی ۱۹۰۶ء کو رات کے قریباً دو بجے آیا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶؍جولائی ۱۹۰۶ء)

۱۹ رجون ۱۹۰۶ء "میاں منظور محمد صاحب کے اُس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہامِ الٰہی مفصلۂ ذیل معلوم ہوئے :-

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خاں (۳) وارڈ[1] (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خاں (۶) عالَم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ھٰذَا یَوْمٌ مُّبَارَکٌ[2]۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

جولائی ۱۹۰۶ء "(۱) اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ[3] (۲) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۶-۲۸ مورخہ ۱۲ رجولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸ رجولائی ۱۹۰۶ء "میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے سخت گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔ ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اُس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی اور دوسری رات میں اُس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بیہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔ اس وقت میرا دل دردمند ہوا اور الہام ہوا :-

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ[4]

تب معاً دعا کے بعد مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اُس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اُٹھا اور اُس نے تمام وہ جانور اکٹھے کرکے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا اِس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مَیں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دُور ہوئی یا پہلے مرض دُور ہوگئی اور لڑکا فجر تک آرام سے سویا رہا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، ۸۸ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۱ حاشیہ)[5]

---

[1] Word (کلمہ)   [2] (ترجمہ از مرتب) یہ مبارک دن ہے۔

[3] (ترجمہ) (۱) مجھ سے دعا مانگ مَیں قبول کروں گا (۲) مَیں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ (بدر و الحکم)

[4] (ترجمہ از مرتب) میرے حضور دعا کرو مَیں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

[5] بدر جلد ۲ نمبر ۲۶-۲۸ مورخہ ۱۲ رجولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ پر یہ الہام ۸ رجون ۱۹۰۶ء کا لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ صحیح تاریخ ۸ رجولائی ۱۹۰۶ء ہے جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے۔ (مرتب)

۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء ”دیکھ[1] میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء ”یَآ اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ ۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۔
اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ
خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اسکے صحیح معنے تجھ پر ظاہر کئے تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ
سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔
مجرموں کی راہ کُھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہیں گے کہ یہ
اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ قُلْ
وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ اُنکو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر انکو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ انکو کہہ
اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر مَیں سخت سزا کے لائق ہُوں اور اُس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
جس نے خدا پر افترا کیا اور جُھوٹ باندھا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔
لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ۔ لَامُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۔ یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ
تا اُس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پُوری ہو کر رہتی ہیں کوئی اُن کو بدل نہیں سکتا۔ اور لوگ کہیں گے کہ

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الاستفتاء صفحہ ۶،۷ مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں اِس الہام کا عربی میں ترجمہ فرماتے ہوئے اس کی تاریخ ”۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء“ تحریر فرمائی ہے اس لئے اسے یہاں درج کیا گیا۔ (مرتّب)

هٰذَا اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔

یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہؤا؟ یہ جو الہام کرکے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ۔

اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو؟ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔

مِنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ عِنْدِيْ

پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے جو بے ٹھکانے باتیں کرتا ہے ان کو کہہ کہ میرے پاس

شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

خدا کی گواہی ہے پس کیا قبول کرو گے یا نہیں؟ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ هٰذَا

پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں؟ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا کیا تم سمجھتے نہیں؟ یہ

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ۔ فَبَشِّرْ۔ وَمَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو

بِمَجْنُوْنٍ۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَفِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ وَلَكَ

دیوانہ نہیں ہے۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے لئے

نُرِيَ اٰيَاتٍ وَّنَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ

ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دیں گے۔ اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح

ابْنَ مَرْيَمَ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ وَقَالُوْٓا اَتَجْعَلُ

ابن مریم بنایا۔ وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے

فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اِنِّيْ مُهِيْنٌ

شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے میں اُس شخص کی اہانت

مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ كَتَبَ اللّٰهُ

کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے

ؔ * خدا تعالیٰ کا پاک کلام جو میری کتاب براہین احمدیہ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۷ حاشیہ نمبر ۳۔ صفحہ ۵۵۶ حاشیہ نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۶۶۴۔ مرتب) کے بعض مقامات میں لکھا گیا ہے اس میں خدا تعالیٰ نے بتصریح ذکر کر دیا ہے کہ کس طرح اُس نے مجھے عیسٰی بن مریم ٹھہرایا۔ اِس کتاب میں پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اس کے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ رُوح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اِس طرح مریم سے عیسٰی پیدا ہو کر

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ[1] ۔ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ
کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔ خدا اُن کے
مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ اُرِيْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ۔
ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔ قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنیوالا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا
اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۔ جَآءَ الْحَقُّ
اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگاہ رکھوں گا۔ اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۔ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ
اور باطل بھاگ گیا۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔
اَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۔ كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ
تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کیلئے ہم کافی ہیں۔ کیا میں تمہیں
عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۔ وَلَا تَيْئَسْ
بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تُو خدا کی رحمت سے
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۔ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۔ يَاْتِيْكَ
نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور

بقیہ حاشیہ:۔ ابن مریم کہلایا۔ پھر دوسرے مقام میں اسی مرتبہ کے متعلق فرمایا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۔ قَالَ يٰلَيْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۔ اِس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ کے رنگ میں فرماتا ہے کہ جب اس مامور میں مریمی مرتبہ سے عیسوی مرتبہ کا تولّد ہوا اور اس لحاظ سے یہ مامور ابن مریم بننے لگا تو تبلیغ کی ضرورت جو دردِ زہ سے مشابہت رکھتی ہے اس کو اُمت کی خشک جڑھ کے سامنے لائی جس میں فہم اور تقویٰ کا پھل نہیں تھا اور وہ تیار تھے کہ ایسا دعویٰ سُن کر افترا کی تہمتیں لگاویں اور دُکھ دیں اور طرح طرح کی باتیں اُس کے حق میں کریں۔ تب اُس نے اپنے دِل میں کہا کہ کاش میں پہلے اس سے مرجاتا اور ایسا بھولا بسرا ہو جاتا کہ کوئی میرے نام سے واقف نہ ہوتا۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵)

---

[1] "اِس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رُسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیثؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں۔ میں اسحٰقؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں یوسفؑ ہوں۔ میں موسٰیؑ ہوں۔ میں داؤدؑ ہوں۔ میں عیسٰیؑ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہرِ اتم ہوں۔ یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶، حاشیہ)

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ؕ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ؕ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ ؕ

کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے اس کثرت سے

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ؕ

لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں

قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ ؕ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

ہم اپنی طرف سے الہام کرینگے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں تیرا رب فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ ہم

مُّبِيْنًا۔ فَتْحُ الْوَلِيِّ فَتْحٌ وَّقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا۔ اَشْجَعُ النَّاسِ ؕ وَلَوْ كَانَ

ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اسکو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ

الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ ؕ اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ۔ كُنْتُ كَنْزًا

بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اُس کو لے لیتا۔ خدا اُس کی حجت روشن کرے گا۔ میں ایک خزانہ

مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا

پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ اے چاند اور اے سُورج! تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں

مِنْكَ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَانْتَهٰٓى اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

تجھ سے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا

رَبِّكَ[1] ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ

گیا حق پر نہ تھا؟ اور چاہیئے کہ تو مخلوقِ الٰہی کے ملنے کے وقت چیں بجبیں نہ ہو اور چاہیئے کہ تو لوگوں کی کثرتِ ملاقات سے تھک

مِّنَ النَّاسِ ؕ وَوَسِّعْ مَكَانَكَ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ

نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے انکو اُترنے کیلئے کافی گنجائش ہو اور ایمان والوں کو

صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ مَّآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں انکا قدم صدق پر ہے۔ اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ اُن لوگوں کو سُنا جو

اَصْحَابُ الصُّفَّةِ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَآ اَصْحٰبُ الصُّفَّةِ ؕ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

تیری جماعت میں داخل ہوں گے صُفّہ کے رہنے والے۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صُفّہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ انکی آنکھوں سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ ؕ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ ؕ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے

يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ ؕ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ؕ يَآ اَحْمَدُ

کی آواز سُنی ہے جو ایمان کی طرف بُلاتا ہے اور خدا کی طرف بُلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اے احمد!

---

[1] وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ (ترجمہ از مرتب)

فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَيْكَ ۔ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا ۔ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ ۔

تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا۔

يَرْفَعُ اللّٰهُ ذِكْرَكَ ۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ بُوْرِكْتَ

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دُنیا اور آخرت میں تیرے پر پُوری کرے گا۔ اے احمد! تُو

يَا اَحْمَدُ۔ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ حَقًّا فِيْكَ ۔ شَاْنُكَ عَجِيْبٌ وَاَجْرُكَ

برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر

قَرِيْبٌ ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ ۔ اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ

قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔

اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى زَادَ مَجْدَكَ۔

مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ خدا ئے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

يَنْقَطِعُ اٰبَآؤُكَ وَيُبْدَءُ مِنْكَ[1]۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى

تیرے باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پُورا ہوگا

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ

تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کیلئے تم جلدی کرتے تھے مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو مَیں نے اس آدم کو

اٰدَمَ ۔ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔ يُحْيِ الدِّيْنَ وَ

پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جُھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دُو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے

يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ ۔ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ يَا مَرْيَمُ

دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔

تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد! تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

---

[1] یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اِس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اِس زمانہ تک بھی اُس خاندان کی دُنیوی شوکت زوال کے قریب قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے اِس نواح میں بیاسی[۸۲] گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اِس سے وہ والیانِ ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور مشیّتِ ایزدی سے سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ[۶] گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر دو[۲] گاؤں اور ہاتھ

نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
تجھے مدد دی جائے گی اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کے
سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْہِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ ط شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ ط اَمْ
راہ کے مانع ہوئے ان کا ایک فارسی الاصل آدمی نے رَدّ کیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکرگزار ہے۔ کیا
یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ط سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ط
یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔
اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ ط وَاِنَّ عَلَیْکَ رَحْمَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ ط
تُو ہمارے نزدیک آج صاحبِ مرتبہ امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے۔
وَاِنَّکَ مِنَ الْمَنْصُوْرِیْنَ ط یَحْمَدُکَ اللّٰہُ وَیَمْشِیْ اِلَیْکَ ط سُبْحَانَ الَّذِیْ
اور تُو اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔ وہ پاک ذات وہی خدا ہے

بقیہ حاشیہ:۔ سے جاتے رہے اور صرف چار گاؤں رہ گئے اور اس طرح پر دُنیوی شوکت جو کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی زوال پذیر ہوگئی۔ بہرحال یہ خاندان اس نواح میں بہت شہرت رکھتا تھا مگر خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ یہ عزت صرف دنیوی حیثیت تک محدود رہے کیونکہ دُنیا کی عزتوں کا بجز بے جا شیخت اور تکبر اور غرور کے اَور کوئی ماحصل نہیں اِس لئے اب خدا تعالیٰ اپنی پاک وحی میں وعدہ دیتا ہے اور مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اَب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا اور اِس خاندان کا سلسلہ تم سے شروع ہوگا اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا۔ اور اِس وحیِ الٰہی میں کثرتِ نسل کی طرف بھی اشارہ ہے یعنی نسل بہت ہو جائے گی اور جیسا کہ بظاہر سمجھا گیا ہے یہ خاندان مغلیہ خاندان کے نام سے شہرت رکھتا ہے لیکن خدائے عالم الغیب نے جو دانائے حقیقتِ حال ہے بار بار اپنی وحیِ مقدس میں ظاہر فرمایا ہے جو یہ فارسی خاندان ہے اور مجھ کو ابناءِ فارس کرکے پکارا ہے جیسا کہ وہ میری نسبت فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْہِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ۔ یعنی جو لوگ کافر ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ایک فارسی الاصل نے ان کا رَدّ لکھا ہے خدا اس کی اس کوشش کا شکرگذار ہے۔ پھر وہ ایک اَور وحی میں میری نسبت فرماتا ہے لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ یعنی اگر ایمان ثریا کے ساتھ معلق ہوتا تو ایک فارسی الاصل انسان وہاں بھی اُس کو پا لیتا۔ پھر اپنی ایک اَور وحی میں مجھ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَآ اَبْنَآءَ الْفَارِسِ۔ یعنی توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔

اِن تمام کلماتِ الٰہیہ سے ثابت ہے کہ اِس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مُغلیہ۔ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہوگیا اور جیسا کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے میرے خاندان کا شجرہ نَسب اِس طرح پر ہے کہ میرے والد کا نام میرزا غلام مرتضیٰ تھا اور اُن کے والد کا نام میرزا عطا محمد۔ میرزا عطا محمد کے والد کا نام میرزا گُل محمد۔ میرزا گل محمد کے والد میرزا فیض محمد۔

اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا ۔ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکْرَمَہٗ ۔ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ
جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرادیا۔ اُس نے اِس آدم کو پیدا کیا اور پھر اُس کو عزت دی۔ یہ رسولِ خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک
الْاَنْبِیَاءِ ۔ بُشْرٰی لَکَ یَا اَحْمَدِیْ ۔ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ ۔ سِرُّکَ
نبی کی ایک خاص صفت اِس میں موجود ہے۔ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد! تُو میری مُراد اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید
سِرِّیْ ۔ اِنِّیْ نَاصِرُکَ ۔ اِنِّیْ حَافِظُکَ ۔ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔
میرا بھید ہے۔ مَیں تیری مدد کروں گا۔ مَیں تیرا نگہبان رہوں گا۔ مَیں لوگوں کیلئے تجھے امام بناؤں گا۔ تُو ان کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے
اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا ۔ قُلْ ھُوَاللّٰہُ عَجِیْبٌ ۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ
پَیرو ہوں گے۔ کیا ان لوگوں کو تعجب آیا؟ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا

بقیہ حاشیہ :- اور میرزا فیض محمد کے والد میرزا محمد قائم۔ میرزا محمد قائم کے والد میرزا محمد اسلم۔ میرزا محمد اسلم کے والد میرزا دلاور۔ میرزا دلاور کے والد میرزا الہ دین۔ میرزا الہ دین کے والد میرزا جعفر بیگ۔ میرزا جعفر بیگ کے والد میرزا محمد بیگ۔ میرزا محمد بیگ کے والد میرزا عبد الباقی۔ میرزا عبد الباقی کے والد میرزا محمد سلطان۔ میرزا محمد سلطان کے والد میرزا ہادی بیگ۔
معلوم ہوتا ہے کہ میرزا اور بیگ کا لفظ کسی زمانہ میں بطور خطاب کے ان کو ملا تھا جس طرح خان کا نام بطور خطاب کے دیا جاتا ہے۔ بہر حال جو کچھ خدا نے ظاہر فرمایا ہے وہی درست ہے۔ انسان ایک ادنیٰ سی لغزش سے غلطی میں پڑ سکتا ہے مگر خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔☆ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶، ۷۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۹ تا ۸۱)

☆ حاشیہ در حاشیہ :- میرے خاندان کی نسبت ایک اَور وحیِ الٰہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ (ترجمہ) سلمان یعنی یہ عاجز جو دو صلح کی بُنیاد ڈالتا ہے ہم میں سے ہے جو اہلِ بیت ہیں۔ یہ وحیِ الٰہی اس مشہور واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اِس عاجز کی سادات میں سے تھیں اور دو صلح سے مُراد یہ ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اُٹھ جائے گا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جائے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے تب خاتمہ ہوگا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸ حاشیہ در حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۱ حاشیہ در حاشیہ)

لہ "اِس وحیِ الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی اُن سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اِس عاجز کو کچھ حصّہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اِس عاجز کو حصّہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ اسی پر خدا نے مجھے اطلاع دی۔" (براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۸۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۶)

وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ
اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور کہیں گے کہ یہ تو صرف
اِلَّا اخْتِلَاقٌ ؕ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ؕ
ایک بناوٹ ہے۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔
اِذَا نَصَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۔ وَلَا رَآدَّ
جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے اور اُس کے فضل کو کوئی رَدّ
لِفَضْلِهٖ ؕ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
نہیں کر سکتا۔ پس جہنم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔ کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے۔ پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات
يَلْعَبُوْنَ ؕ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ
میں چھوڑ دے۔ اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بیوقوفوں کی
اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ؕ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
طرح ایمان لائیں۔ خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بیوقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطلع نہیں۔ اور جب اُن کو کہا جائے
لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ قُلْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔ کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔
فَلَا تَكْفُرُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؕ اَمْ تَسْئَلُهُمْ مِّنْ خَرْجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ کیا تو ان سے کچھ خراج مانگتا ہے پس وہ اس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ
مُّثْقَلُوْنَ ؕ بَلْ اٰتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ ۔ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ
اُٹھا نہیں سکتے بلکہ ہم نے اُن کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ لُطف
وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ ؕ اَنْتَ فِيْهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى ۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
اور رحم کے ساتھ پیش آ۔ تُو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔
کیا تو اس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ اس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ؕ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
اور ان لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر
وَوَحْيِنَا ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اور ہمارے اشارے سے۔ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو انکے ہاتھوں

وَاِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِىْ كَفَّرَ[1] اَوْقِدْلِىْ يَا هَامَانُ لَعَلِّىْٓ اَطَّلِعُ عَلٰٓى
یہ ہے اور یاد کر وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھیرایا اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا تا میں
اِلٰهِ مُوْسٰى ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ
موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں اور میں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے
وَّتَبَّ[2] ۔ مَا كَانَ لَهٗٓ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَآ اِلَّا خَآئِفًا ۔ وَمَآ اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ ۔
اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اُس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی
اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا ۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ ۔ اَلَآ اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ۔
طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوا العزم نبیوں نے صبر کیا۔ وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔
لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا ۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ ۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ ۔ وَكُلُّ مَنْ
تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت غالب اور بہت بزرگ ہے۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک
عَلَيْهَا فَانٍ ۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ
جو زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔ تم کچھ غم مت کرو اور اندوہ گیں مت ہو۔ کیا خدا اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۔ اَهٰذَا الَّذِىْ
کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور تجھے اُنہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے
بَعَثَ اللّٰهُ ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔
جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟ ان کو کہہ کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے
وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْاٰنِ ۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک دل ہیں۔ کہہ ہدایت

---

[1] مکفّر سے مراد مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ کیونکہ اُس نے استفتاء لکھ کر نذیر حسین کے سامنے پیش کیا اور اس ملک میں تکفیر کی آگ بھڑکانے والا نذیر حسین ہی تھا۔ عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّهٗ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

[2] اس جگہ ابولہب سے مراد ایک دہلوی مولوی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ پیشگوئی ۲۵ برس کی ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ اُس زمانہ میں شائع ہو چکی ہے جبکہ میری نسبت تکفیر کا فتویٰ بھی ان مولویوں کی طرف سے نکلا تھا۔ تکفیر کے فتویٰ کا بانی بھی وہی دہلی کا مولوی تھا جس کا نام خدا تعالیٰ نے ابولہب رکھا اور تکفیر سے ایک مدّت دراز پہلے یہ خبر دے دی جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۴)

هُوَ الْهُدٰی ۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ[۱]

دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحیِ الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ

وَقَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا ۔ اِنَّ ھٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَۃِ[۲] ۔ یَنْظُرُوْنَ

ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں

اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

مگر تُو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۔ وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکَافِرِیْنَ

خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنّم کو

حَصِیْرًا ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ

کافروں کیلئے قید خانہ بنایا ہے اور ہم نے تجھے تمام دُنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے انکو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو

اِنِّیْ عَامِلٌ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ

اور مَیں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ

غَیْرِ التَّقْوٰی ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔

قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ ۔ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ

کہہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور مَیں پہلے اِس سے ایک مدّت تک تم میں ہی رہتا

قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً

تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے

لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا ۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ

ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدّر تھا۔ یہ وہی اَمر ہے جس میں تم

تَمْتَرُوْنَ ۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ ۔ جُعِلْتَ مُبَارَکًا ۔ اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔

شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تُو مبارک کیا گیا۔ تُو دُنیا اور آخرت میں مبارک ہے

---

[۱] یعنی اِس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدی معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمینِ اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

[۲] الہام کے الفاظ فِی الْمَدِیْنَۃِ کا ترجمہ ''شہر میں'' حقیقۃ الوحی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَکَاتُہٗ[1] بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں
تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔

برمنار بلند تر محکم افتاد[2] پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اِس طرف توجہ کریگا۔ اِس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔

یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ ۔ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ
اے عیسیٰ مَیں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے مُنکروں
کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔
پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ ان میں سے ایک پہلا گروہ ہو اور ایک پچھلا۔

مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ۔ فَحَانَ
تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے
اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔ اَنْتَ
کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دُنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تُو
مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ[3]۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ ۔ نَحْنُ
مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ تُو مجھ سے بمنزلہ اُس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دُنیا نہیں جان سکتی۔ ہم

---

[1] یہ خدا کا قول کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ رُوحانی طور پر اِس لئے کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد اُن کے عملی حالات درست ہوگئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور مَیں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہوگئی ہے کہ کس طرح وہ جذباتِ نفسانیہ سے پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت مَیں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۳، ۸۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۶، ۸۷)

[2] (ترجمہ از مرتب) خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک آپہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اُونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہوگیا ہے۔

[3] خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان

اَوْلِیَآءُ کُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ۔ وَکُلَّمَا اَحْبَبْتَ
تمہارے متولّی اور متکفّل دُنیا اور آخرت میں ہیں جس پر تُو غضبناک ہو میں غضبناک ہوتا ہوں اور جن سے تُو محبت کرے
اَحْبَبْتُ۔ مَنْ عَادٰی وَلِیًّالِّیْ فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ لِلْحَرْبِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ
مَیں بھی محبت کرتا ہوں اور جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے مَیں لڑنے کیلئے اُس کو متنبّہ کرتا ہوں مَیں اِس رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا
وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ ۔ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ ۔ یَاْتِیْکَ الْفَرَجُ۔ سَلَامٌ عَلٰی
اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ کشایش تجھے ملے گی۔ اِس
اِبْرَاھِیْمَ۔ صَافَیْنَاہُ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِکَ ۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ
ابراہیم پر سلام۔ ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ ہم اِس امر میں اکیلے ہیں۔ سو تم اِس ابراہیم
مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ ۔ وَبِالْحَقِّ
کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اِس نمونہ پر چلو۔ ہم نے اُس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور عین ضرورت کے وقت
اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۔ وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔
اُتارا ہے اور ضرورت کے وقت اُترا ہے۔ خدا اور اسکے رسول کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور خدا کا ارادہ پورا ہونا ہی تھا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ
اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور
ھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۔ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔ آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا
لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چُن لیا۔ دُنیا میں کئی تخت اُترے پر تیرا
تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ ۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ
تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو بجھا دیں۔ خبردار ہو کہ انجام کار خدا کی جماعت ہی
ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ لَا تَخَفْ ۔ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ
غالب ہوگی۔ کچھ خوف مت کر تُو ہی غالب ہوگا۔ کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قُرب میں کسی
الْمُرْسَلُوْنَ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ
سے نہیں ڈرتے۔ دشمن ارادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پُورا کریگا

بقیہ حاشیہ:۔
عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھیرا رکھا ہے اِس لئے مصلحتِ الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اِس عاجز کے لئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کُھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو وہ خدا بناتے ہیں اِس اُمت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اُس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹)

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ نُنَزِّلُ عَلَيْكَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ ۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ
اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ ہم آسمان سے تیرے پر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے۔ اور دشمنوں کے منصوبوں کو
كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔ وَنُرِيْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۔ فَلَا
ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ ہاتھ دکھا دیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں پس
تَحْزَنْ عَلَى الَّذِيْ قَالُوْا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۔ مَا اُرْسِلَ نَبِيٌّ اِلَّا اَخْزٰى
ان باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا ان کی تاک میں ہے۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن
بِهِ اللّٰهُ قَوْمًا لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ سَنُنْجِيْكَ ۔ سَنُعْلِيْكَ ۔ سَاُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا ۔
لوگوں کو رسوا نہیں کیا جو اس پر ایمان نہیں لائے تھے ہم تجھے نجات دیں گے ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے
اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا ۔ وَلَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا
لوگ تعجب میں پڑیں گے مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے
يَعْمُرُوْنَ ۔ اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ ۔ كَمِثْلِكَ دُرٌّ
نشان دکھاویں گے اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھا دیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔ تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اور تیرے جیسا
لَا يُضَاعُ ۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَآءِ وَفِي الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ ۔ يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ
موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں خدا ایک کرشمۂ قدرت تیرے
شَيْئًا ۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْمَسَاجِدِ ۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
لئے ظاہر کرے گا۔ اس سے منکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے
اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ ۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ۔ لَا تَثْرِيْبَ
گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ
عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ
رہے تب کہا جائے گا کہ آج جو تم ایمان لائے تم پر کچھ سرزنش نہیں۔ خدا نے تمہارے گناہ بخش دئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ خدا تجھے
مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا ۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔
دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کریگا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نا فرمانی کی اُنہوں
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۔ سَلَامٌ قَوْلًا
پر قدم رکھا ہے۔ کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں ہے۔ اے پہاڑو اور اے پرندو میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو
مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۔ اِنِّيْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ
تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ مَیں اور رُوح القدس تیرے ساتھ ہیں

وَمَعَ اَھْلِکَ ۔ لَاتَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتٰی۔
اور تیرے اہل کے ساتھ۔ مت ڈر میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے خدا کا وعدہ آیا
وَرَکَلَ وَرَکٰی فَطُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ وَرَاٰی ۔ اُمَمٌ یَّسَّرْنَا لَھُمُ الْھُدٰی
اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور خلل کی اصلاح کی۔ پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا اور بعض نے ہدایت پائی
وَاُمَمٌ حَقَّ عَلَیْھِمُ الْعَذَابُ ۔ وَقَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۔ قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا
اور بعض مستوجب عذاب ہوگئے اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے
بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ ۔ یَنْصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیْ وَقْتٍ عَزِیْزٍ
رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔ خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کریگا۔
حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ۔ یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ ۔ وَتُفْتَحُ
خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملکِ عظیم دیا جائیگا اور خزینے
عَلٰی یَدِہِ الْخَزَآئِنُ ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِیْ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ ۔ قُلْ
اُس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ کہہ
یَآاَیُّھَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ فَانْتَظِرُوْٓا اٰیَاتِیْ حَتّٰی حِیْنٍ ۔ سَنُرِیْھِمْ
اے منکرو! میں صادقوں میں سے ہوں پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔ ہم عنقریب ان کو
اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ ۔ حُجَّۃٌ قَآئِمَۃٌ وَّفَتْحٌ مُّبِیْنٌ ۔ اِنَّ اللّٰہَ
اپنے نشان ان کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ اُس دن حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہوجائیگی۔ خدا اُس
یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ۔ وَ
دن تم میں فیصلہ کر دے گا۔ خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذّاب ہے اور
وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۔ وَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ
ہم وہ بھار تیرا اُٹھالیں جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور ہم اس قوم کو جڑھ سے کاٹ دیں گے جو ایک حق الامر پر
لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ قُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
ایمان نہیں لاتے۔ انکو کہہ کہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کیلئے عمل میں مشغول رہو اور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے

---

[1] کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ اُن کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ اُن کی جماعت میں داخل ہوجاتے ہیں اور اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے ہوا۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ حاشیہ)

[2] یہ اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ حق کھل جائیگا اور تمام جھگڑے طے ہوجائیں گے اور یہ فیصلہ آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ هَلْ اَتٰـكَ

عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ خدا انکے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور انکے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں کیا تجھے

حَدِيْثُ الزَّلْزَلَةِ۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی؟ یاد کر جبکہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔ اور زمین جو کچھ اُس کے اندر ہے باہر

اَثْقَالَهَا وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ

پھینک دیگی۔ اور انسان کہے گا کہ زمین کو کیا ہوگیا کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہوگئی۔ اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کریگی کہ کیا اس پر

اَوْحٰى لَهَا ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا ۔ وَمَا يَاْتِيْهِمْ اِلَّا بَغْتَةً ۔

گزرا۔ خدا اس کیلئے اپنے رسول پر وحی نازل کریگا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ نہیں آئیگا؟ ضرور آئیگا

يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۔ قُلْ اِىْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۔ وَلَا يُرَدُّ عَنْ

اور ایسے وقت آئیگا کہ وہ بالکل غفلت میں ہونگے۔ اور ہر ایک اپنے دُنیا کے کام میں مشغول ہوگا کہ زلزلہ انکو پکڑ لے گا تجھ سے پوچھتے ہیں کہ

قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ ۔ اَلرَّحٰى يَدُوْرُ وَيَنْزِلُ الْقَضَآءُ ۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ

کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟ کہہ کہ خدا کی قسم اِس زلزلہ کا آنا سچ ہے اور خدا سے برگشتہ ہونیوالے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے یعنی کوئی مقام

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

انکو پناہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر گھر کے دروازہ میں بھی کھڑے ہیں تو توفیق نہ پائیں گے جو اس سے باہر ہو جائیں مگر اپنے عمل سے۔ ایک چکی گردش میں آئیگی اور قضا

الْبَيِّنَةُ ۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ اُرِيْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ

نازل ہوگی۔ جو لوگ اہل کتاب اور مُشرکوں میں سے حق کے مُنکر ہوگئے وہ بجز اِس نشانِ عظیم کے باز آنیوالے نہ تھے۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ

يُرِيْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

جاتا۔ میں تجھے قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔ خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔ اُس دن کہا جائیگا آج کس کا مُلک ہے؟ کیا اُس خدا کا ملک

چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار[2]۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ

نہیں جو سب پر غالب ہے؟ اور میں اِس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ اگر چاہوں تو اُس دن دُنیا کا خاتمہ کر دوں میں ہر ایک کی

بقیہ حاشیہ:- زمین بگڑ گئی ہے اب آسمان اسکے ساتھ جنگ کریگا۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۵ حاشیہ)

[2] اِس وحیِ الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دُنیا اُن کو معمولی سمجھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مر جاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحیِ الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ رجولائی ۱۹۰۶ء ہے اِس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں یعنی ۲۸ رفروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ رمئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ رجولائی ۱۹۰۶ء مگر غالبًا خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں۔ شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶ حاشیہ)

كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ اُرِيْكَ مَا يُرْضِيْكَ۔ رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام
جو تیرے گھر میں ہوگا اُسکی حفاظت کرونگا۔ اور مَیں تجھے وہ کرشمۂ قدرت دکھلاؤنگا جس سے تُو خوش ہو جائیگا۔ رفیقوں کو کہہ دو کہ
دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔ مَیں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کرونگا جو کُھلی کُھلی فتح ہوگی تاکہ تیرا خدا تیرے تمام
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[1]۔ اِنِّيْٓ اَنَا التَّوَّابُ۔ مَنْ جَآءَكَ جَآءَنِيْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔ مَیں توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ جو شخص تیرے پاس آئیگا وہ گویا میرے پاس آئیگا
طِبْتُمْ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ۔ نَزَلْتُ لَكَ
تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔ مَیں تیرے لئے
وَلَكَ نُرِيْ اٰيَاتٍ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ۔ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
اُترا ہوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی اور خدا ایسا نہیں ہے
لِيُغَيِّرَ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ[2]۔
جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جبتک وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو نہ بدل ڈالیں۔ وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی
لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔ اِنِّيْٓ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ
پناہ میں لے گا۔ اگر مجھے تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو مَیں ہلاک کر دیتا۔ مَیں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے
لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ امن است در مکانِ محبت سرائے ما۔ بھونچال
بچاؤنگا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مریگا۔ خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تُو ہے اُنکو عذاب کرے۔ ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔

---

[1] ظالم انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ خدا کے رسولوں اور نبیوں پر ہزار ہا نکتہ چینیاں کرتا ہے اور طرح طرح کے عیب اُن میں نکالتا ہے۔ گویا دُنیا کے تمام عیبوں اور خرابیوں اور جرائم اور معاصی اور خیانتوں کا وہی مجموعہ ہیں۔ اب ان وساوس کا کہاں تک جواب دیا جائے جو نفس کی شرارت کے ساتھ مخلوط ہیں۔ اِس لئے یہ سُنّت اللہ ہے کہ آخر اِن تمام جھگڑوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور کوئی ایسا عظیم الشّان نشان ظاہر کرتا ہے جس سے اُس نبی کی بریّت ظاہر ہوتی ہے۔ پس لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کے یہی معنے ہیں۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

[2] اٰوٰى کا لفظ عرب کی زبان میں اس موقعہ پر استعمال پاتا ہے جبکہ کسی قدر تکلیف کے بعد کسی شخص کو اپنی پناہ میں لیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کردی۔ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ[1]
ایک زلزلہ آئیگا اور بڑی سختی سے آئیگا اور زمین کو زیر و زبر کردیگا۔ اُس دن آسمان سے ایک کُھلا کُھلا دھواں نازل ہوگا
وَتَرَی الْاَرْضَ یَوْمَئِذٍ خَامِدَۃً مُّصْفَرَّۃً ۔ اُکْرِمُکَ بَعْدَ تَوْھِیْنِکَ[2]۔
اور اُس دن زمین زرد پڑ جائیگی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہونگے مَیں بعد اسکے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دونگا اور تیرا اکرام
یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ ۔ وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرَکَ ۔ اِنِّیْ
کرونگا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پُورے نہ کرے مَیں
اَنَا الرَّحْمٰنُ ۔ سَاَجْعَلُ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ ۔ اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِّنْ کُلِّ
رحمان ہوں ۔ ہر ایک اَمر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں
طَرَفٍ ۔ نَزَلَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی ثَلَاثٍ اَلْعَیْنِ وَعَلَی الْاُخْرَیَیْنِ ۔ تُرَدُّ
دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دُو اَور عضو ہیں یعنی اُن کو سلامت رکھوں گا
اِلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ ۔ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا[3] ۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَّظْھَرِ الْحَقِّ
اور جوانی کے نور تیری طرف عَود کرینگے اور تُو اپنی ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق
وَالْعُلٰی کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ ۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَّکَ ۔
کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔
سَبَّحَکَ اللّٰہُ وَرَافَاکَ ۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَعْلَمْ ۔ اِنَّہٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی
خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔ وہ کریم ہے وہ تیرے
اَمَامَکَ وَعَادٰی لَکَ مَنْ عَادٰی ۔ وَقَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ اَلَمْ
آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہؤا ۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ
نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصب

---

[1] یعنی اُس زلزلہ کیلئے جو قیامت کا نمونہ ہوگا یہ علامتیں ہیں کہ کچھ دن پہلے اُس سے قحط پڑیگا اور زمین خشک رہ جائیگی۔ نہ معلوم کہ معاً اُسکے بعد یا کچھ دیر کے بعد زلزلہ آئے گا۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ حاشیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

[2] یعنی وہ بڑے نشان جو دُنیا میں ظاہر ہوں گے ضرور ہے جو پہلے اُن سے توہین کی جائے اور طرح طرح کی بُری باتیں کہی جائیں اور الزام لگائے جائیں تب بعد اس کے آسمان سے خوفناک نشان ظاہر ہوں گے یہی سُنّت اللہ ہے کہ پہلی نوبت منکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ حاشیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

[3] یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا قریباً تیس[30] سال کی ہے ۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ حاشیہ ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

مِنْ عِبَادِہٖ ؕ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ

نبوت اُس کو بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو

مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ ؕ خدا کی فیلنگ☆ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔

تعلیم دی اور بہت برکتوں والا جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی اور اسکے محسوس کرنے اور نبوت کی مُہر

نے جس میں بشدّت قوّت کا فیضان ہے بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں (۱) خدا کا ضرورت کو محسوس کرنا اور (۲) آنحضرتؐ کی مُہر کا فیضان ؏

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ ؕ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ رُوحانی

مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔ تیرے لئے میرے نام نے اپنی چمک دکھلائی۔

عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ؕ اَطَالَ اللّٰہُ بَقَآءَکَ ؕ اسّی یا اس پر

روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس آج نظر تیری تیز ہے۔ خدا تیری عمر دراز کرے گا۔ اسّی برس یا

پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ مَیں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے

پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ پچاس یا ساٹھ نشان اور

دکھاؤں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی

ؔ یہ وحیِ الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اِس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اِس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشّان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالا اِس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتَم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اِسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجّہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنے اِس حدیث کے ہیں کہ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسٰی کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک مَوہبت تھیں حضرت موسٰی کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی، بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست ان کو منصبِ نبوّت ملا اور ان کو چھوڑ کر جب اَور بنی اسرائیل کا حال دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کو رُشد اور صلاح اور تقوٰی سے بہت ہی کم حصہ ملا تھا اور حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی کی اُمّت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی اور کوئی شاذ و نادر اُن میں ہُوا تو وہ حکم معدوم کا رکھتا ہے۔ منہ

☆ Feeling

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶، ۹۷ حاشیہ۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱ حاشیہ)

تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔
فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے[1]۔ پر تُونے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔
برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ ۔ اَنْتَ
اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کرکے دکھلا۔ تُو ہر ایک
تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ۔ وَانْصُرْنِیْ
مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد
وَارْحَمْنِیْ۔ خدا قاتِل تو باد۔ و مرا از شر تو محفوظ دارد۔ زلزلہ آیا اُٹھو نمازیں پڑھیں
کر اور مجھ پر رحم کر۔ اے دشمن تُو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے یعنی وہ بھونچال
اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ یُظْهِرُكَ اللّٰهُ وَیُثْنِیْ عَلَیْكَ۔ لَوْلَاكَ لَمَا
جو وعدہ دیا گیا ہے جلد آنیوالا ہے۔ اس وقت خدا کے بندے قیامت کا نمونہ دیکھ کر نمازیں پڑھیں گے۔ خدا تجھے غالب کریگا اور تیری تعریف
خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ[2]۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ دستِ تو دُعائے تو
لوگوں میں شائع کر دیگا۔ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ تیرا ہاتھ ہے اور تیری دُعا
ترحم زخدا۔ زلزلہ کا دھکا۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا۔ تَتْبَعُهَا
اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔ زلزلہ کا دھکا جس سے ایک حصہ عمارت کا مٹ جائیگا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مٹ
الرَّادِفَةُ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ پھر بہار آئی تو آئے
جائیں گی۔ اُسکے بعد ایک اور زلزلہ آئیگا۔ بہار جب دوبارہ آئیگی تو پھر ایک اور زلزلہ آئیگا پھر بہار جب بار سوم آئیگی تو اس وقت
ثلج کے آنے کے دن۔ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا۔ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰی وَقْتٍ
اطمینان کے دن آجائیں گے اور اس وقت تک خدا کئی نشان ظاہر کریگا۔ اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کردے۔ خدا نمونۂ قیامت

---

[1] یہ پیشگوئی ایک ایسے شخص کے بارہ میں ہے جو مُرید بن کر پھر مُرتد ہوگیا اور بہت شوخیاں دکھلائیں اور گالیاں دیں اور زبان درازی میں آگے سے آگے بڑھا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ کیوں آگے بڑھتا ہے۔ کیا تُو فرشتوں کی تلواریں نہیں دیکھتا؟ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱ حاشیہ)

[2] ہر ایک عظیم الشّان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے یعنی ملائک کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے اور زمین پر مُستعد طبیعتیں پیدا کی جاتی ہیں پس یہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲ حاشیہ)

مُّسَمًّى[1] تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا ۔ وَیَخِرُّوْنَ عَلَی الْاَذْقَانِ۔
کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقتِ مقرر تک تاخیر کر دیگا تب تو ایک عجیب مدد دیکھے گا اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے
رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ ۔ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ۔
ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی مَیں تجھے شناخت نہیں
لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔
کرتی تھی۔ اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔ وہ اَرحم الراحمین ہے۔
تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَ تَرَحَّمْ عَلَیْھِمْ ۔ اَنْتَ فِیْھِمْ بِمَنْزِلَۃِ مُوْسٰی۔ یَأْتِیْ
لوگوں کے ساتھ لُطف اور مدارات سے پیش آ۔ تُو مجھ سے بمنزلہ موسٰے کے[2] ہے۔ تیرے پر

---

[1] پہلے یہ وحیِ الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونۂ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اُس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لُدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اُس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اِس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقیِ سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔ اسی طرح اُس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دُنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اَور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے مَیں نے دعا کی کہ اُس زلزلہ نمونۂ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اِس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی۔ یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اَور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحیِ الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی اِس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷؍جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحیِ الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رُکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کرکے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلّی دے دی کہ اُس میں بموجب وعدہ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی ابھی تاخیر ہے۔ اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامنگیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔ اور اَب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معیّن ہوگئی۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳ حاشیہ)

[2] نقل مطابق اصل (مرتّب)

عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوسٰى۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا
موسٰے کے زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اُسی رسول
عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے محفوظ رکھو۔
کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے یعنی معارف و حقائق کا دُودھ۔
اِنِّيْ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ
مَیں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا اور تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔ خدا ہر چیز سے
مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ عِنْدِيْ حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ جَبَلٍ۔ بہت سے سلام میرے
بہتر ہے۔ میرے قُرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔ تیرے پر بکثرت میرے
تیرے پر ہوں۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا وَّالَّذِيْنَ
سلام ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہِ راست اختیار کرتے ہیں اور جو
هُمْ صَادِقُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔
صادق ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہیں اور نیکوکار ہیں۔
اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔ وَامْتَازُوا
خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔ اور اے
الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ۔ هٰذَا الَّذِيْ
مجرمو آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کرلے جائیگی۔ یہ وہی بات ہے
كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ يَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى شَفَتَيْكَ۔ كَلَامٌ
جس کے لئے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام
اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ۔ در کلامِ تو چیزے ست کہ شعرا را دراں دخلے
خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل
نیست۔ رَبِّ عَلِّمْنِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ عِنْدَكَ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا
نہیں ہے۔ اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ تجھے خدا دشمنوں سے بچائے گا
وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ بَرَّزَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الرِّمَاحِ۔ اِنِّيْ سَاُخْبِرُهٗ
اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کرے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کردئیے مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو
فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اَنَّكَ لَسْتَ عَلَى الْحَقِّ۔ اِنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ اِنَّآ اَنَلْنَاكَ
آخری وقت میں خبر دے دوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے

اَلْحَدِیْدَ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ

لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔

اُخْطِیْ وَ اُصِیْبُ[۱]۔ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ قُلْ ھُوَاللّٰہُ عَجِیْبٌ۔

اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دونگا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہؤا؟ کہہ خداوند ذوالعجائب ہے۔

جَآءَنِیْٓ اٰیِلُ[۲] وَاخْتَارَ وَاَدَارَ اِصْبَعَہٗ وَاَشَارَ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ اَتٰی۔ فَطُوْبٰی

میرے پاس آیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا اور اپنی اُنگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا پس مبارک

لِمَنْ وَّجَدَ وَرَاٰی۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ

وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔ مَیں اپنے رسول

اَقُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَصُوْمُ[۳]۔ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔

کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور مَیں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور ایک وقتِ مقرر تک مَیں اِس زمین سے علیحدہ نہیں ہونگا

وَاَجْعَلُ لَکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ۔ وَاَقْصِدُکَ وَاَرُوْمُ۔ وَاُعْطِیْکَ مَا

اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور تیری طرف قصد کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو

یَدُوْمُ۔ اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔ نُقِلُوْٓا اِلٰی

تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے کئی لوگ قبروں

---

[۱] اِس وحیِ الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پُورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کی کلام میں آجاتے ہیں جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبضِ رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے۔ اِسی طرح یہ وحیِ الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پُورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

[۲] اِس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اِس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

[۳] ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے اور یہ الفاظ اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہوسکتے پس یہ صرف ایک اِستعارہ ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی مَیں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مُہلت دوں گا اس شخص کی مانند جو کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ رکھ لیتا ہے اور اپنے تئیں کھانے سے روکتا ہے، اور اِس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ

الْمَقَابِرِ۔ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ قَدِیْرٌ۔ اِنَّہٗ
کی طرف نقل کریں گے۔ اُس دن خدا کی طرف سے کُھلی کُھلی فتح ہوگی۔ میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے۔ اور وہ
قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ حَلَّ غَضَبُہٗ عَلَی الْاَرْضِ۔ اِنِّیْ صَادِقٌ اِنِّیْ صَادِقٌ وَّ
قوی اور غالب ہے۔ اُس کا غضب زمین پر نازل ہوگا۔ مَیں صادق ہوں مَیں صادق ہوں اور
یَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ۔ اے اَزلی اَبدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ ضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا
خدا میری گواہی دے گا۔ اے اَزلی اَبدی خدا میری مدد کے لئے آ۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ
رَحُبَتْ۔ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ زندگی کے
ہوگئی ہے۔ اے میرے خدا مَیں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی
فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ اِنَّمَآ اَمْرُکَ اِذَآ اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ
وضع سے دُور جا پڑے ہیں۔ تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حُکم سے فی الفور
کُنْ فَیَکُوْنُ۔ تو در منزلِ ما چو بار بار آئی۔ خدا اَبرِ رحمت ببارید یا نے۔ اِنَّآ اَمَتْنَآ
ہو جاتی ہے۔ اے میرے بندے چونکہ تُو میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اِس لئے اب تُو خود دیکھ لے کہ تیرے
اَرْبَعَۃَ عَشَرَ دَوَابَّ۔ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔
پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ ہم نے چودہ[1] چارپایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے۔
سرانجامِ جاہل جہنّم بود۔ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوُا۔ اِنِّیْ اُمِرْتُ
جاہل کا انجام جہنّم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوُا۔ مَیں خدا کی طرف سے
مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاْتُوْنِیْ۔ اِنِّیْ حِمَی الرَّحْمٰنِ۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ
خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آجاؤ۔ مَیں خدا کا چراگاہ ہوں اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آئی[2] ہے
لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ
اگر تم یہ نہ کہو کہ شخص بہک رہا ہے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے

بقیہ حاشیہ:۔ مَیں بیمار تھا۔ مَیں بھوکا تھا۔ مَیں ننگا تھا الخ۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

[1] ”بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ چارپایوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اِس الہامی شعر میں ہے۔ برمقام فلک شدہ یارب۔ گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد گیاراں۔ اِس سے معلوم ہوُا کہ بابو صاحب کا بارھواں نمبر تھا اور ان کے بعد دو اور ہیں تا چودہ پُورے ہو جاویں۔“ منہ
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹ حاشیہ)

[2] پہلے ایڈیشن میں غالباً سہو کاتب سے ”لائی ہے“ کے الفاظ ہیں۔ (مرتب)

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ. وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں
اُن کے مکر کو اُلٹا کر اُنہی پر نہیں مارا۔ وہ کام جو تم نے کیا خُدا کی مرضی کے موافق نہیں
ہوگا۔ [1] اِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ. لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ.
ہم نے تجھے معاف کیا۔ خدا نے بدر میں یعنی اس چودھویں صدی میں تمہیں ذلّت میں پاکر تمہاری مدد کی۔
وَقَالُوْا اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ. قُلْ لَّوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُّمْ
اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اَور کا ہوتا تو اِس میں
فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا. قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ.
بہت اختلاف تم دیکھتے۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔
يَاْتِيْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ. وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰى. وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ.
نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پُورا ہو جائے گا۔ اور آج اے مُجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔
بھونچال آیا اور شدّت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ [2] هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ.
بڑی شدّت سے زلزلہ آئے گا اور اُوپر کی زمین نیچے کر دے گا۔ یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔

---

[1] اس کی تصریح نہیں کی گئی۔ واللہ اعلم۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

[2] اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی کے زمانہ میں ہوُا کہ اس نبی کی پیشگوئی کے مطابق پہلے ایک عورت مسماۃ علمہ کو لڑکا پَیدا ہوُا۔ پھر بعد اس کے حزقیاہ بادشاہ نے فقہ☆ پر فتح پائی۔ اسی طرح سے اس زلزلہ سے پہلے پیر منظور محمد لُدھانوی کی بیوی کو جس کا نام محمدی بیگم ہے لڑکا پَیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس بڑے زلزلہ کے لئے نشان ہوگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا مگر ضروری ہے کہ اس سے پہلے اَور زلزلے بھی آویں۔ اس لڑکے کے مفصّلہ ذیل نام ہوں گے: بشیر الدولہ کیونکہ وہ ہماری فتح کے لئے نشان ہوگا۔ کلمۃ اللہ خاں۔ یعنی خدا کا کلمہ۔ عالم کباب۔ ورڈ۔ شادی خاں۔ کلمۃ العزیز وغیرہ۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جس سے حق کا غلبہ ہوگا۔ تمام دُنیا خدا کے ہی کلمے ہیں اِس لئے اس کا نام کلمۃ اللہ رکھنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ وہ لڑکا اب کی دفعہ وہ لڑکا☆☆ پیدا نہیں ہوُا کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى یعنی وہ زلزلۃ الساعۃ جس کے لئے وہ لڑکا نشان ہوگا ہم نے اُس کو ایک اَور وقت پر ڈال دیا۔ منہ
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰)

☆ ایڈیشن اوّل میں فقہ لکھا تھا لیکن یسعیاہ باب کے مطابق یہ لفظ فقح ہے جو ایک بادشاہ کا نام ہے۔ (مرتب)
☆☆ غالباً سہوِ کاتب سے ”وہ لڑکا“ کے الفاظ دو بار لکھے گئے ہیں۔ (مرتب)

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ سَفِیْنَۃٌ وَّسَکِیْنَۃٌ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ
مَیں ہر ایک کو جو اِس گھر میں ہے اُس زلزلہ سے بچاؤں گا۔کشتی ہے اور آرام ہے۔ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے
اَھْلِکَ ۰ اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اَب
اہل کے ساتھ ہوں مَیں وہی ارادہ کرونگا جو تمہارا ارادہ ہے۔ بنگالہ کی نسبت پیشگوئی ہے جو تقسیم بنگالہ سے اہلِ بنگالہ کی دِلآزاری کی گئی
ان کی دلجوئی ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ
خدا فرماتا ہے کہ پھر وہ وقت آتا ہے کہ پھر کسی پیرایہ میں اہلِ بنگالہ کی دلجوئی کی جائیگی۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے
لَکُمُ الصِّھْرَ وَ النَّسَبَ[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْحَزَنَ ۰ وَاٰتَانِیْ
دامادی اور نسب کی رُو سے تیرے پر احسان کیا۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی
مَالَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ۔ یٰسٓ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۰ عَلٰی
جو اِس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اے سردار! تُو خدا کا مُرسل ہے۔ راہِ راست
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۰ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۰ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ
پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنیوالا ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں
فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ۔ چو دَورِ خسروی[2] آغاز کردند۔
سو مَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کریگا۔ جب مسیح السلطان کا دَور شروع کیا گیا
مسلماں را مسلماں باز کردند۔ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا۔
تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے سِرے سے مسلمان بنانے لگے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو
قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ ۰ اِنَّ ذَاالْعَرْشِ یَدْعُوْکَ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ
کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔ اَب تیرا وقتِ موت قریب آگیا۔ ذوالعرش تجھے بُلاتا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی
الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا ۰ قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ ۰ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ
رُسوا کنندہ اَمر نہیں چھوڑیں گے۔ تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی امرِ رُسوا کنندہ باقی نہیں

---

[1] یعنی خدا نے تجھ پر یہ احسان کیا کہ ایک شریف اور معزز اور شہرت یافتہ اور باوجاہت خاندان سے تجھے پیدا کیا اور دوسرے یہ احسان کیا کہ ایک معزز دہلی کے سادات خاندان سے تیری بیوی آئی۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

[2] خدا تعالیٰ کی کتابوں میں مسیح آخرالزمان کو بادشاہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اِس سے مُراد آسمانی بادشاہی ہے یعنی وہ آئندہ سلسلہ کا ایک بادشاہ ہوگا اور بڑے بڑے اکابر اس کے پیرو ہوں گے۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

شَیْئًا ۂ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی
چھوڑیں گے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب جماعت دِل برداشتہ اور اُداس
چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائبات قدرت دکھلانے
ہو جائے گی۔ کئی واقعات کے ظہور کے بعد پھر تیرا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ قدرتِ الٰہی کے کئی عجائب کام پہلے دکھلائے
کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ جَآءَ وَقْتُكَ ۔ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيٰتِ بَاهِرَاتٍ ۔ جَآءَ
جائیں گے پھر تمہاری موت کا واقعہ ظہور میں آئیگا تیرا وقت آگیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔ تیرا
وَقْتُكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيٰتِ بَيِّنَاتٍ ۔ رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ
وقت آگیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور
بِالصّٰلِحِيْنَ ۔ اٰمین ۔
نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملادے۔ آمین ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱)

۳۰ / جولائی ۱۹۰۶ء "فرمایا۔ آج مجھے ایک الہام ہوا۔ اُس کے پُورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے :-

ایک دَم میں دَم رُخصت ہوا[1]

یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بُھول گیا ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۲ / اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱ / جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

یکم اگست ۱۹۰۶ء "دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ پھر الہام ہُوا :-

(۱) اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ[2]۔ (۲) اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ / اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ / اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] الہام پورا ہونے پر حضور کو اس کا علم دیا گیا کہ یہ میاں صاحب نور مہاجر کے متعلق تھا۔
(دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵) (مرتب)

[2] (ترجمہ) (۱) مَیں اُن سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں۔

[3] (ترجمہ) (۲) مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو مَیں نے اِس آدم کو پیدا کیا۔

۵؍اگست ۱۹۰۶ء ”ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بےحس ہوگیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی ..... مجھے خیال گذرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دِل میں گھبراہٹ تھی۔ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔ رات کو جب مَیں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتتِ اعدا کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اَور امر کے لئے۔ تب مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی ..... تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوُا :۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خُدا مومنوں کو رُسوا نہیں کیا کرتا۔

پس اُسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اِس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ مَیں اس پر افترا کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اِس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آگئی اور پھر یک دفعہ جب آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ مرض کا نام ونشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور مَیں اُٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوُا کہ مَیں بالکل تندرست ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)[1]

اگست ۱۹۰۶ء (۱) ”دیکھ[2] مَیں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔

(۲) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے[3] آئیں گے۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲)

---

[1] نیز دیکھئے بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۹؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس الہام کی تاریخ نزول الاستفتاء صفحہ ۷۶، ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں ۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء لکھی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام مکرّر نازل ہوُا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (مرتّب)

[3] (الف) ”خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ مَیں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوُا بلکہ جہاں تک دُنیا کی آبادی ہے ان سب کی اِصلاح کے لئے مامور ہوں پس مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دُنیا ان آفات سے حصہ لے گی۔ اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہوچکے ہیں یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کیلئے مقدّر ہے۔ جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۲ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(ب) ”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اِس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر

(۳) وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔[1]
(۴) سَأُكۡرِمُكَ اِكۡرَامًا عَجَبًا۔ وَاُلۡقِيۡ بِهِ الرُّعۡبَ الۡعَظِيۡمَ۔[2]
(۵) يَاۡتُوۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ۔ يَاۡتِيۡكَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ۔[3]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶؍ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۲؍ اگست ۱۹۰۶ء (۱) "شب گذشتہ کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اِس قدر زنبور ہیں (جن سے مُراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دَل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اِس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے ان میں سے پَرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامُراد رہے اور مَیں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھُونک لو

بقیہ حاشیہ:۔ سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پَیدا ہُوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اُس کے ساتھ ہی اَور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پَیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پَیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دُنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اِس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے ..... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا مُلک اُن سے محفوظ ہے۔ مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہر ایک چغلخور، عیب گیر کے لئے ہلاکت ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں تجھے ایک عجیب طور پر عزّت دوں گا اور اُس کے ذریعہ سے دُنیا پر بڑا رُعب ڈالوں گا۔

[3] (ترجمہ) لوگ دُور دراز سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور دُور دُور سے ہدیے آئیں گے۔

کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت یہ ہے:۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ[1]" (سورۃ الشعراء: ۱۳۱)

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔"

(۲) اِلہام ہُوا:۔

نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ[2]

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہُوا:۔

صبر کر، خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء

"آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔[3]

یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵؍اگست ۱۹۰۶ء

"شَفِیْعُ اللّٰہِ

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنے ہیں؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰؍اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء

"اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً[4]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء

"فرمایا۔ آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زرّیں جس پر بہت سُنہری کام کیا ہُوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اُس چوغہ کو لے کر بھاگا۔ اُس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اور جب تم کسی کو پکڑتے ہو تو جابر ہو کر پکڑتے ہو۔

[2] (ترجمہ) رُعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔

[3] ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے یہ نشان ظاہر فرما دیا۔ تفصیل کیلئے دیکھئے رؤیا ۵؍ستمبر ۱۹۰۶ء اور اس کا حاشیہ۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ) مَیں رُوح کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔

اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہوگیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں اور معلوم ہوا کہ چور اُس کو اِس غرض سے لے کر بھاگا تھا کہ اِس تفسیر کو نابُود کر دے۔

فرمایا۔ اِس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مُراد شیطان ہے شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے مگر ایسا نہیں ہوگا اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے موجبِ عزت اور زینت ہوگی۔ واللہ اعلم۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ ستمبر ۱۹۰۶ء "رؤیا۔ مَیں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم[1] خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اُس کو اپنے گھر میں بُلاتی ہیں مگر مَیں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا اور مَیں نے کہا کہ

مَیں نہیں آنے دیتا۔ اِس میں ہماری بے عزّتی ہے

دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مُراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اُس بَلا کو ٹال دیا۔ پھر الہام ہُوا۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

(ترجمہ) مَیں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اِس گھر میں ہیں۔

علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا ہے[2]۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا لیکن خواب کے تمام امور مُعلّق ہوتے

---

[1] فرمایا۔ اِن دنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے اِس خیال کو بھی جلد پُورا کر دیا۔

فرمایا۔ عبدالحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اِس واسطے وہ دکھایا گیا۔ دشمن کے خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دُکھ اور موت سے ہوتی ہے سو مَیں نے خواب میں کہا کہ مَیں اُس کو نہیں آنے دوں گا۔ یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹال دیا۔

فرمایا اِنِّیْ اُحَافِظُ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا تھا کہ کوئی واقعہ طاعون کا ہونے والا ہے۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

[2] اِن خوابوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میر (ناصر نواب) صاحب (مرحوم) کو جو لاہور جانے کو تیار رکھے روک دیا کہ ابھی نہ جاویں اور ان کو کہہ دیا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بَلا آنے والی ہے مَیں ڈرتا

ہیں اور دُعا سے ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) لوگ آئے اور دعوی کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے ان کو پکڑا اور شیرِ خدا نے فتح پائی۔

(۲) امین الملک جے سنگھ بہادر۔

(۳) رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔[۱]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۴) "(ل) پیٹ پھٹ گیا۔"[۲] (معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) "۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اَور کئی تاریخوں میں وحیِ الٰہی کے ذریعہ بتلایا گیا کہ ایک شخص

بقیہ حاشیہ:۔

ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجبِ شماتتِ اعدا ہو جائے۔ اِس کے گواہ خود میر صاحب اور گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سُن کر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کر دیا اور جب صبح ہوئی تو پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحٰق کو سخت بخار ہو گیا اور اُس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آ گیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو بُن ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہو گا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اَب میاں محمد اسحٰق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ نیز دیکھئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۰ تا ۳۴۲۔ نشان نمبر ۱۴۳)

[۱] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رَبّ (میرے لئے) رُسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔

[۲] "اِس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور مہاجر جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی جماعت میں سے تھا ایک دفعہ ایک دم میں پیٹ پھٹنے کے ساتھ مر گیا اور معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں کچھ مدت سے رسَولی تھی لیکن کچھ محسوس نہیں کرتا تھا اور جوان مضبوط و توانا تھا۔ ایک دفعہ پیٹ میں درد ہوا اور آخری کلمہ اُس کا یہ تھا کہ اُس نے تین مرتبہ کہا کہ میرا پیٹ پھٹ گیا۔ بعد اُس کے مر گیا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

اِس جماعت میں سے ایک[1] دم میں دُنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پھٹ جائے گا اور شعبان کے مہینہ میں وہ فوت ہوگا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴)

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء رؤیا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لے کر آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرا پڑھ لینا۔ اُس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے :-

دشمن نہایت اضطراب میں ہے

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء " فرمایا۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے :-

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ خیر۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء " (۱)[2] قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ۔ اُجِيْبَتْ دَعْوَتُكَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[3]

(۳) بَارَكَ اللّٰهُ فِىْ اِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ۔[4]

---

[1] یہ الہام ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ دیکھئے صفحہ ۵۶۳ - (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) (۱) تیرے ربّ نے فرمایا ہے کہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اُترنے والی ہے جو تجھے خوش کر دے گی، اور ہم تیرے ربّ کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔

[3] (ترجمہ) (۲) اللہ تعالیٰ نے تیری دُعا سُن لی۔ تیری دُعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔

[4] (۳) برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔[۱]

(۵) نَزِيْدُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَآءِكَ۔[۲]

(اَىْ نَزِيْدُ بَرَكَاتٍ یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں)

(۶) كُلُّ مُكَذِّبٍ جَآءَ۔ يَآ اَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔[۳]

(۷) مَآ اَنَا اِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَىَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ[۴]

(۸) رؤیا۔ دیکھا کہ مَیں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمک دار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جارہا ہوں اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) **خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔** (نامعلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔

(۱۰) رؤیا دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہؤا اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) **"موت، تیراں ۱۳ ماہ حال کو**

غالباً تیراں ۱۳ ماہ حال سے مُراد تیراں ۱۳ ماہ شعبان ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ اور مَیں نہیں جانتا کہ تیراں ۱۳ ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اَور شعبان کی تیراں ۱۳ تاریخ۔ اور مَیں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اِس لئے طبیعت غمگین ہے۔ خدائے تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔"

13 shaban=5 mar 2023

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[۱] (۴) تجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے مَیں نے رحمت لکھ دی ہے اور تیرے لئے دُنیا اور آخرت میں مَیں نے رحمت لکھ دی ہے۔

[۲] (۵) تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات کی زیادتی کی جائے گی۔

[۳] (۶) سب مکذّب آئے اور کہنے لگے۔ اے عزیز ہم اور ہمارے اہل وعیال تکلیف میں ہیں اور ہم تھوڑی سی پُونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں پُورا ناپ تول دے اور ہم پر صدقہ کر۔ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

[۴] (۷) مَیں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہؤا۔

(ب) بعد میں فرمایا کہ "سُرعتِ الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے۔ اِس واسطے تیراں کا لفظ تھا، یا تئیس کا، یا تیتیس کا۔"[1] (بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۲۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء "اے[2] مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سُن لی۔ خدا تیرے لئے لڑکا دے گا۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء "بَلَجَتْ[3] اٰیَاتِیْ۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَنَّ[4] لَھُمُ الْفَتْحَ۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الاستفتاء صفحہ ۷۶ ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء "لَنَبْلُوَنَّکُمْ[5]"
(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء "مَیں نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اس کا نام نَہْجُ الْمُصَلّٰی ہے۔
پھر الہام ہوُا:۔

فَوْقٌ حَمِیْدٌ[6]

کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنّم میں پہنچائے گا۔"
(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍[7]ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] اگر تیس کا لفظ تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام بھی میاں صاحب نور افغان مہاجر مرحوم کے متعلق تھا چنانچہ مرحوم ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ دیکھئے بدؔر پرچہ مذکور۔ (مرتّب)

[2] الاستفتاء صفحہ ۷۶ میں اِس الہام کی تاریخ ۲۷؍ستمبر لکھی ہے اور حضورؑ نے اس کا عربی میں یہ ترجمہ فرمایا ہے:۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا الْمُظَفَّرُ سَمِعَ دُعَاءَكَ۔" (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) ظاہر ہوگئیں میری نشانیاں۔ اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے بیشک ان کے واسطے فتح ہے۔

[4] الاستفتاء صفحہ ۷۶ میں یوں درج ہے "بِاَنَّ لَھُمُ الْفَتْحَ۔" (مرتّب)

[5] (ترجمہ از مرتّب) ہم تجھ کو ضرور آزمائیں گے۔ [6] (ترجمہ از مرتّب) قابلِ تعریف غلبہ۔

[7] آپ تعجب نہ کریں کہ ۲؍اکتوبر کا الہام ۳۰؍ستمبر کے پرچہ میں کیونکر شائع ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ الحکم دیر سے شائع

۹؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ”مَیں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور مَیں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اُس شکل پر ظاہر ہؤا ہے اور مَیں اُس کے آگے اِس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہوگئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اُتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانے کا ارادہ کیا۔ گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجالانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہؤا:۔

اَے عبدالحکیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے لاحقِ حال ہو کیونکہ اس میں شماتتِ اعداء ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء ”خواب میں دیکھا کہ مَیں کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے:۔

عِلْمُ الدَّرْمَان ۲۲۳

فرمایا۔ عِلم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مُراد ہے۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ:۔ ہؤا مگر تاریخ پچھلی ڈالی گئی۔ چنانچہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ نوٹ دیا گیا۔ (مرتّب)

ل نوٹ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”عِلم عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ جاننا۔ اور درمان ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ علاج۔ یعنی علاج کا علم ۱۵؍اکتوبر سے ۲۲۳ دن بعد ہوجائے گا۔ اب دیکھنا چاہئیے کہ ۱۵؍اکتوبر سے دوسو تیئسواں دن کونسا ہے۔ سو حساب لگاکر دیکھو کہ وہ دن ۲۵؍مئی ۱۹۰۷ء ہے چنانچہ اس الہام کے مطابق حضرت اقدسؑ ۲۶؍مئی کو فوت ہوئے۔

اَب ایک اَور غور طلب امر ہے جس کا شاید مخالف کم فہمی سے انکار کر دے اور وہ یہ کہ الہام تو ہؤا ہے ۱۹۰۶ء کو اور فوت ہوئے ۱۹۰۸ء میں۔ تو یہ ایک سال اور ۲۲۳ دن ہوئے۔

سو یاد رہے کہ اس کی دو وجوہات ہیں۔ اوّل تو یہ کہ اس کے ساتھ ہی الہام ہے کہ اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِهَامُهَا

۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۶ء "مَیں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے۔ یہ متعین نہ ہُوا کہ کس کی مَوت آئی ہے۔ تب اس کشفی حالت میں ہی مَیں نے دُعا کی۔ الہام ہُوا:۔

اِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطِيْشُ سِهَامُهَا

یعنی مَوتوں کے تیر خطا نہیں جاتے

تب مَیں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دُعا کی کہ اے خدا! تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ تب الہام ہُوا:۔

اِنَّ الْمَنَايَا قَدْ تَطِيْشُ سِهَامُهَا

اِس کے بعد یہ بھی الہام تھا:۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت[1]

مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔ واللہ اَعلم بالصواب۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء " اَللّٰهُ عَدُوُّ الْكَاذِبِ وَاِنَّهٗ يُوْصِلُهٗ اِلٰى جَهَنَّمَ۔ اُغْرِقَتْ

بقیہ حاشیہ:۔

یعنی مَوتوں کے تیر خطا نہیں جاتے (اِس سے بھی ثابت ہے کہ یہ ۲۲۳ والا الہام مَوت کے متعلق ہے) اور پھر بعد اس کے الہام ہُوا اِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ نَزِيْدُ عُمْرَكَ (دیکھئے ریویو آف ریلیجنز مورخہ ۲۰ر نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) یعنی تیری وفات تو ۱۹۰۷ء میں ہی تھی مگر ہم نے اس عمر کو بڑھا دیا۔ چنانچہ پُورے ایک سال تک عمر میں ترقی دی گئی اور ایک سال کے بعد وہ حساب شروع ہُوا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرتؑ کی وفات ۲۶ر مئی کو تھی اور اگر آپ ۱۹۰۷ء میں فوت ہو جاتے تو ایک تو چند معاندینِ سلسلہ شور مچا دیتے کہ ہماری پیشگوئی کی میعاد کے اندر فوت ہوئے اور ایک یہ کہ اس وقت ۲۷ تاریخ کو آپ کی وفات ٹھہرتی اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی وفات لیپ اِیئر (یعنی جس سال میں فروری کے ۲۹ دن ہوں) میں ہوتی تاکہ پورے ۲۲۳ دن کے بعد ۲۶ مئی کو فوت ہوں پس صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہونی چاہیئے تھی جو کہ لیپ ایئر ہے نہ کہ ۱۹۰۷ء میں جس میں فروری کے ۲۸ دن ہوتے ہیں اور ۲۲۳ دن ۲۶ر مئی تک ختم نہیں ہوتے بلکہ ۲۷ر کو ختم ہوتے ہیں۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳، نمبر ۶، ۷ پرچہ ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱۶)

☆ سہوِ کاتب سے تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۱ر مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۳ میں لفظ "اِمّا" لکھا گیا ہے۔ (مرتب)

[1] (ترجمہ از مرتب) بَلا سر پر آئی ہوئی تھی لیکن خدا کے فضل سے ٹل گئی۔

سَفِیْنَۃُ الْاَرْذَلِ[1]۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ[2]۔

(الاستفتاء صفحہ ۷۶، ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۲۳؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء "اِنَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ۔ نَزِیْدُ عُمْرَکَ[3]۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۰؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء "کتاب حقیقۃ الوحی کے انطباع اور تیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے اس کے متعلق خیال تھا تو الہام ہوا:۔

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ[4]۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴[5]؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء "یَنْصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیْ دِیْنِہٖ[6]۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ مورخہ ۸؍ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامات اُردو سے عربی میں ترجمہ کرکے الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں درج فرمائے ہیں۔ الہام نمبر ۱ جو ۲؍ اکتوبر کو بھی نازل ہوا، اس کے الفاظ اُردو میں یہ ہیں:۔ "کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اُس کو جہنم میں پہنچائے گا"

اور الہام نمبر ۲ جو ۱۵؍ نومبر کو دوبارہ ہوا اس کے اُردو میں یہ الفاظ ہیں:۔

"کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا" (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیرے ربّ کی گرفت بہت سخت ہے۔

[3] (ترجمہ) ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاویں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔

[4] (ترجمہ) ہر ایک دُور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔ تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

[5] چونکہ اخبار دیر سے شائع ہوا ہے اس لئے بعض واقعات ۲۴؍ اکتوبر کے بعد کے درج ہیں۔ (ایڈیٹر الحکم)

[6] (ترجمہ) خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔

۲؍نومبر ۱۹۰۶ء "مَیں نے دیکھا کہ رات کے وقت مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اَور شخص میرے پاس ہے تب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب مَیں نے اُن ستاروں کو دیکھ کر اور اُنہیں کی طرف اشارہ کرکے کہا:۔

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہؤا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے جب مَیں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہؤا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اُس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔

اِس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مُراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔ اور اس دیوانہ سے مُراد کوئی مُتکبّر، مغرور، متموّل یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اُس کو توفیقِ بَیعت دے گا۔ پھر الہام ہؤا:۔

لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

گویا مَیں کسی دوسرے کو تسلّی دیتا ہوں کہ تُو مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ ۸؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷؍نومبر ۱۹۰۶ء "آج رات لنگرخانہ کے اخراجات کی نسبت مَیں قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اَب خرچ ماہواری لنگرخانہ کا پندرہ سو ۱۵۰۰ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ کیا قرضہ لے لیں؟ پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فائدہ کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لیں تو ایک ماہ میں خرچ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد مَیں سو گیا۔ صُبح نماز کے بعد الہام ہؤا:۔

اَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ الَّذِیْ یُرَبِّیْكُمْ فِی الْاَرْحَامِ[1]"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ مورخہ ۸؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

نومبر ۱۹۰۶ء رؤیا۔ "دیکھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہُوں اور کسی طرف جا رہا ہُوں۔ جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہو گئی تو مَیں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ میں گرد و غبار کے سبب تاریکی ہو گئی اور گھوڑے کی باگ کو مَیں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہؤا ہے۔ چند قدم چل کر روشنی ہو گئی۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کیا تُو خدا کی رحمت سے نااُمید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو رحموں میں تمہاری پرورش کرتا ہے۔

آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اُس پر اُتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہیں۔ انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں۔ اُن کے ساتھ مَیں نے مصافحہ کیا اور السّلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی اور کہا کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے جس سے وہ قلم بغیر محنت کے بآسانی چلنے لگتا ہے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا۔ مَیں نے کہا۔ اچھا مَیں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اِس کے بعد بیداری ہوگئی۔

تعبیر۔ عورتوں سے مُراد کمزور لوگ ہو سکتے ہیں اور خدا نے قرآن شریف میں (اس) اُمّت کے نیک بندوں کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مُراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد علی صاحب کے دِل میں ایسی طاقت پَیدا کر دے کہ وہ مخالفوں کے رَدّ میں اعلیٰ مضامین لکھیں۔ واللہ اَعلم بالصّواب"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵ ارنومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷ ارنومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

نومبر ۱۹۰۶ء "رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا"[1]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵ ارنومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷ ارنومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۳ ارنومبر ۱۹۰۶ء "مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔"[2]

اور گویا مَیں کسی کو کہتا ہوں:۔

لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا"[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵ ارنومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷ ارنومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء "نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دیئے گئے تھے اور انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

[2] (ترجمہ از مرتب) کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہیں کراتے مگر اس سے بہتر یا اس جیسا نشان عطا کرتے ہیں۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

[3] (ترجمہ از مرتب) مت ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ اُمید نہ تھی کیونکہ اُن کے برخلاف قطعی طور پر حکامِ ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔ اس طوفانِ غم و ہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے صرف مجھ سے دُعا ہی کی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ اُن پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلاتوقف لنگرخانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ چنانچہ بہت سی دُعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ :۔

اے سیف اپنا رُخ اِس طرف پھیر لے[1]

تب مَیں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اِس وحیِ الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اُن پر رحم کیا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۹)

۱۵؍ نومبر ۱۹۰۶ء "آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی اور اِس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شبِ قدر کی ہوتی ہے۔ مَیں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو۔ پس مَیں اُٹھا اور مَیں نے نماز پڑھ کر[2] دُعا کی۔ بعد میں مفصلہ ذیل الہامات ہوئے :۔

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمترین[3] کا بیڑہ غرق ہو گیا (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے) اور یا شاید کمترین سے مُراد کوئی شدید مخالف ہے۔

(۳) تیری دعا قبول کی گئی۔

اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئیاں ہیں خواہ ایک شخص کے لئے ہوں اور خواہ تین جُدا شخصوں کے حق میں ہوں۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۷ مورخہ ۲۲؍ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷؍ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۸؍ نومبر ۱۹۰۶ء "رؤیا۔ دیکھا کہ ہمارے باغ میں (کئی) ایک آدمی جڑھ لگا رہے ہیں۔ پھر غیب سے آواز آئی :۔

مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا :۔

---

[1] یہ الہام اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۵؍ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷؍ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ پر بھی درج ہے۔

[2] یعنی دُعا کرنے کے لئے نماز پڑھی اور اُس میں دُعا کی۔ (مرتّب)

[3] الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام حضورؑ کو ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں بھی ہوا تھا۔ (مرتّب)

مَآ وَقَفْتَ مَوْقِفًا اَغْيَظَ مِنْ هٰذَا ۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ "

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۷ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء " رَبِّ احْفَظْنِيْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَتَّخِذُوْنَنِيْ سُخْرَةً "

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء (۱) " اِنَّ اللّٰهَ مَنَّ عَلَيْكُمْ وَاُعْطِيْكَ مَا اُعْطِيْكَ ۔ (۲) اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَيْكَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَى اللّٰهِ ۔ (۳) اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا، اس کا نتیجہ اچھا نہیں "

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء " عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے قضاءِ قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اُس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کُتّے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہؤا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی تب اُس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہؤا اور دُعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اُس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اِس حالت میں

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) تُو کسی موقعہ پر اِس سے زیادہ (دشمنوں کو) غصّہ دلانے کی صورت میں کھڑا نہیں ہؤا۔ بے شک تیرے ربّ کی گرفت سخت ہوتی ہے۔

۲؎ (ترجمہ) اے میرے ربّ! میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) خدا نے تم پر احسان کیا اور مَیں تجھے دوں گا جو چیز دوں گا۔

۴؎ (ترجمہ) جو لوگ تیری طرف اِلتفات نہیں کرتے یعنی نظرِ انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی اِلتفات نہیں کرتے۔

۵؎ میاں عبدالکریم صاحب یادگیر ضلع گلبرگہ ریاست حیدر آباد دکن کے رہنے والے تھے۔ آپ اِس واقعہ کے بعد ۲۸ سال تک زندہ رہے اور آخر دسمبر ۱۹۳۴ء میں وفات پائی۔ (مرتّب)

اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اَب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اُس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوُا کہ اگر وہ مرگیا تو ایک بُرے رنگ میں اُس کی موت شماتتِ اعدا کا موجب ہوگی تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مُبتلا ہوُا۔ اور خارقِ عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اِذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اُس کے لئے اِقبال علی اللہ کی حالت میسّر آگئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پُورا تسلّط میرے دل پر کر لیا تب اِس بیمار پر جو درحقیقت مُردہ تھا اِس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا اور اُس نے کہا کہ اَب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اُس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کرکے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحتیاب ہوگیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہوگئی یہ اِس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اُس کو ہلاک کرے بلکہ اِس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دُنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کُتّے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہوگئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے۔ اور اِس سے زیادہ اِس بات کا اَور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اِس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں اُنہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اَب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

اِس جگہ اِس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب مَیں نے اس لڑکے کے لئے دُعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوا دینی چاہیئے چنانچہ مَیں نے چند دفعہ وہ دَوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہوگیا یا یُوں کہو کہ مُردہ زندہ ہوگیا۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۶، ۴۷۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱)

نومبر ۱۹۰۶ء

(الف) ”ایک امر کے متعلق مزید تحقیقات کی حاجت تھی۔ اِس پر الہام ہوُا:۔

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ۔“[1]

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۱ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۲ نمبر ۴۹ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس قسم کو ضرور پُورا کر دے گا۔

(ب) "وَرُبَّ مُؤْذٍ مَّا اٰذَانِیْ اِلَّا لِيُظْهِرَ اللّٰهُ بِهِمْ بَعْضَ الْاٰيَاتِ[1] وَقَدْ قَصَصْنَا قِصَصَهُمْ فِیْ حَقِيْقَةِ الْوَحْیِ لِتَكُوْنَ تَبْصِرَةً لِّلطَّالِبِيْنَ وَالطَّالِبَاتِ۔ وَاَقْرَبُ الْقِصَصِ مِنْ هٰذَا الْوَقْتِ قِصَّةُ رَجُلٍ مَّاتَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ۔ وَكَانَ يَلْعَنُنِیْ وَيَسُبُّنِیْ۔ وَكَانَ اسْمُهٗ سَعْدَ اللّٰهِ۔ وَكَانَ سَبُّهٗ كَالصَّعْدَةِ۔ وَاِذَا بَلَغَ شَتْمُهٗ اِلٰی مُنْتَهَاهُ وَسَبَقَ فِی الْاِيْذَآءِ كُلَّ مَنْ سِوَاهُ اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ فِیْٓ اَمْرِ مَوْتِهٖ وَخِزْيِهٖ وَقَطْعِ نَسْلِهٖ بِمَا قَضَاهُ وَقَالَ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ فَاَشَعْتُ بَيْنَ النَّاسِ مَآ اَوْحٰی رَبِّیَ الْاَكْبَرُ۔ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ صَدَّقَ اللّٰهُ اِلْهَامِیْ۔ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُفَصِّلَهٗ فِیْ كَلَامِیْ۔ وَاُشِيْعَ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْفَتَّانِ۔ وَعَدُوِّ عِبَادِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ۔ فَمَنَعَنِیْ مِنْ ذٰلِكَ وَكِيْلٌ كَانَ مِنْ جَمَاعَتِیْ وَخَوَّفَنِیْ مِنْ اِرَادَةِ اِشَاعَتِیْ۔ وَقَالَ لَوْ اَشَعْتَهَا لَا تَاْمَنُ مَقْتَ الْحُكَّامِ، وَيَجُرُّكَ الْقَانُوْنُ اِلَی الْاٰثَامِ، وَلَا سَبِيْلَ اِلَی الْخَلَاصِ۔ وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ، وَتَلْزَمُكَ الْمَصَآئِبُ مُلَازَمَةَ الْغَرِيْمِ۔ وَالْمَاٰلُ مَعْلُوْمٌ بَعْدَ التَّعَبِ الْعَظِيْمِ۔ وَلَيْسَتِ الْحُكُوْمَةُ تَارِكَ الْمُجْرِمِيْنَ۔ فَالْخَيْرُ فِیْ اِخْفَآءِ هٰذَا الْوَحْیِ كَالْمُحْتَاطِيْنَ۔ فَقُلْتُ اِنِّیْٓ اَرَی الصَّوَابَ فِیْ تَعْظِيْمِ الْاِلْهَامِ۔

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کئی ایذا رسانوں کی ایذا کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ سے بعض نشانات دکھائے۔ ایسے لوگوں کا ذکر ہم نے طالبانِ حق کی بصیرت کی غرض سے حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور ایک اِسی قسم کا تازہ واقعہ ایک شخص (کی ہلاکت) کا ہے جو ابھی ماہِ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ میں واقع ہوا ہے۔ یہ شخص میرے متعلق سخت بدزبانی سے کام لیا کرتا تھا اور مجھ پر لعنتیں بھیجا کرتا تھا۔ اِس کا نام سعد اللہ (لدھیانوی) تھا۔ یہ شخص اپنی بدزبانی سے نیزہ کی طرح سخت زخم پیدا کرتا تھا۔ جب اس شخص کی بدزبانی اپنی اِنتہا کو پہنچ گئی اور وہ ایذا رسانی میں سب سے آگے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے جلد ہلاک ہونے اور ذلیل و رُسوا اور اَبتر ہونے کے متعلق اپنی قضا و قدر سے آگاہی بخشی اور اس کے متعلق فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی تیرا یہ دشمن منقطع النسل اور ناکام و نامُراد رہے گا چنانچہ مَیں نے اِس وحیِ الٰہی کو لوگوں میں شائع کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی اِس وحی کی سچائی کو جو اُس نے مجھے الہام کی تھی ظاہر کر دیا اور اپنے فرمودہ کو پُورا کر دیا اِس لئے مَیں نے چاہا کہ اسے تفصیل سے بیان کرکے لوگوں میں اِس کی اشاعت کروں لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت میں شامل تھا مجھے اس کی اشاعت سے روکا اور اِس کے متعلق بہت خوف اور خطرہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اِس کی اشاعت کی صورت میں یہ معاملہ ضرور حکّام تک پہنچے گا اور اِس وقت قانون کی زد اور سزا سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی اور مصائب کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور مقدمہ کی سخت مصیبت اُٹھانے کے بعد اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ ظاہر ہے اور ایسی صورت میں حکومت ضرور سزا دے گی اِس لئے بہتری اسی میں ہے کہ احتیاط سے کام لے کر اس وحی کا

وَاِنَّ الْاِخْفَآءَ مَعْصِيَةٌ عِنْدِیْ وَمِنْ سِيَرِ اللِّئَامِ۔ وَمَا کَانَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّضُرَّ مِنْ دُوْنِ بَارِئِ الْاَنَامِ۔ وَلَا اُبَالِیْ بَعْدَهٗ تَهْدِيْدَ الْحُکَّامِ۔ وَنَدْعُوْ رَبَّنَا الَّذِیْ هُوَ مَنْبَعُ الْفَضْلِ وَاِنْ لَّمْ يُسْتَجَبْ فَنَرْضٰی بِالْعَيْشِ الرَّذْلِ وَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُسَلِّطُ عَلَیَّ هٰذَا الشَّرِيْرَ۔ وَيُنَزِّلُ عَلَيْهِ اٰفَةً وَّيُنْجِیْ عَبْدَهُ الْمُسْتَجِيْرَ۔ نَسَمِعَ کَلَامِیْ بَعْضُ زُبْدَةِ الْمُخْلِصِيْنَ الْفَاضِلُ الْجَلِيْلُ فِیْ عِلْمِ الدِّيْنِ۔ اَعْنِیْ مُحِبَّنَا الْمَوْلَوِیَّ الْحَکِيْمَ نُوْرُ الدِّيْنِ فَجَرٰی عَلٰی لِسَانِهٖ حَدِيْثُ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ۔ وَاطْمَئَنَّ الْقُلُوْبُ بِقَوْلِیْ وَقَوْلِهٖ۔ وَخَطَّأُوا الْمُحَذِّرَ۔ وَاسْتَضْعَفُوْا بِنَآءَ هَوْلِهٖ۔ ثُمَّ دَعَوْتُ عَلٰی سَعْدِاللّٰهِ اِلٰی ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَّتَمَنَّيْتُ مَوْتَهٗ مِنْ رَّبٍّ عَلَّامٍ۔ فَاَوْحٰی اِلَیَّ

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

يَعْنِیْ اَنَّهٗ تَعَالٰی يُدَافِعُ عَنْكَ شَرَّهٗ۔ فَوَاللّٰهِ مَا مَضٰی عَلَیَّ اِلَّا لَيَالِیْ حَتّٰی جَآءَنِیْ نَعْیُ مَوْتِهٖ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا ضَرَبَ الْعَدُوَّ بِسَوْطِهٖ۔"

(الاستفتاء صفحہ ۳۶،۳۵ ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۵۶ تا ۶۵۸)

اخفاء کیا جائے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ میرے نزدیک تو راہِ صواب یہی ہے کہ الہامِ الٰہی کی تعظیم کو مقدم کیا جائے اور اس کا اخفاء میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معصیت میں داخل اور ایک کمینہ فعل ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی کی طاقت نہیں کہ ضرر پہنچا سکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد مَیں حُکّام کی تہدید سے نہیں ڈرتا۔ ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی جناب میں جو فضل و کرم کا منبع ہے دُعا کریں گے کہ وہ ہمیں ہر ایک مصیبت اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور اگر قضاء و قدر میں یہی لکھا ہے کہ یہ مصیبت ہم پر آئے تو ہم اِس ذِلّت والی زندگی پر ہی راضی ہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ اُس شریر انسان کو مجھ پر مسلّط نہیں کرے گا اور اُسے کسی آفت میں مُبتلا کر کے اپنے اِس بندہ کو جو اس کے حضور پناہ کا طالب ہے اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ جب میری یہ بات میرے یکتا مخلص فاضل ماہرِ علومِ دین مولوی حکیم نور الدین صاحب نے سُنی تو اُن کی زبان پر حدیث رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ جاری ہوئی اور میرے جواب کو سُنکر اور نیز مولوی صاحب سے یہ حدیث سُنکر جماعت کے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو گیا اور انہوں نے اس وکیل کو جس نے مجھے ڈرایا تھا غلطی خوردہ قرار دیا اور اس کی تخویف کو ہیچ سمجھا۔ اس کے بعد مَیں نے تین روز تک سعد اللہ کی موت کیلئے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعائیں کیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی نازل کی رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ یعنی بعض لوگ جو عوام کی نظروں میں پراگندہ مُو اور غبار آلود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور وہ مقام رکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے متعلق قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پُورا کر دیتا ہے اور اس سے مُراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے شر سے تمہیں محفوظ کرے گا۔ سو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کی ہلاکت کی خبر آ گئی۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اس دشمن کو اپنے کوڑے کا نشانہ بنایا۔

نوٹ از مرتب:۔ یہ وکیل خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ چنانچہ الحکم جلد ۳۸ نمبر ۷ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۳، ۴

۴ر دسمبر ۱۹۰۶ء (۱) یُکْرِمُکَ اللّٰہُ اِکْرَامًا عَجِیْبًا۔[1]

پھر مجھے ایک مُہر دی گئی جو میری ہے۔ اُس میں لکھا ہے:۔

آلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پھر الہام ہؤا:۔ (۲) آلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔[2]

پھر الہام ہؤا:۔ مُبارک باد۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۹ مورخہ ۶ر دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶ر دسمبر ۱۹۰۶ء "بَشِّرْھُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ وَ ذَکِّرْھُمْ تَذْکِیْرًا۔"[3]

(بدر جلد ۲ نمبر ۵۱ مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ:۔

میں جہاں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی چشم دید روایات درج ہیں ان میں بھی یہ واقعہ تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

واقعہ یُوں ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے حقیقۃ الوحی کے حاشیہ صفحہ ۳۶۴ (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۸) میں سعد اللہ لُدھیانوی کے بیٹے کو نامرد لکھا تو خواجہ صاحب چونکہ وکیل تھے اِس لئے بہت گھبرائے کہ اگر سعد اللہ نے مقدمہ کر دیا تو اس کے بیٹے کو نامرد ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا اِس لئے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اِس حاشیہ کو کاٹ ڈالیں۔ حضورؑ نے فرمایا "مَیں نے خدا تعالیٰ کی مرضی سے لکھا ہے مَیں اس کو نہیں کاٹوں گا۔" خواجہ صاحب نے پھر کہا کہ حضور مجھے تو بہت ہی گھبراہٹ رہے گی۔ فرمایا "اگر سعد اللہ مقدمہ کرے گا تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم آپ کو وکیل نہیں بنائیں گے۔" اِس پر وہ خاموش ہو گئے اور لاہور جا کر مولوی محمد علی صاحب کو خط لکھا کہ رات مجھے نیند نہیں آئی کہ اگر سعد اللہ نے دعویٰ کر دیا تو اس کو ثابت کرنا مشکل ہے چَین کی دُو ہی صورتیں ہیں یا حضرت صاحب حاشیہ کاٹ ڈالیں یا سعد اللہ مرجائے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے جب حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا تو حضورؑ نے سُن کر فرمایا "کوئی تعجب نہیں کہ سعد اللہ جلد ہی مَر جائے۔" چنانچہ بعد میں حضورؑ کو "رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ الخ" الہام ہؤا اور پھر چند روز کے بعد سعد اللہ کی مَوت کی نسبت تار آ گئی اور حضرت نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں مندرجہ بالا واقعہ لکھا۔

---

[1] (ترجمہ) (۱) خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کرے گا۔

[2] (ترجمہ) (۲) کیا اللہ اپنے بندہ کے واسطے کافی نہیں۔

[3] (ترجمہ از مرتب) ان کو اللہ تعالیٰ کے (جلوہ نمائی کے) دنوں کی خوشخبری دے اور انہیں اس کی اچھی طرح یاد دہانی کرا۔

۱۹۰۶ء

"برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزّمان ہے"[1]

(حقیقۃالوحی صفحہ ۲۷۴ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

۱۹۰۶ء "مجھے دو بیماریاں مدّت دراز سے تھیں۔ ایک شدید دردِ سر جس سے مَیں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا اور ہَولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دَورانِ سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتا ہے..... مَیں دُعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ اِن امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالَمِ کشف[2] میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بَلا سیاہ رنگ چارپائے کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کی مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے پر حملہ کرنے لگی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی صرع ہے تب مَیں نے اپنا دہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ دُور ہو تیرا مجھ میں حصّہ نہیں۔ تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ دردِ شدید بالکل جاتی رہی صرف دَورانِ سر کبھی کبھی ہوتا ہے تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔

دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے..... اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رُو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے جو مُہلک ہوتا ہے۔ سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا:۔

نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى ثَلَاثٍ اَلْعَيْنِ وَعَلَى الْاُخْرَيَيْنِ

یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی آنکھ اور دو اَور عضو پر۔ اور پھر جب کاربنکل کا خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

سو ایک عمر گزری کہ مَیں ان بَلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فالحمدللہ"

(حقیقۃالوحی صفحہ ۳۶۳، ۳۶۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

---

[1] اِس الہام کی تاریخ نزول کا معیّن طور پر پتہ نہیں لگ سکا۔ (مرتّب)

[2] چونکہ اِس کشف اور اِن الہامات کے وقتِ نزول کا معیّن طور پر کوئی پتہ نہیں لگ سکا اِس لئے وقتِ ذکر کی رعایت سے انہیں حقیقۃالوحی کے زمانہ میں ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ (مرتّب)

جنوری ۱۹۰۷ء "حضور نے تین چار روز کے الہام اور خواب سُنایا۔

(۱) سَأُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔[1]

(۲) رؤیا۔ شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ

وہ بادشاہ آیا

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اِس نے قاضی بننا ہے۔

فرمایا۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائیدِ حق کرے اور باطل کو رَدّ کرے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۲ر جنوری ۱۹۰۷ء "اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔"[2]

اِس وحی کے بعد مَیں کسی کو آواز مار کر اِس طرح سے پُکارتا ہوں:۔

فتح فتح

گویا اُس کا نام فتح ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۳ر جنوری ۱۹۰۷ء "اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ اَصْرِفُ عَنْكَ سُوْٓءَ الْاَقْدَارِ۔"[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

یکم فروری ۱۹۰۷ء

(۱) "روشن نشان

---

[1] (ترجمہ) عنقریب مَیں تیری عجیب عزّت ظاہر کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شَے پر قادر ہے۔

[2] (ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہلِ بیت تم سے ناپاکی کو دُور کردے اور تمہیں پاک کرے اور مُطہّر بنائے۔

[3] (ترجمہ) تحقیق مَیں رحمٰن ہوں۔ مَیں بُری قضاء وقدر تجھ سے پھیر دوں گا۔ یعنی بعض بَلائیں جو مقدّر رہیں وہ ظہور میں نہیں آئیں گی۔

(۲) ہماری فتح ہوئی۔"[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۶ مورخہ ۷ رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ ۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۳ رفروری ۱۹۰۷ء (۱) "اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لَکُمُ الْیُسْرَ (۲) اُلْحِقَ بِشِیْعَۃِ مُوْسٰی۔ وَرَضِیَ اللّٰہُ بِہٖ قَوْلًا (۳) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔"[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۶ مورخہ ۷ رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ ۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۹ رفروری ۱۹۰۷ء (۱) "خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے۔ (۲) رَحِمَکَ اللّٰہُ۔[3] (۳) اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔[4] (۴) اُمّید بھاری۔ (۵) ہر ایک مکان سے خیر دُعا ہے۔ (۶) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ (۷) اَنْتَ مِنَ الْاَبْرَارِ۔[5] تمام دُنیا کے لئے ایک۔[6]

فرمایا۔ یہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے۔ توریت میں ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴ رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ ۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ رفروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[1] (نوٹ از مرتب) بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ راپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر جب یہ الہام دوبارہ چھپا ہے تو وہاں یہ الفاظ ہیں " روشن نشان اور ہماری فتح " ممکن ہے کہ یہ دوسری قراءت ہو۔ واللہ اعلم۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اِس الہام کا عربی میں ترجمہ فرمایا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ عربی ترجمہ یہ ہے :۔ "اَلْاٰیَۃُ الْمُنِیْرَۃُ وَفَتْحُنَا" (الاستفتاء صفحہ ۶ ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

[2] (ترجمہ) (۱) خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے۔ (۲) اِس شخص یا اِن اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اِس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ اس سے بموجب اس کے قول کے راضی ہوُا۔ (۳) اے اہلِ بیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمہاری پلیدی دُور کر دے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

[3] (ترجمہ) (۲) خدا نے تجھ پر رحم کیا۔ [4] بے شک تُو ہی بلند ہے۔

[5] (ترجمہ) (۶) بے شک خدا نیکوں کے ساتھ ہے۔ (۷) تُو نیکوں میں سے ہے۔

[6] الہام کے یہ الفاظ الحکم کے پرچہ مذکورہ بالا میں ہیں۔ نیز بدر ۴ راپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۳ پر بھی یہی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی تحریر کا عکس جو الفضل جلد ۳ نمبر ۳۵ مورخہ ۲ رستمبر ۱۹۱۵ء صفحہ ۷ میں چھپا ہے اس میں بھی یہ الفاظ ہیں " تمام دُنیا کے لئے ایک"۔ مگر بدر ۱۴ رفروری ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں یہ الہام اِن الفاظ میں چھپا ہے " تمام دُنیا میں سے ایک"۔ ممکن ہے یہ سہوِ کاتب ہو یا اس الہام کی یہ دوسری قراءت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مرتب)

۹ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) ’’اور مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہؤا کہ اُس میں ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اِس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہؤا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اس کی دو ٹانگیں ہیں۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اِس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ۔ مبارک احمد کی والدہ اُس سانپ کی طرف دَوڑی اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا اور مَیں اُس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا مَیں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اُس چاقو سے کاٹ دی بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مُولی یا گاجر۔ اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلُودہ رہا۔ مَیں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سُلگ رہی تھی، ڈال دیا اور اُس سے بڑی بدبُو آئی۔ مجھے اندیشہ ہؤا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے مگر کوئی نقصان نہ پہنچا مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبد اللہ سامنے آتے نظر آئے جب قریب پہنچے تو مُسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پُل ٹوٹ گئے۔ مَیں نے دریافت کیا کہ کون کون سا پُل اور کِس کِس مقام کا پُل ٹوٹا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پُل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پُل ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام ہؤا:۔

(۲) اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔[۱]

(۳) زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[۱] (ترجمہ) ایک اَور عید ہے جس میں تُو ایک بڑی فتح پائے گا۔

نوٹ:۔ ۹ر فروری ۱۹۰۷ء کو مجھے یہ الہام ہؤا کہ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی یعنی غلبہ تجھی کو ہوگا اور پھر اسی تاریخ مجھے یہ الہام ہؤا اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا یعنی ایک اَور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس سے ایک بڑی فتح تیری ہوگی جس میں یہ تفہیم ہوئی کہ ممالکِ مشرقیہ میں تو سعد اللہ لُدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مَر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالکِ مغربیہ میں ظہور میں آئی۔ دیکھئے پرچہ اخبار بدر ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء۔ اِس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پُورا ہؤا کہ ’’مَیں دو نشان دکھاؤں گا‘‘۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰) یہ الہام ۷ر جون ۱۹۰۶ء کو ہؤا جس کے الفاظ یہ ہیں ’’ دو نشان ظاہر ہوں گے۔‘‘ (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۳۴۔ الہام ۷ر جون ۱۹۰۶ء) (مرتّب)

۱۰؍فروری ۱۹۰۷ء (۱) "دَعْنِیْ اَقْتُلْ مَنْ اٰذَاکَ۔ اِنَّ الْعَذَابَ مُرَبَّعٌ وَّ مُدَوَّرٌ۔ (۲) وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ۔ لَکَ رَحْمَۃٌ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۲؍فروری ۱۹۰۷ء "(۱) ایک اَور خوشخبری (۲) نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَالْبَرَکَۃَ (۳) آسمان ٹوٹ پڑا اسارا۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ (یہ انسان کا مقولہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ انسان کی طرف سے فرماتا ہے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔)

فرمایا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے، اور محاورہ عرب میں آسمان سے مُراد وبال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مُراد ہے۔

(۴) اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۵؍فروری ۱۹۰۷ء "(۱) مَنْ ذَا الَّذِیْ ھُوَ اَسْعَدُ مِنْکَ۔ (۲) ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ) (۱) مجھے چھوڑ تا میں اُس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے۔ دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے، اور اِردگرد سے گھیرے ہوئے ہے۔ (۲) ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی۔ تیرے لئے ایک رحمت ہے۔

[2] بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر جو یہ الہام دوبارہ چھپا ہے۔ اس میں اس کے آگے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ بھی ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) ہم تیرے اس خیر اور برکت کے گُن گاتے ہیں۔

[4] (ترجمہ) یہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم نشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا۔

[5] (ترجمہ) وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادت مند ہے۔

[6] فرمایا۔ "اِس کی تشریح نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہفتہ سے مُراد کتنی مدّت ہے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

"ذکر ہُوا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون روز بروز ترقی پکڑتی جاتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السّلام نے فرمایا

۱۵؍فروری ۱۹۰۷ء ”وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ۔“[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸؍فروری ۱۹۰۷ء ”(۱) کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ[2] (۲) مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ[3] کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔

یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہوجائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ:۔

شاید وہ جو ہمارا الہام ہے ”ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہے گا“ یہ خاص اشخاص کے متعلق ہوا اور اس کا ظہور اس شکل میں ہوکل دہلی سے خط آیا ہے کہ مولوی عبدالجبید دہلوی جو ہمارا سخت معاند تھا یکایک مرگیا۔ ایسا ہی ایک اور بڑے معاند کی مرگِ مفاجات کا ذکر تھا۔“ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

---

[1] (ترجمہ) ہر ایک چغلخور اور عیب گیر پر لعنت ہے۔

[2] (ترجمہ) (۱) سب فتح اس کے بعد ہے۔ (۲) وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔

[3] حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس الہام کی تشریح کے ضمن میں فرمایا: ”۱۸؍فروری کا الہام مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ وہ الہام ہے جو اس سے پہلے پسرِ موعود کے متعلق ہو چکا تھا۔ جب مَیں نے یہ الہام پڑھا تو میرے ذہن میں آیا کہ یہ پیشگوئی دوبارہ بیان کی گئی ہے اور عجیب بات یہ نظر آئی کہ پہلی پیشگوئی بھی فروری میں کی گئی تھی اور یہ الہام بھی فروری کا ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا یعنی آپ کی وفات سے قریباً سوا سال قبل اللہ تعالیٰ نے پھر اس پیشگوئی کو دُہرا دیا تا ایک لمبا عرصہ گذر جانے کی وجہ سے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ منسوخ ہوگئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ کہ اِس نشان کے بعد اصل فتوحات ہوں گی۔ پھر آگے اسی سلسلہ میں یہ الہام ہے کہ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔ اِس میں بتایا گیا ہے کہ جب اِس پیشگوئی کا ظہور ہوگا تو چاروں طرف سے دشمن حملہ کرے گا۔ چنانچہ اِس طرف مجھ پر اس پیشگوئی کا انکشاف ہوا اور ادھر پیغامیوں نے مخالفت کی آگ پُورے زور کے ساتھ بھڑکا دی اور طرح طرح کے اتہامات، جھوٹ اور کذب بیانیوں سے کام لینا شروع کر دیا مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ”پسپا شدہ ہجوم“۔ اس کا مفہوم وہی ہے جو قرآن کریم کی آیت سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر: ۴۶) کا ہے یعنی سب دشمن جمع ہو کر حملہ کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رسوا کرے گا اور وہ شکست کھا جائیں گے۔ یہ الہام اس دوسرے الہام سے جو پسرِ موعود کے متعلق ہے بہت ملتا ہے کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ یعنی جب پسرِ موعود ظاہر ہوگا تو حق آجائے گا اور باطل بھاگ جائے گا۔ باطل تو بھاگنے ہی کی اہلیت رکھتا ہے۔“ (الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۷۸ مورخہ یکم اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۳، ۴)

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء " (۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ۔[۱] (۲) پسپا شدہ ہجوم۔ (۳) افسوسناک خبر آئی ہے۔

فرمایا۔ اِس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقالِ ذہن بعد بیداری ہوا۔ الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو۔

(۴) بہتر ہوگا کہ اَور شادی کرلیں۔

فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳، الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء " خدا فرماتا ہے کہ :-

میں[۲] ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دُنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اُس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں، اُس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مندرجہ اندرونی ٹائٹل پیج قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۸ - مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۶۷)

---

[۱] (ترجمہ) (۱) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا۔

[۲] (الف) "ڈوئی اِس پیشگوئی کے بعد اِس قدر جلد مَر گیا کہ ابھی پندرہ دن ہی اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہوگیا۔ پس ایک طالبِ حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوئی کے بارے میں تھی کیونکہ اوّل تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتح عظیم کا نشان تمام دُنیا کے لئے ہوگا اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ پس اس سے زیادہ عنقریب اَور کیا ہوگا کہ اِس پیشگوئی کے بعد بدقسمت ڈوئی اپنی زندگی کے بیسؔ دن بھی پورے نہ کر سکا اور خاک میں جا ملا جن پادری صاحبان نے آتھم کے بارہ میں شور مچایا تھا اب اُن کو ڈوئی کی موت پر ضرور غور کرنی چاہیئے۔" منہ

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵ حاشیہ) - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ حاشیہ)

(ب) " اب ظاہر ہے کہ اِس سے بڑھ کر اَور کیا مُعجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اُس کے مَرنے سے ایک بڑا حصّہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دُنیا سے اوّل درجہ پر حامیِ صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دُعا سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے اور اسلام نابُود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہوجائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا..... پس مَیں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳)

۲۳ر فروری ۱۹۰۷ء "(۱) وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (۲) سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔[1]

یہ اِس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانوں سے انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور نشان ایسے طور سے کُھلیں گے کہ مُنہ بند ہو جائیں گے۔

(۳) رؤیا میں گویا مَیں کہتا ہُوں یا کسی نے کہا ہے کہ :-

اَب جنازہ جا کر پڑھیں گے

گویا کِسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاوے گا۔

(۴) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا[2]

کِسی دوست کو اس میں تسلّی دی گئی ہے گویا مَیں تسلّی دوں گا۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء "(۱) مِنَ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ۔[3]

فرمایا۔ یعنی مِنْ خَوَاصِّ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ۔ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اِس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مَریں گے جو معزز ہوتے ہیں یا سفید پوش ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں بھی مَری پڑے گی۔

(۲) لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔[4]

اِس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مَریں گے اور یہ مَرنا الہام اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ کے مخالف نہیں کیونکہ اٰوٰی سے مُراد الہامِ الٰہی میں یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائیں گے۔ بکُلّی استیصال نہیں ہوگا۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۶ر فروری ۱۹۰۷ء "تُحفۃُ الملوک"

اِس کے معنے ابھی نہیں کُھلے۔ بہرحال ملوک سے اس کو کچھ نسبت ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

---

[1] (ترجمہ) (۱) جب کوئی نشان دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہیں یا کوئی فریب ہے۔ (۲) عنقریب یہ لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھیں پھیر لیں گے۔

[2] (ترجمہ) غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔

[3] یہ الہام ۷ر مارچ ۱۹۰۷ء کو دوبارہ بھی ہُوا۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) (مرتّب)

[4] (ترجمہ) اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو مَیں تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا۔

۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء ”سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔“[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۰ مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۸؍فروری ۱۹۰۷ء ”خوش آمدی. نیک آمدی۔“[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲؍مارچ ۱۹۰۷ء ”(۱) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔[3]

تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہلِ خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہلِ بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کرکے الہام ہوا:۔

(۲) **ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔**

پھر الہام ہوا۔

(۳) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ۔[4]

اِس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہلِ بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا۔ وہی خدا تیرا متکفّل اور رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔

پھر الہام ہوا۔

(۴) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ اللّٰہَ خَلَقَکُمْ۔

ترجمہ یہ ہے۔ اے اہلِ بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات مُنہ سے نکالو۔ وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔

اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا:۔

(۵) **اے میرے اہلِ بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔**

---

[1] چنانچہ اُسی دن بارش ہوگئی اور ۲؍مارچ کے بعد کی رات کو سخت زلزلہ آیا۔ (بدر و الحکم مذکورہ بالا)

[2] (ترجمہ از مرتّب) تم خوش آئے ہو اور اچھے آئے ہو۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے اہلِ بیت! خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دُور کرے اور تا تمہیں پاک کرے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

[4] (ترجمہ) (۳) اے لوگو! تم اپنے ربّ کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا۔

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہؤا:-

(۶) اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ - اَنْتَ الَّذِیْ طَارَاِلَیَّ رُوْحُهٗ۔

یعنی تُو مجھ سے ظاہر ہؤا اور مَیں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونے والا ہوں۔ تُو وہ ہے جس کی رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۱۰ مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۷؍مارچ ۱۹۰۷ء (۱) رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ۔[1]

(۲) اَعَجِبْتُمْ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

(۳) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی[2] طرف اشارہ ہے۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۷؍مارچ ۱۹۰۷ء (۱) "پچّیس دن (یا یہ کہ پچّیس دن تک)

اور پچّیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷؍مارچ سے پچّیس دن پُورے ہونے کے سر پر یا ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء سے پچّیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ تقدیرِ الٰہی اِس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء سے پچّیس دن گزر نہ جاویں یا یہ کہ ۷؍مارچ ۱۹۰۷ء سے پچّیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائے گا۔ اگر صرف پچّیس دن کے لحاظ سے معنے کیئے جاویں تو اس طور سے ضرور ہے کہ اِس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے اُمّید رکھی جائے کیونکہ الہامِ الٰہی کے رُو سے ساتویں مارچ پچّیس دن کے شمار میں داخل ہے۔ اِس صورت میں پچّیس دن مارچ کی اکتیس[۳۱] تاریخ تک پُورے ہو جاتے ہیں۔ تو اِس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے؟ اس کا ہم اِس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجُز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہَولناک یا تعجّب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ) (۱) اے خدا! ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔ (۲) کیا تم تعجّب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔

[2] واقعات نے بتا دیا کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی وفات کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ جب لاہور میں حضورؑ کی وفات ہوئی باوجودیکہ وہاں ہی صندوق تیار کیا گیا تھا اور بٹالہ تک آپ کو صندوق میں رکھا گیا مگر پھر کسی مصلحت کے ماتحت جنازہ صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان میں چارپائی پر اُٹھا کر لایا گیا۔ (مرتّب)

(ب) "اِس کے بعد جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی وہ یہ ہے کہ ٹھیک ٹھیک ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو جس پر ۲۷ مارچ سے پچیس دن ختم ہوتے ہیں' ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اُٹھے' آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سَو میل کے فاصلہ تک (جو اَب تک معلوم ہو چکا ہے یا اس سے بھی زیادہ) جا بجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزارہا مخلوقِ خدا اُس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب اُن کے مُنہ میں پانی ڈالا گیا تب اُن کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہُوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دُھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۸)

۷ مارچ ۱۹۰۷ء "مِنَ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ

(اَیْ مِنْ خَوَاصِّ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ) یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۷ مارچ ۱۹۰۷ء (الف) "نَعَيْتُ[1]۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّادِقِيْنَ۔" (الاستفتاء صفحہ ۶ ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

(ب) "مَیں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ خدا سچّوں کے ساتھ ہے۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

مارچ ۱۹۰۷ء "قہری تجلّی ہو گی۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

مارچ ۱۹۰۷ء "وقت[1] کو پا لے۔ قہرِ[2] الٰہی کی تجلّی ہے۔ دشمن[3] ہلاک ہو گیا۔ آج[4] مبارک دن ہے۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

مارچ ۱۹۰۷ء "ذلیل[1] انسان کا بیڑا[2] غرق ہو گیا۔ تیری[2] دُعا قبول کی گئی۔ جو لوگ تیری[3] طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا

---

[1] یہ پیشگوئی ڈوئی کے متعلق تھی جو پوری ہو گئی۔ (تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۲، ۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۰)

[2] حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے (جبکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے) ایک آریہ سومراج نامی ایڈیٹر اخبار شبھ چنتک پر چسپاں فرماتے ہوئے لکھا کہ "وحی کے مُنکر گروہ کا ایک چالاک اور دریدہ دہن ذلیل انسان مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق آج (۹ اپریل ۱۹۰۷ء) طاعون سے مَر گیا اور کتاب "قادیان

کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

مارچ ۱۹۰۷ء "خُدا[1] تجھے ایک غیر معمولی عزّت دے گا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے۔ خُدا[2] کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹؍ مارچ ۱۹۰۷ء "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اوّل نزولِ فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۲؍ مارچ ۱۹۰۷ء "(۱) یٰعِیْسٰی[1] اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ (۲) اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔ (۳) ظُھُوْرُکَ ظُھُوْرِیْ۔ (۴) اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُہٗ۔ (۵) اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ ذُوالْجُوْدِ وَالْعَطَآءِ۔ (۶) اُنْزِلُ الرَّحْمَۃَ عَلٰی مَنْ اَشَآءُ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۳؍ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ (۲) وَیْلٌ[2] لَّکَ وَلِاِفْکِکَ۔

بقیہ حاشیہ:۔

کے آریہ اور ہم" اسی شخص کی دریدہ دہنی کی وجہ سے لکھنی پڑی تھی جس میں حضرت مسیح موعود نے خدا سے دُعا مانگی تھی کہ اب ہمارا اور ان کا فیصلہ کر دو۔ خدا نے دُعا سُنی اور فیصلہ کر دیا۔"

(تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳۸ تا ۱۵۲)

---

[1] (ترجمہ) (۱) اے عیسیٰ! مَیں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھالوں گا۔ (۲) تُو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے۔ (۳) تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ (۴) تُو وہ ہے جس کے رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔ (۵) مَیں خدا ہوں صاحبِ جُود اور بخشش۔ (۶) جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں۔

[2] (ترجمہ) (۲) اے مخالف! تیرے پر لعنت اور تیرے جُھوٹ پر۔

(۳) اِنِّیْ نَعَیْتُ[1]۔ (۴) اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا۔ (۵) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ۔
یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی کہ آج ہی رسول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے میں مَیں نے خبر دی تھی وہ مَر گیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے جس کو مباہلہ کے لئے بُلایا گیا تھا۔

(۶) ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے۔
(۷) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا[2]۔
یہ تیسری مرتبہ الہام ہے۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔
(۸) اَعْجَبَنِیْ مَوْتُکُمْ[3]۔
(۹) یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی۔
(۱۰) ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے۔
(۱۱) وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ[4]۔
یہ اِس آیت کی طرف اشارہ ہے:۔ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ[5]۔" (ھود: ۴۵)
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۸ مارچ ۱۹۰۷ء (الف) (۱) قدرت کے دروازے کھُلے ہیں۔
(۲) نیکی یہی ہے کہ خُدا کے احکام کو پُورا کرنا۔
(۳) تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔
(۴) اِنِّیْٓ اَنَرْتُکَ وَاٰثَرْتُکَ[6]۔
(۵) جو دُعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوّت اور شوکتِ اسلام بھی ہے[7]۔

---

[1] (ترجمہ) (۳) مَیں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی۔ (۴) مَیں ہی خدا ہوں میرے سوا اَور کوئی خدا نہیں۔ (۵) خدا سچّوں کے ساتھ ہوتا ہے۔
[2] (ترجمہ) (۷) خدا نے ارادہ کیا اے اہلِ خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دُور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔
[3] (ترجمہ) (۸) تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا۔ [4] (ترجمہ) (۱۱) کشتی جودی پر ٹھہر جاوے گی۔
[5] (ترجمہ از مرتّب) اور پانی خشک کر دیا گیا اور فیصلہ صادر کر دیا گیا اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی۔
[6] (ترجمہ) (۴) مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔
[7] "میرے ایک دوست سیّد ناصر شاہ اوورسیر اس گردش اور تشویش میں مُبتلا ہو گئے تھے کہ وہ گلگت میں تبدیل کئے گئے تھے اور وہ سفرِ شدید اور تکالیفِ شاقّہ کا تحمّل نہیں کر سکتے تھے آخر وہ رُخصت لے کر دُعا کرانے کے لئے میرے پاس

(۶) تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔

(۷) کُلٌّ لَّکَ وَلِاَمْرِکَ۔[1]

(۸) یا اللہ! اب شہر کی بَلائیں بھی ٹال دے۔[2]

(۹) ایک موسٰی[3] ہے مَیں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزّت دوں گا۔

(۱۰) اَجُرُّ الْاٰثِیْمَ وَاُرِیْہِ الْجَحِیْمَ۔

(ترجمہ حسبِ تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مَیں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔

(۱۱) بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔[4]

بقیہ حاشیہ:۔

آئے تا وہ جموں میں متعیّن ہوں اور گلگت میں نہ جائیں۔ اور یہ اَمر بظاہر محال تھا کیونکہ گلگت میں ان کی تبدیلی ہو چکی تھی اِس لئے وہ نہایت مُضطرب تھے مَیں نے ایک رات ان کے لئے اور نیز کئی اَور دُعائیں کیں اور شوکتِ اسلام کے لئے بھی دُعا کی اور نمازِ تہجد میں دعائیں کرتا رہا تب تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ خدا نے مجھے خبر دی کہ **تمام دعائیں قبول ہوگئیں جن میں قوّت اور شوکتِ اسلام بھی ہے** ۔اِس پَیرایہ میں مجھے اطلاع دی گئی کہ سیّد ناصر شاہ کی تبدیلی مُلتوی کی گئی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے اُن کے بارے میں میری دعا قبول کی..... فی الفور مَیں نے اُن کو اطلاع دے دی کہ تمہاری نسبت میری دعا قبول ہوگئی۔ پھر بعد اس کے شاید تیسرے دن یا چوتھے دن ریاست کے کسی اہلکار کا اُن کو خط آگیا کہ آپ کی تبدیلی ملتوی کی گئی۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۹)

---

[1] (ترجمہ) سب تیرے لئے اور تیرے کام کے لئے ہے۔

[2] گو اس کے معنی اَور بھی ہوں مگر ایک معنی اِس کے یہ بھی ہیں کہ یہ سخت بدزبان آریہ سوم راج اور اچھر چو ہر ہفتہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے یہ بھی اِس شہر کی بَلائیں تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ٹال دیا اور جہنم واصل کر دیا۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

فرمایا: "جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے..... تب سے قادیان میں گویا امن ہے یہ بھی ایک تازہ نشان ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ر مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[3] (نوٹ از مرتب) الحمد للہ یہ پیشگوئی روزِ اشاعت کے سترھویں دن پُوری ہوگئی حضرتِ اقدس کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں موسٰی رکھا ہے۔ حضور کے مقابل پر بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ نے بھی موسٰی ہونے کا دعوٰی کیا۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو فرمایا کہ موسٰی تُو ہی ہے اَور کوئی موسٰی نہیں۔ چنانچہ اپریل ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بروز اتوار بابو الٰہی بخش طاعون سے ہلاک ہوگیا۔ الہام نمبر ۱۰ کے قبل از وقت بتانے سے اس کی ذلّت اور نمایاں ہو جاتی ہے۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔

(دیکھئے بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ر اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

[4] (ترجمہ) میرے نشان ظاہر ہو جائیں گے۔

(۱۲) قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔ تِلْکَ اٰیَاتٌ ظَھَرَتْ بَعْضُھَا خَلْفَ بَعْضٍ۔ اَجُرُّ الْاٰثِیْمَ وَ اُرِیْہِ الْجَحِیْمَ۔ اِنِّیْ اٰثَرْتُکَ وَ اخْتَرْتُکَ۔

(ترجمہ) میرے نشان روشن ہوں گے۔ بعض نشان بعض کے بعد ظہور میں آئیں گے تا اُس مولیٰ کی عزت ظاہر کی جائے۔ ہر جس نے میرا گناہ کیا ہے مَیں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ مَیں نے تجھ کو چُن لیا اور اختیار کیا۔ تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۸ حاشیہ)

۱۹؍ مارچ ۱۹۰۷ء "(۱) خواب میں مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ:-

مَیں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔

اِس پر مَیں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ:-

اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے

یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور میں ہے کہ تُو حُسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔

(۲) اَرَدْتُّ زَمَانَ الزَّلْزَلَۃِ۔[2]

اِس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب[3] آگیا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ و نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ و نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۴؍ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) "لاکھوں[4] انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا۔

---

[1] (ترجمہ) کہہ دے اللہ ہے پھر ان کو چھوڑ دے اپنی بیہودگی میں لعب کریں۔

[2] (ترجمہ) مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔

[3] چنانچہ "۱۲ اور ۱۳؍ اپریل کی درمیانی شب کو ۱۲ بجے کے قریب پنجاب کے اکثر مقامات میں زلزلہ آیا...... (اور) ۱۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء کو میکسیکو میں خطرناک زلزلہ آیا۔ چلپان، سنگو اور جلاپہ کے شہر برباد ہوگئے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

[4] یہ الہام جب بدر ۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں دوبارہ چھپا ہے تو اس میں یہ الفاظ ہیں:-

" لاکھوں آدمی تہ و بالا کر دوں گا۔" (مرتّب)

(۲) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۵؍ مارچ ۱۹۰۷ء "(۱) وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی وَلَـلدَّارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔[2]

(۲) وَاللّٰهِ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ۔

(۳) اِکْرَامٌ تُسْمِعُ بِهِ الْمَوْتٰی۔

(۴) عِلْمُهٗ عِنْدَ رَبِّیْ۔ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی۔

(۵) لَا تَطَأُ قَدَمُ الْعَامَّةِ قَدَمَ النَّبِیِّ۔

(۶) بَلَغْتُ قَدَمَ الرَّسُوْلِ۔

(۷) اِنِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۷؍ مارچ ۱۹۰۷ء "(۱) کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثَلَجَ[3] (۲) اِنْقَلَبَ عَلٰی عَقِبَیْهِ

---

[1] (ترجمہ) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کروں گا۔

[2] (ترجمہ) (۱) ہم قسم کھاتے ہیں وقتِ چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کُل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا اور نہ تجھ سے ناخوش ہؤا ہے اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دُنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔

(۲) قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔

(۳) تیرا ایسا اکرام کروں گا کہ اس کے ذریعہ سے تُو مُردوں کو سُنائے گا۔

(۴) اِس کا علم میرے رب کو ہے۔ میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

(۵) عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا۔

(۶) مَیں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

(۷) بے شک مَیں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں۔

[3] (ترجمہ از مرتب) (۱) ان میں سے ہر ایک کی دلجمعی ہو گئی۔ (۲) وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا۔

(۳) لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا۔[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱؍ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۸؍ مارچ ۱۹۰۷ء ’’(۱) میرا دشمن ہلاک ہوگیا۔ ہُن اُسدا ایکھا خدا نال جا پیا اے۔

یعنی عنقریب میرا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

(۲) میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔

یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے۔

(۳) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔[2]

(۴) کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے۔ کوئی درباری اس جُرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہ ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

(۵) سلطان عبدالقادر

اِس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہ اُٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔ یہ فقرہ سیّد عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔

(۶) اُحِلَّ لَهُ الطَّيِّبَاتُ۔ قُلْ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مَآ اَمَرَنِیَ اللّٰهُ۔

(تشریح) اِس سلطان عبدالقادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہہ مَیں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو۔ بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔

(۷) پھر بعد اس کے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۳) بے شک تجھے اللہ نے ہم پر ترجیح دی۔

[2] (ترجمہ) خدا نیکوں کے ساتھ ہے۔

پھر الہام ہُوا :-

كُلُّ مَقَابِرِ الْاَرْضِ لَا تُقَابِلُ هٰذِهِ الْاَرْضَ

یعنی زمین ہند کے تمام قبرستان اِس زمین سے مقابلہ نہیں کرسکتے یعنی اِس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اَور قبرستان کو نہیں دی گئیں۔

(۸) پھر مَیں نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گزرتا ہے کہ میرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اِس قدر زنبور ہیں کہ ٹڈی دَل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اُڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہیں پہنچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہوگئے ہیں اور مسجد میں بھی کروڑہا زنبور ہیں مگر ہم ان کی شر سے محفوظ رہے ہیں۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء "(۱) اے اَزلی اَبدی خدا! مجھے زندگی کا شربت پلا۔

(۲) اَحَقَّ اللّٰهُ اَمْرِيْ وَلَا تَنْفَكَّا مِنْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ۔[۱]

(۳) دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا۔

(۴) هَلْ نَرٰى جَزَآءَ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانَ۔"[۲]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء " لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ "[۳]

---

[۱] (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے۔

(نوٹ از مرتب) الحمد للہ یہ پیشگوئی اخبار شبھ چنتک کے منیجر اچھر چند اور ایڈیٹر سوم راج کے طاعون سے ہلاک ہونے سے پوری ہوگئی۔ یہ دونوں اشخاص اپنی گندہ دہانی اور بدزبانی میں قادیان کے آریوں کے لیڈر تھے اور قادیان میں رہ کر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (دیکھئے بدر ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

[۲] (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے۔

[۳] (ترجمہ) اگر تیری عزت ہمیں منظور نہ ہوتی تو یہ مقام تباہ ہوجاتا۔

(نوٹ از مرتب) بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء پر جو یہ الہام دوبارہ چھپا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں :-

" لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ یا یہ کہا لَوْلَا خَيْرُ الْاَنَامِ لَهَلَكَ الْمُقَامُ

(ترجمہ) اگر تمام مخلوق سے بہتر شخص نہ ہوتا تو یہ مقام تباہ ہوجاتا۔"

اِس میں ابتدائی حروف کچھ اَور تھے جو یاد نہیں رہے مگر مفہوم یہی تھا۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲؍ اپریل ۱۹۰۷ء اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔ وَ اُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔[۱]
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۴؍ اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) لائف آف پین۔[۲] (۲) یا اللہ رحم کر۔ (۳) اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔[۳] (۴) اِخْتَرَطْنَا سَیْفَہٗ۔[۴] (۵) خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں۔
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۵؍ اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) حٰـمٓ۔ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ۔[۵] (۲) راز کھل گیا۔
تفہیم: وہ جو حٰـمٓ ہے۔ اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں حٰـمٓ مقطعات میں کسی کا نام ہے۔ یہی تفہیم ہے۔
(۳) اَلَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ۔[۶]
یہ قومِ مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھول گیا۔ واللّٰہ اعلم۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۵؍ اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) مُتْ[۸] اَیُّھَا الْخَوَّانُ۔[۷] (۲) تَمَّتْ کَلِمَۃُ اللّٰہِ۔ (۳) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ (۴) اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا۔ (۵) رَحِمَ اللّٰہُ

۱؎ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو اُسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔
۲؎ (۱) Life of pain (ترجمہ) تلخ زندگی۔ ۳؎ (۳) مَیں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔
۴؎ (۴) ہم نے اس کی تلوار کو کھینچا ہے۔ ۵؎ (ترجمہ از مرتّب) حٰمٓ۔ یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے نشان ہیں۔
۶؎ (ترجمہ) وہ لوگ جنہوں نے سَبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔
۷؎ (ترجمہ) اَے بڑے خیانت کرنے والے مَر جا۔ اللہ کی بات پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو تقوٰی اختیار کریں۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے۔ اللہ نے رحم کیا۔
۸؎ (نوٹ از مرتّب) منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایت ہے کہ یہ الہام ایڈیٹر اخبار شُبھ چنتک قادیان کے متعلق تھا۔ لکھتے

(٦) فَضَّلْنَاكَ عَلٰی مَاسِوَاكَ "[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

اپریل ۱۹۰۷ء "بابو صاحب[2] کی موت کے بعد مجھ کو یہ الہام ہوا تھا فَتَنَّا بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ یعنی ہم نے الٰہی بخش کی مَوت سے اُن کے دوستوں کا امتحان کرنا چاہا ہے کہ کیا وہ اب بھی سمجھتے ہیں یا نہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۵۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۱)

۷۔اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) وَاللّٰهِ[3] اِنِّیْ غَالِبٌ وَ سَيَظْهَرُ شَوْكَتِیْ۔ وَكُلٌّ هَالِكٌ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِیْ سَفِيْنَتِیْ۔ اِعْزَازٌ۔

(۲) الہام کے الفاظ یاد نہیں رہے اور معنے یہ ہیں کہ

فلاں کو پکڑو اور فلاں کو چھوڑو

(یہ فرشتوں کو حکمِ الٰہی ہے)۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱،۲)

۷۔اپریل ۱۹۰۷ء ایک اَور قیامت برپا ہوئی۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۹۔اپریل ۱۹۰۷ء ایک اَور بَلا بَرپا ہوئی۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

بقیہ حاشیہ:۔

ہیں کہ (جب) "آریوں میں طاعون پھوٹی۔جس کو طاعون ہوتی مَیں اور شیخ یعقوب علی صاحب اسے دیکھنے جاتے۔اور سب آریہ کارکن اخبار مذکور کے جو تھے مَر گئے صرف مالک اخبار بچ رہا۔پھر اُسے بھی طاعون ہوئی....پھر وہ ذرا اچھا ہو گیا....(حضورؑ کو جب اس کا علم ہُوا تو فرمایا) اَب جا کر دیکھو۔مَیں اور شیخ صاحب اس وقت گئے تو چیخ پکار ہو رہی تھی اور وہ مر چکا تھا۔" (روایاتِ صحابہ صہ ۳۴۹/۱۳)

---

[1] (ترجمہ) تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔

[2] یعنی بابو الٰہی بخش جس کی موت ۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ) بخدا مَیں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی اور ہر ایک مَرے گا مگر وہی (بچے گا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔یہ اعزاز ہے۔

۹؍اپریل ۱۹۰۷ء (۱) بلائے دمشق۔

(۲) سِرُّكَ سِرِّیْ۔[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء ”دہلی میں واصلِ جہنّم واصل خان فوت ہوگیا۔

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہوچکا ہوا ہے تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں میں سے کوئی طاعون سے مَر جائے گا کیونکہ جہنّم کا لفظ دوسرے الہامات میں بھی طاعون کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ نشان بھی اپنے وقت پر پُورا ہوکر ترقیِ ایمان کا موجب ہوگا۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۴؍اپریل ۱۹۰۷ء ” اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ۔“[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء ”(۱) فتح ہے تمہاری۔ (۲) تمہارے نام کی۔ (۳) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

(۴) حَدُّ ظُبَاةٍ۔ (۵) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰی۔ (۶) احمد۔غزنوی۔[4]

(نہ معلوم کیا اشارہ ہے)

(۸) پھر قرآن مجلّد دیکھا اُس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہُوا تھا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔“[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

---

[1] تیرا بھید میرا بھید ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) مَیں دُعا کرنے والے کی دُعا کو قبول کرتا ہوں۔

[3] (ترجمہ) (۳) تیرا دشمن ہی ابتر ہے۔ (۴) تلوار کی تیز دھار۔ (۵) تُو مجھ سے مانند موسٰی کے ہے۔ (۸) سلامتی ہے۔ یہ بات ربِّ رحیم کی طرف سے کہی گئی ہے۔

[4] الحکم پرچہ مذکورہ میں اِس الہام کا نمبر۷ لکھا ہے اِس طرح ”۷۔ احمد غزنوی“ (مرتّب)

۱۷؍اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔ (۲) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔[1] (۳) اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ۔[2] (۴) طوفان آیا۔ وہی طوفان۔ شر آئی۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۰؍اپریل ۱۹۰۷ء (الف) "صبح کے وقت الہام ہؤا۔ اوّل خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں بڑی مسجد (میں) ہوں۔ بشیر احمد میرا لڑکا میرے پاس ہے۔ وہ مشرق اور کچھ شمال کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ اس طرف زلزلہ گیا[3] ہے اور مجھے زلزلہ آنے سے پہلے الہام ہؤا۔

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ

اور پھر الہام ہؤا:۔

مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلٰی

یعنی وہ ایسا امر ہوگا جس سے حق کُھلے گا اور حق ظاہر ہوگا۔" (مکتوب[4] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(ب) رؤیا میں دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ "زلزلہ اس طرف چلا گیا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۲؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۱؍اپریل ۱۹۰۷ء "(۱) سَاُرِیْکُمْ اٰیَاتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ۔[5] (۲) یہ دو گھر ہی مر گئے۔ (اس میں خاص دو گھروں کی طرف اشارہ ہے)۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۲) مَیں افواج کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) (۳) مَیں اللہ مہربان بزرگ کے ساتھ ہوں۔

[3] یہ زلزلہ ۱۵؍جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں آیا مفصل دیکھئے ٹریکٹ "ایک اور تازہ نشان" صفحہ ۲۴۔ نوشتہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ (مرتب)

[4] یہ مکتوب میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے پاس ہے جو خاکسار نے دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ یہ مکتوب انہیں اپنے والد چودھری مولا بخش صاحب سے ملا۔ (مرتب)

[5] (ترجمہ) میں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤں گا مجھ سے جلدی مت کرو۔

۲۳؍اپریل ۱۹۰۷ء ”(۱) اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ٗ

یہ الہام کہ اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ۔ اِس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا! مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام تبلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں:۔

خَرُّوْا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چُن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اِس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخش دے گا۔ وہ اَرحم الراحمین ہے۔ یہ اُس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کُھل جائیں گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اِس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہو سکتی تھی۔ تب یکدفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ حق کو قبول کرلیں گے۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳۰؍اپریل ۱۹۰۷ء ”سَلَامٌ عَلَیْکَ۔“ٗ

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۲؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

یکم مئی ۱۹۰۷ء

”(۱) پُوری ہوگئی

(۲) فَلْیَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ۔ٗ

ٗ (ترجمہ) تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔

ٗ (ترجمہ) تجھ پر سلامتی ہو۔

ٗ (ترجمہ) پس چاہیئے کہ اپنے حمایتیوں کو بُلالے تا پورا زور لگالیں۔

(۳) اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی۔[1]

(۴) اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی۔

(۵) وَاِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

یکم مئی ۱۹۰۷ء "يَاْتِيْكَ تَحَآئِفُ كَثِيْرَةٌ۔"[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲ تا ۷ مئی ۱۹۰۷ء "(۱) وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔[4]
(۲) زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ (۳) اَنْزَلْنَاهُ عَلٰى رَقِيْمَةٍ مِّنْ مُّوْسٰى[5]
(۴) اِنِّىْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ (۵) سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ (۶) رَبِّ
اِنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (۷) سَاُرِيْكُمْ اٰيَاتِىْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۱ مئی ۱۹۰۷ء "رؤیا۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ

---

[1] تُو نے کئی دشمنوں کے گھر ویران کئے۔ (نوٹ) یہ مکرر الہام صرف الحکم پرچہ مذکور میں ہے بدر میں نہیں۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ) اگر تم شکر کرو تو مَیں زیادہ دوں گا۔

[3] (ترجمہ از مرتب) تیرے پاس بہت سے تحفے آئیں گے۔

[4] (ترجمہ) یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھ کو دکھلا دیں گے اور یا تجھ کو وفات دے دیں گے۔

[5] (ترجمہ) ہم نے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اُتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہم نے اس سے اتفاق رائے کیا۔ (۴) مَیں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرتا ہے۔ (۵) اس کے ناک پر یا مُنہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ (۶) اے میرے رب! مَیں مغلوب ہوں تُو انتقام لے۔ (۷) مَیں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤں گا مجھ سے جلدی مت کرو۔

بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں نے اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطرداری سے کھانا کھلانا چاہیئے ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

اِس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہُ اَعلم کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہؤا کہ خدا تعالیٰ آخر وقت میں اُن کو سمجھا دے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی اور یہ کہ مَیں اپنے دعوئ مسیح موعود میں حق پر ہوں مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت کے کیا معنے ہیں[1]۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۲؍مئی ۱۹۰۷ء "**کشف**۔ (۱) آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا مگر مَیں اُس کی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے اور سخت بدزبانی کرتا ہے۔ بعد اس کے الہام ہؤا:۔

(۲) بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اُس کو پلیگ ہو گئی۔

یہ پیشگوئی ہے یعنی اُس کو پلیگ ہو جائے گی۔ پس مَیں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر کے بعد تم سُن لوگے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہو جائے گا۔ اگر ایسا کوئی دشمن جس پر تمہارے دِل بول اُٹھیں کہ یہ الہام کا مستحق ہو سکتا ہے طاعون میں مُبتلا نہ ہؤا تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو۔

(۳) بعد اس کے مجھے دکھلایا گیا کہ "ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے۔" بعد اِس کے الہام ہؤا:۔

(۴) اِس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ[2]۔

(۵) کئی نشان ظاہر ہوں گے۔

---

[1] حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اِس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے دو لڑکے قادیان آئے۔ انہوں نے مدرسہ میں تعلیم حاصل کی اور میری بیعت میں شامل ہوئے۔ بعد میں گو انہوں نے کمزوری دکھائی مگر وہ اخلاقی کمزوری تھی مذہبی کمزوری نہیں تھی ...... پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی درحقیقت میرے ہاتھ پر پُوری ہوئی۔ اِس طرح وہ رؤیا بھی پُورا ہؤا جو کبڈی کے میچ کے متعلق مَیں نے دیکھا تھا اور جس میں مجھے بتایا گیا تھا کہ آخر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی اِس طرف آجائیں گے۔"

(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۱۰ مورخہ ۱۲؍مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ از مرتب) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔

(۶) کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دُنیا کو چھوڑ جائیں گے۔
(۷) ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔
(۸) وہ قیامت کے دن ہوں گے۔
(۹) زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔
(۱۰) ایک ہولناک نشان۔

یعنی ان میں سے ایک ہولناک نشان ہوگا۔ شاید وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اَور نشان ظاہر ہو۔ یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے۔

پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:۔

(۱۱) میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ اللہ رحم کرے گا۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔[1]

(۱۲) اُعْیِیْنَاکَ[2]"

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۴؍مئی ۱۹۰۷ء "سَنُنْجِیْکَ، سَنُعْلِیْکَ، سَنُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۸؍مئی ۱۹۰۷ء "فرمایا۔ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے مَیں ڈرا ہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ میں دکھایا جاتا ہے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰۔ بدر جلد ۶ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۳؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

---

[1] (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نہایت ہی اچھا سب سے بڑھ کر محافظ ہے۔

[2] (ترجمہ) یعنی ہم اِس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تُو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔

[3] (ترجمہ) ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے اور ہم تجھے ان پر غالب کر دیں گے اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔

۲۸؍مئی ۱۹۰۷ء "شریف احمد کی نسبت اُس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے:۔
(۱) عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ (۲) اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ (۳) اَءَنْتِ لَا تَعْرِفِیْنَ الْقَدِیْرَ۔ (۴) مُرَادُکَ حَاصِلٌ۔ (۵) اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۰؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱؍مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(ترجمہ) (۱) اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ اُمید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہُوا۔ (۲) اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ اُمید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔ (۳) کیا تُو قادر کو نہیں پہچانتی۔ (یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے)۔ (۴) تیری مُراد حاصل ہو جائے گی۔ (۵) خدا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ اَرحم الراحمین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ اور اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء میں فرمایا:

"آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر چسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلاشبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے "عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔

پھر فرمایا "اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے۔

"اَمَّرَہُ اللّٰہُ" کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہٖ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ "وہ بادشاہ آیا" اور اس کی تشریح میں (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ .... حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے، اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک

کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے......... اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اُترتے ہیں کہ '' عَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ '' بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بار ہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہٖ صادق آتی ہیں۔

پھر '' اَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ '' یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پنتالیس (۴۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے انجام دیا۔

'' وہ بادشاہ آیا '' کے الہام کے متعلق (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں۔ فرمایا! دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں کہتے ہیں کہ '' اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں '' اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا......... یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس میں میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے جس کے متعلق بعینہٖ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں '' اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں '' یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور اُبھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے......... اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔ '' تو ہماری جگہ بیٹھ جا '' کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔ ''

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰ رجنوری تا ۵ رفروری ۱۹۹۸ء)

۱۹۰۷ء چند دن ہوئے مجھ کو الہام ہوُا تھا کہ :-

"لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی"

اِس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیج کر پُچھوایا بھی تھا کہ وہاں کے دوستوں کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا کہ یہ چند دن کے بعد پُورا ہوگا۔[1] (بدر جلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۴ ؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۹۰۷ء "اُرِیْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔

ترجمہ :- یعنی مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۴ ؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴ ؍جولائی ۱۹۰۷ء "فرمایا کہ آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اَب شاید امرتسر پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہنچ جائیں۔ تب اِس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور مَیں اُس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں خیال گزر رہا ہے کہ یہ انکی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مُراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے۔ پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہامِ الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی اور اِس بارے میں الہام ہوُا :-

خَیْرٌ لَّھُمْ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ

یعنی ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کے لئے بہتر ہے۔ بعد اس کے اسی نظارۂ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ غم اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے۔ فقط

...... اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پُورا ہوگیا ہے[2] مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور

---

[1] چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی کہ مریض فوت ہوگیا ہے (جو) ایک معصوم بچّہ تھا۔ (ایڈیٹر بدر۔ پرچہ مذکورہ بدر)

[2] (نوٹ از ایڈیٹر) "اِس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح اشاعت ہوگئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کرکے واپس آیا تھا اُس کی زبانی معلوم ہوُا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کے واسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اِس مطلب کے واسطے نہ پہنچ سکی تھی اور اِس سبب سے تشویش ہوئی۔ اِس طرح خواب کا حِصّہ پُورا ہوُا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۱ ؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ ؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲)

وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں یعنی اوّل چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے۔ ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ

خَیْرٌ لَّھُمْ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ

اِس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اَور امرِ مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ ایسی چیزیں دکھلائی گئیں کہ علمِ تعبیر کی رُو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی اُن سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خَیْرٌ لَّھُمْ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ۔

یہ میرا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے۔ آمین۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۱؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۷ء "ایک[1] دفعہ ہم کو سخت دردِ گردہ تھا۔ کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا:۔

اَلْوَدَاع

اس کے بعد درد بالکل یک دفعہ بند ہو گیا تب معلوم ہوا کہ یہ الوداع درد کا تھا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۱؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۱۲؍جولائی ۱۹۰۷ء "یہ اشتہار[2] مَیں نے پڑھا اور ان لوگوں کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا۔

(۱) حالیا مصلحتِ وقت دراں مے بینم[3]

اور یہ بات سچ ہے کہ کوئی نبی اور رسول ایسا نہیں جو اس کو ستایا نہیں گیا اور عجیب بات یہ ہے کہ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوتا۔

(۲) رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَایَدُوْمُ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔ مَیں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس کو ملامت کروں گا جو اُسے ملامت کرے گا اور تجھے وہ چیز عطا کروں گا جو ہمیشہ رہے اور وقتِ

---

[1] چونکہ اِس الہام کی تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکا اِس لئے اسے اشاعت کی تاریخ میں درج کیا گیا۔ (مرتّب)

[2] یعنی "فتویٰ علماء روہیل کھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت" محررہ صفر ۱۳۲۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۰۶ء۔

(دیکھئے بدر جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲) (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) ابھی مَیں اسی میں مصلحتِ وقت دیکھتا ہوں۔

معلوم تک مَیں زمین پر رہوں گا۔

(۳) پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مَیں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا۔

غلام احمد کی جے[1]

یعنی فتح"۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء "(۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَرُوْمُ مَا یَرُوْمُ۔[2]

(۲) کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور اس کشف کا غلبہ اِس قدر تھا کہ مَیں اُٹھا کہ بادام لوں۔

(۳) رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ۔[3]

(۴) ایسوسی ایشن[4]"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

---

[1] حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فتنۂ احرار کے دَوران میں ۱۴ جون ۱۹۳۵ء میں خطبہ جمعہ کے دَوران میں فرمایا "اِن الہامات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کوئی خاص مصائب نہیں آئے جس سے ثابت ہے کہ یہ الہامات آئندہ زمانہ کے متعلق ہیں۔.... دیکھو ان الہامات میں کس طرح بتایا گیا ہے کہ آپ کے متبعین کے لئے ایک جہنّم تیار کی جائے گی۔ یہ جہنّم چونکہ آپ کے زمانہ میں نہیں اِس لئے لازمًا آپ کے بعد کے زمانہ کے لئے ماننی پڑے گی مگر اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھیوں کو اس سے بچالے گا۔ کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جائیں گی جن کا جواب خود خدا دے گا اور اُس وقت تک تائیدِ الٰہی ختم نہ ہوگی جب تک احمدیت کی فتح نہ ہو اور دُنیا میں غلام احمد کی جے کے نعرے بلند نہ ہوں۔ جے کا لفظ بتاتا ہے کہ اِس مخالفت میں ہندو بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوں گے لیکن بتادیا ہے کہ آخر وہ جے کہنے پر مجبور ہوں گے پس اللہ تعالیٰ کے کلام میں خبریں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ابتلاء آئیں گے اور سخت آئیں گے۔ گالیاں دی جائیں گی۔ ہندو بھی مخالفت میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ احمدیت کو فتح دے گا حتّٰی کہ مخالف بھی پکار اُٹھیں گے کہ غلام احمد کی جے۔"

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۹۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

[2] (ترجمہ) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گے اور اس بات کا قصد کروں گا جس کا وہ قصد کرے۔

[3] (ترجمہ) اے میرے ربّ! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔

[4] Association

۲۰؍جولائی ۱۹۰۷ء "حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکرا ذبح کیا گیا ہے[1]۔ ان ایام میں حضرت مولوی نورالدین صاحب علیل تھے چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ "ب")

۱۹۰۷ء "لَا تَنْقَطِعُ الْاَعْدَآءُ اِلَّا بِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ[2]۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

جولائی ۱۹۰۷ء "(۱) ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔

(یہی لفظ ہیں۔ واللہ اعلم)

(۲) اِنِّیْ[3] مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔

(۳) اور خواب میں دیکھا کہ مَیں نے ایک عورت کو تین روپے دیئے ہیں اور اُسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے مَیں آپ دوں گا۔ گویا کوئی مَر گیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے تیاری کی ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱؍جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

یکم اگست ۱۹۰۷ء "(۱) رَبِّ[4] اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ (۲) میری فتح (۳) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۸؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۸؍اگست ۱۹۰۷ء (قریباً) "(۱) شَرَّفْنَا[5] بِکَلَامٍ مِّنَّا (۲) شَرَّفْنَا بِاِکْرَامٍ مِّنَّا (۳) سَلَامٌ

---

[1] دراصل اس سے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات مراد تھی جو ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو وقوع میں آئی۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ) دشمن نہیں مُنقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔

(نوٹ) یہ الہام دراصل پُرانا ہے مگر تاریخ کی تعیین نہ ہو سکنے کی وجہ سے سالِ اشاعت میں درج کیا گیا ہے۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ) جو تیری اہانت چاہے گا مَیں اُسے ذلیل کروں گا۔ جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا مَیں اس کا مددگار ہو جاؤں گا۔

[4] (ترجمہ) (۱) اے میرے رب! مجھے میرے غیر پر غالب کر (۳) مَیں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

[5] (ترجمہ) ہم نے اپنے کلام سے مشرّف کیا (۲) ہم نے اپنے اکرام سے مشرّف کیا (۳) سلامتی۔

(۴) اِنِّیْ مُبَشِّرٌ (۵) اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (۶) اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ۔"[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۳؍ اگست ۱۹۰۷ء "(۱) عبرت بخش سزائیں دی گئیں (۲) اِنِّیْ مِنَ النّٰظِرِیْنَ (۳) اِنِّیْ اَنْزَلْتُ مَعَكَ الْجَنَّةَ۔"[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۴؍ اگست ۱۹۰۷ء "آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آ گئے، عزت اور سلامتی۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۷؍ اگست ۱۹۰۷ء "اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ۔[3]

فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸؍ اگست ۱۹۰۷ء "صبح نماز سے پہلے کشف[4] میں دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہوگیا ہے۔

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی[5] نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھوآں ہو کر چلے جاتے ہیں۔ ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

---

[1] (ترجمہ) (۴) مَیں بشارت دینے والا ہوں (۵) خدا ہمارے ساتھ ہے (۶) مَیں خدا کے ساتھ ہوں۔

[2] (ترجمہ) (۲) مَیں دیکھنے والوں میں سے ہوں (۳) مَیں نے تیرے ساتھ بہشت کو اُتارا ہے۔

[3] (ترجمہ) رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی وہ واقع ہونے والی ہے۔

[4] یہ کشف ظاہری رنگ میں بھی پورا ہوا چنانچہ ۶؍ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بوقت صبح صادق ایک ستارہ ٹوٹا۔ شمال سے ظاہر ہو کر جنوب کو گیا۔ جو پہلے سُرخ رنگ تھا بعد میں سبز رنگ ہوگیا۔ روشنی میں دسویں رات کے چاند سے کم نہ تھا۔ غائب ہونے پر دہشت ناک آواز گولے کی سُنی گئی۔ دیکھئے بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ (مرتّب)

[5] مراد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (مرتّب)

فرمایا۔ یہ خواب شاید ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔"
(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۹؍ اگست ۱۹۰۷ء "آید آں روزے کہ مستخلص شود"[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۳؍ اگست ۱۹۰۷ء "[2] (۱) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ (۲) یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ۔ (۳) اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ (۴) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (۵) اِنَّ رَبِّیْ کَرِیْمٌ قَرِیْبٌ (۶) اِنَّہٗ فَضْلُ رَبِّیْ اِنَّہٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا (۷) اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ (۸) لَا تَخَفْ صَدَّقْتُ قَوْلِیْ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۹؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۳؍ اگست ۱۹۰۷ء "[3] سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۷؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۷؍ اگست ۱۹۰۷ء "صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہیں اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہیں اُن کی نسبت آج الہام ہوا:۔

قبول ہوگئی۔ نَو دن کا بخار ٹوٹ گیا

(فرمایا) یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی اور نویں دن تپ کے ٹوٹ جانے کی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے۔ نویں دن کی تصریح نہیں کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم

---

[1] (ترجمہ از مرتب) وہ دن آرہا ہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

[2] (ترجمہ) (۱) تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچے گا (۲) جس دن آسمان کھلے طور پر دھواں لائے گا (۳) اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونے والی ہے (۴) غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے (۵) تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے (۶) میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے (۷) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ (۸) تُو کچھ خوف نہ کر میں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کر کے دکھاؤں گا۔

[3] (ترجمہ) قریب ہے کہ ان کو اُن کے رب کا غضب پہنچے گا۔

ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتداء مرض کا ہوگا۔ واللّٰہ اَعلم بالصّواب[1]۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۹؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱؍ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

اگست ۱۹۰۷ء

(الف) "تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں۔ قبر[2] کُھدواتے ہیں۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ صفحہ ب)

(ب) فرمایا۔ بعض اَوقات اگر باپ خواب دیکھے تو اس سے مُراد بیٹا ہوتا ہے اور اگر بیٹا خواب دیکھے تو اس سے باپ مُراد ہوتا ہے۔ ایک دفعہ مَیں خواب میں یہاں (بہشتی مقبرہ) آیا اور قبر کھودنے والوں کو کہا کہ میری قبر دوسروں سے جُدا چاہیئے۔ دیکھو جو میری نسبت تھا وہ میرے[3] بیٹے کی نسبت پُورا ہو گیا۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

---

[1] "اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سَو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی۔ اسی حالت میں الہام ہوُا کہ "نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔" یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹؍ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰؍ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سَیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴؍ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحتیاب ہو گیا اور لڑکے نے خود کہا کہ مَیں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔ اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن خدا تعالیٰ کا ایک پُرانا فرمودہ پُورا ہونا تھا اِس واسطے ایک دوسرے مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوُا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے مُنہ کی باتیں ساری پوری ہو جاتیں۔ اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحیِ الٰہی جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملے گا۔ چنانچہ اِس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰۔ (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳) میں کر دی تھی۔ چنانچہ اِس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے:۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں تجھے ایک اَور لڑکا دوں گا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اَب پیدا ہوُا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دی گئی اور پھر اُس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا یہ الہام ہوُا اِنِّیْۤ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَاُصِیْبُہٗ یعنی مَیں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔ مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اسکی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا۔ اِس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اسکے ارادے کے موافق ہے۔"

چنانچہ اس ارادۂ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶؍ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دو شنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

[2] "سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔" (بدر)

[3] یعنی صاحبزادہ مبارک احمد صاحب۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کی قبر دوسری قبروں سے کسی قدر فاصلہ پر ہے۔ (مرتب)

۴؍ستمبر ۱۹۰۷ء "اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ ـ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ"[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۵؍ستمبر ۱۹۰۷ء "(۱) تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ[2] (۲) بِسَلَامٍ مِّنَّا (۳) تُو ہر ایک بَلا سے بچایا جائے گا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء "مَنْ كَانَ فِىْ نُصْرَةِ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ فِىْ نُصْرَتِهٖ"[3]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء "لَكُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا"[4]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

ستمبر ۱۹۰۷ء "خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد اس میں داخل ہؤا اور غرق ہوگیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اَور لڑکا بیٹھا ہؤا ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ صفحہ ب)

۱۴؍ستمبر ۱۹۰۷ء "لَا عِلَاجَ وَلَا يُحْفَظُ"[5]

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵ - الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کیا جو ہستی ایک بیقرار لاچار کی پکار سُننے والی ہے اُسے چھوڑ کر کسی اَور کو پکارا جائے کہہ اللہ ہے۔ پھر انہیں ان کی بیہودہ گوئی میں چھوڑ۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) (۱) اس پر توکّل کرو اگر تم مومن ہو (۲) ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) جو شخص خدا کے دین کی مدد میں لگ جاتا ہے خدا اُس کی مدد میں لگ جاتا ہے۔

[4] (ترجمہ) تمہارے لئے اس دُنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

[5] (ترجمہ از مرتّب) نہ کوئی علاج ہوسکے گا اور نہ اس کی کسی طرح سے حفاظت ہوسکے گی۔

(نوٹ از مرتّب) یہ الہام بھی صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق ہے جو دو دن بعد پُورا ہوگیا۔ (بدر ۱۹؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ"[1] (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء "اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ"[2]
(بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء **رؤیا۔** فرمایا۔ "چند روز ہوئے مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مُرتدین میں داخل ہوگیا ہے۔ مَیں اُس کے پاس گیا۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ مَیں نے اُس سے پُوچھا کہ یہ کیا ہؤا۔ اُس نے کہا کہ مصلحتِ وقت ہے۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء "فرمایا۔ کئی دنوں سے اِبتلاؤں کا سامنا تھا۔ بیس پچیس دن رات تو مَیں سویا بھی نہیں۔ آج ذرا سی میری آنکھ لگ گئی تو یہ فقرہ الہام ہؤا:۔

خدا خوش ہوگیا

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم اِس بات سے بہت خوش ہؤا ہے کہ اِس ابتلاء میں مَیں پُورا اُترا ہوں اور اِس الہام کا یہی مطلب ہے کہ اس ابتلاء میں تو پُورا اُترا۔

اس کے بعد پھر آنکھ لگ گئی تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوشخط خوبصورت کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر کوئی پچاس ساٹھ سطریں لکھی ہوئی ہیں۔ مَیں نے اس کو پڑھا ہے مگر اس میں سے یہ فقرہ مجھے یاد رہا ہے کہ

يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنِّيْ مَعَكَ۔ یعنی اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں[3]

اور اس کو پڑھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ گویا خدا کو دیکھ لیا۔" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ و جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء "(۱) اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔ لَكُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۲) اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔"[4] (بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس دن کو یاد کرو جب آسمان نمایاں طور پر دُھواں لائے گا۔

[2] (ترجمہ) ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ [3] بدر میں یہ الہامات یوں درج ہیں "خدا خوش ہوا" اور "يَا عَبْدِيْ اِنِّيْ مَعَكَ۔ اے میرے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔" (مرتّب)

[4] (ترجمہ) (۱) مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ تمہاری اِس دُنیا کی زندگانی میں خوشخبری ہے (۲) مَیں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اِس دار میں ہیں۔

۲۰ر ستمبر ۱۹۰۷ء "فرمایا۔ ذرا سی مجھے غنودگی ہوئی تو الہام ہوا جس کا اتنا حصّہ یاد رہا۔

اِنِّیْ مُبَارَکٌ[1]

اِس کے معنے بہت ہیں۔ جیسے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَرُ ویسے ہی یہ ہے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۱ر ستمبر ۱۹۰۷ء "(۱) وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی۔ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی[2] (۲) اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ (۳) اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ (۴) اِنِّیْ مُبَارَکٌ (۵) مَا بَقِیَ لِیْ ھَمٌّ بَعْدَ ذَالِکَ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ و نمبر ۴۰ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۳۰ر ستمبر ۱۹۰۷ء "(۱) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رَحَی الْاِسْلَامِ[3][4] (۲) اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ (۳) اِنَّ اللّٰہَ مَعِیْ فِیْ کُلِّ حَالٍ (۴) ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ مَیں ہوں، تیری منشاء کے مطابق (۵) کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔

(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں۔ ابتلاء بھی درمیان ہیں)

(۶) اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ (۷) اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔

(۸) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ[5] (۹) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ۔

(یعنی تُو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسٰی کی نصرت کرتا تھا)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) مجھے برکت دی گئی ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) (۱) چاشت کا وقت اور رات جبکہ وہ ڈھانپ لے شاہد ہے کہ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ تیرا دشمن ہُوا۔ (۲) مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ (۳) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! (۴) مَیں تمام برکتوں والا ہوں (۵) اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا۔

[3] (ترجمہ) (۱) تُو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکّی کے ہے (۲) مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا (۳) خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے (۵) ہر روز وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے (۶) مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں (۷) مَیں تیرا رب رحمٰن ہوں صاحب عزّت کا اور صاحب غلبہ کا۔

[4] اشتہار ۵ر نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۸۹ میں یہ الہام یُوں درج ہے "اِنَّکَ بِمَنْزِلَۃِ رَحَی الْاِسْلَامِ" (مرتّب)

[5] (ترجمہ از مرتّب) (۸) تُو میرے نزدیک بمنزلہ میرے عرش کے ہے (۹) تُو میرے نزدیک ہارون کے جا بجا ہے۔

(۱۰) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ☆ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ۔ (۱۱) لائف آف پین (۱۲) رَبِّ ارْحَمْنِيْ اِنَّ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ يُنْجِيْ مِنَ الْعَذَابِ۔ (۱۳) تَعَلَّقْتُ بِالْاَهْدَابِ"[1]

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۳ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۸ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء "(۱) خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ (۲) وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ[2] (۳) يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ (۴) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (۵) وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ (۶) حنیف مسیح"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۶ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء "اِنِّيْٓ[3] اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا يُخْزٰى عَبْدِيْ وَلَا يُهَانُ عِشْقُكَ قَائِمٌ وَّوَصْلُكَ دَائِمٌ۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) (۱۰) کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رَبّ نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔ کیا ان کی تدبیر کو رائگاں نہیں کر دیا اور ان پر پرندے بھیجے تھے جھُنڈ کے جھُنڈ (۱۱) تلخ زندگی (Life of pain) (۱۲) اے میرے ربّ! مجھ پر رحم فرما۔ تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں (۱۳) مَیں نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا۔

[2] (ترجمہ) (۲) اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے (۳) تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے (۴) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہؤا جس نے اس کو گاڑ دیا (۵) اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں۔

[3] (ترجمہ از مرتب) مَیں ہی رحمٰن ہوں۔ میرا بندہ رُسوا نہیں کیا جاتا اور نہ اسے ذلیل کیا جاتا ہے۔ تیرا عشق قائم ہے اور تیرا تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے۔

☆ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اِس الہام کی تاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔ (مرتب)

۱۲؍اکتوبر ۱۹۰۷ء " (۱) مَنْ عَادٰی وَلِیًّا لِّیْ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ (۲) اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ۔[1]

فرمایا۔ اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ کا الہام اُن لوگوں کے جواب میں معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مُرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں موجود ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں۔

(۳)[2] لَا یُهَدُّ بِنَآؤُكَ وَ تُؤْتٰی مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ (۴)[3] وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ "

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اکتوبر ۱۹۰۷ء (ل) " (۱)[4] اُرِیْكَ مَا اُرِیْكَ وَمِنْ عَجَآئِبِ مَا یُرْضِیْكَ۔ (۲) آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ (یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا)۔

(۳) رُدَّ اِلَیْهَا رَوْحُهَا وَرَیْحَانُهَا۔

یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔

(۴) وَاِمَّا تَرَیِنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ۔

اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آوے (تَرَیِنَّ کے اِس جگہ یہی معنے ہیں)۔

(۵)[5] اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔

(۶) یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔

(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔

(۸) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

---

[1] (۱) جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی۔ گویا آسمان سے گرا۔ (۲) مَیں موجود ہوں انتظار کر۔

[2] (ترجمہ) تیری بنا توڑی نہ جاوے گی اور تُو رب کریم سے دیا جائے گا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اُتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

[4] (ترجمہ) مَیں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا اور نیز وہ باتیں دکھاؤں گا جن سے تُو خوش ہوگا۔

[5] (ترجمہ) (۵) ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں (۶) وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا (۷) اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو (۸) تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔

(۹) فرمایا۔ بعض متوحّش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اس کی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) "یہ بھی دیکھا کہ گھر میں ہمارے ایک بکرا ذبح کیا ہوُا کھال اُتاری ہوئی ایک جگہ لٹک رہا ہے۔ پھر دیکھا کہ ایک ران لٹک رہی ہے۔ یہ سب بعض مَوتوں کی طرف اشارات ہیں۔"

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۴۵)

۱۹۰۷ء "وَيَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔

یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ وہ دُور دراز جگہوں سے تیرے پاس آویں گے۔ اِس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ خانہ کعبہ کے حق میں ہے۔"

(اشتہار ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء مشمولہ اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵ زیر عنوان "تبصرہ")

۱۹۰۷ء "تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدّر تھا۔ یعنی جو لوگ تجھے رُسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رُسوا اور ہلاک ہوں گے۔"

(اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء مشمولہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۹۰)

۱۹۰۷ء "اور پھر فرمایا کہ:۔

اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمٰنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔ مَنْ عَادٰی وَلِيًّا لِّیْ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ۔ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ لَكُمْ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ۔ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْبَرَكَاتِ۔ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنِّیْ مَعَكَ۔ وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

یعنی مَیں رحمٰن ہوں صاحب عزت و سلطنت۔ جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ مَیں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا مُنتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب ان پر غضبِ الٰہی نازل ہوگا۔ ہم عذاب نازل نہیں کرتے مگر اس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دُنیا پر عذابِ شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا

پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا۔ اُن کو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں۔ یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو۔ جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا۔"

(اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۹۰۷ء اور پھر فرمایا "میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کروں گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ خدائے کریم واپس دے گا۔"

(اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

۱۹۰۷ء اور پھر اُردو میں فرمایا کہ:۔

"ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔" (اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

۱۹۰۷ء اور پھر فرمایا:۔

"لَکُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اِنِّیْ مَعَكَ ذَكَرْتُكَ فَاذْكُرْنِیْ۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ حَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُرْفَعَ بَیْنَ النَّاسِ۔ اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔ اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔ اِنَّكَ مَعِیْ وَ اَهْلُكَ۔ اِنِّیْٓ اَنَا الرَّحْمٰنُ فَانْتَظِرْ۔ قُلْ یَاْخُذُكَ اللّٰہُ۔

یعنی تمہارے لئے دُنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے۔ خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم تیرا بوجھ اُتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اُونچا کر دیں گے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تُو مجھے بھی یاد کر۔ اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آتا ہے کہ تُو مدد دیا جاوے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ اور تُو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ۔ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔

اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ

میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا

یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے (لے کر) ۱۴ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو

---

[1] (نوٹ از مرتب) یہ پیشگوئی ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی پیشگوئی کے مقابل پر ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو مَیں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ مَیں خدا ہوں، اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے ...... اِس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اِس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کر دے گی معلوم نہیں

بقیہ حاشیہ:۔

کی وفات کے متعلق کی تھی اور حضورؑ کی یہ پیشگوئی اس طور پر پُوری ہوئی کہ جب تک ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے اپنی پیشگوئی کو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی ایک میعاد بیان کی تھی منسوخ نہ کر دیا اُس وقت تک اللہ تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھاتا گیا اور جب اُس نے ایک معیّن دن کے ساتھ اپنی پیشگوئی کو وابستہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے رنگ میں جھوٹا ثابت کیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ پہلے اس نے ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ پیشگوئی شائع کی کہ

"مرزا مُسرِف ہے، کذّاب ہے اور عیّار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی ہے۔" (کانا دجّال صفحہ ۵۰)

اس کے جواب میں حضرت اقدسؑ پر بذریعہ وحی یہ دعا نازل ہوئی:۔

رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَّ كَاذِبٍ

اس کے بعد یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اُس نے لکھا:۔

"اللہ نے اِس (مرزا) کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء کو پُوری ہونی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔" (اعلان الحق و اتمام الحجۃ و تکملہ صفحہ ۶ مؤلفہ مرتد مذکور)

اِس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار ۵ر نومبر ۱۹۰۷ء (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۹۱۔ الحکم مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷) میں اس کے متعلق مذکورہ بالا وحی الٰہی یعنی "مَیں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا" شائع فرمائی۔ اس کے بعد مرتد مذکور نے ۱۶ر فروری کو یہ اعلان کیا کہ:۔

"مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (مطابق ۴ر اگست ۱۹۰۸ء) تک ہلاک ہو جائے گا۔"

(دیکھئے اعلان الحق و اتمام الحجۃ صفحہ ۲۶)

اِس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا کہ:۔

"خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مُبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور مَیں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۷)

اِس کے بعد مرتد مذکور نے ۸ر مئی ۱۹۰۸ء کے خط کے ذریعہ سے اخبارات میں اعلان کیا کہ:۔

کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام اُن لوگوں کو جو تیری چاردیواری کے اندر رہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا۔ (اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء۔ الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۶،۷ نومبر ۱۹۰۷ء "سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اِسْمُهٗ يَحْيٰ۔ اَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ اَخَذَهُمُ اللّٰهُ بَقِيَ وَحْدَهٗ۔ لَاشَرِيْكَ مَعَهٗ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ موت قریب۔ اِنَّ اللّٰهَ يَحْمِلُ كُلَّ حِمْلٍ۔ مَنْ خَدَمَكَ خَدَمَ النَّاسَ كُلَّهُمْ۔ وَمَنْ اٰذَاكَ اٰذَى النَّاسَ جَمِيْعًا۔ آمدنِ[1] عید مبارک بادت۔ عید[2] تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

(ترجمہ) میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحیٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھے گا کہ تیرا رب اُن

بقیہ حاشیہ:-

"مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرضِ مُہلک میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جائے گا۔"

(پیسہ اخبار مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء و اہلحدیث ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء)

اس کے جواب میں حضورؑ نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راستباز کون ہے۔" (بدر جلد ۷ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

سو اللہ تعالیٰ نے مرتد مذکور کی پہلی تینوں پیشگوئیوں کی منسوخی کا اعلان خود اس کے قلم سے کروا کر اس کی آخری پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر دیا اور وہ اس طرح پر کہ حضورؑ کی وفات ۴ اگست ۱۹۰۸ء کو نہیں بلکہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

اور مرتد ڈاکٹر پر اس کی تمام پیشگوئیاں اُلٹ کر پڑیں۔ اُسے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا تھا کہ "مرزا پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہوگیا" مگر وہ خود پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہوا۔ اُس نے پیشگوئی کی تھی کہ "مرزا کی جڑ بنیاد اُکھڑ جائیگی۔" (اعلان الحق صٓ) اور اپنے متعلق لکھا تھا:- "You will succeed" یعنی تم کامیاب ہو جاؤ گے (اعلان الحق صکؔ) سو اس کی اپنی جڑ بنیاد اُکھڑ گئی اور ایسی اُکھڑی کہ نام و نشان تک مِٹ گیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت دی کہ آج رُوئے زمین کا کوئی خطّہ ایسا نہیں جہاں آپ کے شیدائی نہ پائے جاتے ہوں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

---

[1] (ترجمہ از مرتب) عید کا آنا تیرے لئے مبارک ہو۔

[2] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ عید الفطر کے دوران میں اس الہام کی تفسیر و تشریح فرماتے

مخالفوں سے کیا کرے گا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں۔ خدا ان کو پکڑے گا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا ہے گا۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یعنی باطل بھاگ جائے گا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے۔ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اُٹھائے گا (اس کے معنے اَب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کر دے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دُکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دُنیا کو دُکھ دیا۔"

اِس کے بعد ایک اَور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں شاید بعد میں اجازت ہو جائے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ ہے:-

"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(اسی الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔)

"(ایک) نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے۔ ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ

بقیہ حاشیہ:- ہوئے ارشاد فرمایا:-

"ایک تو اِس الہام کے وقتی معنی تھے کہ اُس دن شبہ تھا آیا عید ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو دُور فرما دیا اور بتایا "عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو" لیکن میرے نزدیک اِس وحی کا صرف یہی مفہوم نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "چاہے کرو یا نہ کرو" اور جس کام کے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرمائے "چاہے کرو یا نہ کرو" صرف اس کے لئے خصوصیت سے الہام کرنا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک علاوہ اِس مفہوم کے ایک اَور لطیف نکتہ بھی اِس میں بیان فرمایا گیا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء کی بعثت بھی ایک عید ہوا کرتی ہے۔ یعنی ان کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے فضل پھر دُنیا پر نازل ہوتے ہیں اور دُنیا میں ترقیات کا بیج ان کے ذریعہ بویا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا بیج ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ ترقی کر کے ایک اِتنا بڑا درخت بن جاتا ہے جس کے پھلوں اور سایہ سے اہلِ دُنیا مُستفید ہوتے ہیں لیکن اکثر لوگوں کو وہ عید نظر نہیں آیا کرتی۔ لوگ عام طور پر اس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں ...... یہ فقرہ کہ "عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو" اس میں اس عید کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی عید ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ چاہے یہ کرو یا نہ کرو ایک ہی بات ہے بلکہ یہ اسی طرح کہا گیا ہے جیسے کہتے ہیں ہے تو سچا چاہے مانو یا نہ مانو۔ یعنی اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارا کام ہے ہم نے چیز مہیا کر دی ہے...... اِس الہام میں اللہ تعالیٰ نے علم النفس کا ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے یعنی عید کرنا یا نہ کرنا انسان کے اندر کے احساسات پر مُنحصر ہے صرف سامان کا موجود ہونا عید منانے کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ ان کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔"

(الفضل جلد ۱۶ نمبر ۷۳ مورخہ ۱۹؍ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۵۔ خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۳؍ مارچ ۱۹۲۹ء)

کی طرف سے ہو چکی ہے۔ مَیں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس پیشگوئی کے ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپؑ میں مشترک ہے۔ بہت دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ٹال دے اور دوسرے حصہ کا حادثہ خاص ہم سے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔" (مکتوب ۳۴/۹۷ مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اوّل صفحہ ۴۵)

۱۰؍ نومبر ۱۹۰۷ء "ایک وَبا پڑے گی

(فرمایا) معلوم نہیں یہ کس قسم کی وَبا ہو گی۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

نومبر ۱۹۰۷ء "(۱) قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ (۲) وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ۔"[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۱؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۶؍ نومبر ۱۹۰۷ء "(۱) بلاءِ ناگہانی۔

(۲) ایک عربی لفظ الہام ہوا جس کے معنے ہیں تو اُن کی چیخیں سُنے گا۔

(۳) یا اللہ فتح۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۸؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۹؍ نومبر ۱۹۰۷ء "اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ۔ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔[3]

(فرمایا) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قوم یا گروہ اپنے دقیق مکر سے میدانِ مقابلہ میں سلسلہ کی عظمت کو مٹانا چاہتی ہے مگر خدا تعالیٰ اسے بامراد نہیں کرے گا بلکہ حق کی عظمت ظاہر ہو گی۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰؍ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۷ء "ایک[4] دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں جو طب

---

[1] یعنی نواب محمد علی خان صاحب آف مالیرکوٹلہ۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ (۲) یہ ایسا وعدہ ہے جو جُھوٹا نہ ہو گا۔

[3] (ترجمہ) تحقیق جو کچھ انہوں نے بنایا ہے یہ ایک دھوکے کا منصوبہ ہے اور دھوکہ باز کامیاب نہیں ہو سکتا جس راہ سے بھی وہ آئے۔

[4] چونکہ نزولِ الہام کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی اِس لئے اسے سنہ تصنیف کتاب چشمۂ معرفت ۱۵؍ مئی ۱۹۰۸ء کے ماتحت درج کیا گیا۔ (مرتّب)

جسمانی کے قواعدِ کلیہ اور اصولِ علمیہ اور ستّہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر قرآن ہے ..... اور جب مَیں نے اُن کتابوں کو پیشِ نظر رکھ کر جو طبِ جسمانی کی کتابیں تھیں، قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طبِ جسمانی کے قواعدِ کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۹۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۳)

۱۲؍ دسمبر ۱۹۰۷ء (الف) "اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔[1]

(۲) اِنَّھُمْ مَا صَنَعُوْا ھُوَ کَیْدُ سَاحِرٍ وَّلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔

(۳) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ۔

(۴) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔

(۵) جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔"[2]

(بدر جلد ۶ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۸۔ ضمیمہ چشمۂ معرفت صفحہ ۶۸۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۶)

(ب) "جب مَیں مضمون[4] ختم کر چکا تو ساتھ ہی مجھ کو یہ الہام خدا کی طرف سے ہوا تھا:۔

اِنَّھُمْ مَا صَنَعُوْا ھُوَ کَیْدُ سَاحِرٍ وَّلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔

(ترجمہ) آریہ لوگوں نے جو یہ جلسہ تجویز کیا ہے یہ مکّار لوگوں کی طرح ایک مکر ہے اور اس کے نیچے ایک شرارت اور بدنیتی مخفی ہے مگر فریب کرنے والا میرے ہاتھ سے کہاں بھاگے گا۔ جہاں جائے گا مَیں اس کو پکڑوں گا اور میرے ہاتھ سے چھٹکارا نہیں پائے گا۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ وہ ستارہ جو شیطان پر گرتا ہے۔"

(اشتہار ۱۵؍ مئی ۱۹۰۸ء بعنوان باعث تالیف کتاب ہٰذا مندرجہ چشمۂ معرفت صفحہ ج۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷)

[1] (ترجمہ) (۱) تُو مجھ سے بمنزلہ اس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

[2] (۲) جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ (۳) تُو مجھ سے بمنزلہ میری رُوح کے ہے (۴) تُو مجھ سے بمنزلہ اُس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ (۵) حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

[3] (نوٹ از مرتّب) یہ الہامات اُس لیکچر کی تصنیف کے وقت ہوئے جو ۲؍ دسمبر ۱۹۰۷ء کو لاہور میں پڑھا گیا۔ (مرتّب)

[4] یعنی وہ مضمون جو قادیان میں آریوں کے مذہبی جلسہ میں سُنانے کے لئے لکھا گیا تھا اور یہ مضمون چشمۂ معرفت کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔ (مرتّب)

دسمبر ۱۹۰۷ء "(۱) اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ اَحْمِلُ اَوْزَارَکَ (۲) مَیں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں (۳) اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ (۴) وَقَعَ وَاقِعٌ وَّ هَلَکَ هَالِكٌ (۵) وَضَعْنَا النَّاسَ تَحْتَ اَقْدَامِكَ (۶) وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۷) اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ (۸) سَنُرِیْهِمْ اٰیَاتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ (۹) اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (۱۰) اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ (۱۱) اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ الْاَعْلٰی (۱۲) اِخْتَرْتُ لَكَ مَا اخْتَرْتَ (۱۳) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (۱۴) ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اَللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی (۱۵) خوشیاں منائیں گے (۱۶) بَعْدَ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ (۱۷) صَلٰوتُكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی۔ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (۱۸) دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ وَمَا عَلِمْتُمْ مَا الْجَنَّةُ ذَالِكَ الْیَوْمُ الْاٰخِرُ۔" (بدر جلد ۶ نمبر ۵۱ مورخہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

لہ (ترجمہ) (۱) مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں مَیں تیرے بوجھ اُٹھاؤں گا (۳) اے مسرور مَیں تیرے ساتھ ہوں (۴) ایک واقع وقوع میں آئے گا اور ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا (۵) ہم نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھ دیا (۶) ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا (۷) تیری دُعا قبول کی گئی (۸) عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائیں گے۔ گردونواح میں اور خود اُن میں (۹) تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے (۱۰) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!

لہ (ترجمہ) (۱۱) مَیں تیرا ربّ اعلیٰ ہوں (۱۲) مَیں نے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تُو نے اپنے لئے پسند کیا (۱۳) خوشی و خُرّمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آگیا (۱۴) اللہ تعالیٰ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔

سلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مکتوب میں بھی جو نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کو بھیجا تحریر فرمایا:۔

"دوسرے نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے مَیں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس پیشگوئی کے ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے بہت دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ٹال دے اور دوسرے حصہ کا حادثہ خاص ہم سے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔ یہ بھی الہام کسی حصہ کی نسبت ہے کہ ۲۷ تاریخ کو وہ واقعہ ہوگا نہیں معلوم کس مہینہ کی تاریخ اور کونسا سَن ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام نواب محمد علی خان صاحب۔ مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اوّل صفحہ ۳ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ قادیان)

واقعات نے بتا دیا کہ یہ تاریخ ۲۷؍مئی ۱۹۰۸ء کی تھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا جنازہ قادیان میں پڑھایا گیا۔ (مرتب)

کلہ (ترجمہ از مرتب) (۱۶) ایک سال کے بعد (۱۷) تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ تیری دعا اُن کے لئے آرام کا موجب ہے (۱۸) تم داخل ہوگئے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت، یہ آخری دن ہے۔

۲۰؍دسمبر ۱۹۰۷ء "(۱) آج ہماری بخت بیداری۔

(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔[1]

(۳) خدا نے اُسے لیا۔

(۴) وَاللّٰہ! وَاللّٰہ! سِدّھا ہو یا اَوَلّا۔

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔

(۵) وقت رسید[2]"

(بدر جلد ۶ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

ایامِ جلسہ ۱۹۰۷ء "يَاۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔[3]"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

---

[1] (ترجمہ) یقیناً تیرا دشمن جو ہے وہی اَبتر ہے۔ [2] (ترجمہ) وقت آ گیا۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) یعنی اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

(نوٹ) " بعض مہمانوں کو (سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء کے موقعہ پر۔ مرتّب) ایک دن کھانا بہت دیر میں ملا۔ روٹی کافی تیار تھی مگر جگہ تنگ تھی اور تھوڑے سے آدمی ایک وقت میں کھا سکتے تھے اِس واسطے بہت دیر ہو گئی اور بعض مہمان بغیر کھانا کھانے کے سونے کے کمروں میں چلے گئے..... تو ان کو یہ انعام ملا کہ خود خداوند عالَم نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور براہِ راست آسمان سے اللہ کے رسول کے پاس رات کو پیغام پہنچا کہ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ بھوکے اور مُضطر کو کھانا کھلا۔ صبح سویرے حضورؑ نے دریافت کیا تو معلوم ہؤا کہ رات کو بعض مہمان بھوکے رہے۔ اُسی وقت آپ نے ناظمانِ لنگر کو بُلایا اور بہت تاکید کی کہ مہمانوں کی ہر طرح سے خاطرداری کی جاوے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو" (بدر جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اسی الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔

"۲۸؍دسمبر ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ صبح کے آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے سننے میں لگ گیا۔ اسی روز مسیح پاک کی تقریر بھی سنی اور خوب سیری حاصل ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء (جمع کردہ) ادا کی اور مسجد مبارک میں حسب الارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے بیٹھ گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھا لوں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریوں کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کمزور تھا۔ بھوکا تھا کہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا۔ دن میں اور کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تھا۔ بیس سالہ جوان تھا۔ شاید ایک آدھ کے سوا باقی تمام احباب سنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد سے چلے گئے تھے۔ اس حال کے پیش نظر نفس تقاضا کرتا تھا کہ اٹھ کر چلا جا کہ غالباً اراکین صدر انجمن احمدیہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لوگ لنگر میں کھانا کھا رہے ہیں تُو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن غریب دل ڈرا کہ مبادا

یکم جنوری ۱۹۰۸ء (۱) "دبدبۂ خسروِیم شد بلند۔ زلزلہ در گورِ نظامی فگند۔
(۲) اِنِّیْ مَعَكَ اَیْنَمَا تَذْهَبُ وَتَسِیْرُ۔"
(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲ جنوری ۱۹۰۸ء "(۱) اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔
(۲) اِنِّیْ مَعَكَ فِیْ كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ كُلِّ مَقَالٍ۔
(۳) اِنِّیْ مَعَكَ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔

بقیہ حاشیہ:۔
غیر حاضر ہو جاؤں۔ بیٹھا رہا۔ بیٹھا رہا۔ پورے دو گھنٹے انتظار میں گزر گئے۔ بھوک نے بہت ستایا۔ قریباً پونے نو بجے معزز اراکین صدر انجمن اور چند احباب جماعت ہائے بیرون تشریف لے آئے۔ اجلاس شروع ہو کر پونے بارہ بجے رات ختم ہوا۔ خواہش خوراک از خود ختم ہوگئی کہ بھوک کی طاقت ہی باقی نہ رہی تھی۔ مسجد سے نیچے اترا اور طَوْعًا وَكَرْهًا لنگر کا رخ کیا جسے بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر جو بیت المال کے کمروں میں تھی واپس آ کر سونے کو تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی کہ جس مہمان بھائی نے کھانا نہیں کھایا وہ لنگر خانہ میں جا کر کھانا کھالے۔ چنانچہ بندہ گیا اور جو کچھ ملا شکر کر کے کھا کر چلا آیا۔
اگلی صبح کے نو دس بجے میں دیکھتا ہوں کہ پیارا مسیح پاک چھوٹی مسجد کے دروازہ میں گلی رخ کھڑا ہوا ہے اور کئی ایک عشاق سامنے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو بلائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ سامنے حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے آج رات کے کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا کہ بعض مہمان بھوکے رہ گئے۔ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے اور مجھے بشدت الہام کیا گیا۔ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔
یہ الہام رات کے دس بجے کے قریب ہوا تھا جس پر حضور والا نے باہر منتظمین کو کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔ اسی واسطے منتظمین میں سے کسی نے میرے دروازہ پر دستک دی تھی۔'' (اصحاب احمد جلد ۸ صفحہ ۹۱، ۹۲)

لہ (ترجمہ از مرتب) (۱) میری بادشاہت کا دبدبہ بلند ہوا۔ نظامی کی قبر میں زلزلہ پڑا (۲) میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تُو جائے اور پھرے۔
لہ (ترجمہ) (۱) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ (۲) میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر گفتگو میں۔
(۳) میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں۔ اللہ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔
حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔
" میں نے خود حضرت صاحب سے سُنا ہے، فرماتے تھے کہ "اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ" اور "اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ" یہ دونوں الہام ایک ایک رات میں ہزار ہا دفعہ ہوئے ہیں اور فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تکیہ پر سر رکھا اور ان الہامات کا سلسلہ شروع ہوگیا اور صبح کو نماز کے لئے اُٹھے تو سلسلہ جاری تھا۔"
(الفضل جلد ۹ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ زیر عنوان حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

(۴) وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔[1]

(۵) وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔

(۶) نَصَرَكُمُ اللّٰهُ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا۔

(۷) اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۵ جنوری ۱۹۰۸ء "مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اُس کا خاوند فوت ہؤا مَیں نے دیکھا کہ اُس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہؤا ہے مَیں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۸ کا عدد لکھ دیا ہے[2]۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء (الف) "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

(ب) "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔"

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اَوراق کتاب تعطیر الانام[3])

---

[1] (ترجمہ) (۴) اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔ (۵) اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں گے جو وعدہ کی گئی ہیں یا تجھے وفات دیں گے (۶) مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد (۷) اے ابراہیم! مَیں تیرے ساتھ ہوں۔

[2] امیر خاں صاحب مرحوم پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی بیوی کے رشتہ میں بھائی تھے جن کے ساتھ محمد اکبر خان صاحب مرحوم کی دختر اصغری بیگم صاحبہ بیاہی گئی تھیں۔ اُن کی وفات کے بعد اصغری بیگم صاحبہ میاں مدد خاں صاحب کے عقد میں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس بشارت کے ماتحت اُن کے چھ بچے ہوئے جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

راجہ محمد عبد اللہ خان صاحب، راجہ محمد یعقوب خان صاحب (کارکن صدر انجمن احمدیہ)، محمد داؤد صاحب، محمد الیاس صاحب، زینب اور عائشہ۔

اصغری بیگم صاحبہ اپنے والدین کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ایک حصہ میں رہتی تھیں اور اُن کی والدہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کرتی تھیں۔ (مرتّب)

[3] یہ کتاب خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتّب)

۱۹؍جنوری ۱۹۰۸ء ”اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ ھٰذِہٖ۔“[1]

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۱؍جنوری ۱۹۰۸ء ”(۱) مَلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْآ اُخِذُوْا (۲) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ۔“[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۶؍جنوری ۱۹۰۸ء ”(۱) حَرَّقَھُمَا اللّٰہُ[3] (۲) قَتَلَھُمَا اللّٰہُ (۳) میری فتح ہوئی (۴) اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکَ[4] (۵) اَنْتَ مِنِّیْ[5] بِمَنْزِلَۃِ سَمْعِیْ۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۰؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۷ مورخہ ۲۶؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ حاشیہ)

۲۶؍جنوری ۱۹۰۸ء ”(۱) اِنِّیْ[6] مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ (۲) از خدا یابند مردانِ خدا۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۰؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۸ مورخہ ۳۰؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

---

[1] (ترجمہ) مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں جو یہ ہے۔

[2] (ترجمہ) وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں گے (۲) تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

[3] (ترجمہ) (۱) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جلا دیا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔

[4] (ترجمہ) (۴) بے شک ہم اس کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ (۵) تُو میرے نزدیک بمنزلہ میرے کانوں کے ہے۔

(نوٹ از مرتب) اِس الہام اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکَ کے بعد الحکم کے اسی پرچہ میں حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی رؤیا بھی درج ہے جس سے الہام کی تعیین، مطلب اور تشریح میں مدد لی جاسکتی ہے اور وہ یہ ہے:۔

”اِس کے ساتھ ہی حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک ہمارا پالتو شیر ہے اُس نے ایک کُتّے کو پکڑ کر لٹا دیا اور کہا چُپ۔“ (الحکم مورخہ ۲۶؍جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ حاشیہ)

[5] یہ الہام الحکم میں نہیں ہے۔

[6] (ترجمہ از مرتب) (۱) مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! (۲) خدا کے بندے خدا سے پاتے ہیں۔

۹؍فروری ۱۹۰۸ء (الف) "(۱) اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ[1] (۲) لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ كَفَرَ (۳) اِنِّيْ مَعَكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (۴) اِنِّيْ مَعَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (۵) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (۶) اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا (۷) لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ (۸) آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

(ب) " (۱) آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔ (۲) آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔
(۳) لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ[2]۔ (۴) لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔
(۵) اَنْتَ[3] اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ (۶) اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ (۷) اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِيْ كَفَرَ۔ (۸) بُوْرِكَ مَنْ مَّعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ۔" (تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بر ورق کتاب تعطیر الانام[4])

۱۱؍فروری ۱۹۰۸ء "يَا مَسِيْحَ اللّٰهِ عَدْوَانًا[5]۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

فروری ۱۹۰۸ء کل ایک دوائی میں استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا:۔
"خطرناک"

(بدر جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

---

[1] (ترجمہ) (۱) تو امام مبارک ہے (۲) اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا (۳) میں تیرے ساتھ ہوں آسمان اور زمین میں۔ (۴) میں دُنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں (۵) اللہ ساتھ ہے اُن کے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکوکار ہیں (۶) جہاں کہیں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور ہلاک کئے جائیں گے۔ (۷) زینب کو قتل نہ کرو۔

[2] (ترجمہ از مرتب) (۳) زینب کو قتل نہ کرو (۴) اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔

[3] (ترجمہ از مرتب) (۵) تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (۶) تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (۷) تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (۸) برکت دیا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہے اور وہ جو تیرے گرد ہے۔

[4] یہ کتاب خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتب)

[5] (ترجمہ) اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر۔ (نوٹ) اس الہام کی مزید وضاحت کے لئے دیکھئے ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶ اور دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸۔

۲۰ فروری ۱۹۰۸ء "ظَفَّرَکُمُ اللّٰہُ ظَفَرًا مُّبِیْنًا"[1]

(بدر جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتم کدہ"

فرمایا۔ اِس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔

پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

۱۹۰۸ء "امام حسین کو مَیں نے دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ مَیں نے دیکھا کہ دُور سے ایک شخص چلا آرہا ہے اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا۔ ابوعبداللہ حُسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۲۵ مارچ ۱۹۰۸ء "(۱) اَمْثَالُ الرَّحْمَةِ۔ اَوَّلُ الذِّکْرِ وَاٰخِرُ الذِّکْرِ۔ (۲) حٰمٓ۔ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ۔[2] (۳) لَا تَذْرُوْهُ جَارِیَةٌ۔[3] (۴) کبھی معدے کے خلل سے بھی وَرم ہو جاتی ہے۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء "(۱) اَحْسَنَ اللّٰہُ اَمْرَکَ۔[4] (۲) اَحْسَنَ اللّٰہُ اَمْرِیْ۔ (۳) یَاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ (۴) اُمید سے بڑھ کر۔ (۵) رعایا میں سے ایک شخص کی موت۔ (۶) فتح۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

---

[1] اللہ نے تم کو کُھلی فتح دی۔

[2] (ترجمہ) (۱) رحمت کی مثالیں۔ پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا۔ (۲) حٰمٓ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے یہ نشانات ہیں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) (۳) کوئی واقعہ اس کا شیرازہ نہیں بکھیر سکے گا۔

[4] (ترجمہ) (۱) اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا۔ (۳) میرے پاس تحائف آئیں گے ہر دُور کی راہ سے۔

اپریل ۱۹۰۸ء "میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدسؑ کے گھر میں رہتے ہیں) مرضِ سل سے بیمار ہے اس کی نسبت الہام ہوا :۔

(۱) حٰـمٓ ۔ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ۔

(ترجمہ) لفظ حٰـمٓ میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اِس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں۔

(۲) بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے۔ (۳) ماتم کدہ۔

(۴) اِنِّیْۤ[2] اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ مِنْ ھٰذِهِ الْمَرَضِ الَّذِیْ ھُوَ سَارِیْ۔

(مِنْ ھٰذِهِ الْمَرَضِ یعنی مِنْ ھٰذِهِ الْاٰفَةِ)

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صَرف نحو کا ماتحت نہیں، اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔ پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ :۔

(۵) اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ (۶) دوبارہ زندگی۔ (۷) منسوخ شدہ زندگی۔ (۸) اِنِّیْ[3] بَرَآءٌ مِّنْ ذٰالِكَ۔
(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

(۹) کَتَبَ[4] اللّٰهُ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔

(۱۰) حَقٌّ عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(۱۱) اَمْثَالُ الرَّحْمَةِ فِیْ اَوَّلِ الذِّکْرِ وَاٰخِرِ الذِّکْرِ۔

یعنی دو شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دُعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی۔

---

[1] (نوٹ از مرتب) ان کا نام محمدی بیگم تھا جو بالآخر ۹؍ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو فوت ہوگئیں اور الہام 'بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے' ظاہری رنگ میں پُورا ہوا۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب بدر لکھتے ہیں :۔

"یہ بھی ہم نے سُنا کہ بعینہٖ یہی حالت تھی۔ آخر وہی ہوا جو میرے سیّد و مولیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ "ماتم کدہ" یعنی یہ بیمار فوت ہو جائے گا۔ پھر چونکہ سل کا مرض ایک متعدّی مرض ہے اِس لئے بشارت کے لئے فرمایا کہ اِنِّیْۤ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ مِنْ ھٰذِهِ الْمَرَضِ الَّذِیْ ھُوَ سَارِیْ۔ پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں تاکہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف سے نہ گزریں اور حسب الہام "اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا" بلکہ "دوبارہ زندگی" عطا ہوئی۔ گو زندگی منسوخ شدہ تھی۔" (بدر جلد ۷ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

[2] (ترجمہ) مَیں تمام گھر والوں کو اِس بیماری سے بچاؤں گا۔ ایسی بیماری جو متعدّی ہے۔ [3] (ترجمہ) مَیں اِس سے بیزار ہوں۔

[4] (ترجمہ) (۹) خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔ (۱۰) ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں۔ (۱۱) رحمت کے نمونے ذکر کے اوّل میں اور ذکر کے آخر میں۔

(۱۲) رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام۔"
(بدر جلد ۷ نمبر ۱۶ مورخہ ۲۳؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۴؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۱۸؍اپریل ۱۹۰۸ء "(۱)[1] اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ (۲) زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔ فَحَقَّ الْعَذَابُ وَتَدَلّٰى (۳) بُشْرٰى۔"
(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۲؍اپریل ۱۹۰۸ء "(۱) میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔
(۲) خیر وخوبی کا نشان۔
(۳) میری مُرادیں پُوری ہوئیں۔"
(بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۲؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۶؍اپریل ۱۹۰۸ء "مباش[2] ایمن از بازیٔ روزگار۔"
(بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶؍اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۹؍اپریل ۱۹۰۸ء "اِنِّیْ[3] اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔"
(بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ مورخہ ۷؍مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۶؍مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۹۰۸ء "جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے پیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔" (پیغامِ صُلح صفحہ ۹۔ رُوحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۴)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہم نے تجھے کھُلی فتح دی ہے۔ (۲) زمین پر زلزلہ آئے گا۔ پس عذاب واقع ہوگا اور اُتر آئے گا۔ (۳) بشارت ہے۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) زمانے کے کھیل سے بےخوف نہ رہ۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اِس دار میں ہیں۔

٩ر مئی ۱۹۰۸ء "(۱) سُرنگ (۲) اَلرَّحِیْلُ[1] ثُمَّ الرَّحِیْلُ"۔

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۰ر مئی ۱۹۰۸ء "اِنَّ[2] الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ"۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء "ڈرومت مومنو"۔

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۷ر مئی ۱۹۰۸ء "اِنِّیْ[3] مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ"۔

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) کُوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کُوچ کا وقت آگیا۔

[2] (ترجمہ از مرتّب) جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے بلاشبہ ان کے لئے جنّات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

(نوٹ از مرتّب) حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ اِس الہام کے شانِ نزول پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"۱۷ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کو مکرمی جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے چند معزز تعلیمیافتہ رؤساء لاہور کی دعوت کی تھی اور حضرت اقدسؑ سے اس موقع پر کچھ تقریر کرنے کی بھی درخواست کی تھی چنانچہ حضرت اقدسؑ نے اس کو منظور بھی فرما لیا تھا۔ ۱۶ کی رات کو حضرت اقدسؑ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور متواتر چند دست آجانے کی وجہ سے بہت ضعف ہوگیا چنانچہ ۱۷ کی صبح کو جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدار ہوئے تو یہ الہام ہوا اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ چنانچہ اس وعدۂ الٰہی سے طاقت پاکر حضرت اقدسؑ نے اس موقع پر قریباً اڑھائی گھنٹہ تک کھڑے ہوکر بڑی پُرزور تقریر فرمائی"۔

(الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۲ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۷ مئی ۱۹۰۸ء "مکن تکیہ برعمرِ ناپائیدار"۔[1]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء "اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ"۔[2]

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

تَمَّ

* * *

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر۔

نوٹ:۔ اِس الہام میں سنہ وفات بھی بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے اعداد ۱۳۲۶ ہیں۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) اب کُوچ کا وقت آگیا۔ ہاں کُوچ کا وقت آگیا اور موت قریب ہے۔

ضمیمہ تذکرہ

ضمیمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات ، رؤیا اور کشوف جمع کئے گئے ہیں جو حضور کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے یا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے بعد میں اپنی روایات میں بیان کیا ہے۔ (مرتب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۸۷۶ء یا اس سے قبل صوفی نبی بخش صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:۔

"بڑے مرزا صاحب[1] پر ایک مقدمہ تھا۔ مَیں نے دُعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ مَیں نے پُوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہوگیا۔"
(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۱۸۷۶ء (تقریباً) میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی نے بیان کیا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جو نَو ماہ کے روزے رکھے، اس دَوران میں جو رؤیا و کشوف ہوئے اُن کا ذکر فرماتے ہوئے حضورؑ نے ایک دفعہ فرمایا:۔

"جب مَیں تین ماہ کے قریب پہنچا تو ایک شخص بڑا قد آور، جسیم، رنگ سُرخ میرے سامنے یہ الفاظ کہتا تھا قرت، قرت، قرت۔"
(رجسٹر روایاتِ[2] صحابہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۔ الحکم جلد[3] ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۱۸۸۲ء میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا:۔

"جب مَیں ۱۸۸۲ء میں پہلے پہل قادیان آیا تو اُس وقت ...... میری ایک شادی ہوچکی تھی اور دوسری کا خیال تھا جس کے متعلق مَیں نے بعض خوابیں بھی دیکھی تھیں مَیں نے ایک دن حضرت صاحب کے ساتھ ذکر کیا... ....آپ نے میرے ماموں محمد یوسف صاحب مرحوم کو..... خط لکھا اور اس میں اسمٰعیل کے نام بھی ایک خط ڈالا

---

[1] یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے والد ماجد حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور۔ (مرتّب)

[2] یہ رجسٹر خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محفوظ ہے۔ (مرتّب)

[3] الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اس الہام کا ترجمہ بھی ساتھ ہی درج ہے جو یہ ہے "تجھ کو قدر والا کیا۔ تجھ کو قدر والا کیا۔ تجھ کو قدر والا کیا۔" آگے یہ لکھا ہے: "یہ بھی ایک کشف تھا۔" ممکن ہے کہ راوی کو سُننے میں غلطی لگی ہو اور دراصل لفظ وَقرت ہو جیسا کہ ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے اور حرف واؤ سہواً حذف ہوگیا ہے۔ وقار کے معنے قدر و عظمت کے ہیں۔

(جس کی لڑکی کا رشتہ مطلوب تھا) ..... حضرت صاحب نے اِدھر یہ خطوط لکھے اور اُدھر میرے واسطے دُعا شروع فرمائی ..... (ابھی) دُعا میں مصروف تھے کہ عین دُعا کرتے کرتے حضرت صاحب کو الہام ہُوا :۔

"ناکامی"

پھر دُعا کی تو الہام ہُوا :۔

"اَے بسا آرزُو کہ خاک شُدہ"[1]

پھر اس کے بعد ایک اَور الہام ہُوا :۔

"فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ"[2]

..... فرمایا کہ معلوم نہیں میاں عبداللہ صاحب کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے کہ اِدھر دُعا کرتا ہوں اور اُدھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب مِل جاتا ہے۔ چند دن کے بعد میاں محمد یوسف صاحب کا جواب آگیا کہ میاں عبداللہ کے والد اور دادا اور خُسر تو راضی ہو گئے ہیں مگر اسمٰعیل انکار کرتا ہے۔ اِس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اَب ہم اسمٰعیل کو خود کہیں گے ..... ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے الہامات کا یہ منشا ہو کہ جس طریق پر کوشش کی گئی ہے اِس میں ناکامی ہے اور کسی اَور طریق پر کامیابی مقدر ہو ..... پھر حضرت صاحب نے اسمٰعیل کو میرے متعلق کہا مگر اُس نے انکار کیا اور کئی عُذر کر دیئے۔"

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، حصہ اوّل ایڈیشن دوم روایت ۱۰۱ صفحہ ۸۵ تا ۸۷)

۱۸۸۲ء

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا :۔

"حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ابھی مَیں نے اسمٰعیل سے بات شروع نہیں کی تھی کہ مجھے کشف ہُوا تھا کہ اُس نے میرے دائیں ہاتھ پر دست پھیر دیا ہے۔ نیز مَیں نے کشف میں دیکھا تھا کہ اُس کی شہادت کی اُنگلی کٹی ہوئی ہے۔ اِس پر مَیں سمجھ گیا تھا کہ یہ اِس معاملہ میں مجھے نہایت گندے جواب دے گا ..... اس کے بعد اسمٰعیل نے اپنی لڑکی کی دوسری جگہ شادی کر دی ..... مگر اِس شادی کے بعد اسمٰعیل پر بڑی مصیبت آئی۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل ایڈیشن دوم روایت ۱۰۱ صفحہ ۸۷، ۸۸)

۱۸۸۳ء

مرزا دین محمد صاحب سکنہ لنگروال ضلع گورداسپور نے بیان کیا :۔

"ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ :۔

"..... مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہُوا ہے۔"

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) ہائے بہت سی آرزوئیں ہیں جو خاک میں مِل گئیں۔ [2] (ترجمہ از مرتّب) پس صبر اچھا ہے۔

.....فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد مَیں چار دن یہاں رہا میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔"

(سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۶۳۲ صفحہ ۱۰۱۔ الفضل جلد ۲۹ نمبر ۲۷۳ مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۴)

۱۸۸۳ء

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے بیان کیا:۔

(الف) "۱۸۳۳ء میں جب شُہب گرے تو فرمایا: اس وقت مَیں دیکھ رہا تھا کہ مَیں اور سیّد عبد القادر برابر برابر کھڑے ہیں۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ شیخ سعدی اور سیّد عبد القادر ایک باغ میں سیر کر رہے ہیں۔

انہی ایام میں آپ کو الہام ہوا "یَا عَبْدَ الْقَادِرِ"۔ فرمایا کہ اولیاء کو عبد القادر کا خطاب اُس وقت دیا جاتا ہے جب اُن کے لئے قادرانہ نشان دکھانے مقصود ہوں۔" (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

حافظ نور محمد صاحب سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور نے بیان کیا:۔

(ب) "ایک دفعہ حضورؑ نے فرمایا کہ مَیں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سیّد عبد القادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں[1] طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اُس وقت دونوں برابر برابر رہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۴۸۱۔ الحکم جلد ۳۷ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

مولوی رحیم بخش صاحب سکنہ تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور نے بیان کیا:۔

"حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ مجھے ایک الہام ہوا ہے:۔

"یُنَجِّیْکَ مِنَ الْغَمِّ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا"[2]

اور آپؑ نے فرمایا کہ "ہمیں خدا کے فضل سے غم تو کوئی نہیں ہے شاید آئندہ کوئی غم پیش آئے جب مکان پر آئے تو ایک شخص امرتسر سے یہ خبر لایا کہ آپ کا وہ نگینہ جو "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" لکھنے کے واسطے حکیم محمد شریف صاحب کے پاس امرتسر بھیجا ہوا تھا، وہ گُم ہو گیا ہے' اور نیز ایک ورق براہین احمدیہ کا لایا جو بہت خراب تھا اور پڑھا نہیں جاتا تھا۔ یہ معلوم کر کے آپ کو بہت تشویش ہوئی..... حضرت صاحب اور یہ خاکسار بٹالہ سے گاڑی میں سوار ہو کر امرتسر پہنچے۔ جب حکیم صاحب کے مکان پر پہنچے تو حکیم صاحب نے بہت خوش ہو کر کہا کہ یہ آپؑ کا نگینہ گُم ہو گیا تھا مگر ابھی مِل گیا ہے، اور جب مطبع میں جا کر کتاب دیکھی تو وہ اچھی چھپ رہی تھی۔ جس پر آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

---

[1] الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں دائیں طرف کا ذکر ہے۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) خدا تجھے غم سے نجات دے گا اور تیرا رب قادر ہے۔ (نوٹ از مرتب) الحکم مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۴ء صفحہ ۳ میں متعلقہ حوالہ میں "تُنَجِّیْکَ" چھپا ہے۔

نے ہم کو پہلے سے بشارت دے دی تھی کہ ہم تجھے غم سے نجات دیں گے سو وہ یہی غم تھا۔"
(سیرت المہدی حصّہ دوم روایت نمبر ۴۵۰ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰ ایڈیشن دوم۔ الحکم جلد ۳۷ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۴ء صفحہ ۳)

۱۸۸۴ء حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔
"میری شادی سے پہلے حضرت صاحب کو معلوم ہوا تھا کہ آپؑ کی دوسری شادی دِلّی میں ہوگی۔"
(سیرت المہدی حصّہ اوّل روایت نمبر ۶۹ صفحہ ۵۷ ایڈیشن دوم)

۱۸۸۴ء "حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرّد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپؑ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو "زدجامِ عشق"[1] کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا..... الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سُنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضورؑ کو بتایا اور پھر الہام نے اِسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ واللّٰہ اَعلم۔"
(سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۵۶۹ صفحہ ۵۰، ۵۱ ایڈیشن دوم)

۱۸۸۴ء حضرت اُمّ المؤمنین نے فرمایا:۔
"جب میری شادی ہوئی اور مَیں ایک مہینہ قادیان ٹھہر کر پھر واپس دہلی گئی تو اُن ایام میں حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے ایک خط لکھا کہ مَیں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔"
(سیرت المہدی حصّہ اوّل روایت نمبر ۹۱ صفحہ ۷۳ ایڈیشن دوم)

۱۸۸۴ء میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی نے بیان کیا:۔
"حضرت اقدسؑ دہلی سے واپس ہوئے۔ سرہند ریلوے سٹیشن پر حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا:۔
"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"
..... حضورؑ نے فرمایا کہ اس الہام میں کسی دوست کے گرنے کی خبر ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میر صاحب[2] ہی نہ ہوں۔"
(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۱۹)

---

[1] نسخہ زدجامِ عشق یہ ہے جس میں ہر حرف دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے:۔ زعفران، دارچینی، جائفل، افیون، مُشک، عقرقرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ۔ اِن سب کو ہموزن کُوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کرکے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔ (سیرۃ المہدی حصّہ سوم ایڈیشن دوم صفحہ ۵۱ روایت نمبر ۵۶۹)

[2] یعنی میر عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی۔ (مرتب)

۱۸۸۵ء

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا :۔

(الف) "حضرت صاحبؑ نے ۱۸۸۴ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جاکر کہیں چلّہ کشی فرمائیں گے ..... چنانچہ آپؑ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور ضلع گورداسپور میں جاکر خلوت میں رہیں ..... مگر پھر حضورؑ کو سفرِ سوجان پور کے متعلق الہام[1] ہؤا کہ :۔

"تمہاری عُقدہ کُشائی ہوشیار پور میں ہوگی"

(سیرت المہدی حصّہ اوّل روایت ۸۸ صفحہ ۶۹ ایڈیشن دوم)

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے لکھا :۔

(ب) "اللہ تعالیٰ کی ایک تحریکِ خفی کے ماتحت کچھ عرصہ کے لئے ضلع گورداسپور کے پہاڑی علاقہ (سوجان پور) کی طرف جاکر عبادت کرنا چاہتے تھے لیکن پھر خدا تعالیٰ کی صاف صاف وحی نے آپؑ کو ہوشیار پور جانے کا ایماء فرمایا اور اس شہر کا نام بتایا"
(الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

۱۸۸۶ء

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ ایامِ چلّہ ہوشیار پور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہؤا :۔

"بُوْرِكَ مَنْ فِيْهَا وَمَنْ حَوْلَهَا"[2]

اور حضورؑ نے تشریح فرمائی کہ مَنْ فِيْهَا سے مَیں مُراد ہوں اور مَنْ حَوْلَهَا سے تم لوگ مُراد ہو۔

(سیرت المہدی حصّہ اوّل روایت ۸۹ صفحہ ۷۰ ایڈیشن دوم)

---

[1] یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اِن الفاظ میں شائع ہوچکا ہے :۔
"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہوچکا ہے بایں الفاظ یا بایں معنی :۔
"ایک معاملہ کی عُقدہ کُشائی ہوشیار پور میں ہوگی"
(بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰۔ دیکھئے تذکرہ صفحہ ۱۰۲) (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) برکت والا ہے وہ جو اس میں ہے اور جو اس کے اِرد گرد ہیں۔
(نوٹ از مرتّب) یہ الہام اصل تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اِن الفاظ میں ہے "بُوْرِكَ مَنْ مَّعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ۔ (دیکھئے تذکرہ الہام ۹ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۳۵)

نوٹ :۔ یہ الہام حضورؑ کو ہوشیار پور کے چلّہ کے دَوران میں ہؤا۔ میاں عبداللہ صاحب سنوری کا بیان ہے کہ آپؑ اُوپر بالاخانہ میں رہتے تھے ..... ایک دن جب مَیں کھانا رکھنے اُوپر گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہؤا ہے۔ (سیرت المہدی حصّہ اوّل روایت ۸۹)

۱۸۸۶ء

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا :-

" ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے ..... حضورؑ قبر کی طرف تشریف لے گئے ...... اور تھوڑی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ پھر ..... فرمایا: جب مَیں نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دو زانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ گئے اور اگر آپ[1] ساتھ نہ ہوتے تو مَیں اُن سے باتیں بھی کر لیتا۔ انکی آنکھیں موٹی موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے۔ پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اُس سے ان کے حالات پُوچھیں۔ چنانچہ حضورؑ نے مجاور سے دریافت کیا۔ اُس نے کہا مَیں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سَو سال گذر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ یا دادا سے سُنا ہے کہ یہ اِس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے اور اِس علاقہ میں ان کا بہت اثر تھا۔ حضورؑ نے پُوچھا، ان کا حُلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ سُنا ہے کہ سانولہ رنگ تھا اور موٹی موٹی آنکھیں تھیں "

(سیرت المہدی حصہ اوّل روایت ۸۸ صفحہ ۷۱ ایڈیشن دوم)

۱۸۸۶ء

میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا :-

" پسرِ موعود کی پیشگوئی کے بعد حضرت صاحبؑ کبھی کبھی ہم سے کہا کرتے تھے کہ دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو جلد وہ موعود لڑکا عطا کرے۔ اُن دنوں میں حضرت کے گھر اُمید واری تھی۔ ایک دن بارش ہوئی تو مَیں نے مسجد مبارک کے اُوپر صحن میں جاکر بڑی دُعا کی ..... پھر مجھے دُعا کرتے کرتے خیال آیا کہ باہر جنگل میں جاکر دُعا کروں ..... چنانچہ مَیں قادیان سے مشرق کی طرف چلا گیا اور باہر جنگل میں بارش کے اندر بڑی دیر تک سجدہ میں دُعا کرتا رہا ..... اُسی دن شام کو یا دوسرے دن صبح کو حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے :-

" اُن کو کہہ دو اُنہوں نے رنج بہت اُٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا "

(سیرت المہدی حصہ اوّل روایت ۱۱۰ صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

مئی ۱۸۸۶ء

" لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی "[2]

(البشریٰ[3] قلمی صفحہ ۱۷ الہام نمبر ۴ و مکتوب از صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے الہامات میں سے)

---

[1] اِس سے مُراد میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ ہیں۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) اس لڑکی جیسے بعض مَرد بھی نہیں۔ (نوٹ) یہ الہام صاحبزادی عصمت کی پَیدائش پر ہوا تھا۔
(البشریٰ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۷ حاشیہ نمبر ۴)

[3] یہ 'البشریٰ' اور 'مکتوب' دونوں خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں موجود ہیں۔ (مرتّب)

۶؍جنوری ۱۸۹۱ء (الف) ”خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور مَیں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ اور کہتا ہوں کہ اَدْنَى الْاَرْضِ سے قادیان مُراد ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔“

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے میں سے)

(ب) ”ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوُا کہ:۔

”غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ اِس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں اکمل اور اخلص موافقین کے نام بھی مخفی ہیں اور جو اشد انکار وعناد ومخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔“

پھر فرمایا۔”اور مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اَدْنَى الْاَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوُا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔“

(تذکرۃ المہدی حصّہ دوم صفحہ ۴ ومکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۲۷؍فروری ۱۸۹۱ء ”فَجِيْٓءَ بِالْكِتَابِ فَهُزِمُوْا“[1]

مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ والبشریٰ[2] صفحہ ۵۵)

۱۸۹۱ء خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

” ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دُعا مانگی اور ہم کو الہام ہوُا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔“

(الفضل جلد ۴۰ نمبر ۲۳۸ مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ بحوالہ اخبار منادی دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۴ تا ۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) پھر کتاب لائی گئی تب انہیں شکست ہوئی۔ (نوٹ) پیر صاحب لکھتے ہیں۔ یہ الہام حضرت اقدس علیہ السلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

[2] البشریٰ مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر مطبوعہ۔ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ (مرتّب)

فروری ۱۸۹۲ء حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّلؓ بیان فرماتے تھے کہ :۔

" ایک[1] دفعہ کسی بحث کے دَوران میں حضرت مسیح موعودؑ سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا… حضرت صاحبؑ نے بخاری کا ایک نسخہ منگایا اور یُونہی اس کی ورق گردانی شروع کردی اور جلد جلد ایک ایک ورق اُس کا اُلٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ "جب مَیں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اُلٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور اُن پر کچھ نہیں لکھا ہُوا اِسی لئے مَیں ان کو جلد جلد اُلٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہُوا تھا اور مجھے یقین ہُوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے"۔ (سیرت المہدی حصّہ دوم روایت نمبر ۳۰۶ صفحہ ۲،۳)

۱۸۹۲ء (الف) حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی :۔

"سلطنتِ برطانیہ تاہشت سال ۔ بعد ازاں ضُعف وفساد و اِختلال"

اور یہ آٹھ سال جاکر ملکہ وکٹوریہ کی وفات[2] پر پُورے ہوگئے"۔ (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۸۰ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

(ب) حافظ حامد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ …… ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہُوا ہے :۔

"سلطنتِ برطانیہ تاہشت سال ۔ بعد ازاں ایّام ضعف و اختلال"

(سیرت المہدی حصّہ اوّل صفحہ ۷۵ روایت نمبر ۹۶ ایڈیشن دوم)

---

[1] مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں: "جہاں تک میری یاد مساعدت کرتی ہے …… یہ واقعہ لاہور میں ہُوا تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "محدثیت اور نبوت" پر بحث ہوئی تھی …… حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بخاری کی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیت پر استدلال تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مددگاروں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور بخاری خود بھیج دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ نے خود نکال کر پیش کیا …… جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھا دی تو فریقِ مخالف پر گویا ایک مَوت وارد ہوگئی …… اسی پر مباحثہ ختم کر دیا"۔ (سیرت المہدی حصّہ سوم صفحہ ۲۰۵)

[2] ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء میں ہُوا۔ (مرتّب)

(ج) میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ :-

"مجھے (یہ) الہام اِس طرح پر یاد ہے :-

"سلطنت برطانیہ تا ہفت سال ٭ بعد ازاں باشد خلاف واختلال"

(سیرت المہدی حصّہ اوّل صفحہ ۵۷، روایت نمبر ۹۶ ایڈیشن دوم)

(د) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا :-

"مَیں نے حضرت سے یہ الہام اِس طرح پر سُنا ہے :-

"قوّتِ برطانیہ تا ہشت سال ٭ بعد ازاں ایّام ضعف واختلال"

(سیرت المہدی حصّہ دوم صفحہ ۹ روایت نمبر ۳۱۴)

غالباً ۱۲ر جولائی ۱۸۹۲ء (خواب میں) "لَهٗ تَبٌّ وَّسَبٌّ وَّافْتِضَاحٌ"[1]

(جیبی[2] بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱ر اکتوبر ۱۸۹۲ء "يُصْلِحُ اللّٰهُ جَمَاعَتِيْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى"[3]

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲ر مارچ ۱۸۹۳ء "کل شب کو ایک خواب اور کچھ تحریری طور پر لکھا ہؤا پیش ہؤا۔ لکھا ہؤا تو سوائے ن و ض کے اَور کچھ پڑھا نہ گیا اور خواب بھی سارا یاد نہیں رہا آخری فقرہ یاد رہا وہ یہ تھا :-

"إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ"[4]

(از مکتوب مرزا خدا بخش صاحب مندرجہ "اصحاب احمد" مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حصّہ دوم صفحہ ۱۱۶ حاشیہ)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) اس کے لئے ہلاکت اور گالیاں اور ذلّت ہے۔

[2] یہ جیبی بیاض عبدالرحمٰن صاحب شاکر کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس موجود تھی جو ان کے والد مرحوم ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر کو مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی نے دی تھی اور ان کا بیان ہے کہ یہ بیاض انہیں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطا فرمائی تھی۔ اس کی فوٹو کاپی خلافت لائبریری میں موجود ہے۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ میری جماعت کی اصلاح کردے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً اللہ تعالیٰ علیم حکیم ہے۔

مارچ ۱۸۹۳ء "نورالدین[1] کو دو گلاس دُودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا اور دوسرا اُس نے مانگ کر لیا اور کہا سرد ہے۔ پھر دُودھ کی ندی بن گئی اور ہم اُس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے ہیں۔"

(حِبّی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲ راپریل[2] ۱۸۹۳ء "مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے:۔

لَا تَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ ۔ فِیْہِ تُھَانُ وَ تُمْتَحَنُ[3]

یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء صفحہ ۷۷۔ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین صفحہ ۱۶۹ طبع اوّل)

"وَاِنْ[4] ھٰذٰنِ لَسَاحِرَانِ یُرِیْدَانِ اَنْ یُّخْرِجَاکُمْ۔"

(حِبّی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۹)

"کشف میں دیکھا تفسیر حسینی ۵۰ اور ۵۱ صفحہ پر

وَلِنَجْعَلَکَ[5] اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَکْسُوْھَا لَحْمًا ۔ فَلَمَّا

---

[1] حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مرتّب)

[2] یہ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حِبّی بیاض میں درج ہے مگر وہاں سنہ درج نہیں۔ تعیین سال چونکہ بدلائل ۱۸۹۳ء ثابت ہے (دیکھئے تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۴۹۴ جدید ایڈیشن مولانا نورالدینؓ کی ہجرت کا ایمان افروز واقعہ) اس لئے ہم نے یہی سَن درج کر دیا۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) تُو وطن کی طرف ہرگز توجّہ نہ کر۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں گی۔ (نوٹ از مرتّب) یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی بیاض حِبّی صفحہ ۱۴۹ میں یُوں درج ہے لَا تَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ ۔ فِیْہِ تُضَامُ وَ تُمْتَھَنُ اور اس کے ساتھ ہی حریری کا دوسرا شعر بھی درج ہے ۔ فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحُرَّ فِیْ ۔ اَوْطَانِہٖ یَلْقَی الْغَبَنَ ۔ (ترجمہ) اپنے وطن کی طرف راغب مت ہو اس میں تجھ پر ظلم کیا جائے گا اور ذلیل کیا جائے گا اور یاد رکھ کہ آزاد انسان اپنے وطن میں خسارہ پاتا ہے۔

[4] (ترجمہ از مرتّب) یہ دونوں بڑے ہوشیار اور چالاک ہیں تمہیں نکالنا چاہتے ہیں۔

(نوٹ) اس الہام کے متعلق حِبّی بیاض میں کوئی تاریخ درج نہیں اور نہ کوئی تشریح ہے لیکن یہ الہام اسی صفحہ پر درج ہے جہاں الہام لَاتَصْبُوَنَّ لکھا ہے۔ (مرتّب)

[5] (ترجمہ از مرتّب) اور تاکہ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں اور اُن ہڈیوں کی طرف دیکھ۔ ہم انہیں کیسے اُبھارتے، پھر انہیں

تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ فَسَّرَهٗ نُوْرُالدِّيْنِ بِالْمَعَارِفِ الْغَرِيْبَةِ۔"
(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۹)

۵؍اپریل ۱۸۹۳ء قاضی سلیمان پٹیالوی کی نسبت الہام:۔
"پُشت بر قبلہ مے کنند نماز"[۱]
(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۷)

۵؍اپریل ۱۸۹۳ء بعد ظہر کے فرمایا بعد دُعا بہ نسبت خاکسار[۲] راقم الہام:۔
"اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ"[۳]
(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۷)

۷[۴]؍اپریل ۱۸۹۳ء پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
"یہ باغِ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں" (کشف)

پھر الہام ہوا:۔
"شُد تُرا ایں برگ و بار و شیخ و شاب"[۵]

اور تفہیم ہوئی۔ ایک جماعت اِس سلسلہ میں داخل ہوگی۔"
(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۸)

۱۵؍مئی ۱۸۹۳ء "اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ[۶] الہام ہے۔ پھر ملخ دیکھے۔ مشرق سے مغرب کو جاتے ہیں اور اس کی بڑی گونج ہے۔" (جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۶۵)

گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب اس پر واضح ہوگیا تو کہا مَیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نورالدین نے اس کی عجیب و غریب معارف کے ساتھ تفسیر کی۔

[۱] (ترجمہ از مرتّب) قبلہ کو پیٹھ دے کر نماز ادا کرتے ہیں۔ [۲] یعنی حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ۔ (مرتّب)

[۳] (ترجمہ از مرتّب) یقیناً صفا اور مَرْوَہ شعائراللہ میں سے ہیں۔

[۴] اِس الہام اور اگلے چار الہاموں کی جیبی بیاض میں صرف تاریخیں لکھی ہوئی ہیں مگر سنہ درج نہیں غالباً ۱۸۹۳ء ہی ہوگا۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ از مرتّب) یہ پھل پھول اور بوڑھے اور جوان سب آپ کے ہی ہوئے۔

[۶] (ترجمہ از مرتّب) کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا۔

۲۵؍جون ۱۸۹۳ء (خواب میں) ''سانپ نے ذراع پر کاٹا۔ ڈاکٹر کی جستجو کی تو مرزا غلام مرتضیٰ تھے۔ انہوں نے سینہ کاٹنا شروع کیا تاکہ زہر نکل جاوے۔ اس کے بعد الہام ہوا ۔

''نَرُدُّ هَا عَلَى النَّصَارٰى''[۱]

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۶۴)

۱۱؍جولائی ''یہ کشف کہ سفید کاغذ پر (عبد اللہ) (سلطان محمد) لکھا ہے۔ پھر الہام ہوا:۔

بُشْرٰى لَكَ فِي النِّكَاحِ[۲]

اور تفہیم ہوئی کہ یہ آتھم اور لڑکا معہود ہے۔'' (جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۴)

۳؍ستمبر ۱۸۹۳ء رات کو الہام ہوا :۔

''كَرَامَةٌ جَلِيْلَةٌ قَدْ جَآءَ وَقْتُهَا''[۳]

(از مکتوب[۴] بنام میر عباس علی صاحب ورق ۱۲/۲ و جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۹)

۱۲؍دسمبر ۱۸۹۳ء ''لَا يُرَى اللّٰهُ اِلَّا مِنْ نَّفْيٍ عَنْ اِرَادَاتِ الدُّنْيَا كُلِّهَا۔ مَا ضَلَّ الشَّيْخُ وَمَا غَوٰى۔ يٰٓاَيُّهَا الْعَوَامُّ اتَّبِعُوا الْاِمَامَ!''[۵]

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۴۲)

۱۸۹۳ء حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسٰی لکھتے ہیں:۔ ''سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ صلوات من ربہ و رحمتہ نے

---

۱ (ترجمہ از مرتّب) ہم اسے نصاریٰ پر لوٹا دیں گے۔ (نوٹ) ایک الہام تذکرہ صفحہ ۲۳۸ پر ان الفاظ میں ہے:۔ ''اِنَّ النَّصَارٰى حَوَّلُوا الْاَمْرَ۔ سَنَرُدُّهَا عَلَى النَّصَارٰى''۔ ممکن ہے یہ الہام وہی ہو یا دوسرا ہو۔ (مرتّب)

۲ (ترجمہ از مرتّب) اس نکاح کے بارہ میں آپ کو خوشخبری ہو۔

۳ (ترجمہ از مرتّب) ایک بڑی کرامت ہے جس کا وقت آ چکا ہے۔

۴ یہ مکتوبات قلمی، خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محفوظ ہیں۔ (مرتّب)

۵ (ترجمہ از مرتّب) خدا تعالیٰ دُنیا کے تمام ارادوں کو ترک کئے بغیر دکھائی نہیں دیتا۔ بزرگ شخص نہ ہی گمراہ ہوا اور نہ ہی ناکام اور ہلاک ہوا۔ اَے عوام امام کی اتباع کرو۔

مجھے ہائی کورٹ کے فیصلے سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً اطلاع دی ہے کہ:۔

"حسین کو ٹیپوؤں کے شر سے بچایا گیا ہے"

سو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے مجھے ہر قسم کے فتنہ اور مصیبت اور بلا سے بچایا۔"

(دیباچہ طبی مائتہ عامل صفحہ ۲۹ از حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور ۲۹ مارچ ۱۹۵۰ء)

۱۸۹۳ء مکرم میاں محمد عبدالرحمٰن خان صاحب و مکرم میاں محمد عبداللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہماری پھوپھیوں کے ہاں اولاد نہ تھی۔ انہوں نے والد صاحب سے کہا کہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں دُعا کے لئے عرض کریں۔ نواب صاحب نے عرض کیا۔ بعد ازاں حضورؑ نے فرمایا کہ:۔

"مَیں نے دیکھا کہ مجھے گولیاں ملی ہیں۔ کچھ مَیں نے مولوی نورالدین صاحب کو دے دیں کچھ آپؓ کو۔ لیکن مَیں نے نواب عنایت علی خان صاحب کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے۔" (اصحابِ احمد حصّہ دوم صفحہ ۱۹۷)

۶؍ اپریل ۱۸۹۴ء مرزا ایوب بیگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ (جب رمضان شریف میں) ۶؍ اپریل ۱۸۹۴ء کو گرہن لگنا تھا ..... کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی نے کہا کہ سُورج کو گرہن لگ گیا ہے آپؑ نے اس شیشہ میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی۔ حضورؑ نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اِس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا ..... تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھنی شروع ہوئی حتّٰی کہ آفتاب کا زیادہ حصّہ تاریک ہو گیا تب حضورؑ نے فرمایا کہ:۔

"ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے یہ غم ظہور میں آیا۔" (اصحابِ احمد جلد اوّل صفحہ ۸۰، ۸۱)

۱؎ یعنی نواب محمد علی خان صاحب۔ چنانچہ نواب صاحب کے ہاں اِس رؤیا کے بعد نرینہ اولاد ہوئی۔ اِس سے پہلے دو لڑکیاں ہی تھیں اِسی طرح حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفہ اوّل کے ہاں بھی اُس وقت تک کئی لڑکے ہو کر فوت ہو چکے تھے اب اس کے بعد آپ کو زندگی پانے والی نرینہ اولاد عطا ہوئی لیکن نواب عنایت علی خان صاحب کے ہاں ایک بیوی سے تو کوئی اولاد نہ ہوئی البتہ ایک دوسری بیگم کے بطن سے دو لڑکیاں ہوئیں۔ (مرتّب)

۱۲؍جولائی ۱۸۹۴ء ”بروز دوشنبہ بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام[1] ہوا:۔

اَمِدُّوْا اللَّیْلَۃَ اَزْھَی اللَّیَالِیْ

یعنی اس رات کو عبادت تسبیح تہلیل تکبیر اور درود و استغفار وغیرہ سے شاغل رہو کیونکہ یہ رات[2] تمام راتوں سے افضل اور خوبصورت تر ہے۔“ (تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۶۔ البشریٰ صفحہ ۲۶ مرتبہ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی)

۱۸؍ستمبر ۱۸۹۴ء ”دارِ غِ ہجر“

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷ بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۴۔ ریویو آف ریلیجنز اُردو جلد ۱۳ نمبر ۶ ماہ جون ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۲۳)

۱۶؍مارچ ۱۸۹۵ء ”احمدِ زمان اس زمانہ کا احمدؐ“

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بواسطہ حکیم عبد اللطیف[3] صاحب گجراتی)

۱۳[4]؍مارچ ۱۸۹۵ء ”اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عُرِضَ عَلٰی اَقْوَامٍ فَمَا دَخَلَ فِیْھِمْ وَمَا دَخَلُوْا فِیْہِ اِلَّا قَوْمٌ مُّنْقَطِعُوْنَ[5]۔“

(درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ تقطیع خورد صفحہ ۶۸۱ ضمیمہ اخبار بدر ۴؍جولائی ۱۹۱۲ء جلد ۱۱۔ البشریٰ صفحہ ۴۶ مرتبہ پیر سراج[6] الحق صاحبؓ و تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

---

[1] پیر سراج الحق صاحبؓ لکھتے ہیں:۔ ”حضور مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے لکھا گیا جو فرمایا تھا کہ کہیں یادداشت لکھ رکھو۔“ (تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۶ حصہ دوم) [2] یعنی شب سہ شنبہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۸۹۴ء۔ تقویم عمری ۱۷۸۳ء تا ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۲۸۔ البشریٰ صفحہ ۶۶ حاشیہ نمبر ۳۔ تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۶ حصہ دوم۔ [3] حکیم عبد اللطیف صاحب گجراتی نے خاکسار سے بیان کیا کہ یہ اور اس سے اگلے پانچ الہامات میں نے حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ کے قرآن مجید سے نقل کئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ”یہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھوائے تھے۔“ (مرتب) [4] حکیم عبد اللطیف صاحب گجراتی بیان کرتے ہیں کہ یہ تاریخ حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ کے قرآن مجید پر درج تھی۔ (مرتب) [5] (ترجمہ از مرتب) یقیناً یہ قرآن قوموں پر پیش کیا گیا مگر ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور انہوں نے اُسے قبول نہ کیا، ہاں اس قوم نے اسے قبول کر لیا جو دُنیا سے منقطع تھے۔

[6] پیر صاحب موصوف حاشیہ البشریٰ صفحہ ۴۶ میں لکھتے ہیں کہ ”یہ الہام حضرت مولوی حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوری ..... (نے) بتلایا ہے جو فرماتے ہیں کہ میرے قرآن شریف میں یہ بطور یادداشت لکھا ہوا ہے ... حضرت اقدس علیہ السلام نے مسجد مبارک میں بیان فرمایا تھا۔“ (مرتب)

۱۳؍اپریل ۱۸۹۵ء " نَزَلَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَهُوَ اَعْلَى الْمَلٰٓئِكَةِ. اِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ. اَیْ اَرَادُوْا قَتْلِیْ. وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ۔"[۱]
(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بواسطہ حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی)

۱۷؍اپریل ۱۸۹۵ء " هُوَ مُؤْمَنٌ امن دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد هُوَ مُؤْتَمَنٌ[۲]۔ اِن دونوں کی نسبت تفہیم نہیں ہوئی کہ کس کی نسبت ہیں۔" (تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۸۹۵ء[۳] " بَلَغَ الْاَمْرُ اِلٰى حَدِّهٖ[۴]۔" (تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۴؍مئی ۱۸۹۵ء " اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ. قِيْلَ ارْجِعْ اِلٰى مَكَانِكَ. وَّفَضَّلَهٗ قَوْمٌ مُّتَشَاكِسُوْنَ. اِنَّهُمْ قَوْمٌ وَّرِثُوْهُ. اِنْ تَوَلّٰى تَوَلّٰى. اِنِّیْٓ اَرٰى۔"[۵] (تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ)

۱۶؍نومبر ۱۸۹۵ء " زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا۔

تفہیم جس پر يَغْفِرُ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[۶] بولا گیا۔"
(جیبی[۷] بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

۱؎ (ترجمہ از مرتب) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ جو سب سے بڑا تھا، اُترا۔ قوم مجھے قتل کرنا چاہتی ہے مگر ان کو دُور کی جگہ سے پکڑنے کی کیسے توفیق ملے گی۔ ۲؎ (ترجمہ از مرتب) وہ امن پایا ہوا ہے۔

۳؎ حکیم مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی کے نوٹوں میں ۱۳؍محرم ۱۸۹۵ء درج ہے۔ یعنی مہینہ قمری اور سال شمسی ہے۔ واللہ اَعلم بالصواب۔ (مرتب) ۴؎ (ترجمہ از مرتب) معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا۔

۵؎ (ترجمہ از مرتب) مَیں تو یوسف کی خوشبو پاتا ہوں، اگر تم مجھے بہکا ہوُا نہ سمجھو۔ کہا جائے گا اپنی جگہ پر واپس جا۔ اور اسے مخالف قوم نے فضیلت دی۔ یہ وہ قوم ہیں جو اس کے وارث ہوئے ہیں۔ اگر اس نے دوستی رکھی تو دوستی رکھی جائے گی یقیناً میں دیکھتا ہوں۔

۶؎ (ترجمہ از مرتب) اللہ تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے گا۔

۷؎ یہ جیبی بیاض عبدالرحمٰن صاحب شاکر کے پاس تھی۔ اس کی فوٹو کاپی خلافت لائبریری میں موجود ہے

۱۸۹۶ء / ۱۸۹۷ء "۱۳۱۴ھ کا ذکر ہے جب میرے ہاں لڑکی ساجدہ پیدا ہونے والی تھی۔ جمعہ اور پنجگانہ نماز کے پڑھانے کا مجھے حضرت اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا حکم تھا۔ میں جمعہ کا خطبہ پڑھ رہا تھا اور سورۂ مومنون کا رکوع اَنْشَاْنَاہُ خَلْقًا اٰخَرَ تک پڑھا۔ دوسرے روز آپؑ نے مجھے فرمایا کہ سورۂ مومنون کی آیات جس قدر تم نے خطبہ میں پڑھیں وہ ساتھ کے ساتھ ہم پر الہام ہوتی رہیں۔ یہ تمہارا خطبہ مقبول ہوگیا۔"
(البشریٰ صفحہ ۷۶ حاشیہ۔ تحریر صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۲؍مارچ ۱۸۹۷ء میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی ..... نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "آج شب گھر میں دردِ زِہ[1] کی تکلیف تھی۔ دُعا کرتے کرتے لیکھرام سامنے آگیا۔ اس کے معاملہ میں بھی دعا کی گئی اور فرمایا کہ جو کام خدا کے منشاء میں جلد ہوجانے والا ہو اس کے متعلق دعا میں یاد کرایا جاتا ہے چنانچہ اس کے چوتھے روز لیکھرام مارا گیا۔" (سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۶۴۰ صفحہ ۱۰۳)

۱۸۹۷ء حضرت اقدسؑ کو بہت روز ہوئے ایک خواب بدیں طور ہوئی کہ ہماری پگڑی اور عصا اور جوتہ چوری ہوگیا۔ جوتہ تو جلد مل گیا مگر عصا و پگڑی کے لئے آدمی واپس لینے گیا ہے۔ (مکتوب مرزا خدابخش صاحب بحکم حضرت اقدسؑ بنام منشی جلال الدین صاحب مورخہ ۱۳؍مارچ ۱۸۹۷ء مندرجہ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۲)

۱۸۹۷ء "حسین کامی ترکی سفیر (کے متعلق) حضورؑ نے فرمایا کہ" رات کو خواب دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہ منافق طبع ہے۔" (اصحابِ احمد جلد ۷ صفحہ ۱۲۸ روایت سردار ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ جالندھری سابق مہر سنگھ)

۲۸؍جولائی ۱۸۹۷ء "الہام ہوا۔ توپہ یا طوپہ فرمایا عبرانی لُغت میں تلاش کرو شاید کہ یہ عبرانی لفظ ہو۔ (ذکرِ حبیبؑ صفحہ ۲۲۲ مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

۱۲؍اگست ۱۸۹۷ء (۱) اِنِّیْ[2] مَعَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ۔ (۲) اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔
(ذکرِ حبیبؑ صفحہ ۲۲۱)

---

[1] چنانچہ سیّدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اسی شب پیدا ہوئیں۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) (۱) مَیں خدائے عزیز و اکبر کے ساتھ ہوں۔ (۲) تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

۱۸۹۷ء خواب میں دکھائے گئے۔ (۱) تین اُسترے (۲) عطر کی شیشی۔ (ذکرِ حبیبؓ صفحہ ۲۲۱)

۱۸۹۷ء "تین میں سے ایک پر عذاب نازل ہوگا۔" (ذکرِ حبیبؓ صفحہ ۲۲۱)

دسمبر ۱۸۹۷ء "کل حضرت اقدسؑ کو چار پانچ مُریدوں کی قسمت دکھلائی گئی جن کو وہ خوب جانتے ہیں اور ایک کی عمر صرف چار سال باقی ہے۔ اِس سے زیادہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔"[1]
(اصحابِ احمدؓ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ مکتوب مرزا خدا بخش صاحب و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۵ صفحہ ۶۲ روایت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ)

۱۸۹۷ء اور ایک الہام یہ بھی ہوُا:۔
"وَقَادِرٌ عَلَى الْاِجْتِمَاعِ وَالْاِجْمَاعِ وَالْجَمْعِ۔"[2]
(اصحابِ احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ مکتوب مرزا خدا بخش صاحب)

۱۳ یا ۱۴ جنوری ۱۸۹۸ء حضرت حُجّۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔
"ہم کو خواب ہوُا کہ ہماری جماعت کے ایک شخص کو ہم نے دیکھا لیکن ہم اس کو اُس وقت پہچانتا تھا[3] اَب یاد نہیں۔ ایک سونے کا کنٹھا پہنایا گیا ہے مَیں نے کہا کہ ایک رُومال بھی باندھ دو اور وہ رومال بھی باندھا گیا۔" (اصحابِ احمدؓ جلد ۲ صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶)

مارچ ۱۸۹۸ء "خواب میں دیکھا کہ سیّد احمد صاحب کا ستارہ قریب[4] غروب ہے۔"
(مکتوب پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی صفحہ ۶)

---

[1] میاں امام الدین صاحب کی روایت کی رُو سے اِس رؤیا کی تاریخ فروری ۱۹۰۰ء ہے۔ واللہ اَعلم۔ (مرتّب)
[2] (ترجمہ از مرتّب) وہ جمع ہونے اور جمع کرنے اور جماعت بنانے پر قادر ہے۔
[3] نقل مطابق اصل۔ (مرتّب)
[4] سر سیّد احمد خان صاحب کی وفات ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء کو ہوئی۔ دیکھئے حیاتِ جاوید مؤلفہ مولانا الطاف حسین حالی چھٹا باب ۱۸۷۸ء تا ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۰۴۔ (مرتّب)

۱۲؍اپریل ۱۸۹۸ء "لاہور سے ایک بی۔اے نوجوان بتوں کا رہنے والا بڑا تیز طبع ہمارے حضرتؑ کو دیکھنے کے لئے (آیا)..... حضرتؑ کے دل میں القاء ہؤا کہ اس کے لئے دُعا کرو۔ دُعا کی معاً اس کا قلب تبدیل کیا گیا اور بیعت کی درخواست کی۔"

(اصحابِ احمدؑ حصّہ دوم صفحہ ۷۱ مکتوب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ۱۹؍اپریل ۱۸۹۸ء)

۱۸۹۸ء میاں عبدالعزیز صاحبؓ سکنہ لاہور المعروف مُغل بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ جبکہ حضور تریاقِ الٰہی بنا رہے تھے..... حضرت خلیفہ اوّلؓ کے مطب میں..... حضرت صاحبؑ..... تشریف لائے اور فرمایا: مولوی صاحب مجھے الہاماً بتایا گیا ہے کہ یہ دَوائی گرم خشک ہے میری منشاء ہے کہ اسے لَسّی سے کھلایا کروں۔" (رجسٹر روایات صحابہ جلد ۹ صفحہ ۲۰)

۱۱؍اگست ۱۸۹۸ء "هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ مُرْغِمِيْكَ فَخَضَّرَ دَعْوَاكَ۔"[1]

(ذکرِ حبیبؑ صفحہ ۲۱۶)

۶؍مئی ۱۸۹۹ء "رات عشاء کی نماز میں حضرت اقدسؑ کی زبان پر الہاماً جاری ہؤا:۔

وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً كَثِيْرَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيَّ

یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جُھکا دے۔ یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقّی کے متعلق۔"

(خط نمبر ۱۲ مولوی عبدالکریم صاحبؓ ۶؍مئی ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۱۲؍جون ۱۸۹۹ء "۱۲؍جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہؤا:۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔"[2]

(خط نمبر ۱۳ مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۸)

---

[1] (ترجمہ از مرتّب) وہی ہے جس نے تیرے بدخواہوں کو نکالا۔ پھر تیرے دعوٰی کو سرسبز کیا۔

[2] (ترجمہ) عنقریب یہ لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ (نوٹ) یہ الہام تذکرہ کے صفحہ ۲۳ ۱۸۷۷ء صفحہ ۵۸ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۳۲ ۱۸۹۶ء میں بھی اَور تاریخوں کے ماتحت چھپ چکا ہے۔ (مرتّب)

۱۸؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء " بالفعل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے، ایک جو اعلیٰ اوصاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقتباس مکتوب نمبر ۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۸؍ اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷، نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

۱۸۹۹ء " حضرت اقدسؑ کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دُعا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ حضور اقدسؑ اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دُعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور ۲ دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مُراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دُنیا کے غم ہمّ میں مُبتلا ہوا اور چاہے کہ کسی طرح دُنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔"

(مکتوب[۱] مولوی عبدالکریم صاحبؓ مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۷، نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۴۷)

۵؍ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۷؍ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب مَیں التحیات کے لئے بیٹھا تو بجائے التحیات کے یہ دُعا پڑھنے لگ گیا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْکَ وَ یُرَدُّ دُعَآءُ اَعْدَآءِکَ عَلَیْھِمْ۔[۲] حضرت صاحبؑ فرماتے تھے کہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہُوا کہ الہام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۴ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ :-

" ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیرا گیا تو آپؑ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اِس وقت مَیں التحیات پڑھتا تھا الہاماً میری زبان پر جاری ہُوا کہ :-

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ۔"

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹/۲۰ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

---

[۱] (نوٹ از مرتّب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ " آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو رؤیا ہوئی ..... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہوگئی۔" (مکتوب مذکور)

[۲] (ترجمہ از مرتّب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی، اور تیرے دشمنوں کی بد دُعا اُن پر کوٹا دی جائے گی۔

۷ر جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمدالدین صاحبؓ واصل باقی نویس ولد میاں نورالدین صاحب ضلع گجرات نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نمازِ عصر التحیات میں الہام ہوُا:۔

"وَاجْعَلْ لِّیْ غَلَبَةً فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ"[۱]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲)

۱۳ر جنوری ۱۹۰۰ء مُنشی محمدالدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ظہر کی نماز میں سُنّت بعد از فرض کے التحیات میں یہ الہام ہوُا:۔

"وَاجْعَلْ لِّیْ نَافِعًا هٰذِهِ التِّجَارَةَ"[۲]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ اور رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۳)

۱۷ر جنوری ۱۹۰۰ء مُنشی محمدالدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوُا:۔

"اِنِّیْ اَعْزَزْتُ وَاَکْرَمْتُ وَیَسُرُّنِیْ قَوْلُكَ اِنِّیْ عَلَّمْتُ"[۳]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶)

۱۷ر جنوری ۱۹۰۰ء مُنشی محمدالدین صاحبؓ واصل باقی نویس ساکن کھاریاں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوُا:۔

"لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا۔ اٰنَرْتُ مَکَانَكَ"[۴]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) اور دُنیا اور دین میں مجھے غلبہ دے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتّب) اور میرے لئے یہ تجارت نفع والی بنا۔ اشارہ "هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (سُورۃ الصّف: ۱۱) والی تجارت کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ میاں محمدالدین صاحبؓ کی روایت میں "لِیْ" نہیں ہے۔

۳؎ (ترجمہ از مرتّب) مَیں نے عزّت دی اور آپ کی بات مجھے پسند آتی ہے مَیں نے اسے تعلیم دی۔

(نوٹ) ان ہی کی روایت میں الہام کا آخری فقرہ فا کی زیادتی کے ساتھ فَاِنِّیْ عَلَّمْتُ لکھا ہے۔ (مرتّب)

۴؎ (ترجمہ از مرتّب) ان کے دل تو ہیں پر سمجھتے نہیں مَیں نے تیری جگہ روشن کی۔

یکم فروری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہُوا:۔

اَمِتْنِیْ فِی الْمَحَبَّۃِ وَالْوِدَادِ ﴿ وَکُنْ فِیْ ھٰذِہٖ لِیْ وَالْمَعَادِ[1]
وَلَمْ یَبْقَ الْھُمُوْمُ لَنَا فَاِنَّا ﴿ تَوَکَّلْنَا عَلٰی رَبِّ الْعِبَادِ

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶)

۱۸ فروری ۱۹۰۰ء مرزا خدا بخش صاحب نے تحریر کیا کہ:۔

"پانچ روز ہوئے حضرت اقدسؑ نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی قتل ہوگیا ہے اور کل اس کا وقوعہ ہوگیا۔ یہاں کے زمیندار باہم لڑ پڑے اور ایک آدمی مارا گیا۔" (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حصہ دوم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ از مکتوب مرزا خدا بخش صاحب مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۰ء)

مارچ ۱۹۰۰ء حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو یہ الہام ہُوا:۔

"کُلُّ الْعَقْلِ فِیْ لُبْسِ النَّظِیْفِ وَ اَکْلِ اللَّطِیْفِ"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بہت لطیف تفسیر فرمائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اکلِ حلال اور لباسِ نظیف نشان ہے انسان کی دانش کا۔ (اصحابِ احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حصہ دوم صفحہ ۴۴۴)

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء عزیز دین صاحب نے بواسطہ عیدا صاحب گمہار سکنہ موضع کنڈیلا بیان کیا کہ (مسجد اقصےٰ میں نمازِ عید ادا کرنے کے بعد) حضورؑ نے اُٹھ کر کاغذ پر نقشہ منار کھینچا اور فرمایا کہ "مجھے خدا نے فرمایا ہے کہ اِس قِسم کا مینار تم تیار کراؤ۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۵)

۱۹۰۰ء شیخ نور احمد صاحب ڈاکٹر کا بیٹا سخت بیمار ہوگیا۔ اُمّ الصبیان کا دَورہ ہوگیا۔ حالت یاس کی پیدا ہوگئی۔ حضرتؑ نے دُعا کی۔ الہام ہُوا:۔ "اَنَا اللّٰہُ ذُوالْمِنَنِ[2]"

(چنانچہ) لڑکا اچھا ہوگیا۔ (ذکرِ حبیب صفحہ ۲۲۸ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) مجھے اپنی محبت میں ہی وفات دے اور اِس دُنیا اور آخرت میں تو میرا ہو جا۔ اور ہمیں کوئی غم نہیں رہے۔ کیونکہ ہم نے رب العباد پر توکّل کیا۔

[2] (ترجمہ از مرتب) مَیں خدا ہوں بہت احسانوں والا۔

۱۹۰۰ء فرمایا۔"تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہؤا :۔

"اِنَّا لِلّٰہِ ہمارا بھائی اِس دُنیا سے چل دیا"

مصداق ذہن میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ عزا پُرسی کرتا ہے اور اظہارِ ہمدردی کرتا ہے۔" (ذکرِ حبیبؓ صفحہ ۲۳۹)

۶؍ جون ۱۹۰۰ء "عِنْدَ ذٰلِکَ اَوْشَکَ الرَّدٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"[۱]

(ذکرِ حبیبؓ صفحہ ۲۳۹)

۷؍ جون ۱۹۰۰ء "اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔"[۲] (ذکرِ حبیبؓ صفحہ ۲۴۰)

۱۸؍ جون ۱۹۰۰ء پَرسوں حضرتؑ کو سر دَرد ہؤا۔ اِس اثناء میں ایک اشتہار کشفاً دکھایا گیا۔ اِس میں غزنویوں کا تذکرہ تھا۔ آخر ایک سطر میں تھوڑا سا لکھا ہؤا یاد رہا :۔

"مُنہ کالے"

پھر الہام ہؤا :۔

"شَاہَتِ الْوُجُوْہُ"[۳]

(مکتوب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام میر حامد شاہ صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۲۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۴ء صفحہ ۱)

نومبر ۱۹۰۰ء مَیں کئی روز بہت بیمار رہا۔ صحت خراب ہوگئی ہے۔ تین روز ہوئے بشیر محمود کو سخت بخار ہؤا۔ فرمایا مَیں نے دُعا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے دل میں آیا کہ آپؑ[۴] (مجھے مخاطب کرکے فرمایا) بیمار ہیں اور مولوی نورالدین صاحبؓ بھی بیمار ہیں۔ پھر تینوں کے لئے دُعا کی۔ الہام ہؤا :۔

"لِلْاَتْبَاعِ وَالْاَوْلَادِ"

یعنی تیری اولاد اور تیرے پَیرووں کے حق میں تیری دُعا سُنی گئی۔

(ذکرِ حبیبؓ صفحہ ۲۳۸ مصنّفہ حضرت مُفتی محمد صادق صاحبؓ خط حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ۶؍ نومبر)

---

[۱] (ترجمہ) ایسے وقت میں موت نزدیک ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

[۲] (ترجمہ) جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔

[۳] (ترجمہ) "مُنہ کالے ہو گئے۔" (یہ مخالفین کی طرف اشارہ ہے)

[۴] یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ۔ (مرتّب)

۱۹۰۰ء پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تھوڑی دیر ہوئی عجیب الہام ہوا کہ جو سمجھ میں نہیں آیا پہلے الہام ہوا :-

"تائی آئی"[1]

ہمارے تو کوئی تائی ہے نہیں نہ نزدیک نہ دُور، ہاں ہمارے لڑکوں کی تائی ہے جو وہ ہماری دشمن ہے۔ پھر الہام ہوا :-

"تار آئی"

(البشریٰ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۱۳ حاشیہ)

۲۵ فروری ۱۹۰۱ء "کَشَّابٌ مَسْلُوْخَۃٍ عِنْدَ وَعْظٍ مُعَطَّلٍ"[2]

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۸)

۱۹۰۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

(الف) "جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اِس قدر تکلیف دِہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت

---

[1] "اِس الہام میں در اصل تین پیشگوئیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت (حضورؑ کی اولاد کی) تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی .... کہ وہ زندہ رہے گی اور آپؑ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں (وہ) شامل ہوگی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۲۷ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مطبوعہ الفضل جلد ۱۵ نمبر ۴۷ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۸)

(نوٹ از مرتب) تائی صاحبہ کا نام حُرمت بی بی تھا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی زوجیت میں تھیں۔ آپ نے ۱۹۱۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (دیکھئے الفضل جلد ۳ نمبر ۹۴ مؤرخہ ۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

اور یکم دسمبر ۱۹۲۷ء میں ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئیں۔

(الفضل جلد ۱۵ نمبر ۴۷ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۵ تا ۸)

اور تار آئی سے یہ مُراد تھی کہ یہ خبر گویا خدا تعالیٰ آسمانی تار کے ذریعہ دے رہا ہے۔ (ایضاً)

[2] غالباً یہ لفظ کَشَّاۃٌ ہے جو کاتب کی غلطی سے کَشَّابٌ لکھا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اس میں ایک شخص کی حالت کا بیان ہے کہ اس کا حال ایک بے کار وعظ کے وقت بھی رقّت سے ایسا ہو جاتا ہے گویا کھال اُتری ہوئی بکری ہے۔ (مرتب)

کے لئے آنے سے روکا جاتا۔ راستہ میں کیلے گاڑ دیئے جاتے تاکہ گذرنے والے گریں۔ اُس وقت حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا مجھے دکھایا گیا ہے (کہ) یہ علاقہ اِس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔" (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۲۸ء صفحہ ۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

(ب) "مجھے یاد ہے اِسی مَیدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک رؤیا سُنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور مشرق کی طرف بھی بہت دُور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اُس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی بہت تنگدست، باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔"

(فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۲ء برموقع دعوت باعزاز مولانا جلال الدین شمس۔ الفضل جلد ۱۹ نمبر ۹۵ مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۲ء صفحہ ۶)

اگست ۱۹۰۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (مقدمہ دیوار میں) "عدالت نے فیصلہ کیا کہ خرچ کا کچھ حصّہ ہمارے چچاؤں پر ڈالا جائے ..... جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے۔ آپؑ کو عشاء کے قریب رؤیا یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ بار اُن پر بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے وہ (مخالف رشتہ دار) تکلیف میں ہیں چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی اِسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جاکر کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچ تمہیں معاف کر دیا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء۔ الفضل جلد ۲۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۸)

۱۷ دسمبر ۱۹۰۱ء منشی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا:۔

لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔[1]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۶ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۱)

۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء نور محمد صاحب پنشنر تحصیلدار موضع موچی پورہ ضلع ملتان نے بیان کیا کہ (مَیں جبکہ) ۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء کو دارالامان میں آیا حضرت مسیح موعودؑ کو اُس روز الہام ہوا تھا کہ:۔

---

[1] (ترجمہ از مرتب) وہ اس کی مانند نہیں لا سکیں گے خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

"قدیمانِ خود را بیفزائے قدر"[1]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۵ صفحہ ۷۶)

جنوری ۱۹۰۲ء "لِیَحْمِلْهُ رَجُلٌ"[2] (مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۱۹۰۲ء (الف) مرزا قدرت اللہ صاحب ساکن محلہ چابک سواراں لاہور نے بیان کیا کہ:-

"غالباً ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح سَیر کے لئے تشریف لے گئے .... جب ہم اُس گاؤں کے بیچ میں پہنچے جو نواں پنڈ کے نام سے مشہور ہے .... خلیفہ رجب الدین صاحب نے (مجھے کہا) ...... کہ حضرت صاحب نے اس مقام پر جہاں سے کہ ریلوے لائن گذرے گی، اپنے سوٹا سے نشان کر دیا ہے۔ چنانچہ کئی سالوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی باتوں کو پُورا کیا۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۷)

(ب) "آپؑ فرماتے تھے کہ یہاں پر ریل بھی آئے گی۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۵ صفحہ ۸۱ روایت شاہ محمد صاحب سکنہ قادیان و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۷ روایت نتھو صاحب سکنہ قادیان)

(ج) (بٹالہ والی سڑک کے خراب اور تکلیف دِہ ہونے کی شکایت پر) حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ "گھبراؤ نہیں۔ کوئی دن وہ ہوگا جب یہاں گاڑی آجائے گی۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۲ روایت سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب تلونڈی عنایت خاں)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اپنے قدیمی تعلق والوں کی قدر بڑھا۔

[2] یعنی یہ کمزور ہے اس کے سہارا کے لئے اس کے ساتھ کوئی آدمی جانا چاہیئے۔

(نوٹ از مرتب) یہ الہام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ہے جب آپ بچپن میں بٹالہ میں مڈل کا امتحان دینے جا رہے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوُا۔ اس کے متعلق الحکم جلد ۶ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵ میں ان الفاظ میں اشارہ ملتا ہے "صاحبزادہ محمود صاحب بھی شاملِ امتحان ہوئے۔ حضرت اقدسؑ کو جو الہام اس کے متعلق ہوُا ہے اگلی اشاعت میں درج کریں گے۔" مگر افسوس کہ پھر اس کی اشاعت نہ کی جا سکی۔ خاکسار مرتب نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس الہام کی تصدیق کے متعلق درخواست کی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ

"یہ الہام درست ہے۔ مَیں تو چھوٹا تھا مولوی شیر علی صاحبؓ نے مجلس سے آکر ہمیں سُنایا تھا۔"

(مکتوب حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منسلکہ صفحہ)

۱۹۰۲ء (سردار ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ جالندھری) بیان کرتے ہیں :-

"جن ایام میں پیر مہر علی گولڑوی کو حضورؑ نے مقابلۃً تفسیر نویسی لکھنے کا چیلنج دیا ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ بعض لوگ حضورؑ کی جان پر حملہ کرنے کو آئیں گے۔ چونکہ میں حضرت اقدسؑ کے مکانات کے پہرہ کا انتظام کیا کرتا تھا مجھے پتہ لگا کہ ضلع راولپنڈی کے دو تین اشخاص جو پیر مہر علی شاہ کے فرستادہ معلوم ہوتے تھے، لوگوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی بُود وباش، رہائش مکان اور اندر باہر آنے جانے کی جستجو کرتے تھے۔ میں نے حضرت اقدسؑ کو اطلاع کر دی۔ حضورؑ نے حاکم علی سپاہی کے ذریعہ ان لوگوں کو بٹالہ پہنچا دیا۔" (اصحاب احمدؑ جلد ۷ صفحہ ۱۵۲)

۱۹۰۳ء (الف) "اگست ۱۹۰۳ء میں بٹوں کا ایک عیسائی گُل محمد نام قادیان آیا بہت گستاخی سے جھگڑتا اور بحث کرتا رہا اور اسی حالت میں چلا گیا۔ اُس کے چلا جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رؤیا دیکھا کہ گُل محمد آنکھوں میں سُرمہ لگا رہا ہے۔ فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اُسے ہدایت ہو جائے گی چنانچہ بہت سالوں کے بعد سُنا گیا تھا کہ اُس نے پھر اسلام قبول کیا تھا۔ بٹوں کے مشہور ڈاکٹر پینل کی بیوہ نے بھی مجھے اپنے کارڈ میں لکھا ہے کہ گُل محمد نے عیسائیت کو ترک کر دیا تھا اور اپنے پہلے مذہب میں داخل ہو گیا تھا۔"

(ذکرِ حبیبؑ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۱۱۱)

(ب) "مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے یُوں بیان کیا کہ" اس کے چلے جانے کے بعد دوسرے دن یا چند روز بعد ایک دن آپؑ نے فرمایا میں نے اس شخص کو رؤیا میں دیکھا کہ مجھ سے سُرمہ دانی یا سُرمہ کی سلائی مانگتا ہے۔ فرمایا کہ اس کے معنے ہیں کہ وہ مجھ سے نُور و ہدایت کا طلبگار رہے۔"

(الفضل جلد ۲۹ نمبر ۲۷۶ مورخہ ۵ ردسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۰)

۱۷ فروری ۱۹۰۴ء قاضی عبدالرحیم صاحبؓ ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء کی ڈائری میں لکھتے ہیں :-

"آج رات حضرتؑ نے خواب بیان فرمایا۔ کسی نے کہا کہ جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو۔"

(اصحابِ احمدؑ جلد ۶ صفحہ ۱۳۳)

۱۹۰۴ء شیخ خیر الدینؓ[1] صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ چندو لال مجسٹریٹ کے متعلق حضورؑ نے فرمایا

---

[1] یہ صاحب اصل میں باشندہ لدھیانہ کے تھے اور موچی کا کام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جُوتی بنا کر دیا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں گورداسپور میں کرم دین کے مقدمہ میں حضورؑ کے ساتھ رہا۔

جبکہ کرم دین کا مقدمہ پیش تھا کہ "مَیں (تو) چندو لال[1] کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا"۔

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴ و رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۵۸، ۵۹)

مئی ۱۹۰۴ء حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی ایک روایت بوساطت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی لکھی ہے "قاضی ضیاء الدین صاحب ساکن کوٹ قاضی ..... نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ایک عریضہ نہایت انکساری کے الفاظ میں دُعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھا.... حضرت اقدس علیہ السلام نے خط پہنچنے کے بعد دُعا کی اور آپ کو رات کے وقت جواب ملا:۔

"وہ بیچارہ فوت ہو گیا ہے"

آپ نے صبح حاضرین سے کہا کہ مَیں نے اِس طرح دُعا کی تھی اور یہ جواب ملا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاک میں خط آیا کہ قاضی صاحب[2] فوت ہو گئے ہیں"۔ (الحکم جلد ۴۲ نمبر ۵، ۶ مورخہ ۱۴/۲۱ فروری ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

۱۹۰۴ء میاں عبدالعزیز صاحب سکنہ لاہور المعروف مُغل نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ گورداسپور میں حضورؑ نے صاحبزادہ مبارک احمد کو بوسہ دیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ اس کو چُومو"۔ (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۴۵)

۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۴ء چوہدری محمد علی خان صاحب اشرف ہیڈ ماسٹر بیرم پور نے بیان کیا کہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) اسی مقدمہ کرم دین کی آخری پیشی پر تاریخ فیصلہ سے ایک دن قبل بوقت نماز عصر.... فرمایا کہ ہم نے رؤیا دیکھی ہے کہ ہم سفید گھوڑے پر سوار باہر سے گھر کو آ رہے ہیں۔ (مفہوم) اور ہمارے گھر والے یہ الفاظ کہہ رہے ہیں کہ

---

[1] ایک دفعہ چند ایک غیر احمدیوں نے کہا کہ حضور چندو لال مجسٹریٹ کا ارادہ آپ کو قید کرنے کا ہے۔ آپؑ دری پر لیٹے تھے، اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ مَیں تو چندو لال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔ چنانچہ آخر وہ اس عہدہ سے تنزل ہو کر ملتان تبدیل ہو گیا اور پھر پنشن پا کر لدھیانہ آیا اور آخر پاگل ہو کر مرا۔

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

اس کے تنزل کی نسبت پیشگوئی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۶ نشان نمبر ۹۲ میں بھی فرمایا ہے۔ (مرتب)

[2] قاضی صاحب مرحوم کے فرزند قاضی محمد عبداللہ صاحب سابق ناظر ضیافت سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اُن کے والد صاحب موصوف کی وفات ۱۵؍ مئی ۱۹۰۴ء کو ہوئی تھی۔ (مرتب)

ہمارا نقصان ہوگیا ہے (غالباً روپوں کا) تو مَیں نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں مَیں تو سلامت آگیا ہوں۔

اِس رؤیا کی تعبیر آپؑ نے یہ فرمائی کہ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ مُنصف (جو بیحد متعصب آریہ ہے اور آنحضورؐ کے خلاف فیصلہ دینے پر تُلا ہوُا ہے) ہمیں جُرمانہ وغیرہ کی سزا دے گا اور دوسری قسم کی سزا نہ دے سکے گا۔ بالآخر عدالتِ عالیہ سے ہم بَری ثابت ہوں گے اور اس کی شرارت سے ہم بچ کر سلامت رہیں گے۔ چنانچہ دوسرے دن یہی وقوعہ پیش آیا کہ مُنصف نے آپؑ کے خلاف جُرمانہ کا حکم سُنایا جو کہ اُسی وقت ادا کیا گیا...... اور اپیل کرنے پر جُرمانہ بھی معاف ہوگیا۔" (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء شُکر الٰہی صاحب موضع نبی پور ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ :-

"مولوی کرم دین کے مقدمہ کے فیصلہ ...... کے (دن) عصر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درختوں کے نیچے ...... ٹہل رہے تھے ...... ٹہلتے ٹہلتے آپ ٹھہر گئے۔ مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کچھ فرمایا اور اُسی وقت (عدالت سے) آواز پڑ گئی۔ شیڈ میں آیا تھا کہ آپؑ نے مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب! کیا دیکھتا ہوں کہ میرا رُومال تالاب میں گر گیا ہے ٹٹولنے سے مِل گیا ہے۔ فرمانے لگے کہ کچھ جُرمانہ ہوگا مگر معاف ہوجاوے گا۔ سو ایسا ہی ہوُا۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۳ صفحہ ۱۴)

۱۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء میاں اللہ یار صاحبؓ ٹھیکیدار بٹالوی نے بواسطہ مولوی غلام نبی صاحب مصری بیان کیا کہ مقدمہ گورداسپور کی کارروائی سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام واپس ہونے لگے تو حضورؑ کو کشف یا الہام ہوُا کہ :-

"راستہ بٹالہ والا خطرناک ہے"

اِس لئے حضورؑ نے حُکم دیا کہ یکّے لاؤ تو اُسی وقت تین یکّے لائے گئے (اور راستہ بدل کر چل پڑے) تو اُس وقت حضورؑ نے فرمایا کہ یہ وجہ راستہ بدلنے کی ہے۔ تو حضورؑ کچّی سڑک پر قادیان پہنچے اور اِدھر ایک رَتھ حضورؑ کی خاطر بٹالہ بھیجا گیا تھا۔ بجائے حضورؑ کے سوار ہونے کے اَور لوگ رَتھ میں سوار ہوئے۔ ان میں ایک شیخ یعقوب علی صاحب تھے۔ جب پُل پر پہنچے تو پُل پر ایک بناوٹی میلہ مخالفوں نے بنا رکھا تھا جس میں مسانیا (ں) اور بٹالہ کے مخالف تھے یہ مشورہ کیا کہ جب مرزا صاحبؑ پُل پر پہنچ گئے تو پُل کے مغربی سمت کے لوگ اور مشرقی سمت کے (لوگ) پُل پر ہی پکڑ لیں گے اور نہر میں ہی پھینک دیں گے ...... جب بٹالہ سے رَتھ روانہ ہو کر پُل کے قریب آیا تو مخالف حسبِ مشورہ دَوڑ کر رَتھ پر پڑ گئے ...... حملہ کیا۔ جب دیکھا کہ رَتھ مرزا صاحبؑ سے خالی ہے اور سوار اَور لوگ ہیں تو انہوں نے ابتدائی حملہ کی ضربوں پر افسوس کیا۔ (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

۱۹۰۵ء (تقریباً) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:۔

"عرصہ قریباً پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ گذرا کہ حضرت صاحبؑ نے اپنا ایک خواب شائع کیا تھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب گھوڑے سے پرے گرے ہیں جو کہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو بعینہٖ پوری ہوگئی۔"[1]

(تشحیذ الاذہان جلد ۵ نمبر ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳۹۹)

۴ اپریل ۱۹۰۵ء میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ:۔

"مجھے خدا نے فرمایا ہے جو شریر ہوگا اُس کو میں دُنیا میں بھی عذاب دوں گا اور آخرت میں بھی۔ اگر شرافت سے وقت گذار لے، خواہ بُت پرستی کرے، تو اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اُس کو میں حشر کو عذاب دوں گا۔"

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۵/۳۶ مورخہ ۷/۱۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

۱۹۰۵ء ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ پیر منظور محمد صاحبؓ سے بیان کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے زلزلہ کے بعد باغ میں مقیم تھے تو ایک دن آپ کو الہام ہوا تھا کہ:۔

"تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت"

..... کچھ دن میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیمار ہوگئے اور چند روز میں فوت ہوگئے۔

(سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۷۹۴ صفحہ ۲۲)

---

[1] (نوٹ از مرتب) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جبکہ حضور اُن دنوں تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے اِس پیشگوئی کے متعلق لکھا:۔

"پیشگوئی کا ایسے وقت میں ہونا جب آپ کے پاس کیا، قادیان کے احمدیوں میں سے کسی کے پاس بھی گھوڑا نہ تھا۔ پھر اس عرصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا فوت بھی ہو جانا اور اس پیشینگوئی کا بالکل ظہور نہ ہونا۔ پھر کسی شخص کا عزیزم عبدالحی سلمہ اللہ تعالیٰ کو گھوڑا ہدیۃً پیش کرنا اور خریدا ہوا نہ ہونا۔ نواب صاحب کے خود آکر ملنے کے باوجود حضرت مولوی صاحب کا وہاں تشریف لے جانا۔ رکابوں کا چھوٹا ہونا اور باوجود کہنے کے آپ کا بچوں کی تکلیف کے خیال سے اُن کے لمبے کرنے سے منع کرنا۔ احباب کا ساتھ چلنے کی خواہش کرنا اور آپ کا روک دینا۔ گھوڑے کا بدک کر تیز ہو جانا اور دونوں ساتھیوں کا پیچھے رہ جانا اور پھر آپ کا خاص اُس جگہ پر گرنا جہاں پتھر تھے، ایسے عجیب واقعات ہیں کہ سوائے اِس کے کہ یقین کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے خاص ارادے کے ماتحت حضرت صاحب کی پیشینگوئی کو پورا کرنے کیلئے ہوئے ہیں اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔" (تشحیذ الاذہان جلد ۵ نمبر ۱۱ نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۴۰۴)

۱۹۰۵ء قاضی حبیب اللہ صاحب لاہوری بیان کرتے ہیں کہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) جب مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی قبر پر دُعا فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے تو ..... فرمانے لگے :-

" آج رات مجھے الہام ہوا ہے :

حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَکْنَاهَآ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ

اور اس کی بار بار تکرار ہوئی۔ فرمایا یہ پہلے بھی کئی مرتبہ الہام ہوا ہے مگر رات اِس کے عجیب معنی سمجھائے گئے وہ یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ آئندہ لیکھرام جیسے۔ عبداللہ آتھم جیسے۔ پادری فنڈل جیسے۔ عماد الدین جیسے پیدا ہی نہیں کروں گا۔" (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

دسمبر ۱۹۰۵ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

" مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں چاندی کی بنی ہوئی قبریں دکھلائی گئی ہیں اور ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل و عیال کی قبریں ہیں اور اِس وجہ سے وہ قطعہ آپ کے خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ گو یہ خواب اِس طرح چھپی ہوئی نہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے اسی طرح ذکر فرمایا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جون ۱۹۳۷ء۔ الفضل جلد ۲۵ نمبر ۱۵۱ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۷ء انہی دنوں میں حضورؑ کو الہام ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ :-

" مَیں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں اور تیرا صبر مجھے پسند ہے "

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۴ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴۔ روایات حافظ محمد ابراہیم صاحبؓ)

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء " مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ :-

اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِهَامُهَا[2]

اور پھر الہام ہوا کہ :-

یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ[3]"

(تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۸ پرچہ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۴۹)

---

[1] یعنی جب کہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" ہوا تھا اور یہ الہام ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کو ہوا۔ دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۹۱ - (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

[3] (ترجمہ از مرتّب) اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

۱۹۰۷ء حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید کھانسی ہوئی ..... ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے ..... اور بعض اوقات ایسا لمبا اُتھو آتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رُک جائے گا۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے اور تحفہ کے طور پر پھل لائے میں نے وہ حضورؑ کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا: کہہ دو جَزَاکَ اللہ۔ اور پھر ان میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اُٹھایا اور ..... فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا مگر آپ مُسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز کھانسی میں اچھی نہیں۔ آپ پھر مُسکرائے اور کھاتے رہے۔ میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہیئے۔ اس پر آپ پھر مُسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہؤا ہے کہ:۔

"کھانسی دُور ہو گئی"

چنانچہ کھانسی اُسی وقت سے جاتی رہی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جولائی ۱۹۴۲ء۔ الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۶۴ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

۱۹۰۸ء

سپُردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حسابِ کم و بیش را[۱]

(منصبِ خلافت صفحہ ۳۰ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء۔ برکاتِ خلافت صفحہ ۲۴)

۱۹۰۸ء "خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا۔ اگر میں اسے ان کے ہاتھ میں دے دوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہو جاوے[۲]۔" (از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر فروری ۱۹۱۵ء حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الفضل جلد ۲ نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲۵ر فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۶)

---

[۱] (ترجمہ) میں نے اپنی پونجی تیرے سپرد کی۔ کم و بیش حساب کو تُو جانتا ہے۔ (مرتّب)

[۲] یعنی وہ لوگ جو لنگر خانہ کے خرچ پر اعتراض کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضور علیہ السلام لاہور میں تھے تو ان میں سے ایک نے اپنے دوست کے نام لاہور ان دنوں قادیان سے ایک خط لکھا تھا اور اس میں ظاہر کیا تھا کہ لنگر خانہ کا خرچ آمد سے بہت کم ہے اور جو روپیہ حضرت صاحبؑ کے پاس آتا ہے وہ سب لنگر خانہ میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں اور اپنے لوگوں پر نامناسب طور پر خرچ ہوتا ہے ..... یہ خط وفات سے کچھ روز ہی پہلے لاہور بھیجا گیا اور اس کا علم حضرت اقدس علیہ السلام مغفور کو بھی ہو گیا تو آپؑ کو بہت رنج ہؤا۔ (الفضل جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ر مئی ۱۹۱۳ء صفحہ ۲) اور فرمایا کہ "ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے۔ وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں آ رہے ہیں قادیان میں اَب جانتا کون ہے۔ اسے چاہیئے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کر کے دیکھتا کہ کتنا ہے۔" (الفضل جلد ۲ نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲۵ر فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۶)

۱۔ اوائل[1] کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں کشفاً دکھایا گیا کہ "ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور مَیں اس کا مالی مقرر کیا گیا ہوں" (حیات احمد صفحہ ۲۴۵ مرتبہ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

۲۔ حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ :۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "مجھے ...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے ...... بتایا گیا ہے ...... کہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

بہت پڑھنا چاہیئے"۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل روایت ۲ صفحہ ۲ ایڈیشن دوم)

۳۔ (حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا)

"ہمارے امام علیہ السلام نے اُن[2] کو خاتم النبیین رسول رب العالمین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شکل پر رؤیا میں دیکھا ہے اور یہ بسبب ان کی کمال اتباع سُنّت کے تھا"۔

(مقدمہ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین زیرعنوان مذہب وعقاید صفحہ ۳۹)

۴۔ (الف) مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کیا :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک صاحب جو غالباً ریاست جیند کے رہنے والے تھے بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان آئے اور پیر سراج الحق صاحبؓ کے مکان پر انہوں نے قیام کیا۔ پیر صاحبؓ نے اُن کی سفارش حضرت صاحبؑ سے کی کہ یہ بیمار رہتے ہیں حضورؑ ان کے لئے دُعا کریں حضورؑ نے دُعا کی تو حضورؑ کو الہام ہوا۔

"کُچلہ کونین فولاد ۔ یہ ہے دوائے ہمزاد"

(اخبار "المصلح" کراچی جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

(ب) "حَبّ کُچلہ کونین فولاد مساوی نصف سرخ ۔ الہامی ہے"

(حبیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ صفحہ ۱۴ ۔ بیاض نورالدین مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۶ طبع اوّل)

۵۔ (الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا اور دکھایا گیا کہ یہ جو مسجد مبارک کے پاس مکان[3] ہے اِس میں ہم کچھ حسنی طریق سے داخل ہوں گے اور کچھ حسینی طریق سے ...... معلوم نہیں کہ اِس الہام کا کیا مطلب[4] ہے"۔

(الفضل جلد ۷ نمبر ۲۸ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۸)

---

[1] یہاں سے وہ الہامات وکشوف ورؤیا شروع ہوتے ہیں جن کے سنہ نزول کا پتہ نہیں چل سکا۔ (مرتّب)

[2] یعنی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ۔ (مرتّب)

[3] یعنی مرزا نظام الدین صاحب کا مکان ۔ (مرتّب)

[4] "لیکن وقت پر معنے کُھلتے ہیں ...... (اس کے معنے یہ ہیں) ...... کہ حضرت حسنؓ وحسینؓ ...... کا رویّہ اختیار کر کے ہم داخل ہوں گے ...... جو

(ب) حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ ہم اِس گھر میں کچھ حَسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ حُسینی طریق پر، اپنی پُوری شان میں پُورا ہؤا ہے۔

(سیرت المہدیؑ حصہ اول صفحہ ۱۳۱ روایت حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۶۔ (رؤیا) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی مندرجہ ذیل رؤیا اپنی تقریر میں بیان فرمائی:۔

"چھوٹی مسجد کے اُوپر تخت بچھا ہؤا ہے اور مَیں اُس پر بیٹھا ہؤا ہوں اور میرے ساتھ ہی مولوی نورالدین صاحبؓ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک شخصؓ (اس کا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں) دیوانہ وار ہم پر حملہ کرنے لگا مَیں نے ایک آدمی کو کہا کہ اس کو پکڑ کر مسجد سے نکال دو اور اس کو سیڑھیوں سے نیچے اُتار دیا۔ وہ بھاگتا ہؤا چلا گیا۔ اور یاد رہے کہ مسجد سے مُراد جماعت ہوتی ہے۔" (برکاتِ خلافت تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صفحہ ۳۱)

۷۔ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"تھوڑے ہی دن ہوئے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا یہ الہام دیکھا کہ:۔ "بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزکیں ہیں۔ کنیزکیں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں۔"

(الفضل جلد ۴ نمبر ۸۹ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۵ مضمون "تعدّدِ ازدواج اور جماعت احمدیہ")

۸۔ "ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود بیماری کے سخت دَورہ میں تہجد کے لیئے اُٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہؤا کہ:۔

"ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے ہی (یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ) پڑھ لیا کرو۔"

(ذکرِ الٰہی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صفحہ ۱۱۳)

بقیہ حاشیہ:۔ طریق اُن کا تھا وہی ہمارا ہوگا کہ کچھ تو صلح کے ذریعہ اور کچھ لڑائی کے ذریعہ ہم اس مکان میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ یہ دونوں صورتیں پوری ہوگئیں۔ لڑائی یعنی جلالی رنگ تو ایسا پورا ہؤا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اِس الہام کے مطابق کہ

"اِس مکان میں بیوائیں ہی بیوائیں رہ جائیں گی"

یہی حالت ہوگئی۔ پھر جمال کا اظہار ہؤا تو ایسا کہ اس خاندان میں سے جو ایک بچہ رہ گیا تھا اُس کو کھینچ کر سلسلہ میں داخل کر دیا۔"

(الفضل جلد ۷ نمبر ۲۸ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۸)

ؓ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ نے اپنی تصنیف کشف الاختلاف صفحہ ۱۲ شائع شدہ فروری ۱۹۲۰ء میں یہ رؤیا درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ خواجہ کمال الدین صاحب تھے اور ان کے متعلق ان ایام میں جبکہ وہ وطن اخبار کے ساتھ ایک معاہدہ کی تجویز کر رہے تھے حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے خواجہ صاحب کی نسبت متعدد خوابیں دیکھی ہیں۔ (ملخّص) (مرتب)

۹ - (ا) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا :-
"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوا کہ :-

"حق اَولاد دراَولاد"

یعنی اَولاد کا حق اس کے اندر موجود ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اِس جگہ اَولاد سے مُراد صرف جسمانی اَولاد مُراد ہو بلکہ ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو قبول کیا وہ آپؑ کی روحانی اَولاد میں شامل ہے۔"

(الفضل لاہور (سلسلہ جدید) جلد ۱ نمبر ۵۹ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۴)

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وفات پا گئے۔ آپؑ کی وفات کے بعد والدہ مجھے بَیت الدُّعا میں لے گئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہاموں والی کاپی میرے سامنے رکھ دی اور کہا میں سمجھتی ہوں یہی تمہارا سب سے بڑا ورثہ ہے۔ مَیں نے ان الہامات کو دیکھا تو ان میں ایک الہام آپؑ کی اَولاد کے متعلق یہ درج تھا "حق اَولاد دراَولاد" ..... حق اَولاد دراَولاد کے معنی درحقیقت یہی تھے کہ وہ حق جو باہر سے تعلق رکھتا ہے یعنی زمینوں اور جائدادوں وغیرہ میں حصہ یہ کوئی زیادہ قیمتی نہیں۔ زیادہ قیمتی یہ چیز ہے کہ مَیں نے تمہاری اَولاد کے دماغوں میں وہ قابلیت رکھ دی ہے کہ جب بھی یہ اس قابلیت سے کام لیں گے دُنیا کے لیڈر ہی بنیں گے ..... اور یہ وہ ورثہ ہے جو ہم نے تمہاری اَولاد کے دماغوں میں مستقل طور پر رکھ دیا ہے۔"

(الفضل جلد ۴۴ نمبر ۲۴۷ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۵۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء)

۱۰- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الغاشیۃ آیت ۴ تا ۷ کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ایک دفعہ طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :- "ابھی کیا ہے۔ ابھی وہ دن آئیں گے جب کہ لوگ کہیں گے کہ

لاہور بھی کوئی شہر[ل] ہوتا تھا۔"

(ضمیمہ اخبار الفضل جلد ۲ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۸)

[ل] لاہور کی تباہی کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ میں شائع ہو چکی تھی وہ یہ ہے :-
" لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اس کی سرزمین میں ایسے اجزاء ہیں کہ اس میں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے لیکن وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرا ڈالا ہے۔ ابھی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالہا سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا۔ کئی لوگ اور دیہات بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ دُنیا سے اُن کا نام ونشان مٹ جائے گا اور اُن کے آثار تک باقی نہ رہیں گے لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۳، ۲۴ مورخہ ۱۷/۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)
لیکن لاہور کے متعلق خاص لفظوں میں الہام، یہ نہ تو پہلے شائع ہوا ہے اور نہ ہی ان شہادتوں سے پتہ ملتا ہے جو اس پیشگوئی

۱۱۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا[1]:۔

"مَیں تو چھوٹا تھا مولوی شیر علی صاحبؓ نے مجلس[2] سے آکر سُنایا تھا۔۔۔۔ کہ محمود ایک تیز روشنی والا لیمپ لے کر سڑک پر کھڑا ہے اور سڑک پر اس کی تیز روشنی پڑ رہی ہے۔"

(مکتوب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۱۲۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے ایک نام خدا تعالیٰ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے۔"

(اخبار الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۲۹ مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۳۶ء صفحہ ۱ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

۱۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاورت ۱۹۳۶ء میں فرمایا:۔

"(مَیں) اِس لئے خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ مَیں خلیفہ ہوں۔ پس مَیں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت (اجلاس اپریل) ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۷)

۱۴۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس نے بیان کیا کہ:۔

"حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ ایک بار میرے جی میں آیا کہ اللہ نے جو انعام مجھ پر کئے ہیں اُن پر ایک کتاب لکھوں۔

بقیہ حاشیہ:۔

کے متعلق شائع ہو چکی ہیں ہاں مفہوم الہام ان میں ہے۔ چنانچہ علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ستائیس مزید شہادتیں اصحابِ ذیل کی اِس بارہ میں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں:۔ حکیم محمد حسین[1] صاحب قریشی۔ بھائی عبدالرحمٰن[2] صاحب قادیانی۔ سردار عبدالرحمٰن[3] صاحب (سابق مہر سنگھ) مفتی محمد صادق[4] صاحب۔ منشی غلام محمد[5] صاحب۔ مولوی فخر الدین[6] صاحب۔ بابو ابراہیم[7] صاحب سیالکوٹی۔ خواجہ کرم[8] داد صاحب جمونی۔ ڈاکٹر عبدالرحیم[9] صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالرحیم[10] صاحب نیّر۔ رضیہ[11] بیگم بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ شیخ عبدالحمید[12] صاحب آڈیٹر لاہور۔ مبارک علی[13] شاہ صاحب۔ حافظ محمد ابراہیم[14] صاحب۔ عبدالحمید[15] صاحب مورو سندھ۔ مرزا عبدالعزیز[16] صاحب گلیانہ ضلع گجرات۔ عبدالواحد[17] خان صاحب میرٹھ۔ مولوی سیّد احمد[18] علی صاحب۔ شیخ یعقوب[19] علی صاحب عرفانی۔ چوہدری محمد[20] شریف صاحب قادیان۔ سیّد ناظر حسین[21] صاحب کالووالی۔ مبارک احمد[22] صاحب پنڈی چری۔ غلام محمد[23] صاحب لویریوالہ۔ عبدالرحمٰن[24] صاحب نائب تحصیلدار ریاست کپورتھلہ۔ ملک اللہ[25] رکھا صاحب۔ فضل کریم[26] صاحب اوورسیئر لودی ننگل ضلع گورداسپور۔ غلام محمد[27] صاحب امیر جماعت احمدیہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے پرچہ جات اخبار الفضل مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۴۷ء۔ یکم جولائی و ۴، ۱۲، ۱۸، ۲۸، ۳۰ر جولائی ۱۹۴۷ء و ۹ر اگست، ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء وغیرہ۔ (مرتب)

---

[1] خاکسار عبداللطیف بہاولپوری نے حضور اقدس کی خدمت میں بعض الہامات کی تصدیق کے متعلق عریضہ مورخہ ۲/۵۲ء لکھا۔ اس پر حضورؓ نے یہ بھی تحریر فرمایا۔

[2] یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس سے۔ (مرتب)

فرمایا اِس ارادے کی تکمیل جب مَیں کرنے لگا تو کشف میں دیکھا زور سے بارش ہو رہی ہے اور اللہ مجھے فرماتا ہے کہ اگر یہ قطرے گِن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گِن سکو گے۔ تب مَیں نے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔"

(تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۱۰ ماہِ اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۵۲۳۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۷ صفحہ ۳۱۰)

۱۵۔ "حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ[1] سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ نے بہت مرتبہ زبانِ مبارک سے فرمایا کہ مَیں نے بارہا بیداری میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور کئی حدیثوں کی تصدیق آپ سے براہِ راست حاصل کی ہے خواہ وہ لوگوں کے نزدیک کمزور یا کم درجہ کی ہوں۔"

(سیرت المہدی حصّہ سوم صفحہ ۵۲ روایت نمبر ۵۷۲)

۱۶۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :۔

"اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں اُنہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے ہے اور دوسری تمہارے مُریدوں کے لئے ہے[2]۔"

(سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۸۸۵ صفحہ ۲۶۳)

۱۷۔ میر عنایت علی شاہ صاحب نے بیان کیا کہ اوائل زمانہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک رؤیا میر عباس علی صاحب سے بیان کیا تھا جو یہ تھا کہ :۔

"ہم کسی شہر میں گئے اور وہاں کے لوگ ہم سے برگشتہ ہیں اور انہوں نے کچھ اپنے شکوک دریافت کئے جن کا جواب دیا گیا لیکن وہ ہمارے خلاف ہی رہے۔ نماز کے لئے کہا کہ آؤ تم کو نماز پڑھائیں تو جواب دیا کہ ہم نے پڑھی ہوئی ہے اور خواب میں یہ واقعہ ایک ایسی جگہ پیش آیا تھا جہاں ہماری دعوت تھی۔ اُس وقت ہم کو ایک کُھلے کمرہ میں بٹھایا گیا لیکن اس میں کھانا نہ کھلایا گیا۔ پھر بعد میں ایک تنگ کمرہ میں بٹھلایا گیا اور اُس میں بڑی دِقّت سے کھانا کھایا گیا۔ آپ نے یہ رؤیا بیان کرکے فرمایا۔ شاید وہ تمہارا لُدھیانہ ہی نہ ہو۔"

پھر یہ رؤیا لُدھیانہ میں ہی مُنشی رحیم بخش صاحب کے مکان پر پُورا ہُوا۔

(سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۹۲۵ صفحہ ۲۷۹)

۱۸۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے بیان کیا کہ :۔

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ایک دفعہ کسی شخص کا ذکر سُنانے لگے کہ وہ کسی عورت پر سخت عاشق ہو گیا اور باوجود ہزار کوشش کے وہ اس عشق کو دل سے نہ نکال سکا۔ آخر حضرت صاحبؑ کے پاس آیا اور طالبِ دُعا

---

[1] یعنی قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ (مرتّب)

[2] یہ رؤیا اصل تذکرہ میں صفحہ ۱۴ پر بھی آچکا ہے۔ اس میں ایک فرشتہ اور ایک نان کا ذکر ہے اور مُریدوں کی بجائے درویشوں کا لفظ ہے۔ اگر یہ وہی رؤیا ہے تو راوی کے حافظہ کی غلطی ہوگی یا ممکن ہے کہ یہ کوئی دوسرا کشف ہو۔ واللہ اَعلم بالصّواب۔ (مرتّب)

ہؤا۔ حضرت صاحبؑ نے مولوی صاحبؓ سے فرمایا کہ

"مجھے خدا کی طرف سے معلوم ہؤا ہے کہ یہ شخص اُس عورت سے ضرور بدکاری کرے گا مگر مَیں بھی پُورے زور سے اس کے لئے دُعا کروں گا۔"

چنانچہ وہ شخص قادیان ٹھہرا رہا اور حضورؑ دُعا کرتے رہے یہاں تک کہ اُس نے ایک روز مولوی صاحبؓ سے کہا کہ آج رات خواب میں مَیں نے اُس عورت کو دیکھا اور خواب میں ہی اُس سے مباشرت کی اور مَیں نے اِس دَوران میں اس کی شرمگاہ کو جہنّم کے گڑھے کی طرح دیکھا جس سے مجھے اس سے اِس قدر خوف اور نفرت پَیدا ہوئی کہ یکدم وہ آتشِ عشق ٹھنڈی ہوگئی اور وہ محبت کی بے قراری سب دل سے نکل گئی بلکہ دل میں دُوری پَیدا ہوگئی اور خدا کے فضل اور حضورؑ کی دُعا کی برکت سے مَیں بدکاری سے بھی محفوظ رہا اور وہ جنون بھی جاتا رہا۔"

(سیرت المہدی حصّہ سوم روایت نمبر ۹۵۶ صفحہ ۲۹۸)

۱۹۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا کہ "ہم ایک روز صحن مکان میں لیٹ رہے تھے جو ہمیں کشفِ ملکوت ہؤا اور کشف میں بہت سے فرشتے دیکھے کہ بہت خوبصورت لباسِ فاخرہ اور مکلّف پہنے ہوئے وَجد کرتے اور گاتے ہیں اور ہماری طرف بار بار چکّر لگاتے ہیں اور ہر چکّر میں ہماری طرف ہاتھ لمبا کر کے ایک غزل کا شعر پڑھتے ہیں اور اس مصرعہ کا آخر لفظ "پیرِ پیراں" ہے۔ وہ عین ہمارے مُنہ کے سامنے ہاتھ کر کے ہماری طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں "پیرِ پیراں"۔ (تذکرۃ المہدی مصنّفہ پیر سراج الحق صاحبؓ حصّہ اوّل جدید ایڈیشن صفحہ ۴۷، ۴۸)

۲۰۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا:۔ ایک گھنٹہ ہؤا ہوگا ہم نے دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں۔ جب یہ آیت پڑھی:۔

" وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا "[1] (النسآء : ۷۰)

جب اُولٰٓئِكَ پڑھا تو محمود سامنے آکھڑا ہؤا۔ پھر دوبارہ اُولٰٓئِكَ پڑھا تو بشیر آکھڑا ہؤا۔ پھر شریف آگیا۔ پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔" (تذکرۃ المہدی مصنّفہ پیر سراج الحق صاحب حصّہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)

۲۱۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہَوا وہَوس کے بندے جُدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

aaaaaaaaaaaaaaa

ہیں وہ کٹ جائیں گے اور دُنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کُشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور اس تمام واقعات کا مرکز ملکِ شام ہوگا۔ صاحبزادہ[1] صاحب! اُس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اُس کے ساتھ ان حالات کو مقدّر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔"

(تذکرۃ المہدی حصّہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)

۲۲۔ (رؤیا) فرمایا: "مَیں ایک زینہ پر چڑھتا ہوں مگر اس طرح سے کہ مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ مَیں گر نہ پڑوں اور چھال مار کر یعنی قلانچ لگا کر دوسرے قدمچہ پر قدم رکھتا ہوں۔ جب مَیں اُوپر چڑھا تو میری ناک سے خون آیا..... فرمایا..... تعبیر بہت اچھی ہے۔ کہنے والا خون آیا کہے تو اچھا ہے اگر بہنا یا جانا کہے تو بُرا ہوتا ہے۔ اس میں نقصان ہے۔ اس لئے آنا کہنا چاہیئے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آمدن روپیہ کی ہوگی اور خدا تعالیٰ ہمارے ہاتھ کشادہ کرے گا۔"

(تذکرۃ المہدی مصنّفہ پیر سراج الحق صاحبؓ حصّہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۸۵)

۲۳۔ فرمایا: "ہمیں بھی ایک بار حج کے روز کشف میں حج کا نظارہ دکھایا گیا یہاں تک کہ سب کی باتیں اور لبیک اور تسبیح و تہلیل ہم سُنتے تھے۔ اگر ہم چاہتے تو لوگوں کی باتیں لکھ لیتے۔"

(تذکرۃ المہدی حصّہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۱۳۔ الحکم جلد ۴۰ نمبر ۲ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۳)

۲۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"آج ہمیں دکھایا گیا ہے کہ ان موجود اور حاضر لوگوں میں کچھ ہم سے پیٹھ دیئے بیٹھے ہیں اور ہم سے رُوگرداں ہیں اور کراہت کے ساتھ ہم سے دوسری طرف (مُنہ) پھیر رکھا ہوا ہے۔"

(تذکرۃ المہدی حصّہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۱۴)

۲۵۔ "ایک روز مَیں[2] اور حضرت اقدس علیہ السلام مسجد مبارک میں بیٹھے تھے..... آپؑ نے سرِ مبارک اُٹھایا اور فرمایا اَب ہمیں اِس وقت یہ الہام ہوا:۔

حَــقّ"

(تذکرۃ المہدی حصّہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵)

۲۶۔ "ایک دفعہ مسجد مبارک میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تشریف رکھتے تھے......

---

[1] و [2] یعنی صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ (مرتّب)

سبع مثانی کی تحقیق کا ذکر ہوا۔ کسی نے الحمد کا نام بتلایا اور کسی نے دوسری آیتوں کا، اور کسی نے کہا کہ الحمد مکہ معظمہ اور مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی اِس لئے دونوں مقام پر نازل ہونے کے باعث اِس کا نام سَبع مثانی ہوا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن ہمارے نزدیک اِس سُورۃ کا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا اور دوسری بار مہدی و مسیح موعود پر نازل ہونا ہے جس کے سبب سے اِس کا نام سبع مثانی ہوا۔"

(مکتوب[1] صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی)

۲۷- فرمایا "آج رات کو ہمیں الہام ہوا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔"[2]

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی ۔ البشریٰ مؤلفہ صاحبزادہ صاحب صفحہ ٦٤۔
الحکم جلد ۲۳ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۰ء صفحہ ۱)

۲۸- اس کے بعد پھر الہام ہوا:-

"نُوْرُ الدِّيْن"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی ۔ البشریٰ صفحہ ٦٤)

۲۹- ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام سُنایا کہ:-

"پٹی پٹی گئی"[3]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی ۔ البشریٰ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب صفحہ ۸۱)

---

[1] یہ مکتوب قلمی دفتر تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بوقت تیاری تذکرہ طبع دوم موجود تھا جس سے خاکسار نے نقل کیا مگر اب کہیں غائب ہے۔ (مرتب)

[2] (ترجمہ از مرتب) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اُس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ یہ بشارت دیتے ہوئے کہ خوف نہ کھاؤ اور نہ غمگین ہو اور بشارت حاصل کرو اُس جنّت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں اِس دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

نوٹ:- الحکم پرچہ مذکورہ بالا اور البشریٰ صفحہ ٦٤ میں یہ فقرہ "نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ" نہیں ہے اور الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اس کی جگہ نُوْرُ الدِّيْن کے الفاظ ہیں۔ (مرتب)

[3] پٹی ایک قصبہ کا نام ہے جو ضلع لاہور میں ہوتا تھا مگر ملکی تقسیم کے وقت ضلع امرتسر میں چلا گیا۔ (مرتب)

۳۰۔ (الف) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت پڑھی :۔

"لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ" [1] (الرّعد : ۱۲)

اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بھی جو اس طرح آگے پیچھے دائیں بائیں چلتے دوڑتے تھے اور جنگوں میں بھی یہی حال تھا اس آیت میں صحابہؓ مراد ہیں یہاں فرشتے مُراد نہیں۔ اسی طرح یہ آیت ہم پر نازل ہو چکی ہے۔

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ)

(ب) (شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساویؓ نے بیان کیا کہ)

"حضورؑ نے فرمایا ...... قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تم تیرے آگے پیچھے دائیں اور بائیں فرشتے مقرر کریں گے یہی الہام مجھ پر نازل ہوا ہے اور وہ فرشتے یہی ہیں جو میری باتیں سُننے کے لئے آگے پیچھے بھاگتے ہیں۔"

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱ صفحہ ۳۴۶، ۳۴۷)

۳۱۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا فَاْتُوْا بِاٰيَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ [2] سَيُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ وَيُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَائِنُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِيْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ۔ [3] حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ الْمُغْلِ السُّلْطَانِ۔ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ۔

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۳۲۔ [4] غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ۔

---

[1] (ترجمہ از مرتب) اس (رسول) کیلئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے (محافظ) مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

[2] (ترجمہ) "اور اگر تم شک میں ہو اس سے جو ہم نے اُتارا تو اس کی مانند کوئی ایک آیت لاؤ۔ عنقریب اس کو ایک ملکِ عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے ...... یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۶)

نوٹ :۔ الہام "وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ" سے لیکر الہام "زور گاہِ خدا مرد بے بصد اعزاز مے آید" الخ کے متعلق صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ "یہ الہامات حضرت اقدسؑ کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے میں نے ایک صاحب سے لیکر نقل کئے تھے۔" (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتب) خدائے رحمٰن کا حکم ہے اپنے خلیفہ مغل سلطان کے لئے۔ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہوگا اور اگر سچا ہے تو بعض وہ وعید جو تمہیں سُناتا ہے تمہیں پہنچیں گے۔ (نوٹ) الہام "حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ" تذکرہ کے صفحاتِ ذیل ۱۵۰، ۱۹۶، ۳۰۶، ۵۵۱ میں موجود ہے مگر وہاں مغل کا لفظ نہیں۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ) رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہو جانے کے بعد جلدی غالب آئیں گے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا قَلِيْلًا۔ وَيَقْنَعُوْنَ بِظَاهِرِ اللَّفْظِ وَ اِبْهَامِهٖ وَ يَسْتَكْشِفُوْنَ۔ قُلْ اِنِّيْ جِئْتُ عَلٰى قَدَمِ عِيْسٰى۔ قُلْ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵)

۳۳- اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ[1] (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵)

۳۴- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَيَّدَ الْحَقَّ بِاٰيَاتِهٖ[2] (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۵)

۳۵- سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مَا وَلّٰهُمْ۔ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِتَاْوِيْلِهٖ۔ سَيُؤَيِّدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ وَمَنْ عَادٰى وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزْتُهٗ لِلْحَرْبِ۔[3] (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

۳۶- "وَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلَاسِلَ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا۔"[4]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

۳۷- "اِحْتَرَامُ الدُّعَآءِ۔ كَثُرَ الدُّعَآءُ لِبَقَآئِكَ۔ فَاَحْيَيْنَاهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا۔ وَاَحِبَّآئُكَ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیّت پھیلادے۔ اِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔"[5]

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶)

ہوگا پہلا بھی اور بعد کا بھی" اور اُس دن مومن خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم نے یقیناً یہ پہلوں سے سُنا تھا۔ کہہ اللہ بہتر جانتا ہے اور تمہیں اس کے متعلق تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ وہ ظاہر لفظ اور ابہام پر قناعت کرتے اور حقیقت کا انکشاف چاہتے ہیں۔ کہہ کہ مَیں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ کہہ یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے جو جلدی ہی میری رہبری کرے گا۔ (مرتّب)

[1] (ترجمہ) یقیناً عیسیٰ کی حالت اللہ کے نزدیک آدم کی حالت کی طرح ہے۔ (مرتّب)

[2] (ترجمہ) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنے نشانات سے حق کی تائید کی۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ) عنقریب بیوقوف لوگ کہیں گے کس چیز نے ان کو پھیرا۔ کہہ اللہ تعالیٰ اس کی تاویل کو بہتر جانتا ہے عنقریب اللہ تعالےٰ مومنوں کی تائید کرے گا۔ اور جو کوئی (میرے) ولی سے دشمنی کرتا ہے تو مَیں اُس سے لڑائی کے لئے نکلتا ہوں۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ) اور یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور شعلے آگ کے تیار کر رکھے ہیں۔ (مرتّب)

[5] (ترجمہ) دُعا کا احترام۔ تیری بقاء کے لئے کثرت سے دُعا ہوئی۔ پھر ہم نے اُسے اپنی رحمت سے زندہ کیا۔ اور تیرے خاص دوست بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔ اس کے بعد یا تو احسان کرو یا فدیہ لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا۔ (مرتّب)

۳۸- "اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......" [1] مُعَمَّرُ اللّٰهِ ـ نُوْرٌ ـ مُنَوَّرُ اللّٰهِ" [3]
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ صفحہ ۶)

۳۹- "خدا تعالیٰ تجلّیٔ خاص سے اُترا۔ (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ صفحہ ۶)

۴۰- "خدا کے وجود کی یہ بہت بڑی نشانی ہے کہ اُس کے بندوں کو پیش از وقوع خبریں بتلائی جاتی ہیں"
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ صفحہ ۶)

۴۱- "مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ [4] - (اب) تُو اَمن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور مَیں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا" (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ صفحہ ۶- البشریٰ [5] قلمی صفحہ ۵۷ مرتبہ پیر صاحبؓ)

۴۲- زدرگاہِ خدا مَردے بصد اعزاز مے آید
مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز مے آید [6]
(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ صفحہ ۶- البشریٰ قلمی صفحہ ۵۷)

۴۳- "فِی النَّارِ مَوْعِدُهُمْ" [7] (البشریٰ قلمی نسخہ مرتبہ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ صفحہ ۱۸)

۴۴- "وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ" [8] (البشریٰ صفحہ ۵۳)

۴۵- "رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طُعْمَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ" [9] (البشریٰ مرتبہ پیر سراج الحق صاحبؓ صفحہ ۵۳)

---

[1] (ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا۔

[2] یہاں پر پیر صاحبؓ نے ایک الہام لکھا ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکے اور وہ یہ ہے:-
"اے منکر پا مارا بالا بالا"
ممکن ہے ان سے کتابت میں کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مرتّب)

[3] اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر دیا ہوُا۔ نور۔ اللہ کا روشن کیا ہوُا۔ (مرتّب)

[4] (ترجمہ) دو دو اور تین تین اور چار چار۔ (مرتّب)

[5] یہ قلمی نسخہ خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ (مرتّب)

[6] (ترجمہ) خدا کی درگاہ سے ایک مَرد بڑے اعزاز کے ساتھ آتا ہے۔
اَے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے۔ (مرتّب)

[7] (ترجمہ) ان کے متعلق آگ میں ڈالنے کا وعدہ ہے۔ (مرتّب)

[8] (ترجمہ) اور ہم نے اس میں ہر قسم کی خوبصورت چیزیں اُگائیں۔ (مرتّب)

[9] (ترجمہ) اے ہمارے رَبّ ہمیں ظالم قوم کی خوراک نہ بنا۔ (مرتّب)

۴۶- "اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔"[1] (البشریٰ صفحہ ۵۵)

۴۷- "دختر نیک آگاہی شاں خورد ترچندیں سال۔"[2] (البشریٰ صفحہ ۵۷، ۶۳)

۴۸- "اے خدا اِسس پیالہ کو ٹال دے۔" (البشریٰ صفحہ ۸۹)

۴۹- "نزول در قادیان۔"[3] (البشریٰ صفحہ ۹۶)

۵۰- "تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں۔"[4] (البشریٰ صفحہ ۹۹)

۵۱- مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ شرح قصیدہ "یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ" میں لکھتے ہیں کہ:-

"اِسی قصیدہ کے متعلق ایک اَور روایت مرحوم و مغفور حضرت پیر سراج الحق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ قصیدہ تصنیف فرما چکے تو آپؑ کا چہرۂ مبارک خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ جنابِ الٰہی میں قبول ہو گیا اور خدا نے مجھ سے فرمایا جو اِس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا میں اس کے دِل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کُوٹ کُوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قُرب عطا کروں گا۔"

(شرح القصیدہ صفحہ ۲۰۱۔ ۲۹ر جون ۱۹۵۶ء)

۵۲- حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:-

"ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کو خارش کی بہت سخت شکایت ہو گئی۔ تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے لکھنا یا دوسری ضروریات کا سر انجام دینا مشکل تھا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے مگر خارش دُور نہ ہوتی تھی..... ایک دن (مَیں) حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ عصر کے قریب وقت تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؑ کے ہاتھ بالکل صاف ہیں مگر آپؑ کے آنسو بہہ رہے ہیں..... مَیں نے جُرأت کرکے پوچھا کہ حضور آج خلافِ معمول آنسو کیوں بہہ رہے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ میرے دِل میں ایک معصیت کا خیال گذرا کہ اللہ تعالیٰ نے کام تو اِتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور اِدھر صحت کا یہ حال ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اِس پر مجھے الہام ہُوا[5]:-

"ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے"

---

[1] (ترجمہ) زمین اپنے رَبّ کے نُور سے جگمگا اُٹھی۔ (مرتّب)

[2] ان کی نیک لڑکی سب سے چھوٹی چند سال کی ہے۔ (مرتّب) نوٹ:- اِس الہام کے متعلق پیر صاحبؓ نے البشریٰ صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے:- "الہام منقول از بیاض حضرتؑ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔"

[3] (ترجمہ) قادیان میں نزول۔ (مرتّب) [4] یعنی جو عظیم الشّان خدمات تُو اسلام کی تائید میں بجا لا رہا ہے۔ (مرتّب)

[5] یہ الہام غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء کا ہے۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے خارش کی تکلیف کا واقعہ ۱۸۹۱ء بتلایا۔ (سیرت المہدی حصّہ اوّل صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷ روایت نمبر ۲۶۲)۔ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اسے ۱۸۹۲ء کا۔ (دیکھئے سیرت المہدی حصّہ سوم صفحہ ۵۳ روایت نمبر ۵۷۴)۔ (مرتّب)

اِس سے میرے قلب پر بے حد رِقت اور ہیبت طاری ہے کہ مَیں نے ایسا خیال کیوں کیا۔ ادھر تو یہ الہام ہُوا مگر جب اُٹھا تو ہاتھ بالکل صاف ہو گئے اور خارش کا نام و نشان نہ رہا۔ ایک طرف اِس پُرشوکت الہام کو دیکھتا ہوں دوسری طرف اُس فضل اور رحم کو، تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور اس کے رحم و کرم کو دیکھ کر انتہائی جوش پیدا ہو گیا اور بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔" (الحکم جلد ۳۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک بیان کرتے ہیں کہ:۔

۵۳۔ "ایک دفعہ مَیں نے اجازت چاہی کہ مَیں جانا چاہتا ہوں تو آپؑ نے فرمایا کہ نہیں آج رہو حضورؑ کو الہام ہُوا تھا کہ

"وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ"

یعنی اگر عُذر بھی کریں تو آج اجازت نہیں ملتی۔" (الحکم جلد ۳۷ نمبر ۳۲ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

۵۴۔ (الف) میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے حافظ حامد علی صاحبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ مجھے[1] حضرت اقدسؑ نے ایک کام کے لئے ایک غیر مُلک میں بھیجا۔ ایک مقررہ جہاز پر روانہ ہُوا۔ جب جہاز نصف سفر طے کر چکا تو سمندر میں طوفان کے آثار دکھائی دیئے اور ایسا معلوم ہُوا کہ جہاز غرق ہونے لگا ہے۔ لوگ چلّانے لگے اور جہاز میں شورِ قیامت برپا ہو گیا۔ لوگ روتے اور آہ و بُکا کرتے تھے۔ مَیں نے بڑے زور اور دعویٰ سے کہا کہ مَیں پنجاب سے آیا ہوں اور مَیں ایسے شخص کے کام کو جا رہا ہوں جسے خدا نے اِس زمانہ کا نبی بنا کر بھیجا ہے اِسلئے جب تک مَیں اِس جہاز میں سوار ہوں خدا تعالیٰ اِس جہاز کو غرق نہیں کرے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حالت کو بدل دیا اور جہاز طوفانی حالت سے نکل کر خیریت سے کنارے جا سکا اور مَیں اپنی جگہ پر اُتر گیا اور جہاز آگے روانہ ہو گیا۔ مگر تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ غرق ہو گیا ..... ہندوستان میں جب اِس جہاز کے غرق ہونے کی اطلاع آئی تو میرے عزیز روتے ہوئے حضرتؑ کے پاس گئے اور کہا جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ غرق ہو گیا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ہاں سُنا تو ہے کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ فلاں تاریخ غرق ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر حضورؑ خاموش ہو گئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد فرمایا مگر حامد علی اپنا کام کر رہا ہے، وہ غرق نہیں ہُوا۔ بعد کے واقعات نے حضورؑ کے اِس ارشاد کی تائید کی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حضورؑ کو کشفی طور پر سارا واقعہ دکھایا گیا۔" (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

(ب) شیخ زین العابدین صاحبؓ برادر حافظ حامد علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"حافظ حامد علی کی نسبت تو مجھے الہام بھی ہو چکا ہے کہ یہ زندہ آئے گا اور فائدہ حاصل کرکے آئے گا۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۴)

---

[1] یعنی حافظ حامد علی صاحب کو۔ (مرتب)

۵۵- شیخ فضل الٰہی صاحب چٹھی رسان نے بیان کیا کہ :-

"ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مَیں ڈاک لے کر حضورؑ (کی خدمت) میں جا رہا تھا جب ڈپٹی شنکر داس کے مکانؔ کے آگے سے گذرا تو مکان کے آگے چبوترہ پر ڈپٹی مذکور چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مجھے (او شیخ) پکار کر کہا کہ غلام احمد کو کہہ دو کہ لڑکے جب مسجد میں آتے ہیں تو شور ڈالتے ہیں اور باتوں سے بھی کھڑاک کرتے ہیں ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ ان کو منع کر دے کہ وہ آرام سے گذارہ کریں۔ مَیں نے حضرت صاحبؑ سے ایسا ہی جا کر عرض کر دیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ :-

"یہ مکان تو ہمارے قبضہ میں آنے والا ہے۔ خدا نے ہم کو اِس مکان کا وعدہ فرمایا ہے۔"

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۹ مورخہ ۱۴ رمارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۶- حکیم محمد قاسم صاحب ساکن لالہ موسیٰ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "مجھے خدا تعالےٰ نے کہتا ہے کہ :-

"یہ زمین تیری اور تیرے مُریدوں کی ہے۔"

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴ رجولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۷- ماسٹر اللہ دتا صاحب مہاجر قادیان نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ مفتی صاحبؓ[2] کو فرمایا کہ :-

"مَیں نے دیکھا ہے کہ منظورؔ[3] کی طرف چپل چھپٹی ہے۔ آپ ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں۔ حضرت مفتی صاحب سلّمہ اللہ نے عرض کی کہ حضور مقرر کر دیا ہے۔" (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴ رجولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۰)

۵۸- حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ذکرِ حبیبؑ کی ایک مجلس میں فرمایا کہ :-

"میرے چچا صاحب ...... کو حُقّہ کی بہت عادت تھی۔ انہوں نے سُنایا کہ مَیں قادیان گیا تو ہم دُو آدمی تھے۔ مسجد مبارک میں ہم سو گئے۔ صُبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا :-

"مَیں نے آج خواب میں دیکھا کہ مسجد میں دُو حُقّے پڑے ہیں۔"

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۸ رجولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۹- میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی کے پاکٹ بک میں (درج) ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"ایک روز مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارا جو باہر کا مکان ہے اُس کے آگے دُو گھوڑے خوب موٹے تازے

---

[1] اَب یہ مکان جماعتِ احمدیہ کے قبضہ میں ہے اور قادیان میں اس میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں۔ (مرتّب)

[2] یعنی مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ (مرتّب)

[3] یہ مفتی صاحبؓ کے صاحبزادے منظور احمد کی طرف اشارہ ہے۔ (مرتّب)

بندھے ہوئے ہیں اور عربی گھوڑے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر ایک گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں اور ایک گھوڑے پر مَیں سوار ہوں اور ہم دونوں بہادروں کی طرح تیز رفتار چلتے ہیں اور چلنے (میں) کوئی کمی نہیں۔ بعد میں میری آنکھ کھل گئی۔"
(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۶۰- مولوی رحیم بخش صاحب ساکن موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ کا تحریری بیان ہے کہ
"ایک مرتبہ عاجز اور شرمپت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تھے۔ آپؑ اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے۔ ساتھ ساتھ ہم بھی پھرتے تھے۔ شرمپت کو حضورؑ نے مخاطب کرکے فرمایا کہ شرمپت مجھ کو الہام ہوا ہے کہ ملاوا یہودا اسکریوطی ہے۔ اور یہودا اسکریوطی وہ تھا جس نے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو پکڑوایا تھا۔ یہ ہمارا دوست ہے اس کو نہ بتانا شاید یہ الفاظ کہہ کر رنجیدہ☆ ہوگیا لیکن یہ فرمایا کہ تاریخ اور الہام لکھ رکھو۔ اس کے ایک مدّت کے بعد ملاوا آپؑ کا سخت مخالف ہوگیا تھا۔"
(الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۴ ر جون ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۰)

۶۱- حافظ عبدالعلی صاحب برادر مولوی شیر علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا:۔
"جو لوگ میرے پاؤں دباتے ہیں، اُن کے رُوحانی حالات مجھے رات کو بوقت دُعا معلوم ہوتے ہیں مَیں اُن کے لئے دُعا کرتا ہوں۔"
(الحکم جلد ۴۴ نمبر ۲۰ تا ۲۳ مورخہ ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ ر اگست ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۔ رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵)

۶۲- مٹھہ ٹوانا ضلع شاہ پور سے ایک سکھ معہ اپنے لڑکے کے آیا۔ اُس کے لڑکے کو غالباً تپ دِق کا مرض تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاج کرانے آیا تھا۔ اس لڑکے کا باپ دُعا کے لئے حاضر ہوتا۔ آپؑ دُعا فرماتے آپؑ کو الہاماً ایک نسخہ معلوم ہوا جو اس پر حضرت مولوی صاحبؓ کی معرفت استعمال کرایا گیا اور وہ لڑکا شفایاب ہوگیا۔
(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۴ ر جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

۶۳- فرمایا۔ "مَیں نے کشف میں دیکھا ہے کہ اِس سال ہمارے تین چار دوست داغِ مفارقت دے جائیں گے۔ مَیں[1] نے عرض کیا حضور! وہ قادیان میں سے تو نہیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ حضور وہ کپورتھلہ کے تو نہیں؟ فرمایا نہیں۔ کپورتھلہ تو قادیان کا ایک محلّہ ہے۔"
(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۷۰ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

۶۴- "خدا نے مجھے آپؑ[2] کے بارہ میں علم دیا ہے کہ آپ جن ہموم[3] وغموم میں مُبتلا ہیں اُن کو خدا تعالیٰ میری دُعا سے ٹال

---

[1] یعنی منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی۔ (مرتّب)

[2] یعنی نواب صاحب ریاست رام پور۔ (مرتّب)

[3] نواب صاحب ان ایّام میں بہت رنجیدہ تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی ایک چہیتی بیوی مرضِ سِل میں مُبتلا تھی اور اس کے علاج معالجہ میں بہت کوشش کی گئی لیکن وہ جانبر نہ ہوسکی۔ اس رنج وغم کی اطلاع خدا نے آپ کو دی۔
(الفضل جلد ۳۱ نمبر ۲۵۱ مورخہ ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۴۳ء صفحہ ۳)

☆ نقل مطابق اصل

دے گا بشرطیکہ آپ خدا کے مامور پر ایمان لے آئیں۔"

(الفضل جلد ۳۱ نمبر ۲۵۱ مورخہ ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۴۳ء صفحہ خط بنام نواب صاحب رام پور)

۶۵- (الف) فرمایا۔ "راتؑ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ ......

لنگرخانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے۔"

(فرمایا) "اب جو لنگرخانہ میں کام کر رہے ہیں ان کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت اور صالح ہوں۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ روایت میاں اللہ دِتا صاحب سہرانی سکنہ بستی زنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں)

(ب) فرمایا۔ "رات خدا تعالیٰ کی طرف سے جھِڑک آئی ہے ..... میرا لنگر ذرا بھی منظور نہیں ہوُا کیونکہ اس میں رِیا کیا گیا ہے۔ مسکین محروم رہ گئے ہیں اور اُمراء کو اچھا کھانا کھلایا گیا ہے۔ پھر کھانے کا اِنتظام حضرت صاحبؑ نے اپنے سامنے کروایا اور سب کو ایک قسم کا کھانا کھلایا۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹ روایت میاں اللہ دِتہ صاحب بستی زنداں)

۶۶- "ایک صاحب ایران کے رہنے والے جو خدا رسیدہ اور مُلہم انسان تھے ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوُا کہ:-

"مقصودِ تو از قادیان حاصل مے شود[2]"

..... (وہ) قادیان شریف تشریف لائے ..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے اور احباب منتظرین آپؑ کے ساتھ چل دیئے۔ جب حضورؑ چند قدم باہر کو تشریف لے گئے تو خدا کی طرف سے آپ کو الہام ہوُا کہ:-

"آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے اور آپ باہر جا رہے ہیں۔"

حضورؑ پیچھے کو لَوٹ پڑے اور فرمایا حکم ہوُا کہ بازار کو چلو ..... جب بڑے بازار میں چَوک کے پاس پہنچے تو وہ صاحب مِل گئے۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۱۷، ۱۸ روایت مولوی محمد عبد العزیز صاحب آف بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ)

---

[1] میاں اللہ دِتہ صاحب بتاتے ہیں کہ یہ عید کا موقعہ تھا۔ لنگرخانہ میں خاص و عام کی تمیز کی گئی۔ میرے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی۔ صبح جب حضورؑ نے یہ الہام سُنایا تو وسوسہ جاتا رہا۔ (ملخّص از روایات مذکورہ بالا جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹) (مرتّب)

[2] (ترجمہ از مرتّب) تیرا مقصود تجھے قادیان میں حاصل ہوگا۔

۶۷- سیّد محمود عالم شاہ صاحب (محاسب صدر انجمن احمدیہ) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:-

"ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ..... (فرمایا) کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ ایک شخص نے رات دس مرتبہ زنا کیا ہے چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے مجھ سے اقرار کیا کہ وہ میں ہوں۔ رات مجھے دس مرتبہ اِس قسم کے خیالات پیدا ہوئے۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۲۷)

۶۸- میاں چراغ الدین صاحب ولد میاں صدرالدین صاحب قادیان نے بیان کیا کہ:-

"ایک دفعہ حضورؑ میاں[1] صاحب کی اُنگلی پکڑ کر سَیر کے لئے بسرآواں تشریف لے گئے جہاں پر آجکل چھپّر ہے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا کہ "دیکھو میاں! گاڑی کی آواز آرہی ہے" پھر آپؑ یہ کہہ کر چل پڑے خدا کے فضل سے آجکل گاڑی کی آواز سُنائی دیتی ہے۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۴ صفحہ ۵۶)

۶۹- سردار ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری لکھتے ہیں کہ میاں چراغ دین صاحب چپڑاسی بیان کرتے ہیں کہ:-

"اِس سے پیشتر حضورؑ نے اپنی رؤیا بیان فرمائی تھی کہ مَیں ریل گاڑی میں سوار ہو کر قادیان آیا ہوں اور گاڑی بازار قادیان میں کھڑی ہو گئی۔"[2] (اصحابِ احمد جلد ہفتم صفحہ ۱۳۱)

۷۰- "اَرْضُ اللّٰہِ لَیِّنَۃٌ وَ مُلْکٌ لَیِّنٌ"[3]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۵ صفحہ ۹۲ روایت میاں امام الدین صاحبؓ سیکھوانی ضلع گورداسپور)

۷۱- "رات کو نَو بج چکے تھے ..... حضورؑ اپنے ہاتھ میں ایک پیالہ جس میں دُودھ اور ڈبل روٹی پڑی تھی، اُٹھائے کنوئیں پر آگئے اور آکر میرے والد صاحب سے فرمانے لگے "باباجی کوئی مہمان بھوکا ہے۔" .... جب مہمان خانہ میں جاکر مہمانوں سے معلوم کیا تو کوئی نہ ملا۔ تو پھر ہم شیر محمد صاحب دکاندار والی دکان ..... کے پاس پہنچے تو وہاں سے ایک صاحب نے کہا کہ حضور مَیں نے دُودھ ڈبل روٹی کھانی ہے۔ اِس پر حضورؑ نے وہ پیالہ اُس صاحب کو دے دیا۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ روایات بدرالدین صاحب ولد گُل محمد صاحب سابق مالیر کوٹلہ حال قادیان)

۷۲- (الف) حضورؑ نے فرمایا "مخالف ہماری تبلیغ کو روکنا چاہتے ہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذرّوں کی طرح دکھائی ہے۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۳ روایت میاں فضل الدین عبداللہ صاحب ولد محمد بخش صاحب قادیان)

---

[1] یعنی حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ (مرتّب)

[2] یہ پیشگوئی بعینہٖ ۱۹۲۸ء میں پوری ہوئی اور ریل گاڑی قادیان تک پہنچی اور وہی اس کا آخری اسٹیشن تھا۔ (مرتّب)

[3] (ترجمہ از مرتّب) خدا کی زمین نرم ہے اور حکومت بھی نرم ہے۔

(ب) فرمایا۔ "مَیں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۱ روایت شیخ عبدالکریم صاحب جلد ساز کراچی)

۷۳۔ "فرمایا کہ مجھے ابھی غنودگی سی ہوگئی اور مَیں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں رحمت اللہ کے بچے ہیں اور.....

فرمایا رحمت اللہ سے مُراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۶۹ روایت بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ڈرافٹسمین لاہور)

۷۴۔ ایک دفعہ بہت قحط پڑ گیا اور آٹا روپیہ کا پانچ سیر ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود (علیہ السّلام) کو لنگر کے خرچ کی نسبت فکر پڑی تو آپؑ کو الہام ہوا:۔

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔"[1]

(روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ روایت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل)

۷۵۔ فرمایا۔ آج رات مَیں محبوب عالم کے لئے دُعا کر رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا:۔

"دِل پھیر دیا گیا"[2]

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۲ مکتوب مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام محبوب عالم صاحب)

۷۶۔ حضرت صاحبؑ کا الہام ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ:۔

کچھ آگ کی چنگاریاں مجھ پر پڑیں جو میرے تک آتے ہوئے بھسم ہوگئیں۔

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ روایت بابو غلام محمد صاحب)

۷۷۔ شیخ زین العابدین صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ:۔

"میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی..... مَیں حضرت صاحبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور دُعا کے لئے درخواست کی) فرمایا۔ آپ بھی دُعا کریں اور مَیں بھی دُعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضورؑ نے دُعا کی..... حضورؑ نے دُعا ختم کی اور فرمایا تمہاری دُعا قبول ہوگئی اور اٹھرا کی بیماری دُور ہوگئی ہے۔ اِس حمل میں لڑکا ہوگا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے..... خدا تعالیٰ کے فضل سے دُعا کے بعد اَب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۱ تا ۶۳)

---

[1] (ترجمہ از مرتب) کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

[2] (نوٹ از مرتب) منشی محبوب عالم صاحب سکنہ لاہور نے حضورؑ کی خدمت میں بار بار ایک عورت سے رشتہ کے متعلق دعا کیلئے لکھا اور پھر ایک دفعہ یہ لکھا کہ "حضور اگر وہ عورت مجھے نہیں دلا سکتے تو اس جہنم سے جس میں پڑا ہوا ہوں مجھے نکالیں اور میرا دل اس سے پھر جائے۔" اِس پر حضورؑ کو مذکورہ بالا الہام ہوا اور فرمایا "یا تو یہ عورت آپ کو مل جائے گی یا پھر آپ کو اس کا خیال ہی نہیں آئے گا۔"
(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۲ مکتوب مولوی عبدالکریم صاحبؓ بنام محبوب عالم صاحب)

۷۸- "ایک دفعہ ہمارے بڑے بھائی برکت علی صاحب شدید بیمار ہوگئے اور جسم پنجر کی طرح رہ گیا یہاں (قادیان) لے آئے۔ حضرت صاحبؑ دو ماہ تک علاج کرتے رہے۔ آخر..... حضورؑ نے بھائی حامد علی صاحب کو فرمایا کہ اب تم اپنے بھائی کو واپس لے جاؤ اس کا بچنا محال ہے..... آدمی (کہار کو بلانے کے لئے) گاؤں کو چل پڑا۔ ابھی غالباً رجادہ[1] ہی پہنچا ہوگا کہ پیچھے سے حضرت صاحبؑ کو الہام ہوگیا کہ:-

"برکت علی صحتیاب ہوجائے گا"

حضورؑ نے اُسی وقت حامد علی کو بلا کر فرمایا کہ جس آدمی کو آپ نے بھیجا ہے واپس بلا لو..... آدمی واپس آگیا اور دوسرے دن بخار ٹوٹ گیا۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۵ روایت شیخ زین العابدین صاحبؓ)

۷۹- شیخ زین العابدین صاحبؓ نے بیان کیا کہ:-

"مہر علی[2] کو یہاں[3] لایا گیا تو حضورؑ نے اس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ مروڑ ہٹ گئے مگر حضورؑ کو الہام ہوا کہ یہ بچہ بچ نہیں سکے گا..... مگر یہ خیال رکھنا کہ یہ چلتا پھرتا مرے گا لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔ جس دن اس نے مرنا تھا بازار چلا گیا اور سیر دُودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا..... والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا مگر اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی۔ حضرت صاحبؑ نے جنازہ پڑھایا اور یہیں دفن کیا۔"

(رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۶، ۶۷)

۸۰- ملک غلام حسین صاحب مہاجر خادم المسیح محلہ دارالرحمت قادیان کا بیان ہے کہ حضرت صاحبؑ شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضورؑ کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدسؑ کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اَور لڑکا جلال "جوئیٹی" کا تھا اور مُغل تھا وہ بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی پاس بیٹھے تھے۔ یکدم حضرت صاحبؑ نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ:-

"محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا[4]

اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔" حضرت اُمّ المؤمنین نے جب یہ الفاظ سُنے تو فوراً اُٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی۔" (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۲)

---

[1] قادیان کے قریب ایک گاؤں۔ (مرتّب)

[2] یعنی راوی شیخ زین العابدین صاحب کا بھائی جو سخت بیمار تھا جسے چھ ماہ سے دست آرہے تھے۔ (مرتّب)

[3] یعنی قادیان میں۔ (مرتّب)

[4] چنانچہ آخری عمر میں جبکہ وہ افریقہ میں تھے نیروبی کا ڈپٹی کمشنر جب چار ماہ کی رخصت پر گیا تو اُس کا عارضی قائم مقام محمد حسین کو مقرر کیا گیا۔ (رجسٹر روایاتِ صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۵)

۸۱۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "رات مَیں نے رؤیا دیکھا کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا صدمہ ہؤا۔ جب آپؑ نے رؤیا کا ذکر فرمایا تو اس سے اگلے روز چوہدری[1] صاحب کا لڑکا فوت ہوگیا۔ کیونکہ ایک ہی لڑکا تھا اس کی والدہ نے بہت جزع فزع کی اور اس حالت میں اس کے مُنہ سے (یہ کلمہ) نکلا۔ اے ظالم تُو نے مجھ پر ظلم کیا۔"

(رجسٹر روایاتِ[2] صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۱ روایت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی)

۸۲۔ مولوی صدرالدین صاحب سابق مبلّغ ایران نے خاکسار عبداللطیف مرتّب تذکرہ کو اپنی روایات کی کاپی میں سے ایک یہ روایت سُنائی کہ:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ایک خادم فضل الدین صاحب المعروف فجّا نے انہیں ایک روایت سُنائی کہ "ایک دفعہ اتّفاقاً ایک لیمپ میں تیل ڈالتے ہوئے میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی ۔۔۔۔ میرا بہت سا جسم جَل گیا اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کہنے لگے کہ یہ بیس منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرمانے لگے کہ ایک گھنٹہ بمشکل زندہ رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرمانے لگے کہ "مَیں نے ابھی رؤیا دیکھا ہے اور اس کو باغ میں دیکھا ہے"۔ مطلب یہ کہ اولاد والا ہوگا ۔۔۔۔ پھر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے میرے لئے ساری رات دُعا کی اور حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور دو اَور عورتوں کو پاس باری باری بٹھایا اور ساری رات میرے لئے دُعا کی اور آخر اللہ تعالیٰ نے مجھے مَوت سے نجات بخشی اور شفا عطا فرمائی"۔ (کاپی مولوی صدرالدین صاحب)

۸۳۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ مرحوم و مغفور فرماتے تھے کہ مَیں نے متعدد مرتبہ حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری مرحوم سے سُنا تھا کہ مجھ پر جس قدر حالات (میری زندگی میں) آنے والے تھے وہ سب مجھے حضورؑ نے پہلے سے بتا دیئے ہوئے تھے اور اس کے مطابق وہ سب مجھ پر گذرے۔ اور حضورؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری وفات جمعہ کے روز ہوگی۔ آپ کی وفات (۷ ؍اکتوبر ۱۹۲۷ء کو جمعہ کے روز) قادیان میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

(تذکرہ طبع اوّل میں یہ روایت صفحہ ۱۳۴ کے حاشیہ میں دی گئی ہے۔
جب کہ طبع ثانی میں اسے ضمیمہ کے متن میں دیا گیا ہے)

---

[1] یعنی چوہدری رستم علی خاں صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے جو اُن دنوں قادیان میں دار المسیح میں قیام پذیر تھے۔ (مرتّب)

[2] منشی عبدالرحمٰن صاحب کی روایت جو الحکم جلد ۳۷ نمبر ۴۴ پرچہ ۷ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۶ پر شائع ہوئی ہے۔ اس میں اس واقعۂ بے اَدبی کا تو ذکر ہے مگر ابتدائی حصّہ یعنی رؤیا کا ذکر نہیں۔

(نوٹ) حضورؑ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو سخت ناراض ہوئے اور اُسے گھر سے نکل جانے کا حکم فرمایا۔ (رجسٹر مذکور) (مرتّب)

۸۴- قاضی محمد یوسف صاحبؓ امیر جماعتِ احمدیہ سرحد اپنی تصنیف "سوانح ظہورِ احمدِ موعود" میں لکھتے ہیں کہ:-

" حضرت احمدؑ نے جماعت کے بارہ میں کوئی شکایت کی تو یہ الہام ہؤا:

بہمیں مرداں بباید ساخت

یعنی انہیں لوگوں کے ساتھ گذارہ کرنا ہے۔" (ظہورِ احمدِ موعودؑ صفحہ ۱۵ شائع شدہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

۸۵- قاضی صاحب موصوف لکھتے ہیں :-

" حضورؑ نے رؤیا دیکھا کہ ایک شیر آتمارام کے دونوں لڑکے اُٹھا کرلے گیا۔ اِدھر حضرت صاحبؑ نے رؤیا سُنائی اُدھر آتمارام کو تار آگئی کہ آپ کے لڑکے کو طاعون ہوگیا۔ دو جوان لڑکے یکے بعد دیگرے طاعون سے مرگئے۔"

(ظہورِ احمدِ موعودؑ صفحہ ۵۱، ۵۲)

۸۶- مولوی عبداللہ صاحبؓ بوتالوی تحریر فرماتے ہیں :-

" خاکسار جب قادیان آیا تو میرے ایامِ قیام میں ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السّلام گھر سے مسجد مبارک میں تشریف لائے ...... حضورؑ نے کھڑے کھڑے فرمایا کہ شاید کسی دوست کو یاد ہو ہم نے ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں دکھلایا گیا ہے کہ اِس چھوٹی مسجد (مبارک) سے بڑی مسجد (اقصیٰ) تک مسجد ہی مسجد ہے ..... اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ اَب مجھے پھر یہی دکھایا گیا ہے کہ اِس چھوٹی مسجد سے لے کر بڑی مسجد تک مسجد ہی مسجد ہے۔"

(اصحابِ احمدؑ جلد ۷ صفحہ ۲۰۷)

۸۷- (محترمہ صالحہ بی بی صاحبہؓ اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحبؓ فرماتی ہیں کہ) ہندوؤں والے بازار میں سے جو اَب بڑا بازار کہلاتا ہے اور اُس وقت چھوٹا سا تھا ایک دفعہ حضورؑ (وہاں سے) گذر کر سَیر کے لئے شمال کی طرف جہاں اَب حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا گھر ہے تشریف لے گئے۔ ہم دس پندرہ عورتیں حضورؑ کے ہمراہ ہوں گی۔ واپسی پر اسی بازار میں سے گذرتے ہوئے چوک میں جو مسجد اقصیٰ کے متصل شمال میں ہے کنوئیں کے پاس ٹھہر گئے اور سوٹی کی نوک زمین میں لگا کر فرمایا کہ یہ عنقریب احمدی بازار کہلائے گا اور یہاں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔" (اصحابِ احمد جلد ۶ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

۸۸- (مرزا غلام اللہ صاحب انصار ساکن قادیان فرماتے ہیں) " میرے بھائی مرزا نظام الدین صاحب نے ذکر کیا کہ جن دنوں حضرت صاحبؑ سیالکوٹ میں نوکر تھے مَیں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ مجھے حضرت صاحبؑ پڑھایا بھی کرتے تھے۔ آپؑ وہاں بھیم سین وکیل کو جو ہندو تھا قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور اس نے تقریباً چودہ پارہ تک قرآن حضرت صاحبؑ سے پڑھا تھا۔ ایک دن حضرت صاحبؑ نے صبح اُٹھ کر بھیم سین کو مخاطب کر کے یہ خواب سُنایا کہ آج رات مَیں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہؤا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کر دو۔"

(سیرتِ احمدؑ مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحبؓ سنوری صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ از روایت ۲۶)